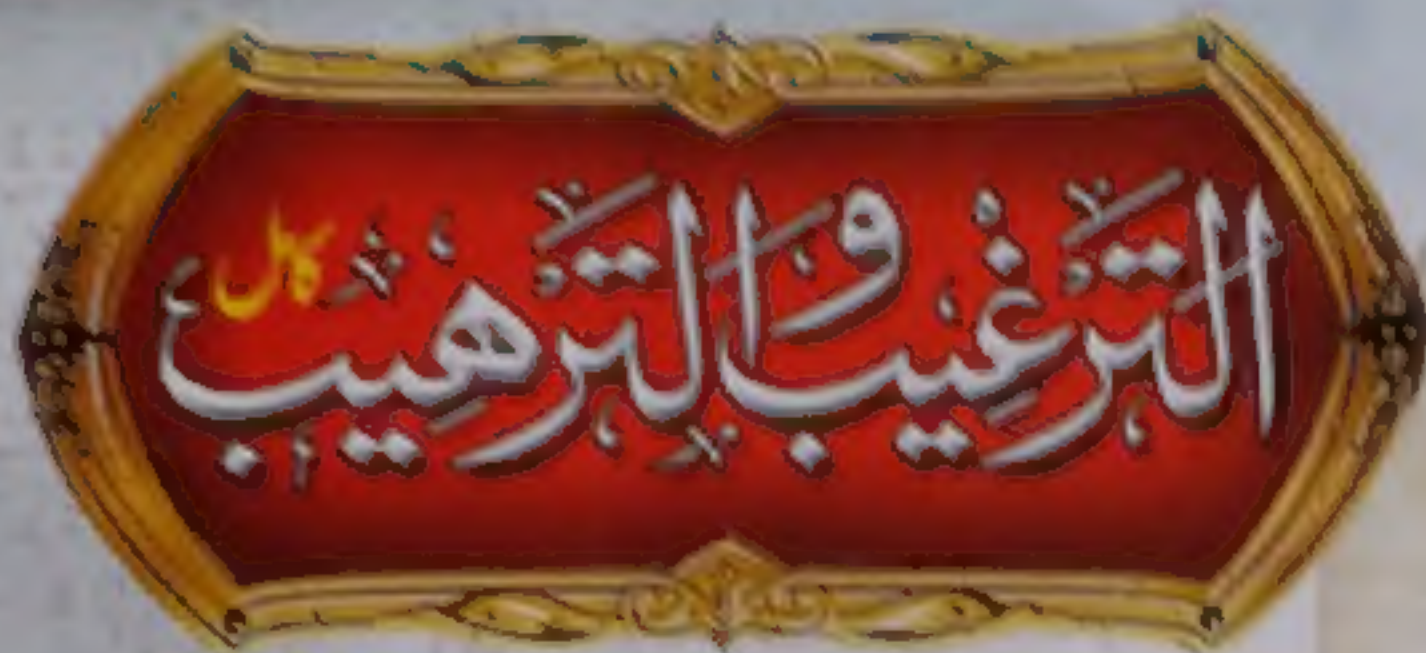


احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا کُل اردو ترجمہ

5766

کتب ذخیرہ  
میثم قادری



3 مِنَ الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم مندری

۱۳۹۱-۱۳۹۰ھ

مفتی  
معاذ رضا خان  
قادی  
دست کاغذی

الکتاب پبلشرز

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل  
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری



احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا کمال اردو ترجمہ

۵۷۶۶

کمال

التَّائِيَّةُ فِي التَّحَدِيثِ الشَّرِيفِ

۳ من الحديث الشريف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری

۵۸۱-۵۶۶ھ

ترجمہ دہختر

مفتی معاذ رضا خان قادری

دامت برکاتہم عالیہ

زبدۂ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

37352022

اکبر بک سٹلرز

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

الصلاة والسلام عليك يا سيدى يا رسول الله  
وعلى الك واصحابك يا حبيب الله

نام کتاب	.....	الترغیب والترہیب (جلد سوم)
مصنف	.....	امام ابو محمد زکی الدین عبدالعظیم منذری
ترجمہ و تخریج	.....	مفتی معاذ رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
صفحات	.....	936
تعداد	.....	600
کمپوزنگ	.....	حافظ محمد ظفر شاہ
اشاعت	.....	دسمبر 2017ء
ناشر	.....	محمد اکبر قادری
قیمت	.....	900 روپے

### ضروری گزارش

ہم اپنے اُن تمام احباب کے شکر گزار ہیں جو ہمارے ادارے کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب ”الترغیب والترہیب“ اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ اگر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی و بیشی و کمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ادارہ کو مطلع کریں تاکہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین



## فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	کتاب: البر والصلة وغیرہما		
	کتاب: نیکی، صلہ رحمی اور دیگر امور کے بارے میں روایات ۱۳		سمجھے جو دوسرے نے اس کے سامنے پیش کی ہو یا آدمی اپنے
	باب: والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی		پاس موجود کسی چیز کو مہمان کے سامنے پیش کرنے کے حوالے
۸۵	کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات ۱۳		سے حقیر سمجھے
	اور ان کی فرمانبرداری کی تاکید ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور		باب: بھتیجی بازی کرنے اور بھل دار درخت لگانے کے بارے
۸۶	ان کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ۱۳		میں ترغیبی روایات
	باب: والدین کی نافرمانی کے بارے میں ترغیبی روایات ۲۸		باب: بھل اور کنبوسی کے بارے میں ترغیبی روایات اور جو دوست
۹۰	باب: صلہ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اگرچہ		کے بارے میں ترغیبی روایات ۹۰
۹۹	آدمی کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی جائے ۳۶		باب: بیہوشی کی چیز واپس لینے کے بارے میں ترغیبی روایات ۹۹
	اور جو شخص قطع رحمی کرتا ہے اس کے بارے میں ترغیبی روایات ۳۶		مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے اور ان پر خوشی داخل
	یتیم کی کفالت اس پر رحمت اس پر خرچ کرنا اور بیوہ اور غریبوں		کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات ۱۰۰
	کیلئے کوشش کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات ۵۱		اور اس شخص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے جو سفارش کرتا
	باب: پڑوسی کو اذیت پہنچانے کے بارے میں ترغیبی روایات ۵۹		ہے اور پھر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر دی جاتی ہے ۱۰۰
	اور اس کے حق کے بارے میں تاکید کے طور پر کیا کچھ منقول		<b>کتاب الادب وغیرہ</b>
	ہے؟ ۵۹		کتاب: ادب اور دیگر امور کے بارے میں روایات ۱۱۰
	باب: بھائیوں اور نیک لوگوں کی زیارت کے بارے میں ترغیبی		باب: حیا کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت
	روایات ۷۳		کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۱۰
	اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۷۳		خش گوئی اور بدزبانی کے بارے میں ترغیبی روایات ۱۱۰
	باب: مہمان نوازی کرنے اور مہمان کی عزت افزائی کے		باب: اچھے اخلاق کے بارے میں ترغیبی روایات اور ان کی
	بارے میں ترغیبی روایات اور اس کے حق کی تاکید اور مہمان		فضیلت برے اخلاق کے بارے میں ترغیبی روایات اور ان کی
	کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اتنا عرصہ متیم		نذمت ۱۱۵
	رہے کہ میزبان کو گناہ گار کر دے ۷۸		باب: تری مہربانی اور بردباری کے بارے میں ترغیبی روایات ۱۳۰
	باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ آدمی اس چیز کو حقیر		باب: خندہ پیشانی اختیار کرنے اور پاکیزہ گفتگو کرنے کے
			بارے میں ترغیبی روایات ۱۳۷



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۸۹	کے بارے میں جو کچھ منقول ہے جو شخص پاکدامن عورت یا غلام پر جھوٹا الزام لگاتا ہے اس کے بارے میں ترمیمی روایات	۱۳۷	اور اس کے علاوہ دیگر امور کا تذکرہ
۱۹۹	باب: زمانے کو برا کہنے کے بارے میں ترمیمی روایات	۱۳۷	باب: سلام پھیلانے کے بارے میں ترمیمی روایات اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اور آدمی کے لئے اس بارے میں ترمیمی روایات کہ وہ اس چیز کو پسند کرے کہ اس کے لئے قیام کیا جائے
۲۰۱	روایات	۱۳۷	باب: معافیہ کرنے کے بارے میں ترمیمی روایات اور سلام کرتے ہوئے اشارہ کرنے کے بارے میں ترمیمی روایات
۲۰۵	باب: اس بارے میں ترمیمی روایات کہ جب کسی شخص کے سامنے اس کا کوئی بھائی معذرت پیش کرے	۱۴۱	کفار کو سلام کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے
۲۰۹	تو وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے	۱۵۱	باب: اس بارے میں ترمیمی روایات کہ کوئی شخص اندر آنے کی اجازت لینے سے پہلے اندر جھانک کر دیکھے
۲۱۱	باب: چغلی کرنے کے بارے میں ترمیمی روایات	۱۵۷	باب: اس بارے میں ترمیمی روایات کہ کچھ لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی جائے جس کے بارے میں وہ ناپسند کرتے ہوں کہ کوئی اسے سنے
۲۱۶	روایات	۱۶۰	باب: ایسے شخص کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بارے میں ترمیمی روایات
۲۱۶	اور ان دونوں کا بیان اور ان دونوں کی تردید کرنے کے بارے میں ترمیمی روایات	۱۶۰	جسے گھلنے ملنے کی صورت میں اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہو
۲۳۳	باب: بھلائی کے علاوہ خاموش رہنے کے بارے میں ترمیمی روایات	۱۶۰	باب: غضب کے بارے میں ترمیمی روایات غضب کو دور کرنے اور اس پر قابو رکھنے کے بارے میں ترمیمی روایات اور غضب کے وقت کیا کرنا چاہیے؟
۲۳۳	باب: حسد کے بارے میں ترمیمی روایات اور سینے کو سلامت رکھنے (یعنی حسد سے پاک رکھنے) کی فضیلت	۱۶۸	باب: آپس میں لا تعلقی اختیار کرنے، ناراضگی رکھنے اور ایک دوسرے سے پیٹھ پھر لینے کے بارے میں ترمیمی روایات
۲۵۳	تواضع کے بارے میں ترمیمی روایات اور تکبر، خود پسندی اور فخر	۱۷۶	باب: اس بارے میں ترمیمی روایات کہ آدمی کسی مسلمان کو یہ کہے: اے کافر!
۲۶۰	کے اظہار کے بارے میں ترمیمی روایات	۱۷۸	باب: گالی دینے لعنت کرنے کے بارے میں ترمیمی روایات
۲۷۷	باب: کسی فاسق یا بدعتی شخص کو "یاسیدی" یا اس جیسے ایسے کلمات کے ذریعے بلانے	۱۸۹	خاص طور پر جب وہ لعنت متعین شخص یا متعین جانور یا کسی اور متعین چیز پر کی گئی ہو اور مرغ، مرغوث، ہوا کو برا کہنے کی ممانعت
۲۷۷	کے بارے میں ترمیمی روایات جو کلمات تعظیم پر دلالت کرتے ہیں		
۲۷۷	باب: سچ بولنے کے بارے میں ترمیمی روایات اور جھوٹ		



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۶۹	یادہ طغیانی کے وقت سمندری سفر پر جائے	۲۷۷	بولنے کے بارے میں ترغبی روایات
	باب: اس بارے میں ترغبی روایات کہ آدمی کسی عذر کے		باب: دو غلطے پن اور دو غلطی زبان کے بارے میں ترغبی
۳۷۱	بغیر چہرے کے بل (الٹا ہو کر) سوئے	۲۷۹	روایات
	باب: (ایک ہی وقت میں) سائے اور دھوپ میں بیٹھنے کے		باب: غیر اللہ بطور خاص امانت کے نام پر حلف اٹھانے کے
۳۷۳	بارے میں ترغبی روایات	۳۰۱	بارے میں ترغبی روایات
	نیز قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنے کے بارے میں ترغبی		اور جو شخص یہ کہے: میں اسلام سے لاتعلق ہو جاؤں یا میں
۳۷۳	روایات	۳۰۱	کافر ہو جاؤں یا اس کی مانند کوئی اور بات کہے
	باب: شام میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں ترغبی		باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کے بارے میں
۳۷۴	روایات	۳۰۸	ترغبی روایات اور اس کے علاوہ جو کچھ ذکر ہوا ہے
۳۷۴	اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے		باب: چھپکلی کو مارنے کے بارے میں ترغبی روایات سانپوں
۳۸۱	باب: قال لینے کے بارے میں ترغبی روایات	۳۱۳	کو مارنے کے بارے میں
۳۸۲	باب: کتار کھنے کے بارے میں ترغبی روایات	۳۱۳	اور دیگر چیزوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے
	البتہ شکار کرنے کے لئے یا جانوروں کی حفاظت کے لئے اسے		باب: وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کے بارے میں
۳۸۲	رکھا جاسکتا ہے	۳۲۶	ترغبی روایات
	باب: عورت کے لئے اس بارے میں ترغبی روایات کہ وہ محرم		باب: اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) محبت رکھنے کے بارے میں
۳۸۸	کے بغیر اکیلی سفر کرے	۳۳۷	ترغبی روایات
	باب: جو شخص سواری پر سوار ہونے لگے اس کے لئے اللہ تعالیٰ		باب: جادو گروں کا ہنوں قیادہ شناسوں ریت یا کنکریوں کے
۳۸۹	کاذ کرنے کے بارے میں ترغبی روایات		ذریعے حساب لگانے والوں یا اس طرح کے لوگوں کے پاس
	باب: سفر کے دوران کتا یا گھٹی ساتھ رکھنے کے بارے میں		جانے اور ان کی تصدیق کرنے کے بارے میں ترغبی
۳۹۱	ترغبی روایات	۳۵۲	روایات
	باب: ”دولہ“ یعنی رات کے وقت سفر کرنے کے بارے میں		گھروں میں یا ان کے علاوہ کسی اور جگہ میں جانوروں یا
۳۹۲	ترغبی روایات	۳۵۸	پرندوں
	باب: جب جانور کو ٹھوکر لگے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے	۳۵۸	کی تصویر لگانے کے بارے میں ترغبی روایات
۳۹۶	بارے میں ترغبی روایات	۳۶۳	باب: ”نزد“ کھیلنے کے بارے میں ترغبی روایات
	باب: ان کلمات کے بارے میں ترغبی روایات جو وہ شخص	۳۶۵	باب: نیک ہم نشین کے بارے میں ترغبی روایات
۳۹۷	پڑھے گا جو کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے		باب: اس بارے میں ترغبی روایات کہ آدمی ایسی چھت پر
	باب: آدمی کے لئے اس بارے میں ترغبی روایات کہ وہ اپنے	۳۶۹	سوئے جس کے اطراف نہ بنے ہوئے ہوں



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵۳۵	کے لئے طویل عمر ہونے کی فضیلت جس کا عمل اچھا ہوا اور موت کی آرزو کرنے کی ممانعت	۳۹۸	بھائی کی غیر موجودگی میں
۵۵۵	باب: خوف کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کا تذکرہ	۳۹۸	اس کے لئے دعا کرے بطور خاص مسافر (مفصل کا دعا کرنا)
۵۶۲	باب: (اللہ تعالیٰ کے فضل کی) امید اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن	۴۰۰	باب: غریب الوطنی میں انتقال کر جانے کے بارے میں ترغیبی روایات
۵۶۲	خاص طور پر مرتے وقت ایسا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۰۲	کتاب: توبہ اور زہد کے بارے میں روایات
۵۶۲	باب: (اللہ تعالیٰ کے فضل کی) امید اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن	۴۰۲	باب: توبہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس بارے میں جلدی کرنا اور برائی کے بعد نیکی کر لینا
۵۶۲	باب: جنائز و ما یتقدّمھا	۴۰۲	باب: عبادت کے لئے یکسو ہونے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات
۵۷۰	کتاب: جنائز کے بارے میں روایات اور جو چیزیں اس سے پہلے ہوتی ہیں	۴۲۱	اور دنیا میں مشغول رہنے اور دنیا میں انہماک اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات
۵۷۰	باب: معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کی دعا مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۲۱	باب: زمانے کی خرابی کے وقت نیک عمل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات
۵۷۳	باب: کسی کو آزمائش میں مبتلا دیکھ کر پڑھے جانے والے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۲۷	عمل پر باقاعدگی اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات
۵۷۳	صبر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۲۸	خواہ وہ تھوڑا ہو
۶۰۲	فصل	۴۲۸	باب: غربت اور تھوڑی چیزیں رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات
۶۰۲	باب: ان کلمات کو پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں وہ شخص پڑھے گا جسے جسم میں کوئی تکلیف محسوس ہو	۴۳۱	فقراء، مساکین، کمزوروں کی فضیلت ان کے ساتھ محبت رکھنا اور ان کی ہم نشینی اختیار کرنا
۶۰۶	باب: تعویذ گنڈے لٹکانے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۳۱	دنیا میں زہد اختیار کرنے اور دنیا میں سے تھوڑی سی چیز پر اکتفاء کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات
۶۱۰	باب: کچھ لگوانے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز کب کچھ لگوائے جائیں؟	۴۵۶	فصل:
۶۱۶	باب: بیمار کی عیادت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی تاکید	۴۸۶	باب: اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے رونے کے بارے میں ترغیبی روایات
۶۱۶	باب: بیمار کی دعا کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۲۶	باب: موت کا یاد کرنے، کم زندگی کی امید رکھنے، عمل کرنے میں جلدی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اس شخص
۶۲۳	فصل		
۶۲۳	باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جن کے ذریعے		





صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸۷۷	سوار یوں کا بیان	۷۹۴	فصل: جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا تذکرہ
۸۷۷	فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی زیارت کرنا (یعنی اُس کی بارگاہ میں حاضر ہونا)	۷۹۵	فصل: اہل جہنم کے مشروب کا بیان
۸۸۱	فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی طرف دیکھنا	۸۰۰	فصل: اہل جہنم کا کھانا
۸۸۸	فصل: اس بات کا بیان کہ اس سے پہلے جتنی بھی صفات بیان ہوئی ہیں تو ذہن میں جو بھی خیال آ سکتا ہے اور عقل جس چیز کو بھی سوچ سکتی ہے جنت اور اہل جنت اس سے بھی ماورا ہوں گے	۸۰۰	فصل: اہل جہنم کے حجم کا زیادہ ہونا اور جہنم میں ان کا قبیح ہونا
۸۹۲	فصل: اہل جنت کا جنت میں ہمیشہ رہنا اور اہل جہنم کا جہنم میں ہمیشہ رہنا	۸۰۸	فصل: اُن کے عذاب میں تفاوت کا ذکر اور جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا اُس کا تذکرہ
۹۰۱	اور موت کو ذبح کیے جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۸۱۳	فصل: اہل جہنم کا رونا اور چیخ و پکار کرنا
۹۰۱	باب: ان راویوں کا تذکرہ جن کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کتاب میں (مختلف مقامات پر) ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے	۸۱۶	باب: جنت اور اس کی نعمتوں کے بارے میں ترغیبی روایات یہ چند فصول پر مشتمل ہے
۹۰۷	ابان بن اسحاق مدنی	۸۱۶	فصل: اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کی صفت
۹۰۷	ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع انصاری مدنی	۸۱۶	اور دیگر امور کا بیان
۹۰۷	ابراہیم بن رستم	۸۲۳	فصل: اہل جنت میں سے سب سے کمتر شخص کے لئے جنت میں کیا ہوگا؟
۹۰۷	ابراہیم بن عبدالرحمن سلکسی	۸۳۵	فصل: جنت کے درجات اور اُس کے بالا خانوں کا تذکرہ
۹۰۷	ابراہیم بن مسلم ہجری	۸۳۵	فصل: جنت کی تعمیر اُس کی مٹی اُس کی کنکریاں اور اُس کی دیگر چیزوں کا بیان
۹۰۷	ابراہیم بن ہشام غسانی	۸۳۸	فصل: جنت کے خمیوں اُس کے بالا خانوں اور اس کی دیگر چیزوں کا تذکرہ
۹۰۸	ابراہیم بن یزید خوزی	۸۴۲	فصل: جنت کی نہروں کا بیان
۹۰۸	ازہر بن سنان	۸۴۸	باب: جنت کے درختوں اور اس کے پھلوں کا تذکرہ
۹۰۸	اسحاق بن اسید خراسانی	۸۵۳	فصل: اہل جنت کے کھاتے پینے اور دیگر چیزوں کا تذکرہ
۹۰۸	اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن ابوفروہ	۸۵۹	فصل: اہل جنت کے کپڑوں اور خُلوں کا تذکرہ
۹۰۸	اسماعیل بن رافع مدنی	۸۶۱	فصل: جنت کے بچھونوں کا بیان
۹۰۸	اسماعیل بن عمرو بن نجیح بجلی کوفی	۸۶۳	فصل: اہل جنت کی خواتین کی صفت کا بیان
۹۰۸	اسماعیل بن عیاش حمصی	۸۷۱	فصل: حور عین کا غناء
		۸۷۴	فصل: جنت کے بازار کا بیان
			فصل: اُن کا ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور اُن کی



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۰۳	ربیعہ بن کلثوم بن جبر بصری	۹۰۹	اصبح بن زید جہنی
۹۱۳	رجاء بن صہب سقطی	۹۰۹	ایوب بن عبدہ ابویحییٰ
۹۱۳	رشد بن سعد	۹۰۹	بشار بن حکم
۹۱۳	رواد بن جراح عسقلانی	۹۰۹	بشر بن رافع ابواسباط نحرانی
۹۱۳	روح بن جناح	۹۰۹	بقیعہ بن ولید
۹۱۳	زبان بن قاند	۹۱۰	بکار بن عبد العزیز بن ابوبکرہ
۹۱۳	زمدہ بن صالح	۹۱۰	بکر بن خنیس کوفی عابد
۹۱۳	زہیر بن محمد تمیمی مردزی	۹۱۰	بکیر بن معروف خراسانی
۹۱۳	زیاد بن عبد اللہ نمیری	۹۱۰	تمام بن شیح
۹۱۳	زید بن حواری غمی ابوحواری بصری	۹۱۰	ثائب بن محمد کوفی عابد
۹۱۳	سعد بن سنان	۹۱۰	جابر بن یزید ہشمی کوفی
۹۱۵	سعید بن بشیر	۹۱۰	جمیع بن عمیر تمیمی تیم اللہ بن عجلہ کوفی
۹۱۵	سعید بن عبد اللہ بن جریج بصری	۹۱۱	جنادہ بن سلم
۹۱۵	سعید بن مرزبان ابوسعید بقال	۹۱۱	حارث بن عبد اللہ ہمدانی اعور
۹۱۵	سعید بن یحییٰ النخعی	۹۱۱	حارث بن عمیر بصری
۹۱۵	سعدان کوفی	۹۱۱	حجاج بن ارطاة
۹۱۵	سعد بن یحییٰ ابوسفیان حمیری	۹۱۲	حسن بن قتیبہ خزاعی
۹۱۵	سلمہ بن وردان	۹۱۲	حکم بن مصعب
۹۱۵	سلمہ بن وہرام	۹۱۲	حکیم بن جبیر
۹۱۶	سلیمان بن موسیٰ اشدق	۹۱۲	حکیم بن نافع رقی
۹۱۶	سلیمان بن یزید ابو ثنی کعسی	۹۱۲	حمزہ بن ابو محمد
۹۱۶	سہل بن معاویہ بن انس	۹۱۲	خالد بن طہمان
۹۱۶	سوید بن ابراہیم بصری عطار	۹۱۲	خالد بن یزید بن عبد الرحمن بن ابومالک دمشقی
۹۱۶	سوید بن عبد العزیز دمشقی	۹۱۲	خلیل بن مرہ ضہبی
۹۱۶	شرحبیل بن سعد مدنی	۹۱۲	دراج ابو ح
۹۱۶	شریک بن عبد اللہ کوفی قاضی	۹۱۳	راشد بن داؤد صنعانی دمشقی
۹۱۷	شہر بن حوشب	۹۱۳	رنج بن عبد الرحمن بن ابوسعید خدری

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۲۱	عبدالرحمن بن زیاد بن النعمان قرظی	۹۱۷	صالح بن ابواخضر
۹۲۱	عبدالرحمن بن سلیمان بن ابوجون	۹۱۷	صباح بن محمد بن بکلی
۹۲۲	عبدالرحمن بن عطاء	۹۱۷	صدق بن عبداللہ سمین
۹۲۲	عبدالرحمن بن مغراء	۹۱۷	صدق بن موسیٰ دققی
۹۲۲	عبدالرحیم بن میمون ابو مرحوم	۹۱۸	ضحک بن حمزہ الطوکی
۹۲۲	عبدالصمد بن فضل	۹۱۸	طلحہ بن خراش
۹۲۲	عبدالحمید بن عبدالعزیز بن ابورؤاد	۹۱۸	ظہیر بن محمد
۹۲۲	عبداللہ بن زحر	۹۱۸	طیب بن سلیمان
۹۲۲	عبداللہ بن ابوزیاد قداح	۹۱۸	عاصم بن بھدلہ
۹۲۳	عبداللہ بن عبداللہ ابو ذبیح عتکی	۹۱۸	عباد بن کثیر رقی
۹۲۳	عبداللہ بن علی بن ابورافع	۹۱۸	عباد بن منصور ناجی
۹۲۳	عبیدہ بن اسحاق عطار	۹۱۹	عبداللہ بن ابوجعفر رازی
۹۲۳	عتبہ بن حمید	۹۱۹	عبداللہ بن صالح ابو صالح
۹۲۳	عثمان بن عطاء بن ابو مسلم خراسانی	۹۱۹	عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی
۹۲۳	عطاف بن خالد مخزومی	۹۱۹	عبداللہ بن عیاش بن عباس قتباتی
۹۲۳	عطاء بن سائب بن زید ثقفی	۹۱۹	عبداللہ بن کیسان مروزی
۹۲۴	عطاء بن مسلم خفاف	۹۲۰	عبداللہ بن لہیعہ
۹۲۴	عطیہ بن سعد عوفی	۹۲۰	عبداللہ بن عقیل بن ابوطالب
۹۲۴	علی بن زید بن جدعان	۹۲۰	عبداللہ بن مؤمل مخزومی مکی
۹۲۴	علی بن مسعدہ باہلی	۹۲۰	عبداللہ بن میسرہ ابویسی
۹۲۴	عدی بن یزید البہانی	۹۲۰	عبداللہ بن بہرام
۹۲۴	عمار بن سیف ضعی	۹۲۰	عبدالحمید بن حبیب بن ابوعشرین
۹۲۵	عمر بن راشد یحییٰ	۹۲۱	عبدالحمید بن حسن ہادی
۹۲۵	عمر بن ابوشیبہ	۹۲۱	عبدالرحمن بن اسحاق
۹۲۵	عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ	۹۲۱	عبداللہ بن حمد
۹۲۵	عمر بن کثیر لجنی	۹۲۱	عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان دمشقی
۹۲۵	عمران بن داود القحطانی	۹۲۱	عبد الرحمن بن حرملہ سلمی



مضامین	صفحه	مضامین	صفحه
مهران بن نظریان	۹۲۵	مهران بن عیینه هلمی	۹۲۵
مهران بن عیینه هلمی	۹۲۵	عمر بن شعیب بن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص	۹۲۵
عمر بن شعیب بن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص	۹۲۵	عیسی بن سنان ابوسنان قسملی	۹۲۵
عیسی بن سنان ابوسنان قسملی	۹۲۵	عساکر بن عبید موصلی	۹۲۶
عساکر بن عبید موصلی	۹۲۶	فرقدی	۹۲۶
فرقدی	۹۲۶	فضل بن دهم قصاب	۹۲۶
فضل بن دهم قصاب	۹۲۶	فضل بن موفق	۹۲۶
فضل بن موفق	۹۲۶	قابوس بن ابوظبیا	۹۲۶
قابوس بن ابوظبیا	۹۲۶	قاسم بن عبد الرحمن ابو عبد الرحمن	۹۲۶
قاسم بن عبد الرحمن ابو عبد الرحمن	۹۲۶	قاسم بن حکم	۹۲۷
قاسم بن حکم	۹۲۷	قره بن عبد الرحمن حیوئل	۹۲۷
قره بن عبد الرحمن حیوئل	۹۲۷	قیس بن ربیع اسدی کوفی	۹۲۷
قیس بن ربیع اسدی کوفی	۹۲۷	کثیر بن زید اسلمی مدنی	۹۲۷
کثیر بن زید اسلمی مدنی	۹۲۷	لیث بن ابوسلیم	۹۲۷
لیث بن ابوسلیم	۹۲۷	محمد بن اسحاق بن یسار	۹۲۷
محمد بن اسحاق بن یسار	۹۲۷	محمد بن حماده	۹۲۸
محمد بن حماده	۹۲۸	محمد بن عبد الله مهاجر شعشی	۹۲۸
محمد بن عبد الله مهاجر شعشی	۹۲۸	محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلی انصاری کوفی	۹۲۸
محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلی انصاری کوفی	۹۲۸	محمد بن عقبه بن هرم سدوسی	۹۲۸
محمد بن عقبه بن هرم سدوسی	۹۲۸	محمد بن عمرو انصاری واقفی	۹۲۸
محمد بن عمرو انصاری واقفی	۹۲۸	محمد بن یزید ابوشام رفاعی کوفی	۹۲۸
محمد بن یزید ابوشام رفاعی کوفی	۹۲۸	ماضی بن محمد غافقی مصری	۹۲۹
ماضی بن محمد غافقی مصری	۹۲۹	مبارک بن حسان	۹۲۹
مبارک بن حسان	۹۲۹	مبارک بن فضاله	۹۲۹
مبارک بن فضاله	۹۲۹	مجاهد بن زبیر	۹۲۹
مجاهد بن زبیر	۹۲۹	مجالد بن سعید همدانی	۹۲۹
مجالد بن سعید همدانی	۹۲۹	مسروق بن مرزبان	۹۲۹
مسروق بن مرزبان	۹۲۹	مسلم بن خالد زنگی	۹۲۹
مسلم بن خالد زنگی	۹۲۹	مسیب بن واضح حمصی	۹۳۰
مسیب بن واضح حمصی	۹۳۰	مصعب بن ثابت	۹۳۰
مصعب بن ثابت	۹۳۰	معارک بن عباد	۹۳۰
معارک بن عباد	۹۳۰	معاویه بن صالح حضرمی حمصی	۹۳۰
معاویه بن صالح حضرمی حمصی	۹۳۰	معدی بن سلیمان	۹۳۰
معدی بن سلیمان	۹۳۰	مغیره بن زیاده موصلی	۹۳۰
مغیره بن زیاده موصلی	۹۳۰	منهال بن خلیفه بکری عجمی	۹۳۱
منهال بن خلیفه بکری عجمی	۹۳۱	مهدی بن جعفر ربیع زاهد	۹۳۱
مهدی بن جعفر ربیع زاهد	۹۳۱	موسی بن وردان	۹۳۱
موسی بن وردان	۹۳۱	موسی بن یعقوب زمعی	۹۳۱
موسی بن یعقوب زمعی	۹۳۱	میمن بن موسی مرکی	۹۳۱
میمن بن موسی مرکی	۹۳۱	نعم بن حماد خزاعی مروزی	۹۳۱
نعم بن حماد خزاعی مروزی	۹۳۱	نعم بن مورع	۹۳۲
نعم بن مورع	۹۳۲	واصل بن عبد الرحمن ابو حرة رقاشی	۹۳۲
واصل بن عبد الرحمن ابو حرة رقاشی	۹۳۲	ولید بن جمیل	۹۳۲
ولید بن جمیل	۹۳۲	ولید بن عبد الملك حرانی	۹۳۲
ولید بن عبد الملك حرانی	۹۳۲	یحیی بن ایوب غافقی	۹۳۲
یحیی بن ایوب غافقی	۹۳۲	یحیی بن دینار ابوباشم رمانی	۹۳۲
یحیی بن دینار ابوباشم رمانی	۹۳۲	یحیی بن راشد بصری	۹۳۳
یحیی بن راشد بصری	۹۳۳	یحیی بن سلیم	۹۳۳
یحیی بن سلیم	۹۳۳	یحیی بن ابوسلیمان مدنی	۹۳۳
یحیی بن ابوسلیمان مدنی	۹۳۳	یحیی بن عبد الله ابو حیه کنزی طح	۹۳۳
یحیی بن عبد الله ابو حیه کنزی طح	۹۳۳	یحیی بن عبد الله بن ضحاک بالقی	۹۳۳
یحیی بن عبد الله بن ضحاک بالقی	۹۳۳	یحیی بن عبد الحمید حماتی کوفی	۹۳۳
یحیی بن عبد الحمید حماتی کوفی	۹۳۳	یحیی بن عمرو بن مالک نکری	۹۳۳
یحیی بن عمرو بن مالک نکری	۹۳۳		

مضامین	صفحہ
یحییٰ بن مسلم البرکاء	۹۳۳
یزید بن ابان رقتی	۹۳۳
یزید بن ابوزیاد کوفی	۹۳۳
یزید بن سنان ابو فروہ زہادی	۹۳۳
یزید بن عطاءیشکری	۹۳۳
یزید بن ابومالک دمشقی	۹۳۳
یمان بن مغیرہ عنزی	۹۳۵
یوسف بن میمون	۹۳۵
ابواحوص	۹۳۵
ابو اسرائیل مدنی کوفی	۹۳۵
ابوسلمہ جہنی	۹۳۵
ابوستان قسملی	۹۳۵
ابوہاشم رماتی	۹۳۵
ابوہاشم رقی	۹۳۶
ابویحییٰ قتات	۹۳۶
ابن لہیعہ	۹۳۶



## كِتَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِهِمَا

کتاب: نیکی، صلہ رحمی اور دیگر امور کے بارے میں روایات

**33 - اَلتَّرْغِيبُ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَتِهِمَا وَتَاكِيدِ طَاعَتِهِمَا وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمَا وَبِرِّ أَصْدِقَائِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا**

باب: والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور ان کی فرمانبرداری کی تاکید ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

**3740 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى رَفِيقِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَوَاةُ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3741 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ**

3741 صحیح مسلم - کتاب العتق باب فضل عتق الوالد - حدیث: 2858 مسخرج ابی عوانہ - مسنداً کتاب العتق الولد - باب الخبر المال علی أن الرجل يملك أباه بالشری حتی یعتقه - حدیث: 3915 صحیح ابن حبان - کتاب البر والبرهان باب من الوالدین - ذکر استحباب الباقعة للبر فی بر والده رجاء اللعوق بالبررة فیہ - حدیث: 425 من ابی داود - کتاب الأدب أبواب النعم - باب فی بر الوالدین - حدیث: 4492 من ابی ماجہ - کتاب الأدب باب من الوالدین - حدیث: 3657 مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب الأدب ما ذکر فی بر الوالدین - حدیث: 24876 السنن الکبریٰ للنسائی - باب ما قدفه البحر باب آی الرقاب افضل - حدیث: 4757 تسرع معانی الآثار للطحاوی - کتاب العتق باب الرجل یملك داره من مخرج من یصل یعتق علیه - حدیث: 3031 السنن الکبریٰ للبیہقی - کتاب العتق باب من یعتق بالملك - حدیث: 19905 معرفة السنن والآثار للبیہقی - کتاب العتق باب العتق - من یعتق بالملك - حدیث: 6236 مسند أحمد من منیل - مسند ابی هريرة رضي الله عنه - حدیث: 6984 مسند ابن الجعد - زهير عن سويل عن أسى صالح - حدیث: 2248 المعجم الأوسط للطبرانی - باب العين باب الميم من اسم - حدیث: 6770 تعجب الإبراهيم للبیہقی - التاسع والثلاثون من تعجب الإبراهيم والغاس والغسون من تعجب الإبراهيم - حدیث: 7582 الأدب المفرد للمفردی - باب جزاء الوالدین - حدیث: 10

إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيهِ فَيُعْتِقَهُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بیٹا اپنے والد کو بدلہ نہیں دے سکتا البتہ یہ صورت ہے کہ اگر وہ اپنے باپ کو غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔“

یہ روایت امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**3742-** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَىٰ وَالدَّيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيهِمَا فَجَاهِدْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

آپ ﷺ سے جہاد میں حصہ لینے کے لئے اجازت مانگی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان دونوں کی بھرپور خدمت کرو۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

**3743-** وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَايُكَ عَلَى

الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبَتَنِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ مِنْكَ وَالدَّيْكَ أَحَدٌ حَتَّى قَالَ نَعَمْ بَلْ يَكْلَاهُمَا حَتَّى قَالَ فَتَبَتَنِي

الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى وَالدَّيْكَ فَأَخْبَسَ صُحْبَتَهُمَا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں ہجرت

اور جہاد کے حوالے سے آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے اجر کا حصول چاہتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:

**3742- صحیح البخاری -** کتاب الجہاد والبر باب الجہاد بیان الذبویں - حدیث: 2863 صحیح البخاری - کتاب الذب

باب الذب عن المسلمین - حدیث: 5635 صحیح مسلم - کتاب البر والصلیة والذیاب باب بر الوالدین وأحوال

أهل به - حدیث: 4729 صحیح ابن حبان - کتاب البر والبر والاحسان باب ما جاء فی الطاعات ونواہیها - ذکر ما یقوم مقام

الجہاد النفل من الطاعات للبر - حدیث: 319 مشن أبی داؤد - کتاب الجہاد باب فی الرجل یفرو - حدیث: 2180 السنن

لننسانی - کتاب الجہاد الرخصة فی التخلف لمن له والیان - حدیث: 3066 مصنف ابن أبی شیبہ - کتاب الجہاد الرجل

یفرو والساد حبان أنه ذلک - حدیث: 32798 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الجہاد الرخصة فی التخلف لمن کان له والیان

- حدیث: 4180 معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب السیر باب من له عند بالضعف وغیره - حدیث: 5540 السنن

التصیر للبیهقی - کتاب السیر باب من لا یجب علیه الجہاد - حدیث: 2759 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما - حدیث: 6373 مسند الطیالسی - أحادیث النساء - أحادیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص -

وأبو العباس البکی عن عبد اللہ بن عمرو - حدیث: 2354 مسند العیسیٰ - أحادیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ

عنه - حدیث: 568 مسند ابن الجعد - تبعہ - حدیث: 463 مسند عبد بن حمید - حدیث بلال التؤنی - حدیث: 362 معجم ابن

الأعرابی - حدیث: 1162 المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین من اسمه - مقام - حدیث: 9173 تعب الیرسان للبیهقی -

التاسع والثلاثون من تعب الیرسان والخمسون من تعب الیرسان - حدیث: 7561 الذب الفرد للبخلی - باب



کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ دونوں ہی زندہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے ماں باپ کے پاس واپس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو۔

**3744-** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جُنْتُ أَبَايُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَتِيمَيْنِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأُضِحْ كُفَّهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور میں اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ اور انہیں ہنسناؤ جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

**3745-** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ حَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ أَبُو أَيْ قَالَ أَذْنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذَا لَكَ فَجَاهِدْ وَلَا فِرْهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہجرت کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ اس نے عرض کی میرے ماں باپ ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ان دونوں نے تمہیں (ہجرت کر کے یہاں آنے کی) اجازت دی تھی؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم ان دونوں کے پاس واپس جاؤ اور ان سے اجازت مانگو اگر وہ تمہیں اجازت دے دیں تو جہاد میں حصہ لیتا اور اگر اجازت نہ دیں تو (ہمیشہ) ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3744- صحیح ابن حبان - کتاب البر والبر حسن - باب من الوالدین - ذکر البیان بأن إدخال المرء السرور علی والديه فی أسیابہ یغفر من حدیث: 420 المستند علی الصحیحین للعالم - کتاب البر والصلة حدیث: 7319 سنن أبی داود - کتاب الجہاد - باب فی الرجل یغزو - حدیث: 2179 سنن أبی داود - کتاب الجہاد - باب الرجل یغزو ولہ أبوان - حدیث: 2779 السنن للنسائی - کتاب البیعة البیعة علی الوجرة - حدیث: 4114 مسند عبد الرزاق العثماني - کتاب الجہاد - باب الرجل یغزو وأبوه کلدہ له - حدیث: 9010 سنن سعید بن منصور - کتاب الجہاد - باب ما جاء فیمن عزاء وأمواد کلدہان - حدیث: 2154 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب البیعة البیعة علی الوجرة - حدیث: 7531 السنن الکبریٰ للبیہقی - کتاب السیر - باب الرجل یكون له أبوان مسلمان أو أحدهما فلا یغزو إلا - حدیث: 16574 مسند أحمد من عمل یسرہ اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما - حدیث: 6318 مسند العیسیٰ - أحادیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حدیث: 568 البیہقی الزخار مسند البزار - حدیث: 2105 تعبد البیہقی للبیہقی - التاسع والثلاثون من تعبد البیہقی الخامس والخمسون من تعبد البیہقی - حدیث: 7563 الزوید المفرد للمعمری - کتاب جزاء الوالدین حدیث: 14

**3748** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ لِيُجَاهِدَ فَقَالَ آخَى وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ. قَالَ لَفِيهِمَا قَبَاهِدٌ.

رواہ مسلم و ابو داؤد وغیرہ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کے لئے حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم ان دونوں کی بھرپور خدمت کرو۔

یہ روایت امام مسلم، امام ابو داؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔  
**3747** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَشْتَهِي الْجِهَادَ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ. قَالَ هَلْ بَقِيَ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ قَالَ أُمِّي قَالَ قَابِلُ اللَّهِ فِي بَرِّهَا فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَتْ حَاجٌّ وَمُعْتَمِرٌ وَمُجَاهِدٌ.

رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی فی الصغیر والوسط واسنادہما جید میمون بن نجیح وثقہ ابن حبان وبقیۃ رواہ ثقات مشہورون

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا مجھے جہاد میں حصہ لینے کی خواہش ہے لیکن میں اس کی قدرت نہیں رکھتا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کی میری والدہ زندہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا جب تم ایسا کرو گے تو تم حج کرنے والے عمرہ کرنے والے اور جہاد میں حصہ لینے والے شمار ہو گے۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ان دونوں کی سند عمدہ ہے میمون بن نجیح نامی راوی کو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کے باقی راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

**3748** - وَرَوَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَمَكَ حَيَّةٌ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّمْ رَجُلَهَا فَنَمَّ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اللہ کی راہ میں جہاد میں شرکت کرنا چاہتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان کے قدموں میں رہو! وہیں جنت ہے۔  
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**3749** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلَدَهُمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ مِنْ طَرِيقِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! ماں باپ کا ان کی اولاد پر کیا حق ہے؟ نبی



اکرم علیہ السلام نے فرمایا وہ دونوں تمہاری جنت ہیں یا تمہاری جہنم ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے۔

3750 - رَعْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَرَدْتُ أَنْ أُغْزِرَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أَمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزِمِهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتَّسَائِي وَالتَّفْظُ لَهُ وَالحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

✽✽ معاویہ بن جاہمہ بیان کرتے ہیں: حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض

کی: یا رسول اللہ! میں جنگ میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں اس سلسلے میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں نبی

اکرم علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا: ان کے ساتھ رہو! کیونکہ

جنت ان کے پاؤں کے پاس ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ یہ امام حاکم نے بھی نقل کی

ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3751 - وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَلَفْظُهُ قَالَ أَمِيتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَشِيرُهُ فِي الْجِهَادِ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ وَالِدَانِ قُلْتَ نَعَمْ. قَالَ الزَّمَهُمَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِهِمَا

✽✽ یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں جہاد میں شرکت کے لیے آپ ﷺ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:

تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان دونوں کے ساتھ رہو! کیونکہ جنت ان دونوں

کے پاؤں کے نیچے ہے۔“

3752 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنْ أَمْسَى تَأْمُرْنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَاضِعْ هَذَا الْبَابَ أَوْ

### الحفظ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ رُبْعًا قَالَ سُفْيَانُ أُمِّي وَرُبْعًا قَالَ أَبِي قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ

صَحِيح

3750- مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجهاد باب الرجل يفزو وأبوه كراه له - حديث: 9015 المستدرک علی

الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد وأما حديث عبد الله بن يزيد الأنصاري - حديثه 2438 السنن للنسائي - كتاب

الجسر: الرخصة في التخلف لمن له والد - حديث: 3067 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجسر: الرخصة في التخلف لمن له

والدة - حديث: 4181 النسب الكبرى للبيريقي - كتاب السير: باب الرجل يكون له أبوان مسلمان أو أحدهما فلا يعرف -

حديث: 16576 - مسند أحمد بن حنبل - مسند المكيين - حديث معاوية بن جارية السلمي - حديث: 15265 - مسند الصحابة

الطبرستان - جباله السليبي أبو مغيرة بن جباله حديث: 260 تعجب الربيع للبرقي - الناصر والناصر من تعجب

الليبيان الخامس والخمسون من نقيب الليبيان - حديث: 7567

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا میری بیوی سنہ ورنہ کی ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اس عورت کو طلاق دے دوں تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دینا پھر اس کی حفاظت کرو۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں بعض اوقات سفیان ثمالی راوی نے لفظ ”میری ماں“ نقل کیا ہے اور بعض اوقات ”میرا باپ“ نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

**3753** - وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَلَفْظُهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي لَمْ يَزَلْ يَبِي خَتَى زَوْجِي وَإِنَّهُ الْآنَ يَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا قَالَا مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْرُكَ أَنْ تَعُقَ وَالذِّكْرُ وَلَا بِالَّذِي أَمْرُكَ أَنْ تَطْلُقَ أَمْرًا لَكَ غَيْرَ أَنَّكَ إِنْ شِئْتَ حَدَّثَكَ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْ سَطْرُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فحافظ على ذلك الباب إن شئت أو دعه . قَالَ فاحسب عطاءً قَالَ فَطَلَقَهَا

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ایک شخص حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میرے والد مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے میری شادی کروادی اور اب وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ میں اس کو طلاق دے دوں تو حضرت ابو درداء نے فرمایا میں تمہیں یہ حکم نہیں دوں گا کہ تم اپنے والدین کی نافرمانی کرو اور نہ ہی میں تمہیں یہ ہدایت کروں گا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ حدیث بیان کر دیتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے اب اگر تم چاہو تو اس دروازے کی حفاظت کرو یا پھر اسے ترک کر دو۔“  
راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے عطاء نے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

**3754** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ تَحْتِي امْرَأَةٌ أَحْبَبْتُهَا وَكَانَ عَمْرٌو يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلَقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عَمْرٌو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَقْهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

3754 - سنن أبي داود - كتاب الطلاق - باب في بر الوالدين حديث: 4493 المستند على الصحيحين للمالك - كتاب الطلاق - حديث: 2730 - مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4863 - مسند ابن أبي شيبة - كتاب الطلاق - ما قاله رافعي الرجل أو المرأة تسأله أن يطلق امرأته - حديث: 15487 - صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان - باب من الوالدين - ذكر البيان بأن النبي صلى الله عليه وسلم أمر ابن عمر حديث: 428 - سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق - باب الرجل يأمره أمه بطلاق امرأته - حديث: 2085 - سنن أبي بكر بن أبي شيبة - كتاب الخلع والطلاق - باب إباحة الطلاق - حديث: 13920 - مسند الطيالسي - أخبار بيت النساء - وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عن - وصحة بن عبد الله بن عمر عن أبيه حديث: 1920 - مسند ابن عمر - لصارت بن عبد الرحمن حديث: 2327 - مسند عبد بن حميد - أخبار ابن عمر حديث: 836 - المعجم الكبير للطبراني - من أسند عبد الله ومعا أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - مسند بن عبد الله بن عمر حديث: 13029 - مسند البزيمان للبیهقي - التاسع والثلاثون من شعب اليزيدان الخامس والخمسون من شعب اليزيدان - حديث: 7585

صَحِيح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ناپسند کرتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا: تم اس عورت کو طلاق دے دو میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اس عورت کو طلاق دے دو۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3755** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَهُ أَنْ يَمُدَّ لَهُ فِي عَمْرِهِ وَيُزَادَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبِرْ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحْمَتَهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ مُنْتَجِعٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ بِإِخْتِصَارِ ذِكْرِ الْبَرِّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اس کا رزق زیادہ ہو اسے اپنے والدین کے ساتھ اچھائی کرنی چاہیے اور رشتے دراوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اور صحیح میں یہ اختصار کے ساتھ منقول ہے جس میں (والدین کے ساتھ) نیکی کرنے کا حکم ہے۔

**3755/1** - وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبَى لَهُ زَادَ اللَّهُ فِي عَمْرِهِ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبَّرَاتِي وَالْحَاكِمُ وَالْأَصْبَهَانِيُّ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ زَبَانَ بْنِ فَاذَلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کر دے گا۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ امام طبرانی اور اصہبانی نے نقل کی ہے۔ ان سب حضرات نے اسے زبان بن فاذل کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**3756** - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لِيَحْرُمَ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ

رَوَاهُ ابْنُ مَآخَةَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ بِتَقْدِيمِ وَتَأْخِيرِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”آدمی بعض اوقات کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے اور تقدیر کو صرف دعا پرے کر سکتی ہے۔“



اور عمر میں اضافہ صرف نیکی کے ذریعے ہوتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام حاکم نے اسے (الفاظ کی) تقدیم و تاخیر کے ساتھ نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3757 - وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الْدُّعَاءُ

وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

✽ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تقدیر کو صرف دعا پرے کر سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی (یعنی والدین کے ساتھ اچھے سلوک) کے ساتھ ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3758 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَفَا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ نَعْفُ

نِسَاؤُكُمْ وَبَرُّوْا آبَاءَكُمْ تَبَرُّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَمَنْ آتَاهُ أَخُوهُ مُتَمَلِّحًا فَلْيَقْبَلْ ذَلِكَ مُحَقًّا كَانَ أَوْ مُبْطِلًا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ

لَمْ يَرُدَّ عَسَى الْخَوْضُ يَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

قَالَ الْحَافِظُ سُوَيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاه

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگوں کی عورتوں سے پاکدامن رہو تمہاری عورتیں محفوظ رہیں گی تم اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ نیکی کرو تمہاری اور تمہارے ساتھ نیکی کرے گی جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے کے لئے آئے تو اسے اس کو قبول کر مٹی چاہیے خواہ وہ حق پر ہو باطل پر ہو اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ میرے خوش پر نہیں آئے گا“

یہ روایت امام حاکم نے سوید کے حوالے سے ابورافع کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سوید نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ (یعنی قتادہ) ابن عبدالعزیز ہے اور ایک داعی

راوی ہے۔

3759 - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرُّوْا آبَاءَكُمْ تَبَرُّكُمْ

أَبْنَاؤُكُمْ وَعَفَا نَعْفُ نِسَاؤُكُمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ أَيْضًا هُوَ وَغَيْرُهُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

”اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی اور تم پاکدامن رہو تمہاری بیویاں محفوظ رہیں گی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ انہوں نے اور دیگر حضرات نے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

منقول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

**3760 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ رَغِمَ أَنْفُهُ أَيْ لَصِقَ بِالرَّغَامِ وَهُوَ التُّرَابُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو اس شخص کی ناک خاک آلود ہو! عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کس کی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی کو ایک کو بوڑھا پے کے عالم میں پائے (اور پھر ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔“  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ رَغِمَ اَنْفُه سے مراد یہ ہے کہ وہ رغام کے ساتھ مل جائے اس کا مطلب مٹی ہے۔

**3761 -** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ فَقَالَ آمِينَ آمِينَ آمِينَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَذْرَكَ أَحَدَ أَبَوَيْهِ فَمَاتَ قَدْ دَخَلَ النَّارَ فَأَتَبَعَهُ اللَّهُ فَقُلْ آمِينَ فَقُلْتُ آمِينَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَذْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَمَاتَ فَلَمْ يَغْفِرْ لَهُ فَأَدْخَلَ النَّارَ فَأَتَبَعَهُ اللَّهُ فَقُلْ آمِينَ فَقُلْتُ آمِينَ قَالَ وَمَنْ ذَكَرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يَصِلْ عَلَيْكَ فَمَاتَ قَدْ دَخَلَ النَّارَ فَأَتَبَعَهُ اللَّهُ فَقُلْ آمِينَ فَقُلْتُ آمِينَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ وَمَنْ أَذْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبْرُهُمَا فَمَاتَ قَدْ دَخَلَ النَّارَ فَأَتَبَعَهُ اللَّهُ قُلْ آمِينَ فَقُلْتُ آمِينَ رَوَاهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكٍ الْخُوَيْرِثِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَتَقْدِيمَ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ وَغَيْرُهُ مِنْ حَدِيثِ كُتُبِ بْنِ عَجْرَةَ وَقَالَ لِي آخِرُهُ فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعْدَ مَنْ أَذْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرِ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ قُلْتُ آمِينَ وَتَقْدِيمَ أَيْضًا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَنْخُورُهُ وَفِيهِ وَمَنْ أَذْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبْرُهُمَا دَخَلَ النَّارَ فَأَتَبَعَهُ اللَّهُ وَأَسْحَقَهُ قُلْتُ آمِينَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے آپ ﷺ نے فرمایا آمین آمین آمین آپ ﷺ نے بتایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو (بوڑھا پے کے عالم میں) پائے اور مرنے کے بعد جہنم میں جائے (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جاسکے) تو اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دیا آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا جبریل نے کہا: اے حضرت محمد! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور مر جائے اور اس کی مغفرت نہ ہوئی ہو اور وہ جہنم میں داخل ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے آپ کہیں آمین تو میں نے کہا: آمین جبریل نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے اور وہ مر جائے اور جہنم میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اور دور کر دے۔ تو آپ آمین کہیں تو میں نے کہا: آمین“

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور مر جائے اور جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے! آپ کہیں آمین تو میں نے کہا: آمین۔“

انہوں نے یہ روایت حسن بن مالک حویرث کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے بھی نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے یہ روایت امام حاکم اور دیگر حضرات نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

”جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھا پے کے عالم میں پائے اور وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کر سکیں تو میں نے کہا: آمین۔“

یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی کو ایک پائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے اور پرے کر دے تو میں نے کہا: آمین۔“

**3762 -** وَعَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرِو الْقَشِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً فَهِيَ فِدَاؤُهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ أَذْرَكَ أَحَدًا وَالِدِيهِ ثُمَّ لَمْ يَغْفِرْ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَأَسْحَقَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرَفِ أَحَدِهِمَا حَسَنٌ

حضرت مالک بن عمرو قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص کسی مسلمان غلام (یا کنیر) کو آزاد کرتا ہے تو وہ (غلام یا کنیر) اس کا جہنم سے فدیہ بن جاتا ہے اور جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو پائے پھر اس کی مغفرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”اسے پرے کر دے۔“

یہ روایت امام احمد نے مختلف حوالوں سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند حسن ہے۔

**3763 -** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلِقُ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلُكُمْ حَتَّى آوَاهُمُ الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَدِرْتُ صَخْرَةً مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يَنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَتَنَى بِي طَلَبُ شَجَرٍ يَوْمًا فَلَمْ أَرْحَ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غُبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمِينَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى فَرَغَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرَبَا غُبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَفَرَحَ



عَمَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ كُنْتَ لِي ابْنَةً عَمَّ وَكَانَتْ أَحْتَّ النَّاسَ الَّتِي فَأَرَدْتُهَا الْحَدِيثُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَقْدِيمُ بَيِّنَاتِهِ وَشَرْحُ غَرِيبِهِ فِي الْإِخْلَاصِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تم سے پہلے زمانے میں تین لوگ کہیں جا رہے تھے وہ رات گزارنے کے لئے ایک غار میں گئے اور اس میں داخل ہو گئے پہاڑ کی چوٹی سے ایک پتھر پھسلا اور اس نے غار کے منہ کو بند کر دیا تو انہوں نے کہا: اس پتھر سے تمہیں نجات صرف اس طرح مل سکتی ہے کہ تم اپنے نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ کو یا غلاموں اور کنیزوں کو کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ میں لکڑیوں کی تلاش میں دور چلا گیا جب میں واپس آیا تو وہ دونوں سوچکے تھے میں نے ان کے لئے دودھ دہ لیا پھر میں نے انہیں سوتا ہوا پایا اور مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ کو یا غلاموں یا کنیزوں کو کچھ کھانے کے لئے دوں تو میں ایسے ہی ٹھہرا رہا وہ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا میں ان دونوں کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی تو وہ بیدار ہوئے انہوں نے اس دودھ کو پی لیا اے اللہ! اگر میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے ایسا کیا تھا تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرما! اس پتھر کے حوالے سے جس میں ہم موجود ہیں تو وہ پتھر ہٹ گیا لیکن وہ لوگ ابھی نکل نہیں سکتے تھے ایک اور شخص نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد بھئی جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی میں اس کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتا تھا“..... الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ اس سے پہلے یہ مکمل روایت گزر چکی ہے اور اس کے مشکل الفاظ کی وضاحت بھی اخلاص سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3764 - وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَالِحَةً فَأَدْعُوا اللَّهَ بِقَائِلِهِ يَفْرَجِيَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ صَغِيرَةٌ كُنْتُ أُرْعَى فَإِذَا رَحِمَتْ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ لَيْتُمْ بِدَاتِ بَوَالِدِي أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَأَى الشَّجَرِ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَرَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلَبُ فَجُنْتُ بِالْحَلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَهُمَا وَرُؤُسُهُمَا أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيَّةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِبِي وَدَائِبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرَجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْتُمْ حَتَّى رَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ تین افراد جا رہے ہیں انہیں بارش نے آلیا وہ پہاڑ میں موجود ایک غار کی طرف چلے گئے پہاڑ کی چوٹی سے ایک پتھر گر اس نے غار کے دروازے کو بند کر دیا ان میں سے ایک نے دوسروں سے کہا تم لوگ اپنے ان نیک اعمال کا جائزہ لو جو تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیے ہوں اور پھر ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو شاید اللہ تعالیٰ اس میں آسانی پیدا کر دے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بوڑھے

اور عمر رسیدہ تھے اور میرے کمن بچے تھے میں بکریاں چرایا کرتا تھا جب میں شام کو ان کے پاس واپس آتا تھا تو ان کے لئے دودھ دوہ کر اپنے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا تھا ایک مرتبہ میں لکڑیوں کی تلاش میں دور چلا گیا جب شام ہوئی تو میں واپس آیا اور میں نے ان دونوں کو پایا کہ وہ دونوں سوچکے تھے اور میں نے پہلے کی طرح دودھ دوہ لیا تھا میں وہ دودھ لا کر اور ان کے سرہانے آ کر کھرا ہو گیا مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان کو نیند سے بیدار کروں اور یہ بھی اچھا نہیں لگا کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو پینے کے لئے دوں میرے بچے میرے قدموں میں روتے رہے لیکن میں اسی طرح رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے ایسا کیا تھا تو تو ہمیں اتنی کشادگی کر دے کہ جس میں سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے اتنی کشادگی کر دی کہ وہ اس میں سے آسمان دیکھ سکتے تھے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

3765 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَرْتَادُونَ لِأَهْلِهِمْ فَأَصَابَتْهُمْ السَّمَاءُ فَلَجُوا إِلَى جَبَلٍ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَفَا الْأَثَرُ وَوَقَعَ الْحَجَرُ وَلَا يَعْلَمُ بِمَكَانِكُمْ إِلَّا اللَّهُ فَادْعُوا اللَّهَ بِأَوَّلِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُم اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ تَعَجِبُنِي فَطَلَبْتُهَا فَأَبَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لَهَا جَمْعًا فَلَمَّا قَرِبَتْ نَفْسَهَا لِي كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةِ عَذَابِكَ فَافْرَجْ عَنَّا فَرَّجَ عَنَّا ثَلَاثَ الْحَجَرِ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَتْ لِي وَالِدَانِ وَكُنْتُ أَحْلَبُ لَهُمَا فِي إِيَّاهُمَا فَإِذَا اتَّيَهُمَا وَهُمَا نَائِمَانِ قُمْتُ حَتَّى يَسْتَيْقِظَا فَإِذَا اسْتَيْقِظَا شَرِبَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةِ عَذَابِكَ فَافْرَجْ عَنَّا ثَلَاثَ الْحَجَرِ وَقَالَ الثَّلَاثُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا يَوْمًا فَعَمِلَ لِي نِصْفَ النَّهَارِ فَأَعْطَيْتَهُ أَجْرًا فَسَخَطَهُ وَلَمْ يَأْخُذْهُ فَوَفَّرْتُهَا عَلَيْهِ حَتَّى صَارَ مِنْ كُلِّ الْمَالِ ثَمٌّ جَاءَ يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ خُذْ هَذَا كُلَّهُ وَلَوْ يَشِئْتَ لَمْ أَغْطِهِ إِلَّا أَجْرَهُ الْأَوَّلَ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةِ عَذَابِكَ فَافْرَجْ عَنَّا فَرَّجَ الْخَجَرِ وَخَرَجُوا يَتَمَاشُونَ بِرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم سے پہلے کے زمانے میں تین افراد نکلے انہیں بارش نے آیا تو وہ ایک پہاڑ کی پناہ میں چلے گئے ان پر ایک پتھر آ گیا ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: قدموں کے نشان ختم ہو گئے اور پتھر بھی آ گیا ہے اب تمہاری صورت حال کے بارے میں صرف اللہ جانتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ سے اپنے سب سے زیادہ قابل وثوق عمل کے وسیلے سے دعا کرو تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک عورت مجھے بہت اچھی لگتی تھی میں نے اس سے قربت کی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے میری بات نہیں مانی میں نے اس کے لئے ایک رقم مقرر کی جب میں اس کے قریب ہونے لگا تو میں نے اسے چھوڑ دیا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسے کیا تھا تو تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرما! تو ایک تہائی پتھر ہٹ گیا۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ تھے میں ان کے لئے ان کے برتن میں دودھ

دوہ لیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے ایسا کیا جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سوچکے تھے میں ان کے بیدار ہونے تک کھڑا رہا جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اسے پی لیا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ کام کیا تھا تو تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرمادے۔

تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ایک مزدور کو مزدور رکھا اس نے نصف دن تک میرے لئے کام کیا میں نے اسے معاوضہ دیا تو وہ ناراض ہو گیا اس نے اسے وصول نہیں کیا میں اس کے معاوضے کو کام میں استعمال کرتا رہا یہاں تک کہ وہ بہت سا مال بن گیا پھر ایک مرتبہ وہ اپنا معاوضہ مانگنے کے لئے آیا تو میں نے اس سے کہا: تم یہ سب چیزیں حاصل کر لو اور اگر میں چاہتا تو میں صرف اس کا پہلے والا معاوضہ ہی دے دیتا (اے اللہ!) اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب کے خوف سے ایسا کیا تھا تو تو ہمیں کشادگی نصیب فرما تو وہ پتھر مٹ گیا اور وہ لوگ چلتے ہوئے باہر نکل آئے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**3766 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحَسَنِ صَحَابَتِي قَالَ أَمَكَ قَالَ ثُمَّ مِنْ قَالَ أَمَكَ قَالَ ثُمَّ مِنْ قَالَ أَمَكَ قَالَ ثُمَّ مِنْ قَالَ أَبُوكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3767 -** وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ

3766 - صحیح البخاری - کتاب الأدب - باب من أحسن الناس بحسن الصحبة - حدیث: 5634 صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب - باب بر الوالدین وأسماء أمی - حدیث: 4727 منن أبی داود - کتاب الأدب - أبواب النعم - باب فی سر الوالدین - حدیث: 4494 منن ابن ماجہ - کتاب الوصایا - باب النصی عن الإمامک فی العیة والتذکر عند الموت - حدیث: 2703 السنن الکبری للبیہقی - کتاب الجنائز - جاع أبواب صدقة التطوع - باب الصدقة التطوع - حدیث: 7306 مسند أحمد بن حنبل - مسند أبی ہریرة رضی اللہ عنہ - حدیث: 8159 مسند ابن الجعد - من حدیث محمد بن طلعة بن معمر - حدیث: 2280 البحر الزخار - مسند الجزار - أبوزرعة بن عمرو بن جریر - حدیث: 3403 مسند أبی یعلی السمری - مسند أبی ہریرة - حدیث: 5945 المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین من اسمہ عبد اللہ - حدیث: 4587 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الحج من اسمہ محمود - مسند ابن حکیم - حدیث: 16724 شعب الایمان للبیہقی - تسامع والتلائن من تعبد الایمان والغفیر والخمسون من تعبد الایمان - حدیث: 7574 التدریج للبیہقی - باب فی بر الوالدین - حدیث: 2



رابعة افاصل اُمی قال نعم صلی املک

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَلَفِظُهُ قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى أُمِّی رَابِعَةً فِي عَهْدٍ قَرِيبٍ وَهِيَ رَابِعَةٌ مُشْرِكَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّی قَدِمَتْ عَلَى وَهِيَ رَابِعَةٌ مُشْرِكَةٌ أَفَأَصْلُهَا قَالَ نَعَمْ صَلِّ املک  
وَابْعِدْ عَنْ طَامِعَةٍ فِيمَا عِنْدِي تَسْأَلُنِي إِلَّا حَسَنَ إِلَيْهَا رَابِعَةٌ أَيْ كَارِهَةٌ لِلْإِسْلَامِ

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میری والدہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میرے پاس آئیں وہ مشرک خاتون تھیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا میں نے عرض کی میری والدہ میرے پاس آئی ہیں وہ رغبت رکھتی ہیں (کہ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں) تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”میری والدہ میرے پاس آئیں وہ رغبت رکھتی تھی لیکن وہ اسلام بھی نہیں قبول کرنا چاہتی تھیں اور مشرک تھیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی اور وہ مشرک ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔“

لفظ رغبت کا مطلب ہے جو کچھ میرے پاس موجود ہے وہ اس میں دل چسپی رکھتی ہے اور اس نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں۔

لفظ راعمة کا مطلب ہے وہ اسلام کو ناپسند کرتی ہے (یعنی وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی)۔

**3768 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضَا اللَّهُ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَبِخَطِّ اللَّهِ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَجَحَ وَقْفَهُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ طَاعَةُ اللَّهِ طَاعَةُ الْوَالِدِ وَمَعْصِيَةُ اللَّهِ مَعْصِيَةُ الْوَالِدِ وَرَوَاهُ الْبُزَّارُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا يَحْضُرُنِي أَيُّهُمَا وَلَفِظُهُ قَالَ: رَضَا الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری باپ کی فرمانبرداری میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی باپ کی نافرمانی میں ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے

اور مجھے اس وقت یہ یاد نہیں ہے کہ یہ دونوں میں سے کس سے منقول ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”پروردگار کی رضا مندی والدین کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔“

**3769** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا

عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أَمٍّ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَرَّهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا هَلْ لَكَ وَالِدَانِ بِالتَّشْبِيهِ وَقَالَ

الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی میں

نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کر لیا ہے تو کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ

موجود ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ موجود ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟“

یعنی یہ لفظ تشبیہ کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**3770** - وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِي شَيْءٌ إِبْرَاهِمًا بِهِ

بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصَلَّةُ الرَّجِيمِ الَّتِي لَا تُوَصَّلُ

إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَزَادَ فِي آخِرِهِ قَالَ الرَّجُلُ مَا أَكْثَرَ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَاطْبِئْهُ قَالَ لِمَا عَمِلَ بِهِ

❀ حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے

تھے اسی دوران بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ! کیا ماں باپ کے ساتھ اچھائی کی کوئی ایسی صورت ہے کہ

جو میں ان کے مرنے کے بعد کر سکوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جی ہاں ان کے لئے دعائے کرنا رحمت اور ان کے لئے دعائے

مغفرت کرنا اور ان کے بعد ان کے کیے ہوئے عہد کو پورا کرنا اور اس شخص کے ساتھ رشتے داری کے تعلق کو نبھانا جس کے ساتھ رشتہ

صرف والدین کے حوالے سے بنتا ہو اور ان کے دوستوں کی عزت افزائی کرنا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کے آخر میں یہ

الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کتنی زیادہ اور کتنی پاکیزہ بات ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس پر عمل کرو۔“

**3771** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهِ بِطَرِيقٍ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَتْ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَإِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وَدًا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ صَلَاةِ الْوَلَدِ أَفْلٌ وَدَآبِيهِ مَرْوَاهُ مُسْلِمٌ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ مکہ کے راستے میں ایک دیہاتی کی ان سے ملاقات ہوئی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سلام کیا اور اسے سواری کے لئے گدھا دیا تا کہ وہ اس پر سوار ہو جائے اور اپنے سر پر موجود اپنا عمامہ اسے دے دیا ابن دینار کہتے ہیں ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے یہ دیہاتی لوگ تو تھوڑی چیز سے بھی راضی ہو جاتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس شخص کا والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”سب سے اچھا حسن سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔“ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3772** - وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ أَتَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصِلَ أَبَاهُ فِي قَبْرِهِ فَلْيَصِلْ إِخْوَانُ أَبِيهِ بَعْدَهُ وَإِنَّهُ كَانَ بَيْنَ أَبِي عُمَرَ وَبَيْنَ أَبِيكَ إِخَاءٌ وَوَدَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصِلَ ذَلِكَ بِرَوَاةِ ابْنِ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے اور بولے: کیا تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ قبر میں موجود اپنے باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرے تو اس کو اپنے باپ کے بعد اپنے باپ کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔“

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا) میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی تو میں نے یہ بات پسند کی کہ میں اس حوالے سے صلہ رحمی کروں۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

## 1- التَّرْهِيْبُ مِنْ عَقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین کی نافرمانی کے بارے میں تربیتی روایات

**3773** - عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

عَقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَا وَهَاتٍ وَكَرِهَ لَكُمْ قَيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ



رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی: فرمائی اور بیٹیوں کو زندہ گاڑنے اور روکنے کو حرام قرار دیا ہے اور اس نے تمہارے لئے قیل و قال اور بکثرت مانگنے اور مال ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**3774-** وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ابْنَكُمْ بِأَكْبَرَ الْكِبَائِرِ ثَلَاثًا قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَكْررها حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کیا میں تمہیں تین بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کی اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹی بات کہنا یا جھوٹی گواہی دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم یہ سوچنے لگے کہ کاش کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

**3775-** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكِبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ الْغَمُوسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے والدین کی نافرمانی کی جائے کسی کو قتل کیا جائے یا جھوٹی قسم اٹھائی جائے۔“

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**3776-** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَائِرَ فَقَالَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْحَدِيثُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

وفی کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کتبہ الی اہل الیمن وبعث بہ مع عمرو بن حزم وإن اکبر الکبائر عند اللہ یوم القیامة الإشراک باللہ وقتل النفس المؤمنة بغير الحق والفرار فی سبیل اللہ یوم الزحف وعقوق الوالدین ورمی المحصنة وتعلم السحر واکل الربا واکل مال الیتیم الحدیث

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”(کبیرہ گناہ یہ ہیں) اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی۔“ الحدیث

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو جو مکتوب لکھا تھا اور جسے حضرت عمرو بن حزم کے ہمراہ بھیجا تھا اور اس میں یہ بات تحریر تھی: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے کبیرہ گناہوں میں یہ بات شامل ہوگی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا اللہ کی راہ میں جنگ کے موقع پر راہ فرار اختیار کرنا پاک دامن عورت پر الزام لگانا جادو سیکھنا سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا“۔ ... الخدیث۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**3777** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُ لَوَالِدَيْهِ وَمَدْمَنُ الْخَمْرِ وَالْمَنَانُ عَطَاءُ ه وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الْعَاقُ لَوَالِدَيْهِ وَالْدَيُوثُ وَالرَّجُلَةُ

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَزَّازُ وَاللَّفْظُ لَهُ بِإِسْنَادَيْنِ جَيِّدَيْنِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَرَوَى ابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ شَطْرَهُ الْأَوَّلُ. الدُّيُوثُ بِتَشْدِيدِ الْيَاءِ هُوَ الَّذِي يَقْرَأُ أَهْلُهُ عَلَى الزِّنَا مَعَ عِلْمِهِ بِهِمْ وَالرَّجُلَةُ بِفَتْحِ الرَّاءِ وَكَسْرِ الْجِيمِ هِيَ الْمَرْجُلَةُ الْمُنْشَبَةُ بِالرِّجَالِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا والدین کا نافرمان، باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص اور کچھ دے کر احسان جتانے والا شخص اور تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے والدین کا نافرمان، دیوث اور رجلہ۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ جو دو عمدہ اسناد کے ہمراہ منقول ہیں اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں صرف اس کا بتدائی حصہ نقل کیا ہے

لفظ الدیوث میں کی پرشد ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے زنا میں مبتلا ہونے کا علم رکھنے کے باوجود اسے برقرار رکھتا ہے

لفظ رجلہ میں پرزبر ہے ج پرزبر ہے اس سے مراد مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورت ہے۔

**3778** - وَعَنِ عُسَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَرَّمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مَدْمَنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُ وَالْدَيُوثُ الَّذِي يَقْرَأُ الْخَبَثَ فِي أَهْلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَزَّازُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

”تین لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص (والدین کا) نافرمان اور وہ بے شرم شخص جو اپنی بیوی میں خرابی کو برقرار رکھتا ہے“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام نسائی اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے

اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**3779 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَّاحُ رِيحُ الْجَنَّةِ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَلَا يَجِدُ رِيحَهَا مَنَانٌ بِعَمَلِهِ وَلَا عَاقٍ وَلَا مَدْمَنٌ خَمْرٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے، لیکن یہ خوشبو وہ شخص نہیں پاسکے گا جو اپنے کام کے حوالے سے احسان جتائے یا (جو والدین کا) نافرمان ہو یا جو باقاعدگی سے شراب پینے والا ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

**3780 -** وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ صِرَافًا وَلَا عَدْلًا عَاقٍ وَلَا مَنَانٌ وَمَكْذِبٌ يَقْدِرُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِ السَّنَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتَقْدِيمٍ فِي شَرْبِ الْخَمْرِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ حَقَّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَدْخُلَهُمُ الْجَنَّةَ وَلَا يَذِيقَهُمْ نَعِيمَهَا مَدْمَنُ الْخَمْرِ وَآكِلُ الرِّبَا وَآكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَالْعَاقُ لَوْلَا ذَلِكَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا (والدین کا) نافرمان، احسان جتانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔“

یہ روایت امام ابن ابی عاصم نے کتاب ”السنۃ“ میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اس سے پہلے شراب نوشی سے متعلق باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان گزر چکا ہے

”چار لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور انہیں اپنی نعمتوں کا ذائقہ نہ چکھائے باقاعدگی سے شراب پینے والا سود کھانے والا یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے والا اور اپنے والدین کا نافرمان۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**3781 -** وَرَوَى عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْبَغُ مَعَهُنَّ عَمَلُ الشَّرِكِ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین کام ایسے ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی عمل فائدہ نہیں دے گا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

**3782 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ



من الکبائر شتم الرجل وإلديه قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَشْتُمُ الرجلَ وَإِلْدِيهِ قَالَ نَعَمْ يَسِبُ أَبَا الرجلِ فَيَسِبُ أَبَاهُ وَيَسِبُ أُمَّهُ فَيَسِبُ أُمَّهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کبیرہ گناہوں میں ایک بات یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو برا کہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو برا کہہ سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ وہ کسی دوسرے کے باپ کو برا کہے گا تو وہ اس کے باپ کو برا کہے گا یہ اس کی ماں کو برا کہے گا تو وہ اس کی ماں کو برا کہے گا۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

**3783 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ أَنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسِبُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسِبُ أَبَاهُ وَيَسِبُ أُمَّهُ فَيَسِبُ أُمَّهُ

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے تو وہ اس کے باپ کو برا کہے گا یہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے تو وہ اس کی ماں کو برا کہے گا۔“

**3784 -** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَهِدْتُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الْخُمْسَ وَأَدَيْتُ زَكَاةَ مَالِي وَصُمْتُ رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا وَنَصَبَ أَصْبَعَهُ مَا لَمْ يَعْقِ وَإِلْدِيهِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا صَحِيحٌ وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا بِإِخْتِصَارٍ

حضرت عمرو بن مرثہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں میں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہوں میں رمضان کے روزے رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مر جائے وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی (اور یہ بھی فرمایا) بشرطیکہ وہ اپنے والدین کا نافرمان نہ ہو۔“

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی، اپنی ”صحیح“ میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

**3785 -** وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعْقِنِ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمْرًا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ

الْحَدِيثُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ وَتَقْدِمُ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ بِتَمَامِهِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دس باتوں کی تلقین کی تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنانا خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا جلاد یا جائے اور تم والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے اہل خانہ یا اپنے مال میں سے نکل جاؤ (یعنی ان سے لاتعلقی اختیار کرو)۔ الحدیث۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ اس سے پہلے نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

3786 - وَرَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اتَّقُوا اللَّهَ وَصَلُّوا أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ ثَوَابِ أَسْرَعِ مِنْ صَلَاةِ الرَّحِمِ وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغْيَ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عُقُوبَةِ أَسْرَعِ مِنْ عُقُوبَةِ الْبَغْيِ وَإِيَّاكُمْ وَعُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَاللَّهُ لَا يَجِدُهَا عَاقٍ وَلَا قَاطِعَ رَحِمٍ وَلَا شَيْخَ زَانٍ وَلَا جَارَ إِزَارَةٍ خِيَلَاءَ النَّمَاءِ الْكِبْرِيَاءِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْكَذِبُ كُلُّهُ إِثْمٌ إِلَّا مَا نَفَعْتَ بِهِ مُؤْمِنًا وَدَفَعْتَ بِهِ عَنْ دِينٍ وَإِنْ فِي الْجَنَّةِ لَسُنُوقًا مَا يَبَاعُ فِيهَا وَلَا يَشْتَرَى لَيْسَ فِيهَا إِلَّا الصُّورُ لِمَنْ أَحَبَّ صُورَةً مِنْ رَجُلٍ أَوْ امْرَأَةٍ دَخَلَ فِيهَا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

وَتَقْدِمُ فِي اللُّوَاطِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ سَبْعَةً مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ وَرَدَدَ اللَّعْنَةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثَلَاثًا وَلَعَنَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لَعْنَةً تَكْفِيهِ قَالَ مَلْعُونٌ مِنَ عَمَلٍ عَمِلَ قَوْمٌ لَوْطٌ مَلْعُونٌ مِنْ عَمَلٍ عَمِلَ قَوْمٌ لَوْطٌ مَلْعُونٌ مِنْ ذَبْحٍ لَغِيرِ اللَّهِ مَلْعُونٌ مِنْ عَقٍ وَالِدِيهِ الْحَدِيثُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. وَتَقْدِمُ أَيْضًا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لَغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَرَبَ تَخُومَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَبَّ وَالِدِيهِ الْحَدِيثُ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اکٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ کسی بھی چیز کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور سرکشی سے بچو کیونکہ کسی بھی چیز کی سزا سرکشی کی سزا سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور والدین کی نافرمانی سے بچو! کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے اللہ کی قسم! (والدین کا) نافرمان شخص یا رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا یا بوڑھا زانی یا اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکانے والا شخص اس خوشبو کو نہیں پاسکیں گے۔ کبریائی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جھوٹ پورے کا پورا گناہ ہے البتہ اگر تم اس کے ذریعے کسی مومن کو نفع پہنچاؤ (اور کسی دوسرے کا نقصان نہ ہو رہا ہو تو) حکم مختلف ہوگا یا تم اس کے ذریعے کسی کے قرض کو پرے کر دو اور جنت میں ایک بازار ہے جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی وہاں صرف تصویریں ہوں گی جو مرد یا جو عورت جس کی بھی تصویر کو پسند کرے گی اس کی وہ شکل

دسورت ہو جائے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے قوم لوط کے سے عمل سے متعلق باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر گزر چکی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے سات قسم کے لوگوں پر لعنت کی ہے اور ان میں سے ایک فرد پر تین مرتبہ لعنت کی ہے اور ان میں سے ہر ایک پر ایسی لعنت کی ہے جو اس کے لئے کفایت کر جائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سائل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سائل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سائل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سائل کرتا ہے۔۔۔۔۔ الحدیث

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث گزر چکی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کے نشانات تبدیل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے ماں باپ کو برا کہتا ہے۔۔۔۔۔ الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**3787** - وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّ الذُّنُوبُ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَفْوَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ اللَّهَ بِعَجَلِهِ لَصَاحِبُهُ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْأَصْبَهَانِيُّ بِكَلاَهُمَا مِنْ طَرِيقِ بَكَارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو جتنا چاہے گا موخر کر دے گا صرف والدین کی نافرمانی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مرنے سے پہلے اس کی زندگی میں ہی سزا دے گا۔“

یہ روایت امام حاکم اور اصہبانی نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے بکار بن عبدالعزیز کے حوالے سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**3788** - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ شَابٌ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ كَأَنِّي يُصَلِّي فَقَالَ نَعَمْ فَهَضَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَضْنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى الشَّابِّ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لِمَ قَالَ كَانَ يَعْزُّ وَالِدَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَا وَالِدَتَهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ادْعُوهَا فَدَعَا فَجَاءَتْ فَقَالَ هَذَا ابْنُكَ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا أَرَأَيْتَ لَوْ أَجِجْتَ نَارَ ضَخْمَةٍ فَقِيلَ لَكَ إِنَّ شَفَعْتَ لَكَ حَلِينَا عَنْهُ وَالْأَلَا حَرَقْنَاهُ بِهَذِهِ النَّارِ أَكُنْتَ تَشْفَعِينَ لَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَشْفَعْتُ لَهُ قَالَ فَاشْهَدِي اللَّهَ وَاشْهَدِيَنِي قَدْ رَضِيتُ عَنْهُ قَالَتْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ رَسُولَكَ إِنِّي قَدْ رَضِيتُ عَنْ ابْنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَتْهَا فَقَالَ رَسُولُ



اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهُ بِیْ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ وَاحْمَدُ مُخْتَصَرًا

حضرت عبداللہ بن ابی واثقؓ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ایک شخص مرنے کے قریب تھا اس سے کہا: کیا تم لا الہ الا اللہ پڑھ لو تو وہ شخص نہیں پڑھ سکا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ نماز پڑھا کرتا تھا اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ اٹھے آپ کے ساتھ ہم بھی اٹھے نبی اکرم ﷺ اس نو جوان کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم لا الہ الا اللہ پڑھو اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے بتایا: وہ اپنی والدہ کا فرمان تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کی ماں زندہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے بلاؤ نبی اکرم ﷺ نے (اس خاتون سے) دریافت کیا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر بہت زیادہ آگ بھڑکائی جائے اور تم سے یہ کہا جائے کہ اگر تم نے اس کی سفارش کر دی تو ہم اسے چھوڑ دیں گے ورنہ ہم اسے آگ میں جلادیں گے تو کیا تم اس کی سفارش کر لو گی اس عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسی صورت میں اس کی سفارش کروں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اللہ کو گواہ بنا کر اور مجھے گواہ بنا کر یہ کہو کہ میں اس سے راضی ہوں اس عورت نے کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتی ہوں اور تیرے رسول کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس لڑکے سے فرمایا: اے لڑکے! تم یہ پڑھو:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

اس شخص نے یہ کلمات پڑھ لئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے میری وجہ سے اس شخص کو جہنم سے بچالیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

3789 - وَعَنِ الْعَوَامِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ مَرَّةً حَيَا وَآلِي جَانِبِ ذَلِكَ الْحَيِّ مَقْبَرَةٌ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْعَصْرِ انْشَقَّ مِنْهَا قَبْرٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ رَأْسُهُ رَأْسُ الْحِمَارِ وَجَسَدُهُ جَسَدُ إِنْسَانٍ فَنَهَقَ ثَلَاثَ نَهَقَاتٍ ثُمَّ انْطَبَقَ عَلَيْهِ الْقَبْرُ فَإِذَا عَجُوزٌ تَغْزِلُ شَعْرًا أَوْ صُوفًا فَقَالَتْ امْرَأَةٌ تَرَى تِلْكَ الْعَجُوزُ قُلْتَ مَا لَهَا قَالَتْ تِلْكَ أُمُّ هَذَا قُلْتَ وَمَا كَانَ قَصَّتْهُ قَالَتْ كَانَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فَإِذَا رَاحَ تَقُولُ لَهُ أُمُّهُ يَا بَنِي أَتَى اللَّهُ إِلَى مَتَى تَشْرَبُ هَذِهِ الْخَمْرَ فَيَقُولُ لَهَا إِنَّمَا أَنْتَ تَنْهَقِينَ كَمَا يَنْهَقُ الْحِمَارُ قَالَتْ فَمَاتَ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَتْ فَهُوَ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ بَعْدَ الْعَصْرِ كُلَّ يَوْمٍ فَيَنْهَقُ ثَلَاثَ نَهَقَاتٍ ثُمَّ يَنْطَبِقُ عَلَيْهِ الْقَبْرُ رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَغَيْرُهُ وَقَالَ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُ إِمْلَاءُ بَنِي سَابُورَ بِمَشْهَدٍ مِنَ الْحِفَاطِ فَلَمْ يَنْكُرُوهُ

عوام بن حوشب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں عربوں کے ایک قبیلے میں ٹھہرا اس قبیلے کے ایک طرف قبرستان تھا عصر کے بعد قبرستان میں سے ایک مردہ باہر آیا جس کا سر گدھے جیسا تھا اور اس کا جسم انسان جیسا تھا اس نے تین مرتبہ رینگنے کی آواز نکالی اور پھر اس کی قبر بند ہو گئی وہاں ایک عورت اون کا ت رعبی تھی ایک عورت نے کہا: تم نے اس بوڑھی عورت کو دیکھا ہے میں

نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا: یہ اس شخص کی ماں ہے میں نے کہا: اس شخص کا واقعہ کیا ہے تو اس عورت نے بتایا: وہ شخص شراب پیا کرتا تھا جب وہ شام کو آتا تھا تو اس کی ماں اسے کہتی تھی: اے میرے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو! آخر تم کب تک شراب پیتے رہو گے تو وہ اپنی ماں سے کہتا تھا کہ تم کیا گدھے کی طرح ریختی رہتی ہو تو اس عورت نے بتایا: وہ شخص عصر کے بعد مر گیا تو عمر کے بعد اس کی قبر روزانہ کھلتی ہے۔ وہ اس میں سے تین مرتبہ ریختے کی آواز نکلتی ہے اور پھر بند ہو جاتی ہے۔

یہ روایت امام اصہبانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ اصہبانی بیان کرتے ہیں: ابو عباس امم نے حافظان حدیث کی موجودگی میں نیشاپور میں یہ روایت املا کروائی تھی اور محدثین نے اسے ”منکر“ قرار نہیں دیا۔

## 2 - التَّوْغِيبُ فِي صَلَاةِ الرَّحِمِ وَإِنْ قَطَعْتَ وَالتَّرهيب من قطعها

باب: صلہ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اگرچہ آدمی کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی جائے

اور جو شخص قطع رحمی کرتا ہے اس کے بارے میں ترغیبی روایات

**3780** - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيَّهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمِتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3781** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْطَلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيَسَا لَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيُصِلْ رَحِمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

بِئْسَ بِضَمِّ الْبَاءِ وَتَشْدِيدِ الْتَيْنِ الْمُهِمَّةُ مَهْمُوزًا أَيْ يُؤَخَّرُ لَهُ فِي أَجَلِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو جائے اور اس کی عمر لمبی ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ یسسا میں ی پر پیش ہے اور س پر شد ہے اس کے بعد ہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی زندگی حویل ہو۔

**3782** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهَ أَنْ

يَسْطَلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يَسَا لَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيُصِلْ رَحِمَهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَكَفَيْطُهُ: قَالَ تَعْلَمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ

مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مِثْرَةٌ فِي الْمَالِ مَنَسَاةٌ فِي الْأَثَرِ

وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى مَسَاةٍ فِي الْأَثَرِ يَعْنِي بِهِ الزِّيَادَةُ فِي الْعُمُرِ انْتَهَى  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ خَارِجَةَ كَلَفَظَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ  
﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی زندگی لمبی ہو اور اس کے رزق میں کشادگی ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے“  
یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

”تم لوگ اپنے نسب کا علم حاصل کرو تا کہ اس کے ذریعے تم صلہ رحمی کر سکو کیونکہ صلہ رحمی اہل خانہ میں محبت پیدا  
کرنے کا باعث اور مال میں اضافہ کرنے کا باعث اور زندگی لمبی ہونے کا باعث ہے۔“  
وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

لفظ مَسَاةٍ فِي الْأَثَرِ اس سے مراد عمر کا زیادہ ہونا ہے۔۔۔۔۔ ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔  
یہ روایت امام طبرانی نے علاء بن خارجہ کے حوالے سے امام ترمذی کے الفاظ کی مانند ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں  
کوئی حرج نہیں ہے۔

**3793-** وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُدَّ لَهُ  
فِي عُمُرِهِ وَيُوسَعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُدْفَعَ عَنْهُ مِيتَةُ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَتَهُ  
رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ فِي زَوَائِدِهِ وَالتَّبَرَّارِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِمِ  
﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق کشادہ ہو اور اس سے بری موت کو پرے کر دیا جائے تو اسے اللہ تعالیٰ  
سے ڈرتے رہنا چاہیے اور صلہ رحمی کرنی چاہیے“  
یہ روایت امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے اپنی ”زوائد“ میں نقل کی ہے اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور  
امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔

**3794-** وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ لِي التَّوَرَاةُ  
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَادَ فِي عُمُرِهِ وَيُزَادَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَتَهُ. رَوَاهُ الْبُزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَالْحَاكِمِ وَصَحَّحَهُ  
﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تورات میں یہ تحریر ہے: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔“  
یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں  
نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

**3795-** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنْ الصَّدَقَةُ وَصَلَتْ  
الرَّحِمَ يَزِيدَ اللَّهُ بِهِمَا فِي الْعُمُرِ وَيُدْفَعُ بِهِمَا مِيتَةُ السُّوءِ وَيُدْفَعُ بِهِمَا الْمَكْرُوهُ وَالْمَحْذُورُ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى  
﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:



”بے شک صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا ان (اعمال) کے ذریعے اللہ تعالیٰ عمر میں اضافہ کرتا ہے اور ان کے ذریعے بری موت کو پرے کرتا ہے اور ان کی وجہ سے ناپسندیدہ اور نقصان دہ چیزوں کو پرے کرتا ہے۔“  
یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

3796 - وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ خِثْمٍ قَالَ أَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ

الَّذِي تَزْعُمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ صَلَاةُ الرَّحِمِ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

خِثْم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت

آپ ﷺ صحابہ کرام کے درمیان موجود تھے میں نے دریافت کیا کیا آپ ہی وہ صاحب ہیں جن کا یہ کہنا ہے کہ آپ اللہ کے رسول

ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب

سے زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر کون سا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر صلہ رحمی کرنا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر نیکی کا حکم دینا اور برائی

سے منع کرنا راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل کون سا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر قطع رحمی

کرنا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر برائی کا حکم دینا اور بھلائی سے منع کرنا۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3797 - وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي

مَسْفَرٍ فَأَخَذَ بِحِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَا مُحَمَّدَ أَخْبِرْنِي بِمَا يَقْرِيْنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي

مِنَ النَّارِ قَالَ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ وَفَّقَ أَوْ لَقَدْ هَدَى قَالَ كَيْفَ

قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ

وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا اس وقت نبی اکرم ﷺ

مسفر کر رہے تھے اس نے نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر اس نے عرض

کی: یا رسول اللہ! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے (حضرت) محمد! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا اور فرمایا: اسے توفیق عطا کی گئی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی رہنمائی کی گئی ہے پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے؟ اس نے اپنی بات دہرا دی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو (پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا) اونٹنی کو چھوڑ دو۔

**3798** - وَفِي رِوَايَةٍ وَتَصِلُ ذَا رَحِمَكَ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَمَسَكَ بِمَا اَمَرْتَهُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ

✽ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارا رشتے دار ہے جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جو ہدایات دی ہیں اگر اس نے انہیں مضبوطی سے تھام لیا تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

**3799** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اللَّهُ لِيَعْمَرَ بِالْقَوْمِ الدِّيَارَ وَيُشْمِرَ لَهُمُ الْأَمْوَالَ وَمَا نَظَرَ إِلَيْهِمْ مِنْذُ خَلَقَهُمْ بَغْضًا لَهُمْ قِيلَ وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَصَلْنَهُمْ اَرْحَامَهُمْ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الرَّقْمِيُّ الرَّاهِدِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ فَإِنْ كَانَ حَفْظُهُ لَهُوَ صَحِيحٌ

✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو آباد کرتا ہے اور انہیں اموال عطا کرتا ہے حالانکہ جب سے اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے انہیں ناپسند کرنے کی وجہ سے وہ ان کی طرف نظر نہیں کرتا عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے صلہ رحمی کرنے کی وجہ سے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عمران بن موسیٰ رملی نامی راہد اس روایت کو ابو خالد سے نقل کرنے میں منفرد ہے اگر اسے یہ روایت یاد ہے تو پھر یہ روایت مستند ہے۔

**3800** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّهُ مِنْ أَعْطَى حَظِّهِ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أَعْطَى حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّةَ الرَّحِمِ وَحَسْنَ الْجَوَارِ أَوْ حَسْنَ الْخَلْقِ يَعْمَرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ

✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا جس شخص کو نرمی میں سے حصہ عطا کیا گیا اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی میں سے حصہ عطا کیا گیا اور صلہ رحمی اور اچھا پڑوس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھے اخلاق آبادیوں کو آباد کر دیتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ یہ ہے کہ عبدالرحمن بن قاسم نامی راوی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

سنا نہیں کیا ہے۔

**3801-** وَرَوَى عَنْ دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي لَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ قَالَ اتَّقَاهُمْ لِلرَّبِّ وَأَوْصِلَهُم لِلرَّحِمِ وَأَمْرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَإِنْهَاكُهُمُ عَنِ الْمُنْكَرِ

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَانَ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ وَغَيْرِهِ

✽ سیدہ درہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا ہو اور سب سے زیادہ برائی سے منع کرنے والا ہو۔

یہ روایت ابو شیخ بن حبان نے کتاب ”الثواب“ میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے کتاب ”الزہد“ میں اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

**3802-** وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ أَوْصَانِي أَنْ لَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْفِي وَأَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَأَوْصَانِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالِدُنُو مِنْهُمْ وَأَوْصَانِي أَنْ أَصِلَ رَحِمِي زَانِ أَذْبَرْتُ وَأَوْصَانِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَلَمَ وَأَوْصَانِي أَنْ أَقُولَ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مَرًا وَأَوْصَانِي أَنْ أَكْثُرَ مِنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ

✽ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے دو باتوں کی تلقین کی تھی آپ ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کی طرف نہ دیکھوں جو مجھ سے اوپر ہے بلکہ میں اس کی طرف دیکھوں جو مجھ سے نیچے ہے آپ ﷺ نے مجھے غریبوں کے ساتھ محبت رکھنے اور ان کے قریب رہنے کی تلقین کی تھی اور آپ ﷺ نے مجھے صلہ رحمی کرنے کی تلقین کی تھی اگرچہ وہ رشتے دار پیٹھ پھیر لیتا ہو اور آپ ﷺ نے مجھے یہ بھی تلقین کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گا اور آپ ﷺ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں حق بات کہوں گا اگرچہ وہ کڑوی ہو اور آپ ﷺ نے مجھے تلقین کی تھی کہ میں کثرت کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھتا رہوں گا کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

**3803-** وَعَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا وَلَمْ تَسْتَأْذِنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشْعَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي قَالَ أَوْ فَعَلْتَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَعْطَيْتَهَا أَخْوَالَكَ كَانَ أَكْبَرَ لَأَجْرِكَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَتَقَدَّمَ فِي الْبَرِّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَذْبَتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أَمٍّ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَرِّهَا - رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ وَالْحَاكِمُ

✽ سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے



اجازت نہیں لی تھی جب ان کی باری کا مخصوص دن آیا تو اس میں نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ کو پتہ چلا ہے کہ میں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ایسا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے عہیلی عزیزوں کو وہ کثیر دے دیتیں تو یہ تمہارے لئے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے نیکی سے متعلق باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کی: میں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری ماں ہے اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ اچھا سلو کرو۔

یہ روایت امام ابن حبان اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔

**3804 -** وَرَوَى عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مُتَعَلِّقَاتٍ بِالْعَرْشِ الرَّحِمُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي بَكَ فَلَا أَقْطَعُ وَالْأَمَانَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي بَكَ فَلَا أَخَانُ وَالنِّعْمَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي بَكَ فَلَا أَكْفُرُ . رَوَاهُ الْبُزَارُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین چیزیں عرش کے ساتھ لپٹی ہوئی ہیں رشتے داری یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو مجھے کاٹنا نہ جائے امانت یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو خیانت نہ کی جائے نعمت یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو میرا انکار نہ کیا جائے“۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

**3805 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ مُتَعَلِّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں رشتہ داری عرش کے ساتھ لپٹی ہوئی ہے وہ یہ کہتی ہے جو مجھے ملا کے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ملا کے رکھے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3806 -** وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنْ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَنِي وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَنِي أَوْ قَالَ بَنَتَهُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِيمِ وَفِي تَصْحِيحِ التِّرْمِذِيِّ لَهُ نَظَرٌ فَإِنْ أَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ

شَيْئًا قَالَ يَحْيَىٰ بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

مِنْ حَدِيثِثِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رِوَادِ الثَّيْتِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَقَدْ أَخْبَرَ التِّرْمِذِيُّ إِلَىٰ هَذَا أَنَّهُ حَكَى عَنِ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ وَحَدِيثِثِ مَعْمَرٍ خَطَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمن ہوں میں نے رحم (یعنی رشتہ داری) کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کا نام

اپنے نام کی نسبت سے رکھا ہے جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کائے گا میں اسے کاٹ دوں

گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کے ٹکڑے کر دوں گا۔“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے ابوسلمہ کی ان سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں:

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی کا اس حدیث کو صحیح قرار دینا محل نظر ہے کیونکہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اپنے

والد (حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے کسی روایت کا سماع نہیں کیا ہے۔ یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں معمر کے حوالے سے زہری کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے

روادیشی کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے

اور پھر امام بخاری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے معمر کی نقل کردہ روایت غلطی پر مبنی ہے باقی اللہ

بہتر جانتا ہے۔

3807 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ

الْخَلْقَ حَتَّىٰ إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ

قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصْلَ مِنْ وَصْلِكَ وَأَقْطَعُ مِنْ قِطْعِكَ قَالَتْ بَلَىٰ قَالَ فَذَاكَ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُوا إِن شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ (مُتَّحَد) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا جب وہ ان سے فارغ ہوا تو رشتے داری کھڑی ہوئی اس نے عرض کی رشتے داری

3807- صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن سورة البقرة - باب وتقطعوا أرحامكم حبیثہ: 4555 صحیح مسلم - کتاب

البر والصلة والآداب باب صلة الرحم وتحريم قطعها حبیثہ: 4740 صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان باب

صلة الرحم وقطعها - ذکر تمیوز الرحم بالباری جل وعلا عند خلقه إياها من القطیعة حبیثہ: 442 المستدرک علی

المصنفین للحاکم - کتاب التفسیر حبیثہ: 2938 السنن الکبریٰ للنسائی - سورة الرعد سورة محمد صلی اللہ علیہ وسلم

- قوله تعالى: فويل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض عسيتم حبیثہ: 11051 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي

الله عنه - حبیثہ: 8183 شعب الایمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الایمان السادس والستون من شعب

الایمان وهو باب فی صلة الأرحام - حبیثہ: 7678 الأدب المفرد للبخاری - باب صلة الرحم حبیثہ: 51

کے حقوق کی پامالی سے تیری پناہ مانگنے کی یہی جگہ ہے پروردگار نے فرمایا: جی ہاں۔ کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ میں اسے ملاؤں گا جو مجھے ملائے گا اور میں اسے کاٹ دوں گا جو تمہیں کاٹ دے گا رشتے داری نے عرض کی: جی ہاں۔ پروردگار نے فرمایا: یہ چیز تمہیں مل گئی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو (تو اس کی تائید میں) اس آیت کی تلاوت کرلو:

”عنقریب اگر تم حکمران بن گئے تو تم زمین میں فساد کرو گے اور رشتے داری کے حقوق پامال کرو گے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور انہیں بہرا کر دیا اور ان کی بینائی کو اندھا کر دیا“  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3808** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ الرَّحِمَ شَجَنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ تَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي قُطِعْتُ يَا رَبِّ إِنِّي أُسِيءُ إِلَيْكَ يَا رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ يَا رَبِّ فَيَجِيئُهَا أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ وَأَقْطَعَ مِنْ قَطْعِكَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قَوِيٍّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”رشتے داروں رحمٰن سے واسطہ رکھتی ہے وہ عرض کرتی ہے: اے میرے پروردگار! مجھے کاٹ دیا گیا اے میرے پروردگار! میرے ساتھ برا سلوک کیا گیا اے میرے پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا“ تو پروردگار اسے جواب دیتا ہے کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں اسے ملاؤں گا جو تمہیں ملائے گا اور میں اسے کاٹ دوں گا جو تمہیں کاٹ دے گا۔“

یہ روایت امام احمد نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ یہ امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**3809** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرَّحِمُ حَجَنَةٌ مَتَمَسِكَةٌ بِالْعَرْشِ تَكَلِّمُ بِلِسَانِ ذَلِكِ اللَّهُمَّ صَلِّ مِنْ وَصْلَتِي وَأَقْطَعْ مِنْ قَطْعِي فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَإِنِّي شَقِيقٌ لِلرَّحِمِ مِنْ أَشْيَى لَمَعْنٍ وَصَلَهَا وَصْلَتُهُ وَمَنْ بَتَكَهَا بَتَكَتْهُ - رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ  
الحجنة بفتح الحاء المهملة والجيم وتخفيف النون هي صنارة المغزل وهي الحديد العفواء التي يعلق بها الحيط ثم يفتل الغزل وقوله من بتكها بتكته أي من قطعها قطعته

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”رشتے داری ایک تعلق ہے جو عرش کے ساتھ چسپی ہوئی ہے وہ واضح زبان کے ساتھ کلام کرتی ہے (اور یہ کہتی ہے)۔ اے اللہ! تو اسے ملانا جو مجھے ملائے اور اسے کاٹ دینا جو مجھے کاٹ دے تو پروردگار فرماتا ہے میں رحمٰن اور رحیم ہوں اور میں نے رشتے داری کو اپنے نام کی نسبت سے مقرر کیا ہے جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔“ یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ الحجنة میں ح پر زبر ہے اور ج پر بھی زبر ہے ن پر تخفیف ہے اس سے مراد سوت کا تنے کا آلہ ہے۔ یہ لوہے کی بنی ہوئی چیز ہوتی ہے جس کے ساتھ دھاگہ لپٹ جاتا ہے اور پھر سوت کا تاجا جاتا ہے روایت کے الفاظ من بتكها بتكته سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اس کو کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔

**3810** - وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا

الاستطالة في عرض المسلم بغير حق وإن هلكه الرحمة من الرحمن عز وجل فمن قطعها حرم الله عليه الجنة. رواه أحمد والبخاري ورواه أحمد ثقات

قوله شجرة من الرحمن قال أبو عبيد يعني قرابة مشبكة كاشتباك الفروق وفيها لغتان شجرة بكسر الشين وبضمها واسكان الجيم

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”سب سے زیادہ زیادتی کرنے والا شخص وہ ہے جو ناحق طور پر کسی مسلمان کی عزت کے درپے ہوتا ہے اور یہ رشتے داری رحمن کی فیض یافتہ ہے جو شخص اسے کانٹے کا لہو تو لی اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔“

یہ روایت امام احمد اور امام بخاری نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

متن کے الفاظ: شجرة من الرحمن ان کے بارے میں ابو عبید کہتے ہیں: یعنی رشتے داری ایک دوسرے کے ساتھ یوں ملی ہوئی ہے جس طرح رگیں ملی ہوئی ہوتی ہیں اس لفظ میں دو لغات ہیں لفظ شجرہ میں ش پر زیر بھی پڑھی گئی ہے اور اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اور ج ساکن ہے۔

3811 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ وَصَلَّتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بدلہ دینے والا شخص رشتے داری کے حقوق کو ادا کرنے والا نہیں ہوتا رشتے داری کے حقوق ادا کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے کہ جب اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا جائے تو وہ پھر بھی رشتے داری کے حقوق ادا کرے“

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

3812 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا إِمْعَةً تَقُولُونَ إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ أَحْسَنًا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلَكِنْ وَطِنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تَحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاؤُوا أَنْ لَا تَظْلَمُوا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

قوله إِمْعَةً هُوَ بِكَسْرِ الهمزة وتشديد الميم وفتحها وبالعین المُمهَلة قَالَ أَبُو عبيد الإمعة هُوَ الَّذِي لَا رَأْيَ مَعَهُ فَهُوَ يُتَابِعُ كُلَّ أَحَدٍ عَلَى رَأْيِهِ

3811- صحيح البخاري - كتاب الأدب باب: ليس الواصل بالمكافئ - حديث: 5652 من أُمي داود - كتاب الركا في صلة الرصم - حديث: 1459 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6623 مسند الحميري - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه حديث: 577 البحر الرخاء مسند ابن رابر - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص حديث: 2072 نصب البيمان للبيروقي - الاختيار في صدقة التطوع حديث: 3269 الأدب المفرد للبخاري - باب ليس الواصل بالمكافئ - حديث: 69



حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگ ناپختہ رائے والے نہ ہو جانا کہ تم یہ کہو کہ اگر لوگ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے اور وہ برا سلوک کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ تم اپنی جگہ پر پختہ رہو اگر لوگ اچھا سلوک کریں تو تم بھی اچھا سلوک کرو اور وہ برا سلوک کریں تو تم ظلم نہ کرنا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

متن کے الفاظ: امعة اس میں پزیر ہے م پرشد ہے اور اس پرزیر بھی ہے اور پھر ہے ابو عبید کہتے ہیں: امعة اس سے مراد یہ ہے کہ جس کی کوئی ذاتی رائے نہ ہو وہ ہمیشہ ہر ایک کی رائے کی پیروی کر لیتا ہو۔

**3813** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي قَرَابَةٌ أَوْ لِي قَرَابَةٌ أَوْ لِي قَرَابَةٌ وَيَقْطَعُونِي وَأَحْسَنَ إِلَيْهِمْ وَيَسْتَمِنُونَ إِلَيَّ وَأَحْلَمَ عَلَيْهِمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تَسْفِهِمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
الْمَلَّ يَفْتَحُ الْمِيمَ وَتَشْدِيدُ اللَّامِ هُوَ الرَّمَادُ الْحَارُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے رشتے دار ہیں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان کے حوالے سے بردباری کا مظاہرہ کرتا ہوں اور وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ویسے ہی ہو جس طرح تم بیان کر رہے ہو تو گویا تم ان پر گرم راکھ ڈال دیتے ہو جب تک تم ایسا کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے خلاف ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ”المَلَّ“ میں پزیر ہے اور ل پرشد ہے اس سے مراد گرم راکھ ہے۔

**3814** - وَعَنْ أُمِّ كَلثُومَ بِنْتِ عَقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ  
وَمَعْنَى الْكَاشِحِ أَنَّهُ الَّذِي يَضْمُرُ عداوته فِي كَشْحِهِ وَهُوَ خَصْرُهُ يَعْنِي أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْمُضْمِرِ الْعَدَاوَةَ فِي بَاطِنِهِ وَهُوَ فِي مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتَصِلُ مِنْ قِطْعِكَ  
سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ صدقہ ہے جو اس رشتے دار پر کیا جائے جو رشتے داری کے حقوق پامال کرتا ہو۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ کاشح سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے پہلو میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ

اس رشتے دار کو صدقہ کرنا ہے جو اپنے باطن میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے بھی یہی مراد ہے۔  
”جو تمہیں کاٹے تم اسے ملاؤ۔“

**3815** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كَرِهَ حَاسِبَهُ اللَّهُ حَسَابًا يَسِيرًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ

قَالُوا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ قَالَ تَعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ يَدْخُلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ . رَوَاهُ الْبُزَارُ وَالتَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ قَالَ الْحَافِظُ وَفِي أَسَانِيدِهِمْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْيَمَانِيُّ وَاه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا اور اپنی رحمت کے وسیلے سے اسے جنت میں داخل کر دے گا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ چیزیں کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں محروم رکھے اسے دو جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے تعلق رکھو اور جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے تم اس سے درگزر کرو جب تم ایسا کر لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کر دے گا۔“

یہ روایت امام بزار امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کی اسانید میں سلیمان بن داؤد یمانی نامی ایک راوی ہے جو ”واہی“ ہے۔

**3816** - وَعَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِفَوَاضِلِ الْأَعْمَالِ فَقَالَ يَا عَقِبَةُ صَلِّ مِنْ قَطْعِكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَأَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَزَادَ أَلَا وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَمُدَّ فِي عَمْرِهِ وَيَبْسُطَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَتَهُ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ إِسْنَادِي أَحْمَدُ ثِقَاتٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے فضیلت والے اعمال کے بارے میں بتائیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ تم اس کے ساتھ تعلق قائم رکھو جو تم سے لافلتی اختیار کرے تم اسے عطا کرو جو تمہیں محروم رکھے اور اس شخص سے درگزر کرو جو تم پر ظلم کرے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”تم اس شخص کو معاف کرو جو تم پر ظلم کرے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”خبردار! جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی مرضی ہو اور اس کا رزق کشادہ ہو جائے اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔“

امام احمد کی دو اسناد میں سے ایک سے راوی ثقہ ہیں۔

**3817** - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى أَكْرَمِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَأَنْ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ رِوَايَةِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیا میں دنیا اور آخرت کے سب سے زیادہ معزز اخلاق کے بارے میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ یہ کہ جو شخص تم سے لا تعلقی اختیار کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کر دو۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حارث اعور کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3818 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ أَفْضَلَ

الْفَصَائِلِ أَنْ تَصِلَ مِنْ قَطْعِكَ وَتُعْطَى مِنْ حَرَمِكَ وَتَصْفَحَ عَنْ شَتْمِكَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ زَبَانَ بْنِ فَاكِدٍ

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”فضیلت والی چیزوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا کام یہ ہے کہ تم اس شخص کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے تم اس شخص کو عطا کرو جو تمہیں محروم رکھے اور اس شخص سے درگزر کرو جو تمہیں برا کہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3819 - وَرَوَى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا

أَدْلِكُمْ عَلَى مَا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَحْلُمَ عَلَى مَنْ جَهِلَ عَلَيْكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَتُعْطَى مِنْ حَرَمِكَ وَتَصِلَ مِنْ قَطْعِكَ . رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِهِ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يَشْرَفُ اللَّهُ بِهِ الْبَنِيَانُ وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَدْ كَرِهَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا ہے:

”کیا میں تم لوگوں کی رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے تم اس کے سامنے بردباری کا مظاہرہ کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کرو جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو جو شخص تمہارے ساتھ قطع تعلقی اختیار کرے تم اس سے تعلق رکھو۔“

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ عمارت کو بلند کرتا ہے (یعنی آخرت میں بلند بالا عمارتیں عطا کرے گا) اور اس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے۔“

اس کے بعد راوی نے یہ روایت نقل کی ہے (جو اس سے پہلے زچکی ہے)۔

3820 - وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَ الْخَيْرِ

كُتَابُ الْبِرِّ وَصَلَةُ الرَّحِيمِ وَأَسْرَعَ الشَّرِّ عُقُوبَةُ الْبَغِيِّ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بھلائی میں سب سے زیادہ جلدی ثواب نیکی کرنے اور صلہ رحمی کا ملتا ہے اور برائیوں میں سے سب سے زیادہ جلدی سزا سرکشی اور قطع رحمی کی ملتی ہے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**3821-** وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يَعْجَلَ اللَّهُ لَصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَذْخُرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی بھی گناہ ایسا نہیں ہے جو اس بات کے زیادہ لائق ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے کرنے والے کو دنیا میں ہی جلدی سزا دیدے اور آخرت میں جو اس کے لئے (عذاب) تیار کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے (وہ گناہ) سرکشی اور قطع رحمی ہیں۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**3822-** وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فَقَالَ فِيهِ مِنْ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَالْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ وَإِنْ أَعْجَلَ الْبِرُّ ثَوَابًا لَصَلَةِ الرَّحِمِ حَتَّىٰ يَأْتِيَ أَهْلَ الْبَيْتِ لِيَكُونُوا فِي جَعْرَةٍ فَتَنْصَرُّ أَمْوَالُهُمْ وَيَكْثُرَ عَدَدُهُمْ إِذَا تَوَاصَلُوا وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ فَفَرَّقَهُ فِي مَوَاضِعٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ وَزَادَ فِي آخِرِهِ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَتَوَاصَلُونَ فَيَحْتَاجُونَ

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”(وہ گناہ) قطع رحمی خیانت اور جھوٹ بولنا ہیں اور کوئی بھی نیکی ایسی نہیں ہے جس کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی ملتا ہو یہاں تک کہ کسی گھرانے کے لوگ گناہ گار ہوتے ہیں لیکن جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں تو ان کے اموال زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے دو الگ الگ مقام پر الگ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے خیانت اور جھوٹ کا ذکر نہیں کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”ایسا نہیں ہوتا کہ کسی گھرانے کے افراد صلہ رحمی کرتے ہوں تو وہ محتاج رہ جائیں۔“

**3823-** وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ الطَّابِعُ مُعَلَّقٌ بِقَائِمَةِ الْعَرْشِ فَإِذَا اشْتَكَتِ الرَّحِمُ وَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي وَاجْتَرَى عَلَى اللَّهِ بَعَثَ اللَّهُ الطَّابِعَ فَيَطْبَعُ عَلَى قَلْبِهِ فَلَا يَعْقِلُ نَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَتَقَدَّمَ لَفْظُهُ فِي الْحُدُودِ وَقَالَ الْبَزَّازُ لَا نَعْلَمُ رَوَاهُ عَنْ التَّيْمِيِّ يَغْنَى سُلَيْمَانُ لَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَهُوَ بَصْرِيٌّ مَشْهُورٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:



”ایک مہر عرش کے پائے کے ساتھ معلق ہے جب رحم شکوہ کرتا ہے یا گناہ پر عمل کیا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں جرأت کا اظہار کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے کو بھیجتا ہے جو آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور اس کے بعد اس شخص کو کسی بات کی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے حدود سے متعلق باب میں ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں امام بزار بیان کرتے ہیں، ہمارے علم کے مطابق یہ روایت تیمی سے منقول ہے ان کی مراد سلیمان تیمی ہے سلیمان بن مسلم نہیں ہے کیونکہ وہ بصری ہے اور مشہور ہے۔

**3824** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَعْمَلَ بَنِي آدَمَ تَعْرِضُ كُلَّ خَمِيسٍ لِكَلَّةِ الْجُمُعَةِ فَلَا يَقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعٍ رَحِمَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ ثِقَاتٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ہر جمعرات کو شب جمعہ میں اولاد آدم کے اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوتا۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**3825** - وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ هَذِهِ كَلَّةُ النَّصَفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلَّهِ فِيهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بَعْدَ شُعُورِ غَنَمِ كَلْبٍ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ وَلَا إِلَى مُشَاحِنٍ وَلَا إِلَى قَاطِعٍ رَحِمٍ وَلَا إِلَى مُسْبِلٍ وَلَا إِلَى بَعَاقٍ لَوْ أَلْدِيهِ وَلَا إِلَى مَدْمَنٍ خَمْرٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي حَدِيثٍ يَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي الْهَاجِرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ یہ شب برأت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (اتنی تعداد میں) لوگوں کو جہنم سے رز د کیا جاتا ہے جن کی تعداد بنو کلب کی بکریوں کے بالوں جتنی ہوتی ہے لیکن اس رات میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک کی طرف یا کسی ناراضگی رکھنے والے شخص کی طرف یا قطع رحمی کرنے والے کی طرف یا (تکبر کے طور پر) کپڑے کو لٹکانے والے کی طرف یا والدین کے نافرمان کی طرف یا با قعدگی سے شراب پینے والے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا۔“

یہ روایت امام بیہقی نے ایک روایت میں نقل کی ہے جو آگے چل کر ایک باب میں مکمل روایت کے طور پر آئے گی اگر اللہ نے

-۱۶-

**3826** - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مَدْمَنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقُ السَّحْرِ . رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُ وَتَقْدِمُ بِتَمَامِهِ فِي شَرْبِ الْخَمْرِ وَتَقْدِمُ فِيهِ أَيْضًا حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ يَبِيتُ قَوْمٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى طَعْمٍ وَشَرْبٍ وَلَهْوٍ وَلَعِبٍ فَيَصْبَحُوا قَدْ مَسَحُوا قُرْدَةً وَخَنَازِيرَ بِشَرِبِهِمُ الْخَمْرَ وَلِبْسَهُمُ الْحَرِيرَ وَاتَّخَذَهُمُ الْقَيْنَاتُ وَقَطِيعَتُهُمُ الرَّحِمُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے باقاعدگی سے شراب پینے والا، رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔“

یہ روایت امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس سے پہلے یہ مکمل روایت کے طور پر شراب نوشی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اس سے پہلے یہ روایت بھی گزر چکی ہے جو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

”اس امت کا ایک گروہ کھاتے پیتے ہوئے اور لہو و لعب میں رات گزاریں گے اور اگلے دن صبح انہیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہوگا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ شراب پیتے ہوں گے ریشم پہنتے ہوں گے گانے والی عورتیں رکھتے ہوں گے اور قطع رحمی کرتے ہوں گے۔“

**3821 -** وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ . قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَتَقَدَّمَ فِي اللَّبَاسِ حَدِيثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اتَّقُوا اللَّهَ وَصَلُّوا أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ ثَوَابِ أَسْرَعِ مِنْ صَلَاةِ الرَّحِمِ وَإِيَّاكُمْ وَالْبَهْمَى فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عُقُوبَةِ أَسْرَعِ مِنْ عُقُوبَةِ بَهْمَى وَإِيَّاكُمْ وَهَفُوقِ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تُوْجِدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَاللَّهُ لَا يَجْدُهَا عَاقٍ وَلَا قَاطِعَ رَحِمٍ وَلَا جَارَ إِزَارِهِ خِلَاءَ إِنَّمَا الْكِبَرِيَاءُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

سفیان ثوری کہتے ہیں: اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ کسی بھی چیز کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور تم سرکشی سے بچو کیونکہ کسی بھی گناہ کی سزا سرکشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور تم والدین کی نافرمانی سے بچو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے لیکن اللہ کی قسم اس خوشبو کو والدین کا نافرمان یا قطع رحمی کرنے والا یا تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکانے والا شخص نہیں پا سکیں گے کیونکہ کبریائی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“

**3828 -** وَعَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَالِسًا بَعْدَ الصُّبْحِ فِي حَلَقَةٍ فَقَالَ أُنْشِدُوا اللَّهَ

قَاطِعَ رَحِمٍ لِمَا قَامَ عَنَّا فَإِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَدْعُو رَبَّنَا وَإِنْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ مَرْتَجَةٌ دُونَ قَاطِعِ رَحِمٍ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ مُنْجَبُ بَهِمٍ فِي الصَّحِيحِ إِلَّا أَنَّ الْأَعْمَشَ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ مَسْعُودٍ

مروجة بضم الیمیم وفتح التاء المشاء فوق وتخفيف الیمیم آی معلقة

اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کے بعد ایک حلقے میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں جو قطع رحمی کرتا ہے کہ وہ ہمارے پاس سے اٹھ جائے کیونکہ اب ہم اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ رکھے ہیں اور آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے شخص کے لئے بند ہوتے ہیں۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے تاہم یہ بات ہے کہ اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

لفظ مرتجہ میں م پر پیش ہے ت پر زبر ہے ج پر تخفیف ہے اس سے مراد بند ہونا ہے۔

**3829** - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَجَالِسُنَا الْيَوْمَ قَاطِعُ رَحِمٍ فَقَامَ فَتَنَى مِنَ الْحَلَقَةِ فَاتَى خَالَه لَهْ قَدْ كَانَ بَيْنَهُمَا بَعْضُ الشَّيْءِ فَاسْتَغْفَرَ لَهَا وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمَجْلِسِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ - رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج ہمارے ساتھ قطع رحمی کرنے والا کوئی شخص نہ بیٹھے تو حلقے میں سے ایک نوجوان کھڑا ہوا وہ اپنی خالہ کے پاس گیا ان دونوں کے درمیان کوئی ناراضگی چل رہی تھی اس نے اپنی خالہ سے معافی کی درخواست کی خالہ نے اسے معاف کرنے کے لئے کہا (یعنی انہوں نے ایک دوسرے کے (معاف کر دیا) پھر وہ نوجوان واپس نبی اکرم ﷺ کی محفل میں آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک رحمت ان لوگوں پر نازل نہیں ہوتی جن کے درمیان قطع رحمی کرنے والا کوئی شخص موجود ہو۔ یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**3830** - وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مُخْتَصِرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَنْزِلُ عَلَى قَوْمٍ

لِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ

یہ روایت امام طبرانی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "بیشک فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جن کے درمیان قطع رحمی کرنے والا شخص موجود ہو۔"

**3** - التَّرْغِيبُ فِي كِفَالَةِ الْيَتِيمِ وَرَحْمَتِهِ وَالتَّفَقُّعُ عَلَيْهِ وَالسَّعْيُ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ  
یتیم کی کفالت اس پر رحمت اس پر خرچ کرنا اور بیوہ اور غریبوں کیلئے کوشش کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

**3831** - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَاهِلُ الْيَتِيمِ فِي

الْحَنَّةِ مَكَدًا وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہوں گے۔"

نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی اور ان دونوں کے درمیان کشادگی رکھی۔

یہ روایت امام بخاری، امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

**3832** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَرْ لَغَيْرِهِ وَأَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ . وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ مُرْسَلًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اپنے یا کسی اور کے (رشتے دار) یتیم کی کفالت کرنے والا شخص میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے۔“

امام مالک نامی راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام مالک نے اسے صفوان بن سلیم کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**3833** - وَرَوَاهُ الْبُزَّارُ مُتَّصِلًا وَلَفْظُهُ قَالَ مَنْ كَفَلَ يَتِيمًا لَهُ ذَا قَرَابَةٍ أَوْ لَا قَرَابَةَ لَهُ فَأَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَضَمَّ أَصْبَعَيْهِ وَمَنْ سَمِعَ عَلَى ثَلَاثِ بَنَاتٍ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَمَّا قَاتِلًا

امام بزار نے اسے متصل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اپنے کسی رشتے دار یا غیر رشتے دار یتیم کی کفالت کرتا ہے تو میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے۔“

آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی:

”اور جو شخص تین بیٹیوں کے لئے کوشش کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا اور اسے اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے اور قیام کرنے کے ہمراہ جہاد کرنے والے شخص کی مانند اجر ملے گا۔“

**3834** - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَةَ مِنْ الْأَيْتَامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ وَغَدَا وَرَاحَ شَاهِرًا سَيْفُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكَانَتْ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ اخْوَيْنِ كَمَا أَنَّ هَاتَيْنِ اخْتَانِ وَالصُّقُ أَصْبَعِيهِ السَّبَابَةُ وَالْوُسْطَى . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص تین یتیم بچوں کی کفالت کرتا ہے تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو رات بھر نوافل پڑھتا رہتا ہو اور دن بھر روزہ رکھے

جو صبح اور شام کے وقت اللہ کی راہ میں تلوار لہرا کر جاتا ہے میں اور وہ جنت میں دو بھائیوں (یا ساتھیوں) کی طرح ہوں گے جس طرح

یہ دونوں (انگلیاں) ساتھی ہیں نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**3835** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّضًا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَصَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ مُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يَغْفِرُ



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسلمانوں میں سے جو شخص کسی یتیم کے کھانے اور پینے کو اپنے ذمہ لے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا البتہ اگر اس نے کوئی ایسا عمل کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو تو معاملہ مختلف ہے۔" یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3836 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْقَشِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ ضَمَّ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ أَبِيْن مُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ مُتَّحِجًا بِهِمْ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ

حضرت عمرو بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جو شخص مسلمان ماں باپ کے یتیم بچے کو کفالت میں لے اور اس کے کھانے پینے کا انتظام کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔"

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راویوں سے استدلال کیا گیا ہے صرف علی بن زید نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3837 - وَعَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ مَالِكٌ أَوْ ابْنُ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَمَّ يَتِيمًا مِنْ مُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ حَتَّى يَسْتَفْنِي عَنْهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ أَلْبَتَ وَمَنْ أَفْرَكَ وَالْيَدِيهِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَرْهُمَا دَخَلَ النَّارَ فَلْيَبْعِدْهُ اللَّهُ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ اعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فَكَاهُ مِنَ النَّارِ . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَأَحْمَدُ مُتَّحِصِرًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت زرارہ بن ابوالوفی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک فرد جن کا نام حضرت مالک رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ ہے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"مسلمانوں میں سے جو شخص کسی یتیم کا کھانا پینا اپنا ذمہ لے اس وقت تک جب تک وہ یتیم اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتا تو اس شخص کیسے ضرور جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اور دور کرے اور جو مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو وہ (آزاد ہونے والا) اس کی جہنم سے رہائی کا باعث بن جاتا ہے۔"

یہ روایت امام ابو یعلیٰ امام طبرانی اور امام احمد نے مختصر روایت کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3838 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قَعَدَ يَتِيمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلَى قَصْعَتِهِمْ فَيَقْرَبُ قَصْعَتَهُمْ شَيْطَانٌ

حَدِيثٌ غَرِيبٌ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْأَصْبَهَانِي كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ بْنِ وَاصِلٍ وَكَانَ شَيْخَنَا الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب بھی کوئی یتیم کسی قوم کے ساتھ ان کے پیالے میں (کھانے کے لئے) بیٹھتا ہے تو شیطان ان کے پیالے کے قریب نہیں آتا۔“

یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور اصہبانی نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے اسے حسن بن واصل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اصہبانی نے اسے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

**3839** - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْبُيُوتِ إِلَى اللَّهِ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ مَكْرُمٌ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْأَصْهَانِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ گھر ہے جس میں کسی یتیم کی عزت افزائی کی جاتی ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی اور اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**3840** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يَحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يَسَاءُ إِلَيْهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم موجود ہو جس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**3841** - وَرَوَى عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْ مَا بِيَدِهِ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةُ امْرَأَةٌ آمَتْ زَوْجَهَا ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالَ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

السَّفْعَاءُ يَفْتَحُ السِّينَ الْمُهْمَلَةَ وَمُسْكُونُ الْقَاءِ بَعْدَهُمَا عَيْنٌ مُهْمَلَةٌ مَمْدُودَةٌ

قَالَ الْحَافِظُ هِيَ الَّتِي تَغْبِرُ لَوْنِهَا إِلَى الْكُمُودَةِ وَالسَّوَادِ مِنْ طَوْلِ الْأَيْمَةِ يُرِيدُ بِدَلِّكَ أَنَّهَا حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى أَوْلَادِهَا وَلَمْ تَتَزَوَّجْ لِحُتَاجِ إِلَى الزَّيْنَةِ وَالتَّصْنَعِ لِلزَّوْجِ

وَأَمْتُ الْمَرْأَةِ بِمَدِّ الْهَمْزَةِ وَتَخْفِيفِ الْمِيمِ إِذَا صَارَتْ أَيْمًا وَهِيَ مِنْ لَا زَوْجَ لَهَا بَكَرًا كَانَتْ أَوْ ثَيِّبًا تَزَوَّجَتْ أَوْ لَمْ تَتَزَوَّجْ بَعْدَ وَالْمُرَادُ هُنَا مِنْ مَاتَ زَوْجُهَا وَتَرَكَهَا أَيْمًا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ اڑ چکا ہو قیامت کے دن ہم دونوں ان دو کی طرح ہوں گے یہاں یزید بن زریع نامی راوی نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) وہ عورت جو بیوہ

ہو جائے وہ صاحب حیثیت بھی ہو اور خوبصورت بھی ہو لیکن اپنے یتیم بچوں کی خاطر خود کو روک کے رکھے یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہو جائیں (یعنی بڑے ہو جائیں) یا مرجائیں۔ یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

متن کے لفظ "سقاء" میں س پر زبر ہے اور اس ف ساکن ہے اس کے بعد ع ہے اس کے بعد ا مدودہ ہے حافظ کہتے ہیں: اس سے مراد وہ عورت ہے بیوگی کی وجہ سے جس کا رنگ پھیکا اور سیاہ ہو جائے نبی اکرم ﷺ کی اس کے ذریعے مراد یہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو اپنی اولاد کے لئے روک کے رکھتی ہے اور شادی نہیں کرتی کہ اسے شوہر کے لئے زیب و زینت یا بناؤ سنگھار کی ضرورت ہو۔

لفظ آمت المرأة سے مراد یہ ہے کہ جب عورت بیوہ ہو جائے اس سے مراد ویسے وہ عورت ہوتی ہے جس کا شوہر نہ ہو خواہ وہ کنواری ہو یا شیبہ ہو خواہ اس نے شادی کی ہو یا شادی نہ کی ہو لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے اور اسے بیوہ ہونے کے طور پر چھوڑ جائے۔

**3842** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنِّي أَرَى امْرَأَةً تَبَادُرُنِي فَأَقُولُ لَهَا مَا لَكَ وَمَنْ أَنْتَ فَتَقُولُ أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلَى آيَاتِمْ لِي رَوَاهُ أَبُو بَعْلَى وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھولے گا البتہ میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو مجھ سے آگے ہوگی میں اس سے دریافت کروں گا تمہارا کیا معاملہ ہے اور تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی کہ میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی خاطر بیٹھی رہی تھی۔" یہ روایت امام ابو بعلی نے نقل کی ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

**3843** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَحَ عَلَى رَأْسِ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا اللَّهُ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَجَرَةٍ مَرْتٌ عَلَيْهَِا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَفَرَقَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ السَّبَابَةُ وَالْوُسْطَى

رواہ احمد وغیرہ من طریق عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عنہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے اور وہ اس کے سر پر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کا ہاتھ جتنے بالوں پر سے گزرتا ہے ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں اسے نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص اپنے پاس موجود یتیم بچے یا یتیم بچی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے میں اور وہ شخص جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے۔"

نبی اکرم ﷺ نے دو انگلیوں شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان فرق کر کے ارشاد فرمایا:

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے عبید اللہ بن زحر کے حوالے سے یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

**3844** - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِلْ بِشَكْوِ قِسْوَةِ قَلْبِهِ

قَالَ السَّيِّدُ أَنْ يَلِينْ قَلْبُكَ وَتَدْرِكَ حَاجَتَكَ أَرْحَمَ الْيَتِيمِ وَامْسَحْ رَأْسَهُ وَأَطْعِمَهُ مِنْ طَعَامِكَ يَلِينْ قَلْبُكَ وَتَدْرِكَ حَاجَتَكَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ بَقِيَّةٍ وَفِيهِ رَأْوٍ لَمْ يَسْمُ أَيُّضًا

حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی آپ ﷺ سے کی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے اور تمہارا مقصد حاصل ہو جائے؟ تم یتیم پر رحم کرو اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اپنے کھانے میں سے اس کو کھلاؤ تمہارا دل نرم ہو جائے گا اور تمہارا مقصد تمہیں مل جائے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس میں ایک راوی ایب ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔  
**3845** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهِ فَقَالَ امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ وَأَطْعِمِ الْمُسْكِينَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور غریب کو کھانا کھلاؤ۔  
 یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

**3846** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيُّضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعْثَنِي بِالْحَقِّ لَا يَعْذِبُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ رَحِمَ الْيَتِيمَ وَلَانَ لَهُ فِي الْكَلَامِ وَرَحِمَ يَتَمَهُ وَضَعْفَهُ وَلَمْ يَتَطَاوَلْ عَلَى جَارِهِ بِفَضْلٍ مَا آتَاهُ اللَّهُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ يَقَاتُ إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَيْسَ بِالْمَتْرُوكِ  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا جو یتیم پر رحم کرتا ہو اور اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرتا ہو وہ اس کی قیمتی اور اس کی کمزوری پر رحم کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کے حوالے سے اپنے پڑوسی کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار نہ کرتا ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عبد اللہ بن عامر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے امام ابو حاتم بیان کرتے ہیں: وہ متروک نہیں ہے۔

**3847** - وَرَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَبُكَاءَ الْيَتِيمِ فَإِنَّهُ يَسْرِى فِي اللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامَ . رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”یتیم کے رونے سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ وہ رات کو اس وقت چلتا ہے جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔“

یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**3848** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِيَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا الَّذِي أَذْهَبَ بَصْرَكَ وَحَنِ ظَهْرَكَ قَالَ أَمَا الَّذِي أَذْهَبَ بَصْرِي فَالْبُكَاءُ عَلَى يُوسُفَ وَأَمَا الَّذِي حَسَى



ظہری لما لحزن علی اخیہ بنیامین فأتاہ جبریل علیہ السلام فقال أشکو اللہ عز وجل قال إنما أشکو بشی وحزنی إلی اللہ . قال جبریل علیہ السلام اللہ أعلم بما قلت منك

قال ثم انطلق جبریل علیہ السلام ودخل یعقوب علیہ السلام بیته فقال آی رب اما ترحم الشیخ الکبیر اذ هبت بصری وحنیت ظہری فاردد علی ریحانتی فاشمهما شمة واحدة ثم اصنع بی بعد ما شئت فأتاہ جبریل فقال یا یعقوب ان اللہ عز وجل یقرنک السلام ویقول ابشر فإنہما لو کانا میتین لنشرتہما لک لاقر بہما عینک ویقول لک یا یعقوب اتدیری لم اذ هبت بصرک وحنیت ظہرک وکلم فعل اخوة یوسف یوسف ما فعلوہ قال لا قال انہ اتاک یتیم مسکین وهو صائم جانع وذبحت انت واهلك شاة فاکلتموها ولم تطعموه ویقول انی لم احب شیئا من خلقی حی الیتامی والمساکین فاصنع طعاما وادع المساکین قال انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یعقوب کلما امسى نادى منادیہ من کان صائما فلیحضر طعام یعقوب واذا أصبح نادى منادیہ من کان مفطرا فلیفطر علی طعام یعقوب

رواہ الحاکم والبیہقی والاصبہانی واللفظ لہ وقال الحاکم کذا فی سماع حفص بن عمر بن الزبیر واظن الزبیر وهم وآلہ حفص بن عمر بن عبد اللہ بن ابی طلحة فان کان كذلك فالحدیث صحیح وقد اخرجہ اسحاق بن راہویہ فی تفسیرہ قال ابنا عمرو بن محمد حدثنا زافر بن سلیمان عن یحیی بن عبد الملك عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ

✽ حضرت انس رضی اللہ عنہما اکرم ثلاثہ تک ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے دریافت کیا: کس چیز نے آپ کی بینائی کو رخصت کر دیا اور آپ کی کمر کو خمیدہ کر دیا؟ انہوں نے فرمایا: جہاں تک میری بینائی کی رخصتی کا تعلق ہے تو یوسف پر رونے نے اسے رخصت کیا ہے جہاں تک میری پشت کے جھکنے کا تعلق ہے تو اس کے بھائی بنیامین کے غم میں یہ جھک گئی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور بولے: کہ آپ اللہ تعالیٰ کی شکایت کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اپنے غم اور پریشانی کی شکایت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہی کرتا ہوں حضرت جبرائیل نے کہا: آپ نے جو کچھ بھی کہا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہے راوی کہتے ہیں: پھر حضرت جبرائیل چلے گئے اور حضرت یعقوب اپنے گھر آگئے انہوں نے دعا کی اسے میرے پروردگار! کیا تجھے بوڑھے آدمی پر رحم نہیں آتا تو نے میری بینائی کو رخصت کر دیا میری کمر کو خمیدہ کر دیا اب تو میرے پھولوں کو مجھے لوٹا دے تاکہ میں انہیں سونگھ لوں پھر اس کے بعد تو میرے ساتھ جو چاہے گا وہ کر لینا تو حضرت جبرائیل ان کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت یعقوب اللہ تعالیٰ نے آپ کو سدا م کہا ہے اور یہ فرمایا ہے تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ وہ دونوں اگر مردہ ہوتے تو میں تمہارے لئے ان دونوں کو دوبارہ زندہ کر دیتا اور ان کے ذریعے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا پروردگار نے تم سے فرمایا ہے: اے یعقوب کیا تم جانتے ہو میں نے تمہاری بینائی کو رخصت کیا اور تمہاری پشت کو کیوں خمیدہ کیا اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کیوں کیا؟ حضرت یعقوب نے جواب دیا: جی نہیں تو پروردگار نے فرمایا: ایک غریب یتیم تمہارے پاس آیا تھا اس نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ بھوکا تھا اس دن تم نے اور تمہارے گھروالوں نے بکری ذبح کی تھی تم لوگوں نے وہ بکری کھالی اور اسے کھانے کے لئے نہیں دی

پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی مخلوق میں کسی بھی چیز سے اتنی محبت نہیں ہے جتنی محبت تیسوں اور غریبوں سے ہے تو تم اب کھانا تیار کرو اور غریبوں کی دعوت کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد حضرت یعقوب روزانہ شام کے وقت اعلان کروایا کرتے تھے کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ یعقوب کے کھانے میں شریک ہو اور صبح کے وقت دوبارہ اعلان کروایا کرتے تھے کہ جس شخص نے روزہ نہیں رکھا ہوا وہ یعقوب کے کھانے میں شریک ہو جائے۔

یہ روایت امام احمد، ابی داؤد، ترمذی اور مصبی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام حاکم بیان کرتے ہیں: حفص بن عمر بن زبیر کے ہاں سے اسی طرح منقول ہے اور میرا یہ گمان ہے کہ زبیر نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے۔ یہ حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابی صخر ہیں اگرچہ یہی ہو تو پھر یہ حدیث صحیح ہوگی اسے امام اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں عمرو بن محمد نے زافر بن سہیل کے حوالے سے یحییٰ بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**3449** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأُرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَخْبَهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتِرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يَفْطُرُ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأُرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكَالَّذِي يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”یہ وہ غورتوں اور غریبوں کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ اتفاق بھی ہے) فوافل ادا کرنے والے ایسے شخص کی مانند ہے جو وقفہ نہیں کرتا اور (نفل) روزے دار کی مانند ہے جو کوئی روزہ ترک نہیں کرتا“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام انیسوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”یہ وہ غریب شخص کے لئے کوشش کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے اور اس شخص کی مانند ہے جو رات کو نفل پڑھتا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھ لیتا ہے۔“

**3450** - وَرَوَى عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَزُّومِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا بَنِي الْأَخْدَنْكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ عَلَى بَتْنٍ أَوْ أُحْتَبِنٍ أَوْ ذَوَاتِهِ فَرَأَتْهُ بِخَنْسَبِ السَّقَّةِ عَلَيْهِمَا حَتَّى يَغْنِيَهُمَا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ أَوْ يَكْفِيَهُمَا كَاتَا لَهُ مَتْرًا مِنَ النَّارِ

رواہ احمد والطبرانی وتقدم لهذا الحديث نظائر في السفة على البات

مضب بن عبداللہ مخزومی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے عرض کی جی ہاں۔ اسی جان تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتے دار خواتین پر خرچ کرتا ہے اور وہ ان پر خرچ کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان دونوں (لڑکیوں) کو بے نیاز کر دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان دونوں کی کفایت کر جائے تو وہ دونوں اس شخص کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی۔“  
یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

بیٹیوں پر خرچ کرنے سے متعلق باب میں اس سے ملتی جلتی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

#### 4 - التَّرهيب من اذى الجار وما جاء في تأكيد حقه

باب: پڑوسی کو اذیت پہنچانے کے بارے میں ترہیبی روایات

اور اس کے حق کے بارے میں تاکید کے طور پر کیا کچھ منقول ہے؟

**3851 -** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُلْذِ بِجَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر وہ خاموش رہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3852 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔“

**3853 -** وَعَنِ الْمُعْتَدَادِ بْنِ الْأَسودِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صُحَابَةَ مَا

تَقُولُونَ فِي الزَّوَا قَالَُوا حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِأَمْرَأَةٍ

خَدَرَهُ . قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي السَّرْقَةِ قَالَُوا حَرَّمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهِيَ حَرَامٌ

قَالَ لَأَنْ يَسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ آيَاتِ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ جَارِهِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ زنا کے بارے میں

کیا رائے رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حرام چیز ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے تو یہ قیامت

کے دن تک کے لئے حرام ہوگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی دس عورتوں سے زنا کر لے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ ہلکا ہوگا کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے آپ ﷺ نے فرمایا: چوری کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے تو یہ حرام ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی دس گھروں میں چوری کر لے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ ہلکا ہوگا کہ وہ اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

3854 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ . قِيلَ مِنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ بِنَارِهِ بِنَانِهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّحَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا بِنَانُهُ قَالَ شَرُّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کون؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کا بڑوسی اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو۔“

یہ روایت امام احمد امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

امام احمد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کی زیادتیوں سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا شر۔

**3855 - رَوَى رِوَايَةَ الْمُسْلِمِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِجَارِهِ بِوَأَنَّهُ**

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو۔“

3856 - وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكُمَيْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ خَبَابٌ وَخَسِرَ مِنْ هَذَا قَالَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ هَوَانُهُ قَالُوا وَمَا هَوَانُهُ قَالَ خَرَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

\*\*\* حضرت ابو شریح کعمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ رسوا ہو گیا اور خسارے کا شکار ہو گیا وہ شخص کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو لوگوں نے عرض کی: لفظ بوائق سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا شر۔“

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3857 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ مَنِ

لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ



رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ اسْحَاقَ وَالْأَصْبَهَانِي أَطُولُ مِنْهُ وَلَقِظَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الرَّجُلُ لَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَأْمَنَ بِجَارِهِ بِوَالِقِهِ يَبِيتُ حِينَ يَبِيتُ وَهُوَ آمِنٌ مِنْ شَرِّهِ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ الَّذِي نَفْسُهُ مِنْهُ لِي غِنَاءٌ وَالنَّاسُ مِنْهُ لِي رَاحَةٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ شخص مومن نہیں ہوتا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔"

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے ابن اسحق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ اصہبانی نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو جب وہ رات بسر کرے تو اس کے شر سے محفوظ ہو کیونکہ مومن وہ شخص ہوتا ہے کہ جس کا نفس بے نیازی کے عالم میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں (یعنی اس کی وجہ سے کسی پریشانی کا شکار نہ ہوں)۔"

**3858 -** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يَحِبَّ لَجَارِهِ أَوْ قَالَ لِأَخِيهِ مَا يَحِبُّ لِنَفْسِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے پڑوسی کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے بھائی کے لئے اسی چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3859 -** وَرَوَى عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَزَلْتُ فِي مَحَلَّةٍ بَنَى فَلَانٌ وَإِنْ أَشَدَّهُمْ إِلَيَّ أَذَى أَقْرَبُهُمْ لِي جَوَارًا فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَأْتُونَ الْمَسْجِدَ فَيَقُومُونَ عَلَى بَابِهِ لِيَصْبَحُونَ إِلَّا إِنْ أَرَبَعِينَ ذَارًا جَارًا وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ خَافَ جَارَهُ بِوَالِقِهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

البوائق جمع بائقة وهي الشر وغائلته كما جاء في حديث أبي هريرة المتقدم

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں بنو فلان کے محلے میں رہائش پذیر ہوا ہوں اور ان میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پریشانی کا باعث وہ شخص ہے جس کا گھر میرے گھر سے زیادہ قریب ہے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگ اس محلے کی مسجد میں آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر انہوں نے بلند آواز میں اعلان کیا: خبردار! چالیس گھروں تک پڑوس ہوتا ہے اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے خوف زدہ ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

لفظ بوائق غلط ہفتہ کی جمع ہے اس سے مراد شر ہے اور زیادتی ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول پہلی حدیث میں

گزر چکا ہے۔

**3800** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَقِيمُ إِيْمَانُ

عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ وَلَا يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ وَلَا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَأْمَنَ جَارَهُ بِوَأَقِهِ

وَوَافُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الصَّمْتِ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل ٹھیک نہیں ہوتا اور بندے کا دل اس وقت تک

ٹھیک نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان ٹھیک نہیں ہوتی اور بندہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس

کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔“

یہ روایت امام احمد نے امام ابن ابی دنیا نے کتاب ”الصمت“ میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے علی بن مسعدہ سے منقول

روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**3801** - رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَمْنِهِ النَّاسِ

وَالْمُسْلِمِينَ مِنْ سَلَمِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرِينَ مِنْ هَجْرِ السُّوءِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بِوَأَقِهِ

وَوَافُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَاسْنَادُ أَحْمَدُ جَدِّ تَابِعِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَمِيدٌ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ

ان سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مؤمن وہ ہے جس سے لوگ محفوظ ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سدا مت رہیں

اور مہاجر وہ ہے جو برائی سے لاتعلقی ہو جائے اور اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک جنت

میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔“

یہ روایت امام احمد امام ابو یعلیٰ اور امام ابن ابی دنیا نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی نقل کردہ سند عمدہ ہے اور حمید اور یونس بن عبید نے علی

بن زید کی سند کی متابعت کی ہے۔

**3802** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ

وَجَلَّ قَسَمُ بَيْنَكُمْ أَحْلَافَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يَحِبُّ وَمَنْ لَا يَحِبُّ

وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ أَعْطَاهُ الدِّينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْلَمُ عَبْدٌ حَتَّى يَسْلَمَ قَسَمَهُ

وَلِسَانَهُ وَلَا يُؤْمِنُ حَتَّى يَأْمَنَ جَارَهُ بِوَأَقِهِ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا بِوَأَقِهِ قَالَ غَشْمُهُ وَظَلَمُهُ وَلَا يَكْسِبُ مَالًا مِنْ حَرَامٍ فَيَنْفَقَ مِنْهُ فَيَارَءِي فِيهِ وَلَا

يَتَصَدَّقُ بِهِ فَيَقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ

إِنَّ اللَّهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلَكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ وَإِنَّ الْحَبِيثَ لَا يَمْحُو الْحَبِيثَ

وَوَافُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ مِنْ طَرِيقِ أَبِيانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جسک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق بھی اسی طرح تقسیم کیے ہیں جس طرح اس نے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کیے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا اس شخص کو بھی عطا کر دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے اور اسے بھی دے دیتا ہے جسے وہ پسند نہیں کرتا اور دین (صرف) اسے عطا کرتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے اور جسے وہ دین دے دیتا ہے تو اسے وہ پسند کرتا ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آدمی اس وقت تک سلامت نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور اس کی زبان سلامت نہ ہوں اور اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کے بوائق سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی زیادتی اور اس کا ظلم نیز یہ کہ وہ حرام طریقے سے مال نہ کمائے اگر وہ اس میں سے خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی اور نہ ہی وہ اس کو صدقہ کرے کیونکہ وہ اس سے قبول نہیں ہوگا اور اگر وہ اپنے پیچھے چھوڑ کر جائے گا تو یہ اس کے لئے آگ میں اضافے کا باعث ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا ہے بلکہ برائی کو اچھائی کے ذریعے ختم کرتا ہے ایک برائی دوسرے برائی کو نہیں مٹا سکتی ہے۔“

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے ابان بن اسحاق کے حوالے سے صباح بن محمد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

**3863-** وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آذَى جَارِهِ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ حَارَبَ جَارَهُ فَقَدْ حَارَبَنِي وَمَنْ حَارَبَنِي فَقَدْ حَارَبَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانٍ فِي كِتَابِ التَّوْبِخِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچاتا ہے وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے جو شخص مجھے اذیت پہنچاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے جو شخص اپنے پڑوسی سے جنگ کرتا ہے وہ میرے ساتھ جنگ کرتا ہے جو میرے ساتھ جنگ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔“

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ”التوبخ“ میں نقل کی ہے۔

**3864-** وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَرَامَةٍ قَالَ لَا يَصْحَبُنَا الْيَوْمَ مِنْ آذَى جَارِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا بَلْتُ فِي أَصْلِ حَائِطِ جَارِي فَقَالَ لَا نَصْحَبُنَا الْيَوْمَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَفِيهِ نَكَارَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے تشریف لے گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا آج ہمارے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچی ہو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار کی بنیاد کے پاس پیشاب کر دیا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم آج ہمارے ساتھ نہ ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

**3865-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

من جَارِ السَّوِّءِ فِي دَارِ الْمَقَامَةِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ . رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں قیام گاہ کے برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ ویرانے کا پڑوسی (یعنی جو سفر کا ساتھی ہو) وہ تبدیل

ہو جاتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**3866** - وَعَنْ عَقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ خَصْمِينَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ جَارَانِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا جَيِّدٌ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن جو پہلے مقابل فریق ہوں گے وہ دو پڑوسی ہوں گے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے

اسے دو اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن دونوں میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

**3867** - وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو

جَارَهُ قَالَ اطْرَحْ مَتَاعَكَ عَلَى طَرِيقِ فِطْرِهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْرُونَهُ عَلَيْهِ وَيَلْعَنُونَهُ فَبَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ . قَالَ وَمَا لَقِيتَ مِنْهُمْ قَالَ يَلْعَنُونَنِي

قَالَ قَدْ لَعَنَكَ اللَّهُ قَبْلَ النَّاسِ

فَقَالَ إِنِّي لَا أَعُودُ فَبَجَاءَ الَّذِي شَكَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفَعْ مَتَاعَكَ فَقَدْ كَفَيْتَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ضَع مَتَاعَكَ عَلَى الطَّرِيقِ أَوْ عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ

فَوَضَعَهُ فَكَانَ كُلُّ مَنْ مَرَّ بِهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ جَارِي يُؤْذِينِي

قَالَ فَيَدْعُو عَلَيْهِ فَبَجَاءَ جَارُهُ فَقَالَ رُدْ مَتَاعَكَ فَإِنِّي لَا أُوذِيكَ أَبَدًا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سامان راستے میں رکھ دو اس نے رکھ دیا لوگ وہاں سے گزرتے تھے اور اس (یعنی پڑوسی) پر لعنت کرتے

تھے وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے لوگوں کی طرف سے مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے تو اس نے عرض کی: وہ لوگ مجھ پر لعنت کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تم پر لعنت کی ہے اس نے کہا: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے

پاس آیا جس نے آپ سے شکایت کی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سامان اٹھا لو کیونکہ تمہاری کفایت ہو گئی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے حسن سند کے ساتھ اس کی مانند نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

”تم اپنا سامان راستے پر رکھ لو (ایک لفظ کے بارے میں یہاں راوی کو شک ہے) اس نے اسے رکھ دیا تو جو شخص وہاں سے

گزرتا تھا تو دریا فت کرتا تھا تمہارا کیا معاملہ ہے تو وہ بتاتا تھا کہ میرا پڑوسی مجھے اذیت پہنچاتا ہے راوی کہتے ہیں تو وہ شخص اس پڑوسی



کے خلاف دعا کیا کرتا تھا یہاں تک کہ اس کا پڑوسی آیا اور بولا تم اپنا سامان واپس رکھ دو اب میں تمہیں کبھی بھی اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔

**3868** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَإِنَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا لَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ لَفَعَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْرُؤُونَ وَيَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَيْرَ جَارِهِ فَيَجْعَلُوا يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَلَعْلَ وَبَعْضُهُمْ يَدْعُو عَلَيْهِ فَيَجَاءُ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنَّكَ لَنْ تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ

رواہ ابو داؤد واللفظ لہ و ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا تم جاؤ اور صبر سے کام لو وہ شخص دو یا شاید تین مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنا سامان راستے میں رکھ دو اس نے ایسا ہی کیا لوگ وہاں سے گزرتے تھے اور اس سے دریافت کرتے تھے (کہ سامان یہاں رکھنے کی وجہ کیا ہے) تو وہ انہیں اپنے پڑوسی کے بارے میں بتاتا تھا تو وہ لوگ اس پڑوسی پر لعنت کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے بعض لوگ اس کے خلاف بددعا کیا کرتے تھے اس کا پڑوسی اس کے پاس آیا اور بولا تم واپس چلے جاؤ (یا سامان واپس لے جاؤ) اب تم میری طرف سے کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھو گے جو تم ناپسند کرو۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**3869** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ فُلَانَةَ تَكْثُرُ مِنْ صَلَاتِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصِيَامِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تَوْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ فُلَانَةَ يَذْكُرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَلَاتِهَا وَأَنَّهَا تَتَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقْطِ وَلَا تَوْذِي جِيرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ

رواہ أحمد والبخاری وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الإسناد ورواہ أبو بکر بن أبی شیبہ بإسناد صحیح أيضًا وَلَفْظُهُ وَهُوَ لَفْظُ بَعْضِهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فُلَانَةَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَتَوْذِي جِيرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فُلَانَةَ تَصَلِّي الْمَكْتُوبَاتِ وَتَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقْطِ وَلَا تَوْذِي جِيرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ الْأَثْوَارُ بِالْمُثَلَّثَةِ جَمْعُ ثَوْرٍ وَهِيَ قِطْعَةٌ مِنَ الْأَقْطِ وَالْأَقْطُ بِفَتْحِ الهمزة وَكَسْرِ الْقَافِ وَبِضْمِهَا أَيْضًا وَبِكَسْرِ الهمزة وَالْقَافِ مَعًا وَبِفَتْحِهِمَا هُوَ شَيْءٌ يَتَّخِذُ مِنَ مَخِيضِ اللَّبَنِ الْغَنَمِ

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں عورت بکثرت نماز پڑھتی ہے صدقہ کرتی ہے روزے رکھتی ہے تاہم وہ اپنی زبان کے ذریعے اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جہنم میں جائے گی اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں عورت ایسی ہے پھر اس نے اس عورت کے نماز اور روزے کے کم ہونے کا ذکر کیا لیکن یہ بتایا کہ وہ صدقہ کرتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے، اسے امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو ان حضرات میں سے بعض کی روایت کے الفاظ ہیں:

”لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے اور رات کو نفل پڑھتی رہتی ہے، لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں عورت نماز پڑھتی ہے اور خیر کے ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے، لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔“

لفظ اذیت اور یہ لفظ ثور کی جمع ہے جس سے مراد خیر کا ٹکڑا ہے۔

لفظ اقط اس میں اپر زیر ہے ق پر زیر ہے اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اپر زیر ہے اور ق پر بھی پڑھی گئی ہے ان دونوں پر زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو بکری کے دودھ سے بنائی جاتی ہے۔

3878 - وَرَوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ

دُونِ جَارِهِ مَخَافَةَ عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِمُؤْمِنٍ وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارَهُ بِوَالِقِهِ  
أَتَذَرِي مَا حَقَّ الْجَارُ إِذَا اسْتَعَانَكَ أَعْنَتَهُ وَإِذَا اسْتَقْرَضَكَ أَقْرَضْتَهُ وَإِذَا انْتَقَرِ عَدَتَ عَلَيْهِ وَإِذَا مَرَضَ عَدْتَهُ وَإِذَا أَصَابَهُ خَيْرٌ هَنَأَهُ وَإِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ عَزَيْتَهُ وَإِذَا مَاتَ اتَّبَعْتَ جَنَازَتَهُ وَلَا تَسْتَطِيلُ عَلَيْهِ بِالْبَنِيَانِ  
فَتَحْبِبُ عَنْهُ الرِّيحَ إِلَّا بِأَذْنِهِ وَلَا تَوُذُّهُ بِقَتَارٍ رِيحٍ قَدْرَكَ إِلَّا أَنْ تَعْرِفَ لَهُ مِنْهَا وَإِنْ اشْتَرَيْتَ فَاكِهَةً فَأَهْدَ لَهُ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَأَدْخِلْهَا سِرًّا وَلَا يَخْرُجْ بِهَا وَلَدَكَ لِيَغِظَ بِهَا وَلَدَهُ . رَوَاهُ الْخَرَائِطِيُّ مِنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ  
قَالَ السَّخَاوِيُّ وَلَعَلَّ قَوْلَهُ أَتَذَرِي مَا حَقَّ الْجَارُ إِلَى آخِرِهِ فِي كَلَامِ الرَّأْيِيِّ غَيْرَ مَرْفُوعٍ لَكِنْ قَدْ رَوَى  
الطَّبْرَايَنِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَبِدة قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقَّ الْجَارُ عَلَى قَالَ إِنْ مَرَضَ عَدْتَهُ وَإِنْ مَاتَ شَبِعْتَهُ  
وَإِنْ اسْتَقْرَضَكَ أَقْرَضْتَهُ وَإِنْ أَعُوذَ سَتَرْتَهُ . فَذَكَرَ الْحَدِيثُ بِنَحْوِهِ

عمر بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جو شخص اپنے اہل خانہ اور اپنے مال (کو لاحق ہونے والے کسی نقصان) کے خوف کی وجہ سے اپنے پڑوسی کے ڈر کی وجہ سے اپنا دروازہ بند کر لے تو وہ مومن نہیں ہے اور وہ شخص بھی مومن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ جب وہ تم سے مدد مانگے تو تم اس کی مدد کرو اور جب وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو جب وہ فقیر ہو تو تم اس کی دیکھ بھال کرو جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو جب اسے کوئی بھلائی نصیب ہو تو تم اسے مبارک باد دو جب اسے کوئی مصیبت لاحق ہو تو تم اس کے ساتھ تعزیت کرو جب وہ مر جائے تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ تم اس کے مقابلے میں اونچی عمارت نہ بناؤ کہ اس کی ہوا رک جائے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کر سکتے ہو اور تم اپنی گندگی کی بو کے ذریعے اسے اذیت نہ پہنچاؤ اور تم اپنی ہنڈیا کی بو کے ذریعے اسے اذیت نہ پہنچاؤ البتہ اگر تم اس کی طرف تھوڑا سا لیں بھیج دو تو معاملہ مختلف ہے اور اگر تم پھل خریدو تو اسے تحفے کے طور پر بھیجو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھل کو پوشیدہ طور پر لے کے جاؤ اور تمہارے بچے وہ پھل لے کر باہر نہ جائیں کہیں اس کے بچے وہ پھل دیکھ کر پریشان نہ ہوں۔“

یہ روایت امام خرائطی نے مکارم اخلاق میں نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: شاید روایت کے یہ الفاظ ”کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حکم کیا ہے“ اس سے لے کر آخرت تک راوی کا کلام ہے۔ یہ ”مرفوع“ حدیث نہیں ہے۔

لیکن امام طبرانی نے حضرت معاویہ بن حبیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بیمار ہو جائے تو تم اس کی عیادت کرو اگر وہ مر جائے تو تم جنازے کے ساتھ جاؤ اگر وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو اور اگر وہ پردہ پوشی کا طلبگار ہو تو تم اس کی پردہ پوشی کرو اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

**3871** - وروی أبو الشَّيْخِ حَبَانُ فِي كِتَابِ التَّوْبَةِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ

الْجَوَارِ قَالَ إِنْ اسْتَقْرَضَكَ أَقْرَضْتَهُ وَإِنْ اسْتَعَانَكَ أَعْنَتْهُ وَإِنْ اجْتَنَحَ أَعْطَيْتَهُ وَإِنْ مَرَضَ عَدْتَهُ  
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِي آخِرِهِ هَلْ تَفْقَهُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ لَنْ يُوَدِّيَ حَقَّ الْجَارِ إِلَّا قَلِيلٌ مِمَّنْ رَحِمَ  
اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا

ابو شیخ بن حبان نے کتاب ”التوبہ“ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! پڑوسی کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ اگر وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو اگر وہ تم سے مدد مانگے تو تم اس کی مدد کرو اگر وہ محتاج ہو تو تم اسے عطا کرو اگر وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو“

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں: ”کیا تم لوگ سمجھ گئے ہو جو کچھ میں نے تم سے کہا: ہے تمھوڑے لوگ ہیں جو پڑوسی کا حق ادا کر سکتے ہیں ان لوگوں میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا“ یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

**3872** - وروی أَبُو الْقَاسِمِ الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّ الْجَارِ عَلَى الْجَارِ قَالَ إِنْ سَأَلَكَ فَأَعْطَهُ

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَائِمَةَ وَلَا يَخْفَى أَنَّ كَثْرَةَ هَذِهِ الطَّرِيقِ تَكْسِبُهُ قُوَّةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
ابو القاسم اصبہانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پڑوسی کا پڑوسی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے مانگے تو تم اسے عطا کرو“

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے تاہم اس میں انہوں نے پھلوں کا ذکر نہیں کیا ہے اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اس کے طرق کی کثرت قوت پیدا کر دیتی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**3873** - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْفَوَاقِرِ

إِمَامٌ إِنْ أَحْسَنَتْ لَهُ يَشْكُرُ وَإِنْ أَسَاءَتْ لَهُمْ يَغْفِرُ وَجَارٌ سَوَاءٌ إِنْ رَأَى خَيْرًا دَفَنَهُ وَإِنْ رَأَى شَرًّا أَذَاعَهُ وَأَمْرَأَةٌ إِنْ

حضرت آذلتک وان غبت عنها غانتک . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ

حضرت فضالہ بن عبید روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین قسم کے لوگ فقیر ہیں ایسا حکمران کہ اگر تم اچھائی کرو تو وہ شکر گزار نہ ہو اور اگر تم برائی کرو تو وہ معاف نہ کرے برا پڑوسی کہ اگر وہ اچھی بات دیکھے تو اسے دفن کر دے اور اگر بری بات دیکھے تو اسے پھیلا دے اور وہ عورت کہ اگر تم اس کے پاس موجود ہو تو وہ تمہیں اذیت پہنچائے اور اگر تم اس کے پاس موجود نہ ہو تو وہ تمہارے ساتھ خیانت کرے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں حرج نہیں ہے۔

3874 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمَنَ بِي مِنْ

بَاتِ شَبَعَانَا وَجَارِهِ جَانِعٍ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَعْلَمُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَسَنٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو میری رات گزارے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو اور اسے اس بات کا پتہ بھی ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

3875 - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ

الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَانِعٌ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ عَالِشَةَ

وَلَقِطَةَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَسِيْتُ شَبَعَانَا وَجَارُهُ جَانِعٌ إِلَى جَنْبِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ شخص مومن نہیں ہوتا جو میرا ہوا اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم نے اسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”وہ شخص مومن نہیں ہوتا جو میرے ہونے کے عالم میں رات گزارے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو۔“

3876 - وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ اكْسِنِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْسِنِي

فَقَالَ أَمَا لَكَ جَارٌ لَهُ فَضْلٌ تَوْبَتَيْنِ قَالَ بَلَى غَيْرَ وَاحِدٍ . قَالَ فَلَا يَجْمَعُ اللَّهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فِي الْجَنَّةِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی:

یا رسول اللہ! آپ مجھے پہننے کے لئے کچھ دیجئے نبی اکرم ﷺ نے منہ پھیر لیا اس نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! آپ مجھے پہننے کے

لئے کچھ دیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کوئی ایسا پڑوسی نہیں ہے جس کے پاس دو اضافی کپڑے ہوں؟ اس نے جواب دیا:

جی ہاں۔ کئی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ تمہیں اور ان کو جنت میں اکٹھا نہیں کرے گا۔“



یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**3877-** وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَم مِنْ جَارٍ

مُتَعَلِّقٌ بِجَارِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ مِلْ هَذَا لَمْ أَغْلِقْ عَنْهُ بَابَهُ وَمَنْعَنِ فَضْلُهُ رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کتنے ہی پڑوسی ایسے ہیں جو (قیامت کے دن) اپنے پڑوسی کے ساتھ چٹ جائیں گے اور یہ کہیں گے اے میرے

پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے میرے لئے اپنا دروازہ کیوں بند کر دیا تھا اور اس نے اضافی چیز کو مجھ سے کیوں روک دیا تھا۔“

یہ روایت اسمہانی نے نقل کی ہے۔

**3878-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن

پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3879-** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمِتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے جو شخص اللہ تعالیٰ

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرے۔“

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**3880-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذْ عَنِ هَذِهِ

الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلْ بِهِنَّ أَوْ يَعْلَمْ مِنْ يَعْمَلْ بِهِنَّ لَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا

لَقَالَ اتَّقِ الْمَخَارِمَ تَكُنْ عَبْدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَدْنَى النَّاسِ وَأَحْسَنَ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا

وَأَحَبَّ لِلنَّاسِ مَا نَحَبَ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تَكْثُرِ الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكَ تَمِيتُ الْقَلْبَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

وَرَوَاهُ الْبَزَّازُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ عَنْهُ وَقَدْ سَمِعَ مَكْحُولٌ مِنْ وَائِلَةَ قَالَ

التَّوْبَةُ وَغَيْرِهِ لَكِنْ بَقِيَّةُ آمَنَاءُ وَلَيْتَهُ ضَعُفٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کون شخص مجھ سے یہ کلمات سیکھ لے گا اور ان پر عمل کرے گا اور ان لوگوں کو اس کی تعلیم دے گا جو اس پر عمل کریں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایسا کروں گا نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں شمار کرائیں آپ ﷺ نے فرمایا: تم حرام چیزوں سے بچ کے رہو تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں نصیب کیا ہے تم اس سے راضی رہو تم لوگوں کے قریب ہو جاؤ گے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم مومن ہو جاؤ گے لوگوں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو تم مسلمان ہو جاؤ گے اور زیادہ نہ بنو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے حسن (بصری) کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے یہی روایت امام یزار نے اور امام بیہقی نے اس کی مانند کتاب ”الزہد“ میں کھول کے حوالے سے حضرت واہلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے کھول نے حضرت واہلہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ یہ بات امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے تاہم بقیہ نے اسے جاری رکھا ہے اور اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

**3881 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لَصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجَبَرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِحَارِهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحَتَيْهِمَا وَالْعَاصِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے بارے میں زیادہ بہتر ہو۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**3882 -** وَعَنْ مَطْرِفِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يُلَاقِي عَنْ أَبِي قُرَيْشٍ حَدِيثٌ وَكَانَتْ أَشْهَى لِقَاءَهُ فَلَقِيَتْهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا قُرَيْشٍ كَانَ يُلَاقِي عَنْكَ حَدِيثٌ وَكَانَتْ أَشْهَى لِقَاءَهُ قَالَ اللَّهُ أَبُوكَ قَدْ لَقِيتَنِي لِهَاتِ قُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَكَ قَالَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَحِبُّ ثَلَاثَةً وَيُبْغِضُ ثَلَاثَةً

قَالَ فَمَا إِحْسَانِي أَكَلْبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ فَمَنْ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا لِقَاتِلٍ حَتَّى قُتِلَ وَأَنْتُمْ تَجِدُونَهُ عِنْدَكُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ثَلَاثُ الْإِنِّ اللَّهُ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفَا كَانَتْهُمْ بُنْيَانُ مَرْصُوصٍ (الْمَعْمُ) قُلْتُ وَمَنْ قَالَ رَجُلٌ كَانَ لَهُ جَارٌ سَوَاءٌ يُؤْذِيهِ فَيَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِ حَتَّى يَكْفِيَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ بِحَيَاةٍ أَوْ مَوْتٍ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْعَبْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ إِسْنَادِي أَحْمَدُ وَجَاهِلُهُمَا مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَرَوَاهُ

الْحَاكِمِ وَغَيْرِهِ بِنَحْوِهِ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✽✽✽ مطرف بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھ تک ایک حدیث پہنچی تھی میری یہ خواہش تھی کہ میں ان سے ملاقات کروں میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابو ذر غفاری! آپ کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے تو میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ سے ملاقات کرنا تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ملاقات کر لی ہے تو اب تم بتاؤ میں نے کہا: ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بیان کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”اللہ تعالیٰ تین لوگوں سے محبت کرتا ہے اور تین لوگوں کو ناپسند کرتا ہے۔“

تو حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں یہ گمان نہیں ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں گا میں نے دریافت کیا: پھر وہ تین لوگ کون ہیں؟ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ایک وہ شخص جو صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ قتل ہو جاتا ہے اور تم لوگ اپنے پاس اللہ کی کتاب میں اس کے بارے میں پاتے ہو پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے راستے میں یوں صف بنا کر لڑائی کرتے ہیں جیسے وہ سیرہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔“

میں نے دریافت کیا: اور کون شخص ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی برا ہو اور وہ اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی اذیت پر صبر کرے یہاں تک کہ زندگی یا موت کسی بھی صورت میں اللہ تعالیٰ اس پڑوسی کے مقابلے میں اس کی کفایت کرے۔“

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام احمد کی دو اسناد میں سے ایک کے رجال سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام حاکم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**3883 -** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ

جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يوصيني بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَحَدَّثَنَا وَابْنُ مَاجَةَ أَيْضًا

وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

✽✽✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جبرائیل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے (یعنی پڑوسی کو)

وارث قرار دے دیں گے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے اسے صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اپنی ”صحیح“ میں اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول

حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

**3884-** وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَهْلِی أُرِيدُ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا بِهِ قَائِمٌ وَإِذَا رَجُلٌ مَقْبِلٌ عَلَيْهِ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ حَاجَةً فَجَلَسْتُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلْتُ أَرَى لَهُ مِنْ طَوْلِ الْقِيَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ قَامَ بِكَ هَذَا الرَّجُلُ حَتَّى جَعَلْتُ أَرَى لَكَ مِنْ طَوْلِ الْقِيَامِ . قَالَ أَتَدْرِي مِنْ هَذَا قُلْتُ لَا

قَالَ جَبْرِیْلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ يوصيني بالجوارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَلِمْتَ عَلَيْهِ لَرَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ

❀ ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں: میں اپنی بیوی کے ساتھ روانہ ہوا میرا ارادہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا تھا آپ ﷺ کھڑے ہوئے تھے ایک شخص آپ ﷺ کی طرف رخ کیے ہوئے تھا مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید اس شخص کو نبی اکرم ﷺ سے کوئی کام ہے تو میں بیٹھ گیا

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے طویل قیام کی وجہ سے مجھے الجھن ہونے لگی پھر وہ شخص واپس چلا گیا تو میں اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس شخص نے آپ کو اتنی دیر کھڑا رکھا یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ سے مجھے پریشانی ہونے لگی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے اور وہ مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے اگر تم انہیں سلام کر دیتے تو انہوں نے تمہیں سلام کا جواب بھی دے دیتا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کے مادی صحیح کے راوی ہیں۔

**3885-** وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ أَوْصِيكُمْ بِالْجَارِ حَتَّى أَكْثَرَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوَدِّعُهُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے یہ حبة الوداع کے موقع کی بات ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پڑوسی کے بارے میں تلقین کر رہا ہوں یہ بات آپ ﷺ نے اتنی زیادہ مرتبہ ارشاد فرمائی کہ میں نے سوچا کیا آپ اسے وارث قرار دے دیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**3886-** وَعَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَبَحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَهْدَيْتُمْ لَجَارِنَا الْيَهُودِيَّ أَهْدَيْتُمْ لَجَارِنَا الْيَهُودِيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جَبْرِیْلُ يوصيني بالجوارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْمَتْنُ مِنْ طَرِيقٍ كَثِيرَةٍ وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے ان کے گھر میں بکری ذبح کی جب وہ تشریف



اے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کو تحفے کے طور پر بھجوائی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ متن کئی طرق کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے۔

**3887** - وَعَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيُّ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ رَوَاةُ الصَّحِيحِ

حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”آدمی کی خوش نصیبی میں اچھا پڑوسی عمدہ سواری اور کھلا گھر شامل ہیں۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**3888** - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيُّ

وَأَرْبَعٌ مِنَ الشَّقَاءِ الْجَارُ السُّوءُ وَالْمَرْأَةُ السُّوءُ وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ وَالْمَسْكَنُ الضَّيْقُ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”چار چیزیں خوش نصیبی کا حصہ ہیں نیک بیوی کھلا گھر اچھا پڑوسی اور چار چیزیں بد نصیبی کا حصہ ہیں برا پڑوسی بری بیوی بری سواری اور تنگ گھر۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**3889** - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَدْفِعَ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ مِائَةِ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِهِ الْبَلَاءَ ثُمَّ قَرَأَ وَلَوْ لَا دَفَعَ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضُهُمْ بَعْضَ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ (الْبَقَرَةُ). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

”بیشک اللہ تعالیٰ ایک نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوسیوں میں سے ایک سو گھروں سے آزمائش کو دور کر دیتا ہے

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان میں سے بعض کے ذریعے بعض کو پرے نہ کرے تو زمین میں فساد ہو جائے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

## 5- التَّوْبَةُ فِي زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ وَالصَّالِحِينَ وَمَا جَاءَ فِي أَكْرَامِ الزَّائِرِينَ

باب: بھائیوں اور نیک لوگوں کی زیارت کے بارے میں ترغیبی روایات

اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

**3891-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ

أَخَاهُ فِي اللَّهِ نَادَاهُ مُنَادٍ بِأَنْ طُبْتُ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاتِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجِهِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ أَبِي

يَسَنَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی کی زیارت کرتا ہے تو ایک منادی پکار کر یہ

اعلان کرتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے تمہارا چلنا پاکیزہ ہوا تم نے جنت میں ٹھکانہ تیار کر لیا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ

حدیث حسن ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے ابوسنان کے حوالے سے عثمان بن

ابوسودہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

**3892-** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ آتَى أَخَاهُ بِزُورٍ فِي

اللَّهِ إِلَّا نَادَاهُ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ طُبْتُ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَالْأَلَا قَالَ اللَّهُ فِي مَلَكُوتِ عَرْشِهِ عَبْدِي زَارَ فِي

وَعَلَى قَرَاهُ فَلَمْ يَرْضَ لَهُ بِثَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ الْحَدِيثُ . رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَابْنُ أَبِي يَسَنَانَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو بھی بندہ اللہ کی رضا کے لئے اپنے (دینی) بھائی سے ملنے کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ پکار کر یہ کہتا ہے: تم

پاکیزہ ہوئے اور جنت تمہارے لئے تیار ہو گئی البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر یہ فرماتا ہے: میرا بندہ میری ذات کی خاطر زیارت کے

لئے گیا ہے اس کی مہمان نوازی مجھ پر لازم ہے اور اللہ تعالیٰ جنت سے کم اور کسی ثواب پر اس کے لئے راضی نہیں ہوتا۔“

یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**3893-** وَعَنْ أَنَسٍ ابْنِ أَبِي سُوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَخْبِرُكُمْ بِرَجَائِكُمْ فِي

الْجَنَّةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالصَّدِيقُ فِي الْجَنَّةِ وَالرَّجُلُ بِزُورٍ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمَصْرِ لَا

يُزُورُهُ إِلَّا لِلَّهِ فِي الْجَنَّةِ الْحَدِيثُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ وَتَقْدِيمِ بَيْتَمَامِهِ فِي حَقِّ الزَّوْجَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کیا میں تمہیں جنت میں تمہارے افراد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: نبی جنتی ہے صدیق جنتی ہے اور وہ شخص جنتی ہے جو شہر کے کسی کونے میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جاتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اسے ملنے جاتا ہے۔..... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اس سے پہلے میاں بیوی کے حق سے متعلق باب میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔

**3894 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي دُرَيْسٍ الْعَقِيلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا دُرَيْسٍ إِنْ الْمُسْلِمَ إِذَا زَارَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَبِعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَصْلُونَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ كَمَا وَصَلَهُ فِيكَ فَصَلِّهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت ابو دُرَیسن عقیلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو دُرَیسن! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے چلتے ہوئے جاتے ہیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اے اللہ! اس نے میری ذات کے لئے جس طرح تعلق رکھا ہے تو بھی اسے ملا کے رکھنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**3895 -** وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَجَبْتُ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَلِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَلِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ . رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَفِيهِ قِصَّةُ أَبِي إِدْرِيسَ وَسَيِّدَتِي بِعَمَامِيهِ فِي الْحَبِّ لِلَّهِ مَعَ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہوگئی ہے جو میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں میری ذات کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔“

یہ روایت امام مالک نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس میں ابودریس کا واقعہ منقول ہے جو آگے چل کر اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے سے متعلق باب میں آئے گا جو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے ہمراہ ہوگا۔

**3896 -** وَرَوَى عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تَرَى ظَوَاهِرَهَا مِنْ بَوَاطِنِهَا وَبَوَاطِنَهَا مِنْ ظَوَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُتَحَابِّينَ فِيهِ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيهِ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور اس کی ذات کے لئے ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے اور اس کی ذات کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**3897** - وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أَصْحَابَهُ حِينَ قَدِمُوا عَلَيْهِ هَلْ نَجَالِسُونَ قَالُوا لَا تَتْرُكُ ذَاكَ

قَالَ فَهَلْ تَزَاوِدُونَ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الرَّجُلَ مِمَّا لِيَفْقِدَ أَخَاهُ فَيَمُتْ عَلَى رَجُلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْكُوفَةِ حَتَّى يَلْقَاهُ . قَالَ إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ

\*\*\* عون بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: جب وہ لوگ ان کے پاس آئے؟ کیا تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اسے ترک نہیں کرتے ہیں انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ ایک دوسرے کی زیارت کرنے جاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اے ابو عبدالرحمن! ہم میں سے کوئی ایک شخص جب اپنے کسی بھائی کو غیر موجود پاتا ہے تو وہ پیدل چلا ہوا کوفہ کے آخر تک جاتا ہے اور اس سے ملتا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جب تک ایسا کرتے رہو گے مسلسل بھلائی پر گامزن رہو گے۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت منقطع ہے۔

**3898** - وَرَوَى عَنْ ذَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْنَا صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمَرَادِيَّ فَقَالَ أَزَالِرِينَ قُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ خَاصًّا فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَرْجِعَ وَمَنْ هَادَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ خَاصًّا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

\*\*\* زر بن حبیش کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ زیارت کے لئے آئے ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اپنے مومن بھائی کی زیارت کے لئے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے جب تک واپس نہیں آتا اور جو شخص اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے وہ جنت کے باغات میں رہتا ہے جب تک واپس نہیں آتا۔“ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

**3899** - وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مَطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَنِي وَاقِفٍ نَزُورُ الْبَصِيرَ رَجُلٌ كَانَ كَفِيفَ الْبَصَرِ . رَوَاهُ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ \*\*\* حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ ہمارے ساتھ بنو واقف کی طرف چلو تا کہ ہم بصیر سے مل کے آئیں۔“

راوی کہتے ہیں: وہ ایسے صاحب تھے جن کی بینائی کمزور تھی۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**3900** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْ غَا تَزِدُّ حَبًا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ الْبَزَّازُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ قَالَ لَا يَعْلَمُ فِيهِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ



قَالَ الْحَافِظُ وَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَقَدْ اعْتَنَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحَفَاطِ بِجَمِيعِ طَرَفِهِ وَالْكَلَامُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَكْفِ لَهٗ عَلَى طَرِيقِ صَحِيحٍ كَمَا قَالَ الْبَزَّازُ بَلْ لَهٗ أَسَانِيدٌ حَسَنَةٌ عِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ وَغَيْرِهِ وَقَدْ ذَكَرْتُ كَثِيرًا مِنْهَا فِي غَيْرِ هَذَا الْكِتَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وقتے سے ملا کر محبت میں اضافہ ہوگا۔"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اسے امام بزار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے پھر وہ بیان کرتے ہیں: اس بارے میں کوئی صحیح سند میرے علم میں نہیں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے کئی حافظان حدیث نے اس کے تمام طرق اکٹھے کیے ہیں اور اس پر کلام کیا ہے تاہم میں اس کے کسی مستند طرق پر واقف نہیں ہوسکا جیسا کہ امام بزار نے بھی یہ بات بیان کی ہے البتہ امام طبرانی اور دیگر محدثین نے اس کو حسن اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے میں نے ان میں سے بہت سی روایات اس کتاب کے علاوہ کسی اور جگہ نقل کر دی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**3901-** وَرَوَى ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبِيدُ بْنُ عَمِيرٍ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِعَبِيدِ بْنِ عَمِيرٍ لَقَدْ آتَاكَ اللَّهُ الْوَدَّ وَالْغِنَى فَقَالَ أَفَوَلَّى بَا أُمِّهِ كَمَا قَالَ الْأَوَّلُ زُرْ غَبَا تَزِدُّ حَبَا قَالَ فَقَالَتْ دَعُونَا مِنْ بَطَالَتِكُمْ هَذِهِ

قَالَ ابْنُ عَمِيرٍ أَخْبَرَنَا بِأَعْجَبَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي نَزُولِ إِنْ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (الْبَقَرَةُ)

حضرت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے فرمایا اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم ہم سے ملنے کے لئے آؤ؟ تو عبید بن عمیر نے عرض کی: امی جان میں یہ کہوں گا جو پہلے کسی نے کہا ہے: وقتے سے ملا کر محبت میں اضافہ ہوتا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اپنی یہ سمجھ داری ہم سے رہنے دو پھر عبید بن عمیر نے کہا: آپ ہمیں کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے دیکھی ہو اور وہ سب سے زیادہ حیران کن ہو..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو اس آیت کے شان نزول کے بارے میں ہے: "بیشک آسمان اور زمین کی تخلیق میں۔"

**3901/1-** وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَحِي لَنَا الْمَجْلِسَ فَإِنَّهُ يَنْزِلُ مَلِكٌ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزَلِ إِلَيْهَا قَطُّ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ التَّابِعِيَّ لَمْ يَسْمَعْ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ہمارے لئے بیٹھنے کی جگہ ٹھیک کر دو کیونکہ ابھی ایک فرشتہ زمین کی طرف نازل ہونے لگا ہے جو پہلے کبھی اس کی طرف نازل نہیں ہوا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ اس میں تابعی کا نام بیان نہیں ہوا۔

**3901/2-** وَعَنْ أُمِّ بَجِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فِي بَنِي

عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ فَاتَّخَذَ لَهُ سَوِيقًا فِي قُبَّةٍ فَإِذَا جَاءَ سَقِيئُهَا إِيَّاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ ثَقَاتٌ سِوَى ابْنِ إِسْحَاقَ  
 أُمُّ بَجِيدٍ بَضَمَ الْبَاءَ الْمُوَحَّدَةَ وَفَتَحَ الْجِيمَ وَأَسْمَهَا حَوَاءَ بِنْتُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ  
 سیدہ ام بجدیؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں بنو عمرو بن عوف کے محلے میں تشریف لائے تو میں نے  
 آپ ﷺ کے لئے برتن میں ستوتیار کئے جب آپ ﷺ تشریف لائے تو وہ میں نے آپ ﷺ کو پینے کے لئے پیش کئے۔  
 یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ابن اسحاق کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔  
 سیدہ ام بجدیؓ کا نام حواء بنت یزید انصاریہ ہے۔

3902 - وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَى إِلَيْهِ  
 بِوَسَادَةٍ كَانَتْ تَحْتَهُ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَكْرَمْ جَلِيسُهُ فَلَيْسَ مِنْ أَحْمَدَ وَلَا مِنْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مَوْقُوفًا وَرَوَاتِهِ ثَقَاتٌ

ابراہیم بن نشیط بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن جزء زبیدیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے  
 ان کے نیچے تکیہ رکھا جو ان کے نیچے موجود تھا پھر فرمایا: جو شخص اپنے ساتھی کی عزت افزائی نہیں کرتا اس کا نہ حضرت محمد ﷺ سے کوئی  
 تعلق ہے اور نہ حضرت ابراہیمؑ سے کوئی تعلق ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

الترغیب فی الضیافۃ واکرام الضیف وتاکید حقہ  
 وترہیب الضیف أن یقیم حتی یؤثم أهل المنزل

باب: مہمان نوازی کرنے اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کے حق کی تاکید  
 اور مہمان کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اتنا عرصہ مقیم رہے کہ میزبان کو گناہ گار کر دے

3903 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
 الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
 فَلْيَقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمِتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن  
 پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش  
 رہے۔“ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3904 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتَ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لَجْسَدَكَ عَلَيْكَ  
 حَقًّا وَإِنَّ لَعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لَزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا الْحَدِيثُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

وَقَوْلُهُ وَإِنْ لَزُورَكَ عَلَيْكَ حَقًّا أَيْ وَإِنْ لَزُورَكَ وَاضْيَاكَ عَلَيْكَ حَقًّا يُقَالُ لِلزَّائِرِ زُورٌ يَفْتَحُ الزَّائِي سَوَاءً فِيهِ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ

✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو اور دن کو روزہ رکھ لیتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم نفل بھی پڑھا کرو سو بھی جایا کرو نفل روزہ رکھ بھی لیا کرو چھوڑ بھی دیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے۔۔۔۔۔ الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے“ اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے ملاقاتی اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے ملاقاتی کو زور یعنی زبردستی کے ساتھ کہا جاتا ہے اس میں واحد اور جمع برابر ہوتے ہیں۔

**3905 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلْ إِلَيَّ بَعْضَ نِسَائِهِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ يَضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لَأَمْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتٌ صَبِيَانِي

قَالَ فَعَلَلِيهِمْ شَيْءًا فَإِذَا أَرَادُوا الْعِشَاءَ فَنَوْمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاطْفَنِي السَّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَا نَأْكُلُ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا أَهْوَى لِنَأْكُلَ فَقَوْمِي إِلَى السَّرَاجِ حَتَّى تَطْفِئَهُ

قَالَ فَتَقَعِدُوا وَأَكُلِ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَوِيلِينَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَجَبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بَضِيفِكُمَا

زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَتْ بِهِمْ خِصَاصَةٌ (الْحَشْرِ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں بھوکا ہوں نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج میں سے کسی کی طرف پیغام بھیج دیا تو اس خاتون نے عرض کی: جی نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے ہاں صرف پانی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھیج دیا تو انہوں نے بھی اس کی مانند جواب دیا یہاں تک کہ تمام ازواج کی طرف سے یہی جواب آیا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے ہاں صرف پانی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اس شخص کو آج رات مہمان رکھے گا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا تو ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایسا کروں گا وہ شخص اسے اپنے ساتھ

اپنی رہائش گاہ پر لے گیا اس نے اپنی بیوی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے اس عورت نے جواب دیا: جی نہیں۔  
مصرف بچوں کے کھانے کے لیے ہے تو اس شخص نے کہا: بچوں کو تم کسی چیز کے ساتھ بہلا دو جب رات کے کھانے کا وقت ہوگا تو تم  
انہیں سلا دینا جب ہمارا مہمان آئے گا تو تم چراغ بجھا دینا اور یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں ایک روایت میں یہ الفاظ  
ہیں: جب وہ کھانا شروع کرے گا تو تم اٹھ کر چراغ کے پاس جانا اور اسے بجھا دینا راوی بیان کرتے ہیں: (کھانے کے وقت وہ  
لوگ بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھالیا اور وہ دونوں میاں بھوکے رہے اگلے دن وہ (انصاری شخص) صبح نبی اکرم ﷺ کی خدمت  
میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اپنے مہمان کے ساتھ جو کیا ہے اللہ تعالیٰ کو وہ چیز پسند آئی ہے  
ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ”اور وہ لوگ اپنی ذات پر ایثار کرتے ہیں خواہ انہیں خود ضرورت  
ہو۔“ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**3906 -** وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ وَالضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ  
صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَلَّى عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَرِيقٍ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ  
قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَمَعْنَى لَا يَتَوَلَّى لَا يَقِيمُ حَتَّى يَشْتَدَّ عَلَى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرْجُ الضِّيقُ انْتَهَى  
وَقَالَ السَّعْدِيُّ مَعْنَاهُ لَا يَحِلُّ لِلضَّيْفِ أَنْ يَقِيمَ عِنْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ غَيْرِ اسْتِدْعَاءٍ مِنْهُ حَتَّى يَضِيقَ  
صَدْرُهُ فَيَبْطُلَ أَجْرُهُ انْتَهَى

قَالَ الْحَافِظُ وَاللُّغَوِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ تَأْوِيلَانِ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ يُعْطِيهِ مَا يَجُوزُ بِهِ وَيَكْفِيهِ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِذَا  
اجْتَاَزَ بِهِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ إِذَا قَصَدَهُ

وَالثَّانِي يُعْطِيهِ مَا يَكْفِيهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً يَسْتَقْبِلُهُمَا بَعْدَ ضَيَافَتِهِ

حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے بھرپور دعوت ایک دن اور ایک  
رات ہوگی اور عام مہمان نوازی تین دن تک ہوگی اس کے بعد جو ہوگا وہ صدقہ شمار ہوگا تاہم مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے  
کہ وہ میزبان کے ہاں اتنا عرصہ قیام کرے کہ اسے خرچ میں مبتلا کر دے۔“

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابو داؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں لفظ لا یتولی سے مراد یہ ہے کہ وہ قیام نہ کرے یہاں تک کہ میزبان کو مشقت کا شکار کر دے اور خرچ  
سے مراد تنگی ہے۔۔۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

خطابی بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تین دن کے بعد بھی میزبان کے ہاں  
مقیم رہے جبکہ میزبان کی طرف سے استدعا نہ ہو یہاں تک کہ میزبان کا دل تنگی کا شکار ہو جائے اور اس کا اجر ضائع ہو جائے ان کی  
بات یہاں ختم ہوگئی



حافظ بیان کرتے ہیں: علماء نے اس حدیث کی دو تاویلیں بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اسے وہ چیز دے جو اس کے لئے جائز ہو اور ایک دن اور ایک رات تک اس کے لئے کفایت کر جائے اور وہ آگے گزر جائے اور تین دن کے لئے اس وقت ہو جب مہمان نے اس کے ہاں آنے کا قصد کیا ہو

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ وہ ایک دن اور ایک رات کے لئے اس کی کفایت کرنے والی چیز اسے دیدے اور پھر اس کی ضیافت کے بعد اگلے دو دن اس کے ساتھ رہے۔

**3907** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلضَّيْفِ عَلَى مَنْ نَزَلَ بِهِ مِنَ الْحَقِّ ثَلَاثٌ لَمَّا زَادَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَعَلَى الضَّيْفِ أَنْ يَرْتَحِلَ لَا يُؤْتَمُ أَهْلُ الْمَنْزِلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْهَرَّازِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ سِوَى لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”مہمان جس شخص کے ہاں آئے ٹھہرتا ہے اس کا حق ہے کہ وہ تین دن (مہمان کی عزت افزائی کرے) اس سے زیادہ جو ہو گا وہ صدقہ ہو گا اور مہمان کو بھی چاہیے کہ وہ روانہ ہو جائے اور میزبان کو گناہ کا شکار نہ کرے“

یہ روایت امام احمد امام ابو یعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ لیث بن ابی سلیم کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

**3908** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَمَا ضَيْفٍ نَزَلَ بِقَوْمٍ لَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَدَرِ قَرَاهٍ وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”جو مہمان کسی قوم کے ہاں ٹھہرتا ہے اور مہمان ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ محروم رہا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل ہو گا کہ وہ اپنی مہمان نوازی کے حساب سے کچھ وصول کر لے اس پر کوئی حرج نہیں ہو گا۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**3909** - وَعَنْ أَبِي غَرِيْمَةَ وَهُوَ الْعِزْدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الضَّيْفِ حَقُّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ قَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو کریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”مہمان کی رات ہر مسلمان پر لازم ہے جو مہمان صبح کے وقت اس کے گھن میں اترے تو وہ اس کے ذمے قرض کی طرح ہو گا اگر وہ اسے چاہے تو آزاد کر دے اگر وہ چاہے تو اسے ترک کر دے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

”مہمان کی رات ہر مسلمان پر لازم ہے جو مہمان صبح کے وقت اس کے گھن میں اترے تو وہ اس کے ذمے قرض کی طرح ہو گا اگر وہ اسے چاہے تو آزاد کر دے اگر وہ چاہے تو اسے ترک کر دے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**3910-** وَعَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَمَا رَجُلٍ أَضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنْ نَصَرَهُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ بِقَرَى لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّحَاكُمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:  
”جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرے اور مہمان محروم ہونے کے عالم میں صبح کرے تو اگر وہ اس کی مدد کرتا ہے تو ہر مسلمان پر یہ لازم ہوگا کہ وہ میزبان کے کھیت اور مال میں سے اس رات کی مہمان نوازی کے حوالے سے کوئی چیز وصول کرے“  
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**3911-** وَعَنِ التَّلَبُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ حَقٌّ لَزَامٌ لِمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَدَقَ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ فِيهِ نَظَرٌ

❀❀ حضرت تلب بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”تین دن کی مہمان نوازی لازمی حق ہے جو اس کے بعد ہوگا وہ صدقہ شمار ہوگا۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو کل نظر ہے۔

**3912-** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ قَالَهَا ثَلَاثًا  
قَالَ رَجُلٌ وَمَا تَكْرَامَةُ الضَّيْفِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ

رَوَاهُ أَحْمَدُ مَطُولًا مُخْتَصِرًا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالتَّبَزُّارُ وَأَبُو يَعْلَى  
❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! مہمان کی عزت افزائی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین دن (تک کی مہمان نوازی) اس کے بعد جو زائد ہوگا وہ صدقہ شمار ہوگا۔

یہ روایت امام احمد نے مطول اور مختصر دونوں طرح سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند صحیح ہے اسے امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے۔

**3913-** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَعْنُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ فَمَا زَادَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَكُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ  
رَوَاهُ التَّبَزُّارُ وَرَوَاتِهِ ثَقَاتٌ

❀❀ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”مہمان نوازی تین دن تک ہوگی جو اس سے زیادہ ہوگی وہ صدقہ شمار ہوگی اور ہر نیکی صدقہ ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**3914 -** وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَقَرَأَ الضَّيْفَ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص نماز ادا کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے رمضان کے روزے رکھتا ہے اور مہمان نوازی کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

**3915 -** وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَامَةُ تَصِلُ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهُ مَوْضُوعَةً رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”فرشتے اس شخص کے لئے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا دسترخوان بچھا رہتا ہے۔“ یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**3916 -** وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَيْرُ اسْرِعَ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَغَيْرِهِ

قَالَ الْحَافِظُ وَتَقْدِمُ بَابُ فِي إِطْعَامِ الطَّعَامِ وَفِيهِ غَيْرُ مَا حَدِيثُ يَلْقَى بِهَذَا الْبَابِ لَمْ نَعِدْ مِنْهَا شَيْئًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جس گھر میں کھانا کھایا جاتا ہے (یعنی جس میں مہمان کو کھانا کھلایا جاتا ہے) بھلائی اس گھر کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے جاتی ہے جتنی تیزی سے چھری اونٹ کی کواہن میں اترتی ہے۔“ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اسے امام ابن ابودنیانے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: کھانا کھلانے سے متعلق باب میں روایت گزر چکی ہے وہاں اور بھی روایات گزری ہیں جو اس باب کے لئے مناسب ہیں لیکن ہم نے کسی روایت کو دہرایا نہیں ہے۔

**3917 -** وَعَنْ شَهَابِ بْنِ عِبَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ وَفَدِ عَبْدِ الْقَيْسِ وَهُمْ يَقُولُونَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ فَرَحُهُمْ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ أَوْسَعُوا لَنَا فَقَعَدْنَا فَرَحَّبَ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَنَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا فَقَالَ مِنْ سِيدِكُمْ وَزَعِيمِكُمْ فَأَشْرَنَا جَمِيعًا إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ عَائِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَذَا الْأَشَجُّ فَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضَعَ عَلَيْهِ الْأَسْمَ لَضَرْبَةِ كَأَنَّ بَوَاجِهِ بِحَافِرِ حِمَارٍ

قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَخَلَّفَ بَعْدَ الْقَوْمِ لِعَقْلِ رَوَاحِلِهِمْ وَحُصِمَ مَتَاعُهُمْ ثُمَّ أَخْرَجَ عَيْتَهُ فَأَلْقَى عَنْهُ نِثَابَ التَّسْفَرِ وَلَبَسَ مِنْ صَالِحِ نِثَابِهِ ثُمَّ أَهْلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَهُ وَانْكَأ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ الْأَشْجُ أَوْسَعَ الْقَوْمُ لَهُ وَقَالُوا هَهُنَا يَا أَشْجُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى قَاعِدًا وَقَبَضَ رِجْلَهُ هَهُنَا يَا أَشْجُ لَقَعَهُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ بِهِ وَالْطُّفَهَ وَسَأَلَهُ عَنْ بِلَادِهِمْ وَاسْمَى لَهُمْ قَرْيَةَ قَرْيَةَ الصَّفَا وَالْمَشْقَرِ وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنْ قُرَى هَجَرَ فَقَالَ يَا بَيْتِي وَآمِي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَأْتِ أَغْلَمُ بِأَسْمَاءَ قَرَانَا مَنَا فَقَالَ إِنِّي وَطِئْتُ بِلَادَكُمْ وَلَسَحَ لِي فِيهَا

قَالَ ثُمَّ أَهْلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَكْرَمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ أَشْبَاهُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ أَشْبَهَ شَيْءٍ بِكُمْ أَشْعَارًا وَأَبْشَارًا

أَسْلَمُوا طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ وَلَا مُؤْتَوَرِينَ إِذْ أَبِي قَوْمٌ أَنْ يَسْلَمُوا حَتَّى قَتَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا قَالَ كَيْفَ رَأَيْتُمْ كَرَامَةَ إِخْوَانِكُمْ لَكُمْ وَضِيالَتَهُمْ بِأَبَائِكُمْ

قَالُوا خَيْرَ إِخْوَانٍ أَلَانُوا لِرُشْنَا وَأَطَابُوا مَطْعَمَنَا وَبَاتُوا وَأَصْبَحُوا يَعْلَمُونَا كِتَابَ رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَنَةِ نَبِينَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرِحَ وَهَذَا الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

الْعَبَةِ يَفْتَحُ الْعَيْنَ الْمُتَهَمَلَةَ وَسُكُونُ الْبَاءِ الْمُشْتَاةُ تَحْتَ بَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ هِيَ مَا يَجْعَلُ الْمُسَافِرُ فِيهِ الْبِشَابَ

شہاب بن عباد بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبدالقیس قبیلے کے وفد میں شامل ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے جب ہم ان لوگوں کے ہاں پہنچے تو ان لوگوں نے ہمارے لئے گنجائش پیدا کی ہم بیٹھ گئے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خوش آمدید کہا آپ ﷺ نے ہمارے لئے دعا کی پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: تمہارا سردار اور تمہارا قائد کون ہے تو ہم سب نے منذر بن عامر کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ زخم والا شخص؟ تو پہلے دن ان کا یہ نام رکھا گیا جو اس ضرب کی وجہ سے تھا جو ایک گدھے کے پاؤں مارنے کی وجہ سے ان کے چہرے میں لگی تھی ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! وہ حاضرین سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی سواری بندھوائی۔ سامان رکھوایا تھا پھر اپنا لباس نکال کر سفر کے کپڑے اتار کر عمدہ لباس پہنا تھا اور پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں پھیلانے ہوئے تھے اور ٹیک لگائی ہوئی تھی جب ان حج قریب آئے تو لوگوں نے ان کے لئے گنجائش پیدا کی لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حج ہیں نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ ﷺ نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: اے حج! اس طرف بیٹھو وہ نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف بیٹھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان پر مہربانی کی اور ان کے علاقے کے بارے میں ان سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کے سامنے ایک ایک بستی کا الگ سے نام لیا صفا کا مشقر کا اور ہجر کی دوسری بستیوں کا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہماری بستیوں کے ناموں کے بارے میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے



علاقوں کا سفر کیا ہے اور اچھی طرح کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ انصار کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کے گروہ تم لوگ اپنے بھائیوں کی عزت افزائی کرو کیونکہ اسلام کے حوالے سے یہ تمہارے ساتھ اسی طرح مشابہت رکھتے ہیں جس طرح کوئی بھی چیز تمہارے ساتھ مشابہت رکھ سکتی ہے علامت کے اعتبار سے اور خوشخبری کرنے کے حوالے سے بھی یہ لوگ اسلام قبول کر کے اپنی رضامندی کے ساتھ آئے ہیں جب لوگوں نے انکار کر دیا تھا کہ اسلام قبول کریں یہاں تک کہ انہوں نے لڑائی کی اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم نے اپنے بھائیوں کی طرف سے کیسا طرز سلوک پایا اور انہوں نے تمہاری کیسی مہمان نوازی کی؟ تو ان لوگوں نے بتایا: یہ بہترین بھائی ہیں انہوں نے بچھونے نرم کر دیے اور عمدہ کھانے کھلائے رات بسر کی اور صبح انہوں نے ہمارے پروردگار کی کتاب اور ہمارے نبی کی سنت کی تعلیم بھی دی تو نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند آئی اور آپ ﷺ اس سے خوش ہوئے۔

یہ حدیث طویل روایت ہے جسے امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ العیبه اس سے مراد وہ چیز ہے جس میں مسافر شخص اپنے کپڑے رکھتا ہے۔

**3918** - وَعَنْ حميد الطويل عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ يَمُودُونَ فِي مَرَضٍ لَهُ

فَقَالَ يَا جَارِيَّةَ هَلْ لِي بِأَصْحَابِنَا وَلَوْ كَسَرْنَا لَنَاقِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ مِنْ أَعْمَالِ الْجَنَّةِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حمید طویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان کی بیماری کے دوران کچھ لوگ ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! ہمارے ساتھیوں کے لئے کوئی چیز پیش کر دو خواہ روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اچھے اخلاق جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ہیں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**3919** - وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَضِيفُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ الصَّحِيحُ خَلَا ابْنُ لَهْيَعَةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اس شخص میں بھلائی نہیں ہے جو مہمان نوازی نہیں کرتا۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔

الترهيب أن يحقر المرء ما قدم إليه أو يحقر ما عنده أن يقدمه للضيف

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی اس چیز کو حقیر سمجھے جو دوسرے نے اس کے سامنے پیش کی

ہو یا آدمی اپنے پاس موجود کسی چیز کو مہمان کے سامنے پیش کرنے کے حوالے سے حقیر سمجھے

**3920** - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ جَاهِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ إِلَيْهِمْ خُبْرًا وَعَلَا فَقَالَ كُلُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَعْمُ الْإِدَامُ النُّعْلُ

إِنَّهُ هَلَاكٌ بِالرَّجُلِ أَنْ يَدْخُلَ إِلَيْهِ النَّفَرُ مِنْ إِخْوَانِهِ فَيَحْتَقِرَ مَا فِي بَيْتِهِ أَنْ يَقْدِمَهُ إِلَيْهِمْ وَهَلَاكٌ بِالْقَوْمِ أَنْ يَحْتَقِرُوا مَا قَدِمَ إِلَيْهِمْ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَكَفَى بِالْمَرْءِ شَرًّا أَنْ يَحْتَقِرَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهِ وَبَعْضُ أَصَانِيدِهِمْ حَسَنٌ وَنَعْمُ الْإِدَامُ النُّعْلُ

فِي الصَّحِيحِ وَلَعَلَّ قَوْلَهُ إِنَّهُ هَلَاكٌ بِالرَّجُلِ إِلَى آخِرِهِ مِنْ كَلَامِ جَابِرٍ مَدْرُجٍ غَيْرِ مَرْفُوعٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
 ﴿﴾ عبد اللہ بن عمیرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے انہوں نے ان کے سامنے روٹی اور سرکہ رکھا اور فرمایا: تم لوگ کھاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”سرکہ بہترین سالن ہے اور آدمی کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کے کچھ بھائی اس کے ہاں آئیں تو گھر میں جو کچھ موجود ہو وہ اسے اپنے بھائیوں کے سامنے پیش کرنے کو حقیر سمجھے اور لوگوں کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ان کے سامنے جو چیز پیش کی گئی ہو وہ اسے حقیر سمجھیں۔“

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”آدمی کے برے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اس چیز کو حقیر سمجھے جو اس کے سامنے پیش کی گئی ہو۔“  
 اس کی اسانید میں سے بعض حسن ہیں جبکہ روایت کے یہ الفاظ کہ ”سرکہ بہترین سالن ہے۔“ یہ صحیح میں بھی منقول ہے شاید روایت کے یہ الفاظ آدمی کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے اس کے بعد سے لے کے آخر تک کا کلام حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا کلام ہو جو مدرج ہو مرفوع نہ ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

### ۸ - التَّوْبَةُ فِي الزَّوْعِ وَغُرْسِ الْأَشْجَارِ الْمَشْمُورَةِ

باب: کھیتی باڑی کرنے اور پھل دار درخت لگانے کے بارے میں ترغیبی روایات

3821 - عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سَوَّقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزُوهَ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
 ﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو چیز بھی کھاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوگا اس میں سے جو چیز چوری ہو جاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوگا اور جو شخص اس میں سے کچھ بھی حاصل کرتا ہے تو یہ چیز قیامت تک اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی۔“

3822 - وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا لِيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا ذَايَةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى

يَوْمِ الْقِيَامَةِ

❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو بھی انسان یا جانور یا پرندہ کھاتا ہے تو قیامت تک وہ چیز اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی۔“

**3923 -** وَلَيْسَ رِوَايَةٌ لَهُ لَا يَغْرُسُ مُسْلِمٌ غَرَسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا لَهَا كُلٌّ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا ذَايَةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بِرِزْوِهِ يَسْكُونُ الرِّاءَ وَفَتَحَ النَّزَايَ بَعْدَهُمَا هَمْزَةٌ مَعْنَاهُ يُصِيبُ مِنْهُ وَيَنْقُصُهُ  
❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے جو بھی انسان یا جانور یا جو بھی چیز کچھ کھا لیتے ہیں تو یہ چیز اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگی۔“ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے  
لفظ برزؤہ اس میں رسا کن ہے ز پر زبر ہے اس کے بعد ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سے حاصل کرے یا اس میں کمی کر دے۔

**3924 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرُسُ غَرَسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالْعَرِمَلِيُّ  
❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے کوئی بھی پرندہ یا انسان کچھ کھاتا ہے تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

**3925 -** وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى بَنِيَانًا فِي غَيْرِ ظِلْمٍ وَلَا اِعْتِدَاءٍ أَوْ غَرَسَ غَرَسًا فِي غَيْرِ ظِلْمٍ وَلَا اِعْتِدَاءٍ كَانَ لَهُ اَجْرُ جَارِيَةٍ مَا اَنْتَفَعَ بِهِ مِنْ خَلْقِ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى . رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ زَبَانَ

❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی ظلم کے بغیر اور زیادتی کے بغیر کوئی عمارت بناتا ہے یا کسی ظلم اور زیادتی کے بغیر کوئی پودا لگاتا ہے تو اس کو ایسا اجر ملے گا جو اس وقت تک جاری رہے گا جب تک بحمان کی مخلوق اس سے نفع حاصل کرتی رہے گی۔“

یہ روایت امام احمد نے زبان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**3926 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْقَاصِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْرُسُ مُسْلِمٌ غَرَسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا لَهَا كُلٌّ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا طَائِرٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ اَجْرٌ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے جو بھی انسان یا پرندہ یا جو بھی چیز اس میں سے کچھ کھاتے

ہیں تو اس شخص کو اس کا اجر ملے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے بحکم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**3827** - وَعَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ زَوْعًا فَكُلَ مِنْهُ الطَّيْرُ أَوْ الْعَالِيَةُ كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاسْنَادُ أَحْمَدَ حَسَنٌ

حضرت خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کھیت لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی پرندہ یا جاندار چیز کچھ کھا لیتی ہے تو یہ اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگا۔“

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی سند حسن ہے۔

**3828** - وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَذْنِ هَاتَيْنِ مِنْ نَصَبِ شَجَرَةٍ فَصَبْرٌ عَلَى حِفْظِهَا وَالْقِيَامُ عَلَيْهَا حَتَّى تَشْمَرَ كَانَ لِي كُلِّ شَيْءٍ يَصَابُ مِنْ ثَمَرِهَا صَدَقَةٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيهِ قِصَّةٌ وَاسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ

نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ان دونوں کانوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص کوئی درخت لگاتا ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتا ہے یہاں تک کہ وہ درخت پھل دار ہو جاتا ہے تو اس کے پھل میں سے جو بھی چیز لی جائے گی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ چیز صدقہ شمار ہوگی۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس میں ایک واقعہ منقول ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**3829** - وَعَنْ أَبِي الذَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرُسُ غَرْسًا بِدِمَشْقَ لَقَالَ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ آدَمِيٌّ وَلَا خَلْقٌ مِنَ خَلْقِ اللَّهِ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا نَقَدَمُ

حضرت ابو ذر راء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ایک شخص ان کے پاس سے گزرا وہ اس وقت دمشق میں پودا لگا رہے تھے اس شخص نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہو کر یہ کام کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میرے بارے میں جلدی نہ کرو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو بھی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جو بھی چیز اس کو کھاتی ہے تو یہ چیز اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگی۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

**3830** - وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرُسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ذَلِكَ الْغَرْسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ مُنْتَجِعٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ



حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کوئی پودا لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اتنا ہی اجر نوٹ کر لیتا ہے جتنا اس پودے میں سے (اناج) نکلے گا۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے صرف عبداللہ بن عبدالعزیز لیشی نامی

راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

**3931 -** وَتَقْدِمُ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ وَغَيْرِهِ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُ

يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ لِي قَبْرُهُ وَهُوَ بَعْدَ مَوْتِهِ مِنْ عِلْمٍ أَوْ كَرِي نَهْرًا أَوْ حَفْرٍ بَنِي أَوْ عَرَسٍ نَحْلًا أَوْ

بَنِي مَسْجِدًا أَوْ وَرَثَ مُصْحَفًا أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ . رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَأَبُو نَعِيمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ

اس سے پہلے کتاب العلم میں اور دیگر ابواب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”سات کام ایسے ہیں جن کا اجر بندے کے لئے جاری رہتا ہے جبکہ بندہ قبر میں ہوتا ہے اور یہ اجر اس کے مرنے کے بعد بھی

ملتا ہے جس شخص نے کسی علم کی تعلیم دی ہو یا نہر جاری کی ہو یا کنواں کھدوایا ہو یا درخت لگایا ہو یا مسجد بنائی ہو یا قرآن مجید وارثت

میں منتقل کیا ہو یا ایسی اولاد چھوڑی ہو جو مرنے کے بعد بھی اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو۔“

یہ روایت امام بزار امام ابو نعیم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

**3932 -** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ

الْأَرْبَعَاءِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَيْهِمْ أَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ كُنْتُمْ لِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا لَا

تَعْبُدُونَ اللَّهَ تَحْمِلُونَ الْكُلَّ وَتَفْعَلُونَ فِي أَمْوَالِكُمُ الْمَعْرُوفَ وَتَفْعَلُونَ إِلَى ابْنِ السَّبِيلِ حَتَّى إِذَا مِنْ اللَّهِ

عَلَيْكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِسَبِيهِ إِذَا أَنْتُمْ تَحْصِنُونَ أَمْوَالَكُمْ فِيمَا يَأْكُلُ ابْنُ آدَمَ أَجْرًا وَفِيمَا يَأْكُلُ السَّبْعُ وَالطَّيْرُ أَجْرًا

قَالَ فَرَجَعَ الْقَوْمُ فَمَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا هَدَمَ مِنْ حَدِيقَتِهِ ثَلَاثِينَ بَابًا . رَوَاهُ الْحَاكِمُ

وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ قَالَ وَفِيهِ النَّهْيُ الْوَاضِحُ عَنْ تَحْصِينِ الْحَيْطَانِ وَالنَّخِيلِ وَالْكَرْمِ وَغَيْرِهَا مِنَ

الْمَحْتَاجِينَ وَالْجَانِعِينَ أَنْ يَأْكُلُوا مِنْهَا شَيْئًا أَنْتَهَى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بنوعمر و بنوعوف کے محلے میں بدھ کے دن تشریف لایا کرتے

تھے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اسے

انصار کے گروہ! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں جب تم لوگ اللہ تعالیٰ کی

عبادت نہیں کرتے تھے تو تم لوگوں کا بوجھ اٹھایا کرتے تھے اور اپنے اموال میں نیکیاں کیا کرتے تھے اور مسافر کے ساتھ اچھا سلوک

کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اپنے نبی کے ذریعے تم پر احسان کیا تو اب تم اپنے اموال کو محفوظ کر لیتے

ہو انسان جو چیز کھاتا ہے اس کا اجر ملتا ہے درندے اور پرندے جو چیز کھاتے ہیں اس چیز کا اجر ملتا ہے راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے

پہلے والا طرز عمل دوبارہ شروع کر دیا ان میں سے ہر ایک نے اپنے باغ کے دروازے گرا دیے یہاں تک کہ انہوں نے تیس

دروازے گرا دیے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے وہ فرماتے ہیں اس میں اس بات کی واضح ممانعت موجود ہے کہ باغات اور کھجوروں کے باغات اور دیگر پھلوں وغیرہ کے باغات کے گرد دیوار بنانا ممنوع ہے جو ان لوگوں کے لئے ہو جو محتاج اور بھوکے ہوتے ہیں تاکہ وہ اس میں سے کچھ کھانہ سکیں ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

### التَّرهيب من البخل والشح والترغيب في الجود والسخاء

باب: بخل اور کنجوسی کے بارے میں ترغیبی روایات اور جود و سخا کے بارے میں ترغیبی روایات

3933- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكُسلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں کنجوسی سے کسل مندی سے زیادہ طویل عمر ہو جانے سے قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3934- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلُكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

الشُّحُّ مِثْلُ الشَّيْنِ هُوَ الْبُخْلُ وَالْحَرَمُ وَقَبْلَ الشُّحِّ الْحَرَمُ عَلَى مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَالْبُخْلُ بِمَا عِنْدَكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور تم بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا اس نے ان لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور حرام چیزوں کو حلال کر لیں“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ”الشح“ اس سے مراد بخل اور حرص ہے ایک قول کے مطابق شح سے مراد اس چیز کی حرص ہے جو آپ کے پاس نہ ہو اور بخل اس چیز کے بارے میں ہوتا ہے جو آپ کے پاس ہو۔

3935- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّاكُمْ وَالْفُحْشَ وَاتْمَحْشَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَمَحِّشَ وَإِنَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّهُ هُوَ الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّهُ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلُكُمْ فَسَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَدَعَا مَنْ كَانَ قَبْلُكُمْ فَسَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَدَعَا مَنْ كَانَ قَبْلُكُمْ فَاسْتَحَلُّوا حَرَامَهُمْ . رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”فی شی اور فحش کلامی سے بچ کے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحاشی کرنے والے اور فحش کلامی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور ظلم سے بچ

کے رہو کیونکہ وہ قیامت کے دن تاریکیوں کے شکل میں ہوگا اور جس سے بچ کے رہو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ قطع رحمی کریں اور اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کی حرمتوں کو پامال کریں۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**3938** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَيُّكُمْ وَالْفُحْشَ وَالْفُحْشَ وَأَيُّكُمْ وَالشَّحَّ فَإِنَّمَا هَلَكٌ مَنْ كَانَ قَبْلُكُمْ بِالشَّحِّ أَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْبَخْلِ لِيَبْخُلُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ فَقَجَرُوا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ يَسْلُمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ وَبِدَكَ

فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ وَالْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِي

فهِجْرَةُ الْبَادِي أَنْ يُجِيبَ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيعَ إِذَا أُمِرَ وَهِجْرَةُ الْحَاضِرِ اعْظَمُهَا بِلِيَةِ وَأَفْضَلُهَا أَجْرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُخْتَصِرًا وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور تم فحش کلامی اور فحاشی سے بچو اور تم بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بخل کے ذریعے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے اس نے انہیں قطع رحمی کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی اس نے انہیں بخل کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا اس نے انہیں گناہ کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسلام کی کون سی چیز اچھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ دوسرے مسلمان تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے سلامت رہیں اس شخص نے یا کسی اور صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس چیز سے لاتعلق ہو جاؤ جو تمہارے پروردگار کو ناپسند ہو ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے شہری کی ہجرت اور دیہاتی کی ہجرت دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ آجائے اور جب حکم دیا جائے تو اس کی اطاعت کرے لیکن شہری کی ہجرت زیادہ بڑی آزمائش ہوتی ہے اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**3937** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا لِي الرَّجُلُ شَحَّ هَالَعٍ وَجَبْنِ خَالَعٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

قَوْلُهُ شَحَّ هَالَعٍ أَيُّ مَعَزْنٍ وَالْهَلْعُ أَشَدُّ الْفَرْعِ

وَقَوْلُهُ جَبْنِ خَالَعٍ هُوَ شِدَّةُ الْخَوْفِ وَعَدَمُ الْإِقْدَامِ وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ يَخْلَعُ قَلْبَهُ مِنْ شِدَّةٍ تَمَكُّنُهُ مِنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”آدمی میں سب سے بری چیز وہ حرص ہے جو غفلتیں کر دے اور وہ بزدلی ہے جو (دل کو) خالی کر دے“

یہ روایت امام ابو داؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے

متن کے یہ الفاظ شعر ہائے اس سے مراد غفلتیں کرنے والا ہے لفظ بلع کا مطلب شدید گھبراہٹ ہے اور متن کے الفاظ جہنم خالق اس سے مراد شدید خوف ہے کہ جب آدمی آگے نہ بڑھ سکے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کا دل اتنا خوف زدہ ہو کہ اسے ہٹنے نہ دے۔

**3938 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ شَحٌّ وَإِيمَانٌ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ أَطُولُ مِنْهُ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَتَقْدَمُ فِي الْجِهَادِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی بندے کے پیٹ میں اکٹھے نہیں ہوں گے اور حرص اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ انہوں نے اسے زیادہ طویل روایت کے طور پر امام مسلم کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو اس سے پہلے جہاد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

**3939 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَحَقَ الْإِسْلَامَ مَحَقُ الشُّحِّ شَيْءٌ . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّيْمِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اسلام کو کوئی چیز اس طرح نہیں مٹاتی جس طرح بخل مٹاتا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**3940 -** وَرَوَى عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَقُولُ الشَّيْخُ أَغْدَرُ مِنَ الظَّالِمِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذِبٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّيْخُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

نافع کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حرص کرنے والا شخص ظلم کرنے والے سے بھی زیادہ عہد شکن ہوتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حرص کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔



**3941-** وَرَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌ وَلَا مَنَانٌ وَلَا بَخِيلٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
الخب بفتح الخاء المُعْجَمَةِ وتكسر هو الخداع النخب

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”دھوکہ دینے والا احسان جتانے والا اور کنجوسی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے  
لفظ الخب میں خ پر زبر ہے اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد برادھوکہ ہے۔

**3942-** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بَيْنَهُ وَدَلَى فِيهَا ثَمَارُهَا وَشَقَ فِيهَا أَنْهَارُهَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ رِعْزَتِي وَجَلَالِي لَا يَجَاوِرُنِي فِيكَ بَخِيلٌ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا جَيِّدٌ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَيَأْتِي أَنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے جنت عدن کو پیدا کیا اور اس میں پھل لگائے اور اس میں نہریں جاری کیں پھر اس نے اس جنت کی طرف دیکھا اور اسے فرمایا تم کلام کرو تو اس جنت نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تمہارے اندر کوئی بخیل آکے نہیں رہے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں دو اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے اسے ابن ابودنیہ نے مفت جنت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جو اگر اللہ نے چاہا تو آگے چل کر آئے گی۔

**3943-** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَهْسَكَاتٌ وَثَلَاثٌ مَنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ كَفَّارَاتٌ وَثَلَاثٌ دَرَجَاتٌ فَأَمَّا الْمَهْلَكَاتُ فَشَحْ مُطَاعٌ وَهَوَى مُتَّبَعٌ وَاعْتِبَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ الْحَدِيثُ -

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَتَقْدِمُ فِي بَابِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ سَخْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین چیزیں ہلاکت کا شکار کرنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں تین چیزیں کفارہ بننے والی ہیں اور تین چیزیں درجات (میں اضافے کا باعث) ہیں جہاں تک ہلاک کرنے والے چیزوں کا تعلق ہے تو ایسی حرص جس کی پیروی کی جائے ایسی نفسانی خواہش جس کے پیچھے چل جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا۔“ الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس سے پہلے نماز کے انتظار سے کے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو اس کی مانند ہے۔

**3944-** وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُجِبُهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ

يُغْضِبُهُمُ اللَّهُ . فَذَكَرَ الْحَدِيثُ إِلَى أَنْ قَالَ وَيَغْضُضُ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْبَخِيلُ وَالْمُنْكَرُ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِي صَدَقَةِ السِّرِّ

❀ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے۔“

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی، بخیل اور منکر شخص کو ناپسند کرتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ یہ روایت پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی

ہے۔

**3945-** وَرَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَصَلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوسَى

❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو خصلتیں کسی مومن میں اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں بخل اور برے اخلاق۔“

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت

کو صرف صدقہ بن موسیٰ سے منقول روایت کے طور پر ہی جانتے ہیں۔

**3946-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ

لَقَرِيبٍ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ

مِنَ النَّارِ وَلِجَاهِلٍ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ إِنَّمَا يَرَوِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سخی شخص اللہ تعالیٰ کے بھی قریب ہوتا ہے اور جنت کے بھی قریب ہوتا ہے اور لوگوں کے بھی قریب ہوتا ہے اور جہنم سے

دور ہوتا ہے جبکہ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے دور ہوتا ہے اور جہنم کے قریب ہوتا ہے اور جاہل سخی

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کجیوں کا عابد سے زیادہ پسندیدہ ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے سعید بن محمد وراق کی یحییٰ بن سعید کے حوالے سے اعرج سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے

جنہوں نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

مرسل روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

3947 - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنْ كُلُّ جَوَادٍ فِي

الْجَنَّةِ حَتَمَ عَلَى اللَّهِ وَأَنَا بِهِ كَفِيلٌ

أَلَا وَإِنْ كُلُّ بَخِيلٍ فِي النَّارِ حَتَمَ عَلَى اللَّهِ وَأَنَا بِهِ كَفِيلٌ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْجَوَادِ وَمَنْ الْبَخِيلُ قَالَ الْجَوَادُ مَنْ جَادَ بِحُقُوقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَالِهِ وَالْبَخِيلُ مَنْ مَنَعَ حُقُوقَ اللَّهِ وَبَخَلَ عَلَى رِبِهِ وَلَيْسَ الْجَوَادُ مَنْ أَخَذَ حَرَامًا وَأَنْفَقَ إِسْرَافًا - رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَهُوَ غَرِيبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”خبردار ہر نیک شخص جنت میں جائے گا یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور میں اس کا کفیل ہوں اور خبردار ہر ستمی شخص جہنم میں جائے گا یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور میں اس کا کفیل ہوں لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سخی کون ہے اور بخیل کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سخی وہ ہے جو اپنے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حقوق پورے کرتا ہو اور بخیل وہ ہے جو اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہ کرتا ہو وہ اپنے پروردگار کے مقابلے میں بخل کا اظہار کرے وہ شخص سخی نہیں ہے جو حرام طور پر مال کو حاصل کرے اور اسراف کے طور پر اسے خرچ کرے“

یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت غریب ہے۔

3948 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ

وَالْفَاجِرُ غَبٌّ لَنِيْمٍ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قَالَ الْحَافِظُ لَمْ يُضَعِّفْهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُمَا ثِقَاتٌ سَوِيٌّ بَشَرٌ بِنِ رَافِعٍ وَقَدْ وَثِقَ قَوْلُهُ غَرِيبٌ كَرِيمٌ أَيْ لَيْسَ بِدَيٍّ مَكْرٍ وَلَا فُتْنَةٍ لِلشَّرِّ فَهُوَ يَنْخَدِعُ لَانْقِيَادِهِ وَلِئِنَّهُ وَالْغَبُّ يَفْتَحُ الْخَاءَ الْمُعْجَمَةَ وَتَكْسِرُ هُوَ الْخَدَاعُ السَّاعِي بَيْنَ النَّاسِ بِالشَّرِّ وَالْفُسَادِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومن مہربان اور کریم ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے

حافظ بیان کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا ہے بشر بن رافع کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اس

راوی کو بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

3948- منہن اسی داور - کتاب الذوب باب فی حسن العشرة - حدیث: 4179 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب البرسان اما حدیث مصر - حدیث: 115 السنن الکبریٰ للبیہقی - کتاب الصلوات باب: بیان مکارم الاخلاق ومعانیہا شی من کان متخلفا بہا - حدیث: 19359 مسند احمد بن حنبل مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ - حدیث: 8933 مسند اسی علی الموصلی - مسند ابی ہریرہ حدیث: 5870 معجم ابن الأعرابی حدیث: 696 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الفاء ما مسند شعب بن مالک - باب حدیث: 15924 شعب البرسان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب البرسان فصل فی لین العاصب - حدیث: 7871 حلیۃ الاولیاء - المعراج بن الفرافصة حدیث: 3484 الذوب المفرد للبخاری - باب ما ذکر فی المکر والعریفة حدیث: 431

متن کے الفاظ غر کریم اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فریب کرنے والا نہیں ہوتا اور شر اپنے اندر نہیں رکھتا کہ وہ شرکی پیروی کرے یا وہ شر اس کے لئے نرم ہو جائے اور لفظ خب کا مطلب دھوکہ دینا ہے جو لوگوں کے درمیان شر اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

**3949 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَمْرًاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سَمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ لَظْهَرِ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَتْ أَمْرًاؤُكُمْ شَرَارُكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بَخْلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى يَسَائِكُمْ لَبِطُنِ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب تمہارے حکمران تمہارے بہترین لوگ ہوں گے اور تمہارے خوش حال لوگ مہربان (یا نخی) ہوں گے اور تمہارے معاملات آپس کے مشورے سے چلیں گے تو زمین کی پشت تمہارے لئے اس کے اندر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوگی اور جب تمہارے امراء تمہارے برے لوگ ہوں گے اور تمہارے خوش حال لوگ تمہارے کنجوس لوگ ہوں گے اور تمہارے امور خواتین کے سپرد ہوں گے تو زمین کا نیچے والا حصہ تمہارے لئے اس کے اوپر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوگا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**3950 -** وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا وَلِيَ أَمْرَهُمُ الْحُكَمَاءُ وَجَعَلَ الْمَالِ عِنْدَ السَّمَحَاءِ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ شَرًّا وَلِيَ أَمْرَهُمُ الشُّفَّهَاءُ وَجَعَلَ الْمَالِ عِنْدَ الْبَخْلَاءِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي مَرَاتِلِهِ

حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کا حکمران سمجھ دار لوگوں کو بناتا ہے اور مال نخی لوگوں کو دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بارے میں برائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کا حکمران بے وقوفوں کو بناتا ہے اور مال کنجوسوں کو دے دیتا ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے ”مراتیل“ میں نقل کی ہے۔

**3951 -** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ السَّخَاءُ حَلَقَ اللَّهُ الْأَعْظَمَ . رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”سخاوت اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بڑی (مخلوق) ہے۔“

یہ روایت امام شیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

**3952 -** وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَبِلَ وَلِيٌّ لِلَّهِ



عَرَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلَى السَّخَاءِ وَحَسَنَ الْخُلُقِ - رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ أَيْضًا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے ہر دوست کو سخاوت اور اچھے اخلاق فطری طور پر عطا کیے جاتے ہیں۔ یہ روایت بھی ابوشیخ نے نقل کی ہے۔

3953 - وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ

اسْتَخْلَصَ هَذَا الدِّينَ لِنَفْسِهِ فَلَا يَصْلُحُ لِدِينِكُمْ إِلَّا السَّخَاءُ وَحَسَنَ الْخُلُقِ إِلَّا فَرِيقًا دِينَكُمْ بِهِمَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْأَصْبَهَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ اسْتَخْلَصَ هَذَا الدِّينَ لَكَ كَرِهَ بِلَفْظِهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بیشک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اپنے لئے خالص قرار دیا ہے تو تمہارے دین کے لئے سخاوت اور اچھے اخلاق ہی مناسب ہیں خبردار تم اپنے دین کو ان دونوں کے ذریعے آراستہ کرو“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اصہبانی نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو منتخب کیا ہے..... اس کے بعد حسب سابق الفاظ ہیں۔

3954 - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ السَّيِّدُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ

بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا لِمَا فِي أَمْنِكَ سَيِّدٌ قَالَ بَلَى رَجُلٌ أَعْطَى مَالًا وَرِزْقًا سَمَاحَةً وَأَدْنَى الْفَقِيرِ وَقَلَّتْ شَكَائِهِ فِي النَّاسِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! سردار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم علیہم السلام لوگوں نے عرض کی: آپ کی امت میں سردار کون ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو مال دے اور نرمی کا مظاہرے اور غریب کے ساتھ ہمدردی اور لوگوں کو اس سے شکایات کم ہوں“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3955 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَيْتًا يُقَالُ

لَهُ بَيْتُ السَّخَاءِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ الْجَنَّةُ دَارُ الْأَسْخَاءِ

قَالَ الطَّبْرَانِيُّ تَفَرَّدَ بِهِ جَاهِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایک گھر ہے جسے بیت السخاء (سخاوت کا گھر) کہا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ابوشیخ نے کتاب الثواب میں بھی اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”جنت خیروں کا ٹھکانہ ہے۔“

امام طبرانی بیان کرتے ہیں: محمد بن عبد اللہ اسے نقل کرنے میں مفرد ہے۔

**3956** - وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ خَبِيبِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنِّي لَمْ أَخُذْكَ خَلِيلًا عَلَى أَنَّكَ أَعْبَدُ عِبَادَ لِي وَلَكِنْ أَطْلَعْتُ عَلَى قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمْ أَجِدْ قَلْبًا اسْخَى مِنْ قَلْبِكَ. رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ وَالطَّبَرَانِيُّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے میرے دوست جبرائیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیجا تو انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: اے حضرت ابراہیم علیہ السلام (اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا ہے:) اے ابراہیم! میں نے تمہیں اس لئے اپنا خلیل نہیں بنایا کہ تم میرے بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو بلکہ میں نے اہل ایمان کے دلوں کا جائزہ لیا تو مجھے تمہارے دل سے زیادہ سخی اور کوئی نہیں ملا“

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں اور امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے۔

**3957** - وَرَوَى عَنْ جَاهِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّزْقُ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ فِيهِ السَّخَاءُ أَسْرَعُ مِنَ الشَّفْعَةِ إِلَى مَنَامِ الْبَعِيرِ

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ أَيْضًا وَلَا بَنَ مَا جَاءَهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَتَقَدَّمَ لَفْظُهُ فِي الصِّيَافَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جس گھر میں سخاوت ہوتی ہو اس گھر کی طرف رزق اس سے زیادہ تیزی سے جاتا ہے جتنی تیزی سے کوئی چھری اونٹ کی گواہی میں اترتی ہے۔“

یہ روایت بھی ابوشیخ نے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے جس کے الفاظ اس سے پہلے مہمان نوازی سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

**3958** - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجَافَوْا عَنْ ذَنْبِ السَّخَى فَإِنَّ اللَّهَ أَخَذَ بِيَدِهِ كُلَّمَا عَثَرَ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”سخی کی کوتاہی سے درگزر کرو کیونکہ جب کبھی بھی وہ غلطی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور اصہبانی نے نقل کی ہے اسے ابوشیخ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

## 10 - الترهیب من عود الإنسان فی ہبتہ

باب: ہبت کی ہوئی چیز واپس لینے کے بارے میں ترہیبی روایات

3959 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ

كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْنِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اپنی ہبت کی ہوئی چیز کو واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔“

3960 - وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَفِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْنِهِ فَبَاكِلَهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

وَلَفْظُ أَبِي دَاوُدَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْنِهِ . قَالَ قَتَادَةُ وَلَا نَعْلَمُ الْقِيءَ إِلَّا حَرَامًا

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اپنا ہبت واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے

اور اس قے کو کھا لیتا ہے۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد کی روایت کے

الفاظ یہ ہیں:

”اپنا ہبت واپس لینے والا اپنی قے کو دوبارہ کھانے والے کی مانند ہے۔“

قتادہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق قے حرام ہے۔

3961 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيهِ

فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ

أَعْطَاكَ بِدَرَاهِمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْنِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

قَوْلُهُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيْ أَعْطَيْتُ فَرَسًا لِبَعْضِ الْغَزَاةِ لِيُجَاهِدَ عَلَيْهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دے دیا پھر میں نے اسے خریدنے

کا ارادہ کیا میرا یہ اندازہ تھا کہ وہ شخص اسے سستے داموں فروخت کر دے گا میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو تم اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو دوبارہ نہ لو خواہ وہ تمہیں ایک درہم کے عوض میں وہ چیز دے

رہا ہو کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا شخص اپنی قے کو دوبارہ کھانے والے کی مانند ہے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ حملت علی فرس فی سبیل اللہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے ایک گھوڑا کسی غازی کو دیا تاکہ وہ اس

پر سوار ہو کر جہاد میں حصہ لے۔

3962 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ

أَنْ يُعْطَى لِرَجُلٍ عَطِيَّةٌ أَوْ يَهَبَ هَبَةٌ ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَكَدَهُ وَمِثْلَ الَّذِي يَرْجِعُ فِي عَطِيَّتِهِ أَوْ هَبَّتِهِ كَالْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْتِهِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کو کوئی عطیہ دے یا ہبہ کے طور پر کوئی چیز دے اور پھر اس کو واپس لے لے البتہ باپ کا معاملہ اس چیز کے بارے میں مختلف ہے جو چیز وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے اپنے عطیہ یا اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کوئی چیز کھاتا ہے جب وہ سیر ہو جاتا ہے تو قے کرتا ہے اور پھر اپنی قے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔“  
یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3963** - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَ الَّذِي يَسْتَرِدُّ مَا وَهَبَ كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَقْبِضُ فَيَأْكُلُ قَيْتَهُ فَإِذَا اسْتَرِدَّ الْوَاهِبَ فَلْيُوقِفْ فَلْيُحَرِّفْ بِمَا اسْتَرِدَّ ثُمَّ لِيُدْفَعْ مَا وَهَبَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

عمر و بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جو شخص ہبہ کی ہوئی چیز واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی مانند ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اپنی قے کھا لیتا ہے جب ہبہ کرنے والا کوئی چیز واپس لینا چاہے تو اسے ٹھہرا کر اس بات کا اعلان کیا جائے گا کہ یہ چیز واپس لینا چاہ رہا ہے اور پھر وہ چیز اسے واپس کر دی جائے گی جو اس نے ہبہ کی تھی۔“

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین وادخال السرور علیہم  
وما جاء فیمن شفع فاهدی الیہ

مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے اور ان پر خوشی داخل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اس شخص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے جو سفارش کرتا ہے اور پھر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر دی جاتی ہے

**3964** - عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَحْوُ الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلَمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَجَ اللَّهُ عَنْهُ بَهَا كُرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَزَادَ فِيهِ رِزِينَ الْقَبْلَرِيُّ وَمَنْ مَشَى مَعَ مَظْلُومٍ حَتَّى يَمُوتَ لَهُ حَقُّهُ قَبِلَتْ اللَّهُ قَدَمَيْهِ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ وَلَمْ أَرْ هَذِهِ الزِّيَادَةَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَصُولِهِ إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْأَصْبَهَانِيُّ كَمَا سَيَأْتِي



حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے جو شخص کسی مسلمان سے پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے دن کی کوئی پریشانی اس سے دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔“

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

رزین عہد ری نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”جو شخص کسی مظلوم کے ساتھ چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کا حق دلوادیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دونوں قدموں کو پلصراط پر ثابت رکھے گا جس دن پاؤں لڑکھڑاہے ہوں گے۔“

مصنف کہتے ہیں: میں نے یہ اضافہ ”اصول“ میں نہیں دیکھا اسے ابن ابودنیا اور اصہبانی نے نقل کیا ہے جیسا کہ آگے چل کر یہ روایت آئے گی۔

**3965** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كَرْبَةً مِنَ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنَ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسِرْ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسِرْ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی مسلمان سے دنیاوی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا جو شخص دنیا میں کسی عک دست کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی فراہم کرے گا جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔“

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**3966** - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ خَلْقًا

حَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ يَفْزَعُ النَّاسَ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ أُولَئِكَ الْأَعْمَلُونَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانٍ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ الْجَهْمِ بْنِ عُثْمَانَ وَلَا يَعْرِفُ عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ عَنْ الْحَسَنِ مُرْسَلًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ہے:

”بیشک اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق ہے جسے اس نے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے پیدا کیا ہے لوگ اپنی ضروریات کے حوالے سے ان کی طرف رخ کرتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اسے ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں جہم بن عثمان سے نقل کیا ہے اور یہ روایت امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے منقول ہونے کے حوالے سے معروف نہیں ہے اسے امام ابن ابی الدنیاء نے کتاب ”اصطناع المعروف“ میں حسن بصری کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**3987** - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَ أَقْوَامٍ نِعْمًا أَقْرَاهَا عِنْدَهُمْ مَا كَانُوا إِلَى حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَعْمَلُوهُمْ فَإِذَا مَلَوْهُمْ نَقَلَهَا إِلَى غَيْرِهِمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہے:

”اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کچھ لوگوں کے پاس مسلسل رہتی ہیں وہ ان نعمتوں کو ان لوگوں کے پاس رہنے دیتا ہے جب تک وہ مسلمانوں کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس حوالے سے اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتے جب وہ اس حوالے سے اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**3988** - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ أَقْوَامًا اخْتَصَمَهُم بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ يَقْرَهُمُ فِيهَا مَا بَدَلُوها فَإِذَا مَنَعُوها نَزَعَهَا مِنْهُمْ فَحَوَّلَهَا إِلَى غَيْرِهِمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَلَوْ قِيلَ بِتَحْسِينِ سَنَدِهِ لَكَانَ مُمَكَّنًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کچھ اقوام ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ خاص نعمتیں عطا کرتا ہے کیونکہ اس میں بندوں کا بھلا ہوتا ہے وہ ان نعمتوں کو بندوں کے پاس اس وقت تک رہنے دیتا ہے جب تک وہ لوگ انہیں خرچ کرتے رہتے ہیں جب وہ لوگ انہیں خرچ کرنا بند کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے ہٹا کر انہیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابی الدنیاء اور امام طبرانی نے مجمل کبیر اور مجمل اوسط میں نقل کی ہے اگر اس کی سند کو حسن قرار دیا جائے تو یہ ممکن

ہے۔

**3989** - وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَطَمْتَ نِعْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَبْدٍ إِلَّا اشْتَدَّتْ إِلَيْهِ مُؤْنَةُ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يَحْمِلْ تِلْكَ الْمُؤْنَةَ لِلنَّاسِ فَقَدْ عَرَصَ تِلْكَ النِّعْمَةَ لِلزَّوَالِ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتَّبْرَانِيُّ وَغَيْرُهُمَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

”اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بندے پر زیادہ رہتی ہیں جب تک لوگ پریشانی میں اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جو شخص لوگوں کی پریشانی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تو وہ ان نعمتوں کو زوال کے لئے پیش کر دیتا ہے۔“

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3970 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَاسْبَغَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ حَوَائِجِ النَّاسِ إِلَيْهِ فَيَبْرُمُ فَقَدْ عَرَضَ بِكَ النِّعْمَةُ لِلزَّوَالِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی نعمت کرتا ہے اور وہ اس نعمت کو خرچ کرتا ہے اور اسے لوگوں کی ضروریات میں استعمال کرتا ہے اور پھر کمینگی کا اظہار کرتا ہے تو گویا وہ اس نعمت کو زوال کے لئے پیش کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3971 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَيْحُهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اغْتِكَافٍ عَشْرٍ مِائِينَ وَمَنْ اغْتِكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خُنَادِقٍ كُلُّ خُنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقِينَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْحَاكِمِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَأَنْ يَمْشِيَ أَحَدُكُمْ مَعَ أَيْحِهِ فِي لُضَاءِ حَاجَتِهِ وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَغْتِكَفَ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَمْرَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے زیادہ بہتر ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیتا ہے جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان اس سے زیادہ فاصلہ زیادہ ہوتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”کسی شخص کا اپنے بھائی کے ساتھ چل کر جانا کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے اور اس کا اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا یہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کہ وہ شخص میری اس مسجد میں دو ماہ اعتکاف کرے۔“

3972 - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

مَشَى فِي حَاجَةٍ أَيْحُهُ حَتَّى يَشْتَبَهَا لَهُ أَظْلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَصْلُونَ لَهُ وَيَذْعُونَ لَهُ إِنْ كَانَ صَبَاحًا حَتَّى يُمِيسَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً حَتَّى يَصْبَحَ وَلَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً . رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اپنے بھائی کے کام کے سلسلے چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی حاجت کو پوری کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کرتا ہے جو اس کے لئے رحمت کرتے ہیں جو اس کے لئے دعا کرتے ہیں اگر اس نے صبح کے وقت کام کیا ہو تو وہ فرشتے شام تک ایسا کرتے ہیں اور اگر اس نے شام کے وقت کام کیا ہو تو وہ فرشتے صبح تک ایسا کرتے ہیں اور وہ شخص اپنے پاؤں نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ اس سے پہلے ہی اس کام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**3873 -** وَرَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعَانَ عَبْدًا فِي حَاجَتِهِ ثَبَتَ اللَّهُ لَهُ مَقَامَهُ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بھی روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی بندے کے کام کے سلسلے میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس جگہ ثابت قدم رکھے گا جب قدم لڑکھڑاہے ہوں گے۔“

**3874 -** وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ اللَّهُ فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ مسلسل بندے کی حاجت روائی کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا رہتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

**3875 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ خَلْقٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُسْرَجُونَ بِالرَّجُلِ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي فَيَقُولُ وَمَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَمَا الَّذِي اسْتَوْهَيْتُ وَضَوُّهُ أَقْوَمُ مِنْكَ فَيُسْفَعُ فِيهِ وَيَمْرُجُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي فَيَقُولُ وَمَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَمَا الَّذِي بَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا فَيُقْبَلُ لَكَ فَيُسْفَعُ لَهُ فَيُسْفَعُ فِيهِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ يَخْتَصَرُ وَابْنُ مَاجَةَ وَتَقَدَّمَ لَفْظُهُ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ  
الْوَضُوءُ يَفْتَحُ الْوَأْوُ وَهُوَ الْمَاءُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اہل جہنم میں سے کچھ لوگ نکلیں گے ان میں سے ایک شخص کسی جنتی کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ وہ دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہ شخص ہوں جس سے تم نے وضو کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تمہیں وہ دے دیا تھا تو وہ جنتی اس شخص کی سفارش کرے گا اسی طرح ایک شخص گزرے گا اور کہے گا اے شخص! کیا تم نے مجھے



پہچانا نہیں؟ وہ دریافت کرے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں وہ شخص ہوں کہ جسے تم نے فلاں فلاں کام کے سلسلے میں بھیجا تھا تو میں نے تمہارا وہ کام کروادیا تھا تو وہ جنتی اس شخص کی شفاعت کرے گا تو اس شخص کی شفاعت مقبول ہوگی۔“

یہ روایت ابن ابودنیا نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں اسے اصہبانی نے بھی نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الوضوء اس میں وپرزیر ہے اس سے مراد وہ پانی ہے جس کے ذریعے وضو کیا جاتا ہے۔

**3976** - وَرَوَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ آخِيهِ

الْمُسْلِمِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ سَعِيمٍ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ سَعِيمَيْنِ مَسِيئَةٍ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ فَارَقَهُ فَإِنْ قَضَيْتَ حَاجَتَهُ عَلَى يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَإِنْ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ وَالْأَصْهَانِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض میں اللہ تعالیٰ

ستر نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے ستر گناہ مٹا دیتا ہے جب تک وہ شخص واپس نہیں آتا اگر اس کے ذریعے دوسرے شخص

کا کام ہو جائے تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا

اور اگر وہ اس دوران انتقال کر جائے تو وہ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوگا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ”اصطناع المعروف“ میں اور اصہبانی نے بھی نقل کی ہے۔

**3977** - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ

قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعْ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَمِينُ ذَا

الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفِ

قَالَ قِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ الْخَيْرِ

قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے عرض کی گئی اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کو اس کی گنجائش نہیں ملتی؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کام کر کے اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے سائل نے عرض کی اس بارے

میں آپ کی کیا رائے کہ اگر کوئی شخص یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ضرورت مند شخص کی مدد کرے سائل نے عرض کی:

اس بارے میں آپ کی کیا رائے کہ اگر کوئی شخص یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ نیکی کا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ

ہیں) وہ بھلائی کا حکم دے سائل نے عرض کی: اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا تو وہ اپنے شر سے (دوسروں کو) بچا کر رکھے یہ چیز بھی صدقہ شمار ہوگی۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3978** - وَعَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمُوا يَشُونَ عَلَى صَاحِبِ لَهُمْ خَيْرًا قَالُوا مَا رَأَيْنَا مِثْلَ فَلَانٍ هَذَا قَطُّ مَا كَانَ فِي مَسِيرِ الْأَكَاكَ فِي قِرَاءَةِ وَلَا نَزَلْنَا فِي مَنْزِلٍ إِلَّا كَانَ فِي صَلَاةٍ قَالَتْ لَمَنْ كَانَ يَكْفِيهِ ضَبْعُهُ حَتَّى ذَكَرَ وَمَنْ كَانَ يَعْلَفُ جَمْلَهُ أَوْ ذَابَتْهُ قَالُوا نَحْنُ قَالَتْ فَكُلُّكُمْ خَيْرٌ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي مَرَاتِلِهِ

حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب آئے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کی تعریف کی انہوں نے کہا: ہم نے فلاں جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا سفر کے دوران وہ مسلسل تلاوت کرتا رہتا تھا پڑاؤ کی جگہ پر وہ مسلسل نماز پڑھتا رہتا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کے سامان کی دیکھ بھال کون کرتا تھا اور اس کے جانور وغیرہ کو چارہ کون کھلاتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: ہم تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب لوگ اس سے زیادہ بہتر ہو۔ یہ روایت امام ابو داؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

**3979** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ وَصَلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغٍ أَوْ تَبْسِيرٍ عَسِرَ آعَانَهُ اللَّهُ عَلَى إِجَارَةِ الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَفْئَامِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَأَبْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ الْغَسَّاسِيِّ. وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ وَصَلَةً لِأَخِيهِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغٍ أَوْ إِذْ خَالَ سُرُورٌ رَفَعَهُ اللَّهُ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْحَنَّةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ مجتہدہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کسی اچھائی کے حصول کے لئے یا کسی تنگی سے نجات کے لئے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حاکم وقت تک چل کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب قدم لڑکھڑاہے ہوں گے تو پلی صراط سے گزرنے میں اس شخص کی مدد کرے گا۔“ یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اسے ابراہیم بن ہاشم غسانی کے حوالے سے نقل کیا ہے

طبرانی نے اسے معجم صغیر اور معجم اوسط میں حضرت ابو ذر غفاری سے نقل کیا ہے ان کی روایت کے لفظ یہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کسی بھائی کے حصول کے لئے یا کسی خوشی کے حصول کے لئے اپنے بھائی کو حاکم وقت کے پاس سے کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے درجات کو بلند کرے گا۔“

**3980** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ يَمًّا بَعَثَ لِبَسْرِهِ بِذَلِكَ مَرَّةً اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ التَّوَابِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو وہ چیز فراہم کرتا ہے جو اس کو پسند ہوتا کہ وہ مسلمان بھائی اس کے ذریعے خوش ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو خوش کرے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور ابوشیخ نے اسے کتاب الثواب میں نقل کیا ہے۔  
**3981- وَرَوَى عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِدْخَالُكَ السُّرُورَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ**  
**رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ**

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی پر خوشی داخل کرو۔“  
 یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**3982- وَرَوَى عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَسَوْتِ قَوْرَتِهِ أَوْ أَشْبَعَتْ جُوعَتُهُ أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَةً**

**رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَلَفْظُهُ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُرُورٌ تَدْخُلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كَرْبَةً أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا**  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”مرفوع“ روایت منقول ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)  
 ”سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کسی مومن پر خوشی داخل کرنا ہے تم اسے لباس فراہم کر دو یا یا بھوک میں اسے کھانا کھلا دو یا اس کی کوئی اور ضرورت پوری کر دو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے ابوشیخ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان پر داخل کرتے ہو یا اس سے کوئی تکلیف وہ چیز یا اس سے کوئی خوف دور کرتے ہو یا اس کی طرف سے قرض ادا کر دیتے ہو۔“

**3983- وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْفَرَائِضِ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُسْلِمِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ**  
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”فرائض کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کسی مسلمان پر خوشی داخل کرنا ہے۔“  
 یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

**3984- وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سُرُورًا لَمْ يَرْضَ اللَّهُ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ**

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی مسلمان گھرانے پر خوشی داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوگا۔“ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**3985 -** وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ فَقَالَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُرُورٌ تَدْخُلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ تَكْشِفُ عَنْهُ كَرْبَةً أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا وَلَآنَ أَمْشِي مَعَ أَخٍ فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ شَهْرًا وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ وَلَوْ شَاءَ أَنْ يَمْضِيهِ أَمْضَاهُ مَلَأَ اللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَحْمَى وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيهِ فِي حَاجَةٍ حَتَّى يَقْضِيَهَا لَهُ ثَبَتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ. رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْمَعْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان پر داخل کرتے ہو یا اس سے کوئی پریشانی دور کر دیتے ہیں یا اس کی طرف سے قرض ادا کر دیتے ہو یا اس کی بھوک ختم کر دیتے ہو میں کسی بھائی کے ساتھ چل کر کسی کام کے سلسلے میں جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں ایک مہینے تک اعتکاف کروں جو شخص اپنے غصے پر قابو پاتا ہے جبکہ وہ اس غصے کا اظہار کر سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو رضامندی سے بھر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ اس کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا کام پورا کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن ثابت قدم رکھے گا جب قدم لڑکھڑاہے ہوں گے۔ یہ روایت امام اصحابی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے ابن ابودنیانے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے لیکن ان کا نام بیان نہیں کیا۔

**3986 -** وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْخَلَ رَجُلٌ عَلَى مُؤْمِنٍ سُورًا إِلَّا أَخْلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ السُّرُورَ مَلَكًا يَبْعُدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُوحِدُهُ فَإِذَا صَارَ الْعَبْدُ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ ذَلِكَ السُّرُورُ فَيَقُولُ أَمَا تَعْرِفُنِي فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَمَا السُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتَنِي عَلَى فَلَانِ الْيَوْمَ أُونَسَ وَحَشْتُكَ وَالْقَتْلُ حَبَّتْكَ وَأَثْبَتَكَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَأَشْهَدُكَ مِنْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشْفَعُ لَكَ إِلَى رَبِّكَ وَأُرِيكَ مَنْزِلَكَ مِنَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَنْ لَا يَحْضُرُنِي الْآنَ حَالَهُ وَفِي مَتْنِهِ نَكَارَةٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ”جب بھی کوئی شخص کسی مومن پر خوشی داخل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس خوشی کے ذریعے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اللہ



تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا ہے اور اس کی وحدانیت کا اعتراف کرتا رہتا ہے جب بندہ قبر میں پہنچ جاتا ہے تو وہ خوشی اس کے پاس آتی ہے اور یہ کہتی ہے: کیا تم نے مجھے پہچانا؟ بندہ اس سے دریافت کرتا ہے تم کون ہو؟ وہ کہتی ہے میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے فلاں شخص پر داخل کیا تھا آج میں تمہاری وحشت میں تمہارا ساتھ دوں گی تمہاری حجت کی تمہیں تلقین کروں گی تمہیں قول ثابت پر ثابت قدم رکھوں گی اور قیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گی اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کروں گی اور جنت میں تمہیں تمہارا ٹھکانہ دکھاؤں گی۔

یہ روایت ابن ابودنیاء نے اور ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے اور اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3987 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ شَفَاعَةً لَا تَحُدُ

فَاهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَلَقَدْ آتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الْكِبَائِرِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْهُ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی کی سفارش کرے اور پھر اسے تجھے کے طور پر کوئی چیز دی جائے اور وہ اس کو قبول کر لے تو وہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔"

یہ روایت امام ابوداؤد نے قاسم بن عبد الرحمن کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

## كِتَابُ الْأَدَبِ وَغَيْرِهِ

کتاب: ادب اور دیگر امور کے بارے میں روایات

التَّوْغَيْبُ فِي الْحَيَاءِ وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِ وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ

باب: حیاء کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

فحش گوئی اور بدزبانی کے بارے میں ترہیبی روایات

**3988** - الْفُحْشُ وَالْبَذَاءُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِهِ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک انصاری کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے رہنے دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**3988** - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”حیا صرف بھلائی کے آتی ہے۔“ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**3989** - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ الْحَيَاءُ خَيْرُ كُلِّ

3988- صحیح البخاری - کتاب الادب باب العیاء - حدیث: 5772 صحیح مسلم - کتاب الایمان باب تعبد الایمان - حدیث: 78 مسند احمد بن حنبل - اول مسند البھمریین حدیث عمران بن حصین - حدیث: 19400 مسند الطیالسی - عمران بن حصین حدیث: 883 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسبغ عبد اللہ من اسبغ عقیف - قتادہ من رعاہ حدیث: 15069 تعبد الایمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من تعبد الایمان الرابع والعشرون من تعبد الایمان حدیث: 7425 الذم المفسر للبخاری - باب العیاء حدیث: 1354

3989 صحیح مسلم - کتاب الایمان باب تعبد الایمان حدیث: 79 من ابی داود - کتاب الادب باب ما فی العیاء حدیث: 4184 مصنف ابن ابی قتیبة - کتاب الادب ما ذکر فی العیاء وما جاء فیہ حدیث: 24823 مسند احمد بن حنبل - اول مسند البھمریین حدیث عمران بن حصین - حدیث: 19388 مسند الطیالسی - عمران بن حصین حدیث: 884 المعجم الکبیر للطبرانی - اول حدیث عمران بن حصین حدیث: 2986 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسبغ عبد اللہ من اسبغ عقیف - حمید الطویل عن الحسن عن عمران حدیث: 230 المعجم الکبیر للطبرانی حدیث: 15212 معجم الصحابة لابن قانع - عمران بن حصین عن عبید بن خلف بن عبد شرم عن حدیث: 1198

❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”حیا ساری کی ساری بھلائی ہے۔“

**3990** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ

أَوْ بَصْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَذْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”ایمان کے ستر سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ

الفاظ ہیں:) ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے زیادہ فضیلت لا الہ الا اللہ پڑھنے کو حاصل ہے اور اس کا سب سے کم

ترتیب راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**3991** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيضًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ

الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدْءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ

وَرِجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا بدزبانی جفاء کا حصہ ہے اور جفاء جہنم میں ہوگی۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں اسے امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں

نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3992** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ وَالْعِي شُعْبَتَانِ

مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدْءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي غَسَّانٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَطْرَفٍ

وَالْعِي قِلَّةُ الْكَلَامِ وَالْبَدْءُ هُوَ الْفُحْشُ فِي الْكَلَامِ وَالْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هَؤُلَاءِ الْخُطَبَاءِ الَّذِينَ

يَخْطُبُونَ فَيَتَوَسَّعُونَ فِي الْكَلَامِ وَيَتَفَصَّحُونَ فِيهِ مِنْ مَدْحِ النَّاسِ فَيَتَمَا لَا يُرِضَى اللَّهُ أَنْتَهَى

وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِتَحْوِيلِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ وَالْعِي مِنَ الْإِيمَانِ وَهُمَا

يَقْرَبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَيَبَاعِدَانِ مِنَ النَّارِ وَالْفُحْشُ وَالْبَدْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَهُمَا يَقْرَبَانِ مِنَ النَّارِ وَيَبَاعِدَانِ مِنَ الْجَنَّةِ

فَقَالَ أَغْرَابِيُّ لَا بَيْ أُمَامَةَ إِنَّا لَنَقُولُ فِي الشَّعْرِ الْعِي مِنَ الْحَقِّ فَقَالَ إِنِّي أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

3990- صحيح البخاري - كتاب الإيمان - باب أمور الإيمان - حديث: 9 صحيح مسلم - كتاب الإيمان - باب شعب الإيمان -

حديث: 75 صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان - باب فرض الإيمان - ذكر الخبر المذهب قول من زعم أن لهذا الخبر تعريفاً -

حديث: 167 سنن أبي داود - كتاب السنة - باب في رد البرجاء - حديث: 4077 السنن للبيهقي - كتاب الإيمان وشرائعه -

ذكر شعب الإيمان - حديث: 4942 مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9177 مسند الطيالسي -

أما حديث النساء ما أسند أبو هريرة - وأبو صالح - حديث: 2513 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين - باب التيسير من اسمه -

محمد - حديث: 7087

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجِئْتَنِي بِشِعْرِكَ الْمُنْتَنِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”حیا اور کم کلام کرنا ایمان کے دو شعبے ہیں فحش گوئی اور کثرت کلام نفاق کے دو شعبے ہیں۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابو غسان محمد بن مطرف کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

لفظ الٰہی سے مراد کم کلام کرنا ہے اور لفظ البذاء سے مراد فحش کلامی کرنا ہے لفظ البیان سے مراد کثرت کلام کرنا ہے جس طرح خطیب لوگ تقریریں کرتے ہوئے بات کو پھیلا دیتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے بڑھا چڑھا کر کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہی روایت امام طبرانی نے اس کی مانند نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”حیا اور کم کلام کرنا ایمان میں سے ہیں اور یہ دونوں جنت کے قریب کر دیتے ہیں اور جہنم سے دور کر دیتے ہیں جبکہ فحش کلامی اور بدزبانی شیطان کی طرف سے ہیں یہ دونوں جہنم کے قریب کر دیتے ہیں اور جنت سے دور کر دیتے ہیں۔“

ایک دیہاتی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم تو شاعری میں الٰہی حماقت کو کہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اور تم میرے سامنے اپنا بدبودار شعر لے کے آ رہے ہو۔

**3993 -** وَرَوَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَى كَرِجَةٍ عِنْدَهُ الْحَبَاءُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَبَاءُ مِنَ الدِّينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ الدِّينُ كُلُّهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَبَاءَ وَالْعَفَافَ وَالْمَعِي عَمَى اللِّسَانِ لَا عَمَى الْقَلْبِ وَالْعَفَافُ مِنَ الْإِيمَانِ وَانْهَن يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ وَيَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا وَإِنْ الشُّعْ وَالْعَجْزُ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْبِقَاقِ وَانْهَن يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا وَيَنْقُصْنَ مِنَ الْآخِرَةِ وَمَا يَنْقُصْنَ مِنَ الْآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَزِدْنَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِحْصَارٍ وَأَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ وَالنَّقْظُ لَهُ

حضرت قرہ بن ایسا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ کے سامنے حیا کا ذکر کیا گیا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حیا دین کا حصہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پورا دین ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا پاکدامنی اور کم کلام کرنا جس کا تعلق زبان سے ہو دل سے نہ ہو اور پاکدامنی ایمان کا حصہ ہیں یہ آخرت میں زیادہ ہوں گے اور دنیا میں کم ہوں گے دنیا میں یہ جتنی کمی کریں گے آخرت میں یہ اتنا ہی اضافہ کریں گے جبکہ حرص و رعب جزئی و بدزبانی نفاق کا حصہ ہیں یہ دنیا میں اضافہ کر دیتے ہیں لیکن آخرت میں کمی کریں گے اور یہ آخرت میں جو کمی کریں گے وہ اس سے زیادہ ہوگی جو یہ دنیا میں اضافہ کرتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ ابوشیخ نے الثواب میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

**3994 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ كَانَ



الْحَيَاءُ رَجُلًا كَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَوْ كَانَ الْفُحْشُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلًا سَوًّا  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَأَبُو الشَّيْخِ أَيْضًا وَلِيُّ إِسْنَادِهِمَا ابْنُ لَهْيَعَةَ وَبَقِيَّةُ رُوَاةِ الطَّبْرَانِيِّ  
مُتَّحَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اگر حیا کسی انسان کی شکل میں ہوتی تو وہ ایک نیک شخص ہوتی اور بدزبانی اگر انسان کی شکل میں ہوتی تو وہ ایک برا شخص ہوتی۔  
یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے ابو شیخ نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے طبرانی کے بقیہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

**3995** - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رَكَّانَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خَلْقًا وَخَلَقَ الْإِسْلَامَ الْحَيَاءَ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ أَيْضًا مِنْ طَرِيقٍ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ  
❀ زید بن طلحہ بن رکانہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
"بے شک ہر دین کا مخصوص اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا مخصوص اخلاق حیا ہے۔"

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت کو صالح بن حسان کے حوالے سے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے..... اس کے بعد انہوں نے یہ روایت ذکر کی ہے۔

**3996** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَيَأْتِي فِي الْبَابِ بَعْدَهُ أَحَادِيثٌ فِي ذَمِّ الْفُحْشِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
"بدزبانی (یا فحاشی) جس چیز میں بھی ہوگی اسے عیب دار کر دے گی اور حیا جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کر دے گی۔"  
یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے آگے چل کر بعد والے باب میں فحش کلام کی مذمت میں اس سے متعلق روایات آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

**3997** - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ قَرْنَانِ جَمِيعًا فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُهُمَا رَفَعَ الْآخَرَ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْآوَسَطِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”حیا اور ایمان ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں جب ان دونوں میں سے ایک کو اٹھالیا جائے تو دوسرے کو بھی اٹھالیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ شیخین کی سند کے مطابق صحیح ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

**3999** - حسن وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استحيوا من اللہ حق الحياء . قال قلنا یا نبی اللہ انا نستحي والحمد للہ

قال لیس ذلک ولکن الاستحياء من اللہ حق الحياء أن تحفظ الرأس وما وعی وتحفظ البطن وما حوی ولتذكر الموت والبلى ومن أراد الآخرة ترك زينة الدنيا فمن فعل ذلک فقد استحي من اللہ حق الحياء

رواه الترمذی وقال هذا حديث إنما نعرفه من هذا الوجه من حديث أبان بن اسحاق عن الصباح بن محمد

قال الحافظ أبان بن اسحاق في مقال والصبح مختلف فيه وتكلم فيه لرفعه هذا الحديث وقالوا الصواب عن ابن مسعود موقوف ورواه الطبرانی مرفوعاً من حديث عائشة واللہ اعلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو جو حیا کرنے کا حق ہے راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم حیا کرتے ہیں ویسے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہی مخصوص ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے یہ مراد نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرنا جس طرح حیا کرنے کا حق ہے اس سے مراد یہ ہے کہ تم سر کی حفاظت کرو اور اس چیز کی جسے وہ محفوظ کرتا ہے تم پیٹ کی حفاظت کرو اور اس چیز کی بھی جو پیٹ اپنے اندر ڈالتا ہے تم موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد رکھو جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زیب و زینت ترک کر دیتا ہے اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرتا ہے جو حیا کرنے کا حق ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں ہم اس روایت کو صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابان بن اسحاق نے صباح بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابان بن اسحاق کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور صباح کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کے اس روایت کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کرنے کے بارے میں بھی کلام کیا گیا ہے لوگ یہ کہتے ہیں: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے امام طبرانی نے یہی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4000** - وروى عن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله عز وجل إذا أراد أن يهلك عبداً نزع منه الحياء فإذا نزع منه الحياء لم تلفه إلا مقبلة فإذا لم تلفه إلا مقبلة ممقتة برعت منه الأمانة فإذا نزع منه الأمانة لم تلفه إلا خائنة مخونة فإذا لم تلفه إلا خائنة مخونة نرعت منه الرحمة فإذا

نَزَعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةَ لَمْ تَلْفِهِ إِلَّا رَجِيمًا مَلَعْنَا فَإِذَا لَمْ تَلْفِهِ إِلَّا رَجِيمًا مَلَعْنَا نَزَعَتْ مِنْهُ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ  
رَوَاهُ ابْنُ مَآخِہ

الربقة بکسر الراء وفتحها واحدة الربق وهي عری فی حبل تشد به البهم وتستعار لغيره  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو اس سے حیا الگ کر دیتا ہے جب وہ اس سے حیا الگ کر دیتا ہے تو وہ شخص صرف بغض رکھنے والا ہو جاتا ہے اور جب وہ بغض رکھنے والا ہو جاتا ہے تو پھر اس سے امانت الگ کر لی جاتی ہے جب اس سے امانت الگ کر لی جاتی ہے تو وہ خیانت کرنے والا رہ جاتا ہے جب وہ خیانت کرنے والا رہ جاتا ہے تو اس سے رحمت الگ کر لی جاتی ہے اور جب اس سے رحمت الگ کر لی جاتی ہے تو وہ مردود اور ملعون ہو کے رہ جاتا ہے اور جب وہ ملعون اور مردود ہو کے رہ جاتا ہے تو اس سے اسلام کا پٹا الگ کر لیا جاتا ہے۔“  
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ربقة اس میں پرزیر ہے اس پرزیر بھی پڑھی گئی ہے اس کی واحد ربق ہے اس سے مراد وہ رسی ہے جس کے ذریعے جانوروں کو باندھا جاتا ہے اسے دوسرے معانی کے لئے مستعار لیا جاتا ہے۔

التَّوْبَةُ فِي الْخُلُقِ الْحَسَنِ وَفَضْلُهُ وَالتَّوْبَةُ مِنَ الْخُلُقِ السَّيِّئِ وَذَمُّهُ

باب: اچھے اخلاق کے بارے میں ترغیبی روایات اور ان کی فضیلت برے اخلاق کے بارے میں ترہیبی

روایات اور ان کی مذمت

4001 - عَنْ النُّوَّاسِ بْنِ مَسْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حَسَنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ .  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت نواس بن مسعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ چیز ہے جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4002 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مَتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

4001- صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب باب تفسیر البر والایثار - حدیث: 4738 المستدرک علی الصحیحین  
لنہاکم - کتاب البیوع وأما حدیث إسماعیل بن جعفر بن أبی کثیر - حدیث: 2114 مستدرک أحمد بن حنبل - سمر التمامین  
حدیث النوّاس بن مسعان الکلابی الذہبی - حدیث: 17322

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بدزبانی کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی آپ ﷺ تکلف کے ساتھ بدزبانی کیا کرتے تھے آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: تمہارے بہترین افراد وہ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہوں۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4002 - وَعَنْ أَبِي الدَّوْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلَ فِي مِيزَانِ

الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خَلْقٍ حَسَنٍ وَإِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ وَإِنْ صَاحِبُ حَسَنِ الْخَلْقِ لِيَبْلُغَ بِهِ دَرَجَةً صَاحِبُ الصُّومِ وَالصَّلَاةِ

رَوَاهُ بِهِذِهِ الزِّيَادَةِ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُخْتَصِرًا قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلَ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حَسَنِ الْخَلْقِ

الْبَذِيءَ بِاللَّذَالِ الْمُعْجَمَةِ مَعْدُودًا هُوَ الْمُتَكَلِّمُ بِالْفَحْشِ وَرَدَىءُ الْكَلَامِ

حضرت ابوودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن مومن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش گوئی کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

”اچھے اخلاق والا شخص اخلاق کی وجہ سے نمازی اور روزہ دار کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔“

یہ اضافہ امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت میں فحش گوئی اور بدزبانی کرنے والے کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت امام ابو داؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی۔“

4002 - صحیح مسلم - کتاب الفضائل باب کثرة حياته صلى الله عليه وسلم - حديث: 4387 صحیح البخاری - کتاب المناقب باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 3387 صحیح ابن حبان - کتاب البر والبرهان باب حسن الخلق - ذكر البيان بأن من خيل الناس من كان أحسن خلقاً - حديث: 478 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب ما ذكر في حسن الخلق وكرامة النفس - حديث: 24797 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الترواحات باب: بيان مكارم الأخلاق ومعالها التي من كان منخلقاً بها - حديث: 19334 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6331 البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص - حديث: 2111 المعجم الكبير للطبرسي - من اسمه عبد الله ومبا مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - أبو عبد الرحمن العجلي - حديث: 13463 تنبيه الإبراهيم للبيهقي - التاسع والثلاثون من تعجب الإبراهيم السابع والخمسون من تعجب الإبراهيم وهو باب في حسن الخلق ودرهم - حديث: 7734 الأدب المفرد للبخاری - باب حسن الخلق - حديث: 279



لفظ البندی سے مراد فحش گفتگو کرنے والا اور فضول کلام کرنے والا شخص ہے۔

**4004** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ تَقْوَى اللَّهِ وَحَسَنُ الْخُلُقِ وَمِثْلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ الْقَمَ وَالْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي الزُّهْدِ وَغَيْرُهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی وجہ سے زیادہ تر لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق آپ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی وجہ سے اکثر لوگ جہنم میں داخل ہوں گے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منہ اور شرم گاہ۔ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

**4005** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَالْأَفْطَحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا كَذَا قَالَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي قَلَابَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”ایمان کے اعتبار سے اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں اور اپنے اہل خانہ کے حق میں سب سے زیادہ مہربان ہوں۔“ یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے کیونکہ ابو قلابہ کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کا ہمیں علم نہیں ہے۔

**4006** - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْرِكُ بِحَسَنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ وَالْقَائِمِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَلَفْظُهُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْرِكُ بِحَسَنِ الْخُلُقِ دَرَجَاتِ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْرِكُ بِحَسَنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ الطَّامِسِ بِالْهَوَاجِرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک مومن اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”بے شک مومن اچھے اخلاق کے ذریعے رات کو نوافل پڑھنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات تک پہنچ جاتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کے وقت نوافل پڑھنے والے اور دن میں پیاسے رہنے والے (یعنی روزہ دار) کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔“

4007 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لِيَبْلُغَ الْعَبْدَ بِحَسَنِ خَلْقِهِ دَرَجَةَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي أَوَّلِهِ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خَلْقًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے اچھے اخلاق کی وجہ سے نماز اور روزے کے درجے تک پہنچاتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”ایمان کے اعتبار سے اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں۔“

4008 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لِيَبْلُغَ بِحَسَنِ خَلْقِهِ عَظِيمَ دَرَجَاتِ الْآخِرَةِ وَشَرَفِ الْمَنَازِلِ وَأَنَّهُ لِيُصِغَ الْعِبَادَةَ وَأَنَّهُ لِيَبْلُغَ بِسُوءِ خَلْقِهِ أَسْفَلَ دَرَجَةِ فِي جَهَنَّمَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَزَوَّاهُ ثِقَاتٌ سَوِيٌّ شَيْخُهُ الْإِسْقَاطِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَقَدْ وَلَقِيَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے آخرت کے عظیم درجات اور معزز مقامات تک پہنچ جاتا ہے اگرچہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور وہ اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے نچلے ترین درجے تک پہنچ جاتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام طبرانی کے استاد مقدم بن داؤد کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں ویسے انہیں بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

4009 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

إِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدَّدَ لِيُدْرِكَ دَرَجَةَ الصَّوَامِ الْقَوَامِ بَأَيَّاتِ اللَّهِ بِحَسَنِ خَلْقِهِ وَكَرَمِ حُرِّيَّتِهِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ ثِقَاتٍ إِلَّا ابْنَ لَهْيَعَةَ  
الضَّرِيبَةَ الطَّبِيعَةَ وَزَنَا وَمَعْنَى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”بے شک وہ مسلمان جو اچھے اخلاق کا مالک ہو وہ روزہ رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کی آیات نوافل میں پڑھنے والے  
افراد کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے وہ اپنے اچھے اخلاق کی مدد سے اور مہربان طبیعت کی وجہ سے (وہ اس مقام  
پہنچتا ہے)۔“

یہ روایت امام احمد نے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔  
لفظ ضریبہ لفظ طبع کے ساتھ وزن اور معانی کے اعتبار سے مناسبت رکھتا ہے۔

4010 - وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخْبَرُكُمْ بِأَيِّسَرِ الْعِبَادَةِ  
وَاهْوَنَهَا عَلَى الْبَدَنِ الصِّمْتَ وَحَسَنَ الْخُلُقِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصِّمْتِ مُرْسَلًا

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”کیا میں تمہیں سب سے زیادہ آسان عبادت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو جسم کے لئے سب سے زیادہ ہلکی ہے؟  
خاموش رہنا اور اچھے اخلاق۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے کتاب ”الصمت“ میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4011 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرَّمَ الْمُؤْمِنُ دِينَهُ  
وَمَرَدَّ نَفْسَهُ عَقْلَهُ وَحَسَبَهُ خُلُقَهُ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَالتَّبَهَقِيُّ كُلُّهُمَا مِنْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ بْنِ خَالِدٍ الزُّنْعِيِّ وَقَالَ الْحَاكِمُ

صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ التَّبَهَقِيُّ أَيْضًا مَوْفُوقًا عَلَى عَمْرِو صَحِيحِ إِسْنَادِهِ وَلَعَلَّهُ أَشْبَهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مومن کی عزت اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم اور بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان سب نے اسے مسلم بن خالد زنگی کے

حوالے سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اسے امام بیہقی نے حضرت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

4012 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالْتَدْبِيرِ وَلَا

وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحَسَنِ الْخُلُقِ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَغَيْرُهُ فِي آخِرِ حَدِيثٍ طَوِيلٍ تَقْدِمُ مِنْهُ لِقِطْعَةٍ فِي الظُّلَمِ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تدبیر کی مانند کوئی عقل مندی نہیں ہے

اور پرہیز کی مانند کوئی احتیاط نہیں ہے اور اچھے اخلاق کی مانند کوئی حجب نہیں ہے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ یہ ایک طویل حدیث کے آخر میں ذکر ہوئی ہے جس کا کچھ حصہ ظلم سے متعلق باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

**4813 -** وَتَقْدِمُ فِي الْأَخْلَاصِ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ

لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مَطْمَئِنَةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً الْحَدِيثُ

✽✽✽ اخلاص سے متعلق باب میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول حدیث گزر چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

”وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا اس نے اپنے دل کو سلامتی و امان پایا زبان کو سچا بنا دیا نفس کو مطمئن بنالیا اور اس کے اخلاق ٹھیک ہوں“..... الحدیث۔

**4814 -** وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ حَسَنَ الْخَلْقِ ثُمَّ أَتَاهُ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ حَسَنَ الْخَلْقِ ثُمَّ أَتَاهُ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ حَسَنَ الْخَلْقِ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ بَعْدِهِ يَتَعْنِي مِنْ خَلْفِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَانْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ لَا تَفْقَهُ حَسَنَ الْخَلْقِ هُوَ أَنْ لَا تَغْضِبَ إِنْ امْتَنَعْتَ

رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمُرُوزِيُّ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ مُرْسَلًا هَكَذَا

✽✽✽ حضرت علاء بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سامنے کی طرف سے آیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ دائیں طرف سے آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ بائیں طرف سے آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ پیچھے کی طرف سے آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم سمجھ نہیں رہے؟ اچھے اخلاق اور اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم سے ہو سکے تو تم غصہ نہ کرو۔“

یہ روایت محمد بن نصر مروزی نے کتاب الصلوٰۃ میں اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4815 -** وَعَنِ أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا زَعِيمُ بَيْتٍ فِي

رَبِضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْعِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مَحَقًا وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَلِبَ وَإِنْ كَانَ مَارْحَا وَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَنَ خَلْقَهُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَتَقْدِمُ لَفِظِهِ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

✽✽✽ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو چمڑے کو ترک کر دیتا ہے اگرچہ وہ حق پر ہی ہو اور اس



فخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھوٹ بولنے کو ترک کر دیتا ہے اگرچہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو اور اس شخص کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

**4016** - وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ أَحْبَبِكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا الْحَدِيثُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے“..... الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

**4017** - وَرَوَى عَنْ عِمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنُ الْخَلْقِ خَلَقَ اللَّهُ الْأَعْظَمُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوق ہیں“۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4018** - وَرَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ إِنْ هَذَا دِينُ ارْتِضِيهِ لِنَفْسِي وَلَنْ يَصْلَحَ لَهُ إِلَّا السَّخَاءُ وَحَسَنُ الْخَلْقِ فَافْكَرْ مَوْهَ بِهِمَا مَا

صَحِيحُهُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَتَقْدِيمِ فِي الْبُخْلِ وَالسَّخَاءِ حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمَعْنَاهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”میں اپنی ذات کے لئے اس دین سے راضی ہو گیا ہوں اور اس کے لئے سب سے زیادہ مناسب چیز سخاوت اور اچھے

اخلاق ہیں تو تم ان دونوں کے ذریعے اس کی عزت افزائی کرو جب تک تم اس کے ساتھ رہتے ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس سے پہلے بخل اور سخاوت سے متعلق باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے۔

**4019** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا خَلِيلِي حَسَنُ خَلْقِكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ تَدْخُلُ مَدْخَلَ الْإِبْرَارِ وَإِنْ كَسَمْتَنِي سَقَتَ لِمَنْ

حَسَنُ خَلْقِهِ أَنْ أَظْلَهُ تَحْتَ عَرْشِي وَأَنْ أَسْقِيَهُ مِنْ حَفْظِيرَةِ قُدْسِي وَأَنْ أَدْنِيَهُ مِنْ جِوَارِي . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ اے میرے خلیل تم اپنے اخلاق کو اچھا رکھو خواہ کفار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو تم نیک لوگوں کی جگہ میں داخل ہو جاؤ گے اور جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں اس کے بارے میں میری طرف سے یہ بات پہلے سے طے ہو چکی ہے کہ میں اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا اور میں اسے اپنے حظیرۃ القدس میں سے پلاؤں گا اور میں اسے اپنا پڑوس نصیب کروں گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4020 - وَعَنْهُ أَبُوصَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا حَسَنَ اللَّهُ خَلْقَ رَجُلٍ وَخَلَقَهُ فَنُطِعَهُ النَّارُ أَبَدًا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس بندے کی ظاہری شکل و صورت اور اخلاق اللہ تعالیٰ نے اچھے رکھے ہوں اسے آگ کبھی نہیں کھائے گی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4021 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحْسَنُكُمْ خُلَفَاءَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا؟ یہ بات آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ دہرائی لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو۔“

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

4022 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أدلک علی حصلتین هما أخف علی الظهر وأثقل علی المیزان من غیرهما قال بلی یا رسول اللہ قال علیک بحسب الخلق وطول الصمت فالذي نفسی بیدہ ما عمل الخلق بمثلہما

رواہ انس ابی الذنبا والطبرانی والبخاری وابو یعلیٰ یاسناد جید رواہ یقات واللفظ لہ ورواہ ابو الشیخ انس حسان فی کتاب الثواب یاسناد واہ عن ابی ذر ولفظہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر الا ادلک علی افضل العبادۃ واخفها علی البدن واقلها فی المیزان واهونها علی اللسان قلت بلی فذاک ابی وامی قال علیک بطول الصمت وحسن الخلق فانک لست بعامل یا ابا ذر بمثلہما

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی آپ سیدہ نے

ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی دو خصلتوں کی طرف نہ کروں جو کرنے میں آسان ہیں اور میزان میں دیگر خصلتوں کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہوں گی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق اور زیادہ تر خاموش رہنا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان جیسا عمل نہیں کیا ہوگا۔ یہ روایت ابن ابی شیبہ اور امام طبرانی اور امام بزار اور امام یحییٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے ابو شیح بن حبان نے کتاب الثواب میں واپسی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت کی طرف نہ کروں جو جسم کے لئے سب سے ہلکی ہے اور میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگی اور زبان پر آسان ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ تر خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اے ابوذر! تم ان جیسا اور کوئی عمل نہیں کرو گے۔“

**4023-** وَرَوَاهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الدَّرْدَاءُ أَلَا أَنْبِتُكَ بِأَمْرَيْنِ خَفِيفٍ مُؤْتَهُمَا عَظِيمٍ أَجْرُهُمَا لَمْ تَلَقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِهِمَا طَوْلَ الصَّمْتِ وَحَسَنَ الْخُلُقِ

انہوں نے یہی روایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں دو ایسے کاموں کے بارے میں نہ بتاؤں جن میں محنت کم ہوتی ہے اور جن میں اجر عظیم ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان جیسے (کسی اور عمل) کے ہماراد حاضر نہیں ہو گے؟ زیادہ تر خاموش رہنا اور اچھے اخلاق۔“

**4024-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا

رواہ البزار وابن حبان فی صحیحہ کلاہما من روایۃ ابن اسحاق وکذا یصرح فیہ بالتحدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کے حوالے سے طویل اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے لوگ۔“

یہ روایت امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں اس نے تحدیث کی صراحت نہیں کی ہے۔

**4025-** وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَمَا عَلَى رُؤُوسِ الطَّيْرِ مَا يَتَكَلَّمُ مَنَا مُتَكَلِّمًا إِذْ جَاءَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ مُنْتَخَبُ بَيْهَقِ الصَّحِيحِ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس یوں بیٹھتے تھے جیسے ہمارے سر پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں ہم میں سے کوئی شخص آپ ﷺ کے ساتھ کلام نہیں کرتا تھا اسی دوران کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب بندے کون سے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

4026 - وَلَيْسَ رِوَايَةُ لَابْنِ حَبَانَ يَنْخَوِ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا خِيرَ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ قَالَ خَلَقَ

حسن

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالتَّيْهَقِيُّ يَنْخَوِ بِهِ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِّحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يَخْرُجَاهُ لِأَنَّهُ أُسَامَةُ لَيْسَ لَهُ سِوَى رَاوٍ وَاحِدٍ كَذَا قَالَ وَلَيْسَ بِصَوَابٍ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ وَابْنُ الْأَقْعَرِ وَغَيْرُهُمَا

ابن حبان کی ایک روایت جو اس کی مانند ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

”اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق۔“

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے اس کی مانند نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا کیونکہ اسامہ بن شریک کے علاوہ اور کسی نے یہ روایت نقل نہیں کی اور یہ بات درست نہیں ہے

زیاد بن علقہ اور ابن اقر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

4027 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسْمَرَةَ وَأَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ إِنَّ الْفَحْشَ وَالْفَحْشَ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ فِي شَيْءٍ وَإِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ إِسْلَامًا أَحْسَنَهُمْ خَلْقًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيْهَقِيُّ وَاسْنَادُ أَحْمَدَ جَيِّدٌ وَرَوَاتُهُ ثِقَاتٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مجلس میں موجود تھا جس میں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فحش کلامی اور بدزبانی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور لوگوں میں سب سے اچھا اسلام اس شخص کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے امام احمد کی سند عمدہ ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4028 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ مَعْرَا

فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ أَعْبُدِ اللَّهَ لَا تَشْرِكْ بِهِ شَيْئًا

فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ زِدْنِي. قَالَ إِذَا آتَاكَ فَأَحْسَن

فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ زِدْنِي قَالَ اسْتَغْنِ وَلِيَحْسَنَ خَلْقَكَ



رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ لِي صَحِيحِهِ وَالْعَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر جانے لگے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مزید ارشاد فرمائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کرو تو پھر اچھائی بھی کر لینا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مزید ارشاد فرمائیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مستقیم رہنا اور تمہارے اخلاق اچھے رہیں۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4029** - وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ مَعَاذٍ قَالَ كَانَ آخِرَ مَا أَوْصَانِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعْتُ رَجُلِي فِي الْغُرْزِ أَنْ قَالَ يَا مَعَاذُ احْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ

یہی روایت امام مالک نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے آخری نصیحت یہ کی تھی یہ اس وقت کی تھی جب میں نے اپنا پاؤں لگام میں رکھ دیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اے معاذ لوگوں کے لئے اپنے اخلاق کو اچھے رکھنا۔

**4030** - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّبِيلَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا خواہ تم جہاں کہیں بھی ہو اور برائی کے بعد اچھائی کر لینا وہ اچھائی اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**4031** - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طَوْلُ الْقُوتِ

قَالَ قَائِي الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الْمَقْلِ . قَالَ أَيْ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلَ إِيْمَانًا قَالَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ رِوَايَةِ سُؤَيْدِ بْنِ أَبِي إِسْهَيمَ أَبِي حَاتِمٍ وَلَا بَأْسَ بِهِ فِي الْمَتَابَعَاتِ

حضرت عیسٰ بن قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں طویل قیام ہو اس نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی غریب شخص محنت کر کے اس نے دریافت کیا: کون سے مومن کا ایمان زیادہ کامل ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا اخلاق اچھا ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں سوید بن ابراہیم ابو حاتم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور متابعات میں اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**4032** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ كَمَا

أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خَلْقِي . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! جس طرح تو نے میری ظاہری تخلیق خوبصورت کی ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی اچھے رکھنا“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**4033** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحْبَبَكُمْ إِلَى

أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا الْمَوْطِنُونَ أَكْنَافًا الَّذِينَ يَالْفُونَ وَيُولَفُونَ وَإِنْ أَبْغَضَكُمْ إِلَى الْمَشَارُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمَفْرُقُونَ

بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْمَلْتَمِسُونَ لِلْبَرَاءِ الْعُيُبِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَرَوَاهُ الْبَزَّازُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِإِخْتِصَارٍ وَيَأْتِي فِي

النَّمِيمَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ بِمَعْنَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اور جو منکر المزاج ہوں

وہ دوسروں سے محبت رکھتے ہوں اور لوگ ان سے محبت رکھتے ہوں اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ

ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو چغلیاں کرتے ہیں دوستوں کے درمیان علیحدگی کر دیتے ہیں اور لوگوں کی عیب چینی کرتے

تھے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام بزار نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول

حدیث کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے آگے چل کر چغلی کرنے سے متعلق باب میں حضرت عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے منقول

حدیث آئے گی جو اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے اگر اللہ نے چاہا۔

**4034** - وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعُرَاةُ يَكُونُ لَهَا زَوْجَانِ ثُمَّ

تَمُوتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ هِيَ وَزَوْجَاهَا لِأَيِّهِمَا تَكُونُ لِلْأَوَّلِ أَوْ لِلْآخِرِ قَالَ تَخِيرُ أَحْسَنَهُمَا خَلْقًا تَكُونُ مَعَهَا فِي

الدُّنْيَا يَكُونُ زَوْجُهَا فِي الْجَنَّةِ يَا أُمُّ حَبِيبَةَ ذَهَبَ حَسَنُ الْخَلْقِ بِحَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّازُ بِإِخْتِصَارٍ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ أَيْضًا فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي آخِرِ

حَدِيثِ طَوِيلٍ يَأْتِي فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! بعض

اوقات کسی عورت کے دو شوہر ہوتے ہیں پھر جب وہ انتقال کر کے جنت میں داخل ہوگی اور وہ عورت بھی جنت میں چلی جائے گی

”اس کے دونوں شوہر بھی جنت میں چلے جائیں گے تو وہ عورت کس کو ملے گی پہلے شوہر کو یا دوسرے شوہر کو؟“ نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا وہ عورت ان دونوں میں سے اس کو اختیار کرے گی جو دنیا میں اس کے ساتھ زیادہ اچھے اخلاق کے ساتھ رہتا رہا ہو تو وہی

جنت میں بھی اس کا شوہر بن جائے گا۔ اے ام حبیبہ! اچھے اخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائی لے جاتے ہیں۔“

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں سیدہ ام سلمہؓ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے۔ یہ حدیث آگے چل کر جنت کی صفت سے متعلق باب میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

**4035** - وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلْقُ الْحَسَنُ يَذِيبُ الْخَطَايَا كَمَا يَذِيبُ الْمَاءُ الْجَلِيدَ وَالْخَلْقُ السَّوْءُ يَفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يَفْسِدُ الْحَلَّ الْقَتْلَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيِّ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اچھا اخلاق گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی چٹیل پتھر سے پھسل جاتا ہے اور برا اخلاق گناہوں کو یوں خراب کر دیتا ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

**4036** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِأَهْلِهِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّلَافُظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ . وَالْحَاكِمُ دُونَ قَوْلِهِ وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِأَهْلِهِ . وَرَوَاهُ بِذَوْنِهِ أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمُرُوزِيُّ وَزَادَ فِيهِ وَإِنَّ الْمَرْءَ لَيَكُونُ مُؤْمِنًا وَإِنْ فِي خُلُقِهِ شَيْئًا فَيَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ إِيمَانِهِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومنوں میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہو۔“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں۔“

امام حاکم نے یہ روایت نقل کی ہے تاہم یہ الفاظ نقل نہیں کیے:

”تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں۔“

اسی روایت کو ان الفاظ کے بغیر محمد بن نصر مروزی نے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”ایک شخص مومن ہوتا ہے لیکن اس کے اخلاق میں کچھ خرابی ہوتی ہے تو اسی حساب سے اس کے ایمان میں کمی ہو جاتی

ہے۔“

**4038** - وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مَزِينَةِ قِبَالِ قَيْسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ مَا أَفْضَلَ مَا أُوتِيَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ قَالَ الْخَلْقُ الْحَسَنُ . قَالَ فَمَا شَرَّ مَا أُوتِيَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ قَالَ إِذَا كَرِهْتَ أَنْ يَرَى عَلَيْكَ شَيْءٌ فِي نَادِي الْقُرْمِ فَلَا تَقْعُدْهُ

إذا خلوت . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي كِتَابِهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْهُ

❀❀ مزیںہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! مسلمان شخص کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق اس نے عرض کی: مسلمان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے زیادہ بری چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی موجودگی میں جس چیز کی طرف اپنی نسبت تمہیں ناپسند ہو تم وہ کام اس وقت بھی نہ کرنا جب تم تنہائی میں ہو۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں معمر کے حوالے سے ابواسحاق کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے۔

**4038 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ

الْأَخْلَاقُ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا مَنَعَهُ خَلْقًا حَسَنًا وَمَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا مَنَعَهُ خَلْقًا سَيِّئًا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے اسے اچھا اخلاق عطا کر دیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں برائی کا ارادہ کر لیتا ہے اسے برا اخلاق عطا کرتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4040 -** وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّكُمْ

إِلَيَّ وَأَقْرَبُكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ مَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنْ أَبْغَضْتُكُمْ إِلَيَّ وَأَبْغَضَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ أَسْوَأُكُمْ أَخْلَاقًا

الْثَرثارُونَ الْمُتَفِيهُونَ الْمُتَشَدِّقُونَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ

وَحَسَنَهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَسْوَأُكُمْ أَخْلَاقًا

وَرَّادٌ فِي آخِرِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرثارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفِيهُونَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ

الْثَرثار بثناء بن مثلثين مفتوحين هُوَ الْكثير الْكَلَام تكلفا

وَالْمُتَشَدِّق هُوَ الْمُتَكَلِّمُ بِعِلَّة شِدْقِهِ تَفَاصِحًا وَتَعْظِيمًا لِكَلَامِهِ

وَالْمُتَفِيهَقُ أَصْلُهُ مِنَ الْفَهْق وَهُوَ الْإِمْتِلَاءُ وَهُوَ بِمَعْنَى الْمُتَشَدِّقِ لِأَنَّهُ الَّذِي يَعْمَلُ قَمَدًا بِالكَلَامِ وَيَتَوَسَّعُ

فِيهِ إِظْهَارًا لِفَصَاحَتِهِ وَفَضْلِهِ وَاسْتِعْلَاءً عَلَى غَيْرِهِ وَلِهَذَا فَسَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتَكَبِّرِ

❀❀ حضرت ابو ثعلبہ خُسنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن

کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور آخرت میں مجھ سے سب

سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق برے ہوں گے وہ لوگ جو تکلف کے ساتھ کلام کرتے ہیں

اور بنا سنوار کر منہ میڑھا کر کے بات کرتے ہیں۔“



یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں بھی نقل کیا ہے امام ترمذی نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے تاہم انہوں نے اس میں برے اخلاق کا ذکر نہیں کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ثرثاروں اور قشقدقوں کا تو ہمیں پتہ ہے۔ یہ حنفیہ قون کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تکبر کرنے والے لوگ“

ثرثار سے مراد تکلف کے ساتھ بکثرت کلام کرنا ہے

لفظ متشدد سے مراد بانچھوں کو پھیلا کر بنا سنوار کر کلام کرنا ہے

لفظ متفہق اصل میں فہق سے ماخوذ ہے جس کا مطلب بھر جانا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص بنا سنوار کر کلام کرتا ہو وہ اپنا منہ کلام کے ذریعے بھر لیتا ہے اور اپنی فصاحت اور فضیلت اور دوسروں پر اپنی نمایاں حیثیت کے اظہار کے لئے اس میں گنجائش سے کام لیتا ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد تکبر فحش ہے۔

**4041 -** وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحَدِيثَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسَنَ الْخَلْقِ نَعْمَاءٌ وَسُوءُ الْخَلْقِ شُؤْمٌ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ وَالصَّدَقَةُ تَدْفِعُ مَبْنَةَ السُّوءِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ بِإِخْتِصَارٍ وَفِي إِسْنَادِهِمَا رَاوُ لَمْ يَسْمُ وَبَقِيَّةُ إِسْنَادِهِ ثِقَاتٌ

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جنہیں صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے:

”اچھے اخلاق بہتری اور برے اخلاق نحوست ہیں نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور صدقہ بری موت کو پرے کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابو داؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے ان دونوں کی سند میں ایک راوی ہے جن کا نام بیان نہیں ہوا ہے اس روایت کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

**4042 -** وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشُّؤْمُ قَالَ سُوءُ الْخَلْقِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! نحوست کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: برے اخلاق۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4043 -** وَرَوَاهُ فِيهِ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الشُّؤْمُ سُوءُ الْخَلْقِ

یہ روایت انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے: ”نحوست، برے اخلاق ہیں۔“

**4044 -** وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لَهُ تَوْبَةٌ

إِلَّا صَاحِبُ سُوءِ الْخُلُقِ فَإِنَّهُ لَا يَتُوبُ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا عَادَ فِي شَرِّهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَصْبَهَانِيِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر کام کی توبہ ہو سکتی ہے البتہ برے اخلاق والے شخص کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ کسی گناہ سے توبہ کرے گا تو اس سے زیادہ برے گناہ کا دوبارہ ارتکاب کر لے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**4845 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِلْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سُوءِ الْخُلُقِ وَذَلِكَ أَنَّ صَاحِبَهُ لَا يَخْرُجُ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا وَقَعَ فِي ذَنْبٍ . وَهَذَا مُرْسَلٌ

اصہبانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ميمون بن مهران بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برے اخلاق سے زیادہ بڑا گناہ اور کوئی نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو کرنے والا شخص جب کسی ایک گناہ سے نکلتا ہے تو ایک اور گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔“

یہ روایت مرسل ہے۔

**4846 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے

”اے اللہ! میں بد نصیبی منافقت اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

### 3 - التَّوْبَةُ فِي الرِّفْقِ وَالْأَنَاءَةِ وَالْحِلْمِ

باب: نرمی مہربانی اور بردباری کے بارے میں ترغیبی روایات

**4847 -** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يَحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4848 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يَحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعَفْوِ وَمَا لَا

يُعْطَى عَلَى سِوَاهُ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے وہ مہربانی کو پسند کرتا ہے اور وہ مہربانی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو وہ سختی پر عطا نہیں کرتا یا اس کے علاوہ کسی چیز پر عطا نہیں کرتا۔“

**4049** - وَعَنْهَا أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرِّفْقُ لَا يَكُونُ لِي شَيْءٌ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يَنْزِعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”زنی جس کسی چیز میں بھی ہوگی اسے سنوار دے گی اور جس کسی چیز سے الگ کی جائے گی اسے بد نما کر دے گی۔“  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4050** - وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُعْطِيَ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْخُرْقِ وَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الرِّفْقَ مَا مِنْ أَهْلٍ بَيْتٍ يَحْرُمُونَ الرِّفْقَ إِلَّا حَرَمُوا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ مُخْتَصِرًا مِنْ يَحْرُمُ الرِّفْقُ يَحْرُمُ الْخَيْرُ زَادَ أَبُو دَاوُدَ كَلِمَةً

❀❀ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے نرمی عطا کر دیتا ہے جس بھی گھرانے کے لوگ نرمی سے محروم ہوں وہ واقعی محروم ہوتے ہیں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام مسلم اور امام ابو داؤد نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں): ”جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔“  
امام ابو داؤد نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ”وہ پوری کی پوری بھلائی سے محروم رہا۔“

**4051** - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أَعْطَى حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حَرَمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حَرَمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کو نرمی میں سے حصہ عطا کر دیا جائے اسے بھلائی میں سے اس کا حصہ عطا کر دیا جاتا ہے اور جس شخص کو نرمی میں سے حصہ سے محروم رکھا جائے اسے بھلائی میں سے اس کے حصہ سے محروم رکھا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**4052** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيَرْضَاهُ وَيَعِينُ عَلَيْهِ مَا لَا يَعِينُ عَلَى الْعَنْفِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّمِينِ وَبَقِيَّةُ إِسْنَادِهِ ثِقَاتٌ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے اور اس سے راضی رہتا ہے اور اس کے حوالے سے وہ مدد کرتا ہے جو وہ سختی پر نہیں کرتا۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے صدقہ بن عبد اللہ یحییٰ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

4053 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ اِرْفَقِي فَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِأَهْلٍ بَيْتَ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّازُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَرَوَاهُمَا رَوَاةُ الصَّحِيحِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: عائشہ! نرمی سے کام لو کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو ان پر نرمی داخل کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان دونوں کی روایتوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4054 - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّفْقُ

بَيْنَ وَالْخَرْقِ شُلُومٌ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”نرمی برکت ہے اور سختی محنت ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4055 - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَعْطَى أَهْلَ بَيْتِ

الرِّفْقِ إِلَّا نَفْعَهُمْ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس گھرانے والوں کو نرمی عطا کی جائے وہ انہیں فائدہ ہی دیتی ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4056 - وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ

نَشَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رَفِقٌ بِالضَّعِيفِ وَشَفِيقٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کو پھیلا دے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا کمزور کے

ساتھ نرمی والدین پر شفقت اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

4057 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ قَطَّ



إِلَّا زَانَهُ وَلَا كَانَ الْخُرْقُ لِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ وَإِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يَحِبُّ الرِّفْقَ . رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ بِإِسْنَادٍ لِيْنٍ وَابْنِ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَعِنْدَهُ الْفُحْشُ مَكَانَ الْخُرْقِ وَلَمْ يَقُلْ وَإِنَّ اللَّهَ إِلَى آخِرِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "نزی جس کی چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کر دے گی اور سختی جس کی چیز میں بھی ہوگی اسے بد نما کر دے گی بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتا ہے۔"

یہ روایت امام بزار نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور انہوں نے لفظ "سختی" کی جگہ لفظ "فحاشی" استعمال کیا ہے اور یہ الفاظ نقل نہیں کئے: "بے شک اللہ تعالیٰ"۔ اس کے بعد سے لے کے آخر تک کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

4058- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ بَالِ أَغْرَابِي لِي الْمَسْجِدَ لِقَامِ النَّاسِ إِلَيْهِ لِيَقْعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَارْثُوا عَلَى بَوْلِهِ مَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بَعْثُمُ مِيسَرِينَ وَلَمْ يَبْعَثُوا مِيسَرِينَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . السَّجَلُ يَفْتَحُ السِّينَ الْمُهِمَلَةَ وَسُكُونُ الْجِيمِ هِيَ الدَّلُوبُ الْمَمْتَلَنَةُ مَاءً وَالدَّلُوبُ يَفْتَحُ الدَّالَ الْمُفْجَمَةَ مِثْلَ السَّجَلِ وَقِيلَ هِيَ الدَّلُوبُ مُطْلَقًا سَوَاءً كَانَ فِيهَا مَاءٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ وَقِيلَ دُونَ الْمَلَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگ اس کی طرف جانے لگے تاکہ اس کی پانی کریں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کرنے دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دینا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کیونکہ تمہیں آسانی فراہم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ سَجَل یہ اس ڈول کو کہتے ہیں: جو پانی سے بھرا ہوا ہو۔

لفظ ذَنُوب یہ بھی ڈول کی مانند ہوتا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد مطلق طور پر ڈول ہوتا ہے خواہ اس میں پانی موجود ہو یا نہ ہو اور ایک قول کے مطابق وہ ڈول ہوتا ہے جو مکمل بھرا ہوا نہ ہو۔

4059- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشُرُوا وَلَا

4059- صحیح البخاری - کتاب العلم باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولسوم بالسوء عظة والعلم - حدیث: 69 صحیح البخاری - کتاب الآداب باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "يسرُوا ولا تُعَسِّرُوا" - حدیث: 5780 صحیح مسلم - کتاب الجهاد والسير باب في الأمر بالنيسير - حدیث: 3351 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد بيان الخبر الموجب على السوجه لفتار المشركين - حدیث: 5268 مذهب ابن أبي نبيّة - كتاب الآداب ما ذكر في الفقه ما يفعله الناس - حدیث: 24858 السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم التخول بالسوء عظة - حدیث: 5719 مسند أحمد بن حنبل مسند أنس بن مالك - حدیث: 12114 مسند الطيالسي - أحاديث النساء وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - وأبو النجاشي عن أنس - حدیث: 2185 مسند ابن الجهم - أبو النجاشي يزيد بن حبيب الضبي - حدیث: 1147 مسند أبي يعلى الموصلي - أسو النجاشي - حدیث: 4061 المعجم الكبير للطبراني - من أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - حدیث: 488

تَنفَرُوا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”آسانی فراہم کرو حتیٰ نہ کرو خوشخبری دو متفرق نہ کرو۔“  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4080 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِتْمًا فَإِنْ كَانَ لُتْمًا إِيَّاهُ كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسِهِ لِمَنْ شَاءَ قَطُّ إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ حُرْمَةَ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ تَعَالَى  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب بھی دو معاملات کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو اختیار کیا جو ان دونوں میں زیادہ آسان ہوتا تھا جبکہ وہ کوئی گناہ کا کام نہ ہو اگر وہ کوئی گناہ کا کام ہوتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے تھے نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ جب اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال کیا جاتا تھا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیا کرتے تھے۔  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4081 - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخْبَرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ تَحْرُمُ عَلَى كُلِّ هَيْنٍ لِيَنْ سَهْلٍ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَلَفْظُهُ لِي أَخْبَرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ النَّارُ  
عَلَى كُلِّ هَيْنٍ لِيَنْ سَهْلٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں بتاؤں جو آگ پر حرام ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آگ اس پر حرام ہوگی وہ ہر اس شخص پر حرام ہوگی جو آسان نرم اور سہل ہو۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:  
”بے شک آگ ہر آسان نرم ساتھ رہنے والے اور سہل شخص پر حرام ہے۔“

4082 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّانِي مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَمَا أَحَدٌ أَكْثَرَ مَعَاذِيرَ مِنَ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْحَمْدِ  
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرَوَاهُ الصَّحِيحُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”آرام سے کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ سے زیادہ معذرت قبول کرنے والا اور کوئی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک حمد سے زیادہ پسندیدہ چیز اور کوئی نہیں ہے۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4063** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَشْجِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يَحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ الْحِلْمُ وَالْإِنَانَةُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (عبدالقیس قبیلے کے سردار) اشج سے ارشاد فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں بردباری اور نرمی۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4064** - وَرَوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُمِعَ اللَّهُ الْخَلَائِقُ نَادَى مُنَادٍ أَهْلَ الْفَضْلِ قَالَ فَيَقُومُ نَاسٌ وَهُمْ يَسِيرُ فَيَنْطَلِقُونَ سَرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ إِنَّا نَرَاكُمْ سَرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَمَنْ أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ نَحْنُ أَهْلُ الْفَضْلِ فَيَقُولُونَ وَمَا فَضْلُكُمْ فَيَقُولُونَ كُنَّا إِذَا ظَلَمْنَا صَبْرًا وَإِذَا أُبْسِيَ إِلَيْنَا حِلْمًا فَيَقَالُ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَتَنَعَمُ أَجْرُ الْعَامِلِينَ رَوَاهُ الْأَصْهَرَانِيُّ

عمر بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو (قیامت کے دن) جمع کرے گا تو ایک منادی پکار کر کہے گا کہ فضیلت والے لوگ کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ چل پڑیں گے وہ تیزی سے چلتے ہوئے جنت کی طرف جائیں گے راستے میں انہیں فرشتے ملیں گے اور یہ کہیں گے کہ ہم تمہیں دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے چلتے ہوئے جنت کی طرف جا رہے ہو تم کون لوگ ہو؟ وہ جواب دیں گے ہم فضیلت والے لوگ ہیں فرشتے دریافت کریں گے تمہیں کیا فضیلت حاصل تھی؟ وہ جواب دیں گے جب ہمارے ساتھ ظلم کیا جاتا تھا تو ہم صبر سے کام لیتے تھے جب ہمارے ساتھ برائی کی جاتی تھی تو ہم بردباری سے کام لیتے تھے تو ان سے کہا: جائے گا کہ تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ جو عمل کرنے والوں کے لئے عمدہ اجر ہے۔“

یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**4065** - وَرَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لِيَدْرِكَ بِالْحِلْمِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ

زَادَ بَعْضُ الرِّوَاةِ فِيهِ وَإِنَّهُ لِيَكْتُبَ جَبَارًا وَمَا يَمْلِكُ إِلَّا أَهْلَ بَيْتِهِ

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانٍ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بندہ بردباری کی وجہ سے روزہ دار اور نوافل پڑھنے والے کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔“

بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”کسی بندے کو جبار (یعنی سخت حراج یا متکبر کے) طور پر نوٹ کیا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے اہل خانہ کا مالک ہوتا ہے۔“

یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

**4066** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بَرْدٌ نَجْرَانِي غُلِيطُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَغْرَابِي لَجَلْبُهُ بَرْدَانَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً فَتَنَظَّرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَلْبَسَهَا حَاشِيَةَ الرِّقَاءِ مِنْ شَكَّةٍ جَلْبَتُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرِّ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ إِلَيَّ عِنْدَكَ فَأَلْتَمَسْتُ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

\*\*\* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے مولے حاشیہ والی ایک نجرانی چادر اوڑھی ہوئی تھی ایک دیہاتی آپ ﷺ کو ملا اس نے آپ کی چادر کو زور سے کھینچا تو میں نے دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس چادر کا نشان آپ ﷺ کی گردن پر پڑ چکا تھا پھر اس شخص نے کہا: اے حضرت محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے مال میں سے مجھے کچھ دینے کا حکم دیں جو آپ کے پاس موجود ہے نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف توجہ کی اور آپ ﷺ ہنس پڑے پھر آپ ﷺ نے اسے کچھ دینے کے لئے فرمایا۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4067** - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرْبَهُ قَوْمَهُ لَأَدْمُوهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گویا اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں (یعنی یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے) کہ نبی اکرم ﷺ ایک نبی کے بارے میں یہ بات بیان کر رہے تھے جن کی قوم نے انہیں اتنا مارا کہ ان کا خون نکل آیا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! تو میری قوم کی مغفرت کر دے کیونکہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے ہیں۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4068** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَجَبٌ مَحَبَّةُ اللَّهِ عَلَى مَنْ أَغْضَبَ فَعَلِمَ رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَلَيْسَ سَنَدُهُ أَحْمَدُ بْنُ ذَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْمَصْرِيِّ شَيْخُ الْحَاكِمِ وَقَدْ وَثَّقَهُ الْحَاكِمُ وَحْدَهُ

\*\*\* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اللہ تعالیٰ کی محبت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو غصے میں آنے کے باوجود بردباری کا مظاہرہ کرے۔“ یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں امام احمد بن دواد بن عبدالغفار مصری ہے جو امام حاکم کا استاد ہے صرف امام حاکم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

4066 صحیح البخاری - کتاب اللباس باب البرود والعبرة والتسلة - حدیث: 5480 صحیح مسلم - کتاب الرکات باب إعطاء من سأل بغضی وغفلة - حدیث: 1813 صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ ذکر ما کان یطعن علی اللہ علیہ وسلم من مآثره من - حدیث: 6466 مسند احمد بن حنبل مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حدیث: 12323 شعب الیریمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الیریمان فصل فی العلم والتوراة والرفق فی الذمور کلہا - حدیث: 8211



**4069** - وَتَقْدِمُ حَدِيثُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ابْنُكُمْ بِمَا بَشُرَ اللَّهُ بِهِ الْبُيَّانَ وَيَرْفَعَ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ تَحْلُمَ عَلَى مَنْ جَهِلَ عَلَيْكَ وَتَعَفَّوْا عَنْ ظُلْمِكُمْ وَتُعْطُوا مَنْ حَرَمَكُمُ وَتَنْصُلَ مَنْ قَطَعَكُمُ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ زَوَّارٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بلند عمارتیں (جنت میں) نصیب کرے گا اور اس کی وجہ سے درجات کو بلند کرے گا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرے تم اس کے لئے بددباری کا مظاہرہ کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اس سے درگزر کرو جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو اور جو شخص تم سے قطع رحمی کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔“  
یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

**4070** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصَّرِيعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ . قَالَ الْحَافِظُ وَسَيَأْتِي بَابُ فِي الْغَضَبِ وَدَفَعَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”طاقتور وہ نہیں ہوتا جو پچھاڑ دیتا ہے طاقتور وہ ہوتا ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھتا ہے۔“  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: غضب اور اس کو دور کرنے سے متعلق باب میں یہ روایت آگے آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

**4 - التَّرْغِيبُ فِي طَلَاقِ الْوَجْهِ وَطِيبِ الْكَلَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَذْكُرُ**

باب: خندہ پیشانی اختیار کرنے اور پاکیزہ گفتگو کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اس کے علاوہ دیگر امور کا تذکرہ

**4071** - عَنْ أَبِي دَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْفَرُونَ مِنَ الْمَعْرُوفِ

شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

4070 - صحيح البخاری - کتاب الأدب - باب العذر من الغضب - حدیث: 5769 - صحيح مسلم - کتاب ابہر والجملة والادب - باب فقل من يملك نفسه عند الغضب وبأى شيء يذهب الغضب - حدیث: 4830 - موطأ مالك - کتاب حسن الخلق - باب ما جاء في الغضب - حدیث: 1631 - جامع معمر بن راعد - الغضب والفيظ وما جاء فيه - حدیث: 897 - مصنف ابن أبي شيبة - کتاب الأدب - ما ذكر في الغضب مما يقوله الناس - حدیث: 24863 - السنن الكبرى للبيهقي - کتاب عمل اليوم والليلة - من التمدد - حدیث: 9860 - السنن الكبرى للبيهقي - کتاب التوسعات - باب: شهادة أهل العصبية - حدیث: 19615 - مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حدیث: 7060 - تعب اليربوع للبيهقي - التاسع والثلاثون من تعب اليربوع - فصل في ترك الغضب - حدیث: 8021 - الأدب المفرد للبخاری - باب الغضب - حدیث: 1359

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بھلائی میں کسی بھی چیز کو حقیر ہرگز نہ سمجھو خواہ وہ چیز تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔“  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4072 -** وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الصَّدَقَةِ أَنْ تَسْلَمَ عَلَى النَّاسِ وَأَنْتَ طَلِيقُ الْوَجْهِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسَلٌ

حسن بصری نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”صدقہ کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں کو سلام کرو“  
یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت مرسل ہے۔

**4073 -** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنْ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ وَأَنْ تَفْرَغَ مِنْ دُلُوكَ فِي إِثَاءِ أَخِيكَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ وَصَدْرُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ حَذِيفَةَ وَجَابِرِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر نیکی صدقہ ہے اور نیکی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملو اور تم اپنے ڈول کے ذریعے اپنے بھائی کے برتن میں پانی اٹھیل دو۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اس کا ابتدائی حصہ صحیحین میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**4074 -** وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلَمُ بِسْمِكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْأَذَى وَالشُّوكَ وَالْعِظَمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دُلُوكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَزَادَ وَبَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصْرُ لَكَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کے ملنا صدقہ ہے تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے تمہارا کسی شخص کی راستے کے بارے میں رہنمائی کر دینا صدقہ ہے تکلیف دہ چیز کو یا کانٹے کو یا ہڈی کو راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے یا تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”تمہارا اس شخص کی رہنمائی کرنا جس کی پینائی کمزور ہو صدقہ ہے۔“

**4075-** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَسَمَّكَ فِي وَجْهِهِكَ يَكْتُبَ لَكَ بِهِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ يَكْتُبَ لَكَ بِهِ صَدَقَةٌ وَإِنْ أَمَرَكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَإِنْ شَادَكَ الضَّالَّ يَكْتُبَ لَكَ بِهِ صَدَقَةٌ

رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَطَاءٍ وَهُوَ مَجْهُولٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرا دینا تمہارے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا تمہارے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے تمہارا نیکی کا حکم دینا تمہارے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا ہے تمہارا بھٹکے ہوئے شخص کو راستہ بتا دینا تمہارے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے یحییٰ بن ابوعطاء سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ راوی مجہول ہے۔

**4076-** وَعَنْ أَبِي جَرَى الْهَجَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللَّهُ بِهِ فَقَالَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَفْرَغَ مِنْ دُلُوكَ فِي إِتَاءِ الْمُسْتَسْقَى وَلَوْ أَنْ تَكْلِمَ أَخَاكَ وَوَجْهَكَ إِلَيْهِ مُبْسُطٌ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالُ الْإِزَارِ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَنْعِيَةِ وَلَا يُجِبُهَا اللَّهُ وَإِنْ أَمُرُ شَتَمَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تَشْتَمِهِ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنْ أَجْرَهُ لَكَ وَوَبَّالَهُ عَلَى مَنْ قَالَ

رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حذیث حسن صحیح والنسائی مرفوعاً وابن حبان فی صحیحہ واللفظ لہ حضرت ابو جری ہجمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم دیہاتوں کے رہنے والے لوگ ہیں آپ ہمیں ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع عطا کرے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے ڈول کے ذریعے پانی مانگنے والے شخص کے برتن میں پانی ڈال دو خواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ جب کلام کرو تو تمہارے چہرے پر خوشی کے آثار ہوں اور تم تہبند کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر کا حصہ ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے اور کوئی شخص تمہارے اندر موجود برائی کے حوالے سے تمہیں برا کہے تو تم اس چیز کے حوالے سے اسے برا نہ کہنا کہ جس کے بارے میں تمہیں پتہ ہو کہ یہ برائی اس میں پائی جاتی ہے کیونکہ تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اس نے جو کچھ کہا ہے اس کا وبال اس پر ہوگا۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے امام نسائی نے الگ الگ کر کے نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

**4077-** وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ لَقَالَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا أَنْ تَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنْ تَهْبِ صَلَةَ الْحَبْلِ وَلَوْ أَنْ تَفْرَغَ مِنْ دُلُوكَ فِي إِتَاءِ الْمُسْتَسْقَى وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَوَجْهَكَ مُبْسُطٌ إِلَيْهِ وَلَوْ أَنْ تَوَسَّسَ الْوَحْشَانِ بِنَفْسِكَ وَلَوْ أَنْ تَهْبِ الشَّعْصَعِ

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم کسی بھی نیکی کے ارکان کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ یہ ہو کہ تم رسی کا ٹکڑا ہبہ کر دو یا اپنے ڈول کے ذریعے پانی مانگنے والے

کے برتن میں پانی ڈال دو خواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنے بھائی سے ملو اور تم اس سے خندہ پیشانی سے ملو خواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنی ذات کے ذریعے پریشان شخص کو انیسیت فراہم کرو خواہ وہ یہ ہو کہ تم تمہارے بہنوئی کو رو دو۔

**4078** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي حَدِيثٍ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔“ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

**4079** - وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جہنم سے بچنے کی کوشش کرو خواہ کھجور کے نصف ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو اگر کسی کو یہ بھی نہیں ملتا تو وہ اچھی بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)۔“ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4080** - وَعَنِ الْمُقَدَّمِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِي الْجَنَّةَ قَالَ مُوجِبُ الْجَنَّةِ اطْعَامُ الطَّعَامِ وَافْتِشَاءُ السَّلَامِ وَحَسَنُ الْكَلَامِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ رَوَاهُ أَحَدُهُمَا ثِقَاتٌ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ وَالْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا عَلَيْكَ بِحَسَنِ الْكَلَامِ وَبَذَلِ الطَّعَامِ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ وَلَا عِلَّةَ لَهُ رَوَاهُ الْبُزَارُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمْنِي عَمَلًا يَدْخُلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ اطْعِمِ الطَّعَامَ وَافْتِشِ السَّلَامَ وَاطْبِ الْكَلَامَ وَصَلِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

مقدم بن شریح نے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو میرے لئے جنت کو واجب کر دے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کو واجب کرنے والی چیزیں کھانا کھانا، سلام پھیلانا اور اچھی بات کہنا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند کے راوی ثقہ ہیں ابن ابودنیانے اسے کتاب ”الصمت“ میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”تم پر لازم ہے کہ اچھا کلام کرو اور کھانا خرچ کرو۔“

امام حاکم کہتے ہیں: یہ روایت صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں ہے امام بزار نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ”ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کھانا کھانا و سلام پھیلاؤ اور پاکیزہ گفتگو کرو رات کے وقت نماز ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

**4081** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ عَرَفَةٌ



یری ظاہرہا من باطنہا و باطنہا من ظاہرہا فَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ لَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسَ نِيَامَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَتَقَدَّمَ جَمَلَةٌ مِنْ أَحَادِيثَ هَذَا النَّوعِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَأَطْعَامِ الطَّعَامِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت میں ایک بالا خانہ ہے جس کا اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہے حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کسے ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اسے ملے گا جو پاکیزہ گفتگو کرے گا کھانا کھلائے گا اور رات کو نوافل ادا کرے گا جب لوگ سو رہے ہوں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس نوعیت سے متعلق دیگر احادیث رات کے وقت قیام کرنے اور کھانا کھلانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

التَّرْغِيبُ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِ وَتَرْهِيْبِ الْمَرْءِ مِنْ حُبِّ الْقِيَامِ لَهُ  
باب: سلام پھیلانے کے بارے میں ترغیبی روایات اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اور آدمی کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اس چیز کو پسند کرے کہ اس کے لئے قیام کیا جائے

4082 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تَطْعَمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اسلام میں کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور یہ کہ تم اس شخص کو بھی سلام کرو جس سے تم واقف ہو اور اس کو بھی جس سے تم واقف نہیں ہو۔“

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4083 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُلَاقُوا حَتَّى تَحَابُّوا إِلَّا أَدْلَكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو گے جب تک تم مومن نہیں ہوتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو گے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں کہ جب تم وہ کام کر لو گے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے؟ تم اپنے درمیان سلام پھیلاؤ۔“

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**4084** - وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُتَمِّ فَلَكُمْ الْبَغْضَاءُ وَالْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَيْسَ حَالِقَةُ الشَّعْرِ وَلَكِنْ حَالِقَةُ الدِّينِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا إِلَّا أَنْبَتَكُمْ بِمَا يَثْبُتُ لَكُمْ ذَلِكَ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ . رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

\*\*\* حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم سے پہلے کی امتوں کی بیماریاں بغض رکھنا حسد کرنا تمہاری طرف بھی آئیں گی بغض موٹا دینے والی چیز ہے۔ یہ بالوں کو نہیں موٹاتی ہے بلکہ یہ دین کو موٹا دیتی ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم مومن نہیں ہوتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے لئے اس چیز (یعنی آپس کی محبت) کو ثابت کر دے گی؟ تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔“

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4085** - وَرَوَى عَنْ شَيْبَةَ الْحَخَبِيِّ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ يَصِفِينَ لَكَ وَدَّ أَنْ يَحْبِكَ تَسْلَمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيْتَهُ وَتَوَسَّعَ لَكَ فِي الْمَجْلِسِ وَتَذَعُّوهُ بِأَحَبِّ أَسْمَائِهِ إِلَيْهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

\*\*\* شبہ جحبی کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔ انہوں نے اپنے چچا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”تین چیزیں تمہارے لئے تمہارے بھائی کی محبت کو نکھار دیں گی جب تم اس سے ملو تو اسے سلام کرو محفل میں اس کے لئے گنجائش پیدا کرو اور اسے اس کے پسندیدہ نام سے بلاؤ۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4086** - وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

\*\*\* حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”تم سلام کو پھیلاؤ تم سلامت رہو گے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4087** - وَعَنِ أَبِي يُوسُفَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْيَرْمُذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

\*\*\* حضرت ابو یوسف عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ”اے لوگو! کھانا کھاؤ سلام پھیلاؤ اور رات کے وقت نماز ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**4088 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ

قَالَ الْحَافِظُ وَتَقْدِمُ غَيْرَ مَا حَدِيثُ مِنْ هَذَا النَّوعِ فِي إِطْعَامِ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”رحمان کی عبادت کرو سلام پھلاؤ اور کھانا کھلاؤ! تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے علاوہ اس نوعیت کی دیگر روایات کھانا کھلانے سے متعلق باب میں اور دیگر ابواب میں گزر چکی ہیں۔

**4089 -** وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِي الْجَنَّةَ قَالَ طِيبَ الْكَلَامِ وَبَذَلِ السَّلَامَ وَأَطْعَمِ الطَّعَامَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ فِي حَدِيثٍ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ

✽ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاکیزہ گفتگو، سلام کرنا اور کھانا کھلانا۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

**4090 -** وَتَقْدِمُ فِي رِوَايَةِ جَيْدَةَ لِلطَّبْرَانِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَدْخُلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ إِنْ مِنْ مُوَجَّاتِ الْمَغْفِرَةِ بَذَلِ السَّلَامَ وَحَسَنَ الْكَلَامِ

✽ اس سے پہلے امام طبرانی کے حوالے سے ایک عمدہ روایت گزر چکی ہے راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سلام کرنا اور عمدہ گفتگو کرنا شامل ہیں۔

**4091 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ

وَلِلْمُسْلِمِ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ

فِيلُ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا

عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمَتَهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعَدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبَعَهُ

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِنَحْوِ هَذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اسے مانو اسے سلام کرو، جب وہ تمہیں بلائے تو تم اسے جواب دو جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو جب وہ چھینکے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے اس کا جواب دو جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔“

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

4092 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْشُوا السَّلَامَ كَمَا تَعْلَمُوا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”سلام کو پھیلاؤ تاکہ تم سر بلندی حاصل کرو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4093 - وَعَنْ الْأَعْرَابِيِّ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا لِي

بَجَرِيبٍ مِنْ تَمَرٍ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَطَلَنِي بِهِ

فَكَلِمَتٍ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَغْدَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَخُذْ لَهُ تَمْرَهُ فَوَعَدَنِي أَبُو بَكْرٍ

إِذَا صَاحَبْنَا الشُّبْحَ فَوَجَدْتُهُ حَيًّا وَعَدَنِي فَأَنْطَلَقْنَا فَمَلَأْنَا رَأْيَ أَبِي بَكْرٍ رَجُلٍ مِنْ بَعِيدٍ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا تَرَى مَا يُصِيبُ الْقَوْمَ عَلَيْكَ مِنَ الْفَضْلِ لَا يَسْبِقُكَ إِلَى السَّلَامِ أَحَدٌ فَكُنَّا إِذَا طَلَعَ

الشمسُ مِنْ بَعِيدٍ يَدْرِيهِ بِالسَّلَامِ قَبْلَ أَنْ يَسْلَمَ عَلَيْنَا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَآخِذًا بِإِسْنَادٍ الْكَبِيرِ رَوَاهُ مُنْتَخَبُ بِهِمُ فِي الصَّحِيحِ

حضرت انور رضی اللہ عنہ جو عمر مرینہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھجوروں کا ایک جریب دینے کا حکم

کیا تو میں نے اس کے پاس موجود تھا اس شخص نے مجھے دینے میں ٹال مٹول کی میں نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات

کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ابو بکر کل صبح تم جا کے اس سے کھجوریں حاصل کر لینا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مسجد میں ملنے

کا وعدہ کیا جب ہم نے صبح کی نماز ادا کر لی تو میں نے انہیں پایا کہ جس طرح انہوں نے وعدہ کیا تھا وہ وہاں موجود تھے ہم وہاں سے

روانہ ہوئے جو بھی شخص دور سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا وہ انہیں سلام کرتا تھا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات



دیکھی ہے کہ لوگوں نے کس طرح تم پر فضیلت حاصل کی ہے ہر شخص پہلے سلام کر لیتا ہے تو جب بھی ہمیں دوسرے کوئی شخص نظر آتا اس کے بعد ہم اسے سلام کرنے میں جلدی کرتے اس سے پہلے کہ وہ ہمیں سلام کرے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے معجم کبیر میں مختلف اسناد میں سے ایک سند کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

**4094** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مِنْ بَدَاهِمِ السَّلَامِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَقَطِيبٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَحَدُهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ قَالَ أَوْلَاهُمَا بِاللَّهِ تَعَالَى

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مقرب وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرتا ہوگا۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”عرض کی گئی: یا رسول اللہ! دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان میں سے کون سلام میں پہل کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مقرب ہوگا۔“

**4095** - وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلُمُ الرَّايِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْمَاشِيَانِ أَحَدُهُمَا بَدَأَ فَهُوَ أَفْضَلُ - رَوَاهُ الْبُزَارُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَوِيحِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”سوار شخص پیدل کو سلام کرے گا پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا دو پیدل چلنے والوں میں سے جو پہل کرے گا وہ زیادہ فضیلت والا شمار ہوگا۔“

یہ روایت امام بزار نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4096** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَضَعَهُ فِي الْأَرْضِ فَافْشَوْهُ بَيْنَكُمْ فَإِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ إِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ فَضْلٌ دَرَجَةً بِتَذْكِرِهِ إِيَّاهُمْ السَّلَامُ فَإِنْ لَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ مِنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ

رَوَاهُ الْبُزَارُ وَالتَّبْرَانِيُّ وَآخَرُ إِسْنَادِ الْبُزَارِ جَيِّدٌ قَوِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”السلام۔“

اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں رکھا ہے تو تم آپس میں اسے پھیلاؤ کیونکہ جب کوئی مسلمان شخص کسی قوم کے پاس سے گزرتا ہے اور انہیں سلام کرتا ہے اور وہ لوگ اسے سلام کا جواب دیتے ہیں تو اس مسلمان کو ان لوگوں پر ایک درجہ کی فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ اس نے ان لوگوں کو سلام یاد کروایا ہے اور اگر وہ لوگ اسے سلام کا جواب نہیں دیتے تو سلام کا جواب وہ ذات اسے دیتی ہے جو ان سب سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام بزار کی دو اسناد میں سے ایک سند قوی ہے۔

**4887-** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَفْرُقَ بَيْنَنَا شَجَرَةٌ فَإِذَا التَّقِينَا يَسْلَمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے اور اگر ہمارے درمیان ایک درخت کی وجہ سے جدائی آجاتی تو پھر جب ہم ایک دوسرے سے ملتے تھے تو ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4888-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيَسْلَمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيَسْلَمْ فَلْيَسْتِ الْأَوَّلَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَالنَّسَائِيُّ

وَرَادَ رَزِينَ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ حِينَ يَقُومُ عَنْهُمْ كَانَ شَرِيكُهُمْ فِيمَا خَاضُوا مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص محفل میں آئے تو سلام کرے اور جب وہ اٹھنے لگے تو سلام کرے کیونکہ پہلے والا (سلام) دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق نہیں رکھتا (یعنی دوسرا (سلام) بھی پہلے کی طرف اہم ہے)“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

رَزِينَ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”جو شخص لوگوں کے پاس سے اٹھتے وقت انہیں سلام کرتا ہے وہ اس بھلائی میں بھی حصے دار ہوتا ہے جو بھلائی وہ لوگ اس کے جانے کے بعد کرتے ہیں۔“

**4889-** وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ زَبَانَ بْنِ فَاذَلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ حَقٌّ عَلَى مَنْ قَامَ عَلَى جَمَاعَةٍ أَنْ يَسْلَمْ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ عَلَى مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسٍ أَنْ يَسْلَمْ فَقَامَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ فَلَمْ يَسْلَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْرَعَ مَا نَسَى

امام احمد نے اپنی سند کے ساتھ سہل بن فاذل بن زبان بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جو شخص لوگوں کے پاس سے اٹھنے لگتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ان لوگوں کو سلام کرے جو شخص محفل سے اٹھنے لگتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ انہیں سلام کرے ایک صاحب اٹھے نبی اکرم ﷺ اس وقت کلام کر رہے تھے۔ ان صاحب نے سلام نہیں کیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کتنی جلدی بھول گیا ہے۔“

**4100-** وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا بَنِي إِدَا كُنْتَ فِي مَجْلِسٍ تَرْجُو خَيْرَهُ فَعَجَلْتَ بِكَ حَاجَةً فَقُلِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّكَ شَرِيكُهُمْ فِيمَا يَصْنَعُونَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مَوْقُوفًا هَكَذَا وَمَرْقُوفًا وَالْمَوْقُوفُ أَصَحُّ

❀ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اے میرے بیٹے! جب تم کسی محفل میں موجود ہو جس میں بھلائی کی تمہیں توقع ہو اور تمہیں وہاں سے جلدی اٹھنا پڑ جائے تو تم یہ کہو السلام علیکم کیونکہ اس محفل میں وہ لوگ جو بھی اچھائی کریں گے تم اس میں حصہ دار شمار ہو گے

یہ روایت امام طبرانی نے اسی طرح ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے تاہم موقوف ہونا زیادہ درست ہے۔

4101 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَصِينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُ ثُمَّ جَاءَ آخِرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ فَجَلَسَ فَقَالَ عَشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخِرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ أَيْضًا مِنْ طَرِيقِ أَبِي مَرْحُومٍ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ مَرْفُوعًا بِنَحْوِهِ وَزَادَ: ثُمَّ أَتَى آخِرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرَبْعُونَ قَالَ هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ

❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا السلام علیکم نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا: وہ بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص آیا اور بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و بَرَکَاتُہُ نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے ابومرحوم کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اس کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے تاہم یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”پھر ایک اور شخص آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ و بَرَکَاتُہُ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چالیس نیکیاں ملیں گی آپ ﷺ نے فرمایا: فضائل اسی طرح ہوتے ہیں۔

4102 - وَرَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ كَتَبْتُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَتَبْتُ لَهُ عَشْرُونَ حَسَنَةً وَمَنْ قَالَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ كَتَبْتُ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

❀ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص السلام علیکم کہتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4183** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ثُمَّ مَرَّ آخَرُ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ عَشْرُونَ حَسَنَةً ثُمَّ مَرَّ آخَرُ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يَسْلَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبَكُمْ إِذَا جَاءَ أَخَذَكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيَسْلَمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ قَامَ فَلْيَسْلَمْ فَلْيَسْتِ الْأَوَّلَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ . مَا أَوْشَكَ أَيَّ مَا أَسْرَعَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ ﷺ اس وقت ایک محفل میں تشریف فرما تھے اس نے کہا: سلام علیکم نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملیں گی پھر ایک شخص گزرا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص گزرا اور وہ بولا سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی محفل میں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے سلام نہیں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ساتھی جلدی بھول گیا ہے جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے تو اسے سلام کرنا چاہیے پھر اگر اسے مناسب لگے تو بیٹھ جائے اور جب وہ اٹھنے لگے تو اسے پھر سلام کرنا چاہیے کیونکہ پہلے والا (سلام) دوسرے کی بہ نسبت زیادہ حق دار نہیں ہوتا۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

لفظ ما اوشك اس کا مطلب ہے وہ کتنی جلدی ایسا کر گیا۔

**4184** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنْ مَنِيحَةُ الْعِزِّ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصَدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ

قَالَ حَسَّانُ فَمَعْدُنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعِزِّ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوَهُ لَمَّا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”چالیس خصلتیں ہیں جن میں سے سب سے بلند تر چیز یہ ہے کہ بکری کا بچہ عطیہ کے طور پر دے دیا جائے جو شخص ان میں سے کسی بھی خصلت پر اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے عمل کرے گا اور اس کے بارے میں جو وعدہ کیا گیا ہے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اس پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔“

حسان بیان کرتے ہیں: بکری کے بچے کو عطیہ کرنے کے بعد جو چیزیں ہیں ہم نے انہیں شمار کرنا شروع کیا تو اس میں سلام کا جواب دینا چھینکنے والے کو جواب دینا راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا اور اس جیسی دیگر چیزیں شامل ہیں لیکن پھر بھی ہم پندرہ سے زیادہ تک نہیں پہنچ سکے۔





اکرم ﷺ نے اسے پیغام بھیج کر دریافت کیا: تم فلاں شخص کے باغ میں موجود اپنا کچھ مجھے فروخت کر دو اس نے کہا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم وہ مجھے ہیہ کر دو اس نے کہا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم جنت میں ایک کچھ کے عوض میں وہ مجھے فروخت کر دو اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تم سے بڑا بخیل ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہوتا ہے

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی سند کے راویوں میں کوئی حرج نہیں ہے حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھنا چاہیے سے متعلق باب میں سلام کرنے سے متعلق روایات گزر چکی ہیں تو اب انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

**4108** - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔"

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ اور اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

**4109** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتْرُكًا عَلَى عَصَا فَقَمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقْرُمُوا كَمَا تَقْرُمُونَ الْأَعَاجِمَ بِعَظْمٍ بَعْضُهَا بَعْضًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ

فِيهِ أَبُو غَالِبٍ وَاسْمُهُ حُزُورٌ وَيُقَالُ نَافِعٌ وَيُقَالُ سَعِيدُ بْنُ الْحُزُورِ فِيهِ كَلَامٌ طَوِيلٌ ذَكَرْتُهُ فِي مُخْتَصَرِ السَّنَنِ وَغَيْرِهِ وَالْغَالِبُ عَلَيْهِ التَّوَلُّيقُ وَقَدْ صَحَّحَ لَهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصا کے ساتھ ٹیک لگا کر ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس طرح کھڑے نہ ہو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

اس کی سند میں ایک راوی ابو غالب ہے جس نام حُزُور ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام نافع ہے اور ایک قول کے مطابق سعید بن حُزُور ہے اس کے بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے جسے میں نے مختصر السنن اور دیگر جگہوں پر نقل کیا ہے غالب یہ ہے کہ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس سے منقول حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## التَّوْبَةُ فِي الْمَصَالِحَةِ وَالتَّوْبَةُ مِنَ الْإِثْمِ فِي السَّلَامِ وَمَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى الْكُفَّارِ

باب: مصافحہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور سلام کرتے ہوئے اشارہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات  
کفار کو سلام کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4110 - عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْتَقِيَانِ لِيَتَصَالِحَا إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِكَلاَهُمَا مِنْ رِوَايَةِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب بھی دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے اگلح کے حوالے سے ابواسحاق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4111 - وَفِي رِوَايَةِ لَابَسَى دَاوُدَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَالِحَا وَحَمَدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَا غُفِرَ لَهُمَا

قَالَ الْحَافِظُ وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ أَبُو بَلَجٍ بَفَتْحِ الْبَاءِ وَتُكُونُ اللَّامُ بَعْدَهَا جِيمٌ وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ وَبِقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ وَيَأْتِي الْكَلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَى الْأَجْلَحِ وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو حَبِجَةَ الْكِنْدِيُّ وَاسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ فِيهِ اضْطِرَابٌ

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہوئے ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں: اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت ابوبلج سے منقول ہے جس کا نام یحییٰ بن سلیم ہے اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن اسود ہے اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اور اگلح کے بارے میں بھی کلام آئے گا جس کا نام یحییٰ بن عبد اللہ ابو حبیہ کنڈی ہے اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

4112 - رَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْأَعْمَى وَهُوَ مَتْرُوكٌ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَأَخَذَ بِيَدِي وَصَلَحَنِي وَضَحَكَنِي ثُمَّ قَالَ أَتَذِيرِي لَمْ أَخْذَتِ بِيَدِكَ قُلْتَ لَا إِلَّا أَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ لَمْ تَفْعَلْهُ إِلَّا لِيُخْبِرَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُنِي فَعَلْتُ بِكَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ أَتَذِيرِي لَمْ فَعَلْتُ بِكَ ذَلِكَ قُلْتَ لَا قَالَ قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْمُسْلِمِينَ إِذَا التَّقِيَا وَتَصَافَحَا وَضَحَكَ كُلُّ مِنْهُمَا فِي وَجْهِ صَاحِبِهِ لَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ إِلَّا لِلَّهِ لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَغْفِرَ لَهُمَا

❀❀ امام طبرانی نے ابو داؤد دنا میں اے جو ایک متروک راوی ہے اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مسکرا کے مجھے ملے پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ البتہ میرا یہ گمان ہے کہ آپ نے کسی بھلائی کی وجہ سے ہی یہ کام کیا ہوگا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ مجھ سے ملے تو آپ ﷺ نے میرے ساتھ اسی طرح کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ میں نے تمہارے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب دو مسلمان ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے مسکرا کر ملتا ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایسا کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

4113 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمِينَ التَّقِيَا فَاخُذَ أَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْضُرَ دَعَاءُ هُمَا وَلَا يَفْرُقَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى يَغْفِرَ لَهُمَا وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّازُ وَأَبُو بَعْلَى وَرَوَاهُ أَحْمَدُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ إِلَّا مَيْمُونُ الْمُرَادِيُّ وَهَذَا الْحَدِيثُ مِمَّا أَنْكَرَ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان دونوں کی دعا کو قبول کرے اور ان کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کر دے۔“

روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بزار اور امام ابو یعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف میمون مرادی کا معاملہ مختلف ہے اور اس حدیث کے حوالے سے اس پر انکار کیا گیا ہے۔

4114 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَقَّوْا تَصَافَحُوا وَإِذَا قَدَمُوا مِنْ سَفَرٍ تَعَانَقُوا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاتُهُ مُتَّحَجَجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب جب ایک دوسرے سے ملتے تھے تو ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے اور جب سفر سے واپس آتے تھے تو ایک دوسرے کے ساتھ معانقہ کرتے تھے یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4115 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنِينَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَأَخَذَ بِيَدِهِ فَصَافَحَهُ تَنَاسَرَتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَاسَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَوَاتُهُ لَا أَعْلَمُ فِيهِمْ مَجْرُوحًا



حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مومن جب کسی دوسرے مومن سے ملتا ہے اور اسے سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راویوں میں سے کسی کے بارے میں مجروح ہونے کا مجھے علم نہیں ہے۔

**4116 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ حَذِيفَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَصَافِحَهُ

فَتَنَسَحَى حَذِيفَةَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنْ الْمُسْلِمُ إِذَا صَافَحَ أَخَاهُ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَحَاتَّتْ وَرَقِ الشَّجَرِ . رَوَاهُ الْبُزَارُ مِنْ رِوَايَةِ مُصْعَبِ بْنِ قَابَتٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصافحہ کا ارادہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئے انہوں نے عرض کی: میں جنبی ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ یہ روایت امام بزار نے مصعب بن ثابت کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**4117 -** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْمُسْلِمِينَ إِذَا التَّقِيَا فَتَصَافَحَا

وَتَسَاءَلَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا مَائَةَ رَحْمَةٍ تِسْعَةٌ وَتَسْمِينٌ لَابَشَهُمَا وَأَطْلَقَهُمَا وَأَبْرَهُمَا وَأَحْسَنَهُمَا مَسَاءً لَهٗ بِأَخِيهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ فِيهِ نَظَرٌ

لابشہما آی لا کثرہما بشاشۃ وہی طلاقۃ الوجہ مع الفرح والتبسم وحسن الاقبال واللفظ فی

المسألة وأطلقہما آی اکثرہما وأبلغہما طلاقۃ وہی بمعنی البشاشۃ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو مسلمان جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے حال احوال

دریافت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے لئے ایک سو رحمتیں نازل کرتا ہے جن میں سے ننانویں رحمتیں اس شخص کے لئے ہوتی

ہیں جو زیادہ خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ اور اچھے طریقے کے ساتھ ملتا ہے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی کا حال احوال

دریافت کرتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو کل نظر ہے۔

لفظ لابسہما سے مراد یہ ہے کہ جو زیادہ بشاشت کے ساتھ ملتا ہے اس سے مراد خوشی اور مسکراہٹ کے ساتھ خندہ پیشانی سے

ملتا ہے اور اچھی طرح سے سامنا کرتا ہے اور حال احوال دریافت کرتے ہوئے مہربانی کرتا ہے

اطلقہ کا مطلب یہ ہے کہ جو زیادہ خندہ پیشانی کے ساتھ ملتا ہے اس کا مطلب بھی بشاشت ہے۔

**4118 -** وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّقِيَا

الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ فَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فَإِنْ أَحْبَبَهُمَا إِلَى اللَّهِ أَحْسَنَهُمَا بَشْرًا لَصَاحِبِهِ فَإِذَا تَصَافَحَا

نزلت علیہما مائۃ رَحْمَۃٍ وَلِلْبَادِی مِنْهُمَا تِسْعُونَ وَلِلْمَصَالِحِ عَشْرَۃٌ . رَوَاهُ الْبِزَارُ

❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو زیادہ اچھے طریقے سے ملتا ہے اور جب وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں پر ایک سورتیں نازل ہوتی ہیں اور ان دونوں میں سے پہل کرنے والے کو نوے ملتی ہیں اور مصافحہ کرنے والے کو دس ملتی ہیں۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

**4119 -** وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُسْلِمُ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ لِيَوْمِ رِيحٍ عَاصِفٍ وَلَا غُفْرَ لَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب مسلمان اپنے بھائی سے ملتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح تیز ہوا والے دن میں خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ ان دونوں کے گناہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4120 -** وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَمَامَ التَّحِيَّةَ الْأَخْذَ بِالْيَدِ . رَوَاهُ ابْنُ تَرْمِذٍ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَسْمَعْ عَنْهُ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سلام کی تکمیل میں ہاتھ پکڑنا بھی شامل ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

**4121 -** وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسَ بَنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكَانَتْ الْمَصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ تَرْمِذٍ

❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ روایت امام بخاری و امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

**4122 -** وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَزْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سِيرَ إِلَى الشَّامِ إِنِّي

أُرِيدَ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذْ أَخْبَرَكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَوْراً قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِشَرْ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتَهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَ حَسْبِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ يَلُوكَ أَجُودَ وَأَجُودَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالرَّجُلُ الْمُتَّبِعُ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ مَجْهُولٌ

✽✽ ایوب بن بشیر عدوی نے عزہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے شام روانگی کے وقت میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دوں گا البتہ اگر وہ منفی پہلو کے حوالے سے ہوئی تو پھر میں بیان نہیں کروں گا میں نے کہا: نہیں اس میں منفی پہلو نہیں ہوگا سوال یہ ہے کہ کیا نبی اکرم ﷺ جب آپ سے لوگوں سے ملتے تھے تو کیا آپ کے ساتھ مصافحہ کیا کرتے تھے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں جب بھی نبی اکرم ﷺ سے ملتا تھا آپ ﷺ ہمیشہ میرے ساتھ مصافحہ کیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے میرے ہاں پیغام بھیجا میں اس وقت گھر نہیں تھا جب میں گھر واپس آیا تو مجھے بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے تمہیں پیغام بھیجا تھا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت پٹنگ پر آرام فرماتے تھے تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا آپ ﷺ سب سے زیادہ نجی تھے سب سے زیادہ نجی تھے یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے اس میں مبہم راوی کا نام عبد اللہ ہے جو ایک مجہول راوی ہے۔

**4123 -** وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوا يَذْهَبُ عَنْكُمْ الْهَلْ وَتَهَادُوا تَحَابُّوا وَتَذْهَبُ الشُّحْنَاءُ - رَوَاهُ مَالِكٌ هَكَذَا مَعْضَلًا وَقَدْ أُسْنَدَ مِنْ طَرُقٍ فِيهَا مَقَالٌ ✽✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو تمہارا آپس کا غم ختم ہو جائے گا ایک دوسرے کو تحفے دو ایک دوسرے سے محبت رکھو آپس کی ناراضگی ختم ہو جائے گی یہ روایت امام مالک نے اسی طرح معضل روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ روایت ایک سند کے ساتھ بھی منقول ہے جس میں کلام کی گنجائش ہے۔

**4124 -** وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مَنَا مِنْ تَشْبِهٍ بغيرنا لَا تَشْبَهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنْ تَسْلِمَ الْيَهُودُ الْإِشَارَةَ بِالْأَصَابِعِ وَإِنْ تَسْلِمَ النَّصَارَى بِالْأَكْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَزَادَ وَلَا تَقْصُوا النَّوَاصِي وَاحْفُوا الشَّارِبَ وَاعْفُوا اللَّحْيَ وَلَا تَمْشُوا فِي الْمَسَاجِدِ وَالْأَسْوَاقِ وَعَلَيْكُمْ الْقَمَصُ إِلَّا وَتَحْتَهَا الْأُزْرُ

✽✽ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے علاوہ کسی اور سے مشابہت اختیار کرتا ہے تم لوگ یہودیوں یا عیسائیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو کیونکہ یہودیوں کا سلام کرنے کا طریقہ انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرنا ہے اور عیسائیوں کا ہتھیلی

کے ذریعے اشارہ کرتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”تم صرف پیشانی کے بال نہ کاٹو اور مونچھیں پست رکھو اور داڑھی بڑھا کے رکھو! اور جب تم مسجد میں یا بازار میں آؤ تو تم نے قمیص پہنی ہوئی ہو اور نیچے تہبند بھی ہو (یعنی صرف قمیص پہن کر نہ آؤ)۔“

**4125** - وَعَنْ جَاسِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمُ الرَّجُلِ بِاصْبِعٍ وَاحِدَةٍ يُشِيرُ بِهَا لَعَلَّ الْيَهُودَ . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرَوَاتُهُ رَوَاةُ الصَّحِيحِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ

\*\*\* حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایک شخص کا دوسرے شخص کو انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے سلام کرنا یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

**4126** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدُؤُوا الْيَهُودَ

وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاصْطَرَوْهُمْ إِلَى أَصِيقِهِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”یہودیوں یا عیسائیوں کو سلام میں پہل نہ کرو جب تم راستے میں ان میں سے کسی سے ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

**4127** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلِمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ

الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَنْ نَوْعِ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ كَثِيرٌ لَيْسَ مِنْ شَرَطِ

كِتَابِنَا فَتَرَكَاهَا

\*\*\* حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم ”وعلیکم“ کہہ دو۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ ان دونوں روایات سے متعلقہ

روایات اور بھی بہت سی ہیں جو ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں اس لئے ہم نے انہیں ترک کر دیا ہے۔



## 7- التَّرْهِيْبُ أَنْ يَطْلُعَ الْإِنْسَانُ فِي دَارٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ

باب: اس بارے میں تربیتی روایات کہ کوئی شخص اندر آنے کی اجازت لینے سے پہلے اندر جھانک کر دیکھے

4128- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ

بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَرُوا عَيْنَهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَرُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اجازت کے بغیر کسی گھر میں جھانک کر دیکھے تو گھر والوں کے لئے یہ اجازت ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ دیں۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اگر وہ گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو یہ نقصان رائیگاں جائے گا۔“

4128- وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

فَفَقَرُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَّةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت

کے بغیر جھانک کر دیکھے اور وہ لوگ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس شخص کو نہ دیت ملے گی اور نہ ہی قصاص ملے گا۔

4130- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَمًا رَجُلٌ كَشَفَ سِتْرًا

فَادْخَلَ بَصَرَهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَدْ آتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَقَا عَيْنَهُ لَهْدَرَتْ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ

عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْمَنْزِلِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ رُوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا ابْنَ لَهْيَعَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص پردہ ہٹا کر اندر دیکھتا ہے اس سے پہلے کہ اسے اجازت ملی ہوئی ہو تو وہ ایک ایسی حد کی خلاف ورزی کرتا ہے جو اس

کے لئے حلال نہیں ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کی آنکھ پھوڑ دے تو وہ رائیگاں جائے گی اور اگر کسی شخص کا گزر کسی ایسے دروازے

4128- صحیح البخاری - کتاب البیعات باب من اطلع فی بیت قوم ففقروا عینہ - حدیث: 6522 صحیح مسلم - کتاب

الآداب باب تحریم النظر فی بیت غیرہ - حدیث: 4111 السنن للنسائی - کتاب البیوع من اتعص وأحد حقه روى السلطان

- حدیث: 4802 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب القسامة ذکر حدیث عمرو بن مزمع فی العقور واختلاف الناقضین له -

حدیث: 6850 سنن الدارقطنی - کتاب العمود والبیعات وغیرہ حدیث: 3010 السنن الکبریٰ للبیہقی - کتاب لمرقة صباغ

أبواب صفة السوط - باب التعمی والاطلاع حدیث: 16415 السنن الصغیر للبیہقی - کتاب الأشرعة باب التعمی

والاطلاع - حدیث: 2746 مستدر أحمد بن حنبل مستدر أبی هريرة رضي الله عنه - حدیث: 8812 المعجم الأوسط للطبرانی

- باب الألف من اسمه أحمد - حدیث: 2046 المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه أحمد حدیث: 169

سے ہو جس پر پردہ نہ ہو اور پھر وہ اہل خانہ کی پوشیدہ چیز دیکھ لے تو پھر اس کو گناہ نہیں ہوگا کیونکہ لفظی اب گھر والوں کی ہے۔  
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔ یہ روایت امام  
ترمذی نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر جانتے  
ہیں۔

**4121-** وَعَنْ عِبَادَةَ يَعْنِي ابْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنْ  
الْأَسْنَدِ بْنِ أَبِي الْبُيُوتِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَتْ عَيْنُهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ وَيَسْلَمَ فَلَا إِذْنَ وَقَدْ عَصَى رَبَّهُ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِبَادَةَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ  
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کے  
بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اجازت لینے سے پہلے اندر نظر ڈالتا ہے اور سلام کرتا ہے تو یہ ٹھیک  
نہیں ہے اس نے پروردگار کی نافرمانی کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے اسحاق بن یحییٰ کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے حالانکہ انہوں نے حضرت  
عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے ویسے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**4122-** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْفَصٍ أَوْ بِمَشَافِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ بِخُتْلِ الرَّجُلِ لِيُطْعِمَهُ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَفْظُهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَالْقَمَ عَيْنَهُ خِصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيدَةٍ أَوْ عَوْدَ لِيُفَقِّعَ عَيْنَهُ  
فَلَمَّا أَنْ أَبْصَرَهُ انْقَمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوُثِّتَ عَلَيْكَ لَفَقَاتُ عَيْنِكَ  
الْمَشْفَصُ بِكَسْرِ الْمِيمِ بَعْدَهَا شَيْنٌ مُعْجَمَةٌ مَسْكُونَةٌ وَقَافٌ مَفْتُوحَةٌ هُوَ سَهْمٌ لَهُ نَصْلٌ عَرِيضٌ وَقِيلَ طَوِيلٌ  
وَقِيلَ هُوَ النَّصْلُ الْعَرِيضُ نَفْسُهُ وَقِيلَ الطَّوِيلُ  
يَخْتَلُهُ بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُشْتَاةُ فَوْقَ أَيِّ يَخْدَعُهُ وَيَرَاوُغُهُ

وخصاصة الباب يفتح الخاء المعجمة وصادين مهملتين هي الثقب فيه والشقوق ومعناه أنه جعل  
الشق الذي في الباب محاذيا عينه

توخاه بتشديد الخاء المعجمة أي قصد

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے کسی حجرے میں جھانک کر دیکھ نبی اکرم ﷺ  
تیر پکڑ کر اس کی طرف بڑھے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس شخص کو یوں دھمکایا جیسے آپ ﷺ اسے  
تیر مارنے لگے ہیں

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اور امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے  
اظہار یہ ہیں: ”ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آیا اس نے دروازے کی جھری کے ساتھ آنکھ لگائی تو نبی اکرم ﷺ نے

اسے دیکھ لیا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود لوہے یا چھڑی کو اس کی طرف بڑھایا کہ جیسے اس کی آنکھ پھوڑ دیں، جب اس شخص نے دیکھا تو وہ پیچھے ہٹ گیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا اگر تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے تو میں نے تمہاری آنکھ پھوڑ دی تھی۔  
مشقص یہ اس تیر کو کہتے ہیں: جس کا چوڑا پھل نہ ہو اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد لمبا پھل ہوتا ہے ایک اور قول کے مطابق چوڑے پھل کو ہی مشقص کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق طویل کو کہتے ہیں:  
لفظ بعثتہ اس سے مراد اسے دھوکہ دینا اور ڈرانا ہے۔

لفظ خصاصہ الباب اس سے مراد سوراخ اور کھلی جگہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے دروازے میں موجود جھری میں آنکھ لگائی تھی۔

لفظ تو خاہ سے مراد یہ ہے کہ اس نے اس کا قصد کیا۔

**4133** - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرِ فِي حَجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْرَاقَةٌ بِهَا رَأْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتَ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ الْأَسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حجرے میں جھانک کر، ایک نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک کنگھی تھی جس کے ذریعے آپ ﷺ سر کھجوا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں نے یہ تمہاری آنکھ میں چھوڑ دی تھی اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ نظر نہ پڑے  
یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

**4134** - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَزُومُ رَجُلٌ قَوْمًا فَيُخْصَ نَفْسَهُ بِالذِّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقَنٌ حَتَّى يَتَخَفَفَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین کام کسی بھی شخص کے لئے کرنا جائز نہیں ہے جو شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ صرف اپنے لئے دعا کرے ان کے لئے نہ کرے (یہ درست نہیں ہے) اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ ان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوگا اور کوئی بھی شخص اجازت لینے سے پہلے گھر کے اندر جھانک کے نہ دیکھے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو گویا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور کوئی بھی شخص اس وقت نماز ادا نہ کرے جب وہ پیشاب یا پاخانے کو روکے ہوئے ہو جب تک وہ اس سے فارغ نہیں ہو جاتا“

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابو داؤد نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

**4135 -** رَعْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَلَكِنْ ائْتَوْهَا مِنْ جَوَانِبِهَا فَاسْتَاذِنُوا فَإِنْ أُذِنَ لَكُمْ فَاَدْخُلُوا وَإِلَّا فَارْجِعُوا  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ طَرُقِ أَحَدِهَا جَدِيدٌ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”گھروں میں دروازوں کے بالکل سامنے سے نہ آؤ بلکہ اطراف سے آؤ اور پہلے اندر آنے کی اجازت مانگو اگر تمہیں اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو جاؤ ورنہ واپس چلے جاؤ“  
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی ایک سند عمدہ ہے۔

### 8 - التروہیب اَنْ یسمع حَدِیْثِ قَوْمٍ یُکْرَهُونَ اَنْ یسمعه

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کچھ لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی جائے جس کے بارے میں وہ ناپسند کرتے ہوں کہ کوئی اسے سنے

**4136 -** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحْلَمَ بِحِلْمٍ لَمْ يَرِهِ كَلْفٌ اَنْ یَقْعِدَ بَيْنَ شَعْبَرَتَيْنِ وَلَنْ یَفْعَلَ وَمَنْ اَسْتَمَعَ اِلَى حَدِیْثِ قَوْمٍ وَهَمَّ لَهٗ تَكَاثُرُهُمْ صَبَّ لِيْ اُذُنُهُ الْاَنَّاكَ یَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صُوْرَ صُوْرَةَ عَذَابٍ اَوْ كَلْفٌ اَنْ یَنْفَخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِعٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ  
الْاَنَّاكَ بِحِلْمٍ اَلْهَمَزَةُ وَضَمُّ التَّوْنِ هُوَ الرِّصَاصُ الْمَذَابُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہ دیکھا ہو (تو قیامت کے دن) اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جو کے درد انہوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا اور جو شخص کسی قوم کی بات چُپ کر سننے کی کوشش کرے جبکہ وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پھلکا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص تصویر بنائے گا تو اسے یہ عذاب دیا جائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے۔ دردہ نہیں پھونک سکے گا“۔ یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ اَنَّاكَ سے مراد پھلکا ہوا سیسہ ہے۔

التروغیب فی العزلة لمن لا یأمن علی نفسه عند الاختلاط

باب: ایسے شخص کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات جسے گھلنے ملنے کی صورت میں اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہو

**4137 -** عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي بَيْتِهِ فَبَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ



اعوذ باللہ من شرّ هذا الرّاكب فنزل لقَالَ لَهُ أَنْزِلْتُ فِي إِبْلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتُ النَّاسَ يَتَازَعُونَ الْمَلِكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ امْكُثْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ يَحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيِّ الْخَفِيَّ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
الْغَنِيُّ أَيْ الْغَنِيُّ النَّفْسِ الْقَنُوعِ

✽✽ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ گھر میں موجود تھے ان کے صاحبزادے عمرؓ ان کے پاس آئے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو بولے: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں وہ صاحبزادے سواری سے اترے اور انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے درمیان رہ رہے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ حکومت کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے رہیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور بولے: تم خاموش رہو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے جو پرہیزگار ہو بے نیاز ہو اور پوشیدہ رہے۔“  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الغنی سے مراد وہ ہے جو ذات کا غنی ہو یعنی قناعت پسند ہو۔

**4138 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَيْ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مَعْتَزِلٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ بَعْدَ رَبِّهِ  
✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ہمراہ جہاد کرے اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھائی میں الگ تھلک رہے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہے۔

**4139 -** وَفِي رِوَايَةٍ يَتَّقِي اللَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِهِمَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيْ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ الَّذِي يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ وَقَدْ كَفَى النَّاسَ شَرَّهُ

✽✽ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ امام حاکم نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا مومن سب سے زیادہ کامل ایمان رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرے اور وہ جو کسی گھائی میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچا کر رکھے۔“

**4140 -** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالٍ

المُسْلِمُ غَنِمَ بِهَا شَعْفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفْرِي بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَالْتَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَأَبْنُ مَاجَه

شَعْفَ الْجِبَالِ بِالشَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَفْرُوحَتَيْنِ هُوَ أَعْلَاهَا وَرُؤُسُهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”عنقریب ایسا وقت آئے گا جب مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں ساتھ لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش نازل ہونے کے مقامات (یعنی جنگلوں) میں چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے ایسا کرے گا۔“

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

شَعْفَ الْجِبَالِ اس سے مراد پہاڑ کا بالائی حصہ اور اس کی چوٹی ہے۔

4141- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ

رَجُلٌ مُمَسِّكٌ عَنَانٍ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فِرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَتَفَقَّحُ الْقَتْلَ أَوْ

الْمَوْتَ مِظَانَهُ وَرَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ

وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيُعِدُّ رِبَهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَتَقْدِمُ بِشَرْحِ غَرِيبٍ فِي الْجِهَادِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”لوگوں میں زندگی گزارنے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر لڑتا ہے

وہ گھوڑے کی پشت پر سوار ہوتا ہے جب بھی وہ کسی خوفزدہ کرنے والی چیز کے بارے میں سنتا ہے تو پیکر اس کی طرف جاتا ہے وہ

شہید ہو جانے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مرجانے کا خواہش مند ہوتا ہے اور وہ شخص ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اپنی

بکریوں میں موجود ہوتا ہے یا کسی لشیبی وادی میں ہوتا ہے وہاں نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے

یہاں تک کہ اس کے پاس موت آ جاتی ہے لوگ اس کے بارے میں صرف بھلائی میں ہوتے ہیں۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے اس سے پہلے اس کے نادر الفاظ کی وضاحت جہاد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4142- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ

رَجُلٌ مُمَسِّكٌ بِعَنَانٍ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مَعْتَزِلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ

فِيهَا إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يَسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَسْ حَبَانٌ فِي صَحِيحِهِ وَلَفْظُهُ أَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مَجْلِسٍ لَهُمْ فَقَالَ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ

مَنْزِلًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يَقْتُلَ

إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِالَّذِي يَلْبِسُهُ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمْرٌ مَعْتَزِلٌ فِي شَعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ

وَيَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ الَّذِي يَسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى

وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْعَزْلَةِ مِنْ حَدِيثِهِ وَرَوَاهُ أَيْضًا هُوَ وَالطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ امِّ مُبَشَّرِ الْأَنْصَارِيَّةِ أَطْوَلَ مِنْهُ

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کیا میں تمہیں سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر نکلتا ہے کیا میں تمہیں اس کے بعد والے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی بکریوں میں لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے وہ ان بکریوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا کرتا ہے کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔“

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے وہ لوگ ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور پھر مرجاتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) شہید ہو جاتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھائی میں الگ تھلگ رہ کر نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کے شر سے الگ تھلگ رہتا ہے کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ کچھ نہ دے۔“

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب ”العزلۃ“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اور امام طبرانی نے اس کو امّ مبشر انصاریہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے جو اس سے ذرا طویل حدیث ہے۔

4143 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامِهِ يَعْزُرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ حَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبِ إِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ حَبَانَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَعِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ أَوْ قَعْدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ وَسَلِمَ مِنَ النَّاسِ

وَهُوَ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ بِنَحْوِهِ وَتَقْدِيمَ لَفْظِهِ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَلَفْظُهُ قَالَ خِصَالُ سِتٍّ مِمَّا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ إِلَّا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ قَدْ كَرِمَتْهَا وَرَجُلٌ فِي بَيْتِهِ لَا يَغْتَابُ الْمُسْلِمِينَ وَلَا يَجْرِ إِلَيْهِمْ سَخَطًا وَلَا نَقْمَةً

❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے جو شخص حاکم وقت کے پاس اس کی مدد کرنے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے اور وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”یا وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے لوگ اس سے سلامت رہتے ہیں اور وہ لوگوں سے سلامت رہتا ہے۔“

اس کی مانند روایت امام ابو داؤد نے بھی نقل کی ہے جس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

”چھ خصوصیات ہیں جو بھی مسلمان ان میں سے کسی ایک میں فوت ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے۔“ اس کے بعد اس میں ایک ایسے شخص کا بھی ذکر ہے کہ وہ شخص جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرے اور ان کی طرف ناراضگی یا انتقام نہ لے جائے۔

**4144 -** وَرَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْمُرُ مَالَهُ وَيَحْفَظُ دِينَهُ وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الْعَزَلَةِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو نماز قائم کرتا ہو روزے رکھتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اپنے مال کو آباد رکھے اپنے دین کی حفاظت کرے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ”العزلة“ میں نقل کی ہے۔

**4145 -** وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ وَوَسَّعَ بَيْتَهُ وَبَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ وَحَسَنِ إِسْنَادِهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس شخص کو مبارک ہو جو اپنی زبان کا مالک رہے (یعنی اس پر قابو رکھے) اس کا گھر کشادہ ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے (یا انہوں نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے)۔

**4146 -** وَعَنْ عَقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْحِجَاةُ قَالَ أَمْسَكَ عَلَيْكَ لِسَانَكَ





”تمہارے سامنے ایسے فتنے آئیں گے جو تاریک رات کے گھڑوں کی مانند ہوں گے ان فتنوں کے دوران اگر آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اور اگر شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اس وقت میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اس میں کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا لوگوں نے عرض کی: تو پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھروں میں ہی رہنا۔“ یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے اس مفہوم کی روایات صحاح میں اور دیگر کتابوں میں بہت سی ہیں۔

لفظ المجلس سے مراد وہ چادر ہے جو پالان کے نیچے اونٹ کی پشت کے اوپر ڈالی جاتی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ فتنے کے زمانے میں تم اپنے گھروں میں یوں رہنا جس طرح وہ چادر اونٹ کی پشت کے ساتھ لگی رہتی ہے۔

**4149 -** وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَيْمَ اللَّهُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ

السَّعِيدُ لَمَنْ جَنَّبَ الْفِتْنََ إِنْ السَّعِيدُ لَمَنْ جَنَّبَ الْفِتْنََ وَلَمَنْ ابْتَلَى فَصَبَرَ فَوَاهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَاهَا كَلِمَةٌ مَعْنَاهَا التَّلَهْفُ وَقَدْ تَوَضَّعُ لِلْإِعْجَابِ بِالشَّيْءِ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”وہ شخص خوش نصیب ہے جو فتنوں سے الگ رہے وہ شخص خوش نصیب ہے جو فتنوں سے الگ رہے وہ شخص خوش نصیب ہے جو فتنوں سے الگ رہے اور جو شخص ان میں مبتلا ہو جائے اور پھر صبر سے کام لے تو اس کے تو کیا کہنے۔“ یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ”واھا“ اس کا مطلب کسی چیز پر حیرانگی کا اظہار کرنا ہے۔

**4150 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ

ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرَجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَتْ أَمَانَتُهُمْ وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ لَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَذَاكَ قَالَ الزَّم بَيْنَكَ وَابْنِكَ عَلَى نَفْسِكَ وَأَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تَنْكُرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةٍ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ - مَرَجَتْ أَيْ فَسَدَتْ وَالظَّاهِرُ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ خَفَتْ أَمَانَتُهُمْ أَيْ قَلْتُ مِنْ قَوْلِهِمْ خَفِ الْقَوْمُ أَيْ قَلُّوا وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ارد گرد موجود تھے آپ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے عہد خراب ہونے لگے ہیں (یعنی وہ عہد شکنی کرنے لگے ہیں) اور ان کی امانتیں کم ہو گئی ہیں (یعنی وہ امانت میں خیانت کرنے لگے ہیں) اور وہ اس طرح ہو گئے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے یہ بات ارشاد فرمائی راوی کہتے ہیں: میں اُنھ کے آپ ﷺ کے پاس گیا میں نے عرض کی: ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کر دے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں رہنا اپنی ذات پر رونا اپنی زبان پر قابو رکھنا جو چیز بھلی محسوس ہو اسے حاصل کر لیتا جو چیز منکر محسوس ہو اسے ترک کر دینا تم پر صرف اپنا دھیان

رکھنا لازم ہے لوگوں کے معاملے کو (ان کے حال پر) چھوڑ دینا  
یہ روایت امام ابو داؤد اور امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے  
لفظ مرجع کا مطلب کسی چیز کا خراب ہو جانا ہے

لفظ خفت کا مطلب کم ہونا جیسے کہا: جاتا ہے خوف القوم یعنی وہ لوگ کم ہو گئے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4151-** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ مَعَاذًا عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكِي فَقَالَ مَا يَكِيكَ قَالَ حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّيْسُ مِنَ الرِّثَاءِ شَرٌّ وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَقَدْ بَارَزَ بِالْمُحَارَبَةِ  
إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِنْ غَابُوا لَمْ يَفْتَقِدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يَعْرِفُوا قُلُوبُهُمْ  
مَصَابِيحُ الْهُدَى بِخُرُوجِ مَنْ كُلِّ غِبْرَاءٍ مَظْلَمَةٍ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالْحَارِثُ فِي الزُّهْدِ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ وَلَا عِلَّةَ لَهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ رو رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ایک حدیث کی وجہ سے جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبان سے سنی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”معمولی سی ریا کاری بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے ساتھ دشمنی کرتا ہے وہ جنگ کی دعوت دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ نیک پرہیزگار پوشیدہ رہنے والے کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ غیر موجود ہوں تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہیں ہوتی اور اگر وہ موجود ہوں تو وہ نمایاں نہیں ہوتے ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں اور وہ ہر تار یک غبار آلود جگہ سے نکل جاتے ہیں۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ امام بیہقی نے اسے کتاب الابد میں نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

**4152-** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَسْلَمُ لِيَذِي دِينَ دِينَهُ إِلَّا مَنْ هَرَبَ بِدِينِهِ مِنْ شَاهِقٍ إِلَى شَاهِقٍ وَمَنْ جُحِرَ إِلَى جُحِرٍ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ لَمْ تَنْلِ الْمَعِيشَةَ إِلَّا بِسَخَطِ اللَّهِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ كَانَ هَلَاكُ الرَّجُلِ عَلَى يَدِي رَوْحَتِهِ وَوَلَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ زَوْجَةٌ وَلَا وَلَدٌ كَانَ هَلَاكُهُ عَلَى يَدِي أَبَوَيْهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَبَوَانِ كَانَ هَلَاكُهُ عَلَى يَدِي قَرَابَتِهِ أَوْ الْجِيرَانِ . قَالُوا كَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُعِيرُونَهُ بِضِيقِ الْمَعِيشَةِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يُورِدُ نَفْسَهُ الْمَوَارِدَ الَّتِي يَهْلِكُ فِيهَا نَفْسُهُ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”توؤں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی دین دار کے لئے اس کا دین سلامت نہیں رہے گا ماسوائے اس شخص کے جو اپنے دین کو لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بہاگا پھرے گا اور ایک بل سے دوسری بل کی طرف بھاگا پھرے گا اور اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے گا تو اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی اور اگر وہ وہیں ٹھہرا رہے گا تو پھر آدمی اپنی بیوی اور بچوں کی

وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوگا اگر کسی کے بیوی بچے نہیں ہوں گے تو وہ اپنے ماں باپ کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اگر کسی کے ماں باپ نہیں ہوں گے تو وہ اپنے رشتے داروں اور پریمیوں کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جائے گا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسا کیسے ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ اسے غربت کے حوالے سے عار دلائیں گے تو ایسی صورت میں وہ شخص وہ کام کرنے پر تیار ہو جائے گا جن کی وجہ سے وہ خود کو ہلاکت کا شکار کر دے گا۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

**4153** - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ وَرِزْقَةٍ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي الثَّوَابِ وَاسْنَادُ الطَّبْرَانِيِّ مُقَارِبٌ وَأَمْلِيًا لِهَذَا الْحَدِيثِ نَظَائِرٌ فِي الْاِقْتِصَادِ وَالْحَرَصِ وَيَأْتِي لَهْ نَظَائِرٌ فِي الزَّهْدِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا کرے گا جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوگا اور جو شخص منقطع ہو کر دنیا کی طرف چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور ابو شیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے امام طبرانی کی سند مقارب ہے ہم نے اس موضوع سے متعلق دیگر روایات میاں نہ روی اختیار کرنے اور لائح سے متعلق باب میں نقل کی ہیں اور زہد سے متعلق باب میں اس جیسی دیگر روایات آگے آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

**التَّوْبَةُ مِنَ الْغَضَبِ وَالتَّوْبَةُ فِي دَفْعِهِ وَكَظْمِهِ وَمَا يَفْعَلُ عِنْدَ الْغَضَبِ**

باب: غضب کے بارے میں ترغیبی روایات غضب کو دور کرنے اور اس پر قابو رکھنے کے بارے میں ترغیبی

روایات اور غضب کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

**4154** - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبُ لِرَدِّ مَرَاثَا قَالَ لَا تَغْضَبُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا اس نے چند مرتبہ اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے یہی فرمایا کہ تم غصہ نہ کرنا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**4155** - وَعَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ

یَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي . قَالَ لَا تَغْضَبُ

قَالَ فَفَكَّرْتُ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ



رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتُهُ مُتَّحَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

✽✽ حمید بن عبد الرحمن نے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا۔

راوی کہتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تو میں نے اس بارے میں غور و فکر کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ غصہ کرنا تمام برائیوں کو جمع کر لیتا ہے

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

**4156 -** وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَبَاعِدُنِي مِنْ

غَضَبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تَغْضَبُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا يَمْنَعُنِي

✽✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سی چیز مجھے اللہ کے غضب

سے دور کر سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”کون سی چیز مجھے روک سکتی ہے۔“

**4157 -** وَعَنْ جَارِيَةِ بَنِ قَدَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي قَوْلًا وَأَقِلُّ لِقَلْبِي أَعِيهِ قَالَ لَا تَغْضَبُ

فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَغْضَبُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاتُهُ رَوَاهُ الصَّحِيحُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

وَالْأَوْسَطُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَبْسٍ عَنْ عَمِّهِ وَعَمِّهِ جَارِيَةِ بَنِ قَدَامَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي قَوْلًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ لَذِكْرِهِ

وَأَبُو بَعْلَى إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ جَارِيَةِ بَنِ قَدَامَةَ أَخْبَرَنِي عَمُّ أَبِي أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذِكْرِهِ

لَحْوِهِ وَرَوَاتُهُ أَيْضًا رَوَاهُ الصَّحِيحُ

✽✽ حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایک بات ارشاد

فرمائیے اور بات مختصر ہو تاکہ میں اسے یاد رکھوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا اس شخص نے چند مرتبہ اپنی بات دہرائی

تو نبی اکرم ﷺ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ تم غصہ نہ کرنا

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں امام ابن حبان

نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ کہا ہے کہ اخنف بن

قبس کے حوالے سے ان کے چچا سے منقول ہے ان کے چچا حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ”انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ!

آپ مجھے کوئی بات کیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔“ اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

یہی روایت امام ابو یعلیٰ نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کہ حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہا سے یہ

روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ”میرے والد کے چچا نے یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض

کی۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے اس کے تمام راوی بھی صحیح کے راوی ہیں۔

4158 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَّنِي عَلَى

عَمَلٍ يَدْخُلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا صَحِيحٌ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ کسی ایسے عمل کے

بارے میں میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروادے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا تمہیں جنت نصیب ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ہمراہ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

4159 - وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَمَعَهُ

أَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَاهُ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِيَةَ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ

آذَاهُ الثَّالِثَةَ فَانْتَصَرَ أَبُو بَكْرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْجَدْتَ عَلَيَّ

بِمَا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مَلِكٌ مِنَ السَّمَاءِ يَكْذِبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَرْتَ

ذَهَبَ الْمَلِكُ وَقَعَدَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلَسَ إِذْ مَعَ الشَّيْطَانُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ هَكَذَا مُرْسَلًا وَمُتَّصِلًا مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ غِيلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ وَذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ أَنَّ الْمُرْسَلَ أَصَحُّ

سعيد بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ آپ ﷺ کے اصحاب

بھی تشریف فرما تھے ایک شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنا شروع کر دی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس نے

دوسری مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر خاموش رہے اس نے تیسری مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کی

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیدیا تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ

مجھ پر ناراض ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا تھا یہ شخص تمہیں جو بھی کہہ رہا تھا وہ فرشتہ اسے

جھوٹا قرار دے رہا تھا جب تم نے اسے جھوٹا قرار دیا تو وہ فرشتہ چلا گیا اور شیطان بیٹھ گیا تو اب میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا

یہ روایت امام ابو داؤد نے اسی طرح مرسل اور متصل روایت کے طور پر نقل کی ہے جو محمد بن غیلان کے حوالے سے سعید بن

ابو سعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند منقول ہے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ

اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ مستند ہے۔

4160 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصَّرْعَةِ إِنَّمَا

الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”حافظ توروہ نہیں ہوتا جو چھپاڑ دے طاقتور وہ ہوتا ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4161 - وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مَخْتَصِرًا لِمَنْ الشَّدِيدُ مِنَ غَلَبِ النَّاسِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ مِنْ عِلْبِ

نَفْسِهِ

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں) ”طاقتور وہ نہیں ہوتا جو لوگوں پر غالب آجائے طاقتور وہ ہوتا ہے جو اپنے اوپر غالب آئے۔“

4162 - وَرَوَاهُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطِبُ وَلَمْ يَسْمَعْ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الصَّرْعَةُ قَالَ قَالُوا الصَّرِيعُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرْعَةُ كُلُّ الصَّرْعَةِ الصَّرْعَةُ كُلُّ الصَّرْعَةِ الرَّجُلُ الَّذِي يَغْضِبُ فَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ وَيَقْشَعِرُ جِلْدُهُ فَيَصْرَعُ غَضَبَهُ قَالَ الْحَافِظُ الصَّرْعَةُ بِضَمِّ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّاءِ هُوَ الَّذِي يَصْرَعُ النَّاسُ كَثِيرًا بِقُوَّتِهِ وَأَمَّا الصَّرْعَةُ بِسُكُونِ الرَّاءِ فَهُوَ الضَّعِيفُ الَّذِي يَصْرَعُهُ النَّاسُ حَتَّى لَا يَكَادُ يَثْبِتُ مَعَ أَحَدٍ وَكُلٌّ مِنْ يَكْثُرُ عَمَهُ الشَّيْءُ يُقَالُ فِيهِ لَعْلَةٌ بِضَمِّ اللَّامِ وَفَتْحِ الْعَيْنِ مِثْلَ حَفْظَةٍ وَخُدْعَةٍ وَضَحْكَةٍ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ فَإِذَا سَكَنْتَ فَإِنَّهُ لَعْلَةٌ لَعْلَى الْعَكْسِ أَيْ الَّذِي يَفْعَلُ بِهِ ذَلِكَ كَثِيرًا

یہ روایت امام احمد نے ایک طویل حدیث میں ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جو نبی اکرم ﷺ کے اس خطبے کے دوران وہاں موجود تھے تاہم انہوں نے ان صاحب کا نام بیان نہیں کیا اور انہوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پچھاڑنا کیا ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہی کہ کوئی کسی کو پچھاڑ دے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صحیح طاقتور جو مکمل طاقتور ہو صحیح طاقتور جو مکمل طاقتور ہو وہ طاقتور جو مکمل طاقتور ہو یہ وہ شخص ہے جو غصے میں آتا ہے اس کا غصہ شدید ہو جاتا ہے اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اس کی جلد پھڑکنے لگتی ہے لیکن وہ اپنے غصے کو پچھاڑ دیتا ہے۔“

حافظ بیان کرتے ہیں: لفظ الصرعة میں ص پر پیش ہے پرز پر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنی طاقت کے ذریعے لوگوں کو پچھاڑ دے جہاں تک لفظ صرعة کا تعلق ہے جس میں رسا کن ہوتی ہے اس سے مراد کمزور شخص ہے جسے لوگ پچھاڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی کے مقابلے میں بھی جماع ہوا نہیں رہ سکتا جس بھی شخص کے بارے میں کسی چیز کے کثرت سے ہونے کا مفہوم بیان کیا جا رہا ہو اس میں فعل کا وزن استعمال ہوتا ہے جس میں ف کلمہ پر پیش ہوتی ہے اور عین کلمہ پرز پر ہوتی ہے جیسے حفظہ، خدعہ، ضحکۃ اور اس جیسے دیگر الفاظ ہیں جب اس میں دوسرا حرف ساکن پڑھا جا رہا ہو تو اس کے برعکس مفہوم ہوگا یعنی اس شخص کے ساتھ بکثرت ایب ہوتا ہے۔

4163 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حَفْظُهُ مِنْ حَفْظِهِ وَنَسِيهِ مِنْ نَسِيهِ وَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنْ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَظَرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا الْيَسَاءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقِّ إِذَا عِلْمُهُ قَالَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ وَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهَبْنَا وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا إِنَّهُ يَنْصَبُ لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءَ يَوْمٍ

الْقِيَامَةُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ وَلَا غَدْرَةَ اعْظَمَ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامٍ عَامَّةٍ يَرْكُزُ لَوَاءَهُ عِنْدَ اسْتِهِ  
وَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَاهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا إِنْ بَنَى آدَمُ خَلْقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ إِلَّا وَإِنْ مِنْهُمْ الْبَطِيُّ الْغَضَبُ السَّرِيعُ  
الْقِيَاءُ وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْقِيَاءِ قَتَلَكَ بِتِلْكَ  
إِلَّا وَإِنْ مِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْقِيَاءِ  
إِلَّا وَغَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْقِيَاءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْقِيَاءِ إِلَّا وَإِنْ الْغَضَبُ جَمْرَةٌ فِي  
قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَمَا رَأَيْتُمْ إِلَى حَمْرَةٍ عَيْنِيهِ وَانْتِفَاحِ أَوْدَاجِهِ قَمَنْ أَحْسَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَلْصِقْ بِالْأَرْضِ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے قیامت تک رونما ہونے والی کوئی چیز نہیں چھوڑی مگر یہ کہ ہمیں اس کے بارے میں بتا دیا تو جس نے انہیں یاد رکھا تھا اُس نے انہیں یاد رکھا اور جس نے انہیں بھولنا تھا وہ بھول گیا جو بات آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی اس میں یہ بات بھی تھی کہ

”یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں نائب مقرر کیا ہے تاکہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ خبردار دنیا سے بچ کے رہنا اور غورتوں سے بچ کے رہنا۔“

نبی اکرم ﷺ نے اس میں جو ارشاد فرمایا تھا: اس میں یہ بات بھی تھی کہ ”لوگوں کی ہیبت کسی شخص کو اس بات سے منع نہ کرے کہ وہ اپنے علم کے مطابق حق بات بیان کرے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے لگے اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے کچھ چیزیں دیکھیں لیکن ہم ان سے خوف زدہ ہو گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جو باتیں ارشاد فرمائی تھیں ان میں یہ بات بھی تھی کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا جو اس کی عہد شکنی کے حساب سے ہوگا اور کسی بھی عہد شکن کا جھنڈا حکمران کی عہد شکنی سے بڑا نہیں ہوگا اس کا جھنڈا اس کی سرین پر گاڑ دیا جائے گا اس دن نبی اکرم ﷺ کی جو بات ہمیں یاد رہی اس میں یہ بات بھی شامل تھی:

انسان کو مختلف طبقات میں تخلیق کیا گیا ہے ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں کچھ وہ ہوتے ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں تو یہ برابر کا معاملہ ہو گیا ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں اور ان میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں اور ان میں سب سے برے وہ ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں خبردار غصہ کرنا انسان کے دل میں ایک انگارہ ہے کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور رگیں پھول جاتی ہیں جو اس طرح کی کیفیت محسوس کرے وہ زمین کے ساتھ چٹ جائے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔



قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمَهُمُ اللَّهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوَّهُمْ  
ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”تم اس چیز کے ذریعے پرے کرو جو زیادہ اچھی ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد غصے کے وقت صبر کرنا ہے زیادتی کے وقت درگزر کرنا ہے جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو محفوظ کر دے گا اور ان کے دشمن کو ان کے سامنے سرنگوں کر دے گا۔ یہ روایت امام بخاری نے تعلق کے طور پر نقل کی ہے۔

**4165** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ آوَاهُ اللَّهُ فِي كُنْفِهِ وَسَتَرَ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهِ وَأَدْخَلَهُ فِي مَحَبَّةٍ مِنْ إِذَا أُعْطِيَ شُكْرًا وَإِذَا قُدِّرَ غُفْرٌ وَإِذَا غَضِبَ فُتِرَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنے پردے میں رکھے گا اور اس پر اپنی رحمت کا پردہ رکھے گا اور اسے اپنی محبت میں داخل کرے گا وہ شخص جسے کچھ دیا جائے تو وہ شکر گزار ہو اور جب وہ قادر ہو تو معاف کر دے اور جب غصے میں ہو تو اُٹک ہو جائے۔“

یہ روایت امام حاکم نے عمر بن راشد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔  
**4166** - وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَفَعَ غَضَبَهُ دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ وَمَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص اپنے غصے کو پرے کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو پرے کر دے گا اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرے گا۔“ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4167** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَكْثَرَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ جُرْعَةٍ غِيْظَ كَظْمُهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُنْتَجِحٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ غصے کے اس گھونٹ سے بڑا نہیں ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پی لیتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4168 - وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غِيظًا وَهُوَ

قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يَخْبِرَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَابْنُ مَاجَةَ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ أَبِي مَرْحُومٍ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ وَيَاقِيَةَ الْكَلَامِ عَلَى سَهْلِ وَابْنِ مَرْحُومٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

✽ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص غصے پر قابو پالے حالانکہ وہ اس کے اظہار کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائے

گا یہاں تک کہ اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ جس حور عین کو چاہے حاصل کر لے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل

کیا ہے ان سب نے اسے ابو مرحوم کے حوالے سے نقل کیا ہے اس کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اس کے حوالے اہل بن معاذ کے

حوالے سے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے سہل بن معاذ اور ابو مرحوم کے بارے میں کلام آگے آئے گا، اللہ

نے چاہا۔

4169 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ

قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَالْأَفْلَاطُجُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي حَرْبٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ قِيلَ إِنَّ

أَبَا حَرْبٍ إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَلَا يَحْفَظُ لَهُ سَمَاعٌ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ أَيْضًا عَنْ دَاوُدَ

وَهُوَ ابْنُ هِنْدٍ عَنْ بَكْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ أَصَحُّ

الْحَدِيثَيْنِ يَعْنِي أَنَّ هَذَا الْمُرْسَلُ أَصَحُّ مِنَ الْأَوَّلِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

✽ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کسی شخص کو غصہ آئے اگر اس کا غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے لیٹ جانا چاہیے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے ابو حرب بن اسود کے حوالے سے حضرت

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے ایک روایت کے مطابق ابو حرب نے اسے اپنے چچا کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما سے

نقل کیا ہے تاہم ان کا حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما سے سماع محفوظ نہیں ہے۔ یہی روایت امام ابو داؤد نے داؤد بن ابو ہند کے حوالے سے

بکر سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما کو بھیجا اس کے بعد یہی حدیث ہے پھر امام ابو داؤد فرماتے ہیں یہ

دونوں حدیثوں میں زیادہ مستند ہے یعنی یہ مرسل روایت پہلی والی روایت سے زیادہ مستند ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4170 - وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبْرَأَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ

أَحَدُهُمَا يَغْضِبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهَهُ وَتَتَفَخَّخُ أَوْدَاجُهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً

لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ ذَا أَعُوذَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَسْأَلُنِي مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا

لذهب ذا أعوذ بالله من الشيطان الرجيم فقال له الرجل أمجنونا تراني رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ  
 حضرت سلیمان بن مرداسی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا ان میں  
 سے ایک غصے میں آ گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا رگیں پھول گئیں نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: میں ایک  
 کلمے کے بارے میں جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی وہ کلمہ یہ ہے:

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی تھی وہ اٹھ کر اس شخص کے پاس گیا اور دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو؟ نبی  
 اکرم ﷺ نے ابھی کیا ارشاد فرمایا ہے: اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے ایک کلمے  
 کا علم ہے اگر یہ شخص اسے پڑھ لے گا تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی وہ کلمہ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ہے تو اس شخص  
 نے اس سے کہا: کیا تم مجھے مجنوں سمجھتے ہو؟ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4171- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ  
 أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى خِيلَ إِلَيْهِ أَنْ أَنْفَهُ يَتَمَزَعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي  
 لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَدَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ

فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

قَالَ فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ لَأَبِي وَضَحَكَ وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا

حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

مَاتَ مُعَاذٌ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَتْلَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامُ ابْنِ

بِسْتٍ وَسَنِينَ وَالَّذِي قَالَهُ التِّرْمِذِيُّ وَاضِحٌ فَإِنَّ الْبُخَارِيَّ ذَكَرَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَوْلَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَذَكَرَ غَيْرٌ وَاحِدٌ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ تَوَفَّى فِي طَاعُونَ عُمَاسِ سَنَةَ ثَمَانِ عَشْرَةَ وَقِيلَ سَنَةَ سَبْعِ

عَشْرَةَ وَقَدْ رَوَى النَّسَائِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَهَذَا مُتَّصِلٌ وَاللَّهُ

أَعْلَمُ

4170- صحيح البخاري - كتاب بدء الخلق - باب صفة إبليس وجنوده - حديث: 3123 صحيح مسلم - كتاب البر والصلة

والآداب - باب فصل من يملك نفسه عند الغضب ويأبى تى - يذهب الغضب - حديث: 4833 صحيح ابن حبان - كتاب العطر

والإباحة - باب الاجتماع المبكروه وسوء الظن والغضب والفحش - ذكر الأمر بالاستعاذة بالله جل وعلا من الشيطان الرجيم

لسن اعتراف - حديث: 5770 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - كتاب التفسير - تفسير سورة هم السجدة -

حديث: 3583 سنن أبي داود - كتاب الأدب - باب ما يقال عند الغضب - حديث: 4171 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب

ما ذكر في الغضب مما يقوله الناس - حديث: 24860 السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة - ما يقول إذا غضب -

حديث: 9858 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأئمة من مسند القبائل - حديث ابن مرد - حديث: 26614 المعجم الكبير

للطبراني - من اسمه سليمان ما أسند سليمان بن مرد - حديث: 6357 تعجب الإسماعيل الجبيري - اناسع والتادثون من تعجب

الإسماعيل فصل في ترك الغضب - حديث: 8033 الأدب المفرد للبخاري - باب ما يقول إذا غضب - حديث: 1361

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں دو آدمی ایک دوسرے سے جھگڑ پڑے ان میں سے ایک کو شدید غصہ آگیا یہاں تک کہ مجھے یہ محسوس ہوا کہ غصے کی شدت کی وجہ سے کہیں اس کی ناک پھٹ نہ جائے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک کلمے کا علم ہے اگر یہ شخص وہ کلمہ پڑھ لے تو اس کا جو غصہ ہے وہ ختم ہو جائے گا اس نے دریافت کیا وہ کون سا کلمہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: اے اللہ! میں مرد و شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے یہ کہنا شروع کیا لیکن اس نے یہ بات نہیں مانی اور ہنسنے لگا اور اس کے غصے میں اضافہ ہو گیا۔

یہ روایت امام ابو داؤد و امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ ان سب نے اسے عبدالرحمن بن ابولیل کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبدالرحمن بن ابولیل نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہو گیا تھا اور جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس وقت عبدالرحمن بن ابولیل چھ سال کے بچے تھے امام ترمذی نے جو چیز بیان کی ہے وہ واضح ہے کیونکہ امام بخاری نے یہ بات ذکر کی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عبدالرحمن بن ابولیل کی پیدائش سترہ ہجری میں ہوئی تھی اور کئی حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال عمواس کے طاعون میں اٹھارہ ہجری میں اور ایک قول کے مطابق سترہ ہجری میں ہوا تھا امام نسائی نے یہی روایت عبدالرحمن بن ابولیل کے حوالے سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور یہ سند متصل ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4172 - وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ الْقَاصِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بِنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ فَاغْضَبَهُ رَجُلٌ فَاقْضَبَهُ فَقَامَ فَنَوَضًا فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَطْفَأُونَ النَّارَ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ابو وائل جو ایک خطیب ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے ایک شخص ان کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا وہ اٹھے اور انہوں نے وضو کیا پھر انہوں نے بتایا: میرے والد نے میرے دادا حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی کے ذریعے بجھایا جاتا ہے تو جب کسی شخص کو غصہ آئے تو اسے وضو کر لینا چاہیے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

## 11 - التَّرهيب من التهاجر والتشاحن والتدابير

باب: آپس میں لا تعلقی اختیار کرنے، ناراضگی رکھنے اور ایک دوسرے سے پیٹھ پھر لینے کے بارے میں تربیتی روایات

4173 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا



تباغضوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَرِيقٍ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَخْبَرَنِيهِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَزَادَ فِيهِ بِلْتَقِيَانِ فَبِعَرَضٍ هَذَا وَبِعَرَضٍ هَذَا وَخَيْرُهُمُ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَالَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ يَسْبِقُ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ مَالِكٌ وَلَا أَحْسَبُ التَّدَابِيرَ إِلَّا إِلَّا عَرَاضَ عَنِ الْمُسْلِمِ يَدْبِرُ عَنْهُ بِوَجْهِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایک دوسرے سے قطع تعلقی اختیار نہ کرو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے کس حسد نہ رکھو اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لا تعلق رہے۔“

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام ابو داؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام مسلم نے اسے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام طبرانی نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”جب وہ دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ ادھر منہ پھیر لے اور وہ ادھر منہ پھیر لے ان میں سے زیادہ بہتر وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا جو سلام میں پہل کرے گا وہ جنت کی طرف سبقت لے جائے گا۔“

امام مالک بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق لفظ تدابر سے مراد کسی مسلمان سے منہ پھیر لینا ہے کہ آدمی اس سے منہ پھیر کر پیٹھ کر کے چلا جائے۔

**4174 -** وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِلْتَقِيَانِ فَبِعَرَضٍ هَذَا وَبِعَرَضٍ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَرِيقٍ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لا تعلق رہے جب وہ دونوں ملیں تو یہ ادھر منہ کرے اور وہ ادھر منہ کرے ان دنوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا۔“

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

**4175 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثِ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَابْنِ دَاوُدَ

4173- صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب - باب تحريم الظن - حدیث: 4754 السنن الكبرى للبيهقي - کتاب النسيات - باب: نسيان أهل العصية - حدیث: 19594 مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حدیث: 7677 مسند الطبرانی - أخبار النساء - ما أنشد أبو هريرة - وحمل حدیث: 2645 مسند الحميدي - أخبار انس بن مالك رضي الله عنه - حدیث: 1130 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف من اسم إسماعيل - حدیث: 3098 المعجم الصغير للطبرانی - باب من اسمه إسماعيل - حدیث: 281

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 "کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لا تعلق رہے جو شخص تین دن سے زیادہ  
 لا تعلق اختیار کرے گا اور مر جائے گا تو وہ جہنم میں جائے گا۔"

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام نسائی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔  
**4176** - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ  
 ثَلَاثِ فَيَّانِ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثَ فَيَّالِقَةٍ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يردْ عَلَيْهِ  
 فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ

امام ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 "کسی مومن کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مومن سے لا تعلق اختیار کرے اگر اس پر تین دن  
 گزر جائیں اور پھر اس کی اپنے بھائی سے ملاقات ہو تو وہ اسے سلام کرے اگر وہ سلام کا جواب دیدے تو یہ دونوں اجر میں شراکت  
 دار ہوں گے اور اگر وہ اسے سلام کا جواب نہیں دے گا تو وہ گناہ لے کر واپس جائے گا اور یہ لا تعلق سے نکل جائے گا۔"

**4177** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ  
 مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَإِذَا لَقِيَهِ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلِّ ذَلِكَ لَا يردْ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ  
 سَيِّدَةُ عَائِشَةَ صَدِيقَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَّانَ كَرْتِي هِيَ: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ لا تعلق اختیار کرے کہ جب  
 وہ اس سے ملے تو اسے تین مرتبہ سلام کرے اگر وہ اسے ہر مرتبہ جواب نہیں دیتا تو وہ دوسرا شخص گناہ لے کر واپس  
 جائے گا۔"

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

**4178** - وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ  
 أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَا عَلَى صِرَامِهِمَا وَأَوَّلُهُمَا فُيٌّ يَكُونُ سَبْقُهُ  
 بِالْفِيءِ كَفَّارَةً لَهُ وَإِنْ سَلَّمَ فَلَمْ يَقْبَلْ ورد عَلَيْهِ سَلَامُهُ رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَاحِكَةُ ورد عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ فَإِنْ مَاتَا  
 عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا أَبَدًا

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَّاهُ مُنْتَجِحُ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَمْ  
 يَدْخُلَا الْجَنَّةَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ

رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ أَنْ يَصْطُرَ مَا فَوْقَ  
 ثَلَاثِ فَإِنْ اصْطُرَ مَا فَوْقَ ثَلَاثِ لَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ أَبَدًا وَأَيُّهُمَا بَدَأَ صَاحِبُهُ كَفَرَتْ ذُنُوبُهُ وَإِنْ هُوَ سَلَّمَ فَلَمْ  
 يردْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقْبَلْ سَلَامُهُ رَدَّ عَلَيْهِ الْمَلِكُ ورد عَلَى ذَلِكَ الشَّيْطَانُ

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے لا تعلقی اختیار کرے کیونکہ جب تک وہ دونوں اپنی ناراضگی پر برقرار ہیں گے وہ حق سے دور رہیں گے اور ان میں سے جو شخص ناراضگی ختم کرنے میں پہل کرے گا تو اس کا یہ پہل کرنا اس کے حق میں کفارہ بن جائے گا اور اگر وہ سلام کرے اور دوسرا شخص اسے سلام کا جواب دیدے تو فرشتے بھی اسے سلام کا جواب دیں گے اور دوسرے شخص کو شیطان سلام کا جواب دے گا اگر وہ دونوں اپنی ناراضگی پر مرجائیں تو وہ دونوں کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام ابو یعلیٰ امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”وہ دونوں جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور وہ دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

یہی روایت امام ابو بکر بن ابوشیبہ نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ ناراض رہیں اگر وہ تین دن سے زیادہ ناراض رہتے ہیں تو وہ دونوں جنت میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے ان میں سے جو شخص دوسرے کے مقابلے میں پہل کرے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگر وہ سلام کرتا ہے اور دوسرا اسے سلام کا جواب نہیں دیتا اور اس کے سلام کو قبول نہیں کرتا تو فرشتہ اسے سلام کا جواب دے گا اور اس (دوسرے) شخص کو شیطان جواب دے گا۔“

**4179 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْهَجْرَةُ لِمَنْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ التَّقِيَا فَلَسَلِمَ أَحَدُهُمَا فَرَدَّ الْآخَرَ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ بَرِيءٌ هَذَا مِنَ الْإِثْمِ وَبَاءَ بِهِ الْآخَرُ وَأَخْسَبُهُ قَالَ وَإِنْ مَاتَا وَهَمَّا مَتَاهَا جَرَان لَا يَجْتَمِعَانِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین دن سے زیادہ لا تعلقی اختیار کرنا جائز نہیں ہے اگر وہ دونوں ملیں اور ان میں سے ایک سلام کرے اور دوسرا سلام کا جواب دیدے تو وہ دونوں اجر میں برابر ہوں گے اور اگر وہ سلام کا جواب نہیں دیتا تو یہ والا شخص گناہ سے لا تعلق ہو جائے گا اور دوسرا شخص گناہ لے کر واپس جائے گا (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اگر وہ دونوں ایسی حالت میں مرجائیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے لا تعلقی اختیار کیے ہوئے ہوں تو وہ دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے بحکم اوسط میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4180 -** وَعَنِ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدَابَرُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا هَجَرَ الْمُؤْمِنِينَ ثَلَاثًا فَإِنْ تَكَلَّمَا وَلَا أَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَجَلَّ عَنْهُمَا حَتَّى يَتَكَلَّمَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِي

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیر و ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو اہل ایمان کی باہمی لا تعلقی تین دن تک ہوگی اگر وہ آپس میں بات چیت کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے اس وقت تک اعراض کیے رہے گا جب تک وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت نہیں کرتے“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف عبد اللہ بن عبد العزیز لیشی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

**4181** - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هَجْرِ أَخَاهُ لَوْ قُتِلَ ثَلَاثَ أَهْوٍ فِي النَّارِ إِلَّا أَنْ يَتَذَكَّرَ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاتِهِ رَوَاةُ الصَّحِيحِ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لا تعلق رہتا ہے وہ جہنم میں جائے گا البتہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعے (اسے معاف کر دے) تو معاملہ مختلف ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4182** - وَعَنْ أَبِي جَرَّاشٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي حَذْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفِكَ دَمِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ

حضرت ابو جرّاش حدیث بن ابو حذرہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص ایک سال تک اپنے بھائی سے لا تعلق رہے تو یہ اس کا خون بہانے کی مانند ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

**4183** - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ الشَّيْطَانُ قَدْ يَسَّ أَنْ يَعْبُدَ الْمُصَلِّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی لوگ جزیرہ نماز عرب میں اس کی عبادت کریں گے البتہ وہ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ تحریش کا مطلب دھوکے کا شکار کرنا دلوں کی حالت کا تبدیل ہو جانا اور قطع تعلقی اختیار کرنا ہے۔

**4184** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَتَهَاجَرُ الرَّجُلَانِ قَدْ دَخَلَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا خَرَجَ أَحَدُهُمَا مِنْهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَرَجُوعُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَيَسْلَمَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مَوْفُوقًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ



حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے لائق اختیار کریں تو ان دونوں میں سے ایک اسلام سے نکل جاتا ہے جب تک وہ اس چیز کی طرف واپس نہیں آتا جس سے وہ نکلا ہے اور اس کا واپس آنا یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کے پاس آئے اور اسے سلام کرے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ”موقوف“ روایت کے طور پر حیدر سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4185 -** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ دَخَلَا فِي الْإِسْلَامِ

فَاهْتَجَرَا لَكَانَ أَحَدُهُمَا خَارِجًا عَنِ الْإِسْلَامِ حَتَّى يَرْجِعَ يَتَّبِعِي الْقَائِلِمَ مِنْهُمَا

رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَرَوَاتِهِ رَوَاهُ الصَّحِيحُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے لائق اختیار کر لیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جب تک وہ واپس نہیں آتا۔“ (راوی کہتے ہیں: ان کی مراد یہ تھی کہ جو ان دونوں میں سے زیادتی کرنے والا ہو۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4186 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ الْأَعْمَالُ فِي

كُلِّ النَّيِّنِ وَخَمِيسٍ فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا أَمْرًا تَكَاتَتْ بَيْنَهُ

وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ فَيَقُولُ اتُّرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا

رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ بِتَحْوِيهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو اس دن میں اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو پروردگار (فرشتوں سے) فرماتا ہے: تم ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہیں کر لیتے۔“

یہ روایت امام مالک اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابو داؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**4187 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ

وَالْخَمِيسِ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ فَيَقَالُ انظُرُوا هَذَيْنِ حَتَّى

يَصْطَلِحَا انظُرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا انظُرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو (فرشتوں کو) حکم ہوتا ہے کہ

ان دونوں کو مہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے ان دونوں کو مہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے۔

**4188** - وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَكَفَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْخِ دَوَابَّ الْأَرْضِ فِي دَوَابِّ السَّمَاءِ فِي كُلِّ نَبِيٍّ وَخَمِيسٍ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا كَانَتْ الْهِجْرَةُ لِلَّهِ فَلَيْسَ مِنْ هَذَا بِشَيْءٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَجَرَ بَعْضَ نِسَائِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَبْنِ عَمْرٍ هَجَرَ ابْنَاهُ إِلَى أَنْ مَاتَ أَنْتَهَى

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اہل زمین کے دیوان اہل آسمان کے دیوان میں منقل ہو جاتے ہیں ایسا ہر پیر اور جمعرات کے دن ہوتا ہے اور ہر اس مسلمان کی مغفرت ہو جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو۔“

امام ابو داؤد بیان کرتے ہیں: اگر یہ تعلق اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو تو پھر اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعض ازواج سے چالیس دن تک لا تعلق اختیار کی تھی اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک صاحبزادے سے لا تعلق اختیار کئے رکھی تھی جو مرتے دم تک اختیار کی تھی..... ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

**4189** - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْرِضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ لِمَنْ مُسْتَغْفِرُ لَهَا وَمَنْ تَابَ فِتْنَابَ عَلَيْهِ وَيَرُدُّ أَهْلَ الضَّغَائِنِ بِضَغَائِنِهِمْ حَتَّى يَتَوَبَّوْا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَوَاهُ لِقَاتُ . الضَّغَائِنُ بِالضَّادِ وَالْفَيْنِ الْمَعْجَمَتَيْنِ هِيَ الْأَحْقَادُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے جو شخص توبہ کرتا ہے اس کی توبہ قبول ہوتی ہے اور ناراضگی رکھنے والوں کو ان کی ناراضگی پر چھوڑ دیا جاتا ہے جب تک وہ لوگ توبہ نہیں کرتے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں لفظ الضغائن سے مراد آپس کی ناراضگی ہے۔

**4190** - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ اللَّهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَأَبْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالتَّبَهَقِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ بِلَفْظِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنَحْوِهِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی طرف خاص توجہ فرماتا ہے اور اپنی ساری مخلوق کی مغفرت کر دیتا ہے“

البتہ شرک کرنے والے اور ناراضگی رکھنے والے شخص کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بزار اور امام حاکم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے جو ایسی سند کے ساتھ منقول ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**4191 -** وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْضَعُ عَنْهُ ثَوْبِهِ ثُمَّ لَمْ يَسْتَمِ أَنْ قَامَ فَلَبِسَهُمَا فَأَخَذَتْنِي غَيْرَةُ شَدِيدَةً ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَأْتِي بَعْضَ صَوَائِحِبَاتِي فَخَرَجْتُ الْبَعَثَ فَمَازَرَكْتُهُ بِالْبَقِيعِ بَقِيعِ الْغُرَقِ قَدْ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالشَّهَدَاءِ فَقُلْتُ يَا أُمِّ آتَتْ فِي حَاجَةٍ رَبِّكَ وَأَنَا فِي حَاجَةٍ الدُّنْيَا فَانْصَرَفَتْ فَدَخَلْتُ حُجْرَتِي وَلِي نَفْسٌ عَالٍ وَلِحَقْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا النَّفْسُ يَا عَائِشَةُ قُلْتُ يَا أُمِّ آتَيْتِي قَوْضَعْتَ عَنْكَ ثَوْبِيكَ ثُمَّ لَمْ تَسْتَمِ أَنْ قُمْتُ فَلَبِسْتُهُمَا فَأَخَذَتْنِي غَيْرَةُ شَدِيدَةً ظَنَنْتُ أَنَّكَ تَأْتِي بَعْضَ صَوَائِحِبَاتِي حَتَّى رَأَيْتُكَ بِالْبَقِيعِ تَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَكُنْتَ تَخَافِينَ أَنْ يَحْبِفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ آتَايَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ هَذِهِ لَيْلَةُ النَّصَفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلَّهِ فِيهَا عُتْقَاءُ مِنَ النَّارِ يَعْدُدُّ شُعُورَ غَنَمٍ كَلْبٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ وَلَا مُشَاجِنٍ وَلَا إِلَى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلَا إِلَى مُسْبِلٍ وَلَا إِلَى عَاقٍ لَوْ أَلَدِيهِ وَلَا إِلَى مَدْمَنٍ خَمْرٍ

قَالَ ثُمَّ وَضَعَ عَنْهُ ثَوْبَهُ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ أَتَأْذَنِينَ لِي فِي قِيَامِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ

قُلْتُ يَا أُمِّ فَقَامَ فَسَجَدَ لَيْلًا طَوِيلًا حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ قَبِضَ فَقُمْتُ الْتِمَسُهُ وَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ فَتَحَرَّكَ فَفَرَحْتُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرْتُهُنَّ لَهُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعْلَمِيهِنَّ فَقَالَ تَعْلَمِيهِنَّ وَعَلَمِيهِنَّ فَإِنْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَّمِيهِنَّ وَأَمَرَنِي أَنْ أَرُدَّهُنَّ إِلَى السُّجُودِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے اپنے اضافی لباس (یعنی عمامہ شریف وغیرہ) کو اتارنا شروع کیا ابھی آپ ﷺ نے اسے مکمل نہیں اتارا تھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ان دونوں چیزوں کو پہنا تو مجھے بڑا غصہ آیا میں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم ﷺ میری کسی سوکن کی طرف جانے لگے ہیں میں آپ ﷺ کے پیچھے جانے کے لئے لکلی میں آپ ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ ﷺ جنت البقیع میں موجود تھے اور مومن مردوں اور مومن خواتین اور شہداء کے لئے دعائے مغفرت کر رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تو اپنے پروردگار کے ساتھ مصروف ہیں اور میں یہ سمجھ رہی تھی کہ شاید آپ دنیاوی کام میں ہوں گے میں وہاں سے واپس آگئی جب میں اپنے حجرے میں داخل ہوئی تو میرا سانس تیز چل رہا تھا نبی اکرم ﷺ میرے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عائشہ! کیا تمہارے سانس کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ میرے پاس تشریف لائے پھر آپ نے اپنے اضافی کپڑے اتارنے شروع کیے ابھی مکمل نہیں اتارے تھے کہ آپ پھر کھڑے ہوئے آپ

نے ان دونوں کو پہنا تو مجھے بڑا شدید غصہ آیا میں نے سوچا شاید آپ کسی اور زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے جائیں گے لیکن پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ توجہ الہیج میں ہیں اور جو کچھ آپ کر رہے تھے وہ کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ بتایا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شبِ برأت ہے) اور اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے البتہ اللہ تعالیٰ اس رات کسی مشرک اور ناراضگی رکھنے والے شخص اور قطع رحمی کرنے والے اور تہبذ کو لٹکانے والے اور اپنے والدین کے ناقربان اور باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اضافی کپڑے اتارے اور آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دو گی کہ میں اس رات میں نوافل ادا کروں میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (آپ جو مناسب سمجھیں وہ کریں) نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں آپ ﷺ کا وصال نہ ہو گیا ہو میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے اٹھی (کیونکہ اندھیرا تھا) میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں کے ٹکڑے پر پڑا وہ حرکت کر رہا تھا تو مجھے خوش ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو سجدے کے دوران یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

”میں تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری ذاتِ عظمتِ دالی ہے میں تیری ثناء کا شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی ثناء خود بیان کی ہے۔“

اگلے دن صبح میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ان کلمات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نے انہیں سیکھ لیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں سیکھ لو اور ان کی تعلیم بھی دو کیونکہ جبرائیل نے مجھے ان کی تعلیم دی تھی اور مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں سجدے میں انہیں بار بار پڑھوں۔ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

**4182 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ لِعِبَادِهِ إِلَّا النَّاسِ مُشَاحِنَ وَقَاتِلِ نَفْسٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ لِين

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”شبِ برأت میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی مغفرت کر دیتا ہے البتہ دو بندوں کا معاملہ مختلف ہے ناراضگی رکھنے والا شخص اور کسی کو قتل کرنے والا شخص۔“

یہ روایت امام احمد نے کزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4183 -** وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَأَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا مُشْرِكًا أَوْ مُشَاحِنًا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ هَذَا مُرْسَلٌ جَبَد

مکحول نے کثیر بن مرثہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”شبِ برأت میں اللہ تعالیٰ تمام اہل زمین کی مغفرت کر دیتا ہے البتہ مشرک اور ناراضگی رکھنے والے شخص کا معاملہ



مختلف ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ مرسل ہے اور عمدہ ہے۔

**4194 -** قَالَ الْحَافِظُ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ أَيْضًا عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ اللَّهُ إِلَى عِبَادِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَمْهَلُ الْكَافِرِينَ رِيدِعَ أَهْلَ الْحَقِّ بِحَقِّهِمْ حَتَّى يَدْعُوهُ . قَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ أَيْضًا بَيْنَ مَكْحُولٍ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے مکحول کے حوالے سے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تمام اہل ایمان کی مغفرت کر دیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور ناراضگی رکھنے والوں کو ان کی ناراضگی پر چھوڑ دیتا ہے جب تک وہ اسے ترک نہیں کرتے۔“

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ اور مکحول کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی مرسل ہے اور عمدہ ہے۔

**4195 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ لَهُ مَا سِوَى ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَمْ يَكُنْ سَاحِرًا يَتَّبِعُ السَّحْرَةَ وَلَمْ يَحْقِدْ عَلَى آخِيهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطُ مِنْ رِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ان تین میں سے کوئی بھی نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور اس کے علاوہ جس کی وہ چاہے کہ (مغفرت کر دے گا) جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اور وہ جادوگر نہ ہو جادو کے پیچھے نہ جاتا ہو اور اپنے بھائی سے ناراضگی نہ رکھتا ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں لیسٹ بن ابوسلیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4196 -** وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ قَبِضَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُمْتُ حَتَّى حَرَكْتُ إِبْهَامَهُ فَتَحَرَكَ لِرَجْعٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَفَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَوْ يَا حَمِيرَاءُ أَظَنْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَاسَ بِكَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنِّي ظَنْنْتُ أَنَّكَ قَبَضْتَ لَطَوَّلَ سَجُودُكَ فَقَالَ أَتَلْمِزِينَ أَيْ لَيْلَةَ هَذِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

قَالَ هَذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَطْلُعُ عَلَى عِبَادِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِينَ وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرحِمِينَ وَيُؤَخِّرُ أَهْلَ الْحَقِّ كَمَا هُمْ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ أَيْضًا وَقَالَ هَذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْعَلَاءُ أَخَذَهُ مِنْ مَكْحُولٍ

قَالَ الْأَزْهَرِيُّ يُقَالُ لِلرَّجُلِ إِذَا غَدِرَ بِصَاحِبِهِ فَلَمْ يُوْتِهِ حَقَّهُ قَدْ خَاسَ بِهِ يَعْنِي بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالسِّنِينَ الْمُهْمَلَةِ



علاء بن حارث بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے سجدے کو طویل دیا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا ہے جب میں نے یہ صورت حال محسوس کی تو میں انہی میں نے آپ ﷺ کے انگوٹھے کو حرکت دی تو وہ حرکت کر رہا تھا تو میں واپس آ گئی جب آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اے گوری! کیا تم یہ گمان کر رہی تھیں کہ نبی ﷺ تمہاری ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں یہ گمان کر رہی تھی کہ کہیں آپ کا وصال نہ ہو گیا ہو کیونکہ آپ نے سجدہ اتنا طویل کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتی ہو یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے نبی زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف توجہ کر کے مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کر دیتا ہے رحم مانگنے والوں پر رحم کرتا ہے اور ناراضگی رکھنے والوں کا معاملہ مؤخر کر دیتا ہے جب تک وہ ایسے رہتے ہیں۔ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ مرسل اور عمدہ ہے اور اس بات کا احتمال موجود ہے کہ علاء نے یہ روایت کھول سے حاصل کی ہو۔

ازہری بیان کرتے ہیں: آدمی سے کہا: جاتا ہے کہ جب وہ اپنے ساتھی کے ساتھ عہد شکنی کرتا ہے اور اس کا حق اسے نہیں دیتا تو اس کے لئے کہا جاتا ہے خاس بہ (یعنی اس نے اس کے ساتھ زیادتی کی)۔

**4197 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَرْفَعُ صَلَاتِهِمْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ شَبْرًا رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ تَكَارُهُونَ وَامْرَأَةٌ بَالَتْ وَزَوْجَهَا عَلَيْهَا سَاخَطٌ وَأَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَهُمْ صَلَاةً قَدْ كَرَّ نَحْوُهُ قَالَ الْحَافِظُ وَيَأْتِي فِي بَابِ الْحَسَدِ حَدِيثُ أَنَسٍ الطَّوِيلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین لوگ ہیں جن کی نمازیں ان کے سر سے بالشت بھر بھی اوپر نہیں جاتی ہیں ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں وہ عورت جو ایسی حالت میں رات گز لہتی ہے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو دو بھائی جو ایک دوسرے سے جھگڑا کیے ہوئے ہوں“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان نے اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”تین لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں کرتا۔“ اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حسد سے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول طویل حدیث آئے گی اگر اللہ نے

## 12 - التَّرهيب من قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِر

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی کسی مسلمان کو یہ کہے: اے کافر!

4198 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ

يَا كَافِر فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَارِثٍ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہتا ہے: اے کافر! تو یہ کفرانِ دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے اگر وہ

دوسرا شخص ویسا ہی ہو جیسے اس نے کہا: تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ آتا ہے (جس نے یہ کہا تھا)۔“

یہ روایت امام مالک، امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4199 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا

بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي حَدِيثٍ حَارَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالرَّاءِ أَيْ رَجَعَ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص دوسرے شخص کو کفر کے ساتھ بلائے یا یہ کہے: اے اللہ کے دشمن! اور دوسرا شخص ایسا نہ ہو تو یہ چیز اس (کہنے

والے) کی طرف لوٹ آتی ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

لفظ حار سے مراد یہ ہے: وہ واپس آ جاتا ہے۔

4200 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ قَالَ لَا يَحْيِيهِ يَا

كَافِر فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے بھائی کو یہ کہے: اے کافر! تو

(یہ کفر) ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتا ہے۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4201 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْفَرُ رَجُلًا رَجُلًا

إِلَّا بَاءَ أَحَدُهُمَا بِهَا إِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَفَرَ بِتَكْفِيرِهِ . رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

4200 - صحيح البخاری - كتاب الآداب - باب من كفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال - حديث: 5759 صحيح مسلم - كتاب

بديع - باب بيان حال إيمان من قال لأخيه المسلم: يا كافر - حديث: 117 مستخرج أبي عوانة - كتاب البديع - بيان

معاني التي إذا قالها الرجل وعملها كان كفرا وفسقا واستوجب - حديث: 37 موطأ مالك - كتاب الكلام - باب ما يكره من

الكلام - حديث: 1791 مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر - رضي الله عنهما - حديث: 4549

”جب بھی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کافر قرار دے تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتا ہے اگر وہ دوسرا شخص واقعی کافر ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ شخص کافر ہو جائے گا جس نے اسے کافر قرار دیا تھا۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4202** - وَعَنْ أَبِي قَلَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الصَّخَّاکِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمَلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذِبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَعَنَ الْمُؤْمِنُونَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكَفَرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذِبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خَشَّارٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَلَفِظُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عَنِ الْمُؤْمِنِينَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكَفَرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذِبَ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت سخاک رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تھی اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے نام پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ شخص ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اس نے کہا: ہو اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں آدمی پر نذر لازم نہیں ہوتی اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جو شخص کسی مومن پر کفر کا الزام لگائے تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جو شخص کسی بھی چیز کے ذریعے خودکو ذبح کرے گا قیامت کے دن اسے اس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام ابو داؤد اور امام نسائی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی پر اس چیز کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہ ہو اور مومن پر لعنت کرنے والا اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص مومن پر کفر کا الزام لگاتا ہے تو یہ اسے قتل کرنے والے مانند ہے جو شخص جس بھی چیز کے ذریعے خودکشی کرتا ہے قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے قتل کیا جائے گا (یا قیامت کے دن وہ اسی چیز کے ذریعے خودکو قتل کرے گا)۔“

**4203** - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَا حِيَةَ يَا كَافِرَ فَهُوَ كَقَتْلِهِ . رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَرَوَاتِهِ ثِقَاتٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہے کہ ”اے کافر“ تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

الترہیب من السباب واللعن لا سیمًا لمُعین آدميًا کانَ أَوْ دَابَّةً وَغَیْرَهُمَا  
وَبَعْضُ مَا جَاءَ فِی النَّهْی عَنْ سَبِّ الدِّیْکِ وَالبَرْعُوْثِ وَالرَّیْحِ وَالتَّرْهِیْبِ مِنْ قَذْفِ  
المَحْصَنَةِ وَالمَمْلُوْکِ.

باب: گالی دینے لعنت کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

خاص طور پر جب وہ لعنت متعین شخص یا متعین جانور یا کسی اور متعین چیز پر کی گئی ہو اور مرغ، مرغوث، ہوا کو برا کہنے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے جو شخص پاکدامن عورت یا غلام پر جھوٹا الزام لگاتا ہے اس کے بارے میں ترہیبی روایات

4204 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَانُ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا حَتَّى يَتَعَذَّى الْمَظْلُومُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک دوسرے کو برا کہنے والے جو کچھ بھی کہتے ہیں تو اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہوتا ہے جب تک مظلوم زیادتی نہیں کرتا۔“ یہ روایت امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4205 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ لِسَوْقٍ وَقِتَالِهِ كُفْرٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے (یا اس کے ساتھ جھگڑا کرنا کفر ہے)۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4206 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ كَالْمَشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ رَوَاهُ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

”مسلمان کو برا کہنا ہلاکت کی طرف جھانکنے کے مترادف ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4207 - وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ الرَّجُلُ يَشْتَمُنِي وَهُوَ دُوْسِي أَعْلَى مِنْ

بَأْسِ أَنْ أَتَصْرِفَ مِنْهُ قَالَ الْمُسْتَبَانُ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَذِبَانِ . رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت عیاض بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ایک شخص مجھے برا کہتا ہے وہ مجھ سے کم تر حیثیت کا مالک ہے اگر میں اسے جواب دوں تو کیا مجھ پر کوئی حرج ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو افراد دو شیطان ہوتے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔



4208 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ إِلَّا وَبَيْنَهُمَا سِتْرٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا قَالَ أَحَدُهُمَا لَصَاحِبِهِ كَلِمَةً هَجَرَ خَرَقَ سِتْرَ اللَّهِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ هَكَذَا مَرْفُوعًا وَقَالَ الصَّوَابُ مَوْقُوفٌ

الهِجْرُ بَضْمُ الْهَاءِ وَتُكُونُ الْجِيمُ هُوَ رَدَىءُ الْكَلَامِ وَفَحْشُهُ

حضرت عبداللہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب بھی دو مسلمان ہوں تو ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ ہوتا ہے اور جب ان میں سے کوئی ایک شخص دوسرے کو نامناسب کلمہ کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پھاڑ دیتا ہے۔“

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: درست یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔ لفظ ہجر کا مطلب بری بات اور فحش کلام ہے۔

4209 - وَعَنْ أَبِي جَرْرِ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدُرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلْ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضَرْفُ دَعْوَتِهِ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةِ دَعْوَتِهِ انْتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفِرَ أَوْ فَلَاحَ فَضَلْتَ رَاحِلَتَكَ فَدَعْوَتُهُ رَدَهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَعْهَدُ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسْبِيحَ أَحَدًا فَمَا سَبَّيْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تَكْلِمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ إِنْ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمُخِيلَةِ وَإِنْ اللَّهُ لَا يَحِبُّ الْمُخِيلَةَ وَإِنْ أَمْرُؤُ شَتَمَكَ وَعِيرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فَبِكَ فَلََّا تَعْبِرْهُ بِمَا يَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالسَّائِقِيُّ مُخْتَصِرًا فِي رِوَايَةِ لَابْنِ حِبَّانَ تَحْوِيهِ وَقَالَ فِيهِ وَإِنْ أَمْرُؤُ عِيرَكَ بِشَيْءٍ يَعْلَمُهُ فَبِكَ فَلََّا تَعْبِرْهُ بِشَيْءٍ يَعْلَمُهُ فِيهِ وَدَعَهُ يَكُونُ وَبَالَ عَلَيْهِ وَأَجْرُهُ لَكَ وَلَا تَسْبِيحَ شَيْئًا قَالَ فَمَا سَبَّيْتُ بَعْدَ ذَلِكَ ذَابَّةً وَلَا إِنْسَانًا

السَّيِّئَةُ هِيَ الْقَامُ الْمَقْحُوطُ الَّذِي لَمْ تُنَبِّتْ فِيهِ الْأَرْضُ سِوَاءَ نَزْلِ غَيْثٍ أَوْ لَمْ يَنْزِلْ

المُخِيلَةُ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَكَسْرِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَهُوَ الْكِبَرُ وَاسْتِحْقَارُ النَّاسِ

حضرت ابو جری جابر بن سلیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو دیکھا کہ لوگ ان کی رائے کی طرف

متوجہ ہوتے تھے ان کی ہر بات کو وزن دیا جاتا تھا میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ اللہ کے رسول ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مردے کو سلام کرنے کا طریقہ ہے تم کہو السلام علیک میں نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں وہ اللہ کہ جب تمہیں

کوئی مصیبت لاحق ہو اور تم اس سے دعا کرو تو وہ تم سے مصیبت کو دور کر دے گا اگر تمہیں قحط سالی لاحق ہو اور تم دعا کرو تو وہ تم سے قحط سالی کو ختم کر دے گا اور تم کسی ویرانے یا کسی بے آب و گیاہ جگہ پر موجود ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے تو تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہاری سواری واپس کر دے گا راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو برانہ کہنا راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی آزاد یا غلام یا اونٹ یا بکری کو کبھی برا نہیں کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی بھی اچھائی کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ اچھائی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے بات کرو یہ بھی نیکی کا حصہ ہے اور تم اپنے تہبند کو چلی پٹلی تک رکھنا اگر یہ نہ کرو تو ٹخنوں تک رکھنا لیکن تہبند کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ چیز تکبر کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے اور تمہیں اس چیز کے حوالے سے عار دلائے جو وہ جانتا ہے کہ یہ چیز تمہارے اندر ہے تو تم اسے اس چیز کے حوالے سے عار نہ دلانا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں پائی جاتی ہے (اگر وہ ایسا کرے گا) تو اس کا وبال اس پر ہوگا۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام نسائی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن حبان کی ایک روایت میں اس کی مانند منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”اگر کوئی شخص تمہیں اس کے حوالے سے عار دلائے جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہو کہ تمہارے اندر یہ چیز پائی جاتی ہے تو تم اسے کسی ایسی چیز کے حوالے سے عار نہ دلانا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں پائی جاتی ہے تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا اس کا وبال اس پر ہوگا اور اس کا اجر تمہیں ملے گا اور تم کسی چیز کو برا نہ کہنا۔“

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی جانور یا انسان کو برا نہیں کہا:

لفظ السنہ سے مراد قحط والا سال ہے جس میں پیداوار نہیں ہوتی ہے خواہ بارش نازل ہوئی ہو یا بارش نازل نہ ہوئی ہو۔

لفظ المعیلہ یہ لفظ اغتیل ماخوذ ہے جس کا مطلب تکبر اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

4210 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ .

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

4210- صحیح البخاری - کتاب الأدب باب: لا یسب الرجل والديه - حدیث: 5636 صحیح مسلم - کتاب الایمان باب بیان الکبائر واکبرها - حدیث: 155 صحیح ابن حبان - کتاب البر والایمان باب: هو الوالدین - ذکر العبر المصطفی قول من زعم أن لعن الخیر وهم فيه حدیث: 413 مصنف ابن ابی نبیة - کتاب الأدب من قال: لا تسب أحدا ولا تلعنہ - حدیث: 26035 السنن الکبری للبیہقی - کتاب التسمیات باب: تسمية أهل العصبية - حدیث: 19616 مسند أحمد بن مسند مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاصی رضی اللہ عنہما - حدیث: 6359 تعجب الایمان للبیہقی - فصل فی بیان کبائر الذنوب وصفائرها وفوائدها حدیث: 284

”کبیر“ ناہوں میں سے ایک چیز یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کر سکتا۔ ”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے تو دوسرا اس کے باپ کو برا کہتا ہے۔ یہ اکیسوا کی اکیسوا کہتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو برا کہتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4211 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لَصَدِيقٍ أَنْ

يَكُونَ إِذَا نَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ وَالْعَاصِمُ وَصَحَّحَهُ وَلَفِظُهُ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ أَنْ تَكُونُوا لِعَانِينَ صَدِيقِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کسی صدیق کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔“

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کی

روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”یہ بات اکٹھی نہیں ہو سکتی کہ تم لعنت بھی کرو اور صدیق بھی ہو۔“

4212 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ

رَقِيقِهِ فَأَلْفَتِ إِلَيْهِ وَقَالَ لِعَانِينَ وَصَدِيقِينَ كَلَّا وَرَبُّ الْكَعْبَةِ لَمَعَنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيقِهِ

قَالَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَعُوذُ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو وہ اپنے

کسی غلام پر لعنت کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم! لعنت کرنے والا اور صدیق

ہرگز اکٹھے نہیں ہو سکتے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی دن اپنے کچھ غلام آزاد کیے پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور عرض کی: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4213 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ اللَّعَانُونَ

شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ لَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ تو شفاعت کرنے والے ہوں گے اور نہ گواہ ہوں گے۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام ابو داؤد نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے لفظ ”قیامت کے دن“ نقل نہیں کیا۔

4214 - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ

لَعَانًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومن“ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4215 - وَعَنْ جَرْمُودِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ أَوْصِيكَ أَلَا تَكُونُ لَعَانًا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ عُبَيْدِ بْنِ هَوْثَةَ عَنْ جَرْمُودٍ وَقَدْ صَحَّحَهَا ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَتَكَلَّمَ فِيهَا غَيْرُهُ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ فَأَدْخَلَ بَيْنَهُمَا رَجُلًا لَمْ يَسْمَعْ

حضرت جرمود جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں یہ تلقین کرتا ہوں کہ تم لعنت کرنے والے نہ ہونا۔

یہ روایت امام طبرانی نے عبید بن ہوذہ کے حوالے سے حضرت جرمود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے ابن ابی حاتم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے ان دونوں راویوں کے درمیان ایک اور شخص کا ذکر کیا ہے لیکن اس کا نام بیان نہیں کیا۔

4216 - وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوا

بَلْعَنَةُ اللَّهِ وَلَا بَغْضَهُ وَلَا بَالِئًا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ رَوَاهُ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ وَاخْتَلَفَ فِي سَمَاعِهِ مِنْهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کے ہمراہ لعنت نہ کرو اور نہ ہی اس کے غضب کے ہمراہ (لعنت کرو) اور نہ ہی آگ کے ہمراہ (لعنت کرو)۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان تمام حضرات نے اسے حسن بھری کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حسن بھری کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

4217 - وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى

بَيْنِ بِلْمَةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ

رَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذِبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَقْدِمُ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے نام پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تو وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسے اس نے کہا: ہو اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور وہی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں آدمی پر نذر لازم نہیں ہوتی اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

**4218** - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَلْعَنُ أَخَاهُ رَأَيْنَا أَنْ قَدْ آتَى بَابًا مِنَ الْكِبَائِرِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم جب کسی شخص کو دیکھتے تھے کہ وہ اپنے بھائی پر لعنت کر رہا ہوتا تھا تو ہماری یہ رائے ہوتی تھی کہ یہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔  
یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4219** - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْعَبْدُ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا مَعَدَّتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَغْلِقُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتَغْلِقُ أَبْوَابَهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَمِينَا وَشِمَالَنَا فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لَعَنَ فَإِنْ كَانَ أَهْلًا وَلَا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب کوئی بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف آتی ہے پھر زمین کے دروازے بھی اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہیں جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اس شخص کی طرف واپس آ جاتی ہے جس پر وہ لعنت کی گئی ہو اگر وہ شخص اس کا اہل ہوگا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔“  
یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

**4220** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّعْنَةُ إِذَا وَجَّهَتْ إِلَى مَنْ وَجَّهَتْ إِلَيْهِ فَإِنْ أَصَابَتْ عَلَيْهِ سَبِيلًا أَوْ وَجَدَتْ فِيهِ مَسْلَكًا وَلَا قَالَتْ يَا رَبِّ وَجَّهْتَ إِلَى فَلَانٍ فَلَمْ أَجِدْ فِيهِ مَسْلَكًا وَلَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ سَبِيلًا فَيَقَالَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيهِ فَصَّةٌ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب تم لعنت کو اس شخص کی طرف بھیجتے ہو جس کی طرف تم بھیجتے ہو اگر تو اسے اس شخص کی طرف جانے کا راستہ مل جائے تو ٹھیک ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اگر اس کے بارے میں اسے راستہ مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! مجھے فلاں کی طرف بھیجا گیا لیکن میں نے اس کی طرف جانے کا راستہ نہیں پایا اور مجھے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ملا تو اس سے کہا جاتا ہے: تم وہیں واپس چلی جاؤ جہاں سے آئی ہو۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس میں پورا واقعہ منقول ہے اس کی سند عمدہ ہوگی اگر اللہ نے چاہا۔

**4221** - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجَرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ



حَذَرُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعَوْهَا لِأَنَّهَا مَلْعُونَةٌ

قَالَ عَمْرَانُ فَكَانَتِي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْزُضُ لَهَا أَحَدٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ایک اونٹنی پر سوار تھی اس اونٹنی نے اسے ٹک کیا تو اس خاتون نے اس اونٹنی پر لعنت کی نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان موجود ہے اسے اتار لو اور اس اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل رہی تھی اور کوئی اس سے تعرض نہیں کر رہا تھا۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4222 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَارَ رَجُلٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَنْ بَعِيرُهُ فَقَالَ 'يَا بِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسِرْ مَعَنَا عَلَى بَعِيرٍ مَلْعُونٍ -

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اس نے اپنے اونٹ پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تم ہمارے ساتھ کسی لعنت یافتہ اونٹ پر سفر نہ کرو یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام ابو دنیا نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4223 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ يَسِيرُ فَلَمَنْ

رَجُلٌ نَاقَةً فَقَالَ ابْنُ صَاحِبِ النَّاقَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا فَقَالَ آخَرُهَا فَقَدْ أُجِيبَ فِيهَا - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے ایک شخص نے اونٹنی پر لعنت کی آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی والا شخص کون ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک طرف کر دو! کیونکہ اس کے بارے میں (لعنت کی دعا) کو قبول کر لیا گیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4224 - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا

الدِّيكَ فَإِنَّهُ يَوْقُظُ لِلصَّلَاةِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّهُ يَدْعُو لِلصَّلَاةِ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُسْنَدًا وَمَرْسَلًا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

4221- صحیح مسلم - کتاب البر والصلۃ والآداب باب النہی عن لعن السباع وغیرہا - حدیث: 4805 مصنف ابن ابی نبیہ - کتاب الذریعۃ فی لعن البہیمۃ - حدیث: 25399 مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البھمریین حدیث عمران بن حصین - حدیث: 19435 مسند الرویانی - أبو المطلب حدیث: 94 المعجم الكبير للطبرانی - من اسمہ عبد اللہ من اسمہ عقیف - أبو فلابیہ عن عمہ ابی المطلب عن عمران أبوب عن أبی حدیث: 15275

”یہ نماز کے لیے بلاتا ہے۔“

یہی روایت امام نسائی نے مسند اور مرسل (دونوں طرح سے) نقل کی ہے۔

**4225** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ دِيكَارَ صَرَخَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَسَبَّهُ رَجُلٌ فَهَبَى عَنْ سَبِّ الدِّيكِ

رَوَاهُ الْبُزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَا يَأْسُ بِهِ وَالطَّبْرَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ قَالَ لَا تَلْعَنَهُ وَلَا تَسْبِهِ فَإِنَّهُ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرغ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بانگ دی تو ایک شخص نے مرغ کو برا کہا تو نبی اکرم ﷺ نے مرغ کو برا کہنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”تم اس پر لعنت نہ کرو اور اسے برا نہ کہو کیونکہ یہ نماز کے لئے بلاتا ہے۔“

**4226** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ دِيكَارَ صَرَخَ قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ رَجُلٌ لَهُمُ اللَّهُمَّ الْعَنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ كَلَّا إِنَّهُ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ

رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا عِبَادَ بْنَ مَنْصُورٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرغ نے نبی اکرم ﷺ کے قریب بانگ دی تو ایک شخص نے

کہا: اے اللہ! تو اس پر لعنت کر! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ! ایسا ہرگز نہ کرو کیونکہ یہ نماز کے لئے بلاتا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف عباد بن منصور کا معاملہ مختلف ہے۔

**4227** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَغَتْ رَجُلًا بَرغوثٌ

فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُهَا فَإِنَّهَا نَبِيَةٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لِلصَّلَاةِ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبُزَّارُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا تَسْبِهِ فَإِنَّهُ أَيْقِظُ نَبِيًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَصَلَاةِ الصُّبْحِ

وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا سُؤَيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَلَفْظُهُ ذَكَرَتْ الْبَرَاغِيثُ عِنْدَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا تَوْقِظُ لِلصَّلَاةِ - وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ثَقَاتٍ إِلَّا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص کو برغوث نے ڈنک

مارا اس شخص نے اس پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اس نے ایک نبی کو نماز کے لئے

بیدار کیا تھا

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے تاہم

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”تم اسے برا نہ کہو کیونکہ اس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کیا تھا۔“

اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف سوید بن ابراہیم کا معاملہ مختلف ہے

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کے سامنے براغیث کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز کے لئے بیدار کرتے ہیں“  
امام طبرانی کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف سعید بن بشیر کا معاملہ مختلف ہے۔

**4228** - وَرَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَذَنَّا الْبَرَاغِيثَ فَسَبَّحْنَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوهَا فَتُعَمَّتِ الذَّابَّةُ فَإِنَّهَا أَبْقَطَتْكُمْ لَذَكَرَ اللَّهُ .  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا وہاں براغیث نے ہمیں اذیت پہنچائی ہم نے انہیں برا کہنا شروع کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں برا نہ کہو کیونکہ یہ اچھا جانور ہے۔ یہ اللہ کے ذکر کے لئے تمہیں بیدار کرتا ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4229** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ مِنْ لَعْنِ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ  
غیر بشر بن عمر

قَالَ الْحَافِظُ وَبَشَرٌ هَذَا ثِقَةٌ اخْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا وَلَا أَعْلَمُ فِيهِ جَرَحًا  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ حکم کی پابند ہے جو شخص کسی بھی چیز پر لعنت کرتا ہے اور وہ چیز اس کی لعنت کی اہل نہ ہو تو وہ لعنت اس (کرنے والے) کی طرف لوٹ آتی ہے  
یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہمارے علم کے مطابق بشر بن عمر کے علاوہ اور کسی نے اسے سند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا  
حافظ کہتے ہیں: بشر نامی یہ راوی ثقہ ہے امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے۔

**4230** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمَوْبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے اجتناب کرو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی ایسے شخص کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاکدامن غافل مومن عورتوں پر زنا کا جھوٹا الزام لگانا۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4231-** رَفِیْ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَتَبَهُ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ وَإِنْ أَكْبَرَ الْكِبَائِرِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِشْرَاكَ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنَةِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَالْفِرَارُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمَ الزَّخْفِ وَعَقْرُ الْوَالِدَيْنِ وَرُمَى الْمُحَصَّنَةِ وَتَعْلَمُ السَّحَرِ الْحَدِيثُ

رواہ ابن حبان فی صحیحہ من حدیث ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ  
 نبی اکرم ﷺ کے مکتوب میں یہ تحریر تھا وہ مکتوب جو آپ ﷺ نے اہل یمن کی طرف بھجوا یا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کبیرہ گناہوں میں یہ چیزیں شامل ہوں گی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا کسی مومن کو ناحق قتل کرنا اللہ کی راہ میں میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا والدین کی نافرمانی کرنا پاکدامن عورت پر الزام لگانا اور جادو سیکھنا“..... الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4232-** وَعَنْ أَبِي التَّوَدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَكَرَ أَمْرًا بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ لِيَعِيَهُ بِهِ حَبْسَهُ اللَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَأْتِي بِنَفَادٍ مَا قَالَ فِيهِ

رواہ الطبرانی بإسنادٍ جیدٍ ویأتی ہو وغیرہ فی الغیۃ إن شاء اللہ تعالیٰ  
 حضرت ابوودراء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی شخص کے حوالے سے کوئی ایسی چیز ذکر کرے جو اس میں نہ ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس پر عیب لگائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی آگ میں روک لے گا اور وہ شخص اس وقت تک وہاں رہے گا جب تک وہ اس الزام کی سزا نہیں بھگت لیتا“۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ یہ روایت اور اس کے علاوہ دیگر روایات غیبت سے متعلق باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

**4233-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ

4233- صحیح البخاری - کتاب العمود باب قذف العیبر - حدیث: 6480 صحیح مسلم - کتاب الذیابان باب التطیظ علی من قذف مملوکہ بالزنا - حدیث: 3223 مستخرج ابی عوانہ - مبتدأ کتاب الوصایا أبواب فی الممالیک - بیان التسمیہ فی قذف الرجل مملوکہ وحرہ - حدیث: 4906 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب العمود - حدیث: 8178 ابن ابی داود - کتاب الآداب أبواب النجوم - باب فی حق المملوک - حدیث: 4518 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الرہم قذف المملوک - حدیث: 7114 سنن الدارقطنی - کتاب الحدود والعیات وغیرہ - حدیث: 3056 مسند أحمد بن حنبل مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 9381 المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمہ أحمد - حدیث: 192 شعب الیسیان للبیہقی - التاسع والستون من شعب الیسیان الثامن والخمسون من شعب الیسیان وهو باب فی البدھان إلی الممالیک - حدیث: 8305

مَعْلُومٌ أَنَّهُ بِالزَّوْنِ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَتَقَدَّمَ لَفِظُهُ فِي الشَّفَقَةِ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”جو شخص اپنے غلام پر زنا کا الزام لگاتا ہے قیامت کے دن اس شخص پر حد جاری کی جائے گی البتہ اگر وہ الزام درست  
ہو تو معاملہ مختلف ہوگا۔“

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اس کے الفاظ شفقت سے متعلق باب میں پہلے گزر چکے ہیں۔  
**4234** - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ زَارَ عَمَةً لَهُ فَدَعَتْهُ لَهَا بِطَعَامٍ فَأَبْطَأَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ  
أَلَا تَسْتَعْجِلِي يَا زَانِيَةً فَقَالَ عَمْرُو سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ قُلْتُ عَظِيمًا هَلْ أَطْلَعْتَ مِنْهَا عَلَى زَنَاءٍ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ فَقَالَ  
إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيْمًا عَبْدٌ أَوْ امْرَأَةٌ قَالَ أَوْ قَالَتْ لَوْلَيْدَتُهَا يَا زَانِيَةً وَلَمْ تَطْلُعْ  
مِنْهَا عَلَى زَنَاءٍ جَلَدْتُهَا وَلَيْدَتُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَنَّهُ لَا حَدَّ لَهَا فِي الدُّنْيَا  
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ . قَالَ الْحَافِظُ كَيْفَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ مَتْرُوكٌ مِنْهُمْ وَتَقَدَّمَ  
فِي الشَّفَقَةِ أَحَادِيثٌ مِنْ هَذَا الْبَابِ لَمْ نَعُدْهَا هُنَا

✽ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اپنی پھوپھی سے ملنے کے لئے گئے اس خاتون نے ان کے لئے  
کھانا تیار کیا کنیز کو کھانا لانے میں دیر ہو گئی تو اس خاتون نے کہا: اے زنا کرنے والی عورت! کیا تم جلدی نہیں کر سکتی تھیں؟  
تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! آپ نے بہت بڑی بات کہہ دی ہے کیا آپ نے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے اس  
خاتون نے جواب دیا: اللہ کی قسم! جی نہیں۔ تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے  
ہوئے سنا ہے:

”جو بندہ یا عورت اپنی کنیز کو یہ کہے: اے زنا کرنے والی اور اس نے اس کنیز کو زنا کرتے ہوئے نہ دیکھا بھی ہو تو قیامت کے  
دن اس کی کنیز اسے کوڑے لگائے گی کیونکہ دنیا میں تو ان پر حد جاری نہیں ہو سکتی تھی۔“  
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ایسا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ عبد الملک بن ہارون نامی راوی متروک بھی ہے اور تہمت یافتہ بھی ہے شفقت  
سے متعلق باب میں ایسی احادیث گزر چکی ہیں جو اس باب سے تعلق رکھتی ہیں لیکن ہم انہیں یہاں نہیں دہرائیں گے۔

## 14 - التَّرْهِيْبُ مِنْ سَبِّ الدَّهْرِ

باب: زمانے کو برا کہنے کے بارے میں تربیہ روایات

**4235** - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَسِبُ  
بِرَأْسِ آدَمَ الدَّهْرُ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ  
✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:



”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان جب زمانے کو برا کہتا ہے تو میں زمانہ ہوں کیونکہ رات اور دن میرے دست قدرت میں ہیں۔“

**4236 -** وَلَمْ يَرْوِ أَيْهَ أَلْب لِيلَه وَنَهَارَه وَإِذَا شِئْت قَبْضَتَهُمَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

✽✽ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”رات اور دن کو میں تبدیل کرتا ہوں اور جب میں چاہوں گا انہیں قبضے میں لے لوں گا۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**4237 -** وَلَمْ يَرْوِ أَيْهَ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْبَبُ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ

✽✽ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”کوئی شخص زمانے کو برا نہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔“

**4238 -** وَلَمْ يَرْوِ الْبُخَارِيُّ لَا تَسْمُوا الْعَيْنَ الْكُورِ وَلَا تَقُولُوا خِيَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ

✽✽ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”انگور کو کرم نہ کہو اور یہ نہ کہو کہ زمانہ خراب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔“

**4239 -** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِنُنِي ابْنُ

آدَمَ يَقُولُ يَا خِيَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقِلُّ أَحَدُكُمْ يَا خِيَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ

رَوَاهُ أَبُو دَوَادٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✽✽ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان مجھے اذیت پہنچاتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ زمانہ خراب ہے کوئی شخص نہ کہے کہ زمانہ خراب

ہے کیونکہ میں زمانہ ہوں کیونکہ میں رات اور دن کو تبدیل کرتا ہوں۔“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4240 -** وَرَوَاهُ مَالِكٌ مُخْتَصِرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقِلُّ أَحَدُكُمْ يَا خِيَةَ الدَّهْرِ

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ

✽✽ یہ روایت امام مالک نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص یہ نہ کہے۔

ہائے زمانے کی خرابی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔“

**4241 -** وَلَمْ يَرْوِ أَيْهَ لِلْحَاكِمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ اسْتَفْرَضْتُ عَبْدِي فَلَمْ

يَقْرَضْنِي وَشَتَمَنِي عَبْدِي وَهُوَ لَا يَذِرُنِي يَقُولُ وَادْهَرَاهُ وَادْهَرَاهُ وَأَنَا الدَّهْرُ

قَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَقْبَضَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا الدَّهْرُ الْآيَامُ وَاللَّيَالَى أَجْدَدُهَا وَأَهْلِيهَا وَآتَى بِمَلُوكٍ بَعْدَ مُلُوكٍ

قَالَ الْحَافِظُ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ إِذَا انْزَلَتْ بِأَحَدِهِمْ نَازِلَةٌ وَأَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ أَوْ مَكْرُوهٌ

بِسَبِّ الدَّهْرِ اعْتِقَادًا مِنْهُمْ أَنَّ الَّذِي أَصَابَهُ فَعَلَ الدَّهْرَ كَمَا كَانَتْ الْعَرَبُ تَسْتَمِطِرُ بِالْأَنْوَاءِ وَتَقُولُ مُطِرْنَا بِنَوءٍ  
كَذَا اعْتِقَادًا أَنَّ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَ الْأَنْوَاءَ فَكَانَ هَذَا كَاللَّعْنِ لِلْفَاعِلِ وَلَا فَاعِلَ لِكُلِّ شَيْءٍ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى خَالِقُ كُلِّ  
شَيْءٍ وَفَعَلَهُ فَنَهَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ وَكَانَ أَبُو دَاوُدَ يُنْكَرُ رِوَايَةَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَنَّ الدَّهْرَ  
بِضَمِّ الرَّاءِ وَيَقُولُ لَوْ كَانَ كَذَلِكَ كَانَ الدَّهْرُ اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ يَرَوِيهِ وَأَنَا الدَّهْرُ أَقْلَبُ  
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَفْتَحُ رَأْيَ الدَّهْرِ عَلَى الظُّرْفِ مَعْنَاهُ أَنَا طُولُ الدَّهْرِ وَالزَّمَانِ أَقْلَبُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجَعَ هَذَا  
بَعْضُهُمْ وَرِوَايَةٌ مِنْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ يَرُدُّ هَذَا الْجُمْهُورُ عَلَى ضَمِّ الرَّاءِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

❦ امام حاکم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے  
سے قرض مانگا لیکن اس نے مجھے قرض نہیں دیا میرے بندے نے مجھے برا کہا اور وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے وہ کہتا ہے ہائے  
زمانہ ہائے زمانہ حالانکہ میں زمانہ ہوں۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ یہ روایت امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے  
الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم زمانہ کو برائہ کہو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں زمانہ ہوں رات اور دن میں میں تبدیلی  
کرتا ہوں اور میں اسے بوسیدہ کرتا ہوں اور ایک قسم کے بادشاہوں کے بعد میں دوسری قسم کے بادشاہ لے کے آتا ہوں۔“  
حافظ بیان کرتے ہیں: عربوں کا یہ محاورہ تھا کہ جب ان میں سے کسی ایک پر کوئی مصیبت نازل ہوتی تھی یا کوئی پریشانی لاحق  
ہوتی تھی یا نا پسندیدہ صورت حال سامنے آتی تھی تو وہ زمانے کو برا کہا کرتے تھے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ سب کچھ زمانے سے ہی ہے  
زمانے نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح عرب ستاروں کے ذریعے بارش کے نزول کا اعتقاد رکھتے تھے  
اور یہ کہتے تھے کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ ستاروں کے  
کرنے کی وجہ سے ہے تو اس کی صورت یہ ہوگی کہ جیسے آپ ایسا کرنے والے پر لعنت کر رہے ہیں اور ہر چیز کا حقیقی فاعل تو اللہ تعالیٰ  
ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اسی نے ایسا کیا ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

امام ابو داؤد نے محدثین کی اس روایت کا انکار کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ”میں زمانہ ہوں“ وہ فرماتے ہیں  
اگر ایسا ہوتا تو ہر اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہوتا انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”زمانے کو یعنی رات اور دن کو میں پلٹانے والا ہوں ان کے نزدیک متن میں لفظ ”وہر“ ظرف کے طور پر استعمال ہوگا اور اس  
کی مراد یہ ہوگی کہ میں زمانے کو اور دہر کو لمبا کرنے والا ہوں رات اور دن کو پلٹانے والا ہوں اس مفہوم کو بعض حضرات نے ترجیح دی  
ہے اور ایک روایت میں یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے تو اس اعتبار سے جمہور نے دہر لفظ کے ”ز“ پر پیش پڑھی ہے باقی اللہ  
بہتر جانتا ہے۔“

## 15 - التَّرهيب من ترويع المسلم ومن الإشارة إليه بسلاح ونحوه جادا أو مازحا

باب: مسلمان کو خوف زدہ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

اور جو شخص ہتھیار کے ذریعے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرتا ہے یا اس طرح کی کوئی اور حرکت کرتا ہے خواہ وہ سنجیدگی

کے ساتھ کرے یا مزاح کے طور پر کرے

**4242** - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَنْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبَلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَرُوعَ مُسْلِمًا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

عبدالرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ان میں سے ایک شخص سو گیا تو کوئی دوسرا شخص رسی لے کر گیا اور اس شخص کو باندھ دیا وہ شخص گھبرا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو گھبراہٹ کا شکار کرے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

**4243** - وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَخَفِقَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَانْتَبَهَ الرَّجُلُ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَرُوعَ مُسْلِمًا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ الْبَزَارُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ مُخْتَصِرًا لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَرُوعَ مُسْلِمًا . خَفِقَ الرَّجُلُ إِذَا نَعَسَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک شخص کو اپنی سواری پر اونگھنے لگی ایک اور شخص نے اس کے ترکش میں سے تیر نکال لیا تو وہ شخص بیدار ہوا اور گھبرا گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

”کسی مسلمان کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی مومن کے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔“

لفظ خفق الرجل کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی کو اونگھ آ جائے۔

**4244** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لَا يَأْخُذُنَ أَخَذَ كُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”کوئی شخص اپنے بھائی کا سامان حاصل نہ کرے خواہ مذاق کے طور پر ہو یا سنجیدگی کے طور پر ہو۔“ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**4245** - وَرَوَى عَنْ غَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَخَذَ نَعْلَ رَجُلٍ فَعَبَّهَا وَهُوَ يَمْزُحُ فَذَكَرَ ذَلِكَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرَوْعُوا الْمُسْلِمَ فَإِنَّ رَوْعَ الْمُسْلِمِ ظَلَمٌ عَظِيمٌ

رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَانَ فِي كِتَابِ التَّوْبَةِ

✽ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کا جوتا لے کر اسے چھپا دیا وہ مذاق کے طور پر ایسا کر رہا تھا اس بات کا پتہ نبی اکرم ﷺ کو چلا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو پریشان نہ کرو کیونکہ مسلمان کو پریشان کرنا بڑا ظلم ہے۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے امام ابوشیخ نے کتاب ”التوبہ“ میں نقل کی ہے۔

**4246 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ وَكَانَ عَقِيْبًا بَدْرِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ وَنَسِيَ نَعْلَيْهِ فَأَخَذَهُمَا رَجُلٌ فَوَضَعَهُمَا تَحْتَهُ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَقَالَ نَعْلِي فَقَالَ الْقَوْمُ مَا رَأَيْنَاهُمَا فَقَالَ هُوَ ذَا فَقَالَ فَكَيْفَ بَرَوْعَةُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُهُ لَاعِبًا فَقَالَ فَكَيْفَ بَرَوْعَةُ الْمُؤْمِنِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

✽ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے جنہیں بیعت عقبہ میں شرکت کا بھی شرف حاصل ہے اور غزوہ بدر میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اٹھ کر گیا وہ اپنا جوتا بھول گیا اور شخص نے ان دونوں کو لیا اور اپنے نیچے رکھ لیا وہ شخص واپس آیا اور اس نے دریافت کیا: میرے جوتے کہاں ہیں؟ تو حاضرین نے کہا: ہم نے تو انہیں نہیں دیکھا تو اس شخص نے کہا: وہ یہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مومن کو پریشان کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے مذاق کے طور پر ایسا کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کو پریشان کیوں کیا؟ یہ بات آپ ﷺ نے دُعا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4247 -** وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَافَ مُؤْمِنًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُؤْمِنَهُ مِنْ أَفْوَاعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص کسی مومن کو خوف زدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کو قیامت کے دن کی ہون کی سے محفوظ نہ رکھے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4248 -** وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ إِلَى مُسْلِمٍ نَظْرَةً يَخِيفُهُ فِيهَا بَغَيْرُ حَقِّ أَخَافَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ هُرَيْرَةَ

✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص مسلمان کی طرف ایسی نظر سے دیکھے جس کے ذریعے وہ اس کو ناحق طور پر خوف زدہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس

فَخُصَّ كَخَوْفِ زَوْجِهِ كَرِيءٌ ۚ

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اسے ابو شیخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

**4249** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعَ فِي يَدِهِ فَيَقَعَ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

يَنْزِعُ بِالْعَيْنِ الْمُهِمْلَةَ وَكَسَرَ الرَّاءِ أَيْ يَرْمِي وَرَوَى بِالْمُعْجَمَةِ مَعَ فَتْحِ الزَّاي وَمَعْنَاهُ أَيْضًا يَرْمِي وَيُفْسِدُ وَأَصْلُ النَّزْعِ الطُّغْنُ وَالْفُسَادُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار کے ذریعے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ ہو سکتا ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار چھڑوا کر (دوسرے بھائی کو نقصان پہنچا دے) تو وہ شخص اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر جائے“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ”نزع“ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مار دے اور ایک روایت کے مطابق اس میں ”ز“ پر زبر پڑھی گئی ہے اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ وہ پھینک دے یا خراب کر دے۔

لفظ ”نزع“ کا اصل مطلب چھوٹا یا خراب کرنا ہے۔

**4250** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَنْتَهِيَ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ ایسا کرنے سے باز نہیں آتا خواہ وہ دوسرا شخص اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4251** - وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب دو مسلمان تلواریں لے کر آمنے سامنے آتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔“

4249- صحیح البخاری - کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "من حمل - حدیث: 6679 صحیح مسلم - کتاب سر و اسلحہ والاداب باب النہی عن البشاعة بالسلاح ابی مسلم - حدیث: 4849 المسند علی الصمیمین للعالم - کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ عنہم ذکر ابی ہریرۃ المعمر رضی اللہ عنہ - حدیث: 6196 مصنف عبد الرزاق لصنعانی - کتاب النفقة باب ذکر رفع السلاح - حدیث: 18009 مسند أحمد بن حنبل مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 8029 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ سول ومما أسند سول بن سعد - أبی ہریرۃ عن سول بن سعد حدیث: 5527



**4252-** وَلَيْسَ رِوَايَةً إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فِيهِمَا عَلَى حَرْفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَهَا جَمِيعًا . قَالَ فَقُلْنَا أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جب دو مسلمان ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھالے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں جب ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں  
راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) عرض کی گئی: یا رسول اللہ! قاتل کا تو معاملہ ٹھیک ہے مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی تو دوسرے کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4253-** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُؤْمِنِ

لِسُوقِ وَقِتَالِهِ كُفْرًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْأَحَادِيثُ مِنْ هَذَا النَّوْعِ كَثِيرَةٌ وَتَقْدِمُ بَعْضُهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے اس موضوع سے متعلق احادیث بہت سی ہیں جن میں سے کچھ پہلے گزر چکی ہیں۔

## 16 - التَّوْبَةُ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب: لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں ترغیبی روایات

**4254-** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ

عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيَعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَاتِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيَمِيطُ الْأَذَى عَنِ

الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

يَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَيْ يَصْلِحُ بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ

4254- صحیح البخاری - کتاب الصلح باب فصل الإصلاخ بین الناس - حدیث: 2580 صحیح البخاری - کتاب الجہاد والسیر باب من أخذ بالركاب ونحوه - حدیث: 2848 صحیح مسلم - کتاب الزکاة باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المروء - حدیث: 1739 صحیح ابن حبان - کتاب الزکاة فصل ذكر الغصائل التي تقوم لعدم اصال مقام الصدقة لادائها - ذكر الانبياء التي يكتب لمتعلميها بها الصدقة حدیث: 3440 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز جماع أبواب صدقة التطوع - باب وجوه الصدقة حدیث: 7357 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حدیث: 8000 تعجب البیهان للبیهقي - التحريض على صدقة التطوع حدیث: 3168

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے اگر آدمی دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے کام لے تو یہ صدقہ ہے آدمی کسی شخص کی اس کے جانور کے بارے میں مدد کرتے ہوئے اسے اس پر سوار کروادے یا اس کا سامان جانور پر رکھوادے تو یہ بھی صدقہ ہے پاکیزہ بات کہنا صدقہ ہے ہر وہ قدم جس کے ذریعے آدمی چل کر نماز کی طرف جاتا ہے وہ صدقہ ہے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ متن کے یہ الفاظ ”آدمی دو آدمیوں کے درمیان عدل کرے“ اس سے مراد یہ ہے کہ عدل کے ساتھ ان دونوں کے درمیان صلح کروادے۔

**4255 -** وَعَنْ أَبِي الْكَرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصَّيَامِ وَالصَّلَاةِ قَالُوا بَلَى قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنْ فَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الَّذِينَ انْتَهَى

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کیا میں تمہیں روزے اور نماز سے زیادہ فضیلت والے درجے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آپس میں صلح کروانا کیونکہ آپس کا فساد موٹہ دینے والا (یعنی تباہ کر دینے والا) ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے

”آپ ﷺ نے فرمایا: یہ موٹہ دینے والا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو موٹہ دیتا ہے بلکہ یہ دین کو موٹہ دیتا ہے“۔ ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

**4256 -** وَعَنْ أُمِّ كَلْثُومَ بِنْتِ عَقْبَةَ بْنِ أَبِي مَعِيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو دو آدمیوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے (غلط بیانی) کرتا ہے۔“

**4257 -** وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَقَالَ الْحَافِظُ يُقَالُ نَمَيْتَ الْحَدِيثَ بِتَخْفِيفِ الْمِيمِ إِذَا بَلَغْتَ عَلَى وَجْهِ الْإِصْلَاحِ وَتَشْدِيدُهَا إِذَا كَانَ

عَلَى وَجْهِ إِفْسَادِ ذَاتِ الْبَيْنِ كَذَا ذَكَرَ ذَلِكَ أَبُو عُبَيْدٍ وَابْنُ قُتَيْبَةَ وَالْأَصْمَعِيُّ وَالْجَوْهَرِيُّ وَغَيْرُهُمْ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے وہ بھلائی کی بات کہتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بھلائی پھیلاتا ہے۔“  
یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ بات کہا جاتی ہے نیت الحدیث اس میں مہر تخفیف ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ کوئی بات بہتری کے لئے پھیلائیں اور جب یہ شد کے ساتھ پڑھا جائے گا تو اس کا مطلب ہوگا کہ آپ نے لوگوں کے درمیان فساد پیدا کرنے کے لئے وہ بات پھیلائی ہے ابو عبیدہ، ابن قتیبہ، اسمعی، جوہری اور دیگر حضرات نے یہ اسی طرح ذکر کیا ہے۔

**4258** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ وَاصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَخَلْقِ جَانِبَيْنِ الْمُسْلِمِينَ . رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نماز اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے اور مسلمانوں کے درمیان اچھے اخلاق اختیار کرنے سے زیادہ فضیلت والا عمل اور کوئی نہیں ہے۔“ یہ روایت اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**4259** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالتَّبَارُ وَفِي إِسْنَادِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بْنُ أَنْعَمٍ وَحَدِيثُهُ هَذَا حَسَنٌ لِحَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ الْمُتَقَدِّمِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ لوگوں کے درمیان صلح کروانا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زیاد بن انعم ہے اور اس کی نقل کردہ یہ حدیث حسن ہے اس کے علاوہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے جو اس سے پہلے گزری ہے۔

**4260** - وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَيْتَ أَيُّوبَ إِلَّا أَدْلَكَ عَلَى تِجَارَةٍ قَالَ بَلَى قَالَ صَلِّ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَلُوا وَقَرِّبْ بَيْنَهُمْ إِذَا تَبَاعَدُوا  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالتَّبَارُ وَفِي إِسْنَادِهِ: لَا أَدْلَكَ عَلَى عَمَلٍ يَرْضَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ بَلَى قَالَ صَلِّ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَلُوا وَقَرِّبْ بَيْنَهُمْ إِذَا تَبَاعَدُوا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ . وَعِنْدَهُ: لَا أَدْلَكَ عَلَى عَمَلٍ يَرْضَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ بَلَى قَدْ كَرِهَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا میں تمہاری رہنمائی کسی تجارت کی طرف نہ کروں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان تعلق قائم کرو اور جب ان کے درمیان فساد پیدا ہو چکا ہو اور ان کے درمیان قربت پیدا کرو اور جب وہ ایک دوسرے سے

دور ہو چکے ہوں۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام طبرانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے عمل کی طرف نہ کروں کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی جی ہاں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں کے درمیان فساد آجائے تو ان کے درمیان تعلق قائم کرواؤ اور جب وہ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں تو ان کے درمیان قربت پیدا کرواؤ۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے عمل کی طرف نہ کروں کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں!..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

**4261 -** وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ أَيْضًا وَالْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا أَيُّوبَ أَلَا أدلک علی صدقة یوجہا اللہ ورسولہ تصلح بین الناس إذا تباغضوا وتفاسدوا لفظ الطَّبْرَانِيُّ وَلَفْظُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أدلک علی صدقة یحب اللہ موضعها قلت بآبِیْ أَنْتَ وَآمِیْ قَالَ تصلح بین الناس فَإِنَّهَا صدقة یحب اللہ موضعها

یہ روایت امام طبرانی اور اصہبانی نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابویوب! کیا میں تمہاری رہنمائی اس صدقے کی طرف نہ کروں جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں؟ تم لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ جب وہ ایک دوسرے کے درمیان بغض رکھے ہوئے ہوں اور ایک دوسرے کے درمیان خرابی پیدا کیے ہوئے ہوں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اصہبانی کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس صدقے کی طرف نہ کروں جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (ایسا کیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ کیونکہ یہ ایک ایسا صدقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

**4262 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ أَصْلَحَ اللَّهُ أَمْرَهُ وَأَعْطَاهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا عَتَقَ رَقَبَةً وَرَجَعَ مَغْفُورًا لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَهُوَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ جَدًّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو ٹھیک کر دیتا ہے اور اس نے اس دوران جتنے کلمات کہیں ہوں ان میں سے ہر ایک کلمے کے عوض میں اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب وہ شخص واپس آتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔“

یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت انتہائی غریب ہے۔

## 17 - التَّرْهِيْبُ أَنْ يَعْتَذِرَ إِلَى الْمَرْءِ أَخُوهُ فَلَا يَقْبَلُ عَذْرَهُ

باب: اس بارے میں تربیہ روایات کہ جب کسی شخص کے سامنے اس کا کوئی بھائی معذرت پیش کرے تو وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے

4263 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَفُوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعْفُ نِسَاؤُكُمْ وَهَرُوا آبَاءَكُمْ تَبْرِكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَمَنْ آتَاهُ أَخُوهُ مَتَصِلًا فَلْيَقْبَلْ ذَلِكَ مُحَقًّا كَانَ أَوْ مُبْطِلًا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَى الْخَوْضِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ سُؤَيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ قَالَ الْخَالِظُ بَلْ سُؤَيْدٌ هَذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاهُ  
وروی الطبرانی وغیرہ صدرہ دون قولہ وَمَنْ آتَاهُ أَخُوهُ إِلَى آخِرِهِ من حدیث ابن عمر یاسناد حسن التصل الاغتدار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دوسروں کی خواتین کے حوالے سے پاکدامن رہو تمہاری خواتین پاکدامن رہیں گی اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کرو تمہاری اولاد تمہاری فرمانبرداری کرے گی جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے کے لئے آئے تو وہ حق پر ہو یا باطل پر ہوا سے معذرت قبول کر لینی چاہیے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا۔“  
یہ روایت امام حاکم نے سؤید کی قنادہ کے حوالے سے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔  
حافظ بیان کرتے ہیں: جی نہیں بلکہ سؤید نامی یہ روایت سؤید بن عبدالعزیز ہے اور یہ ایک وہی راوی ہے۔ یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے لیکن انہوں نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:  
”جس شخص کے پاس اس کا بھائی آئے۔“ اس کے بعد سے لے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ محصل کا مطلب عذر پیش کرنا ہے۔

4264 - وَعَنْ جُودَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ كَانَ عَلَيْهِ مَا عَلَى صَاحِبِ مَكْسٍ  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرْاسِيْلِ وَابْنُ مَاجَةَ يَسْنَادَيْنِ جَيِّدَيْنِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ . وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَلَفْظُهُ قَالَ مَنْ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ فَلَمْ يَقْبَلْ عَذْرَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ

قَالَ أَبُو الزَّيْبَرِ وَالْمَكْسُ الْعِشَارُ

حضرت جودان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:



”جس شخص کے سامنے اس کا بھائی معذرت پیش کرے اور وہ شخص اس کی معذرت قبول نہ کرے تو اس شخص کو بھتہ وصول کرنے والے جتنا گناہ ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے مراسیل میں نقل کی ہے جبکہ امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے ان دونوں نے اسے دو عمدہ اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اس شخص پر اس کی مانند گناہ ہوتا ہے جتنا گناہ بھتہ وصول کرنے والے کو ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”جو شخص اپنے بھائی کے سامنے معذرت پیش کرے اور وہ معذرت کو قبول نہ کرے تو اس شخص کو اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا بھتہ وصول کرنے والے کو ہوتا ہے۔“

ابو زبیر بیان کرتے ہیں: مکاس سے مراد بھتہ وصول کرنے والا ہے۔

**4265-** وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَنَصَّلَ إِلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْ لَمْ يَرُدَّ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ الْحَافِظُ رَوَى عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَحَدِيثُ جُودَانَ أَصَحُّ وَجُودَانَ مُخْتَلَفٌ فِي صَحْبِهِ وَلَمْ يَنْسَبْ

❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کے سامنے معذرت کی جائے اور وہ اسے قبول نہ کرے وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا۔“

حافظ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے اور حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث مستند ہے حضرت جودان رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کا اسم منسوب بھی ذکر نہیں ہوا۔

**4266-** وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَفُوا نَعْفَ نِسَاؤُكُمْ وَبَرُوا آبَاءَكُمْ تَبَرَّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَمَنْ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَلَمْ يَقْبَلْ عَذْرَهُ لَمْ يَرُدَّ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”تم لوگ پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے معذرت پیش کرے اور وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے تو وہ (قبول نہ کرنے والا) میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4267-** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْبِئُكُمْ بِشَرِّ أَرْكَمٍ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ شَرَّ أَرْكَمٍ الَّذِي يَنْزِلُ وَحْدَهُ وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ وَيَمْنَعُ رَعْدَهُ أَفَلَا أَنْبِئُكُمْ بِشَرِّ مَنْ ذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ مِنْ يَعْصِ النَّاسَ وَيَعْصُونَہ قَالَ أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشَرِّ مَنْ ذَلِكَ قَالُوا بَلَىٰ إِنْ شِئْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ الَّذِينَ لَا يَقْبَلُونَ عَشْرَةَ وَلَا يَقْبَلُونَ مَعْدَرَةً وَلَا يَغْتَفِرُونَ ذُنُوبًا  
قَالَ أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشَرِّ مَنْ ذَلِكَ قَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَغَيْرُهُ  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کیا میں تمہیں تمہارے برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں (تو بیان فرمائیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے برے لوگ وہ ہیں کہ جو اکیلے پڑاؤ کرتے ہیں اپنے غلام کو کوڑے لگاتے ہیں مہمان نوازی نہیں کرتے کیا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں سے بغض رکھتے ہیں اور لوگ ان سے بغض رکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو کسی کو تباہی کو معاف نہیں کرتے معذرت کو قبول نہیں کرتے اور غلطی کو معاف نہیں کرتے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ برے فرد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس سے بھلائی کی امید نہ رکھی جائے گی اور جس کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے۔ یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

## 18 - التَّرْهِيْبُ مِنَ النَّمِيْمَةِ

باب: چغلی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4268 - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ  
وَلَفِي رِوَايَةٍ قَتَاتٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ  
قَالَ الْحَافِظُ الْقَتَاتُ وَالنَّمَامُ بِمَعْنَى وَاحِدٍ وَقِيلَ النَّمَامُ الَّذِي يَكُونُ مَعَ جَمَاعَةٍ يَتَحَدَّثُونَ حَدِيثًا فَبَيْنَ  
عَلَيْهِمُ وَالْقَتَاتُ الَّذِي يَتَسَمَّعُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يَنْسُوهُ  
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”چغلی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا“ ایک روایت میں لفظ ”قتات“ منقول ہے۔  
یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: لفظ قتات اور لفظ نمام ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے ایک قول کے مطابق نمام اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ ہوا ہو اور پھر بات چیت کرنے کے دوران ان کے سامنے چغلی کرے اور قتات اس شخص کو کہا جاتا ہے

جو لوگوں کی بات چوری چھپے سن رہا ہو اور لوگوں کو اس کا علم نہ ہو اور پھر وہ اس بات کی چغلی کر دے۔

**4268** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يَعْذَبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يَعْذَبَانِ وَمَا يَعْذَبَانِ فِي كَبِيرٍ بَلَى إِنَّهُ كَبِيرٌ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ الْحَدِيثُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِنُسخِهِ  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔۔۔ الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام مسلم امام ابو داؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**4270** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيعِ الْغُرَقْدِ قَالَ لَكَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النِّعَالِ وَقَرَّ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ لَجَسَّ حَتَّى قَدِمَهُمْ أَمَامَهُ لَسَلَا يَبْقَعُ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبَرِ فَلَمَّا مَرَّ بِبَقِيعِ الْغُرَقْدِ إِذَا بِقَبْرَيْنِ قَدْ دَفِنُوا فِيهِمَا رَجُلَيْنِ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ دَفِنْتُمَ الْيَوْمَ هَهُنَا قَالُوا فَلَانٌ وَفَلَانٌ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا ذَاكَ قَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَتْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَآخِذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا ثُمَّ جَعَلَهَا عَلَى الْقَبْرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لِيُخَفَّفَ عَنْهُمَا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَتَّى مَتَى هُمَا يَعْذَبَانِ قَالَ غَيْبٌ لَا يُعْلَمُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَا تَمَرُزُ قُلُوبُكُمْ وَتَزِيدُكُمْ فِي الْحَدِيثِ لَسَمِعْتُمْ مَا أَسْمَعُ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْهُ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شدید گرم دن میں جنت البقیع کے پاس سے ہوا لوگ آپ ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے جب آپ ﷺ نے لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سنی تو اس سے آپ ﷺ کو بھن ہوئی آپ ﷺ بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو اپنے سے آگے چلنے کے لئے کہا تا کہ آپ کے من میں تکبر نہ آئے جب آپ ﷺ کا گزر جنت البقیع سے ہوا تو آپ ﷺ نے دو قبریں پائیں جس میں دو افراد کو دفن کیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ وہاں ٹھہر گئے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم لوگوں نے آج کسے دفن کیا ہے لوگوں نے بتایا: فلاں کو اور فلاں کو لوگوں نے عرض کی اسے اللہ کے نبی! کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک خشک شاخ لی اسے حیرا اور اسے قبر پر رکھ دیا لوگوں نے عرض کی: اسے اللہ کے نبی! آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تا کہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے لوگوں نے عرض کی: اسے اللہ کے نبی! ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غیب ہے جس کا علم صرف اللہ کو ہے اگر تمہارے دلوں کی بے چینی کا اندیشہ نہ ہوتا تو تم نے وہ بات سننی تھی جو میں سنتا ہوں۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4271 - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

النَّمِيمَةُ وَالشَّتِيمَةُ وَالْحَمِيَّةُ فِي النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”چغلی کرنا برا کہنا اور حمیت جہنم میں جائیں گے۔“

4272 - وَفِي لَفْظٍ إِنْ النَّمِيمَةُ وَالْحَقْدُ فِي النَّارِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ مُسْلِمٍ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”چغلی کرنا اور کینہ پروری جہنم میں جائیں گے یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4273 - وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا إِنْ

الْكَذِبُ يَسْرُدُ الْوَجْهَ وَالنَّمِيمَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي

قَالَ الْحَافِظُ رَوَاهُ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْهُ

وَزِيَادٌ هَذَا هُوَ أَبُو الْجَارُودِ الْكُوفِيُّ الْأَعْمَى تَنَسَّبَ إِلَيْهِ الْجَارُودِيَّةُ مِنَ الرِّوَالِصِ

وَنَافِعٌ هُوَ نَفِيعُ أَبِي دَاوُدَ الْأَعْمَى أَيْضًا وَكِلَاهُمَا مَتْرُوكٌ مُتَّهِمٌ بِالْوَضْعِ

حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”خبردار! جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغلی قبر کے عذاب کا باعث ہے۔“

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے زیاد بن منذر کے حوالے سے نافع بن حارث کے حوالے سے حضرت

ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

زیاد نامی یہ راوی ابو جارود کوئی اعمیٰ ہے روافض کا فرقہ جارود یہ اسی کی طرف منسوب ہے رافع نامی راوی نفع ابو داؤد اعمیٰ ہے۔

یہ دونوں راوی متروک ہیں اور ان پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

4274 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا

عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَامَ فَمَنْنَا مَعَهُ فَجَعَلَ لَوْنُهُ يَتَغَيَّرُ حَتَّى رَعَدَ كَمْ قَمِيصُهُ فَقُلْنَا مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا

تَسْمَعُونَ مَا أَسْمَعُ فَقُلْنَا وَمَا ذَاكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ هَذَانِ رَجُلَانِ يَعْذِبَانِ فِي قُبُورِهِمَا عَذَابًا شَدِيدًا فِي ذَنْبِ

مَنْ . قُلْنَا فِيمَ ذَاكَ قَالَ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَزِرُّهُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يُؤْذِي النَّاسَ بِلِسَانِهِ وَيَمْشِي بَيْنَهُمْ

بِالنَّمِيمَةِ فَلَدَعَا بِجَرِيدَتَيْنِ مِنْ جِرَائِدِ النَّخْلِ فَجَعَلَ فِي كُلِّ قَبْرِ وَاحِدَةٍ

قُلْنَا وَمَهْلُ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَتَا رَطْبَتَيْنِ . رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

قَوْلِهِ لِي ذَنْبٌ هَيِّنٌ أَيْ هَيِّنٌ عِنْدَهُمَا وَلِي ظَنَّهُمَا لَا أَنَّهُ هَيِّنٌ لِي نَفْسِ الْأَمْرِ لَقَدْ تَقَدَّمَ لِي حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى إِنَّهُ كَبِيرٌ وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ وَأَنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہے تھے ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی ٹھہر گئے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہونے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی قمیص کی آستین بھی کپکپانے لگی ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ وہ چیز سن رہے ہو جو میں سنتا ہوں ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں افراد کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور شدید عذاب ہو رہا ہے اور بظاہر آسان گناہ کی وجہ سے ہو رہا ہے ہم نے عرض کی: وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا اور ان کے درمیان چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائیں اور ان میں سے ہر ایک کی قبر پر شاخ رکھ دی ہم نے عرض کی: کیا انہیں اس کا فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک یہ دونوں تر رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”آسان گناہ“ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ان دونوں کے نزدیک آسان تھا اور وہ دونوں اس کو آسان گمان کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ نفس امر میں وہ گناہ آسان تھا اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جی ہاں وہ بڑا ہے۔“

امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ چغلی کرنا حرام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔

4275 - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنِّي ذُرٌّ حَسَدٍ وَلَا نَمِيمَةٌ وَلَا كِبَانَةٌ وَلَا أَنَا مِنْهُ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بِهَتَانَا وَالْعَا ضِينَا (الْأَخْزَابُ) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”حسد کرنے والا چغلی کرنے والا کہانت کرنے والا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میرا اس سے تعلق ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان کی کسی (جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان کا اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4276 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارَ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا

ذَكَرَ اللَّهُ وَشَرَّارَ عِبَادِ اللَّهِ الْمَشَاوُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمَفْرُقُونَ بَيْنَ الْأَجْبَةِ الْبَاغُونَ لِلْبِرَاءِ الْعَنْتِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ شَهْرِ عَنْهُ وَبَقِيَّةُ إِسْنَادِهِ مُحْتَجَجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَرَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي



الدُّنْيَا عَنْ شَهْرٍ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا الْمَفْسِدُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ وَالطَّيْبَرَانِي مِنْ حَدِيثِ عِبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ أَبِي الدُّنْيَا أَيْضًا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَصَحُّ وَقَدْ قِيلَ لَهُ إِنَّ لَهُ صُحْبَةً

حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بہترین وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے اور اللہ کے بندوں میں برے لوگ وہ ہیں جو چغلی کر کے دوستوں کے درمیان علیحدگی پیدا کرتے ہیں اور بے گناہ لوگوں کے لیے فساد کی کوشش کرتے ہیں۔“

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے عبدالرحمن بن غنم سے نقل کی ہے اس کے باقی راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ یہ روایت امام ابو بکر بن ابوشیبہ اور امام ابن ابودنیاء نے شہر کے حوالے سے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”وہ لوگ دوستوں کے درمیان فساد پیدا کرتے ہیں۔“

امام طبرانی نے یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے امام ابن دنیاء نے اسے کتاب ”الصمت“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے لیکن حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

4277 - وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْهَمَّازُونَ وَالْمَعَاوُونَ وَالْمَشَاوُونَ بِاللَّحِيْمَةِ الْبَاغُونَ لِلْبِرَاءِ أَلْعَنَ بِحَشْرِهِمُ اللَّهُ فِي وَجُوهِ الْكِلَابِ رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَانَ فِي كِتَابِ التَّوْبِخِ مَعْضَلًا هَكَذَا

وَلَقَدْ مِمَّا فِي بَابِ الْأَصْلَاحِ حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَخْبَرْتُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ ذَرَجَةِ الْقِيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنْ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ثُمَّ قَالَ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ أَقُولُ تَحْلِقُ الدِّينَ

حضرت علاء بن حارث رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”(رُوبرو) طعنہ زنی کرنے والے (پینہ پیچھے) عیب جوئی کرنے والے اور چغلی کرنے والے لوگ جو بری الذمہ لوگوں کے حوالے سے سرکشی کے طلبگار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کتوں کی شکل میں اٹھائے گا۔“

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ”التوبخ“ میں اسی طرح ”معطل“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ اس سے پہلے اصلاح سے متعلق باب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث گزر چکی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو روزہ، نماز اور صدقے سے زیادہ فضیلت والا درجہ رکھتا ہوگا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان اصلاح کروانے والا کیونکہ لوگوں کے درمیان فساد موند دینے والی چیز ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے پھر وہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ موٹے والی چیز ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بال موٹہ دیتی ہے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دین کو موٹہ دیتی ہے۔

**التَّرهيب من الغيبة والبہت وبيانہما والترغيب فی ردہما**

باب: غیبت کرنے بہتان لگانے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور ان دونوں کا بیان اور ان دونوں کی تردید کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

**4278 -** عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ إِنْ دَمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بِلَدِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَغَتْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے خطبے کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے خون (یعنی تمہاری جانیں) اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دین اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**4279 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعَرَضُهُ وَمَالُهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي حَدِيثٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر مسلمان کی جان عزت اور مال دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

**4280 -** وَعَنِ الْبُرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ بَابًا أَدْنَاهَا مِثْلُ اثْنَانِ الرَّجُلِ أَمَهُ وَإِنْ أَرَبَى الرَّبَا اسْتَطَالَ الرَّجُلُ فِي عَرْضِ أَخِيهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”سود کے بہتر دروازے ہیں جن میں سے کتر یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے ماں کے ساتھ صحبت کرے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت پر حملہ آور ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمر بن راشد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4281 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَرَّ أَمْرُ

الرَّبَا وَعَظَّمُ شَأْنَهُ وَقَالَ إِنْ التَّوَهُمَ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرَّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ فِي الْحَاطِيَةِ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زِيَةً

یُزْنِيهَا الرَّجُلُ وَإِنْ أَرَبَى الرِّبَا عَرَضَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ ذِمِّ النِّعِيَةِ  
 ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سود کا ذکر کیا اور اس کی اہمیت  
 کو واضح کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک درہم جسے آدمی سود کے طور پر حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ  
 زنا کا ارتکاب کرنے سے زیادہ بڑا ہے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت (پر حملہ کیا جائے)۔  
 یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ”ذم النعیہ“ میں نقل کی ہے۔

**4282** - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرِّبَا نَيْفَ  
 وَتَبَعُونَ بَابَا أَهْلِيهِنَّ بَابَا مِنَ الرِّبَا مِثْلَ مَنْ أَتَى أُمَّهُ فِي الْإِسْلَامِ وَدَرَّهَمٌ مِنَ الرِّبَا أَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً  
 وَأَشَدُّ الرِّبَا وَأَرَبَى الرِّبَا أَنْتَهَاكَ عَرَضَ الْمُسْلِمِ وَأَنْتَهَاكَ حَرَمَتُهُ  
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتَّبَرَانِيُّ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ مِنْهُ ذَكَرَ الرِّبَا فِي حَدِيثٍ تَقْدِمُ  
 ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں جن میں سے سود کا سب سے ہلکا دروازہ یہ ہے جیسے کوئی شخص اسلام قبول کرنے کے  
 بعد اپنی ماں کے ساتھ صحبت کر لے اور سود کا ایک درہم پینتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے اور سب سے شدید اور سب سے  
 بڑا سود اور سب سے خبیث سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت پر حملہ کیا جائے اور اس کی حرمت کی بے حرمتی کی ہے۔“  
 یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ امام طبرانی نے اس میں سے صرف سود کا ذکر کیا ہے جو اس نے پہلے  
 والی حدیث میں گزر چکا ہے۔

**4283** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَبَى الرِّبَا  
 اسْتَطَالَ الْمَرْءُ فِي عَرَضِ آخِيهِ  
 رَوَاهُ الْبُزَارُ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا قَوِيٌّ وَهُوَ فِي بَعْضِ نَسَخِ أَبِي دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنْ مِنَ الْكَبَائِرِ اسْتَطَالَ  
 الرَّجُلُ فِي عَرَضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَغْيِرُ حَقٌّ وَمِنْ الْكَبَائِرِ السَّبْتَانِ بِالسَّبَةِ  
 وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا أَطْوَلَ مِنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا وَأَيْسَرُهَا  
 تَكِيحُ الرَّجُلِ أُمَّهُ وَإِنْ أَرَبَى الرِّبَا عَرَضَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمِ . الْحُوبُ بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ الْإِثْمُ  
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی عزت پر حملہ آور ہو۔“

یہ روایت امام بزار نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک قوی ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد (کی ”سنن“) کے  
 بعض نسخوں میں منقول ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:  
 ”کبیرہ گناہوں میں سے یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کسی مسلمان شخص کی عزت پر ناجائز حملہ کرے اور کبیرہ گناہوں میں سے یہ بات  
 بھی شامل ہے کہ ایک مرتبہ برا کہنے کے مقابلے میں دو مرتبہ برا کہا جائے۔“  
 یہ روایت ابن ابودنیا نے اس سے طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: ”سود کے ستر گناہ ہیں جن میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کر لے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی مسلمان کی عزت پر حملہ آور ہو۔“

لفظ الحوب سے مراد گناہ ہے۔

**4284** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ تَذَرُونَّ أَرْبَى الرَّبِّاءِ عِنْدَ اللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنْ أَرْبَى الرَّبِّاءُ عِنْدَ اللَّهِ اسْتَحْلَالَ عَرَضُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بَهْتَانًا وَالْمَأْمُونَةَ (الأغراب)

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی ہار گاہ میں سے سب سے بڑا سود کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت کو حلال کر لیا جائے (یعنی اس کی بے حرمتی کی جائے) پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کے (کسی جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں، تو وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4285** - وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ أَرْبَى الرَّبِّاءِ اسْتَطَالَتْ فِي عَرَضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت پر ناحق طور پر حملہ کیا جائے“

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

**4286** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ بَعْضُ الرِّوَاةِ تَعْنِي قَصِيرَةً

لَقَالَ لَقَدْ قُلْتَ كَلِمَةً لَوْ مَزَجْتَ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ

قَالَتْ وَحَكِيتَ لَهُ إِنْسَانًا لَقَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ حَكِيتَ لِي إِنْسَانًا وَأَنْ لِي كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَحَسَنٌ صَحِيحٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہ خالی

ہے اور یہ خالی ہے بعض راویوں نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ ان کا قد چھوٹا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملایا جائے تو یہ اس کو بھی کڑوا کر دے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ ﷺ کے سامنے اسی طرح ایک شخص کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم میرے سامنے اس شخص کا تذکرہ اس طرح کرو اگرچہ مجھے اس کے عوض میں یہ میل جائے۔  
یہ روایت امام ابو داؤد و امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**4287 -** وَعَنْ عَائِشَةَ ابْنَتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَلَهُ اعْتَلِ بِعِيرٍ لَصْفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلَ ظَهْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزَيْنَبَ اعْطِيهَا بِعِيرًا فَقَالَتْ أَنَا أَعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ وَبَعْضُ صَفَرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ سَمِيَّةَ عَنْهَا وَسَمِيَّةٌ لَمْ تُنْسَبْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ صفیہ بنت حبیبہ کا اونٹ بیمار ہو گیا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اضافی اونٹ تھانی اکرم ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اسے اونٹ دے دو انہوں نے کہا: کیا میں یہودی عورت کو اونٹ دے دوں؟ نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے لاتعلقی اختیار کی یہ لاتعلقی آپ ﷺ نے ذوالحجہ کے مہینے میں محرم کے مہینے میں اور صفر کے مہینے میں کچھ عرصے تک اختیار کیے رکھی۔  
یہ روایت امام ابو داؤد نے سمیہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور سمیہ نامی خاتون کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا گیا۔

**4288 -** وَرَوَى عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لَامْرَأَةٍ مَرَّةً وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَطَوِيلَةُ الدَّلِيلِ لَقَالَ الْفُضْلِيُّ الْفُضْلِيُّ لَلْفُضْطِ بَضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا الْفُضْلِيُّ مَعْنَاهُ أَرْمَى مَا فِي لَحْمِكَ وَالبَضْعَةُ الْقِطْعَةُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھی میں نے کسی عورت کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات کہی کہ اس کا دامن لبا ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تھوک دو اتم تھوک دو! میں نے تھوک تو اس میں سے گوشت کا ٹکڑا نکالا۔ یہ روایت امام ابن ابی الدنیا نے نقل کی ہے۔  
متن کے لفظ الفضی اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے منہ میں جو ہے اسے باہر پھینک دو۔  
لفظ البضعة سے مراد ٹکڑا ہے۔

**4289 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْجَزَ فَلَانًا أَوْ قَالُوا مَا أَضْعَفَ فَلَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَبِمَ صَاحِبُكُمْ وَأَكَلْتُمْ لَحْمَهُ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَلَفْظُهُ أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَوْا فِي قِيَامِهِ عَجْزًا فَقَالُوا مَا أَعْجَزَ فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمْ أَخَاكُمْ وَاغْتَبِمُوهُ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص کھڑا ہوا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ شخص کتنا عاجز ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ شخص کتنا کمزور ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے



اپنے ساتھی کی غیبت کی ہے اور تم نے اس کا گوشت کھایا ہے۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اٹھا لوگوں نے دیکھا کہ اس کے کھڑے ہونے میں کمزوری پائی جاتی تھی تو انہوں نے کہا: فلاں شخص کتنا کمزور ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی (کا گوشت) کھایا ہے اور تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

**4290** - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالُوا لَا يَأْكُلُ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يُوْحِلُ حَتَّى يَرْحَلَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَبِمُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا حَدَّثَنَا بِمَا فِيهِ قَالَ حَسْبُكَ إِذَا ذَكَرْتَ أَخَاكَ بِمَا فِيهِ . رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

عمر بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا لوگوں نے بتایا: وہ اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک اسے کھلایا نہ جائے اور وہ اس وقت تک اسے روانہ نہیں ہوتا جب تک اسے روانہ نہ کیا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کی غیبت کی ہے ان لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے تو وہ چیز بیان کی ہے جو اس میں پائی جاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی کافی ہے کہ جب تم اپنے بھائی کا ذکر اس چیز کے ہمراہ کرو جو اس میں پائی جاتی ہے (تو یہی غیبت شمار ہوگی)

یہ روایت امام اصہبانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4291** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِيهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحِلُّ فَقَالَ وَمِمَّا اتَّحِلُّ مَا أَكَلْتُ لَحْمًا قَالَ إِنَّكَ أَكَلْتَ لَحْمَ أَخِيكَ . حَدِيثٌ غَرِيبٌ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ الصَّحِيحُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص کھڑا ہوا تو اس کے جانے کے بعد ایک شخص نے اس پر تنقید کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حلال کرو اس نے عرض کی: میں کس چیز سے حلال کروں؟ جبکہ میں نے گوشت نہیں کھایا (یہاں شاید درست لفظ یہ ہے کہ تم حلال کرو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اسے امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4292** - وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَقَالَ لَا يَفْطُرْنَ أَحَدٌ مِنْكُمْ حَتَّى آذَنَ لَهُ فَصَامَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَلَمْتُ صَائِمًا فَانْزِلْنِي لِي فَأَفْطِرَ فَيَأْذَنُ لَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلُ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَاتَانِ مِنْ أَهْلِكَ ظِلْمًا صَائِمَتَيْنِ وَإِنَّهُمَا يَسْتَحْيَانِ أَنْ يَأْتِيَاكَ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلْيَفْطِرَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَاوَدَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَاوَدَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَمْ يَصُوما وَكَيْفَ صَامَ مَنْ ظَلَمَ هَذَا الْيَوْمَ يَأْكُلُ لَحْمَ النَّاسِ أَذْهَبَ لَمْ يَرْجِعْ فَإِنِ كَانَتَا صَائِمَتَيْنِ فَلْيَسْتَفِينَا فَرَجَعَ إِلَيْهِمَا فَأَخْبَرَهُمَا فَاسْتَفَاءَ تَا فِقَاءَ تَ كُلِّ وَاحِدَةٍ

عَلَقَهُ مِنْ دَمٍ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ بَقِيتَا فِي بَطْنِهِمَا لَا كَلْتُهُمَا النَّارَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي ذِمِّ الْغُبِيَّةِ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا أَيْضًا وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ رِوَايَةِ رَجُلٍ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْوِهِ إِلَّا أَنَّ أَحْمَدَ قَالَ فَقَالَ لِأَحَدِهِمَا قَيْنِي فَقَاءَتْ قَيْحًا وَدَمًا وَصَدِيدًا وَلَحْمًا حَتَّى مَلَأَتْ لَصَفَ الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ لِلْأُخْرَى قَيْنِي فَقَاءَتْ مِنْ قَيْحٍ وَدَمٍ وَصَدِيدٍ وَلَحْمٍ عَبِيطٍ وَغَيْرِهِ حَتَّى مَلَأَتْ الْقَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ صَامَتَا عَمَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُمَا رَافِطَرَتَا عَلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا جَلَسْتُ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَتَا تَاكُلَانِ مِنْ لُحُومِ النَّاسِ

وَتَقْدِمُ لَفْظَ أَحْمَدُ بِتَعَامِيهِ فِي الصَّيَامِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک افطاری نہ کرے (یا روزہ ترک نہ کرے) جب تک میں اسے نہ کہوں لوگوں نے روزہ رکھ لیا یہاں تک کہ جب شام ہوئی تو ایک شخص آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے سارا دن روزہ رکھا ہے اب آپ مجھے اجازت دیں کہ میں افطاری کر لوں نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دے دی اور ایک شخص کو بھی اجازت دے دی پھر ایک اور شخص آیا پھر ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے اہل خانہ میں سے دو خواتین سارا دن روزہ سے رہی ہیں ان دونوں کو اس بات سے شرم آرہی کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں آپ ان دونوں کو اجازت دیں کہ وہ افطاری کر لیں نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب سے منہ پھیر لیا ان صاحب نے اپنی بات دہرائی تو پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا منہ پھیر لیا ان صاحب نے پھر اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے پھر ان سے منہ پھیر لیا انہوں نے پھر اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے پھر ان سے منہ پھیر لیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں نے روزہ نہیں رکھا وہ شخص کیسے روزہ دار ہو سکتا ہے جس کا پورا دن اس طرح گزرا ہو کہ وہ لوگوں کے گوشت کھاتا رہا ہو تم جاؤ اور ان دونوں سے یہ کہو کہ اگر ان دونوں نے روزہ رکھا تھا تو وہ دونوں قے کر دیں وہ صاحب ان دونوں خواتین کے پاس گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا ان دونوں نے قے کی تو ان میں سے ہر ایک نے گوشت کے ٹکڑے قے کیے وہ صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آئے اور اس بارے میں آپ ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر یہ گوشت ان کے پیٹ میں رہ جاتا تو ان دونوں کو آگ نے کھاتا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد طیالسی نے اور ابن ابودنیانے ذم الغبیہ میں نقل کی ہے امام بیہقی امام احمد اور امام ابن ابودنیانے بھی اسے نقل کیا ہے امام بیہقی نے اسے ایک شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا اس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے غلام عبید سے یہ روایت منقول ہے جو اس کی مانند ہے البتہ امام احمد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:-

”ان صاحب نے ان خواتین میں سے ایک سے کہا: آپ قے کریں انہوں نے خون پیپ اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ نصف پیارہ بھر گیا پھر ان صاحب نے دوسری خاتون سے کہا: آپ قے کریں تو انہوں نے بھی خون پیپ اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ پورا پیالہ بھر گیا پھر انہوں نے کہا: ان دونوں نے اس چیز کے حوالے سے روزہ رکھا ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں

کے لئے حلال قرار دی اور اس چیز کے حوالے سے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام قرار دی تھی ان میں سے ایک دوسرے کے پاس آکر بیٹھی اور ان دونوں نے لوگوں کا گوشت کھانا شروع کیا۔

امام احمد کی نقل کردہ روایت اس سے پہلے روزے سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

**4293-** وَعَنْ شَفِيِّ بْنِ مَاتِعٍ الْأَصْبَحِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ يُؤْذُونَ أَهْلَ النَّارِ عِصْيَ مَا بِهِمْ مِنَ الْآذَى يَسْعَوْنَ مَا بَيْنَ الْحَمِيمِ وَالْجَحِيمِ يَدْعُونَ بِالْوَيْلِ وَالشُّبُورِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ النَّارِ لِبَعْضٍ مَا بَالَ هَوْلَاءُ قَدْ آذَوْنَا عَلَى مَا بَيْنَا مِنَ الْآذَى قَالَ فَرَجُلٌ مَغْلُوقٌ عَلَيْهِ تَابُوتٌ مِنْ جَمْرٍ وَرَجُلٌ يَجْرُ أَمْعَاءُهُ وَرَجُلٌ يَسِيلُ فُوهَ قَيْحًا وَدُمًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ لَحْمَهُ قِيْقَالُ لَصَاحِبِ التَّابُوتِ مَا بَالَ الْآبَعْدُ قَدْ آذَانَا عِصْيَ مَا بَيْنَا مِنَ الْآذَى فَيَقُولُ إِنْ الْآبَعْدُ قَدْ مَاتَ وَفِي عُنُقِهِ أَمْوَالُ النَّاسِ ثُمَّ يُقَالُ لِلَّذِي يَجْرُ أَمْعَاءُهُ مَا بَالَ الْآبَعْدُ قَدْ آذَانَا عَلَى مَا بَيْنَا مِنَ الْآذَى فَيَقُولُ إِنْ الْآبَعْدُ كَانَ لَا يَتَالِي أَيْنَ أَصَابَ الْبَوْلُ مِنْهُ ثُمَّ يُقَالُ لِلَّذِي يَسِيلُ فُوهَ قَيْحًا وَدُمًا مَا بَالَ الْآبَعْدُ قَدْ آذَانَا عَلَى مَا بَيْنَا مِنَ الْآذَى فَيَقُولُ إِنْ الْآبَعْدُ كَانَ يَنْظُرُ إِلَيَّ كَلِمَةً لَيْسَتْ لَهَا كَمَا يَسْتَلِدُّ الرَّكْثُ ثُمَّ يُقَالُ لِلَّذِي يَأْكُلُ لَحْمَهُ مَا بَالَ الْآبَعْدُ قَدْ آذَانَا عَلَى مَا بَيْنَا مِنَ الْآذَى فَيَقُولُ إِنْ الْآبَعْدُ كَانَ يَأْكُلُ لُحُومَ النَّاسِ بِالْفَيْبَةِ وَيَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ

رَوَاهُ بْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ وَفِي ذِمِّ الْقَبِيحَةِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ لِيْنِ وَأَبُو نَعِيمٍ وَقَالَ شَفِيُّ بْنُ مَاتِعٍ مُخْتَلَفٌ فِي صَحْبِهِ فَقِيلَ لَهُ صُحْبَةٌ

قَالَ الْحَافِظُ شَفِيُّ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبْنُ حِبَّانَ فِي التَّابِعِينَ

حضرت شفی بن ماتع اصحابی مشہور ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”چار قسم کے لوگ اہل جہنم کو اذیت پہنچائیں گے اس چیز سمیت جو وہ پہلے سے اذیت میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ حمیم اور جحیم کے درمیان بھگے پھریں گے اور تباہی اور بربادی پکارتے پھر رہے ہوں گے اہل جہنم میں سے کوئی دوسرے سے پوچھے گا ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے ہم پہلے تکلیف میں تھے۔ انہوں نے حرید تکلیف کا شکار کر دیا ہے ایک وہ شخص ہوگا جس پر انگاروں کا تابوت بند ہوگا ایک وہ شخص ہوگا جو اپنی استریاں گھسیٹ رہا ہوگا ایک وہ شخص ہوگا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اور ایک وہ شخص ہوگا جو اس کا گوشت کھا رہا ہوگا تابوت والے سے کہا: جائے گا اس بچارے کا کیا معاملہ ہے اس نے ہمیں پہلے سے تکلیف کی موجودگی میں اور اذیت پہنچائی ہے تو یہ کہا جائے گا یہ وہ بد نصیب ہے کہ جب یہ مرا تھا تو اس کی گردن میں لوگوں کے امواں تھے پھر اس شخص سے کہا: جائے گا جو اپنی استریاں گھسیٹ رہا ہوگا کہ اس منخوس کا کیا معاملہ ہے ہم پہلے ہی اتنی اذیت کا شکار ہیں اس نے ہمیں اور اذیت کا شکار کر دیا ہے تو یہ کہا جائے گا یہ منخوس اس بات کی پروا نہیں کرتا تھا کہ اس کے جسم پر کہاں پیشاب مگ رہا ہے پھر اس شخص سے کہا: جائے گا جس کے منہ سے خون اور پیپ نکل رہا ہوگا کہ اس منخوس کا کیا معاملہ ہے کہ اس نے ہمیں پہلے سے اتنی تکلیف کی موجودگی میں حرید اذیت پہنچائی ہے تو یہ کہا جائے گا یہ منخوس کسی کلمے کی طرف دیکھتا تھا تو اس کے ذریعے یوں لذت حاصل کرتا تھا جس طرح گندگی سے لذت حاصل کی جاتی ہے پھر اس شخص سے کہا جائے گا جو گوشت کھا رہا ہوگا کہ اس منخوس کا کیا معاملہ ہے اس نے ہمیں پہلے سے اتنی تکلیف کی موجودگی میں حرید اذیت پہنچائی ہے تو وہ کہے گا یہ منخوس لوگوں کا گوشت غیبت

کے ذریعے کھاتا تھا اور چغلی کیا کرتا تھا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیائے کتاب الصمت میں اور ذم الغیہ میں نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسے کمزور سند کے ساتھ نقل کیا ہے حافظ ابو نعیم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت شفی بن ماتع رحمہ اللہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حافظ فرماتے ہیں حضرت شفی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر امام بخاری اور امام ابن حبان نے تابعین کے طبقے میں کیا ہے۔

4294 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ لَحْمَ آخِيهِ

بِإِلَى الدُّنْيَا قَرُبَ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ كُلْهُ مَتَا كَمَا أَكَلْتَهُ حَيَا فَيَا كُلْهُ وَيُكَلِّجُ وَيُضْجِ  
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبُّعَانِي وَأَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ التَّوْبِخِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَصِيحُ بِالضَّادِ الْمُهْمَلَةِ كُلَّهُمْ مِنْ  
رَوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَبَقِيَّةِ رَوَاةِ بَعْضِهِمْ ثَلَاثَاتُ

بوضج بالضاد الْمُهِمْلَةَ بَعْدَهَا جِيمٌ وَيُصِيحُ كِلَاهُمَا بِمَعْنَى وَاحِدٍ كَذَا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ اللُّغَةِ وَالطَّاهِرُ أَنَّ لَفْظَةَ بَضِجَ بِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ فِيهَا زِيَادَةُ إِشْعَارٍ بِمُقَارَنَةِ فَرْعٍ أَوْ قَلْقٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَبِكُلِّحٍ بِالْحَاءِ الْمُهِمْلَةِ أَيْ يَعْبَسُ وَيَقْبُضُ وَجْهَهُ مِنَ الْكَرَاهَةِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے قیامت کے دن وہ اس کے سامنے کیا جائے گا اور کہا جائے گا: تم اس مردار کو کھاؤ جس طرح تم نے زندگی میں کھایا تھا تو وہ اسے کھائے گا اور تیوری چڑھائے گا اور چیخ و پکار کرے گا۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ابو شیخ نے اسے کتاب التوہیح میں نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ لفظ ہے:

”یصحیح“ یعنی وہ چنیے گا ان سب نے اسے محمد بن یعقوب کے حوالے سے نقل کیا ہے اس کے باقی راویوں میں سے بعض ثقہ

١٧٠

لفظ یضج اور لفظ یصیح ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے بعض اہل لغت نے یہی بات بیان کی ہے البتہ لفظ یضج میں زیادہ  
 بچہ دیکار کا مفہوم پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ بکلیح اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ناپسندیدگی کی وجہ سے چہرے پر تل ڈال لے گا۔

4295- رَوَّعَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى بَغْلٍ مَيِّتٍ فَقَالَ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِأَن يَأْكُلَ

الرحل من هذا حتى يملا بطنه خير له من أن يأكل لحم رجل مُسلم .

رَأَاهُ أَبُو السَّيِّحِ ابْنُ حَبَّانَ وَغَيْرُهُ مَوْقُوفًا

\*\*\* حضرت عمرو بن العاصؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کا گزر ایک مردہ خچر کے پاس سے ہوا تو انہوں

نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا آدمی اس کا گوشت کھالے یہاں تک کہ اس کے ذریعے اپنا پیٹ بھر لے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان شخص کا گوشت کھائے۔

یہ روایت امام ابو شیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔



4286 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزَّيْنَةِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ يَقُولُ آتَيْتُ امْرَأَةً حَرَامًا وَفِي كُلِّ ذَلِكَ يَعْزُضُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تَطَهِّرَنِي فَأَمْرِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجُمَ فَرَجَمَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لَصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَدْعُ نَفْسَهُ حَتَّى رَجُمَ الرُّجْمَ الْكَلْبَ

قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَمَرَّ بِجِفَّةٍ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرَجُلِهِ فَقَالَ آيَنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالُوا نَحْنُ ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمَا كَلَامٌ مِنْ جِفَّةٍ هَذَا الْحِمَارُ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَلْتَمَا مِنْ عَرْضِ هَذَا الرَّجُلِ إِنَّمَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ هَذِهِ الْجِفَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ فِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَغَمَّسُ فِيهَا . رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْلَةَ أُسْرِى بَنِيَّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَظَرْتُ فِي النَّارِ فَإِذَا قَوْمٌ يَأْكُلُونَ الْجِيفَ قَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَرَأَى رَجُلًا أَحْمَرَ أَزْرَقَ جَدًّا فَقَالَ مِنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا عَاقِرُ النَّاقَةِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ رُوَاةُ الصَّحِيحِ خَلَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلمی (یعنی اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص) نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے زنا کرنے کی اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی۔ اس نے بتایا: میں نے حرام طور پر ایک عورت کے ساتھ صحبت کی ہے ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ اس سے منہ پھیر لیتے تھے اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے یہاں تک کہ آگے چل کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اس قول کے ذریعے کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے اسے سنگسار کر دیا گیا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والے دو افراد کو سنا کہ ان میں سے ایک دوسرے سے یہ کہہ رہا تھا کہ تم بھلا اس شخص کی طرف دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن اس نے اپنے آپ کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ کتے کی طرف سنگسار کیا گیا راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ کچھ دیر گزرنے کے بعد آپ کا گزرا ایک گدھے کے مردار کے پاس سے ہو جس کی ٹانگ اوپر کی طرف اٹھی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم یہاں ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم دونوں اس گدھے کا گوشت کھاؤ ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے کون اس کا گوشت کھائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جو اس شخص کی عزت پر حملہ کیا تھا یہ اس مردار کو کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی اور آپ ﷺ نے جہنم میں دیکھا تو وہاں کچھ لوگ تھے جو مردار کھا رہے تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ وہ گ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو انتہائی سرخ اور نیلا تھا آپ ﷺ نے دریافت



کیا: اے جبرائیل! یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ اوٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا ہے (یعنی جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی ٹانگیں کاٹی تھیں)

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف قابوس بن الوظیان کا معاملہ مختلف ہے۔

**4297** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَرَجَ بِى مَرَزَتُ بِهِمْ أَظْفَارَ مَنْ نُحَاسٍ يَخْمَشُونَ وَجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقْعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ رَوَاهُ مُرْسَلًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے سپے کے ناخن تھے وہ ان کے ذریعے اپنے چہروں کو اور سینوں کو نوچتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی عزتوں پر حملے کیا کرتے تھے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ اور انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ان میں سے بعض لوگوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**4298** - وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ مَعْدٍ الْمَقْرَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَرَجَ بِى مَرَزَتُ بِرِجَالٍ تَقْرَضُ جُلُودَهُمْ بِمَقَارِضٍ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ قَالَ الَّذِينَ يَتَزَيَّنُونَ لِلزُّبْيَةِ قَالَ لَمْ مَرَزَتْ بِجَبِّ مَنَعَنِ الرِّيحَ فَسَمِعْتُ فِيهِ أَصْوَاتًا شَدِيدَةً فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ قَالَ نِسَاءُ كُنَّ يَتَزَيَّنْنَ لِلزُّبْيَةِ وَيَفْعَلْنَ مَا لَا يَحِلُّ لَهُنَّ ثُمَّ مَرَزَتْ عَلَى نِسَاءٍ وَرِجَالٍ مَعْلَقِينَ بِشَدِيهِنَّ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ فَقَالَ هَؤُلَاءِ اللَّمَّازُونَ وَالْهَمَّازُونَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِلَ كُلِّ هَمْزَةٍ لُزْمَةٌ (الْهَمْزُ) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ رِوَايَةِ بَقِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ وَقَالَ هَذَا مُرْسَلٌ وَقَدْ رَوَيْنَاهُ مَوْصُولًا ثُمَّ رَوَى عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ قَالَ الْهَمْزُ بِالْعَيْنِ وَالشَّدَقُ وَالْيَدُ وَاللَّمْزُ بِاللِّسَانِ قَالَ وَبَلَّغْنِي عَنِ اللَّيْثِ أَنَّهُ قَالَ اللَّزْمَةُ الَّتِي يَعْيبُكَ لِي وَجْهَكَ وَالْهَمْزَةُ الَّتِي يَعْيبُكَ بِالْغَيْبِ

حضرت راشد بن سعد مقرانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کی کھالیں آگ سے بنی ہوئی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کرنے کے لئے آراستہ ہوا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر میرا گزر ایک کنویں کے پاس سے ہوا جس میں سے انتہائی تیز بو آ رہی تھی میں نے اس میں تیز آوازیں بھی سنیں میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کے لئے آراستہ ہوا کرتی تھیں اور وہ کام کیا کرتی تھیں جو ان کے لئے حلال نہیں ہوتا تھا پھر میرا گزر کچھ مردوں اور عورتوں کے پاس سے ہوا جو چھاتیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا:

فَقَالَ هَؤُلَاءِ اللَّمَّازُونَ وَالْهَمَّازُونَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِلَ كُلِّ هَمْزَةٍ لُزْمَةٌ (الْهَمْزُ)

یہ وہ لوگ ہیں جو عیب جوئی کرتے تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: ”ہر طعنہ زنی کرنے والے اور عیب جوئی کرنے والے کے لیے بربادی ہے۔“  
یہ روایت امام بیہقی نے بقیہ کی سعید بن سنان سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ روایت مرسل ہے ہم نے اسے موصول کے طور پر بھی نقل کیا ہے پھر یہ ابن جریج کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

لفظ الہمز آنکھ با آنکھوں اور ہاتھ کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ کمزبان کے ساتھ ہوتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: لیث کے حوالے سے مجھ تک یہ بات پہنچی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ”اللزمة“ سے مراد یہ ہے کہ جو شخص تمہارے چہرے کے بارے میں عیب بیان کرے اور الہمز سے مراد یہ ہے کہ جو شخص تمہاری غیر موجودگی میں تمہارا عیب بیان کرے۔

**4299** - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَفَعَتْ رِيحٌ مُنِيئَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَذَرُونَنَا هَذِهِ الرِّيحُ هَذِهِ رِيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَرَوَاهُ أَحْمَدُ ثِقَاتٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اسی دوران بدبودار بو آنا شروع ہوئی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کس چیز کی بو ہے؟ یہ ان لوگوں کی بو ہے جو اہل ایمان کی غیبت کرتے ہیں۔  
یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابودنیاء نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

**4301** - وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأُمَامُشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي وَرَجُلٌ عَلَى يَسَارِهِ فَإِذَا نَحْنُ بِقَبْرِ بْنِ أَمَامَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمَا لِعَذَابَانِ وَمَا يَعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ وَبَلَى لَأَبْكُمُ يَا بَنِي بَجْرِيْدَةَ فَاسْتَبَقْنَا فُسَبِقَتْهُ فَاتَتْهُ بِجْرِيْدَةَ فَكَسَرَهَا يَضْفِيْنِ فَأَلْقَى عَلَى ذَا الْقَبْرِ قِطْعَةً وَعَلَى ذَا الْقَبْرِ قِطْعَةً قَالَ إِنَّهُ يَهُونَ عَلَيْهِمَا مَا كَانَا رَطْبَيْنِ وَمَا يَعَذِّبَانِ إِلَّا لِيِ الْغِيْبَةِ وَالْبَوْلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کے چل رہا تھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ایک شخص آپ ﷺ کے بائیں طرف تھا ہمارے سامنے دو قبریں آئیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو بظاہر کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا تم میں سے کون میرے پاس کوئی شاخ لے کے آئے گا؟ تو ہم نے سبقت کی میں آگے نکل گیا اور میں وہ شاخ لے کے آگیا نبی اکرم ﷺ نے اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا اور ایک قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا اور دوسری قبر پر دوسرا ٹکڑا رکھ دیا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف رہے گی جب تک یہ دونوں تر رہیں گی ان دونوں کو غیبت کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کے راوی ثقہ ہیں۔

**4302** - وَعَنْ يَسَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ عَهْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَى عَلَى قَبْرِ يَعْزَبٍ صَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ هَذَا كَانَ يَأْكُلُ لَحْمَ النَّاسِ ثُمَّ دَعَا بِجْرِيْدَةٍ رَطْبَةٍ فَوَضَعَهَا عَلَى قَبْرِهِ وَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ هَذِهِ رَطْبَةً . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبُّرَانِي وَرَوَاهُ أَحْمَدُ ثِقَاتٌ إِلَّا عَاصِمَ بْنَ بَهْدَلَةَ

حضرت یعلیٰ بن سیاہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب آپ ﷺ اس قبر پر آئے جس کے مردے پر عذاب ہو رہا تھا آپ ﷺ نے بتایا: یہ شخص لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی اور اس کی قبر پر رکھ دی پھر فرمایا: جب تک یہ تر رہے گی اس وقت تک اس کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں صرف عاصم بن بہدل نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4303 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيعَ الْعَرْفِ قَوْفَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ فَقَالَ أَدْفِنْتُمْ فَلَانًا وَفَلَانًا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ أَقْعَدَ فَلَانُ الْآنَ لَضَرْبٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ضَرَبَ ضَرْبَةً مَا بَقِيَ مِنْهُ عُضْوٌ إِلَّا انْقَطَعَ وَلَقَدْ تَطَايَرَ قَبْرُهُ نَارًا وَلَقَدْ صَرَخَ صَرْخَةً سَمِعَهَا الْخَلَائِقُ إِلَّا الشَّقَلَيْنِ الْإِنْسَ وَالْجِنَّ وَلَوْلَا تَمْرِيجُ قُلُوبِكُمْ وَتَزِيدُكُمْ فِي الْحَدِيثِ لَسَمِعْتُمْ مَا أَسْمَعُ ثُمَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ذَنْبُهُمَا قَالَ أَمَّا فَلَانُ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَسْتَبِرِيءُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا فَلَانُ أَوْ فُلَانَةٌ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ لُحُومَ النَّاسِ

رواہ ابن جریر الطبری من طریق علی بن یزید عن القاسم عنہ ورواہ من ہذہ الطريق أحمد بغير هذا اللفظ وزاد فيه قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَتَّى مَتَى هُمَا يَعْذَبَانِ قَالَ غِيبَ لَا يُعْلَمُ إِلَّا اللَّهُ . وَتَقْدِمُ لَفْظُهُ فِي النَّمِيمَةِ قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ طَرُقٍ كَثِيرَةٍ مَشْهُورَةٌ فِي الصِّحَاحِ وَغَيْرِهَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَفِي أَكْثَرِهَا أَنََّّهُمَا يَعْذَبَانِ فِي النَّمِيمَةِ وَالْبَوْلِ وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ اتَّفَقَ مَرُورُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً بِقَبْرَيْنِ يَعْذَبُ أَحَدُهُمَا فِي النَّمِيمَةِ وَالْآخَرُ فِي الْبَوْلِ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى بِقَبْرَيْنِ يَعْذَبُ أَحَدُهُمَا فِي الْغَيْبَةِ وَالْآخَرُ فِي الْبَوْلِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جنت البقیع تشریف لائے تو آپ ﷺ دو تازہ قبروں کے پاس آکر ٹھہر گئے آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے فلاں اور فلاں عورت کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فلاں اور فلاں شخص کو دفن کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں کو اب بٹھایا گیا پھر اسے ایسی ضرب لگائی گئی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اسے ایسی ضرب لگائی گئی ہے کہ اس کا ہر عضو ٹوٹ گیا ہے اور اس کی قبر آگ سے بھر گئی ہے اور اس نے ایسی چیخ ماری ہے جسے دو قسم کے گروہوں انسانوں اور جنات کے علاوہ باقی سب مخلوق نے سنا ہے اگر تمہارے دلوں کی بے قراری اور تمہاری زیادہ گفتگو نہ ہوتی تو تم بھی وہ بات سنتے جو میں سنتا ہوں لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان دونوں کا کیا گناہ تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہیں تک فلاں شخص کا تعلق ہے تو وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور جہاں تک فلاں شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فلاں عورت کا تعلق ہے تو وہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا۔

یہ روایت ابن جری طبرانی نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے اسی سند کے ساتھ امام احمد نے اسے نقل کیا ہے تاہم ان کے الفاظ مختلف ہیں اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا غیب ہے جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔“

اس سے پہلے کے الفاظ اس سے پہلے چغل خوری سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث کئی طرق کے حوالے سے منقول ہے جو صحاح ستہ اور دیگر کتابوں میں مشہور ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے جن میں سے زیادہ تر میں یہ بات مذکور ہے کہ ان دونوں کو چغلی کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا بظاہر یہ لگتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک مرتبہ گزرا ایسی دو قبروں کے پاس سے ہوا تھا جن میں سے ایک شخص کو چغلی کرنے اور دوسرے کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا اور دوسری مرتبہ ان دو قبروں کے پاس سے ہوا تھا جن میں سے ایک شخص کو غیبت کرنے اور دوسرے شخص کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4304 -** وَرَوَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
الْفَيْبَةُ وَالنَّمِيمَةُ يَحْتَنَانِ الْإِيمَانَ كَمَا يَعْصِدُ الرَّاعِي الشَّجَرَةَ . رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”غیبت کرنا اور چغلی کرنا ایمان کو یوں جھاڑ دیتے ہیں جس طرح چرواہا درخت کے پتے اتارتا ہے۔“  
یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**4305 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّذَرُونَ مِنَ الْمُفْلِسِ  
قَالُوا الْمُفْلِسُ لَيْنًا مِنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ  
وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ  
حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطَرَحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طَرَحَ فِي النَّارِ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے؟  
لوگوں نے عرض کی: ہمارے درمیان مفلس وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ ہی کوئی سامان ہو نبی اکرم ﷺ نے  
ارشاد فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والا مفلس وہ شخص ہوگا جو قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوٰۃ لے کے آئے گا اور یوں آئے  
گا کہ اس نے کسی شخص کو برا کہا ہوگا کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا تو ان میں سے ہر  
ایک کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور ابھی اس کے ذمے ادائیگی باقی ہوگی تو دوسرے  
لوگوں کے گناہ لے کر اس کے نامہ اعمال میں ڈال دیے جائیں گے اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

یہ روایت امام مسلم، امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**4306 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الرَّجُلَ لِيُوتَى  
كِتَابُهُ مَنْشُورًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَاتِنَ حَسَنَاتٍ كَذَا وَكَذَا عَمَلَتَهَا لَيْسَتْ فِيَّ صَحِيفَتِي فَيَقُولُ مَحِيتَ بِأَغْتِيَابِكَ



النَّاسِ . رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایک شخص کو لایا جائے گا اس کا نامہ اعمال کھلا ہوا ہوگا وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! وہ فلاں فلاں نیکیاں کہاں گئی ہیں؟ جو میں نے عمل کیا تھا وہ میرے صحیفے میں نہیں ہے تو پروردگار فرمائے گا لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ سزا دی گئی ہیں۔“

یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔

4307 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَذَرُونَ مَا الْعَيْبَةُ قَالُوا

اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَكَرَكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ

قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَحَدٍ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبَتْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ

بُهِنَتْ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ طَرُقٍ كَثِيرَةٍ وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ

الصَّحَابَةِ أَكْثَفِنَا بِهِذَا عَنْ سَائِرِهَا لُضْرُورَةُ الْبَيَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا یوں ذکر کرنا جو وہ ناپسند کرتا ہو عرض کی گئی اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو بات میں نے ہی ہو وہ میرے بھائی میں موجود ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے جو کہا ہے اگر وہ اس میں موجود ہوگا تو تم نے اس کی غیبت کی اور تم نے جو کہا ہے اگر وہ اس میں موجود نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔“

یہ روایت امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ یہ حدیث کئی طرق کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے بیان کی ضرورت کے لئے ہم نے دیگر تمام روایات میں سے صرف اس پر اکتفاء کیا ہے۔

4308 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَكَرَ امْرَأًا بِشَيْءٍ لَيْسَ

فِيهِ لِيَعِيْبَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَأْتِي بِنِفَادٍ مَا قَالَ فِيهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4307 - صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب - باب تحريم الغيبة - حديث: 4796 صحيح ابن حبان - كتاب العظيمة والإبادة - باب الغيبة - ذكر الإخبار عن الفهل بين الغيبة والبسوان - حديث: 5837 من الدرر - ومن كتاب الرقائق - باب: في الغيبة - حديث: 2668 من أبي داود - كتاب الآداب - باب في الغيبة - حديث: 4252 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الآداب - ما قالوا في النسب والوقعة في الرجل والغيبة - حديث: 25013 السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد - سورة المعجرات - قوله تعالى: وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا - حديث: 11072 مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8801 مسند أبي يعلى الوصلی - شهر بن حوشب - حديث: 6359 نصب الإبراهيم للبیهقي - التاسع والثلاثون من نصب الإبراهيم - فصل فيما ورد من الإخبار في التنسيب على من اقترض من - حديث: 6425



”جو شخص کسی شخص کا کسی ایسی چیز کے حوالے سے کرے جو اس میں نہ پائی جاتی ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعے عیب بیان کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی آگ میں روک لے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا نہیں بھگت لیتا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4309** - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَيَّمَا رَجُلٍ اشَاعَ عَلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِكَلِمَةٍ وَهُوَ مِنْهَا بَرِيءٌ يَشِينُهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَذِيْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ حَتَّى يَأْتِي بِنَفَادِ مَا قَالَ

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جو شخص کسی مسلمان کے حوالے سے کوئی بات پھیلاتا ہے اور وہ مسلمان اس سے لا تعلق ہو اور اس شخص کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس بات کے ذریعے دنیا میں اس شخص کو رسوائی کا شکار کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ اس شخص کو قیامت کے دن آگ میں گھول دے جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا نہیں بھگت لیتا۔“

**4310** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ اسْكَنَهُ اللَّهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثٍ وَالتَّبَرَانِيُّ وَزَادَ وَلَيْسَ بِخَارِجٍ وَالْحَاكِمُ بِخَوَرِهِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ رَدْغَةُ الْخَبَالِ هِيَ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ كَذَا جَاءَ مُفْسِّرًا مَرْفُوعًا وَهُوَ يَفْتَحُ الرِّاءَ وَاسْكَنَ الدَّالَ الْمُهْمَلَةَ وَبِالْفَيْنِ الْمُعْجَمَةَ . وَالْخَبَالُ يَفْتَحُ الْحَاءَ الْمُعْجَمَةَ وَبِالْمَوْحِدَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے رَدغۃ خبال میں رکھے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کی طے شدہ سزا) سے نکل نہیں جاتا۔“

یہ روایت امام ابوداؤد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”وہ اس میں سے نکل نہیں پائے گا۔“

امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

لفظ رَدغۃ خبال سے مراد اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کی خون اور پیپ وغیرہ ہیں) جیسا کہ ایک ”مرفوع“ حدیث میں اس کی یہی وضاحت منقول ہے اس میں ر پر زبر ہے دسا کن ہے اور پھر اس کے بعد ر غ ہے جبکہ لفظ خبال میں خ پر زبر ہے۔

**4311** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْسٌ لَيْسَ لَهُنَّ كَفَّارَةٌ الشَّرْكُ بِالدِّينِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَبُهْتٌ مُؤْمِنٍ وَالْفِرَارُ مِنَ الزُّخْفِ وَيَمِينٌ صَادِرَةٌ يَقْتَطَعُ بِهَا مَالًا بِغَيْرِ حَقٍّ . رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقٍ يَقِيَّةٍ وَهُوَ قِطْعَةٌ مِنْ حَدِيثٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”پانچ کام ایسے ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا مومن پر بہتان

لگانا میدان جنگ سے فرار ہو جانا اور بھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ناحق طور پر ہتھ لیتا۔  
یہ روایت امام احمد نے بقیہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے۔

**4312 -** وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَبِ عَنْ عَرْضِ أَخِيهِ بِالْغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ وَغَيْرُهُمْ  
سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”جو شخص اپنے کسی بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کو جہنم سے آزاد کر دے۔“

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن ابودنیا، امام طبرانی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔  
**4313 -** وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عَرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ التَّوْبِيخِ فِي كِتَابِ التَّوْبِيخِ قَالَ مِنْ ذَبِ عَنْ عَرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرَ الْمُؤْمِنِينَ (الزُّمَر)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اپنے بھائی کی عزت (پر حملے) کو رد کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کو پرے کر دے گا۔“  
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے ابن ابودنیا نے اور ابوتوبخ نے کتاب ”التوبخ“ میں نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کے عذاب کو دور کر دے گا“ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ”اور ہم پر یہ لازم ہے کہ اہل ایمان کی مدد کریں۔“

**4314 -** وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَنَسِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أَرَاهُ قَالَ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا يُرِيدُ بِهِ شَيْنًا حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا  
قَالَ الْحَافِظُ وَسَهْلُ بْنُ مَعَاذٍ يَأْتِي الْكَلَامُ عَلَيْهِ وَقَدْ أَخْرَجَ هَذَا الْحَدِيثَ ابْنُ يُونُسَ فِي تَارِيخِ مِصْرَ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بِإِسْنَادٍ مِصْرِيٍّ كَمَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ لَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ فِيمَا عَلِمَ بِمِصْرَ وَمَرَادُهُ أَنَّهُ إِنَّمَا وَقَعَ لَهُ مِنْ حَدِيثِ الْغُرَبَاءِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی منافق سے کسی مومن کی حفاظت کرتا ہے (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: تو اللہ

تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا جو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس شخص کو بچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر الزام لگاتا ہے اور اس کا مقصد مسلمان کے بے عزتی کرنا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک لے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کی طے شدہ سزا سے) نکل نہیں آتا۔

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ابن ابودنیائے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ہل بن معاذ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت ابن یونس نے "تاریخ مصر" میں عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے یحییٰ بن ایوب سے 'مصری سند کے ساتھ نقل کی ہے جیسا کہ اسے امام ابو داؤد نے بھی نقل کیا ہے ابن یونس کہتے ہیں: مصر کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اس حوالے سے یہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی ان کی مراد یہ تھی کہ ان کے سامنے یہ روایت تادرسند کے ساتھ منقول ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4315** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَمِي عَرْضَ أَخِيهِ فِي الدُّنْيَا بَعَثَ اللَّهُ غَزًّا وَجَلَّ مَلَكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِيهِ عَنِ النَّارِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ لَمْ يَسْمَعْ عَنْهُ وَاطْنُ هَذَا الشَّيْخِ ابْنُ أَبِي عِيَّاشٍ وَهُوَ مَتْرُوكٌ كَذَا جَاءَ مُسْتَمِي فِي رِوَايَةِ غَيْرِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کی عزت کو بچاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتے کو بھیجے گا جو اس شخص کو جہنم سے بچائے گا"

یہ روایت امام ابن ابودنیائے اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا ان کے حوالے سے یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے میرا یہ خیال ہے کہ اس بزرگ سے مراد ابان بن ابو عیاش ہوگا جو ایک متروک راوی ہے کیونکہ دوسری روایت میں اس کا نام یہی ذکر ہوا ہے۔

**4316** - وَرَوَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَابَ عِنْدَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمِ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَسْتَطِيعُ نَصْرَهُ أَذْرَكَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ التَّوْبَةِ وَالْأَصْبَهَانِي أَطْوَلَ مِنْهُ وَتَقَطَّعَ قَالَ مَنْ اغْتَابَ عِنْدَهُ أَخُوهُ فَاسْتَطَاعَ نَصْرَهُ فَلَمْ يَنْصُرْهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ أَذْرَكَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کی موجودگی میں اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس بھائی کی مدد نہ کرے حالانکہ وہ اس کی مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس کا گناہ دنیا اور آخرت میں اس تک پہنچے گا۔"

یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب "التوبہ" میں نقل کی ہے اسے اصہبانی سے اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: "جس شخص کی موجودگی میں اس کے بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور پھر اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد نہ کرے گا اور اگر وہ اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ

دنیا اور آخرت میں اس کی گرفت کرے گا۔

**4317** - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ نَصَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِالْغَيْبِ نَصَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الثَّوْبَانِ مَوْثُوقًا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جو شخص اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابی دنیا نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4318** - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ أَبِي طَاهِرَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٌ يَخْذُلُ أَمْرًا مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تَنْهَكَ فِيهِ حَرَمَتَهُ وَيَتَعَصَّ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يَحِبُّ فِيهِ نَصْرَتَهُ وَمَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يَتَعَصَّ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ وَيَتَنْهَكَ فِيهِ مِنْ حَرَمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يَحِبُّ فِيهِ نَصْرَتَهُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي الثَّوْبَانِ مَوْثُوقًا وَغَيْرُهُمَا وَاخْتَلَفَ فِي إِسْنَادِهِ

حضرت جابر بن ابی طاحرہ انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو مسلمان شخص کسی مسلمان شخص کو کسی ایسی جگہ پر رسوا کرتا ہے جہاں اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو اور اس کی عزت خراب کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو وہاں رسوائی کا شکار کرے گا جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہوگی اور جو بھی مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر مدد کرے گا جہاں اس کی عزت میں آری ہو اور اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی اس جگہ پر مدد کرے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو پسند کرتا ہوگا (یا اس کا خواہش مند ہوگا)“

یہ روایت امام ابوداؤد و امام ابن ابی دنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

الترغیب فی الصمت إلا عن خیر والترہیب من کثرة الکلام

باب: بھلائی کے علاوہ خاموش رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور بکثرت کلام کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

**4319** - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتَّيَمِيُّ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

**4320** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اس چیز سے لافعلی اختیار کرے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4321 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَى الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْ يَسْلَمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِكَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَصَدْرُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ لوگ تمہاری زبان سے محفوظ رہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کا ابتدائی حصہ صحیحین میں مذکور ہے۔

**4322 -** وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي عَمَلًا يَدْخُلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتَقَ النَّسَمَةَ وَفَكَ الرِّقَبَةَ فَإِنْ لَمْ تَطُقْ ذَلِكَ فَاطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تَطُقْ ذَلِكَ فَكُفْ لِسَانَكَ إِلَّا عَنْ خَيْرٍ

مختصر روایت احمد و ابن حبان فی صحیحہ و التبیہ فی المتق

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروادے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے الفاظ مختصراں کہے ہیں اور بڑا مسئلہ دریافت کیا ہے تم جان کو آزاد کرو گردن کو چھڑاؤ اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو بھوکے کو کھانا کھاؤ یا پانی سے کو پانی پلاؤ نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور اگر تم اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے تو اپنی زبان کو بھلائی کے حدود پر چیز سے روک کے رکھو۔

یہ روایت مختصر ہے اسے امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے غلام آزاد کرنے سے متعلق باب میں اس سے پہلے یہ کھل روایت گزر چکی ہے۔

**4323 -** وَعَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النِّجَاحُ قَالَ أَمْسَكَ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَابْسُغْ تَبَتَكَ وَابْكْ عَلَى خَطِيئَتِكَ

رواہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ابی الدنيا فی العزلة و فی الصمت و التبیہ فی کتاب الرهد و غیرہ کلہم من طریق عبد اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ عنہ و قال الترمذی حدیث حسن غریب



حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی زبان روک کے رکھو تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش والا ہو اور تم اپنے گناہوں پر رود۔

یہ روایت امام ابوداؤد و امام ترمذی و امام ابن ابودنیانے کتاب "العزلہ" میں امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے ان سب نے اس کو حضرت عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے ابو امامہ کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4324 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ وَرَسَعَهُ بَيْتَهُ وَبَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ وَحَسَنُ إِسْنَادِهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "اس شخص کے لئے مبارکباد ہے جو اپنی زبان کا مالک ہو اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو۔"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

4325 - وَرَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَلْيَسَعِهِ بَيْتُهُ وَلِيَكْ عَلَى خَطِيئَتِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا لِيُغْنِمَ وَلِيَسْكُتَ عَنْ شَرِّ قَبِيلِهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالتَّبَهَقِيُّ فِي الزَّهْدِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہونا چاہیے (یعنی اسے اپنے گھر میں ہی رہنا چاہیے) اور اسے اپنے گناہوں پر رونا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کرنی چاہیے تاکہ وہ غنیمت حاصل کرے اور برائی کے حوالے سے خاموش رہنا چاہیے تاکہ وہ سلامت رہے۔"

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4326 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رَجْلَيْهِ أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان موجود چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان موجود چیز (یعنی شرم گاہ) کی ضمانت دیدے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4327 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رَجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ  
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کو اللہ تعالیٰ اس چیز کے شر سے بچالے جو دو جڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ) تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے یہ روایت امام ابن ابودنیانے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”جو شخص اس چیز کی حفاظت کرے جو دو جڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان)۔“

**4328 -** وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكْتُوْا فَلَمْ يَجِبْهُ أَحَدٌ قَالَ هُوَ حِفْظُ اللِّسَانِ  
 رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَفِي إِسْنَادِهِ مَنْ لَا يَحْضُرُنِي الْآنَ حَالَهُ

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگ خاموش رہے کسی نے بھی آپ ﷺ کو جواب نہیں دیا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ زبان کی حفاظت کرنا ہے۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کی حالت اس وقت صحیح یا نہیں ہے۔

**4329 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَفَعَ غَضَبَهُ دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ وَمَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ سَرَّ اللَّهُ عَوْرَتَهُ  
 رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْثَانِ - بُوَيْعَلَى وَلَفِظُهُ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَرَّ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ وَمَنْ اعْتَذَرَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ اللَّهِ عَذَرَهُ  
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا عَلَى أَنَسٍ وَلَعَلَّهُ الصَّوَابُ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اپنے غصے کو پرے کر دے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو پرے کر دے گا اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرے گا۔“

یہ روایت امام اطبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص اپنے غصے کو روک دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرتا ہے۔“

یہ روایت امام بیہقی نے مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے نقل کی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے اور شاید یہی درست

۴۰

**4330-** وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ عَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْعَقُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَخِزْنَ مِنْ لِسَانِهِ

❀ امام طبرانی نے 'مجموع صغیر اور مجمع اوسط' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: "بندہ ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا۔"

**4331-** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَخْرَجَ إِلَى طُولِ سَجْنٍ مِنْ لِسَانٍ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مَوْفُوقًا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

❀ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے روئے زمین پر کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو زبان سے زیادہ طویل قید کی ضرورت مند ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4332-** وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ النَّبِيِّ وَلِجِ الْجَنَّةِ لَقِيَ رَجُلًا بِأَرْسُولِ اللَّهِ لَا تَخْبِرُنَا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا تَخْبِرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ يَقُولُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَمَا سَكَتَهُ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ النَّبِيِّ وَلِجِ الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ . رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا هَكَذَا . وَلِجِ آيَ دَخَلَ الْجَنَّةَ

❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے شر سے بچالے وہ جنت میں داخل ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں (ان دو چیزوں کے بارے میں) بتائیں گے نہیں؟ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات دہرائی تو اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں (ان دو چیزوں کے بارے میں) بتائیں گے نہیں؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہی بات ارشاد فرمائی تو وہ شخص اپنی بات دہرانے لگا تو اس کے پہلو میں موجود شخص نے اسے خاموش کروا دیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے شر سے بچالے وہ جنت میں داخل ہوگا ایک وہ جو دونوں چیزوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور وہ جو دونوں ناگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)۔"

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ولج کا مطلب یعنی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

**4333-** وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَفَرْجِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْنَى وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاتِهِ ثِقَاتٌ

❀ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"جو شخص دو چیزوں کے درمیان موجود چیز (یعنی زبان) اور شرم گاہ کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**4334** - وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبْرَانِيِّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدُكَ بَشْتَيْنِ مِنْ فَعْلِهِمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْنَا تَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَحْفَظُ الرَّجُلُ مَا بَيْنَ فَقْمِهِ وَمَا بَيْنَ رَجْلَيْهِ وَالْمَرَادُ بِمَا بَيْنَ فَقْمِهِ هُوَ اللِّسَانُ وَبِمَا بَيْنَ رَجْلَيْهِ هُوَ الْفُجْرُ وَالْفَقْمَانِ يَفْتَحُ الْفَاءَ وَسُكُونُ الْقَافِ هُمَا اللَّحْيَانِ

✽ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جو شخص ان کو کر لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اس چیز کی حفاظت کرے جو اس کے دو جڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور وہ جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)۔  
راوی کہتے ہیں: یہاں جڑوں کے درمیان موجود چیز سے مراد زبان ہے اور دو ٹانگوں کے درمیان موجود چیز سے مراد شرمگاہ ہے

لفظ فقمان سے مراد دونوں جڑے ہیں۔

**4335** - وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فَقْمِهِ وَفَخَذِيهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ  
✽ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”جو شخص دو جڑوں اور دو زانوؤں کے درمیان موجود چیزوں کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4336** - وَعَنْ رَكِبِ الْمَصْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهِ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيثٍ يَأْتِي فِي التَّوَاضُّعِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
✽ حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”اس شخص کے لئے مبارکباد ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اپنے اضافی مال کو خرچ کرتا ہے اور اضافی بات سے رک کے رہتا ہے (یعنی فضول بات نہیں کرتا)۔“

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے جو آگے چل کر تواضع سے متعلق باب میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

**4337** - وَعَنْ سَفِينِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّي اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ لِسَانَهُ نَفْسَهُ ثُمَّ قَالَ هَذَا  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْعَاصِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ  
الإِسْنَادُ

✽ حضرت سفیان بن عبد اللہ تقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے

بارے میں بتائیے! جسے میں مضبوطی سے تھام لوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: میرا پروردگار اللہ ہے! پھر تم اس پر استقامت اختیار کر دو! راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو میری ذات کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ کس چیز کا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اس کا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4338** - وَعَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَ شَيْءٍ اتَّقَى فَأَشَارَ بِبِيدهِ إِلَى لِسَانِهِ

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَانَ فِي الثَّوَابِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت سفیان بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کوئی چیز کے بارے میں سب سے زیادہ احتیاط کرنی چاہیے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4339** - وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلِكْ هَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا جَيِّدٍ

حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے مالک رہو (یعنی اس پر قابو رکھو) نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

**4340** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَقِيمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ وَلَا يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقِهِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الصَّمْتِ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور کادل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو اور ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو۔“

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن ابی الدنیا نے کتاب ”الصمت“ میں نقل کی ہے ان دونوں اسے علی بن مسعدہ باہلی کے حوالے سے قنادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

**4341** - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحَتْ بَرْمَاءٌ قَرِيبًا مِنَّا وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخُلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ



سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبُ اللَّهِ وَلَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتُحِجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لَا أَدْلِكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تَطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يَطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ شَعَارُ الصَّالِحِينَ ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَّغَ يَغْمُلُونَ (السَّجْدَةُ) ثُمَّ قَالَ لَا أَخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ لَا أَخْبِرُكَ بِمَمْلَاكَ ذَلِكَ كُلُّهُ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَفَّ عَنْكَ هَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤْخَذُونَ بِمَا نَشْكُلُ مِنْهُ قَالَ تُكَلِّتُكَ أَمْكُ وَهَلْ يَكُوبُ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وَجُوهِهِمْ أَوْ قَالَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حِصَانَهُ السُّتُورُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَعَاذٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قَالَ السَّخَالِطِيُّ وَأَبُو وَائِلٍ أَذْرَكَ مَعَاذًا بِالسِّنِّ وَفِي سَمَاعِهِ عِنْدِي نَظَرٌ وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ بِالْكُوفَةِ وَمَعَاذٌ بِالشَّامِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

قَالَ الدَّارَقُطَنِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مَعْرُوفٌ مِنْ رِوَايَةِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعَاذٍ وَهُوَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ عَلَى اخْتِلَافِ عِلْمِهِ فِيهِ كَذَا قَالَ وَشَهْرٌ مَعَ مَا قِيلَ فِيهِ لَمْ يَسْمَعْ مَعَاذًا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مَعَاذٍ وَمَيْمُونٌ هَذَا كُوفِي ثِقَةٌ مَا أَرَاهُ سَمِعَ مِنْ مَعَاذٍ بَلْ وَلَا أَذْرَكَ فَإِنْ أَبَا دَاوُدَ قَالَ لَمْ يَذْرَكَ مَيْمُونٌ بِنَ أَبِي شَيْبَةَ عَائِشَةَ وَعَالِشَةَ تَأَخَّرَتْ بَعْدَ مَعَاذٍ مِنْ لَحْوِ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَقَالَ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ كَانَ يَحْدُثُ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا فِي شَيْءٍ مِنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ وَلَمْ أَخْبِرْ أَنْ أَحَدًا يُزْعِمُ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سفر کے دوران میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا ایک دن میں آپ ﷺ کے قریب تھا ہم سفر کر رہے تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کروادے اور مجھے جہنم سے دور کر دے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے یہ اس شخص کے لئے آسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دے تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو تم رمضان کے روزے رکھو تم بیت اللہ کا حج کرو پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں

4341- المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب التفسیر تفسیر سورة السجدة - حدیث: 3483 من ابن ماجہ - کتاب الفتن باب کف اللسان فی الفتنة - حدیث: 3971 مصنف ابن ابی تیبة - کتاب الآداب فی کفہ اللسان - حدیث: 25958 السنن الکبری للنسائی - سورة الرعد سورة السجدة - قوله تعالى: تتجافى جنوبهم عن المضاجع حدیث: 10952 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار حدیث معاذ بن جبل - حدیث: 21474 مسند الطیالسی - أحادیث معاذ بن جبل رحمہ اللہ حدیث: 555 مسند عبد بن حمید - مسند معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حدیث: 113 المعجم الکبیر للطبرانی - بقية الميم من اسم معاذ - مسند ابن حبان حدیث: 16945 تعجب الإیمان للبيهقي - العاری والمشرور من تعجب الإیمان وهو باب فی الصلاة حدیث: 2677

تمہاری رہنمائی بھلائی کے راستوں کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو بچھا دیتا ہے، جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا نصف رات کے وقت نماز ادا کرنا، نیک لوگوں کا معمول ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”ہن لوگوں کے پہلو، بستروں سے دور رہتے ہیں“ یہ آیت یہاں تک تلاوت کی: ”یعملون“

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس تمام معاملے کے سرے اور اس کی کوہان کی چوٹی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: معاملے کا سرا، اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سب کے مجموعے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے روک کے رکھو، نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی: تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا ہمارا اس چیز کے حوالے سے بھی مواخذہ ہوگا جو ہم کلام کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو ان کی زبانوں کی کھیتی کی وجہ سے ان کے چہروں کے بل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کے نتھوں کے بل اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان سب نے اسے ابو داؤد کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابو داؤد نے عمر کے حساب سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے لیکن ان کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کرنا میرے نزدیک محل نظر ہے کیونکہ ابو داؤد کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ شام میں رہتے تھے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث شہر بن حوشب کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر معروف ہے اور یہ درست ہونے کے زیادہ قریب محسوس ہوتی ہے اگرچہ اس بارے میں ان کے علم میں اختلاف پایا جاتا ہے باوجودیکہ شہر کے بارے میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے میمون بن شبیبہ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے لیکن میمون نامی یہ راوی بھی کوئی ہیں اور ثقہ ہیں میرا نہیں خیال کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہوگا بلکہ انہوں نے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی نہیں پایا ہوگا کیونکہ امام ابو داؤد نے یہ بات بیان کی ہے: میمون بن ابوشیبہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے تقریباً تیس سال بعد ہوا تھا عمرو بن علی نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں لیکن ہمارے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے وہ یہ کہتے ہیں: کہ میں نے یہ روایت سنی ہے لیکن میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے یہ بات بیان نہیں کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سماع کیا ہے۔

4342 - وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مُخْتَصِرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُلَ مَا تَكَلِّمُ بِهِ يَكْتَبُ عَلَيْنَا قَالَ تَكَلِّمُكَ

أَمَلَكَ وَهَلْ يَكْتُبُ النَّاسُ عَلَى مَنَاحِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ السِّنِّهِمْ إِنَّكَ لَن تَزَالُ سَالِمًا مَا سَكَتَ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ كَتَبَ لَكَ أَوْ عَلَيَّكَ

یہ روایت امام طبرانی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم جو کچھ بھی کلام کرتے ہیں وہ ہمارے بارے میں نوٹ کر لیا جاتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو ان کی زبان کی کھیتوں کی وجہ سے نتھنوں کے بال جہنم میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا تم اس وقت تک سلامت رہو گے جب تک تم خاموش رہو گے جب تم کلام کرو گے تو یا تمہارے حق میں نوٹ کیا جائے گا یا تمہارے خلاف نوٹ کیا جائے گا۔

**4343** - وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ أَنَّ مَعَاذًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَقَالَ الصَّلَاةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ قَالَ لَا وَنِعْمًا هِيَ قَالَ الصَّوْمُ بَعْدَ صِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا وَنِعْمًا هِيَ قَالَ فَالْصَّدَقَةُ بَعْدَ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوضَةِ قَالَ لَا وَنِعْمًا هِيَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانَهُ ثُمَّ وَضَعَ إصْبَعَهُ عَلَيْهِ فَاسْتَرْجَعَ مَعَاذٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَخَذْتُ بِمَا نَقُولُ كُلَّهُ وَبُكْتُبُ عَلَيْنَا قَالَ فَضَرْبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ مَعَاذٌ مَرَارًا فَقَالَ لَهُ لَكُلْتُكَ أَمْلَكَ يَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاحِرِهِمْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ إِلَّا حَصَانَةُ السُّنَنِ

امام احمد اور دیگر حضرات نے یہ روایت عبد الحمید بن بہرام کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے عبد الرحمن بن غنم سے نقل کی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فرض نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا انہوں نے عرض کی: یہ اچھا کام ہے لیکن میری مراد اس کے بارے میں دریافت کرنا نہیں تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزوں کے بعد اور روزے رکھنا انہوں نے عرض کی: یہ اچھا کام ہے لیکن میری مراد یہ نہیں تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض صدقے (یعنی زکوٰۃ) کے بعد (مزید) صدقہ ادا کرنا انہوں نے عرض کی: یہ بھی اچھا کام ہے لیکن میری مراد یہ نہیں ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ راوی کہتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان باہر نکالی پھر اپنی انگلی اس پر رکھی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور بولے: یا رسول اللہ! کیا ہم جو کچھ بھی کہتے ہیں اس کے حوالے سے ہمارا مواخذہ ہوگا اور ان سب چیزوں کو ہمارے بارے میں نوٹ کیا جاتا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر کئی مرتبہ ہاتھ مارا اور ان سے فرمایا: اے معاذ بن جبل تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو ان کی زبان کی کھیتوں کی وجہ سے جہنم کی آگ میں ان کے نتھنوں کے بل اوندھا ڈال دیا جائے گا۔

**4344** - وَعَنْ أُسُودِ بْنِ أَصْرَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ تَمْلِكُ يَدَكَ قَبْلَ قَمَازَا أَمْلَكَ إِذَا لَمْ أَمْلِكْ لِسَانِي قَالَ لَا تَبْسُطْ يَدَكَ إِلَّا إِلَى خَيْرٍ وَلَا تَقُلْ بِلِسَانِكَ إِلَّا مَعْرُوفًا - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ هَبَّاقٍ

حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ہاتھ کے مالک رہو میں نے عرض کی: اگر میں اپنے ہاتھ کا ہی مالک نہ رہوں تو پھر میں کس

چیز کا مالک ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی زبان کے مالک رہو! میں نے عرض کی: اگر میں اپنی زبان کا ہی مالک نہ ہوں تو پھر میں کس چیز کا مالک ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ صرف بھلائی کے کام کی طرف بڑھاؤ اور اپنی زبان سے صرف نیکی کی بات کرو۔

یہ روایت ابن ابی شیبہ اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4345 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهَا زِينٌ لَأَمْرِكَ كُلُّهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ ذَكَرُكَ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِطَوْلِ الصَّعْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ رَأْيَاكَ وَكَثْرَةَ الصَّحْحِ فَإِنَّهُ يُعْمِتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ قُلْ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مَرَأً قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنْتُمْ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لِيَحْزَنَكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَقَدْ أَمَلِينَا بِطَعْنٍ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَطْوَلَ مِنْ هَذِهِ بِلَفْظِ ابْنِ حَبَّانٍ فِي التَّرْهِيْبِ مِنَ الظُّلْمِ وَفِيهَا حِكَايَةٌ عَنْ صَحْفِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے سارے معاملے کے لئے آراستگی کا باعث ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا اور اللہ کا ذکر کرنا لازم ہے کیونکہ وہ آسمان میں تمہارا ذکر کرے گا اور یہ چیز زمین میں تمہارے لئے نور ہوگی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر زیادہ تر خاموش رہنا لازم ہے کیونکہ یہ چیز شیطان کو پرے کر دیتی ہے اور تمہارے دین کے معاملے میں تمہاری مددگار ہوگی میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر کثرت ہنسنے سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرے کے نور کو رخصت کر دیتا ہے میں نے عرض کی: مجھے مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حق بات کہنا اگرچہ وہ کڑی ہو میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونا میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ذات کے بارے میں جو کچھ جانتے ہو اس کے حوالے سے تم لوگوں سے دور رہنا۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ہم نے اس روایت کا ایک ٹکڑا جو اس روایت سے زیادہ طویل ہے اور امام ابن حبان نے نقل کیا ہے وہ ظلم کے بارے میں تین روایات سے متعلق باب میں نقل کیا ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کے بارے میں حکایت منقول ہے۔



**4347** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهَا جَمَاعٌ كُلُّ خَيْرٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهَا رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَتِلَاوَةِ كِتَابِهِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَذِكْرُكَ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَاحْزَنْ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّكَ بِذَلِكَ تَغْلِبُ الشَّيْطَانَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَأَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو الشَّيْخِ أَيْضًا مَرْفُوعًا عَلَيْهِ مُخْتَصَرًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ تمام بھلائی کا مجموعہ ہے اور تم پر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے اور تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور اس کی کتاب کی تلاوت کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور ہوگا اور آسمان میں تمہارے تذکرے کا باعث ہوگا اور تم اپنی زبان کی حفاظت کرنا صرف بھلائی کے بارے میں بات کرنا، کیونکہ اس کے ذریعے تم شیطان پر غالب آ جاؤ گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے لیس بن ابوسلیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے یہ روایت ابن ابودنیانے اور ابوشیخ نے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے جو مختصر روایت ہے۔

**4348** - وَعَنْ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اعْبُدِ اللَّهَ تَعَالَى تَرَاهُ وَاعْدُدْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتَى وَإِنْ يَشَأْ أَنْبَأَكَ بِمَا هُوَ أَمْلَكَ بِكَ مِنْ هَذَا كُلِّهِ قَالَ هَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور تم اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاتا ہوں جس کے ذریعے تم ان سب چیزوں کو حاصل کر لو گے وہ یہ ہے راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیانے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4349** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا دَرٍّ فَقَالَ يَا أَبَا دَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا خَفِيفَتَانِ عَلَى الظَّهْرِ وَثَقُلَ فِي الْمِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَيْكَ بِحَسَنِ الْخُلُقِ وَطُولِ الصَّمْتِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَرَوَاتِهِ ثِقَاتٌ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ أَلَا أَبْنَيْكَ بِأَمْرِ بَخِيفٍ مُؤْنَتُهُمَا عَظِيمٌ أَجْرُهُمَا لَمْ تَلَقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِهِمَا طُولِ الصَّمْتِ وَحَسَنِ الْخُلُقِ



رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا اَيْضًا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخْبِرُكُمْ بِأَيْسَرِ الْعِبَادَةِ وَأَهْوَنِهَا عَلَى الْبَدَنِ الصَّمْتُ وَحَسَنُ الْخُلُقِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی دو خصلتوں کی طرف نہ کروں جو کرنے میں ہلکی ہیں اور میزان میں دیگر اعمال سے زیادہ وزنی ہوں گی؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ اچھے اخلاق اختیار کرو اور زیادہ تر خاموش رہو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان دونوں جیسا کوئی عمل نہیں کیا ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا، امام بزار، امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بیہقی نے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے ابو شیخ بن حبان نے اسے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو درداء! کیا میں تمہیں دو ایسی چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جن میں مشقت کم ہے اور ان کا اجر زیادہ ہے؟ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان جیسی کسی اور چیز کے ساتھ حاضر نہیں ہو گے زیادہ تر خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اختیار کرنا۔

یہ روایت بھی امام ابن ابودنیا نے صفوان بن سلیم کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو عبادت میں سب سے آسان ہے جسم کے لئے سب سے ہلکی ہے؟ خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اختیار کرنا۔

4350 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تَفْكُرُ الْبَشَانَ لَتَقُولَنَّ أَنْتَ اللَّهُ فَيُنَا لَيَأْتِمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنْ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَغَيْرُهُمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ قَالَ وَهُوَ أَصَحُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

"جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے تمام اعضاء زبان کے حوالے سے فکر مند ہوتے ہیں اور (زبان کو) یہ کہتے ہیں: تم ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہنا کیونکہ ہم تمہارے آسرے پر ہیں اگر تم ٹھیک رہیں تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اگر تم ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔"

یہ روایت امام ترمذی، امام ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسے حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا وہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

4351 - وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ارْتَقَى الصَّفَا فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ يَا لِسَانَ قَلْبٍ حَبِيراً تَعْنَمُ وَاسْكُتْ عَنْ مَوْتِ تَسْلَمُ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْدَمَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو الصَّحِيحِ وَأَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ صفا پرچہ انہوں نے اپنی زبان کو پکڑا اور بولے: اے زبان تم بھلائی کی بات کرنا تاکہ تمہیں غنیمت حاصل ہو اور تم برائی سے بچ کے رہنا تاکہ تم سلامت رہو اس سے پہلے کہ تم ندامت کا شکار ہو پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "انسان کی زیاد تر غلطیاں اس کی زبان کے حوالے سے ہوتی ہیں۔"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہ ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4352 -** وَعَنْ أُسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَجِدُ لِسَانَهُ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غُفِرَ اللَّهُ لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنْ هَذَا أوردني شرَّ المَوَارِدِ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
اسلم بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رک جائیں! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے بری صورت حال کا شکار کیا ہے۔

یہ روایت امام مالک امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

**4353 -** وَفِي لَفْظٍ لِّلْبَهْقِيِّ: قَالَ إِنْ هَذَا أوردني شرَّ المَوَارِدِ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ النِّجَسِ إِلَّا يَشْكُو ذَرْبَ اللِّسَانِ عَلَى حِدَتِهِ مَهْ آيَ اكْفِ عَمَّا تَفْعَلُهُ وَذَرْبَ اللِّسَانِ يَفْعَحُ الدَّالُّ الْمُعْجَمَةُ وَالْبَاءُ جَمِيعًا هُوَ حِدَتُهُ وَشَرُّهُ وَفَحْشَاهُ  
امام بیہقی کی روایت کے الفاظ ہیں:

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے بری صورت حال کا شکار کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "جسم کا ہر ایک عضو زبان کی تیزی کے حوالے سے اس کی زیادتی کی شکایت کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: رک جاؤ!" (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی تم جو کر رہی ہو اس سے باز آ جاؤ۔

لفظ ذرب اللسان سے مراد زبان کی تیزی اس کا شر اور ارض کی بدزبانی ہے۔

**4354 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ لَا يَصْنُ إِلَّا بِعَجَبِ الصِّمْتِ وَهُوَ أَوَّلُ الْعِبَادَةِ وَالتَّوَاضُّعِ وَذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِلَّةُ الشَّيْءِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ قَالَ الْحَالِظُ فِي إِسْنَادِهِ الْعَوَامُ وَهُوَ ابْنُ جَوَيْرِيَةَ قَالَ ابْنُ حَبَّانَ كَانَ يَرَوِي الْمَوْضُوعَاتِ وَقَدْ عَدَّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ مَنَاصِيكِهِ وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ مَوْفُوفًا عَلَيْهِ وَهُوَ أَشْبَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ وَغَيْرِهِ  
حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چار چیزیں بھرپور خاموشی کے نتیجے میں ہی ملتی ہیں عبادت کا آغاز، تواضع، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور چیز کی قلت۔"

یہ روایت امام عسکری نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی عوام ہے جو ابن جویریہ ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا ہے اور انہوں نے اس حدیث کا شمار بھی اس کی منکر روایات میں کیا ہے یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی منقول ہے اور یہی زیادہ موزوں محسوس ہوتی ہے۔  
ابو شیخ نے اسے کتاب الثواب میں نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4355 - وَرَوَى أَيْضًا عَنْ وَهَبٍ قَالَ: قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَرْبَعٌ لَا يَجْتَمِعْنَ فِي أَحَدٍ

مِنَ النَّاسِ إِلَّا بِعَجَبٍ..... الْحَدِيثُ

اخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب الصمت وأبو الشيخ وغيرهما

وہیب کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا:

”چار چیزیں کسی شخص میں صرف ’عجب‘ کے نتیجے میں ہی اکٹھے ہو سکتی ہیں“..... (الحدیث)

یہ روایت امام ابودنیائے کتاب ”الصمت“ میں اور ابو شیخ نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

4356 - وَرَوَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ خَمْسٌ لَهُنَّ أَحْسَنُ مِنَ

الدَّهْمِ الْمَوْقِفَةُ لَا تَكَلِّمُ لِيَمَّا لَا يَغْنِيكَ لِأَنَّهُ فَضْلٌ وَلَا آمَنَ عَلَيْكَ الْوُزْرُ وَلَا تَكَلِّمُ لِيَمَّا يَغْنِيكَ حَتَّى تَجِدَ لَهُ

مَوْضِعًا لِأَنَّهُ رَبُّ مُتَكَلِّمٍ لِي أَمْرٌ يَعْنِيهِ قَدْ وَضَعَهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ فَعِيبٌ وَلَا تَعَارَ خَلِيمًا وَلَا سَفِيهَا فَإِنَّ الْخَلِيمَ

بِفَلِيكَ وَإِنَّ السَّفِيهَ يُؤْذِيكَ وَاذْكُرْ أَخَاكَ إِذَا تَغَيَّبَ عَنْكَ بِمَا تَحِبُّ أَنْ يَذْكُرَكَ بِهِ وَاعْفُ مَا تَحِبُّ أَنْ يَعْفِيكَ

بَنُو رَاعِلٍ عَمَلٌ وَجَلَّ يَرَى أَنَّهُ مُجَازِي بِالْأَخْسَانِ مَا تُخَوِّذُ بِالْأَجْرَامِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”پانچ چیزیں ایسی ہیں جو عمدہ گھوڑوں سے بہتر ہیں تم اس چیز کے بارے میں کلام نہ کرو جو لا یعنی ہو کیونکہ یہ فضول چیز ہوگی

اور اس صورت میں تمہارے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوگا اور تم با معنی گفتگو اس صورت میں کرو جب تمہیں اس کا موقع مل

رہا ہو کیونکہ بعض اوقات کوئی کلام کرنے والا شخص کوئی با معنی بات کرتا ہے لیکن غیر مناسب جگہ پر کرتا ہے تو یہ چیز عیب بن جاتی ہے

اور تم کسی بردبار یا کسی بھی بے وقوف کے ساتھ بحث نہ کرنا کیونکہ بردبار شخص تمہیں نظر انداز کرے گا اور بے وقوف شخص تمہیں اذیت

پہنچائے گا اور جب تم اپنے کسی ایسے بھائی کا ذکر کرو جو تمہارے پاس موجود نہ ہو تو تم اس طرح سے اس کا ذکر کرنا کہ جس کے

بارے میں تمہیں یہ بات پسند ہو کہ تمہارا ذکر بھی اسی طرح کیا جائے اور تم اس چیز کے حوالے سے اس کا ذکر نہ کرنا جس کے بارے

میں تمہیں یہ پسند ہو کہ اس کے حوالے سے تمہارا ذکر کیا جائے اور تم اس شخص کی طرح کا عمل کرو جس کے بارے میں یہ محسوس ہو کہ

وہ احسان کا بدلہ دے رہا ہے اور جرم میں پکڑا جا رہا ہے۔

یہ روایت امام ابودنیائے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4357 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ صَمْتٍ نَجَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالتَّطَبُّرَانِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص خاموش رہے وہ نجات حاصل کر لیتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**4358 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي رَاضِي اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سِرِّهِ أَنْ يَسْلَمَ فَلْيَلْزِمِ الصَّمْتَ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو الشَّيْخِ وَغَيْرُهُمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ سلامت رہے تو اسے خاموش رہنا چاہیے“

یہ روایت امام ابن ابودنیا، ابوشیخ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**4359 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ الْعَبْدُ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُ فِيهَا يَزُلْ بِهَا فِي النَّارِ أَعْدَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا إِنْ الرَّجُلُ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا تَأْسًا يَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا

قَوْلُهُ: مَا يَتَّبِعُ فِيهَا أَيُّ مَا يَتَفَكَّرُ هَلْ هِيَ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بعض اوقات بندہ کوئی ایسی بات کہتا ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے سامنے واضح نہیں ہوتا، لیکن وہ اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں اس سے زیادہ گہرائی تک چلا جاتا ہے جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”بعض اوقات آدمی کوئی کلام کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا، لیکن اس کی وجہ سے وہ ستر برس کی مسافت جتنا (جہنم میں گر جاتا ہے)“

متن کے یہ الفاظ ”ما یتمین فیہا“ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس بات کے بارے میں غور و فکر نہیں کرتا کہ کیا یہ بھلائی کی بات ہے یا برائی کی بات ہے؟

**4361 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الرَّجُلُ لَيَتَحَدَّثُ بِالْحَدِيثِ مَا يُرِيدُ بِهِ سُوءًا إِلَّا لِيُضْحَكَ بِهِ الْقَوْمُ يَهْوِي بِهِ أَعْدَا مِنَ السَّمَاءِ

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنْ عَطِيَّةَ وَهُوَ الْعَوْفِيُّ عَنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایک شخص کوئی بات کہتا ہے اس کا مقصد اس کے ذریعے صرف برائی ہوتی ہے تاکہ اس کے ذریعے وہ لوگوں کو ہنسائے اور اس بات کی وجہ سے وہ (جہنم میں) اتنا گر جاتا ہے جو آسمان سے بھی زیادہ فاصلہ ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام ابوشیخ نے ابواسرائیل کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے نقل کی ہے اس سے مراد عطیہ عوفی ہیں ان کے

حوالے سے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**4362** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ  
 وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”خبردار! تم میں سے کوئی شخص کوئی بات کہے گا جس کے ذریعے وہ کچھ لوگوں کو ہنسائے گا اور پھر وہ اس کی وجہ سے اس سے زیادہ نیچے گر جائے گا جتنا فاصلہ (زمین سے) آسمان (تک) کا ہے اور تم میں سے کوئی شخص کوئی بات کہے گا جس سے ذریعے وہ اپنے ساتھیوں کو ہنسائے گا تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا اور اس سے اس وقت تک راضی نہیں ہوگا جب تک اسے جہنم میں داخل نہیں کر دے گا۔“

یہ روایت بھی ابوشیخ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے انہوں نے اسے علی بن زید کے حوالے سے ابن بصری سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**4363** - وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمِزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّجُلُ لِيَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ وَإِنْ الرَّجُلُ لِيَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ مِنْ مَخِطِ اللَّهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ  
 وَالتَّعَالِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اپنی رضامندی اس دن تک کے لئے نوٹ کر لیتا ہے جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟“

**4363** - مَوْحَا مَالِكٌ - كِتَابُ الْإِسْلَامِ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحْفِظِ فِي الْكَلَامِ - حَدِيثٌ: 1795 صَحِيحٌ إِنْ هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ  
 وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ - كِتَابُ الْإِسْلَامِ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحْفِظِ فِي الْكَلَامِ - حَدِيثٌ: 279 صَحِيحٌ إِنْ هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ  
 وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ - كِتَابُ الْإِسْلَامِ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحْفِظِ فِي الْكَلَامِ - حَدِيثٌ: 128 صَحِيحٌ إِنْ هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ  
 وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ - كِتَابُ الْإِسْلَامِ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحْفِظِ فِي الْكَلَامِ - حَدِيثٌ: 3967 صَحِيحٌ إِنْ هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ  
 وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ - كِتَابُ الْإِسْلَامِ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحْفِظِ فِي الْكَلَامِ - حَدِيثٌ: 15504 صَحِيحٌ إِنْ هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ  
 وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ - كِتَابُ الْإِسْلَامِ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحْفِظِ فِي الْكَلَامِ - حَدِيثٌ: 15572 صَحِيحٌ إِنْ هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ  
 وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ - كِتَابُ الْإِسْلَامِ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحْفِظِ فِي الْكَلَامِ - حَدِيثٌ: 880 صَحِيحٌ إِنْ هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ  
 وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ - كِتَابُ الْإِسْلَامِ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحْفِظِ فِي الْكَلَامِ - حَدِيثٌ: 4654 صَحِيحٌ إِنْ هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ  
 وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ - كِتَابُ الْإِسْلَامِ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحْفِظِ فِي الْكَلَامِ - حَدِيثٌ: 359 صَحِيحٌ إِنْ هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ  
 وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ - كِتَابُ الْإِسْلَامِ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحْفِظِ فِي الْكَلَامِ - حَدِيثٌ: 1119 صَحِيحٌ إِنْ هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا الْقَوْمُ فَيَسْقُطُ بِهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَتَكَلَّمَ بِأَلْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا أَضْعَافَهُ فَيَسْخَطُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ لَا يَرْضَى عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ





پر جم کرو اور عفت پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو۔

یہ روایت امام مالک نے ”موطا“ میں نقل کی ہے۔

4367- وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَامُ

ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ

بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ

قَالَ الْحَافِظُ رَوَاهُ ثِقَاتٌ وَلِيُّ مُحَمَّدٍ بَنِ يَزِيدَ كَلَامٌ قَرِيبٌ لَا يَقْدَحُ وَهُوَ شَيْخٌ صَالِحٌ

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”انسان کا ہر کلام اس کے خلاف ہوگا اس کے حق میں نہیں ہوگا البتہ نیکی کا حکم دینے یا برائی سے منع کرنے یا اللہ تعالیٰ

کا ذکر کرنے کا معاملہ مختلف ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیاء نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس

روایت کو صرف محمد بن یزید بن خنیس سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں محمد بن یزید کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہے جو اس کے قریب ہے کہ قدح نہ

کی جائے وہ ایک نیک بزرگ ہے۔

4368- وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ

اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ رَضَاعَةُ الْمَالِ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي

هُرَيْرَةَ بَنِي خُوَيْه

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے فضول بحث کرنا، مال ضائع کرنا اور بکثرت

(غیر ضروری) سوال کرنا۔“

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم، امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے

امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے۔

4369- رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ النَّاسِ

دُوبًا أَكْثَرُهُمْ كَلَامًا فِيمَا لَا يَعْنِيهِ . رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”لوگوں میں سب سے زیادہ گناہگار وہ ہوں گے جو سب سے زیادہ لالچ یعنی کلام کرتے ہوں گے۔“

یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

**4370 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَسَنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قَالَ الْحَافِظُ رَوَاتِهِ ثِقَاتٌ إِلَّا قُرَّةَ بْنَ حَبِوِيلَ لَفِيهِ خِلَافٌ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ النَّمِرِيُّ هُوَ مَحْفُوظٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْ رِوَايَةِ الثَّقَاتِ انْتَهَى فَعَلَى هَذَا يَكُونُ إِسْنَادُهُ حَسَنًا لَكِنْ قَالَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْأَلَمَّةِ الْمَصْرَوَاتِ أَنَّهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ كَذَا قَالَ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ خَالٍ وَغَيْرُهُمْ وَهَكَذَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهِ وَقَالَ وَهَذَا عِدْنَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”آدمی کے اسلام کی خوبی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لایعنی کو ترک کر دے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں صرف قرہ بن حیویل کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ابن عبد البر نمری فرماتے ہیں: یہ روایت زہری سے اس سند کے ساتھ محفوظ ہے جو ثقہ راویوں نے نقل کی ہے۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

(حافظ کہتے ہیں:) اس اعتبار سے اس کی سند حسن شمار ہوگی لیکن ائمہ کی ایک جماعت نے یہ بات نقل کی ہے کہ درست یہ ہے کہ یہ روایت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے امام احمد، یحییٰ بن معین، امام بخاری اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے اس روایت کو امام مالک نے اسی طرح زہری کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت امام ترمذی نے قتیبہ کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جو ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4371 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَوَفَّى رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ آخَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ أَهْشَرَ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخَلَ بِمَا لَا يَنْفَعُهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قَالَ الْحَافِظُ رَوَاتِهِ ثِقَاتٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو ایک شخص نے (میت کو منیٰ طبع کرتے ہوئے) یہ بات کہی جبکہ نبی اکرم ﷺ یہ بات سن رہے تھے کہ تمہیں جنت کی خوشخبری ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ ہو سکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو یا اس چیز کے حوالے سے بخل کا اظہار کیا ہو جو کی نہیں کرتی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

**4372 -** وَرَوَى ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو يَعْلَى عَنْ أَنَسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَشْهَدَ رَجُلٌ مَا يَوْمَ أَخَذَ

فروحة على بطنه صخرة مربوطة من الجوع لمسحت امه التراب عن وجهه وقالت هيناً لك يا بني الحنة  
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما يذكرك لعله كان يتكلم فيما لا يعنيه ويمنع ما لا يضره  
ابن ابوننيا اور امام ابو يعلى نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

”غزوہ احد کے موقع پر ہم میں سے ایک شخص شہید ہو گیا تو اس کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا پایا گیا جو بھوک کی شدت کی وجہ  
سے قہاس کی بنا پر اس کے چہرے سے مٹی پونچھتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تمہیں جنت مبارک ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
تمہیں کیا پتہ؟ ہو سکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو اور ایسی چیز روک دی ہو (یعنی نہ دی ہو) جس (کو دینے سے) اس کو نقصان نہ  
ہو۔“

4373 - وروی ابو يعلى أيضا والبيهقي عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قتل رجل على عهد رسول  
الله صلى الله عليه وسلم شهيدا فبكت عليه باكياً فقالت واشهيداه قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما  
يذكرك أنه شهيد لعله كان يتكلم فيما لا يعنيه أو يدخل بما لا ينقصه

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی  
اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص شہید ہو گیا تو کسی روتے والی خاتون نے اس پر روتے ہوئے کہا: ہائے یہ شہید ہو گیا تو نبی  
اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ کہ یہ شہید ہوا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو یا ایسی چیز کے حوالے سے بخل کا مظاہرہ  
کیا ہو جس نے اس کو کی نہیں کرنی تھی (یعنی جس کو دے کر اس کے مال میں کمی نہیں ہوتی تھی)۔

4374 - رعن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن امرأة كانت عند عائشة ومعها نسوة فقالت امرأة منهن  
والله لأدخلن الجنة فقد أسلمت وما سرفت وما زينت فأتيت في المنام فقبل لها أنت المتألية لتدخلن  
الجنة كيف وأنت تبخلين به لا يُعنيك وتكلمين فيما لا يعينك فلما أصبحت المرأة دخلت على عائشة  
فأخبرتها بما رأت وقالت اجمعي النسوة اللاتي كن عندك حين قلت ما قلت فأرسلت إليهن عائشة رضي  
الله عنهن فحدثهن المرأة بما رأت في المنام . رواه البيهقي

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: ایک خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی اس کے ہمراہ دیگر خواتین بھی  
تھیں ان میں سے ایک خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور جنت میں داخل ہوؤں گی کیونکہ میں نے اسلام قبول کیا ہے میں نے  
چوری نہیں کی میں نے زنا نہیں کیا تو اس کے خواب میں کوئی آیا اور اس سے کہا گیا: تم اس بات کی توقع رکھتی ہو کہ تم ضرور جنت میں  
داخل ہوگی؟ اب کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ تم اس چیز کے حوالے سے بھی بخل سے کام لیتی ہو جس کی تمہیں ضرورت نہیں ہوتی اور تم  
یعنی کام بھی کرتی ہو اگلے وہ خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو خواب اس نے دیکھا تھا اس کے بارے میں  
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم نے یہ بات کہی تھی اس وقت یہاں جتنی بھی خواتین تھیں ان سب کو جمع  
کر کے لاؤ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان خواتین کو پیغام بھجوایا وہ خواتین آئیں اس عورت نے ان سب خواتین کو یہ بات بتائی جو اس  
نے خواب میں دیکھا تھا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

## 21 - التَّرهيب من الحسد وفضل سلامة الصدر

باب: حسد کے بارے میں تربیتی روایات اور سینے کو سلامت رکھنے (یعنی حسد سے پاک رکھنے) کی فضیلت

4375 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَسُوا وَلَا تَخَافُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَحْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ بِحَسَبِ أَمْرٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعَرَضُهُ وَمَالُهُ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَالٍ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَهُوَ أَهَمُّ الرِّوَايَاتِ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ گن کرنے سے بچو کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہوتی ہے اور تم تفتیش اور جاسوسی نہ کرو اور ایک دوسرے کے لیے بھل نہ کرو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے رسوا نہیں کرتا اسے حقیر نہیں سمجھتا تقویٰ یہاں ہوتا ہے تقویٰ یہاں ہوتا ہے تقویٰ یہاں ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تھی (اور یہ فرمایا:) آدمی کے برے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان کی جان مال اور عزت دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں۔“

یہ روایت امام مالک امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ اہم روایات میں سے ایک ہے اسے امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

4376 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِيحٌ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدِ الْإِيمَانِ وَالْحَسَدُ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَمَنْ طَرِيقَهُ الْبَيْهَقِيُّ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کسی مومن بندے کے پیٹ میں اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کی تپش اکٹھے نہیں ہوں گے اور کسی بندے کے پیٹ (یعنی سینے یعنی دل) میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اور ان کے حوالے سے امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4377 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خَالٍ وَمَا جَهَ وَابْنُ خَالٍ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَهُوَ أَهَمُّ الرِّوَايَاتِ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ



الماء النار والصلاة نور المؤمن والصيام جنة من النار

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

”تم لوگ حسد سے بچو! کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔“ (یہاں ایک لفظ کے

بارے میں راوی کو شک ہے۔)

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے، اے امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں بجھا دیتا ہے جس طرح پانی

آگ کو بجھا دیتا ہے، نماز مومن کا نور ہے اور روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے۔“

4378 - وَعَنْ ضَمْرَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ

بَغِيرَ مَا لَمْ يَتَحَاسَدُوا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاتِهِ ثَقَاتٌ

❀❀ حضرت ضمیرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ ایک دوسرے سے حسد نہیں کریں گے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4379 - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنِّي ذُو

حَسَدٍ وَلَا نَمِيمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا أَنَا مِنْهُ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيٌ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بِهِتَانًا وَإِنَّمَا مُبِينًا (الْأَخْرَابِ)

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَتَقْدِمُ فِي بَابِ أَجْلَاءِ الْعُلَمَاءِ حَدِيثُهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخَافُ عَلَى

أَمْنِي إِلَّا ثَلَاثَ خِلَالٍ أَنْ يَكْثُرَ لَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا فَيَتَحَاسَدُونَ

❀❀ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”حسد کرنے والے، چغلی کرنے والے، کہانت کرنے والے کا مجھ کوئی واسطہ نہیں ہے اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان کے (کسی جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں تو وہ بہتان

اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس سے پہلے علماء کی عزت افزائی کے بارے میں باب میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے

سے یہ حدیث گزر چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

”مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے یہ کہ دنیا ان کے لئے زیادہ ہو جائے گی اور وہ ایک دوسرے سے

حسد کریں گے۔۔۔۔۔“

4380 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا

ذئبان جائعان أرسلاني ذريعة غنم بأفسد لها من الحرص على المال والحسد في دين المسلم وإن الحسد  
ليأكل الحسنات كما تأكل النار الحطب

عبداللہ بن کعب اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دوبھوکے بھڑے اگر بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑ دیے جائیں تو وہ اتنی خرابی نہیں کرتے جتنی ماں کی حرص اور حسد مسلمان کے دین کو خراب کرتے ہیں حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔“

4381 - رَفِي رِوَايَةٍ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدُ فَإِنَّهُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْعُشْبَ

ذکرہ رزین و لَمْ ارَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ أُصُولِهِ بِهَذَا اللَّفْظِ إِنَّمَا رَوَى التِّرْمِذِيُّ صَدْرَهُ وَصَحِّحَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ  
الْحَسَدَ بَلْ قَالَ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ وَبَقِيَّةَ الْحَدِيثِ تَقَدَّمَ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”تم لوگ حسد سے بچ کے رہو! کیونکہ یہ نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جس طرح آگ گھاس پھوس کو کھا جاتی ہے۔“

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے لیکن ان کے ”اصول“ میں میں نے یہ روایت ان الفاظ میں نہیں دیکھی ہے امام ترمذی نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے انہوں نے حسد کا ذکر نہیں کیا بلکہ مال اور شرف (یعنی دنیاوی مرتبہ و مقام) کا ذکر کیا ہے بقیہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے جو امام ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4382 - وَعَنْ الزَّيْبِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ ذَائِعُ الْأُمَمِ

فَبَلَّغْهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْضَاءَ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِفَةُ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ تَحْلُقُ الشُّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلُقُ الدِّينَ  
رَوَاهُ الْبُرَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالتَّبَهُّفِيُّ وَغَيْرُهُمَا

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم سے پہلے کی امتوں کی خرابیاں حسد اور بغض تمہاری طرف بھی آجائیں گی بغض مونڈ دینے والا چیز ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بیہقی اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4383 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَيِّدِ

قَدَرْتُ عَلَى أَنْ تَصْبَحَ وَتَمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غَشٌّ لَأَحَدٍ فَاذْعَلْ ..... الْحَدِيثُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم اس بات کی

قدرت رکھو کہ تم صبح اور شام ایسی حالت میں کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے بغض نہ ہو تو تم ایسا کرنا۔“ حدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4384 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

يَسْطَلِعُ الْآنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَنْظِفُ لِحْيَتَهُ مِنْ وَصْوِيهِ قَدْ عُلِقَ بَعْقِيَّةُ بَيْدِهِ

السَّامِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ فَطَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِثْلَ الْمَرَّةِ الْأُولَى فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الثَّلَاثَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ أَيْضًا فَطَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى مِثْلِ خَالِهِ الْأَوَّلِ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ إِنِّي لَأَحِبُّ أَبِي فَأَقْسَمْتُ إِنِّي لَا أَدْخُلُ عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَإِنْ رَأَيْتُ أَنْ تُزَوِّبَنِي إِلَيْكَ حَتَّى تَمُضِيَ فَعَلْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَنَسُ لَمَّا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَحْدُثُ أَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ يَلْكَ الثَّلَاثَ اللَّيَالِي فَلَمْ يَرَهُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا تَعَارَ تَقَلَّبَ عَلَى فَرَاشِهِ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبَّرَ حَتَّى لَصَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ غَيْرَ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا فَلَمَّا مَضَتْ الثَّلَاثُ اللَّيَالِي وَكَدَتْ أَنْ أَحْتَقِرَ عَمَلُهُ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي غَضَبٌ وَلَا هَجْرَةٌ وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعْتَ أَنْتَ الثَّلَاثَ الْمَرَّاتِ فَأَرَدْتَ أَنْ آوِيَ إِلَيْكَ فَأَنْظِرَ مَا عَمَلِكَ فَأَتَدِي بِكَ فَلَمْ أَرُكَ عَمِلْتَ كَيْفَ عَمِلَ الَّذِي بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ فَلَمَّا وَلِيتَ دَعَانِي فَقَالَ مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ غَيْرَ إِنِّي لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غِشًا وَلَا أَحْسَدَ أَحَدًا عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذِهِ إِلَيَّ بَلَغْتَ بِكَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيِّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِهِمْ أَيْضًا إِلَّا شَيْخَهُ سُؤْدَةَ بْنِ نَصْرٍ وَهُوَ لَقَبُهُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْمُ الرَّجُلِ الْمُبْتَلَمِ سَعْدًا وَقَالَ فِي آخِرِهِ: فَقَالَ سَعْدُ مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ يَا ابْنَ أَخِي إِلَّا إِنِّي لَمْ أَبْتَ ضَاغِنًا عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا

زَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةِ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذِهِ إِلَيَّ بَلَغْتَ بِكَ وَهِيَ إِلَيَّ لَا يُطِيقُ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص سامنے آیا جس کی داڑھی سے وضو کے قطرے پک رہے تھے اس نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھے اگلے دن پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی مانند بات ارشاد فرمائی تو وہی شخص اسی طرح کے حلیے میں پھر آگیا جب تیسرا دن ہوا تو پھر نبی اکرم ﷺ نے اسی بات کی مانند بات ارشاد فرمائی تو وہ شخص اسی حالت میں پھر سامنے آگیا جب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس شخص کے پیچھے گئے اور اس شخص سے یہ کہا: میری اپنے والد کے ساتھ لڑائی ہو گئی ہے میں نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میں تین دن تک ان کے ہاں نہیں جاؤں گا اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنے ہاں رہنے کا موقع دیں اس نے کہا: ٹھیک ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: وہ اس شخص کے ساتھ تین راتوں تک رہے انہوں نے اسے رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا صرف یہ ہوتا تھا کہ جب وہ رات کو بیدار ہوتا تھا اور کھڑے نہ ہوتے تھے تو اپنے بستر پر لیٹے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا تھا اور تکبیر کہہ لیتا تھا یہاں تک کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تاہم میں نے اس دوران اسے صرف بھلائی کی بات کہتے ہوئے ہی سنا جب تین راتیں

گزر گئیں اور یہ صورت حال ہوئی کہ مجھے اس کا عمل تھوڑا محسوس ہو رہا تھا تو میں نے اُس سے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی ناراضگی اور کوئی لا تعلقی نہیں ہے لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو تمہارے بارے میں تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”اب تمہارے سامنے ایک شخص جستی آئے گا“ اور تینوں مرتبہ ہی سامنے آئے تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں تمہارے ساتھ آ کر رہوں گا اور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ تو اس حوالے سے میں تمہاری پیروی کروں گا لیکن میں نے تمہیں کوئی زیادہ عمل کرتے ہوئے تو نہیں دیکھا تو تم اس مقام تک کیسے پہنچے ہو؟ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے کہا: میری تو وہی حالت ہے جو آپ نے ملاحظہ کی ہے (حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:) جب میں اس کے پاس سے اُٹھ کے آنے لگا تو پھر اس نے مجھے بلایا اور بولا: میری وہی حالت ہے جو آپ نے ملاحظہ کی ہے البتہ میں اپنے من میں کسی مسلمان کے لیے اس بھلائی کے حوالے سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہو کوئی رنجش محسوس نہیں کرتا اور میں کسی کے ساتھ حسد نہیں کرتا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی وہ چیز ہے جس کے ذریعے تم اس مقام پر پہنچے ہو۔

یہ روایت امام احمد نے امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے اس کے راویوں سے ان دونوں حضرات نے استدلال کیا گیا ہے صرف ان کے استاد سوید بن نصر کا معاملہ مختلف ہے اور وہ راوی بھی ثقہ ہے اسے امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے اس کی مانند نقل کیا ہے انہوں نے اس مبہم شخص کا نام سعد بیان کیا ہے اور روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

”سعد نے کہا: اے میرے بھتیجے! میری وہی صورت حال ہے جو تم نے دیکھ لی ہے البتہ میں نے کسی مسلمان کے ساتھ ناراض ہونے کے عالم میں رات بسر نہیں کی“ یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ اس نے کہا۔

امام نسائی نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اور انہیں امام بیہقی اور صہبانی نے بھی نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”یہی وہ چیز ہے جس نے تمہیں اس مقام تک پہنچایا ہے اور اس کی طاقت (ہر کسی میں) نہیں ہوتی ہے۔“

**4385 -** وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ أَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِيُطْلَعَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ هَذَا الْبَابِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَجَاءَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَدَخَلَ مِنْهُ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا أَنَا بِالَّذِي أَنْتَهِى حَتَّى أَبَايْتَ هَذَا الرَّجُلَ فَأَنْظِرْ عَمَلَهُ قَالَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي دُخُولِهِ عَلَيْهِ قَالَ:

فَنَاولَنِي عِبَاءَةً فَاصْطَبَجْتُ عَلَيْهَا قَرِيبًا مِنْهُ وَجَعَلْتُ أَرْمِقُهُ بِعَيْنِي لِيْلَهُ كَلِمَاتُ تَعَارٍ مَسْبُوحٍ وَكَبِيرٍ وَهَلَلٍ وَحَمْدِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ السَّحَرِ قَامَ فَتَوَضَّأْتُمْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَالِئَتِي عَشْرَةَ سُورَةٍ مِنَ الْمَفْصَلِ لَيْسَ مِنْ طَوَالِهِ وَلَا مِنْ قِصَارِهِ يَدْعُو فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اللَّهُمَّ اكْفِنَا مَا أَهَمَّا مِنْ أَمْرِ آخِرَتِنَا وَدُنْيَانَا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ حَتَّى إِذَا فَرَغَ

قَالَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي اسْتِقْلَالِهِ عَمَلَهُ وَاعُودَهُ إِلَيْهِ ثَلَاثًا إِلَى أَنْ قَالَ: فَقَالَ أَخَذَ مَصْجَعِي وَلَيْسَ فِي

لیس غمر علی احد الغمر بکسر الغین المفعلة وسكون الیم هو الحق وقوله تنظف ای تقطر لاحت  
بالحاء المهملة بعدها یاء مثناة تحت ای خاصمت تعار بتشديد الراء ای استیقف

یہ روایت امام بیہقی نے سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ  
ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے ایک جنتی شخص تمہارے سامنے آئے  
گا تو حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور وہاں سے اندر آ گئے۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن  
عمر و جیش نے فرمایا: میں اس بات سے باز نہیں آیا کہ میں اس شخص کے ساتھ رات بسر کروں اور اس کے عمل کے بارے میں جائزہ  
لوں اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے: کہ میں اس کے گھر گیا اس نے مجھے ایک عبا پکڑائی میں اس کی عبا پر اس کے  
قریب لیٹ گیا اور میں رات بھر اس کا جائزہ لیتا رہا جب کبھی بھی وہ بیدار ہوتا تھا تو سبحان اللہ پڑھتا تھا الحمد للہ پڑھتا تھا اللہ  
اکبر پڑھتا تھا لا الہ الا اللہ پڑھتا تھا یہاں تک کہ جب صبح صادق کا وقت قریب آیا تو وہ اٹھا اور اس نے وضو کیا وہ جائے نماز پر گیا  
اور اس نے بارہ رکعت ادا کیں جن میں اس نے مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بارہ سورتیں تلاوت کیں جو زیادہ لمبی بھی نہیں تھیں  
اور زیادہ چھوٹی بھی نہیں تھیں ہر دو رکعت کے بعد وہ تشہد میں دعا کرتا تھا وہ تین دعائیں کرتا تھا وہ یہ کہتا تھا:

”اے اللہ تو مجھے دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا“

”اے اللہ ہماری آخرت اور ہماری دنیا کے جو معاملات ہمارے لئے ضروری ہیں ان کے حوالے سے ہماری کفایت کر لے“

”اے اللہ ہم تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور ہر قسم کی برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں“

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوا..... اس کے بعد راوی نے تذکرہ کیا کہ وہ مستقل یہی عمل کرتا رہا اور وہ  
تین مرتبہ اس کے پاس آتے رہے یہاں تک کہ آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:

”اُس نے بتایا: جب میں اپنے بستر پر آتا ہوں تو میرے دل میں کسی کے لئے ناراضگی نہیں ہوتی۔“

لفظ الغمر سے مراد ناراضگی ہے۔

لفظ تنظف کا مطلب اس کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

لفظ لاحت کا مطلب ہے میرا جھگڑا ہو گیا۔

لفظ تعار کا مطلب ہے وہ بیدار ہوا۔

4386 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ كُلُّ

مَخْمُومٍ الْقَلْبُ صَدُوقُ اللِّسَانِ قَالُوا صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَقِيُّ لَا اِثْمَ فِيهِ  
وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَابْنُ بَيْهَقٍ وَغَيْرُهُ أَطْوَلُ مِنْهُ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا دل ”مخموّم“ ہو اور زبان سچی ہو لوگوں نے عرض کی: زبان کے سچے ہونے کا تو ہمیں پتہ ہے دل



کے "مخوم" ہونے کا کیا مطلب ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پرہیزگار اور نیک شخص کہ جس کے دل میں کوئی گناہ نہ ہو کوئی سرکشی نہ ہو کوئی زنجش نہ ہو اور کوئی حسد نہ ہو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اسے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**4387** - وَرَوَى الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ بَدَلَاءَ أَمْنِي لَمْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِكَثْرَةِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنْ دَخَلُوهَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَسَخَاوَةِ الْأَنْفُسِ وَسَلَامَةِ الصُّدُورِ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْأَوْلِيَاءِ مَرْسَلًا

حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس امت کے ابدال بکثرت نماز روزے یا صدقے کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور (اپنی) طبیعت کی سخاوت اور دلوں کی سلامتی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔"

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے کتاب الاولیاء میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4388** - وَرَوَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِإِيْمَانٍ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مَطْمَئِنَةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً الْحَدِيثُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبَهِيُّ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي الْإِخْلَاصِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"وہ شخص کامیاب ہو گیا جس کا دل ایمان کے لئے خالص ہو گیا اس نے اپنے دل کو سلامتی وال بنا لیا اپنی زبان کو سچا بنایا اپنے نفس کو اطمینان رکھنے والا بنایا اور اس کے اخلاق (یا اس کا ظاہری جسم) ٹھیک ہو۔" الحدیث۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

**التَّوَّاضُّعُ فِي التَّوَّاضُّعِ وَالتَّرْهِيْبُ مِنَ الْكِبَرِ وَالْعَجَبُ وَالْإِفْتِخَارُ**

تواضع کے بارے میں ترغیبی روایات اور تکبر خود پسندی اور فخر کے اظہار کے بارے میں ترہیبی روایات

**4389** - عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حَمَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَتَّبِعِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ

حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

4389- صحیح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها باب الصفات التي يعرف بها في الرب أهل الجنة وأهل النار - حديث: 5218 ابن أبي داود - كتاب الأدب باب في التواضع - حديث: 4271 البحر الرغبار مستدرک - ما روى عیاض بن حماد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 2949 المعجم الكبير للطبرانی - من أسسه عبد الله من أسسه عیاض - حديث: 14819 تنب الإیمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من تعبد الإیمان فصل فيما ورد من الأدب في التشريد عن من أقرض من - حديث: 6378 الأدب المفرد للبخاری - باب السببان تيطان يشهران وشكازان - حديث: 441

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار نہ کرے کوئی شخص کسی دوسرے کے خلاف سرکشی نہ کرے۔“  
یہ روایت امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**4390 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعُ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سر بلندی عطا کرتا ہے۔“  
یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

**4391 -** وَعَنْ نَاصِحِ الْعَنَسِيِّ عَنْ رَكِبِ الْمَصْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ تَوَاضَعَ فِي غَيْرِ مَنْقَصَةٍ وَذَلَّ فِي نَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَأَنْفَقَ مَالًا جَمْعَهُ فِي غَيْرِ مَغْصِيَةٍ وَرَحِمَ أَهْلَ الدَّلِّ وَالْمَسْكِنَةِ وَخَالَطَ أَهْلَ الْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ طُوبَى لِمَنْ طَابَ كَسْبُهُ وَصَلَحَتْ سِرِّيَّتُهُ وَكُرِمَتْ عَلاَنِيَّتُهُ وَعَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرُّهُ طُوبَى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهِ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ إِلَى نَاصِحِ ثِقَاتٍ وَقَدْ حَسَنَ هَذَا الْحَدِيثُ أَبُو عَمْرٍو النَّمْرِيُّ وَغَيْرُهُ  
وَرَكِبَ قَالَ الْبَغَوِيُّ لَا أَذْرِي سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ لَا وَقَالَ ابْنُ مَنْدَه لَا نَعْرِفُ لَهُ صُحْبَةً وَذَكَرَ غَيْرُهُمَا أَنَّ لَهُ صُحْبَةً وَلَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ

صحیح عنسی نے حضرت ركب مصری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو کسی کمی کے بغیر تواضع اختیار کرتا ہے اور مانگے بغیر خود کو عاجز قرار دیتا ہے اور وہ مال خرچ کرتا ہے جو اس نے کسی گناہ کے نتیجے میں خرچ نہیں کیا ہوتا وہ کمزور غریب لوگوں پر رحم کرتا ہے اور سمجھ بوجھ رکھنے والوں اور حکمت والوں کے ساتھ گھل مل کے رہتا ہے اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جس کی کمائی پاکیزہ ہو اس کا بستر ٹھیک ہو اس کا ظاہر عزت والا ہو اور وہ لوگوں کے شر سے لاتعلقی رہے اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے اپنے اضافی مال کو خرچ کرتا ہے اور غیر ضروری بات سے بچ کے رہتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے صحیح تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اس حدیث کو امام ابو عمر نمری اور دیگر حضرات نے حسن قرار دیا ہے۔

حضرت ركب مصری رضی اللہ عنہ کے بارے میں علامہ بغوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سماع کیا ہے یا نہیں کیا ہے ابن مندہ کہتے ہیں: ہمیں ان کے صحابی ہونے کا پتہ نہیں ہے دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے تاہم مجھے ان کے حوالے سے کسی اور حدیث کا علم نہیں ہے۔

**4392 -** وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرٌّ مِنْ

الْكِبَرُ وَالْفُلُوحُ وَالَّذِينَ دَخَلَ الْجَنَّةَ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى  
شَرْطِهِمَا وَلَقَدْ صَبَّحَهُ بَعْضُ الْحَفَاطِ

الْكَنْزُ بِالنُّونِ وَالْوَاوِ وَلَيْسَ بِمَشْهُورٍ وَتَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ فِي الدِّينِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ تکبر، خیانت اور قرض سے لا تعلق ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے  
امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق  
صحیح ہے۔

بعض حافظان حدیث نے اس میں لفظ ”کنز“ نقل کیا ہے لیکن یہ لفظ مشہور نہیں ہے قرض سے متعلق باب میں اس کے  
بارے میں کلام پہلے گزر چکا ہے۔

**4383** - وَعَنْ طَارِقٍ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الشَّامِ وَمَعَا أَبُو عُبَيْدَةَ فَأَتَوْا عَلَى مَخَاضَةٍ وَعَمْرٍ  
عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَنَزَلَ وَخَلَعَ خُفَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ وَأَخَذَ بِرِجَامٍ نَاقَتَهُ فَنَخَّضَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ يَا أَمِيرَ  
الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ تَفْعَلُ هَذَا مَا يَسُرُّنِي أَنْ أَهْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوكَ فَقَالَ أَوْهَ وَكَلَّوْا بِقُلْ ذَا غَيْرُكَ أَبَا عُبَيْدَةَ جَعَلَتْ  
نِكَالًا لَأَمَةٍ مُحَمَّدًا أَنَا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْغَيْرَ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللَّهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللَّهُ  
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

طارق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے ہم لوگوں کے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے  
وہ لوگ استقبال کے لیے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے وہ اس سے نیچے اترے انہوں نے اپنے جوتے اتارے اور اپنے  
کندھے پر رکھ لئے اور اپنی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور چل پڑے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ یہ کر رہے ہیں؟  
مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس شہر کے لوگ آپ کو اس حال میں دیکھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس ہے اے ابو عبیدہ  
! کاش یہ بات تمہارے علاوہ کسی اور نے کہی ہوتی تو پھر میں اسے حضرت محمد ﷺ کی امت کے سامنے عبرت کا نشان بنا دیتا ہم  
لوگ کمتر لوگ تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے ہمیں عزت عطا کی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس چیز کے ذریعے عزت عطا کی ہے  
اگر ہم اس کی بجائے کسی اور حوالے سے عزت حاصل کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلت کا شکار کر دے گا۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4384** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ  
لِلَّهِ دَرَجَةً يَرْفَعَهُ اللَّهُ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ اللَّهُ فِي أَعْلَى عِلْمِينَ وَمَنْ تَكَبَّرَ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةً يَضَعُهُ اللَّهُ دَرَجَةً حَتَّى  
يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ سَافِلِينَ وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ يَعْمَلُ فِي صَخْرَةٍ صَمَاءَ لَيْسَ عَلَيْهَا بَابٌ وَلَا سَكْوَةٌ لَخَرَجَ مَا غِيْبَهُ  
لِلنَّاسِ كَمَا نَا مَا كَانَ

رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجِدَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ كِلَاهُمَا مِنْ طَرِيقٍ دَرَجَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْهُ وَلَيْسَ عِنْدَ ابْنِ مَسَاجِدَ وَلَا ابْنِ حَبَّانٍ أَنْ أَخَذَ كُتُبَهُ إِلَى آخِرِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اعلیٰ علیین میں شامل کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ایک درجے کا تکبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ کم کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اسفل سافلین میں شامل کر دیتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی بند پتھر کے اندر عمل کرے جس کا کوئی دروازہ یا کوئی کھڑکی نہ ہو تو وہ اس چیز کو لوگوں سے چھپا بھی لے تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا خواہ وہ جو بھی ہو۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے دراج کے حوالے سے ابو الہیثم کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”اگر تم میں سے کوئی ایک شخص..... اس کے بعد سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔“

4395 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ تَوَاضَعَ لِي هَكَذَا وَجَعَلَ بَاطِنُ كَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَذْنَاهَا رَفَعَتْهُ هَكَذَا وَجَعَلَ بَاطِنُ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ وَرَفَعَهَا نَحْوَ السَّمَاءِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُزَارُ وَرَوَاهُمَا مُتَّحَجَّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَلَفْظُهُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمَنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضِعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ وَقَالَ انْتَعَشَ نَعَشَكَ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَفِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ قَصَصَهُ اللَّهُ وَقَالَ اخْسَأْ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ) ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص میرے لئے اس طرح تواضع اختیار کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھیلی کارخ زمین کی طرف کر کے اشارہ کیا اور اسے زمین کے قریب کر دیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ) تو میں اُسے اس طرح بلند کرتا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھیلی کارخ آسمان کی طرف کیا اور اسے آسمان کی طرف بلند کیا۔“

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے ان دونوں کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم تواضع اختیار کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے وہ فرماتا ہے: تم سر بلندی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں سر بلندی عطا کرے گا تو وہ لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہوگا اور اپنے من میں چھوٹا ہوتا ہے اور جو شخص تکبر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کمتر کر دیتا ہے اور فرماتا ہے: تم رُسوا ہو جاؤ! ایسا شخص لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے اور اپنی نظروں میں بڑا ہوتا ہے۔“

**4388** - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا لِي رَأْسُهُ حِكْمَةٌ بِيَدِ مَلِكٍ فَإِذَا تَوَاضَعَ قِيلَ لِلْمَلِكِ ارْزُقْ حِكْمَتَهُ وَإِذَا تَكَبَّرَ قِيلَ لِلْمَلِكِ ضَعِ حِكْمَتَهُ

وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ بِسَنَدِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ

الْحِكْمَةُ بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ هِيَ مَا تَجْعَلُ فِي رَأْسِ الدَّابَّةِ كَاللِّجَامِ وَنَحْوَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر آدمی کے سر میں حکمت (یعنی لگام) ہوتی ہے جو کسی فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے جب آدمی تواضع اختیار کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کی لگام کو اوپر کر دو اور جب آدمی تکبر اختیار کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کی لگام کو نیچے کر دو۔“  
یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے اس کی مانند حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان دونوں کی سند حسن ہے۔

لفظ حکمت سے مراد وہ چیز ہے جو جانور کے سر میں ڈالی جاتی ہے جیسے لگام وغیرہ۔

**4389** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ رَفَعَهُ اللَّهُ وَمَنْ ارْتَفَعَ عَلَيْهِ وَضَعَهُ اللَّهُ . وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا کرتا ہے اور جو شخص اس کے سامنے خود کو بلند ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4390** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ يَرَانِي يَرَانِي اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يَسْمَعُ يَسْمَعُ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ تَطَاوَلَ تَعْظِيمًا يَخْفِضُهُ اللَّهُ وَمَنْ تَوَاضَعَ خَشْيَةً يَرْفَعُهُ اللَّهُ الْحَدِيثُ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ الْمَسْعُودِيِّ وَلَيْسَ فِي أَصْلِي رَفَعَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص دکھاوا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دکھاوے کو بھڑکاتا ہے جو شخص شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے شہرت کی حصول کی خواہش کو ظاہر کر دیتا ہے جو شخص خود کو بڑا ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے جو شخص خشیت کی وجہ سے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے۔“ الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے مسعودی کی روایت کے طور پر نقل کی ہے اور میری اصل کے مطابق یہ روایت مرفوع نہیں ہے۔

**4391** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْكِبْرَ فَإِنَّ الْكِبْرَ يَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَإِنْ عَلَيْهِ الْعِبَاءُ . وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَوَاتِهِ ثَلَاثٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ تکبر سے بچو! کیونکہ تکبر آدمی میں موجود ہوتا ہے خواہ اس کے جسم پر عام سالباں ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔



**4400** - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ أَحْبَبِكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنْ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرَاوُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفِيهِقُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرَاوِينَ وَالْمُتَشَدِّقِينَ فَمَا الْمُتَفِيهِقُونَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِيهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَتَقْدِمُ

الثَّرَاوِينَ بَشَاءٍ بَيْنَ مَثَلَيْنِ مَفْتُوحَتَيْنِ وَتَكَرُّبِ الرِّاءِ هُوَ الْكَثِيرُ الْكَلَامِ تَكْلُفًا وَالْمُتَشَدِّقُ هُوَ الْمُتَكَلِّمُ بِمَلَاءِ شَدَقِهِ تَفَاصِحًا وَتَعَاضُفًا وَاسْتِعْلَاءً عَلَى غَيْرِهِ وَهُوَ مَعْنَى الْمُتَفِيهِقِ أَيْضًا

\*\*\* حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف کے ساتھ کلام کرتے ہوں گے، نادانی فصیح گفتگو کرتے ہوں گے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! لفظ ”ثرثارین“ اور لفظ ”متشددین“ کا تو ہمیں پتہ ہے، لفظ ”متفہقون“ سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تکبر کرنے والے لوگ۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام احمد امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ ثرثار سے مراد تکلف کے ساتھ کثرت سے کلام کرنا ہے۔

لفظ متشددی سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنی باتیں بھر کر کلام کرے جو فصاحت کے اظہار کے لئے یا اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے یا دوسرے کے سامنے اپنی حیثیت نمایاں کرنے کے لئے ہو۔

لفظ متفہق کا بھی یہی مطلب ہے۔

**4401** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

4401- صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان باب ما جاء فی الطاعات وثوابها - ذکر البر والعباد ما من من تفرع عنہ فی اللہ  
فصل فی البر والعباد حدیث: 329 المستمرك على الصبيحين للعالم - كتاب البر والعباد وأما حدیث سمرق بن جندب -  
حدیث: 187 من أبي داود - كتاب اللباس باب ما جاء فی الكبر - حدیث: 3585 من ابن ماجه - كتاب البر والعباد  
من الكبر والنواضع - حدیث: 4173 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب ما ذكر فی الكبر - حدیث: 26039 معرفة السنن  
والآثار للبيهقي - كتاب المكتاتب باب المكتاتب - أهايت للشافعي لم يذكرها فی الكتاب حدیث: 6355 سنن أحمد بن  
عبد الله بن أبي حمزة رضى الله عنه - حدیث: 7221 سنن الطيالسي - أهايت النساء ما أئتمت أمه لفريرة - والذعر أسود  
مسلم حدیث: 2498 سنن الحميري - باب جامع عن أبي حمزة حدیث: 1096 المعجم الأوسط للطبراني - باب العین من  
اسم العبد الرحمن - حدیث: 4797 المعجم الصغير للطبراني - من اسم جعفر حدیث: 332 سنن النسابة للقضاة  
الكبرياء رواتي والعظمة إزارى حدیث: 1337 تعب الییمان للبيهقي - التابع والثلاثون من تعب الییمان فصل فی النواضع  
حدیث: 7912 الأدب المفرد للبخاری - باب الكبر حدیث: 570

وَمَسْلَمٌ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعِزَّ إِزَارَهُ وَالْكِبْرِيَاءَ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذْبَتَهُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِي مُسْتَخْرِجِهِ مِنَ الطَّرِيقِ الَّذِي أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَفْظُهُ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعِزَّ إِزَارِي وَالْكِبْرِيَاءَ رِدَائِي فَمَنْ نَازَعَنِي شَيْئًا مِنْهُمَا عَذْبَتَهُ

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْكِبْرِيَاءَ رِدَائِي وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عزت میرا تہبند ہے اور کبریائی میری چادر ہے جو شخص (ان کے حوالے سے) میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے عذاب دوں گا۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے برقانی نے اسے اپنی ”مستخرج“ میں اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس کے ساتھ امام مسلم نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: غلبہ میرا تہبند ہے کبریائی میری چادر ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے عذاب دوں گا۔“

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے عظمت میرا تہبند ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔“

**4402 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْكِبْرِيَاءَ رِدَائِي وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ بِكِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے عظمت میرا تہبند ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے ان دونوں نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**4403 -** وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَسْأَلُ عَنْهُمْ رَجُلٌ نَارَ اللَّهِ رِدَاءَهُ فَإِنَّ رِدَاءَهُ الْكِبْرُ وَإِزَارَهُ الْعِزُّ وَرَجُلٌ فِي شَكٍّ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ وَالْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَتِهِ وَرَوَاهُ الطَّبْرَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ أَطْوَلَ مِنْهُ

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین لوگ ایسے ہیں جن سے سوال نہیں کیا جائے گا (یعنی انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا) ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے بارے میں مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کی چادر کبریائی ہے اور اس کا تہبند عزت ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں شک کرتا ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4404 - وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ جَوَاطٍ مُسْتَكْبِرٍ . وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ  
الْعَتَلُ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَالْأَنْاءُ وَتَشْدِيدُ اللَّامِ هُوَ الْغُلِيظُ الْجَافِي  
وَالْجَوَاطُ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ وَبِالْأَنْاءِ الْمُعْجَمَةُ هُوَ الْجَمُوعُ الْمَنُوعُ وَقِيلَ الضَّخْمُ الْمَخْتَالُ لِي  
مِثْلِهِ وَقِيلَ الْقَصِيرُ الْبَطِينُ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سخت مزاج کنجوس اور متکبر شخص (جہنمی ہے)۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ العتل سے مراد سخت مزاج شخص ہے۔

لفظ الجواط سے مراد جو شخص مال جمع کرتا ہو اور دوسروں کو نہ دیتا ہو ایک قول کے مطابق وہ مونا تازہ شخص ہے جو چلنے میں تکبر کا اظہار کرتا ہے اور ایک قول کے مطابق چھوٹے قد کا مونا شخص مراد ہے۔

4405 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَاطُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ .

قَالَ وَالْجَوَاطُ الْغُلِيظُ الْفَظ . وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”سخت مزاج شخص اور متکبر (لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: لفظ ”جواط“ سے مراد سخت مزاج شخص ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4406 - وَعَنْ سَرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سَرَّاقَةَ لَا تُخْبِرُكَ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمَا أَهْلُ النَّارِ فَكُلُّ جَعْظَرِي جَوَاطٍ مُسْتَكْبِرٍ وَأَمَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَالضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوبُونَ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت سراقہ بن مالک بن عستم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں اہل جنت اور اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے تو (دنیا) ہر بد دماغ، سخت مزاج، متکبر شخص (جہنمی ہے) اور جہاں تک اہل جنت کا تعلق ہے (تو دنیا میں) کمزور اور مغلوب لوگ (جنتی ہیں)۔

یہ روایت امام طبرانی نے کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4407** - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ قَالَ لَا أَخْبِرُكُمْ بِشَرِّ عِبَادِ اللَّهِ أَلْفَظَ الْمُسْتَكْبِرِ إِلَّا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ الضَّعِيفِ الْمُسْتَضْعَفِ ذُو الطَّمَرِينَ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَهَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے برے بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو سخت مزاج اور متکبر ہو کیا میں تمہیں اللہ کے بہتر بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو کمزور اور متکسر المزاج ہو جس نے عام سے کپڑے پہنے ہوئے ہوں اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن اس کی حالت یہ ہو) کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف محمد بن جابر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

**4408** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ لِقَاءِ النَّارِ فِي الْجَبَارُونَ وَالْمُسْكِرُونَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فِي ضِعْفِ الْمُسْلِمِينَ وَمَسَاكِينِهِمْ لَقَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّكَ الْجَنَّةُ رَحِمْتَ أَرْحَمَ بَكَ مِنْ أَشَاءَ وَإِنَّكَ النَّارُ عَذَابِي أَعَذَبَ بَكَ مِنْ أَشَاءَ وَلِكُلِّكُمْ مَا عَلَى مَلُوكِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی جہنم نے کہا: میرے اندر زبردست اور متکبر لوگ آئیں گے جنت نے کہا: میرے اندر کمزور مسلمان اور مسکین لوگ آئیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا کہ تم جنت ہو جو میری رحمت ہے اور تمہارے ذریعے میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم جہنم ہو جو میرا عذاب ہے میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرتا میرے ذمہ ہے۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4409** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَرْكَبُهُمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٌ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ الْعَائِلُ بِالْعَمَلِ هُوَ الْفَقِيرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین (قسم کے) لوگ ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام نہیں کرے گا ان ترکیہ نہیں کرے گا ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا یوزہازانی جھوٹا حکمران اور غریب متکبر۔“  
یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔  
لفظ العائل سے مراد غریب شخص ہے۔

**4410** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ الْبِاعُ الْحِلَافَ وَالْفَقِيرَ الْمُخْتَالَ وَالشَّيْخَ الزَّانِي وَالْإِمَامَ الْجَائِرَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

\*\*\* اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”چار (قسم کے) لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، قسمیں اٹھا کر چیزیں فروخت کرنے والا، غریب متکبر، یوزہازانی اور ظالم حکمران۔“

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4411** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى أَوَّلِ ثَلَاثٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ أَمِيرٌ مُسْلَطٌ وَذُو ثَرَوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِيهِ وَفَقِيرٌ لَخُور رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحَيْهِمَا

\*\*\* ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے (زبردستی) مسلط ہونے والا حکمران، ایسا مال دار شخص جو اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا اور متکبر غریب۔“  
یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4412** - وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ وَالْعَائِلُ الْمَزْهُو . رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ الْمَزْهُو هُوَ الْمَعْجَبُ بِنَفْسِهِ الْمَتَكَبِّرُ

\*\*\* حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین (قسم کے) لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے، یوزہازانی، جھوٹا حکمران اور غریب متکبر۔“  
یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ المزہو سے مراد خود پسندی کا شکار، تکبر کرنے والا شخص ہے۔

**4413** - وَعَنْ نَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُسْكِينٌ مُسْتَكْبِرٌ وَلَا شَيْخٌ زَانٍ وَلَا مَنَانٌ عَلَى اللَّهِ بِعَمَلِهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ الصَّبَّاحِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ وَرَوَاتِهِ إِلَى الصَّبَّاحِ ثَقَاتٌ



❀ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”غریب متکبر بوڑھا زانی اور اپنے عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر احسان جتانے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے صباح بن خالد بن امیہ کے حوالے سے نافع سے نقل کی ہے اور صباح تک اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**4414** - وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ مَضَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَبَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا يَبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ هَذَا يَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ كِبَرٍ كَبِهَ اللَّهُ لُوجْهَهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ

❀ ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی ملاقات مروہ پہاڑی پر ہوئی یہ دونوں حضرات بات چیت کرتے رہے پھر حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما تشریف لے گئے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رونے لگے تو ایک شخص نے کہا: اے ابوعبد الرحمن! آپ کیوں رورہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: ان صاحب نے یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس شخص کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4415** - وَلِيُّ أُخْرَى لَهُ أَيْضًا رَوَاهُمَا رِوَاةُ الصَّحِيحِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِنْسَانٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ كِبَرٍ

❀ ایک اور روایت جو ان سے منقول ہے اس میں یہ بات مذکور ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر موجود ہوگا۔“

**4416** - وَعَنْ عَقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَفِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ كِبَرٍ تَحُلْ لَهُ الْجَنَّةُ أَنْ يَرْبُحَ رِبْحَهَا وَلَا يَرَاهَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ شَهْرٍ بَنِ حَوْشَبٍ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَسْمَعْ عَنْهُ

❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو بھی شخص فوت ہو اور فوت ہونے کے وقت اس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا تکبر موجود ہو تو ایسا نہیں ہوگا کہ اس کے لئے جنت حلال ہو جائے یا وہ اس کی خوشبو محسوس کرے اگرچہ وہ اسے دیکھے نہیں۔“ الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے شہر بن حوشب کے حوالے سے ایک شخص سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا۔

**4417** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ فِي السُّوقِ وَعَلَيْهِ حَزْمَةٌ مِنْ حَطَبٍ فَقِيلَ لَهُ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى هَذَا وَقَدْ أَخَذَكَ اللَّهُ عَنْ هَذَا قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَدْفَعَ الْكِبَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ خِرْدَلَةٌ مِنْ كِبَرٍ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْأَصْبَهَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مِثْقَالُ خِرْدَلَةٍ مِنْ كِبَرٍ

✽ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ان کا گزر بازار سے ہوا انہوں نے لکڑیوں کا گٹھا اٹھایا ہوا تھا ان سے کہا گیا: آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بے نیاز کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: میں یہ چاہ رہا تھا کہ تکبر کو پرے کر دوں کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اسے امام اصہبانی نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”ذُرَّے کے وزن جتنا تکبر ہوگا۔“

**4418 -** وَعَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ يَخْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُورِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذَّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَسَاقُونَ إِلَى سَجَنٍ فِي جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ بُولَسٌ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يَسْقُونَ مِنْ عَصَاةٍ أَهْلُ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ بُولَسٌ بِضَمِّ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَسُكُونِ الْوَاوِ وَفَتْحِ اللَّامِ بَعْدَهَا سِينٌ مُهْمَلَةٌ وَالْخَبَالُ بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُفْجَمَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ

✽ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی طرح انسانی شکل میں اٹھایا جائے گا ہر طرف سے ذلت انہیں اپنی لپیٹ میں لے گی پھر انہیں جہنم میں موجود ایک قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام ”بولس“ ہوگا وہاں سب آگوں سے زیادہ آگ ہوگی اور وہاں انہیں اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی خون پسینہ اور پیپ وغیرہ) یعنی ”طینہ خبال“ پلایا جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ بولس میں ب پر پیش ہے و ساکن ہے ل پر زبر ہے اس کے بعد س ہے۔

لفظ الخبال میں خ پر زبر ہے اس کے بعد ب ہے۔

**4419 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ

4419- صحیح مسلم - کتاب الایمان باب تحریم الکبر وینه - حدیث: 156 مسند ابن عروانہ - کتاب الایمان بیان السماوی النبی إذا قالها المہر أو عملها لم یدخل الجنة - حدیث: 68 صحیح ابن حبان - کتاب الریة والتطیبات ذکر ما یستحب للمہر تحسین تیابہ وعملہ إذا قصد به غیر - حدیث: 5544 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الایمان وأما حدیث مسند - حدیث: 68 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حدیث: 3678 المسند الأوسط للطبرانی - باب العین من اسمہ عبد الرحمن - حدیث: 4770 المسند الكبير للطبرانی - باب المصدر ما أسند أبو أمامة - حدیث: 7686

كَانَ لِي قَلْبُهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كَبَرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يَحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يَحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ  
بَطَرُ الْحَقِّ يَفْتَحُ الْبَاءَ الْمُوَحَّدَةَ وَالطَّاءَ الْمُهْمَلَةَ جَمِيعًا هُوَ دَفَعَهُ وَرَدَهُ  
وَعَمَطُ النَّاسِ يَفْتَحُ الْغَيْنَ الْمُعْجَمَةَ وَسُكُونُ الْعِيمِ وَالطَّاءَ الْمُهْمَلَةَ هُوَ احْتِقَارُهُمْ وَازْدِرَائُهُمْ وَكَذَلِكَ  
عَمَصَهُمْ بِالضَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَقَدْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فَقَالَ وَلَكِنَّ الْكِبَرُ مِنْ بَطَرِ الْحَقِّ وَازْدِرَى النَّاسِ وَقَالَ احْتِجَا  
بِرَوَاتِهِ

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: بعض اوقات  
کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اور اس کا جو نامہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جمیل  
ہے اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے تکبر یہ ہے کہ حق سے منہ موڑ لیا جائے اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے گا۔“  
یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

لفظ بَطَرُ الْحَقِّ سے مراد اسے پرے کرنا اور مسترد کر دینا ہے۔  
لفظ غَمَطُ النَّاسِ اس سے مراد لوگوں کو حقیر سمجھنا اور انہیں پرے کرنا ہے۔  
اسی طرح لفظ غَمَصَ کا بھی یہی مفہوم ہے یہ لفظ امام حاکم نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: لیکن تکبر یہ ہے کہ حق  
کو مسترد کر دیا جائے لوگوں کو پرے کر دیا جائے وہ فرماتے ہیں اس روایت کے راویوں سے دونوں حضرات نے استدلال کیا ہے۔  
4420 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ  
قَبْلَكُمْ يَجْرِي زَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خَسَفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا

الْخِيَلَاءُ بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةَ وَنَكْسَرُ وَيَفْتَحُ الْبَاءَ مَمْدُودًا هُوَ الْكِبَرُ وَالْعَجَبُ  
وَيَتَجَلَّجَلُ بِجَمْعِ مِينَ أَيْ يَخُوصُ وَيَنْزِلُ فِيهَا

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”تم سے پہلے زمانے کا ایک شخص تکبر کی وجہ سے تہ بند لٹکا کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا تو وہ قیامت کے دن  
تک زمین میں دھنستا رہے گا۔“

یہ روایت امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ الْخِيَلَاءُ سے مراد تکبر کرنا اور خود پسندی کا شکار ہونا ہے۔

لفظ لَمْ يَتَجَلَّجَلْ سے مراد اس کا اندر دھنسا اور نیچے کی طرف اترنا ہے۔

4421 - وَعَنِ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ  
قَبْلَكُمْ خَرَجَ فِي بَرَدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ يَخْتَالُ فِيهِمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ

الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ زَيْدٍ بِإِسْنَادٍ مُّوَّاهٍ أَحَدُهُمَا مُّتَّحَجَّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص دو سبز چادریں اوڑھ کر جا رہا تھا وہ ان دونوں کو پہن کر تکبر کر رہا تھا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنسا رہے گا۔"

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں سے ایک کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4422 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَحْسَبُهُ رَفَعَهُ أَنْ رَجُلًا كَانَ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ فَبَخْتَرُوا وَاحْتَالَ فِيهَا

فَخَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ ابْنُ زَيْدٍ وَرَوَاهُ الصَّحِيحُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے "مرفوع" حدیث کے

طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"ایک شخص نے سرخ حلقہ پہنا ہوا تھا اور وہ اس میں تکبر کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا تو وہ قیامت تک

اس میں دھنسا رہے گا۔"

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4423 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي

حُلَّةٍ تَعْجِبُهُ نَفْسُهُ مَرَّ جُلَّ رَأْسَهُ بِخِتَالٍ فِي مَشْيِهِ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ . مَرَّ جُلَّ آيٍ مَمْشُطٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک شخص حلقہ پہن کر چل رہا تھا وہ خود پسندی کا شکار تھا اس نے اپنے بالوں میں کنگھی بھی کی ہوئی تھی اور اس کی چال میں

تکبر پایا جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنسا رہے گا۔"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ "مرجل" سے مراد یہ ہے کہ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی۔

4424 - وَرَوَى عَنْ كَرِيبٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي زَفَاقٍ أَبِي لَهَبٍ فَقَالَ يَا كَرِيبُ بَلَعْنَا مَكَانَ كَذَا

رَكْدًا قُلْتَ أَنْتَ عِنْدَهُ الْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَبْخُتَرُ بَيْنَ بَرْدَيْنِ وَيَنْظُرُ إِلَى عَطْفِيهِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ إِذْ

خَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى

کریب بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر ابولہب کی گلی سے گزر رہا تھا انہوں نے

فرمایا: کریب! کیا ہم فداں فداں جگہ پر پہنچ گئے ہیں تو میں نے کہا: اب آپ اس جگہ پر پہنچ گئے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس

رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس جگہ سے

گزر رہا تھا اسی دوران ایک شخص آیا جس نے دو چادریں پہنی ہوئی تھیں وہ اپنی چادروں پر خود پسندی کا شکار ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر اسے اس زمین پر دھنسا دیا تو وہ قیامت کے دن اس میں دھنسا رہے گا۔  
یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

**4425** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أُنْعَاهِدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ بِمَنْ يَفْعَلُهُ خِيَلًا . رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَارِثٍ وَاللَّفْظُ لَهُ وَهُوَ أَمُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَتَقَدَّمَ فِي اللَّبَاسِ أَحَادِيثٌ مِنْ هَذَا  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص تکبر کے طور پر کپڑے کو لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا تہ بند لٹک جاتا ہے اس کے لئے مجھے اس کا خاص خیال رکھنا پڑے گا“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان افراد میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے اسے امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے اس بارے میں احادیث لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

**4426** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهِ أَوْ اخْتَالَ فِي مَشِينَةٍ لَقِيَ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ مُنْجَعٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَالْحَاكِمُ يَنْحُوهُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص خود کو عظیم سمجھتا ہے اور چلنے میں تکبر کرتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4427** - وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَشَتْ أُمِّي الْمُطَيِّطَاءُ وَحَدَمَتُهُمْ قَارِسٌ وَالرُّومُ سَلَطَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ  
رواہ ابن حبان فی صحیحہ ورواہ الترمذی وابن حبان ایضاً من حدیث ابن عمر

المطيطاء بضم الميم وفتح الطاء بين الممملتين بينهما ياء مشاة تحت ممدودا ويقصر هو التبخر ومد اليدين في المشي  
سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:



”جب میری امت تکبر کا اظہار کرتے ہوئے چلے گی اور اہل فارس اور اہل روم ان کے خدمت گزار بن جائیں گے تو وہ ایک دوسرے پر مسلط ہو جائیں گے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اسے ترمذی اور امام ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

لفظ مطیطاء سے مراد تکبر کا اظہار کرنا ہے اور چلتے ہوئے دونوں ہاتھ لہرا کر چلنا ہے۔

**4428** - وَرَوَى عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبَلَى يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا عَنَى وَطَفَى وَنَسِيَ الْمُتَبَدَّا وَالْمُسْتَهْيَ يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا يَخْتَلُّ الدُّنْيَا بِالْدِّينِ بِالشَّهَوَاتِ يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا طَمَعَ بِقَوْدِهِ يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا هَوَىٰ بِضِلَّةِ يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا رَغَبَ يَدُلُّهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ نَعِيمِ بْنِ هَمَارٍ الْغَطَفَانِيِّ اخْصَرْنَاهُ وَتَقَدَّمَ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”وہ بندہ برا ہے جو خیالوں میں رہتا ہے اور تکبر کا شکار ہوتا ہے اور بلند و برتر کبر ذات کو بھول جاتا ہے وہ بندہ برا ہے جو زیادتی کرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے اور بلند و برتر جبار کو بھول جاتا ہے وہ بندہ برا ہے جو بھول چوک کا شکار ہو جاتا ہے اور لہو و لعب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور قبرستان اور بوسیدہ ہونے کو بھول جاتا ہے وہ بندہ برا ہے جو سرکشی اور نافرمانی اختیار کرتا ہے اور آغاز و انجام کو بھول جاتا ہے وہ بندہ برا ہے جو نفسانی خواہشات کی وجہ سے دنیا کو دین کے ساتھ ملا دیتا ہے وہ بندہ برا ہے جس کا لالچ اسے لے کر چلتا ہے وہ بندہ برا ہے جس کی نفسانی خواہشات اس کو گمراہ کر دیتی ہیں وہ بندہ برا ہے جس کو رغبت ذلت کا شکار کرتی ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

**4429** - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِى جَهَنَّمَ وَادِيَا يُقَالُ لَهُ

هَبَبٌ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْكُنَهُ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ أَزْهَرَ بْنِ سِنَانٍ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

هَبَبٌ يَفْتَحُ الْهَاءُ يَنْ وَمَوْحِدَتَيْنِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”ہبب“ ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ہر متکبر اور سرکش شخص کو اس میں ٹھہرائے۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان سب نے اسے ازہر بن سنان سے منقول روایت کے

طور پر نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ "ہبہب" میں دونوں 'ہ' پر زبر ہے۔

**4430** - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَشْجَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يَكْتَبَ فِي الْجَبَارِينِ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ . قَوْلُهُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ أَيْ يَتَوَلَّى وَيَتَكَبَّرُ

حضرت سلمہ بن اشجع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”آدمی مسلسل خود پسندی کا شکار رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام تکبر کرنے والوں میں نوٹ کیا جاتا ہے اور پھر اسے بھی وہی چیز (یعنی عذاب) لاحق ہوتی ہے جو ان (تکبر کرنے والے) لوگوں کو لاحق ہوتی ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”وہ اپنی ذات کو لے جاتا ہے“ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خود کو بلند کرتا ہے اور تکبر کرتا ہے۔

**4431** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَمْ تَذْبُوا الْخَشْيَةَ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ الْعُجْبُ . رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو مجھے تمہارے بارے میں اس چیز کا اندیشہ ہوگا جو اس سے بھی زیادہ بڑی ہے اور وہ خود پسندی ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4432** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ هُنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِأَبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحَمُ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونَنَّ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْجَعَلِ الَّذِي يَدْهَدُهُ الْخَرَاءُ بِأَنْفِهِ إِنْ اللَّهُ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَّرَهَا بِالْأَبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خَلَقَ مِنْ تُرَابٍ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَتَاتِي أَحَادِيثٌ مِنْ هَذَا النَّوعِ فِي التَّرْهيبِ مِنْ احْتِقَارِ الْمُسْلِمِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . الْجَعَلُ بِضَمِّ الْجِيمِ وَفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ دَوِيَّةٌ أَرْضِيَّةٌ

يدْهده أي يدحرج وزنه ومعناه والعيبه بِضَمِّ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَكُسْرُهَا وَتَشْدِيدُ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَكُسْرُهَا وَبَعْدَهَا يَاءٌ مَثْنَاءٌ تَحْتَ مُشَدَّدَةِ أَيضًا هِيَ الْكِبَرُ وَالْفَخْرُ وَالنَّخْوَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”یا تو لوگ اپنے آباء و اجداد پر فخر کرنے سے باز آ جائیں گے وہ آباء و اجداد جو مرچکے ہیں اور جہنم کا ایندھن ہیں یا پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کیڑے سے زیادہ بے حیثیت ہوں گے جو اپنی ناک کے ذریعے اپنی بیٹ کو پرے کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی خود پسندی اور آباء و اجداد پر فخر کرنے کو ختم کر دیا ہے ہر مومن پر ہیز گاری ہے اور ہر گنہگار بد نصیب ہے سب لوگ

اور آدم ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کوئی سے پیدا کیا گیا تھا۔

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اس نوعیت سے متعلق کچھ روایات آگے آئیں گی جو مسلمان کو حقیر سمجھنے کے بارے میں ترمذی روایات سے متعلق باب میں آئیں گی۔

لفظ الجعل اس میں ج پر پیش ہے اور ج پر زبر ہے اس سے مراد ایک چھوٹا سا زمین کا کثیر ہے۔

لفظ یدھدہ وزن اور معنی کے اعتبار سے ید حرج کے وزن پر ہے۔

لفظ العبیدہ اس سے مراد تکبر، غر اور نخوت ہے۔

23 - التَّرهيب من قوله لفاسق أو مبتدع یا سیدی أو نحوها من الكلمات الدالة على التعظيم

باب: کسی فاسق یا بدعتی شخص کو ”یاسیدی“ یا اس جیسے ایسے کلمات کے ذریعے بلانے

کے بارے میں ترمذی روایات جو کلمات تعظیم پر دلالت کرتے ہیں

4433 - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِقِ سَيِّدًا فَإِنَّ

إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اسْعَطَمَ رَبُّكُمْ غَرًْا وَجَلَّ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْسَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالتَّحَاكُمِ وَلَفْظُهُ قَالَ:

”إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلْمَنَافِقِ يَا سَيِّدُ فَقَدْ أَغْضَبَ رَبَّهُ“ - وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ كَذًا قَالَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم کسی منافق کو ”سید“ نہ کہو کیونکہ اگر وہ ”سید“ ہوگا تو تم اپنے پروردگار کو ناراض کر دو گے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ

یہ ہیں:

”جب کوئی شخص کسی منافق کو ”اے سید“ کہتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کو غضناک کر دیتا ہے۔“

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

24 - التَّرهيب في الصدق والترهيب من الكذب

باب: سچ بولنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور جھوٹ بولنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4434 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بَنٍ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَحْدُثُ حَدِيثَهُ جَعِينَ

نَحْلِفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ

قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ

تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِوَاذَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَعْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرُ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبْرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا جَمَعَتْ قَبْلَهَا وَاحْتَلَتْهُنَّ فَعَلْتُ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمُفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّ لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةَ غَزْوِهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَثِيرٌ لَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيَّانَ

قَالَ كُغَبَ لِقُلِّ رَجُلٍ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ ذَلِكَ سَيُخْفِي مَا لَمْ يَنْزِلْ لِيهِ وَحَى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الْبُحَارُ وَالظَّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفَقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَارْجِعَ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا ارْتَدْتُ وَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادِي بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَرْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادِي بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمِمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأَدْرَكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ وَطَفَقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُزْنِي إِنِّي لَا أَرَى لِي أَسْوَأَ إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوضًا عَلَيْهِ فِي الْبَيْتِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كُغَبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بَرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عَطْفِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعَاذَ بَنِي جَبَلٍ بِسَمَاءٍ قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ لَمَّا رَأَى رَجُلًا مَبِيطًا يَمْزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ أَبَا حَيْثِمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو حَيْثِمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُتَأَفِّقُونَ

قَالَ كُغَبُ فَلَمَّا بَلَغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَشَى لَطَفْتُكَ أَتَذَكِّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَا أَخْرَجَ مِنْ مَسْخَطِهِ عَدَا وَاسْتَعِينَ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَلَّ قَادِمًا رَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فَاجْمَعْتُ صَدَقَهُ وَصَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْحِدِ فَرَكَّعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَتَعَذَّرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضَعَةِ وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ عِلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلِمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمُ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى فَجِئْتُ آمِشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا



تخلفك ألم تكن قد ابتعت ظهورك فقلت يا رسول الله إني والله لو جلست عند غيرك من أهل الدنيا لرأيت  
إني سأخرج من سخطه بعذر ولقد أعطيت جدلاً ولكنني والله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب  
ترضى به عني ليوشكن الله أن يسخطك علي ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي فيه إني لأرجو فيه  
عقبي الله عز وجل

وفي رواية عفو الله والله ما كان لي من عذر ما كنت قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنك  
قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما هذا فقد صدق فقم حتى يقضى الله إليك فقمته وثار  
رجال من بنى سلمة فاتبعوني فقالوا والله ما علمناك أذنت ذنباً قبل هذا لقد عجزت في أن لا تكون  
اعتذرت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بما اعتذر إليه المخلفون فقد كان كافيك ذنبك استغفار  
رسول الله صلى الله عليه وسلم لك قال فوالله ما زالوا يؤنبوني حتى أردت أن أرجع إلى رسول الله صلى  
الله عليه وسلم فاكذب نفسي قال ثم قلت لهم هل لقي هذا معي أحد قالوا نعم لقيه معك رجلان قال مثل  
ما قلت وقيل لهما ما قيل لك قال قلت من هما قالوا مرارة بن ربيعة العامري وهلال بن أمية الواقفي قال  
فذكروا لي رجلين صالحين قد شهدا بدرًا فيهما أسوة قال فمضيت حتى ذكروهما لي قال ونهى رسول  
الله صلى الله عليه وسلم المسلمين عن كلامنا أيها الثلاثة من بين من تخلف عنه

قال فاجتنبنا الناس أو قال تغيروا لنا حتى تنكرت لي في نفسي الأرض فقامت بالأرض التي أعرف  
فلبسنا على ذلك خمسين ليلة فآما صاحبنا فاستكانا وقعدا في بيوتهما يتكلمان وأما أنا فكنت أشب القوم  
واجلداهم فكنت أخرج فأشهد الصلاة وأطوف في الأسواق فلا يكلمني أحد واتي رسول الله صلى الله  
عليه وسلم وهو في مجلسه بعد الصلاة فأسلم فأقول في نفسي هل حرك شفتيه برد السلام أم لا ثم أصلي  
قريباً منه وأسارقه النظر فإذا أقبلت على صلاتي نظر إلي فإذا التفت نحوه أعرض عني حتى إذا طال علي  
ذلك من جفوة المسلمين مشيت حتى تسورت جدار حائط أبي قتادة وهو ابن عمي وأحب الناس إلي  
فسلمت عليه فوالله ما رد علي السلام فقلت يا أبا قتادة أنشدك بالله هل تعلمن إني أحب الله ورسوله قال  
فسكت فعدت فناشدته فسكت فعدت فناشدته فقال الله ورسوله أعلم ففاضت عيناى وتوليت حتى  
تسورت الجدار فبينما أنا أمشي في سوق المدينة إذا بطل من أنباط أهل الشام ممن قدم بطعام يبيعه  
بالمدينة يقول من يدل على كعب بن مالك قال فطفق الناس يشيرون له إلى حتى جاءني فدفع إلي كتاباً من  
ملك غسان وكنت كاتباً فقرأته فإذا فيه أما بعد فإنه قد بلغنا أن صاحبك قد جفاك ولم يجعلك الله بدار  
هوان ولا مضیعة فالحق بنا نواسك قال فقلت حين قرأتها وهذه أيضاً من البلاء فتيممت بها التنور  
فسجرتها حتى إذا مضت أربعون من الخمسين واستلبث الوحى وإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وسلم يأتيني فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن تعتزل امرأتك  
قال فقلت أطلقها أم ماذا أفعل قال لا بل اعتزلها فلا تقربها وأرسل إلى صاحبى بمثل ذلك قال فقلت



لا مرأتى الحقى باهلك فكونى عندهم حتى يقضى الله فى هذا الأمر قال فجاءت امرأة هلال بن أمية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن هلال بن أمية شيخ ضائع ليس له خادم فهل تكره أن أخدمه قال لا ولكن لا يقربك قالت إنه والله ما به حركة إلى شيء والله ما زال يبكى منذ كان من أمره ما كان إلى يومه هذا قال فقال لى بعض أهلى لو استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد أذن لامرأة هلال من أمية أن تخدمه قال فقلت والله لا استأذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يدرينى ما يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استأذنت فيها وأنا رجل شاب قال فلبثت بذلك عشر ليال فكملى لنا خمسون ليلة من حين نهى عن كلامنا

قال لم صليت صلاة الصبح صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينما أنا جالس على الحالة التى ذكر الله عز وجل منا قد ضاقت على نفسى وضافت على الأرض بما رحبت سمعت صوت صارخ أوفى على سلع يقول يا على صوته يا كعب بن مالك أبشر قال فخررت ساجدا وعلمت أن قد جاء لرج قال وأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس بتوبة الله علينا حين صلى صلاة الفجر فذهب الناس يمشروننا فذهب قبل صاحبي مشرؤن وركض رجل إلى فرسا وسعى ساع من أسلم من قبلى وأوفى على الجبل فكان الصوت أسرع من الفرس فلما جاء نبي الذي سمعت صوته يمشرنى نزعته له ثوبى فكسوتهما إياه ببشارته والله ما أملك غيرهما يومئذ واستعرت ثوبين فلبستهما وانطلقت أيمم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلتلقى الناس فوجا فوجا يهنئونى بالتوبة ويقولون وليهناك توبة الله عليك حتى دخلنا المسجد فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم حوله الناس فقام طلحة بن عبيد الله يهرول حتى صافحني وهنأني والله ما قام إلى رجل من المهاجرين غيره

قال فكان كعب لا ينساها لطلحة

قال كعب فلما سلمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يرق وجهه من السرور قال أبشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك أمك قال فقلت أمن عندك يا رسول الله أم من عند الله قال بل من عند الله وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سر استار وجهه حتى كان وجهه قطعة قمر قال وكنا نعرف ذلك قال فلما جلست بين يديه قلت يا رسول الله إن من توأمتي أن أنخلع من مالى صدقة إلى الله وإلى رسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمسك عليك بعض مالك فهو خير لك قال فقلت فإني أمسك سهمي الذي بخير قال وقلت يا رسول الله إنما أنجاني الله بالصدق وإن من توأمتي أن لا أحدث إلا صدقا ما بقيت قال فوالله ما علمت أحدا أبلاه الله فى صدق الحديث منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم إلى يومى هذا وإني لأرجو أن يحفظنى الله فيما بقى

قال فأنزل الله عز وجل لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه فى ساعة العسرة حتى بلغ أنه بهم رؤوف رحيم

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ - حَتَّى بَلَغَ - اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (التَّوْبَةُ)

قَالَ كَعْبٌ وَاللَّهِ مَا أُنِعِمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صَدَقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبْتَهُ فَأَهْلَكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ نَزَلَ الْوَحْيُ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَتَرْضُوا عَنْهُمْ لَتَرْضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَا وَاهُمْ جَهَنَّمَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لَتَرْضُوا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (التَّوْبَةُ) قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خَلَفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبْلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ لِبَايعِهِمْ وَاسْتَغْفِرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ بِذَلِكَ

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَهُ مَا خَلَفْنَا نَخْلُفُ عَنْ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ لِيُخْلِفَهُ إِيَّانَا وَإِذَا جَاؤَهُ أَمْرًا عَمِّنَ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَدَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِي بِنَحْوِهِ مَفْرَقًا مُخْتَصِرًا وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ قِطْعَةً مِنْ أَوَّلِهِ ثُمَّ قَالَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

وَرَى عَنْ الشَّيْءِ إِذَا ذَكَرَهُ بِلَفْظٍ يَدُلُّ عَلَيْهِ أَوْ عَلَى بَعْضِهِ دَلَالَةٌ خُفِيَّةٌ عِنْدَ السَّمَاعِ الْمَفَازِ وَالْمَفَازَةُ هِيَ الْفَلَاةُ لَا مَاءَ بِهَا

بِعَمَادِي بِأَيِّ يَسْطَارِلُ وَيَتَاخَرُ وَقَوْلُهُ تَفَارَطَ الْغَزْوُ أَيُّ قَاتٍ وَقْتَهُ مِنْ أَرَادَهُ وَبَعْدَ عَلَيْهِ إِذْ رَأَاهُ الْمَغْمُوضُ بِالْغَيْنِ وَالصَّادُ الْمَعْجَمَتَيْنِ هُوَ الْمَعِيبُ الْمَشَارِكُ إِلَيْهِ بِالْعَيْبِ وَيَزُولُ بِهِ السَّرَابُ أَيُّ يَظْهَرُ شَخْصُهُ خِيَالًا إِلَيْهِ أَوْ لَيْسَ عَلَى سَلْعٍ أَيُّ طَلَعَ عَلَيْهِ وَسَلْعٌ جَبَلٌ مَعْرُوفٌ فِي أَرْضِ الْمَدِينَةِ أَيْسَمُ أَيُّ اقْصَدَ أَرْجَأَ أَمْرًا آخِرُهُ وَالْأَرْجَاءُ التَّأَخِيرُ وَقَوْلُهُ قَالَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ بَفَتْحِ الهمزة وَالْعَيْنِ الْمُهِمْلَةِ جَمِيعًا وَسُكُونِ الصَّادِ الْمُهِمْلَةِ أَيُّ أَمِيلَ إِلَى الْبَقَاءِ فِيهَا وَأَشْتَهَى ذَلِكَ وَالصَّعْرُ الْمِيلُ وَقَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي الْخَدِّ خَاصَّةً

عبداللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا جو اس بارے میں تھا کہ جب وہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی میں کبھی بھی نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا صرف غزوہ تبوک میں ایسا ہوا تھا اس کے علاوہ میں غزوہ بدر میں بھی شریک نہیں ہوا تھا لیکن اس میں شریک نہ ہونے والے کسی شخص پر عتاب نہیں کیا گیا تھا اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ مسلمان قریش کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے سے طے شدہ صورت حال کے بغیر انہیں اور ان کے ان دشمن کو اکٹھا کر دیا تھا (جس کی وجہ سے غزوہ بدر رونما ہوا تھا) میں شب عقبہ میں بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس کے بدلے میں مجھے غزوہ بدر کی شرکت کا شرف حاصل ہوا ہوتا اگرچہ لوگوں میں غزوہ بدر کا ذکر شب عقبہ سے زیادہ ہوتا ہے۔

میرا واقعہ یہ ہے: جب میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا، اُس وقت میں جتنا قوی تھا، میں اس سے پہلے کبھی اتنا طاقتور نہیں تھا، اور اس سے پہلے کبھی اتنا خوشحال نہیں تھا، جب میں اس غزوہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا، اللہ کی قسم اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں، لیکن اس غزوہ تبوک کے موقع پر میرے پاس دو سواریاں بھی تھیں، نبی اکرم ﷺ جب بھی کسی غزوہ میں شرکت کے لئے تشریف لے جاتے تھے، تو پہلے اظہار نہیں کرتے تھے، لیکن اس غزوہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ نے ارادہ کیا، تو وہ شدید گرمی اور طویل سفر والا غزوہ تھا، جس میں دیرانوں کو عبور کرنا تھا، اور اس میں بہت سے دشمن کا سامنا کرنا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے سامنے اصل صورت حال واضح کر دی، تاکہ وہ لوگ اپنی جنگ کے لئے اچھی طرح تیاری کر لیں، آپ ﷺ نے انہیں منزل مقصود کے بارے میں بھی بتا دیا، جہاں مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانا تھا، اُس وقت یہ نہیں ہوتا تھا کہ لوگوں کے نام سرکاری دیوانوں میں نوٹ کیے جاتے تھے۔

حضرت کعب بن جحش بیان کرتے ہیں: جو بھی شخص اس جنگ میں حصہ نہیں لینا چاہتا تھا، وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس کا معاملہ پوشیدہ رہے گا، جب تک اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وحی نازل نہیں ہوتی، جب نبی اکرم ﷺ اس غزوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہونے لگے، تو اس وقت پھل تیار ہو چکے تھے، سائے پھل چکے تھے، میں ان کی دیکھ بھال کر رہا تھا، نبی اکرم ﷺ سامان تیار کر رہے تھے، مسلمان بھی سامان تیار کر رہے تھے، میں جانتا تھا، تاکہ میں ان لوگوں کے ساتھ تیاری کروں، پھر میں واپس آ جاتا تھا، میں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا، لیکن میں یہ سوچتا تھا کہ میں جب بھی ارادہ کروں گا، تو یہ کام کر لوں گا، میں مسلسل اسی گونگوشا کر رہا، یہاں تک کہ لوگوں نے تیاری مکمل کر لی، اگلے دن صبح روانہ ہونا تھا، اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روانہ ہونا تھا، لیکن میری تیاری مکمل نہیں ہوئی تھی، میں صبح گیا اور میں پھر واپس آ گیا اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی، میں اسی طرح کوتاہی کا شکار رہا، یہاں تک کہ وہ لوگ تیزی کے ساتھ روانہ ہو گئے اور دور چلے گئے، میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں سوار ہو کر ان تک پہنچ جاؤں گا۔

اے کاش! میں ایسا کر لیتا، لیکن میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں تھا، نبی اکرم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد میں آتا تھا، لوگوں کے درمیان جاتا تھا، تو یہ چیز مجھے ممکن کرتی تھی کہ میری طرح پیچھے صرف وہ لوگ رہے تھے، جن کے بارے میں منافقت کا شبہ پایا جاتا تھا، یا وہ لوگ رہ گئے تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا تھا، جو ضعیف تھے، تبوک پہنچنے تک نبی اکرم ﷺ کو میرا خیال نہیں آیا، وہاں پہنچ کر ایک دن آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تبوک میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: کعب بن مالک کا کیا معاملہ ہے؟ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی دو چادروں نے اور اس کی خوشحالی نے اسے روک رکھا، تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم نے بری بات کہی ہے، اللہ کی قسم یا رسول اللہ! ہمیں اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے، نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے، آپ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے، اسی دوران آپ ﷺ نے دور سے کسی شخص کے بیوی کو محسوس کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہو! تو وہ حضرت ابوخیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے، یہ وہی صاحب ہیں، جنہوں نے کھجوروں کا ایک صاع صدقہ کیا تھا، تو منافقین نے ان پر تنقید کی تھی۔

حضرت کعب بن جحش بیان کرتے ہیں: جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ نبی اکرم ﷺ تبوک سے واپسی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں، تو مجھے پریشانی نے گھیر لیا، میں یہ سوچتا تھا کہ میں کیا غلط بیانی کروں، جس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی سے نکل آؤں؟ میں

نے جس بارے میں ہر سمجھ دار شخص سے مشورہ کیا جب یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لانے والے ہیں تو باطل مجھ سے دور ہو گیا اور مجھے یہ بات پتہ چل گئی کہ میں جھوٹ کے ذریعے کبھی نجات نہیں پاسکتا تو میں نے سچ بولنے کا ارادہ کر لیا۔

اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ جب بھی تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد میں آتے تھے وہاں دو رکعت ادا کرتے تھے پھر لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہو جاتے تھے جب آپ ﷺ نے ایسا کیا (یعنی جب آپ ﷺ لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوئے) تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کرنے لگے اور آپ ﷺ کے سامنے قسمیں اٹھانے لگے ان لوگوں کی تعداد اسی سے کچھ زیادہ تھی نبی کریم ﷺ ان لوگوں کی ظاہری چیز کو ان سے قبول کرتے تھے ان سے بیعت لیتے تھے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے تھے آپ ﷺ ان کے پوشیدہ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے تھے۔

یہاں تک کہ جب میں آیا اور میں نے سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ یوں مسکرائے جیسے کوئی شخص ناراضگی کے عالم میں مسکراتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آگے آ جاؤ! میں چلا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ کیا تم نے سواری کا جانور خرید نہیں لیا تھا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں آپ کی بجائے کسی اور دنیا دار شخص کے پاس بیٹھ ہوا ہوتا تو میرا یہ خیال ہے کہ میں نے کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے نکل جانا تھا کیونکہ مجھے بات چیت کرنے کی صلاحیت عطا کی گئی ہے لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ پتہ ہے کہ اگر میں آج آپ کے سامنے جھوٹ بولوں گا اور اس کے ذریعے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر آج میں آپ کے ساتھ سچ بولوں گا جس کے نتیجے میں آپ مجھ سے ناراض ہوں گے تو مجھے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ انجام بہر حال اچھا ہوگا (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) مجھے اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید ہے اللہ کی قسم میرا کوئی عذر نہیں ہے میں اس سے پہلے کبھی اتنا طاقتور نہیں تھا اور اتنا زیادہ خوشحال نہیں تھا (جتنا اس وقت تھا) جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے تم اٹھ جاؤ! جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نہیں دیتا میں وہاں سے اٹھا تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے آئے اور ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں ہمیں نہیں علم کہ اس سے پہلے کبھی تم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو کیا تم اس بات سے عاجز آ گئے تھے کہ تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی معذرت پیش کر دیتے؟ جس طرح پیچھے رہنے والے دوسروں لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے معذرت کی تھی تو تمہارے گناہ کے لئے نبی اکرم ﷺ کا تمہارے حق میں دعائے مغفرت کرنا تمہارے لئے کافی ہو جاتا حضرت کعب بن عتبہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم وہ لوگ مسلسل مجھے تنبیہ کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس جا کر اپنی پہلی بات کو غلط قرار دیتا ہوں پھر میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا اس طرح کی صورت حال کسی اور کے ساتھ بھی پیش آئی ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: جی ہاں! دو آدمیوں کے ساتھ اس طرح کی صورت حال پیش آئی ہے انہوں نے بھی وہی بات کہی ہے جو تم نے کہی (یعنی کوئی عذر پیش نہیں کیا) اور ان دونوں کو بھی وہی ہدایت دی گئی ہے جو تمہیں دی گئی ہے میں نے دریافت کیا: وہ دو حضرات کون ہیں؟ ان لوگوں نے بتایا: حضرت مرارہ بن ربیعہ عامری رضی اللہ عنہما اور حضرت ہلال بن امیہ اقفی رضی اللہ عنہما۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے میرے سامنے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا تھا جو غزوہ بدر میں شرکت کر چکے تھے



توان کے طریقے کی پیروی ہی نمونہ تھی جب ان لوگوں نے میرے سامنے ان دونوں حضرات کا ذکر کر دیا تو میں آگیا، نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ہم قین افراد کے ساتھ کلام کرنے سے منع کر دیا جو نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے (اور انہوں نے کوئی عذر پیش نہیں کیا تھا) روئی کہتے ہیں: لوگوں نے ہم سے اجتناب کرنا شروع کر دیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) لوگوں کی صورت حال ہمارے لئے تبدیل ہوگئی یہاں تک کہ زمین بھی مجھے اپنے لئے مختلف محسوس ہوتی تھی یہ وہ جگہ ہی نہیں تھی جس کو میں جانتا تھا اسی طرح پچاس دن گزر گئے۔

میرے باقی دنوں ساتھی تو اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہتے تھے اور روتے رہتے تھے میں ان دنوں کے مقابلے میں نو جوان اور مضبوط جسم کا، لک تھا میں باہر نکلتا تھا نماز میں شریک ہوتا تھا بازار میں گھومتا پھرتا تھا لیکن کوئی میرے ساتھ بات چیت نہیں کرتا تھا نبی اکرم ﷺ جب نماز کے بعد تشریف فرما ہوتے تھے تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آ جاتا تھا جب میں سلام کرتا تھا تو پھر میں دیکھتا تھا کہ کیا آپ نے سلام کا جواب دینے کے لئے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں؟ میں نبی اکرم ﷺ کے قریب ہی نماز داتا تھا اور چوری چھپے آپ ﷺ کو دیکھا کرتا تھا جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو آپ ﷺ بھی میری طرف دیکھ لیتے تھے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو آپ ﷺ رخ دوسری طرف کر لیتے تھے یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی مالتقی میرے لیے طویل ہوگئی تو میں چلتا ہوا آیا اور حضرت ابوقادہؓ کے باغ کی دیوار پھیلائی کر اندر آگیا وہ میرے چچازد تھے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ تھے میں نے انہیں سلام کیا اللہ کی قسم انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے کہا ابوقادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے اپنی بات دہرائی اور دوبارہ انہیں اللہ کا واسطہ دیا وہ پھر خاموش رہے میں نے اپنی دہرائی اور پھر انہیں اللہ کا واسطہ دیا تو انہوں نے (صرف یہ) جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں وہاں سے دیوار پار کر کے واپس آگیا ابھی میں مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہا تھا تو اسی دوران بل شام کا ایک مہطلی جو مدینہ منورہ میں فروخت کرنے کے لئے اناج لے کے آیا ہوا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا کعب بن مالک کے بارے میں کون میری رہنمائی کرے گا؟ تو لوگوں نے اشارہ کر کے میری طرف متوجہ کیا وہ میرے پاس آیا اور اس نے غسان کے بادشاہ کا خط میرے حوالے کیا میں کیونکہ پڑھا لکھا تھا تو میں نے اس خط کو پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا:

”ابعد! ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں رسولی اور ضائع ہونے کی جگہ میں نہیں رہنے دے گا تم ہم سے آلو ہم تمہارا بھرپور خیال رکھیں گے“

حضرت کعبؓ جیٹو کہتے ہیں: جب میں نے وہ خط پڑھا تو میں نے سوچا یہ ایک اور مصیبت ہے میں نے وہ خط لے جا کر تندور میں ڈال دیا یہاں تک کہ جب پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر گئے اور اس دوران وحی نازل نہیں ہوئی تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور بولا: اللہ کے رسول نے تمہیں حکم دیا کہ تم اپنی بیوی سے لاتعلقی رہو میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے طلاق دے دوں؟ یا پھر میں کیا کروں؟ اس نے کہا: جی نہیں! بس تم اس سے لاتعلقی رہو اور اس کے قریب نہ جانا نبی اکرم ﷺ نے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی اس کی مانند پیغام بھیجا تھا میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے واپس کی طرف چلی جاؤ اور وہیں رہو! جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیتا حضرت ہلال ابن



امیہ بن ابی امیہ بن اکریم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں ان کا کوئی خدمت گزار بھی نہیں ہے کیا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میں ان کی خدمت کروں؟ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن وہ تمہارے قریب نہ آنے پائے اس خاتون نے عرض کی: اللہ کی قسم! انہوں نے (آپ سے) منع کرنے بعد سے لے کر اب تک ایسی کوئی حرکت نہیں کی اللہ کی قسم! وہ مسلسل روتے رہتے ہیں جب سے آپ نے انہیں قلم دیئے ہیں اور آج کا دن آگیا ہے حضرت کعب بن جریج بیان کرتے ہیں: میرے گھر والوں میں سے کسی نے مجھ سے کہا اگر تم نبی اکرم رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگ لیتے (تو مناسب تھا) نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ہلال بن امیہ کی بیوی کو بھی تو یہ اجازت دی ہے کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہے میں نے کہا: اللہ کی قسم میں اس عورت کے بارے میں نبی اکرم رضی اللہ عنہ سے اجازت نہیں لوں گا مجھے نہیں معلوم کہ جب میں اس عورت کے بارے میں نبی اکرم رضی اللہ عنہ سے اجازت لوں گا تو نبی اکرم رضی اللہ عنہ مجھے کیا جواب دیں گے؟ میں ایک نوجوان شخص ہوں (سارے کام خود کر سکتا ہوں)۔

حضرت کعب بن جریج بیان کرتے ہیں: اسی طرح دس دن مزید گزر گئے اور ہمارے ساتھ بات چیت پر پابندی لگے ہوئے پچاس دن پورے ہو گئے اس کے بعد میں پچاسویں رات کی صبح فجر کی نماز ادا کر کے اپنے گھر کی چھت پر موجود تھا میں وہیں بیٹھا ہوا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ میری اپنی ذات میرے لئے تنگی کا باعث ہو گئی تھی اور زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود میرے لئے تنگ ہو گئی تھی اسی دوران میں نے ”سُلَیْم“ پہاڑ کے اوپر سے کسی شخص کو بھرپور بلند آواز میں یہ کہتے ہوئے سنا: اس نے اپنی بلند ترین آواز میں یہ کہا: ”اے کعب بن مالک! آپ کے لیے خوشخبری ہے“ تو میں سجدے میں گر گیا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ اب کشادگی آگئی ہے۔

نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے جب فجر کی نماز ادا کر لی تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے تو لوگ ہماری طرف ہمیں خوشخبری سنانے کے لئے چل پڑے میری طرف بھی دو آدمی خوشخبری سنانے کے لئے آئے تھے ان میں سے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر آ رہا تھا اور دوسرا سلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جو دوڑتا ہوا آ رہا تھا وہ پہاڑ پر چڑھ گیا تو اس کی آواز گھوڑے سے پہلے (مجھ تک) پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی جس نے مجھے خوشخبری دی تھی تو میں نے اپنا لباس اتار کر وہ اسے پہننے کے لئے دے دیا یہ اس کی سنائی ہوئی خوشخبری کی وجہ سے تھا اللہ کی قسم میرے پاس اُس وقت اس لباس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا میں نے عاریت کے طور پر دو کپڑے لئے انہیں پہنا اور نکل کھڑا ہوا میرا ارادہ نبی اکرم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا تھا راستے میں مجھے لوگ گروہ درگروہ ملتے اور توبہ قبول ہونے کے حوالے سے مجھے مبارکباد دیتے کہ تمہیں مبارک ہوا اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے۔

یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے وہاں نبی اکرم رضی اللہ عنہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ارد گرد لوگ موجود تھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور تیزی سے چلتے ہوئے آئے انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارکبادی اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ کوئی اور اٹھ کر میری طرف نہیں آیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت کعب بن جریج رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی اس بات کو کبھی نہیں بھولے۔

حضرت کعب بن جریج بیان کرتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم رضی اللہ عنہ کو سلام کیا تو نبی اکرم رضی اللہ عنہ کا چہرہ مبارک خوشی کی وجہ سے

جنگار با تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اپنی پیدائش کے بعد سے لے کر اب تک کے سب سے بہترین دن کی مبارک ہو! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کی طرف سے ہے؟ یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (حضرت کعب بن زہیر بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک یوں جنگارنے لگتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے تو ہمیں اس بات سے پتہ چل جاتا تھا (کہ آپ ﷺ کا مزاج خوش گوار ہے)۔

حضرت کعب بن زہیر بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں اپنے مال سے علیحدگی اختیار کر کے اسے صدقے کے طور پر اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں پیش کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے مال کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کی: پھر خیر میں موجود اپنا حصہ میں اپنے پاس رکھتا ہوں۔

حضرت کعب بن زہیر بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچائی کی وجہ سے نجات عطا کی ہے اور میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اب میں جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بولوں گا۔

حضرت کعب بن زہیر بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے نہیں علم کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو سچ بولنے کے حوالے سے اس طرح کی آزمائش کا شکار کیا ہو جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی ہے اس کے بعد سے لے کر آج تک میں نے (کبھی غلط بیانی نہیں کی) اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی کی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”اللہ تعالیٰ نے تمہاری مہاجرین کی اور انصار کی توبہ قبول کی اور ان لوگوں کی جنہوں نے تنگی کی گھڑی میں ان لوگوں کی پیروی کی“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”بے شک وہ ان کے بارے میں مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور ان تین لوگوں کی جن کے معاملے کو مؤخر کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی تھی“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور بچوں کے ساتھ ہو جاؤ!“

حضرت کعب بن زہیر بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی جو ہدایت نصیب کی تھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی ایسا انعام نہیں کیا جو میرے نزدیک اس بات سے زیادہ عظیم ہو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سچ بیانی کی تھی اگر میں آپ ﷺ کے ساتھ جھوٹ بولتا تو میں ہلاکت کا شکار ہو جاتا جس طرح وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے جنہوں نے غلط بیانی کی تھی جن لوگوں نے غلط بیانی کی تھی جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی تو ان کے بارے میں وہ برے ترین الفاظ استعمال کیے جو کسی کے بارے میں استعمال فرمائے ہوں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”وہ تمہارے سامنے اللہ کے نام کی قسمیں اٹھائیں گے جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تاکہ تم ان سے اعراض کرو تو تم ان لوگوں سے اعراض کرو کیونکہ وہ لوگ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو اس چیز کا بدلہ ہے جو وہ کھاتے ہیں وہ تمہارے سامنے حلف اٹھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ تعالیٰ فسق لوگوں سے راضی نہیں ہوگا۔“

حضرت کعب بن زہیر بیان کرتے ہیں: پیچھے رہنے والے ہم تین افراد تھے کہ جن سے نبی اکرم ﷺ نے اس چیز کو قبول کیا تھا جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کے سامنے حلف اٹھایا اور آپ ﷺ کی بیعت کی اور آپ ﷺ نے لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کی 'نبی اکرم ﷺ کو ہمارے بارے میں توقع تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ نازل کر دیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اور ان تین لوگوں کی جن کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا۔“

اللہ تعالیٰ نے جو بات ذکر کی ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ ہم لوگ جنگ سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے معاملے کو مؤخر کر دیا اور آپ ﷺ کو ہمارے معاملے کے بارے میں یہ توقع تھی 'جوان لوگوں سے مختلف تھا' جنہوں نے آپ ﷺ کے سامنے حلف اٹھایا تھا اور آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کیا تھا اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کے عذر کو قبول کیا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابو داؤد و اور امام نسائی نے اس کی مانند متفرق مقامات پر مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے امام ترمذی نے اس روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

”وری عن اشی“ کا مطلب یہ ہے جب آدمی ایسے الفاظ استعمال کرے جو اس پر یا اس کے کچھ حصے پر سامع کے نزدیک دلالت کرے۔

المفاذ اور المفاذه سے مراد وہ ہے آب و گیاہ جگہ ہے جہاں پانی نہ ہو۔

لفظیتِ مادی سے مراد یہ ہے کہ وہ لمبا ہو جاتا تھا اور موخر ہو جاتا تھا۔

لفظ تفارط الغزو اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اس کا ارادہ رکھتا تھا اس کا وقت فوت ہو جائے اور اس کے لئے وہاں تک پہنچنا دور ہو جائے۔

لفظ المغموض اس سے مراد وہ عیب والی چیز ہے جس کی طرف عیب کے ساتھ اشارہ کیا جائے۔

لفظ یزدول بہ السراب اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص ظاہر ہوا جو محسوس ہو رہا تھا۔

لفظ ادنیٰ علیٰ سلم اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس پر چڑھ گیا۔

سلمہ مدینہ منورہ میں موجود معروف پہاڑ کا نام ہے۔

لفظ ایہم یعنی اقصہ (یعنی میں قصد کرتا ہوں)۔

لفظ ارجاء امرنا اس سے مراد یہ ہے کہ اسے مؤخر کر دیا کیونکہ ارجاء کا مطلب تاخیر کرنا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ انا الیہا اصغر اس سے مراد یہ ہے کہ میں وہاں باقی رہنے کی طرف مائل ہوا اور میں نے اس بات کی

خوابش کی لفظ صعر کا مطلب مائل ہوتا ہے

جوہری کہتے ہیں: یہ خاص طور پر گال (کے ایک طرف لٹک جانے) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اَنْفُسَكُمْ اُضْمِنُ لَكُمْ الْجَنَّةَ اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوا اِذَا التَّمَنْتُمْ وَاَحْفَظُوا فِرَوحَكُمْ وَغَضُوا اَبْصَارَكُمْ وَكَفُّوا اَيْدِيَكُمْ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ الْمَطْلَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ . قَالَ الْحَافِظُ الْمَطْلَبُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عِبَادَةِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنی ذات کے حوالے سے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا جب تم بات چیت کرو تو سچ بولو جب وعدہ کرو تو پورا کرو جب امین بنائے جاؤ تو ادائیگی کرو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کے رکھو۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابن ابودنیائے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں امام حاکم نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب نے اسے مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مطلب نامی راوی نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سنا نہیں کیا ہے۔

4436 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَبَّلُوا لِي سِتًّا أَنْقَبَ لَكُمْ الْجَنَّةَ إِذَا حَدَّثَ كُفُّمْ فَلَا يَكْذِبُ وَإِذَا وَعَدَ فَلَا يَخْلِفُ وَإِذَا أَتَمَنَ فَلَا يَخْنُ غَضُوا أَبْصَارَكُمْ وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَاحْفَظُوا فِرَوحَكُمْ

رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرَوَاهُمْ ثِقَاتٌ إِلَّا سَعْدَ بْنَ سَنَانَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا جب کوئی شخص بات کرے تو غلط بیانی نہ کرے جب وہ وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو اپنے ہاتھ روک کے رکھو اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔“

یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ امام ابو یعلیٰ امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور سعد بن سنان کے عداوہ اس کے تمام ثقہ ہیں۔

4437 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا زَعِيمٌ بَيْنَتِي فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَابْنُ مَاجَةَ فِي حَلِيلِيَّتِ تَقْدِمُ فِي حَسَنِ الْخَلْقِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4437- سنن نسى راور - كتاب الادب باب في حسن الخلق - حديث: 4188 المعجم الاوسط للطبراني - باب العين من اسبه : عبد الرحمن - حديث: 4795 المعجم الكبير للطبراني - باب العاد ما اتى ابو امامة - سليمان بن صبيب البصري قاضي عمر بن عبد العزيز - حديث: 7320 المنن الكبرى للبيهقي - كتاب التوسلات باب : النزاع لا يرد به التمسك ما لم يخرج في - حديث: 19699 المعجم الصغير للطبراني - من اسبه معبد - حديث: 806

”میں اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا خاص ہوں جو جھوٹ بولنا ترک کر دیتا ہے خواہ وہ مزاج کے طور پر ہی کیوں نہ ہو۔“

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے ایک حدیث کے ضمن میں اسے نقل کیا ہے جو اچھے اخلاق سے متعلق باب میں پہلے گزر چکی ہے۔

**4438** - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا بِطَهْرٍ فَمَسَّ يَدَهُ فَتَوَضَّأَ فَتَبِعْنَاهُ فَحَسُونَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى مَا فَعَلْتُمْ قُلْنَا حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يَحْبِبَكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَأَدُوا إِذَا اتَّعَمْتُمْ وَاصْدَقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَحْسِنُوا جَوَارٍ مِنْ جَوَارِكِهِمْ .

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت عبدالرحمن بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوایا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈبو کر وضو کیا بعد میں ہم نے وہ پانی حاصل کیا اور اس کے گھونٹ بھر لیے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے جو کچھ کیا ہے ایسا کیوں کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کریں تو جب تمہیں امین بنایا جائے تو امانت ادا کرو جب تم بات چیت کرو تو سچ بولو اور جو شخص تمہارے ساتھ ہو (یا پڑوس میں آئے) اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4439** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ إِذَا مَنَّ بِكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا حِفْظُ أَمَانَةٍ وَصَدَقَ حَدِيثٌ وَحَسَنَ خَلِيقَةٍ وَعَفَا لِي طَعْمَةٍ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”چار باتیں جب تمہارے اندر ہوں گی تو تمہیں دنیا کی جو بھی چیز نہ ملے تو تم پر کوئی نقصان نہیں ہوگا امانت کی حفاظت کرنا، سچ بولنا، اچھے اخلاق اور کھانے میں احتیاط (یعنی حرام و مشکوک سے پرہیز)۔“

یہ روایت امام احمد امام ابن ابودنیا امام طبرانی اور امام بیہقی نے حسن اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4440** - وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا

مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ فَإِنَّ الصَّدَقَ طَمَآنِينَةً وَالْكَذِبَ رِيَّةً

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات یاد ہے (آپ ﷺ نے



فرمایا تھا۔

”جو چہ تمہیں شک میں مبتلا کرے اس چیز کو چھوڑ کر اس چیز کی طرف چلے جاؤ جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی، کیونکہ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**4441** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ دُو الْقَلْبِ الْمَحْمُومِ وَاللِّسَانِ الصَّادِقِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ عَرَفْنَا اللِّسَانِ الصَّادِقِ فَمَا الْقَلْبُ الْمَحْمُومُ قَالَ النَّفْسُ الَّتِي لَا إِيَّاهُ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا حَسَدَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ عَلَى آثَرِهِ قَالَ الَّذِي يَشْنَأُ الدُّنْيَا وَيُحِبُّ الْآخِرَةَ قُلْنَا مَا نَعْرِفُ هَذَا لَيْسَ إِلَّا رَالِغٌ مَوْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ عَلَى آثَرِهِ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي خَلْقٍ حَسَنٍ قُلْنَا أَمَا هَذَا فَقَبِلْنَا .

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَتَقْدِيمِ لَفْظِهِ وَهَذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَنَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مخموم دل والا اور سچی زبان والا اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! سچی زبان کا تو ہمیں پتہ ہے، مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پرہیزگار پاک و صاف جس میں کوئی گناہ نہ ہو، کوئی سرکشی نہ ہو اور کوئی حسد نہ ہو، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کے بعد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو دنیا کو ناپسند کرتا ہو اور آخرت سے محبت کرتا ہو، ہم نے عرض کی: اپنے درمیان یہ چیز ہمیں صرف رافع میں ملتی ہے جو اللہ کے رسول کے غلام ہیں، اس کے بعد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اچھے اخلاق کا مالک ہو، ہم نے عرض کی: یہ چیز ہمارے اندر پائی جاتی ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

**4442** - وَعَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرُّوا الصَّدَقَ وَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنَّ الْهَلَكَةَ فِيهِ فَإِنَّ فِيهِ النِّجَاةَ .

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ هَكَذَا مَعْضَلًا وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

منصور بن معتمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ سچ بولنے کی کوشش کرو خواہ تم یہ محسوس کرو کہ اس میں ہلاکت ہے، کیونکہ اس میں نجات ہوگی۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے کتاب ”الصمت“ میں اسی طرح معطل روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**4443** - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبَرِّ وَالْبَرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يَكْتُبَ عِنْدَ اللَّهِ صَدِيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبُ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَالْفُجُورُ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يَكْتُبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحِيحُهُ وَاللَّفْظُ لَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچا نوٹ کر لیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے کر جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھوٹا نوٹ ہو جاتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد و امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

**4444** - وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ سچ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4445** - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ یہ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور وہ دونوں جنت میں ہوں گے اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے“

- 4443- صحیح مسلم - کتاب البر والصلۃ والآداب - باب فبح الکذب وحسن العرفہ وفضله - حدیث: 4826 صحیح ابن حبان - کتاب البر والصلۃ - ذکر ما جاء من قول الجنان للموام علی العرفہ فی الدنيا - حدیث: 272 المستدرک علی الصحیحین - لمعاکم - کتاب العلم - فصل: فی توفیر العالم - حدیث: 400 موطا مالک - کتاب الکلام - باب ما جاء فی العرفہ والکذب - حدیث: 1804 من امدادی - ومن کتاب الرقاق - باب: فی الکذب - حدیث: 2669 من ابی داؤد - کتاب الأدب - باب فی التفسیر فی الکذب - حدیث: 4358 من ابن ماجہ - المقدمة - باب اجتناب البدع والجمل - حدیث: 45 جامع معمر بن رانہ - باب القدر - حدیث: 681 مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب الأدب - ما جاء فی الکذب - حدیث: 25073 السن الکبری للبیہقی - کتاب التفسیر - باب: من کان منکلف الکذب بظہرہ غیر مستتر بہ - حدیث: 19367 مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حدیث: 3531 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عبد اللہ بن مسعود - حدیث: 5011 المستدرک لوطی - باب العین - باب من اصابه معمود - حدیث: 8024 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسبه عبد اللہ عبد اللہ بن مسعود السدلی - خطبة ابن مسعود - حدیث: 8397

کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4448** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ قَالَ الصَّدَقُ إِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ وَإِذَا بَرَّ آمَنَ وَإِذَا آمَنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا عَمَلُ النَّارِ قَالَ الْكُذِبُ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ فَجُرَّ وَإِذَا فَجُرَّ كَفَرَ وَإِذَا كَفَرَ يَعْنِي دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ لَهِيْعَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! جنت کا عمل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سچ بولنا جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے جب نیکی کرتا ہے تو ایمان لے آتا ہے اور جب ایمان لے آتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! جہنم کا عمل کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جھوٹ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو کفر کرتا ہے اور جب کفر کرتا ہے (تو یعنی وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے)۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4449** - وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكُذِبَ فَتَنُكَتَ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةٌ حَتَّى يَسُودَ قَلْبُهُ لَيَكُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكَاذِبِينَ ذَكَرَهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ هَكَذَا وَتَقْدِمُ بَنَحْوَهُ مُتَّصِلًا مَرْفُوعًا

امام مالک سے یہ روایت منقول ہے ان تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”آدی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور اس کے دل میں نکتہ لگتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ جھوٹوں میں شمار ہونے لگتا ہے۔“

یہ روایت امام مالک نے ”موطأ“ میں اسی طرح نقل کی ہے اس سے پہلے اس کی مانند روایت متصل سند کے ساتھ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر گزر چکی ہے۔

**4450** - وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أُنَاسِي قَالَا لِي الَّذِي رَأَيْتَهُ يَشُقُّ شِدْقَهُ فَكَذَابَ يَكْذِبُ الْكَذِبَةَ فَتَحْمِلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيَصْنَعُ بِهِ هَكَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هَكَذَا مُخْتَصِرًا فِي الْأَدَبِ مِنْ صَحِيحِهِ وَتَقْدِمُ بِطَوَّلِهِ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے ان دونوں نے مجھے بتایا کہ آپ نے جس شخص کو دیکھا تھا کہ اس کی باچھیں چیری جارہی تھیں تو وہ جھوٹا شخص تھا وہ جھوٹ بولتا تھا اس کی وہ بات نوٹ کی جاتی تھی یہاں تک کہ وہ دور دراز تک پھیل جاتی تھی قیامت تک اس شخص کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا۔“

یہ روایت امام بخاری نے اسی طرح مختصر روایت کے طور پر اپنی ”صحیح“ کے کتاب الادب میں نقل کی ہے اس سے پہلے یہ طویل

روایت کے طور پر نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

**4449 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا

حَدَّثَ كَذِبًا وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

وَزَادَ فِي مُسْلِمٍ فِي رِوَايَةٍ لَهُ: وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے جب عہد کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں زائد ہیں:

”خواہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔“

**4450 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعُ

مِنْ كُنْ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَ فِيهِ خُصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خُصْلَةٌ الْيَقَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا إِذَا ائْتَمَنَ خَانَ

وَإِذَا حَدَّثَ كَذِبًا وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی خصلت پائی جاتی ہوگی جب تک وہ اسے ترک نہیں کر دیتا جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے۔“

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

**4451 -** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ

مِنْ كُنْ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَحَجَّ وَاعْتَمَرَ وَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ إِذَا حَدَّثَ كَذِبًا وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا

ائْتَمَنَ خَانَ . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مِنْ رِوَايَةِ الرَّقَاشِيِّ وَقَدْ وَثَّقَ وَلَا بَأْسَ بِهِ فِي الْمَتَابَعَاتِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ منافق ہوگا خواہ وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے حج کرے اور عمرہ کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں جب وہ بولے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔“

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے رقاشی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور متابعات میں اس میں کوئی

خرج نہیں ہے۔

**4452 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ

الْإِيمَانُ كُلَّهُ حَتَّى يَتْرَكَ الْكُذْبَ فِي الْمِرَاحَةِ وَالْمِرَاءِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک وہ مزاح اور سنجیدگی ہر حال میں جھوٹ کو ترک نہیں کر دیتا خواہ وہ سچی ہو۔“  
یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4453** - وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَفِظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدَ صَرِيحَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَدَعَ الْمَزَاحَ وَالْكَذِبَ وَيَدَعَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحَقًّا وَفِي أَسَانِيدِهِمْ مَنْ لَا يَحْضَرُنِي حَالَهُ وَلِمَتَّهُ شَوَاهِدٌ كَثِيرَةٌ

امام ابو یعلیٰ نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بندہ ایمان کے صریح درجے تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ مذاق اور جھوٹ کو ترک نہیں کر دیتا اور جھگڑے کو ترک نہیں کر دیتا خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو۔“

اس کی اسانید میں ایسا راوی ہے جس کی حالت اس وقت مجھ جیاد نہیں ہے تاہم اس کے متن کے شواہد بہت سے ہیں۔

**4454** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخَلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومن کے دل پر تمام عادتوں کی مہر لگ جاتی ہے صرف خیانت اور جھوٹ کا معاملہ مختلف ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: وکیع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے میں نے اعمش کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے مجھے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔

**4455** - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ خَلَةٍ غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ

رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَأَبُو يَعْلَى وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ وَذَكَرَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْعِلَلِ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَقَالَ الْمَوْقُوفُ أَشْبَهَ بِالصَّوَابِ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عُمَرَ مَرْفُوعًا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مومن پر ہر عادت کی مہر لگادی جاتی ہے صرف امانت اور جھوٹ کی نہیں لگائی جاتی۔“

یہ روایت امام بزار اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ”اعل“ میں مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں موقوف ہونا درست ہونے کے زیادہ قریب ہے

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بیہقی نے حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

**4456** - وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَذِبُ مُجَابِبُ الْإِيمَانِ



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ الصَّحِيحُ أَنَّهُ مُوقُوفٌ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جھوٹ ایمان سے لا تعلق کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

4457 - وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ قِيلَ لَهُ أَيْكُونُ

الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا قَالَ نَعَمْ قِيلَ لَهُ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَابًا قَالَ لَا . رَوَاهُ مَالِكٌ هَكَذَا مُرْسَلًا

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: جی ہاں آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا مومن کجوس ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی

ہاں آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں!

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4458 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ الْكُفْرُ

وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبٍ أَمْرٍ وَلَا يَجْتَمِعُ الصَّدَقُ وَالْكَذِبُ جَمِيعًا وَلَا تَجْتَمِعُ الْحَيَاةُ وَالْأَمَانَةُ جَمِيعًا

رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ لَهْيَعَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کفر اور ایمان کسی بندے کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے اور سچ اور جھوٹ کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے اور خیانت اور امانت کبھی

اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں۔“

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4459 - وَعَنْ النُّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْبَرَتْ خِيَانَةُ

أَنْ تَحْدُثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ كَاذِبٌ

رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ شَيْخِهِ عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَفِيهِ خِلَافٌ وَبَقِيَّةُ رِوَايَةِ ثِقَاتٍ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو کوئی بات بتاؤ اور وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔“

یہ روایت امام احمد نے اپنے استاد عمر بن ہارون کے حوالے سے نقل کی ہے جس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس

روایت کے بانی راوی ثقہ ہیں۔

4460 - وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أُسَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ تَكْبَرَتْ خِيَانَةُ أَنْ تَحْدُثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهْ كَاذِبٌ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ بَقِيَّةِ بْنِ الْوَلِيدِ وَذَكَرَ أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ فِي مُعْجَمِهِ سُفْيَانَ هَذَا وَقَالَ لَا أُعْلَمُ

رَرَى غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ

حضرت سفیان بن اسید حضری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ بات کرو وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہو۔“ یہ روایت امام ابوداؤد نے بقیہ بن ولید سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے ابوالقاسم بغوی نے اپنی معجم میں نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: سفیان نامی صحابی کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

**4461** - وَعَنْ أَبِي بَرِئَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا إِنْ الْكَذِبَ يَسُودُ الْوَجْهَ وَالنَّمِيمَةَ عَذَابُ الْقَبْرِ  
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالتَّيْهَقِيُّ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذَرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ وَتَقْدِمُ الْكَلَامَ عَلَيْهَا فِي النَّمِيمَةِ

حضرت ابو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”خبردار! جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغلی قبر کے عذاب کا باعث ہے۔“ یہ روایت امام ابو یعلیٰ امام طبرانی امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام تہیقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے زیادہ بن منذر کے حوالے سے نافع بن حارث سے نقل کیا ہے ان دونوں کے بارے میں کلام چغل سے متعلق باب میں گزر چکا ہے۔  
**4462** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِرَ الْوَالِدِينَ بِرِيدَ فِي الْعُمَرِ وَالْكَذِبَ يَنْقُصُ الرِّزْقَ وَالْذُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ . رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا زندگی میں اضافے کا باعث ہے اور جھوٹ رزق میں کمی کر دیتا ہے اور دعا تقدیر کے فیصلے کو پلٹا دیتی ہے۔“ یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**4463** - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ الْمَلِكُ عَنْهُ مِثْلًا مِنْ تَنْ مِمَّا جَاءَ بِهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے نکلنے والی بدبو کی وجہ سے اس بندے سے ایک میل دور چھا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے امام ابن ابودنیانے کتاب الصمت میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔  
**4464** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ مِنْ خَلْقٍ ابْغَضَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْكَذِبِ مَا أَطْلَعَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ ذَلِكَ يَشْتَرِي بِشَيْءٍ فَيُخْرِجُ مِنْ قَلْبِهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ تَوْبَةً  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَلَقِظُهُ قَالَتْ مَا كَانَ مِنْ خَلْقٍ ابْغَضَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَكْذِبُ عِنْدَهُ الْكَذِبَةَ فَمَا يَزَالُ فِي نَفْسِهِ حَتَّى يَعْلَمَ

اَنَّهُ لَمَّا اُحْدِثَ فِيهَا تَوْبَةً

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَقَطَهُ قَالَتْ مَا كَانَ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكُذِبِ وَمَا جَرَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحَدٍ اِنْ قُلَّ فَيُخْرِجَ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ حَتَّى يَجِدَ لَهُ تَوْبَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اخلاق میں نبی اکرم ﷺ کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی آپ ﷺ جب بھی کسی شخص کے جھوٹ پر مطلع ہوتے تھے تو آپ ﷺ کے دل میں اس کے لئے ناگواری رہتی تھی جب تک آپ ﷺ کو یہ واضح نہیں ہو جاتا تھا کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

”سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک اخلاق میں جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی بعض اوقات کوئی شخص آپ ﷺ کے سامنے غلط بیانی کرتا تھا تو اس کی ناپسندیدگی ہمیشہ آپ ﷺ کے دل میں رہتی تھی جب تک آپ ﷺ کو یہ واضح نہیں ہو جاتا تھا کہ اس شخص نے توبہ کر لی ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی اور جب بھی نبی اکرم ﷺ کو کسی شخص کی طرف سے اس کا سامنا کرنا ہوتا تو خواہ وہ کتنا چھوٹا جھوٹ ہی کیوں نہ ہوتا تو آپ ﷺ اس کو ناپسند کرتے تھے جب تک وہ شخص توبہ نہیں کر لیتا تھا۔

4465 - وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ قَالَتْ اِحْدَانَا لَشَيْءٍ تَشْتَهِيهِ لَا اَشْتَهِيهِ بَعْدَ ذَلِكَ كَذِبًا قَالَ اِنْ الْكُذِبُ يَكْتُمُ كَذِبًا حَتَّى تَكْتُمَ الْكُذْبِيَّةَ كُذْبِيَّةً

رَوَاهُ اَحْمَدُ فِي حَدِيثٍ وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِي الصَّمْتِ وَالْبَيْهَقِيُّ كُلُّهُمُ مِنْ رِوَايَةِ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ الْاَبْلَى غَيْرِ اَبِي شَدَّادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْهَا وَعَنْ اَبِي شَدَّادٍ اَيْضًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْهَا وَقَدْ زَعَمَ بَعْضُ مُتَابِعِيْنَا اَنَّ اَبِي شَدَّادٍ مَجْهُولٌ لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ ابْنِ جَرِيْجٍ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ اَيْضًا كَمَا ذَكَرْنَا وَغَيْرُهُ وَلَيْسَ بِمَجْهُولٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کوئی عورت کسی چیز کے بارے میں یہ کہتی ہے کہ اسے اس چیز کی خواہش محسوس ہو رہی ہے حالانکہ اس کی خواہش محسوس نہ ہو رہی ہو تو کیا یہ چیز بھی جھوٹ شمار ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جھوٹ کو جھوٹ نوٹ کیا جائے گا یہاں تک کہ چھوٹے جھوٹ کو چھوٹا جھوٹ قرار دیا جائے گا

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے یونس بن یزید بن ابی الدنیا کے حوالے سے ابو شداد کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور ابو شداد کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے بھی سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے

ہمارے بعض مشائخ کا یہ کہنا ہے: ابوشداد نامی راوی مجہول ہے ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں حالانکہ یونس نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں جیسا کہ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

اس کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں تو یہ راوی مجہول نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4466** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَصِي

تَعَالَ هَاكَ ثُمَّ لَمْ يُعْطِهِ فَبُهِتَ كَذِبَةً .

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبْنُ أَبِي الدُّنْيَا كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی بچے سے یہ کہے: تم آؤ! تاکہ میں تمہیں کچھ دوں اور پھر وہ اسے کچھ نہ دے تو یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابودنیاء نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے زہری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے حالانکہ زہری نے ان سے سماع نہیں کیا ہے۔

**4467** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَبَاعَدَنِي بَيْنَنَا فَقَالَتْ مَا تَعَالَ أَعْطُكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَدْتُ أَنْ تَعْطِيَهُ قَالَتْ أُرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمَرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تَعْطِهِ شَيْئًا كَتَبْتَ عَلَيْكَ كَذِبَةً

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يُسَمِّهِ عَنْهُ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فَسَمَاهُ زِيَادًا

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا نبی اکرم ﷺ اس وقت ہمارے گھر میں تشریف فرماتے تھے اس خاتون نے کہا: تم آؤ تاکہ میں تمہیں کچھ دوں نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم کیا دینے کا ارادہ رکھتی ہو؟ اس خاتون نے بتایا: میں اسے کھجور دینے کا ارادہ رکھتی ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے اسے کچھ نہ دینا ہوتا تو یہ چیز تمہارے خلاف جھوٹ کے طور پر نوٹ ہوتی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے عبداللہ کے غلام کے حوالے سے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اس کا نام ذکر نہیں کیا اس غلام کے حوالے سے یہ روایت عبداللہ بن عامر سے منقول ہے یہی روایت ابن ابودنیاء نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے اس غلام کا نام زیا نقل کیا ہے۔

**4468** - وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يَحْدُثُ بِالْحَدِيثِ لِيُصْحَكَ بِهِ الْقَوْمُ فَيَكْذِبُ وَيَلْ لَهُ وَيَلْ لَهُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتَّبَهَقِيُّ

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

”اس شخص کے لئے بربادی ہے جو کوئی بات بیان کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہنسائے اور وہ غلط بیانی کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے بربادی ہے ایسے شخص کے لئے بربادی ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی اور بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

**4468** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَرَكِيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٌ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "تین لوگ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا ان کا ترکہ نہیں کرے گا ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور غریب متکبر۔" یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**4470** - وَعَنْ سَلَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ وَالْعَائِلُ الْمَزْهُو

رَوَاهُ الْهَازِلُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ الْعَائِلُ هُوَ الْفَقِيرُ الْمَزْهُو هُوَ الْمَعْجَبُ بِنَفْسِهِ الْمُتَكَبِّرُ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور غریب متکبر۔" یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ العائل کا مطلب غریب ہونا ہے۔

لفظ المزہو سے مراد خود پسندی کا شکار تکبر کرنے والا شخص ہے۔

## 25 - تَرْهِيْبُ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَذِي اللِّسَانَيْنِ

باب: دو غلے پن اور دو غلی زبان کے بارے میں ترمذی روایات

**4471** - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَادُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَتَجَادُونَ خِيَارَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهَةً وَتَجَادُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بِوَجْهِهِ وَهَوْلَاءَ بِوَجْهِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَالِيٍّ وَغَيْرُهُ

4471- صحیح البخاری - کتاب المناقب باب قول اللہ تعالیٰ: یا ایہا الناس یا خلیفائکم من - حدیث: 3325 صحیح مسلم - کتاب فضائل الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم باب خیار الناس - حدیث: 4693 صحیح ابن حبان - کتاب العطر واللبان - باب ذی الوجہین - ذکر البیہار بأن ذی الوجہین من الناس یکون من شرار الناس حدیث: 5836 السنن البیہقی - کتاب الکفای باب عمدة الذرین - حدیث: 412 معرقۃ السنن والذخائر للبیہقی - من خوصی رواہ ابن عساکر - حدیث: 38 مسند أحمد بن حنبل مسند أبی هريرة رضی اللہ عنہ - حدیث: 10573 مسند احمدی - ومن کتب الذخیرة وفضل فریض وغیرہ حدیث: 1249 مسند الحمیدی - جامع أبی هريرة حدیث: 1006



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگوں کو معدنیات کی طرح پاؤ گے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ اسلام کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں اور تم اس معاملے میں لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اس کو (یعنی حکومت کے معاملے کو) سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ بُرا اُس شخص کو پاؤ گے جو دوغلا ہوگا اس کے پاس ایک رخ لے کے آتا ہوگا اور دوسرے کے پاس دوسرا رخ لے کر جاتا ہوگا۔“

یہ روایت امام مالک امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4472** - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّا نَدْحُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ كُنَّا نَعِدُ هَذَا نِفَاقًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

محمد بن زید بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حاکم وقت کے پاس جاتے ہیں اور وہاں اس کے برخلاف باتیں کرتے ہیں جو ہم اس کے پاس سے اٹھنے کے بعد بات چیت کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ اس چیز کو منافقت شمار کرتے تھے۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**4473** - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذُو الْوُجْهِتَيْنِ فِي الدُّنْيَا يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ وَجْهَانِ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”دنیا میں دو رخ والا شخص قیامت کے دن جب آئے گا تو اس کے آگ سے بنے ہوئے دو چہرے ہوں گے۔“ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4474** - وَعَنْ عِمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَوِيحِهِ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جس شخص کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے قیامت کے دن اس کی آگ سے بنی ہوئی دو زبانیں ہوں گی۔“ یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4475** - وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ ذَا لِسَانَيْنِ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصِّمْتِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَغَيْرُهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص دوزبانوں والا ہوگا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی آگ سے بنی ہوئی دوزبانیں بنا دے گا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیائے کتاب ”الصمت“ میں اور امام طبرانی اور امام اصہبانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

التَّرهيب من الحلف بغير الله سيما بالامانة

وَمَنْ قَوْلِهِ اَنَا بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ أَوْ كَافِرٌ وَنَحْوِ ذَلِكَ

باب: غیر اللہ بطور خاص امانت کے نام پر حلف اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

اور جو شخص یہ کہے: میں اسلام سے لا تعلق ہو جاؤں یا میں کافر ہو جاؤں یا اس کی مانند کوئی اور بات کہے

4476 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ تَعَالَى يَنْهَاكُمْ أَنْ

تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ مِنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمِتْ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَالٍ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَأَبُو حَازِمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے نام کا حلف اٹھاؤ جس شخص نے حلف

اٹھا نہ ہو تو وہ اللہ کے نام کا حلف اٹھائے یا پھر وہ خاموش رہے۔“

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4477 - وَفِي رِوَايَةٍ لَابْنِ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَحْلِفُ بِأَبِيهِ

لَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ مِنْ حَلَفَ بِاللَّهِ فَلْيَصِدْقْ وَمَنْ حَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ فَلْيَرْضَ وَمَنْ لَمْ يَرْضَ بِاللَّهِ فَلْيَسْرِ مِنَ اللَّهِ

حضرت امام ابن ماجہ کی ایک روایت جو حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص

کو اپنے باپ کے نام پر حلف اٹھاتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے آباؤ اجداد کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ جو شخص اللہ کے نام

کا حلف اٹھائے تو وہ سچ بولے اور جس شخص کے سامنے اللہ کے نام کا حلف اٹھایا جائے تو وہ اس سے راضی رہے جو شخص اللہ کے نام

پر راضی نہیں ہوگا تو اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ واسطہ نہیں ہوگا۔

4478 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللَّهِ فَإِنِّي

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

ان کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: جی نہیں! خانہ کعبہ کی قسم!

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: غیر اللہ کے نام پر حلف نہ اٹھایا جائے کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

”جو شخص غیر اللہ کے نام پر حلف اٹھاتا ہے وہ کفر کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ شرک کرتا ہے۔“  
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے  
اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4479** - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْحَاكِمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ يَمِينٍ بِحَلْفٍ بَقَا دُونَ اللَّهِ شُرَكَاءُ

امام حاکم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”ہر وہ قسم جس میں اللہ کے نام کی بجائے کسی اور کے نام سے حلف اٹھایا گیا وہ شرک ہوگی۔“

**4480** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَآنَ أَخْلَفَ بِاللَّهِ كَاذِبًا أَحَبَّ إِلَيَّ مَنْ أَنْ أَخْلَفَ بِغَيْرِهِ وَأَنَا صَادِقٌ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ الرَّوَاةُ الصَّحِيحُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کے نام پر جھوٹی قسم اٹھا لوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں اس کے غیر کے نام پر سچی قسم اٹھاؤں۔

یہ روایت امام طبرانی نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4481** - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَ رِوَاةِ أَبِي دَاوُدَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص امانت کے نام پر حلف اٹھاتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

**4482** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

ابن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص امانت اٹھاتے ہوئے یہ کہے: میں اسلام سے لا تعلق ہو جاؤں (اگر میں غلط بیانی کروں) تو اگر وہ شخص جھوٹا ہوا تو وہ اسلام سے کٹ جائے گا جیسے اس نے کہا ہے اور اگر وہ سچا ہوا تو بھی وہ اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹے گا۔“

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4483** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَهُوَ

کَمَا حَلَفَ إِنْ قَالَ هُوَ يَهُودِيٌّ فَهُوَ يَهُودِيٌّ وَإِنْ قَالَ هُوَ نَصْرَانِيٌّ فَهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَإِنْ قَالَ هُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ وَمَنْ ادَّعَى الْجَاهِلِيَّةَ فَإِنَّهُ مِنْ جُنَاءِ جَهَنَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَدَّقَ وَصِي قَالَ

وَأَن صَامَ وَصَلَّى . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ كَذَا قَالَ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی قسم کے نام پر حلف اٹھاتا ہے تو وہ اپنے حلف کے مطابق ہو جاتا ہے اگر وہ یہ کہتا ہے: وہ یہودی ہو جائے تو وہ یہودی ہو جاتا ہے اور اگر وہ یہ کہتا ہے: وہ عیسائی ہو جائے تو وہ عیسائی ہو جاتا ہے اگر وہ یہ کہے: وہ اسلام سے لا تعلق ہو تو وہ اسلام سے لا تعلق ہو جاتا ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح دعویٰ کرتا ہے وہ جہنم میں جائے گا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! خواہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواہ وہ روزہ رکھتا ہو نماز پڑھتا ہو۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

**4484** - وروی ابن ماجہ من حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ أَنَا إِذَا يَهُودِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ

امام ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ میں پھر یہودی ہو جاؤں (اگر میں غلط بیانی کروں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔“

**4485** - وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمَلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ تَكَاذُِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي حَدِيثٍ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اسلام کی بجائے کسی اور دین کے نام کا حلف اٹھائے اور وہ جھوٹا ہو تو وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اس نے کہا ہو۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے اسے امام ابو داؤد و امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

**4485** صحیح البخاری - کتاب الجنائز باب ما جاء في فائق النفس - حدیث: 1309 صحیح مسلم - کتاب البیضان باب غلط تحریم قتل الانسان نفسه - حدیث: 186 مستخرج ابی عوانة - کتاب البیضان بیلان التسمیة فی الذی یقتل نفسه و فی لمن السزمن وأخذه ماله - حدیث: 101 صحیح ابن حبان - کتاب الأیمان ذکر الزجر عن أن یحلف المرء بملأ السور الإسلام - حدیث: 4430 من ابی داود - کتاب الأیمان والنذور باب ما جاء فی الحلف بالبراءة ورسالة غیر الإسلام - حدیث: 2851 من ابن ماجه - کتاب الکفارات باب من حلف بملة غیر الإسلام - حدیث: 2095 السنن للنسائی - کتاب الأیمان والنذور الحلف بملة سوری الإسلام - حدیث: 3730 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الأیمان والنذور الحلف بملة سوری الإسلام - حدیث: 4576 السنن الکبریٰ للبیروقی - کتاب النفقات جماع أبواب تحریم القتل ومن یحب عليه المقاصر من لا یقصر - باب التغلیظ علی من قتل نفسه حدیث: 14793 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدینیین حدیث ثابت بن الضحاک الضحاک بن الضحاک بن خلیفة الأنصاری بکنیٰ أبایزید حدیث: 1313 تعجب البیضان للبیروقی - التاسع والثلاثون من نسب الإسلام فعمل فیما ورد من الأخبار فی التسمیة علی من اقترض من - حدیث: 6372

الترہیب من احتقار المسلم وأنه لا فضل لأحد على أحد إلا بالتقوى

مسلمان کو حقیر سمجھنے کے بارے میں ترہیبی روایات نیز اس بات کا بیان کہ کسی بھی شخص کو کسی دوسرے شخص پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے البتہ تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے

4486 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا

يُظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ بِحَسَبِ أَمْرٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعَرَضُهُ وَمَالُهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے رسوا نہیں کرتا اسے حقیر نہیں سمجھتا تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی (اور مزید فرمایا:) آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان کی جان عزت اور مال دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں۔“

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4487 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ

لِي فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يَحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَمِيلٌ يَحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبَرُ بَطْرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَلَكِنَّ الْكِبَرُ مِنْ بَطْرِ الْحَقِّ وَازْدَرَى النَّاسِ

وَقَالَ الْحَاكِمُ: احْتِجَا بِرَوَاتِهِ

بطر الحق دفعہ وردہ و غمط الناس بفتح الفین المعجمة وسكون الیمیم وبالطاء المهملة هو

احتقارهم وازدرائهم گما جاء مفسراً عند الحاکم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: ایک شخص اس

بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے عمدہ ہوں اور اس کا جوتا عمدہ ہو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جہاں کو پسند کرتا ہے تکبر یہ ہے کہ حق کو پرے کیا جائے اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے۔“

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

”تاہم تکبر اس شخص کا ہوتا ہے جو حق کو پرے کر دے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔“

امام حاکم بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے اس کے راویوں سے استدلال کیا ہے۔

لفظ ”بطر الحق“ کا مطلب اسے پرے کرنا اور مسترد کرنا ہے۔



لفظ "نمط الناس" اس سے مراد لوگوں کو حقیر سمجھنا اور دھکارنا ہے جیسا کہ امام حاکم کی روایت میں اس بات کی وضاحت منقول ہے۔

**4488** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الرَّجُلَ يَقُولُ هَلِكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُم - رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ بِالنَّصَبِ وَالرَّفْعِ وَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ يَعْنِي بِالنَّصَبِ الْكَافَ مِنْ أَهْلِكُمْ أَوْ رَفَعَهَا وَقَسَرَهُ مَالِكٌ إِذَا قَالَ ذَلِكَ مُعْجِبًا بِنَفْسِهِ مَزْدَرِيًا بِغَيْرِهِ فَهُوَ أَشَدُّ هَلَاكًا مِنْهُمْ لِأَنَّهُ لَا يَذَرِي سِرَائِرَ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ أَنْتَهَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔"

یہ روایت امام مالک، امام مسلم اور امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ابو اسحاق فرماتے ہیں: میں نے اس کو نصب اور رفع دونوں کے ساتھ سنا ہے مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ ان کی مراد یہ تھی کہ لفظ اہلکھم میں ک پر رفع ہو گیا یا اس پر نصب ہوگا؟

امام مالک نے اس کی وضاحت یہ کی ہے: کہ جب وہ خود پسندی کا شکار ہو کر دوسرے کو پرے کرنے کے لئے یہ کہے گا تو وہ سب سے زیادہ سخت ہلاکت کا شکار ہوگا کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا "سیر" کیا ہے؟ ..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

**4489** - وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَالَى عَلَيَّ أَنْ لَا أَعْفِرَ لَهُ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَاحْبَطْتُ عَمَلَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک شخص نے یہ کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے؟ وہ جو میری طرف کوئی بات لازم کرتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا میں نے اس کی مغفرت کر دی اور تمہارے عمل کو ضائع کر دیا۔"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4490** - وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَهْزِئِينَ بِالنَّاسِ يَفْتَحُ لَأَحَدِهِمْ فِي الْآخِرَةِ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلُمَّ فَيَجِيءُ بِكَرْبِهِ وَغَمِهِ فَإِذَا جَاءَهُ أَغْلَقَ دُونَهُ ثُمَّ يَفْتَحُ لَهُ بَابٌ آخَرَ فَيَقَالُ لَهُ هَلُمَّ فَيَجِيءُ بِكَرْبِهِ وَغَمِهِ فَإِذَا جَاءَهُ أَغْلَقَ دُونَهُ فَمَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى إِنْ أَحَدَهُمْ لَيَفْتَحُ لَهُ الْبَابُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلُمَّ فَمَا يَأْتِيهِ مِنَ الْإِيَّاسِ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مُرْسَلًا

حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو لوگ لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں ان میں سے کسی ایک کے لئے آخرت میں جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے

کہا جائے گا: آگے آؤ! تو وہ اپنی پریشانی اور غم کے ہمراہ آئے گا: جب وہ اس دروازے کے پاس آئے گا: تو وہ دروازہ اس کے لئے بند کر دیا جائے گا: پھر اس کے لئے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا: آ جاؤ! آ جاؤ! وہ اپنی پریشانی اور غم کے ہمراہ آئے گا: جب وہ اس کے پاس آئے گا: تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا: اس کے ساتھ مسلسل اسی طرح ہوتا رہے گا: (آخر کار یہ ہوگا) اُس کے لئے جنت کا کوئی دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: آگے آؤ! تو وہ مایوس ہو کر وہاں نہیں آئے گا۔

یہ روایت امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4491- وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَسَابَكُمْ هَذِهِ

لَيْسَتْ بِسَبَابٍ عَلَى أَحَدٍ وَإِنَّمَا أَنْتُمْ وَلَدُ آدَمَ طِفْ الصَّاعِ لَمْ تَعْلَوْهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِالَّذِينَ أَوْ  
عَمَلُ صَالِحٍ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَثِيرٌ مِمَّنْ رَوَوْا ابْنَ لَهْيَعَةَ وَلَفِظَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِالَّذِينَ أَوْ عَمَلٌ صَالِحٌ حَسَبَ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ فَأَحْسَنُ بَدْءًا بِخَيْرٍ

\*\*\* حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تمہارے یہ نسب، کسی شخص کے لئے گالی کا باعث نہیں ہیں، تم لوگ برابر کی سطح پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، کسی شخص کو کسی شخص پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، البتہ دین اور نیک عمل کے حوالے سے حاصل ہے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابن لبیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ امام بیہقی کے نقل کردہ ہیں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”کسی شخص کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، البتہ دین اور نیک اعمال کا معاملہ مختلف ہے اور آدمی کے لئے (براہونے کے لئے) اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بد زبان، بد تمیز اور کنجوس ہو۔“

**4492 -** وَلَيْ رِوَايَةٌ لَهُ: لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بَدِينٍ أَوْ تَقْوَى وَكَفَى بِالرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ بِذِيهَا

فَاجِشَا بَيْحًا . قَوْلُهُ طَفَّ الصَّاعُ بِالْإِضَافَةِ إِلَى قَرِيبَ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ

\*\*\* ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”کسی بھی شخص کو کسی بھی دوسرے شخص پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، البتہ دین یا تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے اور آدمی کے لئے (براہونے کے لئے) اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بد زبان، فحش کلام اور کنجوس ہو“

متن کے الفاظ ”طف الصاع“ یہ اضافت کے ساتھ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے کے قریب قریب ہو۔

4493 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ انْظُرْ فَإِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ

أَحْمَرٌ وَلَا أَسْوَدٌ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بَتَقْوَى

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ ثَقَاتٌ مَشْهُورُونَ إِلَّا أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيَّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي ذَرٍّ

\*\*\* حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو! تم کسی بھی

سفید فام یا سیاہ فام سے بہتر نہیں ہو اہلہ تقویٰ کے حوالے سے تمہیں اس پر فضیلت حاصل ہوگی۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔ سند میں ۴۵۱ فی ثانی راوی سے قطعاً  
بزرگداری ہوئے سے مانع نہیں کیا ہے۔

**4494** - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ خُطْبَةً الرَّدَا عَ لَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنْ أَنَاكُمْ وَاحِدٌ إِلَّا لَا فَصْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى  
عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرٍ عَلَى أَسْوَدٍ وَلَا لِأَسْوَدٍ عَلَى أَحْمَرٍ إِلَّا بِالْعَمَلِ إِنْ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ  
اللَّهِ اتَّقَاكُمْ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ فَأَلْزَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْعَالِمُ ثُمَّ ذَكَرَ الْخِدْيَةَ فِي نَحْوِهِمْ  
الْيَمَاءَ وَالْأَمْوَالَ وَالْأَعْرَاضَ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ بَعْضُ مَنْ يَجْهَلُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے ایک دن میں انہیں خطبہ دیا  
دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے تمہارے خدا۔ تمہاری زبانیں ایک ہیں اور تمہاری قومیں ایک ہیں۔  
حاصل نہیں ہے اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاح فام کو کسی سفید فام  
پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ البتہ تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے اور تم میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزیز وہ ہے  
جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اور خدا میں سے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے  
فرمایا: پھر موجود شخص غیر موجود افراد تک تبلیغ کر دے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو جان اسوال اور عزتوں کے قابل احترام ہونے کے بارے میں ہے۔  
یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کے بارے میں کہا ہے: اس کے بعض راوی بھول ہیں۔

**4495** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ  
أَمَرَ اللَّهُ مَنَادِيًا يُنَادِي أَلَا إِنَّنِي جَعَلْتُ نَسَبًا وَجَعَلْتُ نَسَبًا فَجَعَلْتُ أَكْرَمَكُمْ اتِّقَاكُمْ فَأَبِيتُمْ إِلَّا أَنْ تَقُولُوا فَلَانُ بْنُ  
فَلَانٍ خَيْرٌ مِنْ فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ الْيَوْمَ أَرْفَعُ نَسَبِي وَأَضَعُ نَسَبَكُمْ أَيْنَ الْمُتَّقُونَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ وَالْبَيْهَقِيُّ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَقَالَ الْمُحْفُوظُ الْمَوْقُوفُ وَتَقْدِمُ فِي  
أَوَّلِ كِتَابِ الْعِلْمِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِيهِ مِنْ بَطَالٍ بِهْ عَمَلُهُ لَمْ يَشْرَعْ بِهْ نَسَبُهُ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دے گا اور وہ یہ اعلان کرے گا: خبردار میں نے ایک نسب بنایا تھا تم  
نے بھی ایک نسب طے کیا تھا میں نے تم میں سب سے زیادہ معزز اس شخص کو قرار دیا تھا جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو تم لوگوں نے  
یہ بات نہیں مانی اور یہ کہا: کہ فلاں بن فلاں جو ہے وہ فلاں بن فلاں سے بہتر ہے آج میں اپنے نسب کو بلند کروں گا اور تمہارے  
نسب کو کمتر کر دوں گا پرہیزگار لوگ کہاں ہیں؟“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے مرفوع اور ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل  
کیا ہے وہ فرماتے ہیں: محفوظ یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے اس سے پہلے کتاب العلم کے آغاز میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے  
حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے:

”جس شخص کا عمل اسے ست کر دے اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔“

**4496 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَّرَهَا بِالْأَبَاءِ النَّاسِ بَنُو آدَمَ وَآدَمَ مِنْ تُرَابٍ مُؤْمِنٍ تَقَى وَفَاجِرٍ شَقِيٍّ لِيَسْتَهِينُ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِرِجَالٍ إِنَّمَا هُمْ فَحَمٌ مِنْ فَحَمٍ جَهَنَّمَ أَوْ لِيَكُونَنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجَعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ النَّتَنَ بِأَنْفِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَتَقَدَّمَ لَفْظُهُ وَابْنُ هَبَّاقٍ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَيْضًا وَاللَّفْظُ لَهُ وَتَقَدَّمَ مَعْنَى غَرِيبٌ فِي الْكَبَرِ

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی نخوت (اور تکبر) اور زمانہ جاہلیت میں اپنے آپاؤ اجداد پر فخر کو ختم کر دیا ہے سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا، مومن پر ہیزگار ہوتا ہے اور کافر بد نصیب ہوتا ہے، لوگ لوگوں پر فخر کرنے سے باز آجائیں گے، ان لوگوں پر جو جہنم کا اندھن ہیں یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ”بھولان“ (نالی کیڑے) سے بھی زیادہ بے حیثیت ہوں گے جو اپنی ناک کے ذریعے بد بودار چیز کو پرے کرتا ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں امام بیہقی نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس سے پہلے اس روایت کے تادیر الفاظ کا معانی تکبر سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

## 28 - التَّرْغِيبُ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَذْكُرُ

باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کے علاوہ جو کچھ ذکر ہوا ہے

**4497 -** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَيَسْتَوْنُ أَوْ سَبْعُونَ شُعْبَةً أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَارْفَعَهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِمَاطَةُ الشَّيْءِ عَنِ الطَّرِيقِ نَحَاهُ وَأَزَالَهُ وَالْمَرَادُ بِالْأَذَى كُلُّ مَا يُؤْذِي الْمَارَّ كَالْحَجَرِ وَالشُّوْكَةِ وَالْعِظَمِ وَالنَّجَاسَةِ وَنَحْوِ ذَلِكَ

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں جن میں سے سب سے کم (یا سب سے چھوٹا شعبہ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور سب سے بلند تر لا الہ الا اللہ پڑھنا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے ایک طرف کر دیا جائے یا اسے ناکل کر دیا جائے، تکلیف دہ چیز سے مراد ہر وہ چیز ہے جو گزرنے والے شخص کو اذیت دیتی ہے جیسے پتھریا کا ٹایا ہڈی یا نجاست یا اس طرح کی کوئی بھی اور چیز۔

4498- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ امْرِئٍ

حَسْبُهَا وَسَيِّئُهَا فَوُجِدَتْ فِي مَحَابِسِ أَعْمَالِهَا الْآذَى يَمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوُجِدَتْ فِي مَسَاوِيءِ أَعْمَالِهَا الْحَامَةِ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَدْفَنُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهَ

✽✽ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میرے سامنے میری امت کے تمام اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں اس گندگی کو بھی پایا جسے راستے سے ہٹا دیا جاتا ہے اور میں نے ان کے برے اعمال میں بغم کو پایا جو مسجد میں موجود ہوتا ہے اور اسے فتن نہیں آیا گیا ہوتا۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4499- وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَا أَدْرِي نَفْسِي تَمُتُّ أَوْ أَبْقَى بَعْدَكَ

فَرُودَنِي شَيْئًا يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلْ كَذَا أَفْعَلْ كَذَا وَأَمْرَ الْآدَى عَنْ  
الطَّرِيقِ

❀❀ حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی مجھے نہیں معلوم میری جان رخصت ہو جائے گی؟ یا میں آپ کے بعد زندہ رہوں گا؟ تو آپ مجھے کوئی ایسی چیز عطا کر دیجئے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کام کرتے رہنا نبی اکرم ﷺ نے انہیں راستے سے تکلیف دو چیز کو ہٹانے کا بھی حکم دیا۔

4500 - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو بَرَزَةَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْفَعُ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الْإِذَى عَنْ طَرَفِي

المُسْلِمِينَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهَ

✽✽ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابو برزہ جعفیؓ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے

’جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں‘ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دو چیز کو ہٹا دیتا۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4501- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامٍ مِنْ النَّاسِ

عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيَعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَاتِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَم  
يَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيَمِيطُ الْأَذَى عَنِ  
الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے تمہارا دواؤ آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا وزن سواری پر لا دینا صدقہ ہے اچھی بات کہنا صدقہ ہے ہر وہ قدم جس کے ذریعے چل کر آدمی نماز کے لئے جاتا ہے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف وہ چیز و بٹا دینا صدقہ ہے۔“



یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4502** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مِيسَمٍ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هَذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَبَاتَنَاهُ قَالَ أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ وَحَمْلُكَ عَلَى الضَّعِيفِ صَلَاةٌ وَإِنْحَاؤُكَ الْقَذْرَ عَنِ الطَّرِيقِ صَلَاةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَحْطُوها إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

”انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: آپ نے ہمیں جو کچھ بھی بتایا ہے یہ اس میں سب سے زیادہ سخت حکم ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا نماز (یعنی صدقہ) ہے تمہارا کمزور شخص کو سامان لا دینا صدقہ ہے تمہارا راستے سے گندگی کو ہٹا دینا صدقہ ہے اور نماز کے لئے چل کر جانے والا ہر قدم صدقہ ہے۔“

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4503** - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا عَلَيْهَا صَدَقَةٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ آيِنَ لَنَا صَدَقَةٌ نَتَصَدَّقُ بِهَا فَقَالَ إِنْ أَبْوَابُ الْخَيْرِ لَكثِيرَةٌ التَّنْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّهْلِيلُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَمْبِطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَتَسْمِعُ الْأَصَمَّ وَتَهْدِي الْأَعْمَى وَتَدُلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلَى حَاجَتِهِ وَتَسْعَى بِشِدَّةٍ سَاقِيكَ مَعَ اللَّهْفَانِ الْمُسْتَغِيثِ وَتَحْمِلُ بِشِدَّةٍ ذِرَاعِيكَ مَعَ الضَّعِيفِ فَهَذَا كُلُّهُ صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُخْتَصَرًا وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَتَبَسَّمَ لِي وَجْهَ أَخِيثَ صَدَقَةٌ وَامَاطُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوْكَ وَالْعِظْمَ عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ صَدَقَةٌ وَهَدْيُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّالَّةِ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر انسان پر روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اتنی چیزیں ہمارے پاس کہاں سے آئیں گی جنہیں ہم صدقہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیکی کے دروازے بہت سے ہیں سبحان اللہ پڑھنا الحمد للہ پڑھنا اللہ اکبر پڑھنا لا الہ الا اللہ پڑھنا نیکی کا حکم دینا برائی سے منع کرنا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بہرے کو کوئی بات سنوا دینا مینا کی رہنمائی کر دینا کسی شخص کے کام کے سلسلے میں رہنمائی کر دینا کسی ضرورت مند کے ساتھ چل کر جانا کمزور شخص کے لئے اپنی کلا یاں مدد کے لئے پیش کرنا یہ ساری چیزیں تمہاری طرف سے تمہاری ذات کے لئے صدقہ ہوں گی۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام بیہقی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

”تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ مسکرا کے ملنا صدقہ ہے تمہارا لوگوں کے راستے سے پتھر یا کانٹے یا ہڈی کو ہٹا دینا صدقہ ہے کسی

گمشدہ شخص کی راستے کے بارے میں رہنمائی کرنا صدقہ ہے۔

**4504** - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ يَشْرُونَ وَثَلَاثُمِائَةَ مَفْصَلٍ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهَا صَدَقَةٌ قَالُوا أَقَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تَنْحِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرُكْعَتَا الضُّحَى تَجْرِي عَنْكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں اور اس پر یہ لازم ہے کہ وہ ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد میں بلغم جسے تم دفن کر دو یا راستے سے تم کسی چیز کو ہٹا دو (تو یہ بھی صدقہ ہیں) اور اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے تو چاشت کے وقت کی دو رکعتیں تمہارے لئے کفایت کر جائیں گی۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ امام ابو داؤد امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4505** - وَعَنْ الْمُسْتَعِيرِ بْنِ أَخْضَرَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ مَعَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَعْضِ الطَّرِقاتِ لِمُرْدٍ نَابِذٍ فَأَمَاطَهُ أَوْ نَحَاهُ عَنِ الطَّرِيقِ فَرَأَيْتُ مِثْلَهُ فَأَحَذْتُهُ فَحَبِطَتْ بِيَدِي وَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قُلْتُ يَا عَمَّ رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ شَيْئًا فَصَنَعْتَ مِثْلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمَاطَ آذَى مِنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ كَتَبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ تَقَبَّلَتْ مِنْهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ هَكَذَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ الْأَدَبِ الْمَفْرُودِ فَقَالَ عَنِ الْمُسْتَعِيرِ بْنِ أَخْضَرَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ قُرَّةَ عَنْ جَدِّهِ قَالَ الْحَالِظُ وَهُوَ الصَّوَابُ

مسْتَعِير بن اخضر بن معاویہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی راستے سے گزر رہا تھا ہمارا گزر ایک تکلیف دہ چیز کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اسے راستے سے ہٹا دیا پھر مجھے اس طرح کی ایک اور چیز نظر آئی تو میں نے اس کو پکڑا اور اس کو ہٹا دیا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: اے میرے بھتیجے! تم نے جو کیا ہے وہ کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: اے میرے چچا! میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ویسا ہی کر دیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص مسلمانوں کے راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے تو اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے اور جس شخص کی نیکی نوٹ کی جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسی طرح نقل کی ہے جبکہ یہی روایت امام بخاری نے کتاب ”الادب المفرد“ میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں یہ مسْتَعِير بن اخضر بن معاویہ بن قرہ کے حوالے سے ان کے دادا سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: درست بھی یہی ہے۔

**4506** - وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ فَمَا فَرَحَ بِشَيْءٍ

مُسْنَدُ عَرَفْنَا الْإِسْلَامَ أَشَدَّ مِنْ فَرْحِنَا بِهِ قَالَ إِنْ الْمُؤْمِنَ لِيُوجِرَ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَلِيْ هِدَايَةِ السَّبِيلِ  
وَلِيْ تَعْيِيرِهِ عَنِ الْأَرْثَمِ وَلِيْ مَنَعَةِ اللَّيْلِ حَتَّى إِنَّهُ لِيُوجِرَ فِي السَّلْعَةِ تَكُونُ مَصْرُورَةً لِيَلْمَسَهَا لَتُخْطُوها يَدُهُ  
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ زَارٍ وَزَادَ إِنَّهُ لِيُوجِرَ فِي إِيَّانِهِ أَهْلَهُ حَتَّى إِنَّهُ لِيُوجِرَ فِي السَّلْعَةِ تَكُونُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ  
لِيَلْمَسَهَا لِيَفْقِدَ مَكَانَهَا أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَخْفِقَ بِذَلِكَ فُؤَادَهُ فَيُرْدهَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَيَكْتُبَ لَهُ أَجْرَهَا  
وَلِيْ اسْتِنَادَهُ الْمَنْهَالُ بْنُ خَلِيفَةَ وَقَدْ وَثَّقَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَتَقَدَّمَ مَا يَشْهَدُ لِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک بات ارشاد فرمائی: جب سے ہم نے اسلام قبول کیا ہے  
اس کے بعد ہم کسی بات پر اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے اُس بات پر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”مومن کو اس کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے پر اجردیا جائے گا اور راستے کے بارے میں رہنمائی کرنے پر بھی اور جو  
فحص اپنا مفہوم واضح نہ کر سکتا ہو اس کی ترجمانی کرنے پر بھی اور دودھ عطیہ کرنے پر بھی اجردیا جائے گا یہاں تک کہ اسے اس  
سامان کے بارے میں بھی اجردیا جائے گا جو اس نے تھیلی میں رکھا ہوا ہو اور جب وہ اس کو تلاش کرے تو وہ گم ہو چکا ہو۔“  
یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”اسے اپنی بیوی کے قریب آنے پر بھی اجردیا جائے گا یہاں تک کہ اسے اس سامان کے بارے میں بھی اجردیا جائے  
گا جو اس کے کپڑے کے کونے میں موجود ہو اور جب وہ اسے لینا چاہے تو اسے غیر موجود پائے (راوی کو شک ہے کہ یہاں ایک  
کلمہ تلفظ ہے) اور اس وجہ سے اس کے دل میں جو پریشانی آتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے بعد وہ سامان اسے واپس کر دے تو اس  
پریشانی کا اجر بھی اس کے لئے نوٹ کیا جائے گا۔“

اس کی سند میں منہال بن خلیفہ نامی راوی ہے جسے کئی حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے اس سے پہلے وہ روایات گزر چکی ہیں جو اس  
حدیث کی تائید کرتی ہیں۔

**4507 -** وَعَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْهَرَوِيِّ قَالَ كَانَ مَعَاذُ يَمْشِي وَرَجُلٌ مَعَهُ قَرَفٌ حَجَرًا مِنَ الطَّرِيقِ فَقَالَ مَا هَذَا  
فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَفَعَ حَجَرًا مِنَ الطَّرِيقِ كَتَبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ تَكَاثَفَتْ  
لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ يَقَاتُ وَرَوَاهُ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مِنْ أَعْرَجٍ  
مِنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا يُؤْذِيهِمْ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَمَنْ كَتَبَ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ أَدْخَلَهُ بِهَا الْجَنَّةَ

ابو شیبہ ہروی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے جارہے تھے ان کے ساتھ ایک شخص بھی تھا انہوں نے  
راستے میں سے ایک پتھر اٹھایا تو اس شخص نے دریافت کیا: یہ کیا معاملہ ہے؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ  
کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص راستے سے پتھر اٹھالے گا اس کے لئے نیکی نوٹ کی جائے گی اور جس شخص کی نیکی نوٹ ہوگی وہ جنت میں داخل  
ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں انہوں نے یہ روایت بمعجم اوسط میں حضرت

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”جو شخص مسلمانوں کے راستے سے ایسی چیز ہٹا دے جو انہیں اذیت پہنچاتی ہو تو اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ایک نیکی نوٹ کرے گا اور جس شخص کے حق میں اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں نیکی نوٹ کر لے گا اس نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔“

**4508** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْ نَبِيٍّ آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثَمِائَةِ مَفْصِلٍ لِمَنْ كَبِرَ اللَّهُ وَحَمِدَ اللَّهُ وَهَلَّلَ اللَّهُ وَسَبَّحَ اللَّهُ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدُ تِلْكَ السِّتِينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ فَإِنَّهُ يُمَسَّى يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زُحِرَ نَفْسُهُ عَنِ النَّارِ

قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ يَمْشِي يَعْنِي بِالْمُعْجَمَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اولاد آدم میں سے ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ بنائے گئے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کبریائی بیان کرتا ہے اور اس کی حمد بیان کرتا ہے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے سبحان اللہ پڑھتا ہے استغفر اللہ پڑھتا ہے مسلمانوں کے راستے سے کسی پتھر یا کانٹے یا ہڈی کو ہٹا دیتا ہے نیکی کا حکم دیتا ہے یا برائی سے منع کرتا ہے تو یہ تین سو ساٹھ کی تعداد (ہو جاتی ہے) اور اس دن جب وہ شام کرتا ہے تو اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچا لیا ہوتا ہے۔“

ابو توبہ نامی راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

**4508** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنًا شَوْكًا فَأَخْرَعَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ ایک شخص راستے میں چلتا ہوا جا رہا تھا اس نے کانٹوں والی ٹہنی پائی تو اسے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت کر دی۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4510** - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ

كَانَتْ تُوذِي الْمُسْلِمِينَ

4509- صحیح البخاری - کتاب الاذان أبواب صلاة الجماعة والإمامة - باب فضل التوجه إلى الطهور حديث: 633 صحیح مسلم - کتاب الإمامة باب بيان السجدة - حديث: 3629 صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان فصل من البر والإحسان - ذكر رجاء الفجران لمن نعى الذي عن طريق المسلمين حديث: 537 موطأ مالك - کتاب صلاة الجماعة باب ما جاء في الغنة والصبغ - حديث: 294 من أبي داود - کتاب الأدب أبواب النوم - باب في إمالة البدن عن الطريق حديث: 4586 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 10536

❀ امام مسلم نے ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”میں نے ایک شخص کو دیکھا جو جنت میں آ جا رہا تھا وہ ایک درخت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا تھا جسے اس نے راستے سے ہٹا دیا تھا جو (درخت) مسلمانوں کو اذیت پہنچاتا تھا۔“

4511 - وَفِي أُخْرَى لَهُ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْحِينُ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَفْظُهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَفْعَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنًا شَوْكًا عَنِ الطَّرِيقِ أَمَا قَالَ كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَأَمَا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ عَنِ الطَّرِيقِ فَشَكَرَ اللَّهُ ذَلِكَ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

❀ ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”ایک شخص درخت کی ٹہنی کے پاس سے گزرا جو راستے میں پڑی ہوئی تھی تو اس نے سوچا کہ اللہ کی قسم میں اسے مسلمانوں کے (راستے) سے ہٹا دوں گا تا کہ یہ انہیں اذیت نہ پہنچائے تو اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔“

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا اس نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی ہٹا دی (راوی کہتے ہیں:) شاید روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ درخت پر لگی ہوئی تھی تو اس نے اسے کاٹ دیا یا زمین پر پڑی ہوئی تھی تو اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔“

4512 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ شَجَرَةٌ تُوذِي النَّاسَ فَأَتَاهَا رَجُلٌ فَعَزَلَهَا عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَتَقَلَّبُ فِي ظِلِّهَا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَلَا بَأْسَ بِإِسْنَادِهِ فِي الْمَتَابَعَاتِ

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک درخت لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا ایک شخص اس درخت کے پاس آیا اور اس نے اس درخت کو لوگوں کے راستے سے ہٹا دیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ جنت میں اس درخت کے سائے میں کروٹیں بدل رہا تھا (یا آ جا رہا تھا)۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے متابعات کے بارے میں اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

29 - التَّرْغِيبُ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ وَمَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا مِمَّا يَذْكَرُ

باب چھپکلی کو مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات سانپوں کو مارنے کے بارے میں

اور دیگر چیزوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4513 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَرْعَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً دُونَ الْحَسَنَةِ الْأُولَى وَمَنْ



قَالَ فِي الصَّرْفَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدَوْنِ الثَّانِيَةِ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص چھپکلی کو پہلی ہی ضرب میں مار دیتا ہے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی جو شخص دوسری ضرب میں اسے مارتا ہے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی جو پہلی والی سے کم ہوں گی اور جو شخص تیسری ضرب میں مارتا ہے تو اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی جو دوسری والی سے کم ہوں گی۔“

یہ روایت امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4514 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ قَتْلِ وَزْعَانٍ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كَتَبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ . وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِمٍ وَأَبِي دَاوُدَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً  
قَالَ الْحَافِظُ وَاسْنَادُ هَذِهِ الرِّوَايَةِ الْأَخِيرَةِ مُقْطَعٌ لِأَنَّهُ سَهْلًا قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي بَعْضِ نَسَخِ مُسْلِمٍ أَخِي

وَعِنْدَ أَبِي دَاوُدَ أَخِي أَوْ أَخِي عَلَى الشَّكِّ وَفِي بَعْضِ نَسَخِ أَخِي وَأَخِي هُوَ الْقَطْفُ وَعَلَى كُلِّ تَقْدِيرٍ  
لِأَوْلَادِ أَبِي صَالِحٍ وَهُمْ سَهْلٌ وَصَالِحٌ وَعَبَادٌ وَسَوْدَةُ لَيْسَ مِنْهُمْ مَنْ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ  
نَسَخِ مُسْلِمٍ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ سَهْلٌ حَدَّثَنِي أَبِي كَمَا فِي الرِّوَايَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَهُوَ غَلَطٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
الْوَزْغُ هُوَ الْكِبَارُ مِنْ سَامِ أَبْرَصَ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جو شخص پہلی ضرب میں چھپکلی کو مارتا ہے اس کے لئے ایک سو نیکیاں نوٹ کی جائیں گی اور دوسری مرتبہ میں اس سے کم ہوں گی اور تیسری مرتبہ میں اس سے کم ہوں گی۔“

امام مسلم اور امام ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”پہلی ضرب میں ستر نیکیاں ملیں گی۔“

حافظ کہتے ہیں: اس آخری والی روایت کی سند منقطع ہے کیونکہ سہیل نامی راوی یہ کہتے ہیں: میری بہن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بیان کی ہے صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: میرے بھائی نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے امام ابو داؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے بھائی نے یا شاید میری بہن نے یہ روایت بیان کی ہے یعنی یہ شک کے ساتھ ہے بعض نسخوں میں بھائی ہے اور بہن ہے یعنی عطف کے ساتھ ہے بہر حال ہر صورت میں اصل بات یہ ہے کہ ابو صالح کی اولاد یہ تھی سہیل، صالح، عباد اور سودہ ان میں سے کسی نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے اس روایت میں امام مسلم کے بعض نسخوں میں یہ بات بھی پائی گئی ہے سہیل بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے جیسا کہ پہلی والی دو روایات میں یہ بات منقول ہے اور یہ بھی غلطی ہے باقی اللہ جانتا ہے۔

لفظ وزغ یہ چھپکلی سے کچھ بڑا ہوتا ہے۔

4515 - وَعَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةِ الْفَارِسِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا

وَمَحَامُ مَوْضُوعًا فَقَالَتْ يَا أَمَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَصْنَعِينَ بِهَذَا قَالَتْ أَقْتُلُ بِهِ الْأَوْزَاعَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أَلْقَى فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ دَابَّةٌ فِي الْأَرْضِ إِلَّا أَطْفَأَتِ النَّارُ عَنْهُ غَيْرَ الْوَزْغِ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْفُخُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ  
رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالنَّسَائِيُّ بِزِيَادَةٍ

❀❀ فاکہ بن مغیرہ کی کثیر سائبہ بیان کرتی ہیں: وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھرنیزہ رکھا ہوا پایا تو دریافت کیا: اے اُمّ المؤمنین! آپ اس کے ذریعے کیا کرتی ہیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس کے ذریعے چھپکیں مارتی ہوں کیونکہ ہمیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتائی ہے  
”حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا جا رہا تھا تو روئے زمین کے ہر جانور نے آگ کو بجھانے کی کوشش کی تھی صرف چھپکی نے ایسا نہیں کیا تھا یہ اس پر پھونکیں مار رہی تھی (تاکہ وہ اور بھڑک اٹھے) تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مار دینے کا حکم دیا ہے“  
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام نسائی نے اضافے کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4516-** وَعَنْ أَمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ بِإِخْتِصَارٍ ذَكَرَ النُّفُخَ  
❀❀ سیدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چھپکیوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پھونکیں مار رہی تھیں (تاکہ ان کی آگ اور بھڑک اٹھے)۔  
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم اور امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں پھونک مارنے کا ذکر ہے۔

**4517-** وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَنَسَمَاءَ لَوَيْسًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ

❀❀ عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چھپکی کو مار دینے کا حکم دیا ہے آپ ﷺ نے اس کا نام چھوٹا فاسق رکھا ہے۔  
یہ روایت امام مسلم اور امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

**4518-** وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَلَهُ سَبْعَ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَتَلَ وَزْغًا فَلَهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ تَرَكَ حَيَّةً مَخَافَةَ عَاقِبَتِهَا فَلَيْسَ مِنَّا  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ دُونَ قَوْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ إِلَى آخِرِهِ  
قَالَ الْحَافِظُ رَوَاهُ عَنْ الْمَسِيبِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”جو شخص سانپ کو مار دیتا ہے اسے سات نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص چھپکی کو مار دیتا ہے اسے ایک نیکی ملتی ہے جو شخص خوف زدہ ہو کر سانپ کو چھوڑ دیتا ہے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”جو شخص چھوڑ دیتا ہے“۔ اس کے بعد سے لے کے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں، اس روایت کو مسیب بن رافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے تاہم انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

**4519** - وَرَوَى عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ الْجَشَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا ابْنُ مَسْعُودٍ يَخُطُبُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا هُوَ بِحِمَاةٍ مَمَشِينَ عَلَى الْجِدَارِ لَقِطَعَ خُطْبَتَهُ ثُمَّ ضَرْبَهَا بِقَضِيْبِهِ حَتَّى قَتَلَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَكَانَ مِمَّا قَتَلَ مُشْرِكًا قَدْ حَلَّ دَمَهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبَّرَاتِي مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَابْنُ زَارٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ حَيَّةً أَوْ عَقْرَبًا

ابو اخوص شکی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے وہاں ایک سانپ دیوار پر چڑھتا ہوا نظر آیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنا خطبہ درمیان میں روکا اور اپنی چھڑی کے ذریعے اس سانپ کو مار دیا پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص سانپ کو مارتا ہے وہ گویا کہ ایسے مشرک کو قتل کرتا ہے جس کا خون بہانا حلال ہو“۔

یہ روایت امام احمد امام ابو یعلیٰ اور امام طبرانی نے مرفوع اور موقوف (دونوں طرح سے) نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”جو شخص سانپ یا بچھو کو مار دیتا ہے“۔

**4520** - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ لَمَنْ خَافَ نَارَ هِنٍ فَلَيْسَ مِنِّي

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّطَبَّرَاتِي بِإِسْنَادٍ رَوَاهَا ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ

أَبِيهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر قسم کے سانپ مار دیا کرو جو شخص ان کی آگ سے خوف زدہ ہو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے“۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن کے راوی ثقہ ہیں صرف عبدالرحمن بن مسعود نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔

**4521** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سَأَلْتُ مَنَّا مِنْ حَارِبٍ نَاهِي

يَعْنِي الْحَيَّاتِ وَمَنْ تَرَكَ قَتْلَ شَيْءٍ مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب سے انہوں نے ہمارے ساتھ جنگ شروع کی ہے ہم نے بھی انہیں سلامت نہیں رہنے دیا (راوی بیان کرتے

ہیں) نبی اکرم ﷺ کی مراد سانپ تھے (آپ ﷺ نے فرمایا:) جو شخص خوف کی وجہ ان میں سے کسی کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے

نہیں ہے۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

4522 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ

مَخَافَةَ طَلِبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مِنْذُ حَارِبْنَاهُنَّ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَجْزَمْ مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ رَأَوِيهِ بِأَنَّ عِكْرِمَةَ رَفَعَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص سانپوں کا پیچھا کرنے کے ڈر سے سانپ کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے جب سے ہم نے ان کے ساتھ جنگ شروع کی ہے ہم نے ان کے ساتھ صلح نہیں کی۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے موسیٰ بن مسلم نے اس بارے میں جزم نہیں کیا کہ عکرمہ نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے یا نہیں؟

4523 - وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نُرِيدُ

أَنْ نَكْسِرَ زَمْزَمَ وَإِنْ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجَنَانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصَّغَارَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَابِطٍ مَا أَرَاهُ سَمِعَ مِنَ الْعَبَّاسِ الْجَنَانِ بِكُسْرِ

السَّجِمِ وَتَشْدِيدِ التَّوْنِ جَمَعَ جَانٍ وَهِيَ الْحَيَّةُ الصَّغِيرَةُ كَمَا فِي الْحَدِيثِ وَقِيلَ الدَّقِيقَةُ الْخَفِيفَةُ وَقِيلَ الدَّقِيقَةُ

الْبَيْضَاءُ وَيُرْوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَنَانُ مَسَخَ الْجِنَّ كَمَا مَسَخَتِ الْقُرْدَةُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: ہم یہ چاہتے

ہیں کہ ہم زم زم کے کنویں پر چھپر ڈال دیں لیکن اس میں یہ چھوٹے سانپ پائے جاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں مار دینے کا حکم دیا۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے اس کی سند صحیح ہے البتہ عبدالرحمن بن سابط نامی راوی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

لفظ ”الجنان“ اس سے مراد چھوٹے سانپ ہیں جیسا کہ یہ بات حدیث میں مذکور ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد باریک کیڑا ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد سفید کیڑا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی گئی ہے:

”یہ چھوٹے سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہے جس طرح بنی اسرائیل کو مسخ کر کے بندر بنا دیا گیا تھا۔“

4524 - وَعَنْ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ جِوَارِ الْبُيُوتِ فَقَالَ

إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَيُ مَسَاكِنَكُمْ فَقُولُوا أَنْشِدْكُمْ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُمْ نُوْحٌ أَنْشِدْكُمْ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ

عَلَيْكُمْ سُلَيْمَانُ أَنْ لَا تَوَدُّوْنَا فَإِنْ عَدِنَ فَاغْلُوْهُنَّ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْسَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

حضرت ابو یعلیٰ بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھر میں دیکھو تو یہ کہو کہ میں تمہیں اس عہد کا واسطہ دیتا ہوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے تمہارے خلاف لیا تھا اور میں تمہیں اس عہد کا واسطہ دیتا ہوں جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم سے لیا تھا کہ تم ہمیں اذیت نہ پہنچو اگر وہ دوبارہ نظر آئیں تو تم انہیں مار دو۔

یہ روایت امام ابو داؤد و امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے ان سب نے اسے ابن ابی یعلیٰ کے حوالے سے سابقہ کے حوالے سے عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں ابن ابی یعلیٰ سے مراد محمد بن عبد الرحمن ابی یعلیٰ ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا۔

**4525 -** وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ قَتْلِ الْحَيَّاتِ كُلِّهِنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لَبَابَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جَنَّاتِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر قسم کے سانپ مار دیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں نکل آنے والے چھوٹے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4526 -** وَلَيْسَ رِوَايَةٌ لَهُ لِأَبِي دَاوُدَ وَقَالَ أَبُو لَبَابَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَّاتِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الْأَبْرَ وَذَا الطَّفِينِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَبَعَانِ مَا فِي بَطُونِ النِّسَاءِ

ان سے منقول ایک روایت جو امام ابو داؤد نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ ﷺ نے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے البتہ دم کٹے اور دونوں نقطوں والے سانپ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ یہ دونوں پینائی کو ضائع کر دیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیتے ہیں۔

**4527 -** وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكَ فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ قَوَّيْتُ لِاقْتِلَها فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَجْلِسُ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَيَّ بَيْتَ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ فَتَى مِمَّنْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعَرَسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَاذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِانْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَاذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ حَدِّثْنِي بِسَلَاكِكَ لِيَأْتِيَ أَخِي عَلَىكَ قَرِيبَةً فَأَخَذَ الرَّجُلُ سَلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالسَّرْمِجِ لِيُطْعِمَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ أَكْفَفْ عَلَيْكَ رَمَحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي



اُخْرِجْنِي فَدْخَلَ فَإِذَا بِحَبِيبَةٍ عَظِيمَةٍ مَنْطُوبَةٍ عَلَى الْفُرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرَّمْحِ فَانْتَضَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكْزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يَذَرِي أَيُّهَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا أَلْحِيَةً أَمْ أَلْفَتِي قَالَ فَبَجْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَحْيِيَهُ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَا جَبَكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنْ بِالْمَدِينَةِ جُنَا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَادْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

✽✽ ابو سائب بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کے ہاں داخل ہوئے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا تو ان کے انتظار میں بیٹھ گیا جب انہوں نے نماز مکمل کی تو میں نے ان کے گھر کے کونے میں موجود لکڑیوں کے درمیان حرکت کی آواز سنی تو وہاں ایک سانپ موجود تھا میں اسے مارنے کے لئے اٹھا تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ تم بیٹھ جاؤ! میں بیٹھ گیا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے محلے میں موجود ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: کیا تمہیں وہ گھر نظر آ رہا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے بتایا: اس گھر میں ہماری قوم کا ایک نوجوان رہا کرتا تھا جس کی نئی شادی ہوئی تھی ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کھودنے کے لئے گئے وہ نوجوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوپہر کے وقت اجازت لے کر اپنی بیوی کے پاس واپس چلا جاتا تھا ایک دن اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہتھیار ساتھ رکھنا کیونکہ مجھے تمہارے خلاف قریظہ کے حوالے سے اندیشہ ہے اس شخص نے اپنا ہتھیار پکڑ لیا وہ واپس گیا تو اس کی بیوی دروازے پر کھڑی ہوئی تھی اس نے نیزہ اس کو مارنے کے لئے اس کی طرف نیزہ بڑھایا اسے بڑا غصہ آیا تھا (کہ میری بیوی دروازے پر کھڑی ہے) اس عورت نے کہا: اپنے نیزے کو روک لو اور گھر کے اندر جا کر دیکھو کہ کس چیز نے مجھے باہر آنے پر مجبور کیا ہے؟ وہ نوجوان گھر میں داخل ہوا تو وہاں ایک بڑا سانپ موجود تھا جو زمین پر لیٹا ہوا پڑا تھا اس نوجوان نے وہ نیزہ اس سانپ کی طرف بڑھایا اور اس سانپ کو اس نیزے میں پرو دیا پھر وہ باہر نکلا اور محلے میں اس نیزے کو گاڑ دیا سانپ نے اس پر حملہ کیا اور پھر یہ پتہ نہیں چلا کہ کس کی موت جلدی واقع ہوئی؟ سانپ کی یا نوجوان کی؟ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اس کو ہمارے لئے زندہ کر دے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ ایسے جنات ہیں جو اسلام قبول کر چکے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تم تین دن تک انہیں وارننگ دو اگر وہ اس کے بعد بھی تمہارے سامنے آئیں تو تم انہیں مار دو! کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔

**4528 -** وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوِهِ وَقَالَ فِيهِ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لِهَذِهِ السُّيُوتِ عَوَامِرُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَادْفَنُوا صَاحِبَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ

✽✽ اس کی مانند ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گھروں میں رہنے والے بھی کچھ (جنات وغیرہ) ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین مرتبہ اسے جانے کے لئے کہو اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دو کیونکہ وہ کافر ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اپنے ساتھی کو (یعنی اس نوجوان کو) دفن کر دو

یہ روایت امام مالک امام مسلم اور امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

**4528-** رَعِنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اأْتَلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطَّفَتَيْنِ وَالْأَبْرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمَسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْقِطَانِ الْحَبْلَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا قُلْتَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ ابْنُهُ يَنْهَى بِكَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِنَّ الْعَوَامِرُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِالْفَاقِطِ مُتَّفَاقَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر خطبے کے دوران سنا کہ سانپوں کو مار دو اور دھاری والے اور دم کٹے سانپوں کو مار دو کیونکہ وہ مینائی کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لئے اس کا پیچھا کر رہا تھا کہ حضرت ابوہبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے پکار کر یہ کہا: تم اسے نہ مارو! میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے تو انہوں نے بتایا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا کیونکہ وہ گھروں کو آباد کرنے والے ہیں۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم نے نقل کی ہے یہ روایت امام مالک امام ابو داؤد امام ترمذی نے قریبی الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4530-** وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ اأْتَلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابِ وَاقْتُلُوا ذَا الطَّفَتَيْنِ وَالْأَبْرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمَسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْقِطَانِ الْحَبْلَ قَالَ الْأَزْهَرِيُّ وَنَرَى ذَلِكَ مِنْ سَيِّئِهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ

قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِلَّا أَقْتُلُهَا فَبَيْنَمَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو لُبَابَةَ وَأَنَا أَطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلَا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کتوں کو مار دینے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”سانپوں اور کتوں کو مار دو اور دھاری دار اور دم کٹے سانپوں کو بھی مار دو کیونکہ وہ مینائی زائل کر دیتے ہیں اور حمل ضائع کر دیتے ہیں۔“

ازہری بیان کرتے ہیں: ہماری یہ رائے ہے کہ یہ ان دونوں کی خصوصیت ہوگی باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

سالم بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے جو بھی سانپ نظر آتا تھا میں اسے مار دیا کرتا تھا ایک مرتبہ میں گھر میں نکل آنے والے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہبابہ رضی اللہ عنہ کا میرے پاس سے گزر ہوا جبکہ میں اس وقت سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو ان دونوں نے کہا: اے عبداللہ! رک جاؤ تو میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں مارنے کا حکم دیا ہے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے گھر والوں کو (یعنی گھر میں نکل آنے والے سانپوں

(کو) مارتے سے منع کیا ہے۔

4531 - وَفِي رِوَايَةِ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ إِنْ ابْنُ عَمْرٍو وَجَدَ بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ حَيَّةً فِي دَارِهِ فَأَمَرَ بِهَا

فَاخْرَجَتْ إِلَى الْبَقِيعِ

قَالَ نَافِعٌ ثُمَّ رَأَيْتَهَا بَعْدَ فِي بَيْتِهِ الطَّفِيتَانِ بِضَمِّ الطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ وَامْسِكَانِ الْفَاءِ هُمَا الْحِطَّانُ الْأَسْوَدَانِ فِي ظَهْرِ الْحَيَّةِ وَأَصْلُ الطَّفِيتَةِ خَوْصَةُ الْمُقْلِ شَبَّهَ الْخَطِيطِينَ عَلَى ظَهْرِ الْحَيَّةِ بِخَوْصَتِي الْمُقْلِ وَقَالَ أَبُو عَمْرٍو النَّمْرِيُّ يُقَالُ إِنْ الطَّفِيتَيْنِ جَنَسٌ يَكُونُ عَلَى ظَهْرِهِ خِطَّانٌ أَبْيَضَانِ

وَالْأَبْرُ هُوَ الْأَفْعَى وَقِيلَ جَنَسٌ أَبْرٌ كَأَنَّهُ مَقْطُوعُ الذَّنْبِ وَقِيلَ هُوَ صَنْفٌ مِنَ الْحَيَّاتِ أَرْزَقَ مَقْطُوعَ الذَّنْبِ إِذَا نَظَرَتْ إِلَيْهِ الْحَامِلُ أَلْقَتْ قَالَهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ

وَقَوْلُهُ يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ مَعْنَاهُ يَطْمَسَانِهِ بِمُجَرَّدِ نَظَرِهِمَا إِلَيْهِ بِخَاصِيَةِ جَعْلِهَا اللَّهُ فِيهِمَا

قَالَ الْحَافِظُ قَدْ ذَهَبَ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى قَتْلِ الْحَيَّاتِ أَجْمَعَ فِي الصَّحَارَى وَالْبُيُوتِ بِالْمَدِينَةِ وَغَيْرِ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَسْتَنْوِ فِي ذَلِكَ نَوْعًا وَلَا جِنْسًا وَلَا مَوْضِعًا وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِأَحَادِيثَ جَاءَتْ عَامَّةً كَحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ الْمُتَقَدِّمِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ تَقْتُلُ الْحَيَّاتِ أَجْمَعَ إِلَّا سَوَاكِنَ الْبُيُوتِ بِالْمَدِينَةِ وَغَيْرَهَا فَإِنَّهُنَّ لَا يَقْتُلْنَ لَمَّا جَاءَ فِي حَدِيثِ أَبِي لُبَابَةَ وَزَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِهِنَّ بَعْدَ الْأَمْرِ بِقَتْلِ جَمِيعِ الْحَيَّاتِ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ تَنْذِرُ سَوَاكِنَ الْبُيُوتِ فِي الْمَدِينَةِ وَغَيْرَهَا فَإِنْ بَدَيْنَ بَعْدَ الْإِنْذَارِ قَتْلَهُنَّ وَمَا وَجَدَ مِنْهُنَّ فِي غَيْرِ الْبُيُوتِ يَقْتُلْنَ مِنْ غَيْرِ إِنْذَارٍ وَقَالَ مَالِكٌ يَقْتُلُ مَا وَجَدَ مِنْهَا فِي الْمَسَاجِدِ وَاسْتَدَلَّ هَذَا بِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ

وَإِخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهَا مَا وَرَدَ فِي حَدِيثِ أَبِي لَيْلَى الْمُتَقَدِّمِ وَقَالَ مَالِكٌ يَكْفِيهِ أَنْ يَقُولَ أُحْرِجْ عَلَيْكَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ لَا تَبْدُو لَنَا وَلَا تَوْدِينَا وَقَالَ غَيْرُهُ يَقُولُ لَهَا أَنْتِ فِي حَرْجٍ إِنْ عَدْتَ إِلَيْنَا فَلَا تَلُومِينَا أَنْ نَضِيقَ عَلَيْكَ بِالطَّرْدِ وَالتَّبَعِ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَا تَنْذِرُ إِلَّا حَيَّاتِ الْمَدِينَةِ فَقَطْ لَمَّا جَاءَ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ إِسْلَامِ طَائِفَةٍ مِنَ الْجَنِّ بِالْمَدِينَةِ وَأَمَّا حَيَّاتُ غَيْرِ الْمَدِينَةِ فِي جَمِيعِ الْأَرْضِ وَالْبُيُوتِ فَتَقْتُلُ مِنْ غَيْرِ إِنْذَارٍ لِأَنَّهَا لَا تَنْجِيقُ وَجُودَ مُسْلِمِينَ مِنَ الْجَنِّ ثُمَّ وَلَقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفَوَاسِقِ تَقْتُلُ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَذَكَرَ مِنْهُنَّ الْحَيَّةُ

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ يَقْتُلُ الْأَبْرَ وَذُو الطَّفِيتَيْنِ مِنْ غَيْرِ إِنْذَارٍ سِوَاءِ كُنَّ بِالْمَدِينَةِ وَغَيْرَهَا لِحَدِيثِ أَبِي لُبَابَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الْأَبْرَ وَذُو الطَّفِيتَيْنِ وَلِكُلِّ مِنْ هَذِهِ الْأَقْوَالِ وَجْهٌ قَوِيٌّ وَدَلِيلٌ ظَاهِرٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث بیان کر دی تو اس کے بعد ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے محلے میں ایک سانپ پایا تو ان کے حکم کے تحت اس سانپ

کوفیق کی طرف نکال دیا گیا، نافع بیان کرتے ہیں: اس کے بعد بھی میں نے ان کے گھر میں سانپ کو دیکھا تھا۔  
لفظ 'طلحان' اس سے مراد سانپ کی پشت پر موجود دو سیاہ لکیریں ہیں۔

لفظ طفیہ کا مطلب 'گوگل کا پتہ' ہے جو سانپ کی پشت پر موجود دو لکیروں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

ابو عمر نمری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: دو دھاریاں ایک جنس ہے جو اس کی پشت پر ہوتی ہے اور دو سفید لکیریں ہوتی ہیں۔

"ابتر" یہ افعی کو بھی کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ ایک قسم ہے جس کی دم کٹی ہوئی ہوتی ہے ایک قول کے مطابق یہ سانپوں کی ایک مخصوص قسم ہے جو نیلے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کی دم کٹی ہوئی ہوتی ہے اگر حاملہ اسے دیکھ لے تو اس کا حمل ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ بات نصر بن شمیل نے بیان کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ "یہ دونوں نظر تلاش کرتے ہیں" اس کا مطلب یہ ہے کہ محض ان کی طرف دیکھنے سے بینائی رخصت ہو جاتی ہے اور یہ ایک خصوصیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان میں رکھی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ تمام سانپوں کو مار دیا جائے گا خواہ وہ صحرا میں ہوں یا گھروں میں ہوں، شہر میں ہوں یا شہر سے باہر ہوں اس بارے میں کسی نوع یا جنس یا جگہ کا استثناء نہیں ہے ان حضرات نے اس بارے میں ان احادیث سے استدلال کیا ہے جو عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ہیں۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: تمام سانپوں کو مار دیا جائے گا صرف گھروں میں رہنے والے سانپوں کو نہیں مارا جائے گا خواہ وہ گھر شہر کے اندر ہو یا شہر سے باہر ہو انہیں اس لئے نہیں مارا جائے گا کیونکہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ ان کو مارنے سے منع کیا گیا ہے اگرچہ پہلے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ذرا یا جائے گا خواہ وہ شہر کے اندر ہوں یا شہر سے باہر ہوں اگر ڈرانے کے بعد بھی وہ ظاہر ہو جاتے ہیں تو انہیں مار دیا جائے گا اور گھروں سے باہر جو سانپ نظر آتے ہیں انہیں ڈرائے بغیر مار دیا جائے گا۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: سانپوں میں سے جو کوئی مسجد میں مل جائے اسے مار دیا جائے گا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے استدلال کیا ہے:

"یہ گھروں میں رہنے والے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین مرتبہ دھمکاؤ اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے مار دو۔"

جن حضرات نے یہ بات اختیار کی ہے: سانپ سے وہ چیز کہی جائے گی جو حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں مذکور ہے جو حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: آدمی کے لئے یہ پڑھ لینا بھی کافی ہے:

"میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اور آخرت کے دن کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم ہمارے سامنے ظاہر نہ ہونا اور ہمیں اذیت

نہ پہنچاتا۔

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: آدمی سانپ سے یہ بھی کہے گا: "اگر تم دوبارہ ہماری طرف آئے اور تمہیں نقصان ہوا تو پھر تم ہمیں ملامت نہ کرنا کہ ہم نے تمہیں پرے کر کے یا تمہارا پیچھا کر کے تمہیں تنگی کا شکار کیا ہے۔"

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: صرف مدینہ منورہ کے سانپوں کو ڈرایا جائے گا کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ مدینہ منورہ کے جنات کے ایک گروہ نے اسلام قبول کر لیا ہے لیکن مدینہ منورہ کے علاوہ تمام روئے زمین اور اس میں موجود گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ڈرائے بغیر ماردیا جائے گا کیونکہ اس کے علاوہ اور کسی جگہ پر ہمیں جنات میں سے مسلمانوں کے وجود کا پتہ نہیں چل سکتا اس کی ایک دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

"پانچ قسم کے جانور فاسق ہیں جنہیں حل اور حرم میں ماردیا جائے گا" اور ان میں نبی اکرم ﷺ نے سانپ کا بھی ذکر کیا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: دم کئے اور دودھاری دار سانپ کو ڈرائے بغیر ماردیا جائے گا خواہ وہ مدینہ منورہ میں ہو یا اس کے علاوہ کہیں اور ہو اس کی دلیل حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جناب (یعنی چھوٹے سانپوں) کو مارنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے جو گھروں میں ہوتے ہیں ابستہ دم کئے اور دودھاری دھار کا معاملہ مختلف ہے۔

ان میں سے ہر ایک قول کی ایک مضبوط وجہ ہے اور ظاہر دلیل ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4532 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةَ قُرْصَتِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَامَرِ بَقْرِيَةِ النَّمْلِ فَأَحْرَقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فِيَّ أَنْ قُرْصَتُكَ نَمْلَةٌ فَأَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تَسْبَحُ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَهَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ ایک چیونٹی نے ایک نئی کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کی وادی کو جلادینے کا حکم دیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ ایک چیونٹی نے تمہیں کاٹا تھا تم نے پوری امت کو جلادیا ہے جو تسبیح پڑھا کرتی تھی۔"

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "تم نے صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا؟"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابو داؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**4533 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَأَبِي دَاوُدَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَارِهِ فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ فَأَحْرَقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ هَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ

قَالَ الْحَافِظُ قَدْ جَاءَ مِنْ غَيْرِ مَا وَجَّهَ أَنَّ هَذَا النَّبِيَّ هُوَ عَزْرَبَرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي قَوْلِهِ فَهَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ التَّحْرِيقَ كَانَ جَائِزًا فِي شَرِيعَتِهِمْ وَقَدْ جَاءَ فِي خَبَرٍ أَنَّهُ بَقْرِيَةٌ أَوْ بِعَدِيْنَةٍ أَهْلَكَهَا اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ يَا رَبِّ كَانَ فِيهِمْ صَبِيَّانِ وَدَوَابٌّ وَمَنْ لَمْ يَقْتَرِفْ ذَنْبًا ثُمَّ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَجُرَتْ بِهِ هَذِهِ الْقِصَّةُ الَّتِي قَدَرَهَا اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ تَسْبِيحًا لَهُ عَلَى اعْتِرَاضِهِ عَلَى بَدِيعِ قَدْرَةِ اللَّهِ وَقَضَائِهِ فِي خَلْقِهِ فَقَالَ إِنَّمَا قُرْصَتُكَ نَمْلَةٌ



پیش از سبب و اندر سبب (سوم) کہ ہر ہر لکھ سہتر ۳۲۵ کہ ہر ہر لکھ سہتر بحکات الادب وغیرہ کہ

وَجَدْتُ فِيهَا قَتْلَ وَاحِدَةٍ وَفِي الْحَدِيثِ نَهْيُهُ عَلَى أَنْ تُنْكَرَ إِذَا وَقَعَ فِي مَلَدٍ لَا يُؤْمَسُ الْعُقَابُ الْعَامِ  
 (امام مسلم اور امام ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں)

”ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا تو وہاں ایک چوٹی نے انہیں کاٹ لیا تو انہوں نے اپنے سامان سفر کے بارے میں حکم دیا اسے ہٹایا گیا تو نیچے چوٹیوں کی بغیر موجود تھیں ان (نبی) کے حکم کے تحت انہیں جلادیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: ”تم نے ایک ہی چوٹی کو کیوں نہیں مارا؟“۔

حافظ بیان کرتے ہیں ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی حضرت عزیرؑ تھے اور متن کے یہ الفاظ کہ ”صرف ایک ہی چوٹی کو کیوں نہیں مارا“ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جلادینا ان کی شریعت میں جائز تھا اور ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: کہ وہ ایک بستی یا ایک شہر میں تھے جسے اللہ تعالیٰ نے ہلاکت کا شکار کر دیا تھا تو انہوں نے عرض کی اے میرے پروردگار! اس میں بچے اور جانور بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا (تو اس پر) پورے شہر کو کیوں ہلاکت کا شکار کیا گیا ہے؟۔

اس کے بعد یہ اتفاق ہوا کہ وہ ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کئے ہوئے تھے تو اس کے بعد یہ واقعہ پیش آگیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں تقدیر میں طے کیا تھا تاکہ انہیں اس چیز کے حوالے سے تنبیہ کی جائے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی تقدیر کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا جو اس کی مخلوق کے بارے میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں بھی تو ایک چوٹی نے ہی کاٹا ہے تم نے صرف ایک چوٹی کو کیوں نہیں قتل کیا؟ اس حدیث میں اس بات کی تنبیہ پائی جاتی ہے کہ جب کسی شہر میں برائی پھیل جائے تو ان سب پر عمومی عذاب نازل ہو سکتا ہے۔

4534 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ  
 المِئَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهَمْدِ وَالصُّرْدِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ عَجَّانَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ  
 الصُّرْدُ بِضَمِّ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِ الرَّاءِ طَائِرٌ مَعْرُوفٌ ضَعَمَ الرَّأْسَ وَالْمَقَارَ لَهُ رِيشٌ عَظِيمٌ نِصْفُهُ  
 أَيْضٌ وَنِصْفُهُ أَسْوَدٌ

قَالَ الْخَطَّابِيُّ أَمَّا نَهْيُهُ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ فَإِنَّمَا أَرَادَ نَوْعًا مِنْهُ خَاصًّا وَهُوَ الْكِبَارُ ذَوَاتُ الْأَرْجُلِ الطَّوَالِ لِأَنَّهَا  
 لَيْلَةُ الْأَذَى وَالضَّرَرِ وَأَمَّا النَّحْلَةُ فَلَمَّا فِيهَا مِنَ الْمَنْفَعَةِ وَأَمَّا الْهَمْدُ  
 وَالصُّرْدُ فَإِنَّمَا نَهَى عَنْ قَتْلِهِمَا لِتَحْرِيمِ لَحْمِهِمَا وَذَلِكَ أَنَّ الْحَيَوَانَ إِذَا نَهَى عَنْ قَتْلِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِحْوَمُهُ  
 وَلَا لَضَرَرٍ فِيهِ كَانَ ذَلِكَ لِتَحْرِيمِ لَحْمِهِ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چار قسم کے جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے  
 چوٹی، شہد کی مکھی، ہڈ اور صرد۔

یہ روایت امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

لفظ ”صرد“ ایک معروف پرندہ ہے جس کا سر بڑا ہوتا ہے اور اس کی چونچ ہوتی ہے اور بڑے بڑے پر ہوتے ہیں اس کا نصف  
 حصہ سفید اور نصف حصہ سیاہ ہوتا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: جہاں تک حیوانوں کو مارنے کی ممانعت کا تعلق ہے تو اس کے ذریعے حیوانوں کی ایک خاص قسم مراد ہے اور اس سے مراد بڑی حیوانی ہے جس کی بڑی ٹانگیں ہوتی ہیں کیونکہ یہ کم اذیت پہنچاتی ہیں اور کم نقصان پہنچاتی ہیں۔ جہاں تک شہد کی مکھی کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں قاعدہ پایا جاتا ہے۔

جہاں تک ہمد اور مرد کا تعلق ہے تو ان دونوں کو قتل کرنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان کا گوشت کھانا حرام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی جانور کو مارنے سے منع کیا گیا ہو اور وہ کسی حرمت کی وجہ سے نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی ضرر ہو تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اس کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہوگا۔

**4535** - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ طَبِيئًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

صَفْعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَتَهْلِكُ عَنْ قَتْلِهَا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

قَالَ الْحَافِظُ الصَّفْعُ بِكَسْرِ الضَّادِ وَالذَّالِ وَفَتْحِ الدَّالِ لَيْسَ بِجِدِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت عبدالرحمن بن عبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک طبیب نے نبی اکرم ﷺ سے مینڈک کے بارے دریافت کیا: کیا اسے دوا میں ڈالا جاسکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مینڈک کو مارنے سے منع کر دیا۔ یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ”صفع“ میں ’ض‘ پر زیر ہے اور ’ذ‘ پر زیر ہے یہ عمدہ نہیں ہے بآل اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّوْبَةُ فِي انْجَازِ الْوَعْدِ وَالْأَمَانَةِ

وَالْتَرْهِيْبُ مِنْ اخْلَافِهِ وَمِنَ الْخِيَانَةِ وَالْغَدْرِ وَقَتْلِ الْمُعَاهِدِ أَوْ ظُلْمِهِ

باب: وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

وعدے کی خلاف ورزی خیانت عہد شکنی ذمی کو قتل کرنے یا اس پر ظلم کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

**4536** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَقِبُوا لِي بِمَا أَتَقْبَلُ

لَكُمْ بِالْجَنَّةِ إِذَا حَدَّثْتُمْ فَلَا يَكْذِبُ وَإِذَا وَعَدْتُمْ فَلَا يَخْلِفُ وَإِذَا اتَّعَمْتُمْ فَلَا يَخْنُ الْحَدِيثُ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَالتَّيْهَقِيُّ وَتَقَدَّمَ فِي الصَّدَقِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا جب کوئی شخص بات کرے تو جھوٹ نہ بولے جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے جب اسے امین بتایا جائے تو خیانت نہ کرے“۔ الحدیث

یہ روایت امام ابویعلیٰ امام حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے سچائی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

**4537** - وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اصْمُوا لِي بِمَا

أَضْمَنْ لَكُمْ الْجَنَّةَ اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُوا إِذَا اتَّعَمْتُمْ الْحَدِيثُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِمَا وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَتَقَدَّمَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا، تم لوگ جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہیں امین بنایا جائے تو امانت واپس کرو۔“۔۔۔ الحدیث۔

یہ روایت امام احمد، امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی

ہے۔

**4538** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ مِنْ

أُمَّتِهِ أَكْفَلُوا لِي بَسْتَ أَكْفَلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ

قُلْتُ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْأَمَانَةُ وَالْفَرَجُ وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے آس پاس موجود اپنی امت کے افراد سے فرمایا: تم

لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**4539** - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي

جَدْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السَّنةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رُلْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ

الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظِلُّ أَثَرَهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ الرَّجُلُ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظِلُّ

أَثَرَهَا مِنْ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجَتْهُ عَلَى رَجُلِكَ فَنَفِطُ فِتْرَاهُ مُتَبَرِّأً وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً

فَدَحْرَجَهَا عَلَى رَجُلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا

حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ - الْجَدْرُ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَاسْكَانِ الدَّالِّ الْمُعْجَمَةُ هُوَ أَصْلُ الشَّيْءِ وَالْوَكْتُ بِفَتْحِ

الْوَاوِ وَاسْكَانِ الْكَافِ بَعْدَهَا تَاءٌ مِثْلَةُ هُوَ الْأَثَرُ الْيَسِيرُ

الْمَجْلُ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَاسْكَانِ الْجِيمِ هُوَ تَنْفِطُ الْيَدِ مِنَ الْعَمَلِ وَغَيْرُهُ

وَقَوْلُهُ مُتَبَرِّأً بِالرَّاءِ أَيْ مَرْتَفِعًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی:

”امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی، پھر قرآن نازل ہوا، لوگوں نے قرآن کا علم حاصل کیا، انہوں نے سنت کا علم

حاصل کیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے بارے میں بتایا اور ارشاد فرمایا: ایک شخص سوئے گا تو اس کے

دل سے امانت کو قبض کر لیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا معمولی سا نشان باقی رہ جائے گا پھر اس کے دل سے امانت کو قبض کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا نشان یوں رہ جائے گا جس طرح کسی چھالے کا نشان ہوتا ہے جیسے کسی انگارے کو تم اپنی ٹانگ پر رکھ دو تو اس کے نتیجے میں ایک چھالہ نمودار ہوتا ہے تمہیں وہ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ کنکریاں لے کر وہ اپنے پاؤں پر رکھیں (اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) پھر لوگوں کا یہ عالم ہو جائے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے تو ان میں سے کوئی بھی امانت ادا نہیں کرے گا یہاں تک کہ یہ بات کہی جائے گی بنوں فلاں میں ایک امین شخص ہے یہاں تک کہ کسی شخص کے بارے میں یہ کہا جائے گا: وہ کتنا تیز طرار اور کتنا عقل مند ہے؟ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ الجذر سے مراد کسی چیز کی بنیاد ہے۔

لفظ وقت سے مراد معمولی سا نشان ہے۔

لفظ مجل سے مراد کام کاج کرنے کی وجہ سے ہاتھ میں پیدا ہونے والا چھال

لفظ معتبر سے مراد اونچا ہونا ہے۔

**4540** - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفِرُ الذُّنُوبَ كُلَّهَا إِلَّا الْأَمَانَةَ قَالَ يُؤْتِي الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَانَ قَتْلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقَالُ أَدَامَانَتَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ ذَهَبَتِ الدُّنْيَا فَيَقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْهَابِوَةِ فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى الْهَابِوَةِ وَتَمَثَّلُ لَهُ أَمَانَتُهُ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ دَفَعَتْ إِلَيْهِ فَبَرَاهَا فَيَعْرِفُهَا فَيَهْوِي فِي آثَرِهَا حَتَّى يُذِرَ كَهَا فَيَحْمِلُهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ خَارِجٌ قُلْتُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَيَهْوِي فِي آثَرِهَا أَبَدَ الْأَبَدِينَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَانَةٌ وَالْوُضُوءُ أَمَانَةٌ وَالْوُزْنُ أَمَانَةٌ وَالْكَيْلُ أَمَانَةٌ وَأَشْيَاءُ عَدَدُهَا وَأَشَدُّ ذَلِكَ الْوَدَاعُ قَالَ يَعْنِي زَادَانُ فَاتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ كَذَّابٌ قَالَ صَدَقَ أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ يَقُولُ إِنْ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُوَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا - (النساء)

رواہ احمد والبیہقی موفوقاً و ذکر عبد اللہ ابن الامام احمد فی کتاب الزہد انه سأل اباہ عنه فقال

استاده جہد

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے البتہ امانت کا معاملہ مختلف ہے وہ فرماتے ہیں قیامت کے دن کسی بندے کو لایا جائے گا خواہ اسے اللہ کی راہ میں شہید ہی کیوں نہ کیا گیا ہو اور اس سے کہا جائے گا: کہ تم اپنی امانت کو ادا کرو وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب دنیا تو ختم ہو چکی ہے تو حکم ہوگا: اے جہنم کی طرف لے جاؤ اُسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو اس کے سامنے اس کی امانت آئے گی جو اس دن کی مانند ہوگی جب وہ امانت اس کے سپرد کی گئی تھی وہ اسے دیکھے گا اور اسے پہچان لے گا وہ اس کے پیچھے جائے گا یہاں تک کہ اس تک پہنچ جائے گا پھر وہ اسے کندھے پر اٹھا کر لے آئے گا یہاں تک کہ جب وہ یہ گمان کرے گا کہ اب اس کی جان چھوٹنے والی ہے تو اس کے کندھے سے وہ امانت پھسل جائے گی اور پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ اس کے پیچھے بھاگتا رہے گا پھر آپ ﷺ نے فرمایا نماز ایک امانت ہے اور وضو ایک امانت ہے وزن ایک امانت ہے ماپنا ایک امانت ہے (راوی بیان کرتے ہیں) آپ ﷺ نے

کچھ اور چیزیں بھی شمار کرائیں (اور پھر فرمایا:) لیکن ان میں سب سے زیادہ سخت وہ چیز ہے جو کسی کے پاس رکھوائی گئی ہو۔  
 زاذ ان بیان کرتے ہیں: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: کیا آپ نے وہ بات ملاحظہ فرمائی ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے؟ انہوں نے یہ یہ کہا ہے تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔ یہ تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

”بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکان کو ادا کر دو“

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے اسے کتاب ”الزہد“ میں نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: انہوں نے اپنے والد سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس کی سند عمدہ ہے۔

**4541-** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا طَهْرَ لَهُ الْحَدِيثُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَتَقَدَّمَ فِي الصَّلَوَاتِ  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”اس شخص کا ایمان نہیں ہے جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہے جس کا وضو نہ ہو (یا طہارت نہ ہو)۔“  
 الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

**4542-** وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ فِي هَذَا الدِّينِ وَالْبَيْتِ فَقَالَ إِلَيْهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَشَدُّهُ يَا أَخَا الْعَالِيَةِ الْأَمَانَةُ إِنَّهُ لَا دِينَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا زَكَاةَ لَهُ الْحَدِيثُ . رَوَاهُ الْبُزَّارُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران بالائی علاقے کا رہنے والا ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیے جو اس دین میں سب سے زیادہ سخت شمار ہوتی ہے اور جو سب سے زیادہ نرم شمار ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ نرم اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اے ہر کسی علاقے کے رہنے والے شخص! اس دین میں سب سے زیادہ سخت چیز امانت ہے اس شخص کا دین نہیں ہے جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز بھی نہیں ہے اور اس شخص کی زکوٰۃ بھی نہیں ہے۔“ ... الحدیث۔  
 یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

**4543-** وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ أَمْرِي خَمْسَ عَشْرَةَ خُصْلَةً فَقَدْ حَسَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَغْمُ دُولًا وَإِذَا كَانَتِ الْأَمَانَةُ مَعْمَا وَالزَّكَاةُ مَعْرُومًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ



رَعِيَهُ الْقَوْمُ أَرْذَلَهُمْ وَأَكْرَمَ الرَّجُلَ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشَرِبَتِ الْخُمُرُ وَلَبَسَ الْخَرِيرُ وَاتَّخَذَتِ الْقَبَائِلُ وَالْمَقَارِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا فَلْيُرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حُمْرَاءَ أَوْ خُسْفًا أَوْ مَسْخًا

وَرَأَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ غَيْرِ الْمَرْجِ بْنِ

صَالَةَ

حضرت علی بن ابی حمزہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی تو آزمائش ان کے لئے حلال ہو جائے گی عرض کی گئی: یہ رسوں اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت سمجھا جائے، جب امانت کو غنیمت سمجھا جائے، زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست کے ساتھ اچھائی کرے اور اپنے باپ کے ساتھ زیادتی کرے، مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں، قوم کاسب سے کمینہ فردان کا سردار بن جائے اور آدمی کے شر کے خوف کی وجہ سے اس کی عزت کی جائے، شراب پی جائے، ریشم پہنا جائے، گانے والی عورتیں رکھی جائیں، آلات موسیقی رکھے جائیں، اس امت کے آخری دور کے لوگ پہلے والوں پر لعنت کریں، تو ایسے وقت میں ان لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسائے جائے یا مسخ کیے جانے کے کا انتظار کرنا چاہیے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ایسے کسی راوی کا علم نہیں ہے جس نے یہ روایت یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے نقل کی ہو، صرف فرج بن فضالہ نے اسے نقل کیا ہے۔

**4544 -** رَفِئِ رِوَايَةِ لِلتِّرْمِذِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا اتَّخَذَ الْفَقِيءُ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةَ مَغْرَمًا وَتَعَلَّمَ لَغِيرِ دِينٍ وَأَطَاعَ الرَّجُلَ أَمْرَانَهُ وَعَقَى أَمَهُ وَأَدْنَى صَدِيقِهِ وَأَقْصَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةُ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأَكْرَمَ الرَّجُلَ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَبَائِلُ وَالْمَقَارِفُ وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا فَلْيُرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حُمْرَاءَ وَخُسْفًا وَمَسْخًا وَقَذَاهَا وَآيَاتِ تَتَابَعِ كُنْطَامَ بَالٍ قَطَعَ سَلْكُهُ فَتَتَابَعِ . قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

امام ترمذی کی ایک روایت میں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

”جب مال غنیمت کو دولت سمجھا جائے، امانت کو غنیمت سمجھا جائے، زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے، دین کی بجائے کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کیا جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اور اپنے دوست سے قریب ہو اور اپنے باپ سے دور ہو، مساجد میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کا سردار ان کا فاسق شخص بن جائے، سب سے کمینہ لوگوں کا لیڈر بن جائے، آدمی کی عزت کے شر کے خوف کی وجہ سے کی جائے، گانے والی عورتیں اور آلات موسیقی غالب آجائیں، شراب پی جانے لگے، اس امت کے آخری دور کے لوگ پہلے والوں پر لعنت کرنے لگیں، تو ایسے وقت میں ان لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسائے جائے یا مسخ کیے جائیں یا پتھر مارے جانے کا انتظار کرنا چاہیے، یہ نشانیاں یکے بعد دیگرے رونما ہوں گی، جس طرح اگر کوئی ہارٹوٹ جائے تو اس کے موتی یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں۔“

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

4545 - وَرَوَى عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مُتَعَلِّقَاتٌ

بِالْعَرْشِ الرَّحِمُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي بِكَ فَلَا أَقْطَعُ وَالْأَمَانَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي بِكَ فَلَا أَخْأَنُ وَالنِّعْمَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي بِكَ فَلَا أَكْفُرُ . رَوَاهُ الْبُزَارُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین چیزیں عرش کے ساتھ چٹٹی ہوئی ہیں رحم (یعنی رشتے داری) وہ یہ کہتا ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں تو مجھے نہ کاٹا جائے امانت جو یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں تو میرے ساتھ خیانت نہ کی جائے اور نعمت جو یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں تو میرا کفران نہ کیا جائے۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4546 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قُرْنِي ثُمَّ

الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ وَبَنَدُونَ وَلَا يُؤْفُونَ وَتَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر ان کے بعد والوں کا ہے پھر ان کے بعد والوں کا ہے پھر ان کے بعد وہ لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی وہ خیانت کریں گے انہیں امن نہیں قرار نہیں دیا جائے گا وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان کے درمیان موٹا پاٹا ظاہر ہوگا۔“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4547 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِيعَ قَبْلَ أَنْ يَبْعَثَ فَبَقِيتَ لَهُ بَقِيَّةٌ وَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانَةٍ فَنَسِيتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَجَنَّتْ فَإِذَا هُوَ مَكَانَهُ فَقَالَ يَا لَيْتِي لَقَدْ شَقِيتُ عَلَى أَنَا هَهُنَا مِنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي الْحَمْسَاءِ أَبُو عَلِيٍّ فِي كِتَابِ الصَّمْتِ كِلَاهُمَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ بَدِيلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْهُ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هَذَا عِدْنَا عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ .

وَقَدْ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْحَمْسَاءِ أَبُو عَلِيٍّ فِي كِتَابِ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَوَى حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ بَدِيلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ ابْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِيهِ وَيُقَالُ عَنْ بَدِيلٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمَعْلَمِ وَيُشْهَرُ أَنْ يَكُونَ مَا ذَكَرَهُ أَبُو عَلِيٍّ مِنْ اسْقَاطِ عَبْدِ الْكَرِيمِ مِنْهُ هُوَ الصَّوَابُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن ابوجمساء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے آپ ﷺ سے ایک سودا کیا میں نے آپ ﷺ کو کچھ ادائیگی کرنی تھی تو میں نے یہ وعدہ کیا کہ میں فلاں جگہ پر آپ کے پاس آتا ہوں پھر میں بھول گیا تین دن بعد مجھے یہ بات یاد آئی جب میں وہاں آیا تو نبی اکرم ﷺ وہاں موجود تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نوجوان!

تم نے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ابودنیانے کتاب الصمت میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے بدیل بن مہسرہ کے حوالے سے عبدالکریم کے حوالے سے عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حنظلہ سے نقل کیا ہے۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: محمد بن یحییٰ فرماتے ہیں: یہ شخص ہمارے نزدیک عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہے انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوجہشؓ کا تذکرہ علی بن سکین نے کتاب ”الصحابہ“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے شقیق کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے روایت منقول ہے اور ایک قول کے مطابق بدیل کے حوالے سے عبدالکریم معلم کے حوالے سے روایت منقول ہے اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

ابوعلی نے یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ اس کی سند میں عبدالکریم نامی راوی ساقط ہوگا اور یہی درست ہے ہاتھی اندہ بہتر جانتا ہے۔

**4548** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا

حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتَّخَذَ خَانَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ لَهُ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ

❀ حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف درزی کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں

”خواد وہ نماز پڑھتا ہو روزے رکھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔“

**4549** - وَرَوَاهُ أَبُو يَعْقُوبَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَلَفْظُهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَحُجَّ وَاعْتَمَرَ وَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ . فَذَكَرَ الْحَدِيثُ

❀ یہ روایت امام ابوعلی نے حضرت انسؓ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے غلط یہ ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

”تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ منافق ہوگا خواہ وہ روزہ رکھے نماز پڑھے حج کرے اور عمرہ کرے اور یہ کہے کہ میں

مسلمان ہوں۔“ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

4548- صحيح البخاري - كتاب البريمان - باب علامة المنافق - حديث: 33 صحيح مسلم - كتاب البريمان - باب بيان صفات

البدان - حديث: 114 مستخرج أبي عوانة - كتاب البريمان - بيان الصفات التي يخرج صاحبها من البريمان عند علمه

ومما صنفه النبي - حديث: 31 السنن للسنن - كتاب البريمان وشرحه علامة المنافق - حديث: 4959 سنن الكبرى

لمصنفه - سورة النساء - علامة المنافق - حديث: 10686 السنن الكبرى للسيوطي - كتاب البريمان - باب ما جاء في إفراد

المرضى لوارثه - حديث: 10714 مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8503 مسند أبي علي

الموسلي - مسند من هوئب - حديث: 6399

4550 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مِنْ كُنَّ لِيهِ كَنَانٌ مَنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْيَقَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا إِذَا انْتَمَسَ نَحْوًا وَإِذَا حَدَّثَ كَذِبًا وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی خصلت پائی جاتی ہوگی جب تک وہ اسے ترک نہیں کر دیتا جب اسے امین بتایا جائے تو خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے۔“  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4551 - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جُمِعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فَلَانِ ابْنِ فَلَانٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا تو ہر عہد شکن کے لئے مخصوص جھنڈا بلند کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی (کا علامتی نشان) ہے۔“  
یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4552 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْرِفُ بِهِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فَلَانٍ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا: یہ فلاں شخص کی عہد شکنی ہے۔“

4553 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بَنَسِ الضَّجِيجَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بَنَسَتْ الْبَطَانَةَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری شور مچانے والی ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری ساتھی ہے۔“

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4554 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

ثَلَاثَةَ أَنَا خَصَمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أُعْطِيَ بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حِرًا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ الْعَمَلَ وَلَمْ يَوْفِهِ أَجْرَهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کا مقابل فریق ہوؤں گا ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر پناہ دی ہو اور پھر اس کی خلاف ورزی کی ہو ایک وہ شخص جس نے آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی ہو اور ایک وہ شخص جس نے کسی کو مزدور رکھا ہو اور اس سے کام پورا لے لیا ہو اور اسے معاوضہ پورا نہ دیا ہو۔“  
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**4555** - وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخُطِبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنُشْرُهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَاؤُهُمْ فَمَنْ أَخْخَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلًا وَلَا صِرْفًا الْحَدِيثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ . يُقَالُ أَخْخَرَ بِالرَّجُلِ إِذَا غَدَرَهُ وَنَقَضَ عَهْدَهُ

یہ روایت امام بخاری نے بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جی نہیں! اللہ کی قسم ہمارے پاس کوئی ایسی تحریر نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں صرف اللہ کی کتاب ہے یا یہ صحیفہ ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کھولا تو اس میں اونٹوں کی عمروں اور زخموں کے بارے میں کچھ احکام تھے اس میں یہ بھی ذکر تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے ان کا عام فرد بھی اس کے بارے میں کوشش کرے گا جو شخص کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔“..... الحدیث۔  
یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ”اخر بالرجل“ یعنی جب اس نے عہد شکنی کی ہو اور عہد کو توڑ دیا ہو۔

**4556** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَتَقْدِمُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی ہمیں خطبہ دیتے تھے تو یہ ارشاد فرماتے تھے:

”اس شخص کا ایمان نہیں ہے جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں ہے جس کا عہد نہ ہو۔“

یہ روایت امام احمد امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے

یہ الفاظ نقل کیے ہیں



”نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے کے دوران یہ ارشاد فرمایا: ”اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔

**4557** - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَضَ قَوْمُ الْعَهْدِ إِلَّا كَانُوا الْقَتْلَ بَيْنَهُمْ وَلَا ظَهَرَ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ إِلَّا سَلَطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا مَنَعَ قَوْمَ الزَّكَاةِ إِلَّا حَبَسَ عَنْهُمْ الْقَطْرَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

\*\*\* حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب بھی کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے تو ان کے درمیان قتل و غارت گری پھیل جاتی ہے اور جب بھی کسی قوم کے درمیان فحاشی پھیل جائے تو ان پر موت کو مسلط کر دیا جاتا ہے اور جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ دینے سے انکار کر دے تو ان سے بارش کو روک دیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4558** - وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ مَعَاهِدًا أَوْ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِبِّ نَفْسِهِ فَأَنَا حَاجِبُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْأَبْنَاءُ مَجْهُولُونَ

\*\*\* صفوان بن سلیم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعدد صاحبزادوں کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی ذمی پر ظلم کرے یا اس کی تنقیص کرے یا اسے اس کی طاقت سے زیادہ کام کا پابند کرے یا اس کی رضا مندی کے بغیر اس سے کوئی چیز حاصل کر لے تو قیامت کے دن میں اس کا مقابل فریق ہوؤں گا۔“

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صاحبزادے مجہول ہیں۔

**4559** - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُمُقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ ثُمَّ قَتَلَهُ فَأَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرِيءٌ وَإِنْ كَانَ الْمَقْتُولُ كَافِرًا

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِمَا وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ ابْنُ مَاجَةَ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ لَوَاءَ عَدُوِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

\*\*\* حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جان کے حوالے سے امان دیدے اور پھر اسے قتل کر دے تو میں اس قاتل سے لاعلم ہوؤں گا اگرچہ وہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن ماجہ کہتے ہیں یہ وہ شخص ہے جو قیامت کے دن اپنی عہد شکنی کا جھنڈا اٹھائے گا۔

4560 - وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدَةً

بِغَيْرِ حَقِّهَا لَمْ يَرْحَ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَ الْجَنَّةِ لِيُوجَدَ مِنْ مَسِيرَةِ مِائَةِ عَامٍ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی ذی کوناقی طور پر قتل کر دے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو ایک سو سال کی مسافت سے

محسوس ہو جاتی ہے۔“

4561 - وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ قَتْلِ مَعَاهِدَةٍ فِي عَهْدِهِ لَمْ يَرْحَ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحُهَا لِيُوجَدَ مِنْ مَسِيرَةِ

خَمْسِمِائَةِ عَامٍ . رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَالتَّسَانِي بِغَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ وَتَقْدِمُ

قَوْلُهُ لَمْ يَرْحَ قَالَ الْكَسَانِيُّ هُوَ بِضَمِّ الْيَاءِ مِنْ قَوْلِهِ أَرَحْتَ الشَّيْءَ فَإِنَّا أَرِيحُهُ إِذَا وَجَدْتَ رِيحَهُ وَقَالَ أَبُو

عَمْرٍو لَمْ يَرْحَ بِكُسْرِ الرَّاءِ مِنْ رَحْتَ أَرِيحُ إِذَا وَجَدْتَ الرِّيحَ وَقَالَ غَيْرُهُمَا يَفْتَحُ الْيَاءُ وَالرَّاءُ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ

وَهُوَ شَمُّ الرَّائِحَةِ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جو شخص کسی ذی کے ساتھ معاہدے کے دوران اسے قتل کر دے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو پانچ

سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے یہ روایت امام ابو داؤد اور امام نسائی نے محض الفاظ میں نقل کی ہے

جو پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”لم یرحہ“ امام کسائی بیان کرتے ہیں: اس میں ’ی‘ پر پیش پڑھی جائے گی۔

لفظ ”ارحت“ سے مراد یہ ہے کہ میں نے اس کی خوشبو پائی۔

ابو عمرو کہتے ہیں: لفظ ”لم یرحہ“ اس میں ’ر‘ پر زیر ہے۔ یہ لفظ ”ارحت“ ہے کہ جب میں خوشبو کو پاؤں۔

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں ’ی‘ اور ’ر‘ پر زیر پڑھی جائے گی اور اس کا معنی ایک ہی ہے اور وہ خوشبو سونگھنا ہے۔

4562 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدَةً لَهُ

ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَرْحَ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحُهَا لِيُوجَدَ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”خبردار! جو شخص کسی ذی کو قتل کر دے جس کے لئے اللہ کا ذمہ ہو اور اس کے رسول کا ذمہ ہو تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ کی

خلاف ورزی کرے گا اور وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث

”حسن صحیح“ ہے۔

## الترغیب فی الحب فی اللہ تعالیٰ

والترہیب من حب الأشرار وأهل البدع لأن المرء مع من أحب

باب: اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) محبت رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

برے لوگوں اور بدعتیوں سے محبت رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات، کیونکہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھے گا

4563 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَ

حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يَقْذِفَ فِي النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین چیزیں جس شخص کے اندر ہوں گی وہ ان کے ذریعے ایمان کی حلاوت کو پالے گا جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ان کے علاوہ ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں جو شخص کسی بندے سے محبت رکھتا ہو اور اس کے ساتھ صرف اللہ کے لئے محبت رکھتا ہو اور جو شخص کفر کی طرف دوبارہ جانے کو اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے بچالیا ہو اسی طرح ناپسند کرتا ہو جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔“

4564 - وَفِي رِوَايَةٍ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا

سِوَاهُمَا وَأَنْ يَحِبَّ فِي اللَّهِ وَيَغْضُ فِي اللَّهِ وَأَنْ تَوْفِدَ نَارَ عَظِيمَةٍ فَيَقَعَ فِيهَا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشْرَكَ بِاللَّهِ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”تین باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت اور اس کے ذائقے کو پالے گا یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک ان کے علاوہ ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور یہ کہ وہ اللہ کی خاطر کسی سے محبت رکھے اور اللہ کی خاطر کسی سے بغض رکھے اور یہ کہ اگر بہت سی آگ جلائی جائے تو اس آگ میں گر جانا اس کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4565 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي أَلَيْتُمْ أَظْلَهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج

میں انہیں اپنا سایہ فراہم کروں گا جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4566** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْدُ حَلَاوَةً

الْإِيمَانِ فَلْيَحِبِّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيقَيْنِ وَصَحَّحَ أَحَدُهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایمان کی حلاوت کو پالے تو اسے کسی ایسے شخص کے ساتھ محبت رکھنی چاہیے جس کے ساتھ

اسے صرف اللہ کے لئے محبت ہو۔“

یہ روایت امام حاکم نے دو حوالوں سے نقل کی ہے اور انہوں نے ان دونوں میں سے ایک کو صحیح قرار دیا ہے۔

**4567** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يَظْلَهُمُ اللَّهُ فِي

ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا

فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ

بِصَدَقَةٍ فَاخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تَنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ حَالِيًا فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا کرے گا جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا عادل حکمران وہ

نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو دواپسے افراد جو اللہ

تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اسی حالت پر اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں اور وہ شخص جسے کوئی

صاحب حیثیت خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے تو وہ یہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں ایک وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے

اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو بھی یہ پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے

تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔“

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**4568** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

مَنْ الْإِيمَانِ أَنْ يَحِبَّ الرَّجُلَ رَجُلًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ مِنْ غَيْرِ مَالٍ أَعْطَاهُ فَذَلِكَ الْإِيمَانُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایمان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کسی شخص کے ساتھ محبت رکھے اور وہ اُس کے ساتھ صرف اللہ کے لئے محبت رکھے

(وہ محبت) کسی مال کی وجہ سے نہ ہو جو دوسرے شخص نے اسے دیا ہو یہی چیز ایمان ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4569** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ

فی اللہ اِلَّا کَانَ احبهما اِلی اللہ عَزَّ وَجَلَّ اشدھما حبا لصاحبه

رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ وَابْنُ یَعْلَى وَرَوَاهُ رَوَاةُ الصَّحِیحِ اِلَّا مَبَارِکُ بْنُ فَضَالَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِی صَحِیحِهِ  
وَالْحَاکِمُ اِلَّا اَنْهُمَا قَالَا کَانَ اَفْضَلُهُمَا اشدھما حبا لصاحبه . وَقَالَ الْحَاکِمُ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب بھی دو افراد اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو دوسرے شخص کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف مبارک بن فضالہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت رکھنے والا وہ شخص ہوگا جو دوسرے فرد کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ہو۔“  
امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4570 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لَصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لَجَارِهِ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحُسْنُهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِی صَحِیحَيْهِمَا وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4571 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلَيْنِ تَحَابَا فِی اللَّهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا کَانَ احبهما اِلی اللہ اشدھما حبا لصاحبه . رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قَوِی

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے)

”جب بھی دو افراد اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ (ایک دوسرے کی) غیر موجودگی میں محبت رکھتے ہیں تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت رکھتا ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4572 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ



رجلا للہ فقال انی احبک للہ لدخلا جَمیعًا الْجَنَّةَ فَکَانَ الَّذِیْ اَحَبَّ اَرْفَعَ مَنْزِلَةً مِنَ الْاُخَرِ وَاَحَقُّ بِالَّذِیْ اَحَبَّ  
لِلَّهِ . رَوَاهُ الْبُزَارِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کے لئے تم سے محبت رکھتا ہوں تو وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے اور (اُن دونوں میں سے) جو شخص زیادہ محبت رکھتا ہے وہ دوسرے کے مقابلے میں زیادہ بلند مرتبے پر ہوگا اور اس شخص سے زیادہ حق دار ہوگا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4573 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ  
أُخْرَى فَارْصَدَ اللَّهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخَا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ  
لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرِبَهَا قَالَ لَا غَيْرَ إِنِّي أَحْبَبْتُ فِي اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْبَبَكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ  
فِيهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

المدرجة بفتح الميم والراء هي الطريق قوله: تربها أى تقوم بها وتسمى فى صلاحها  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیجا جب وہ شخص وہاں پہنچا تو فرشتے نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے بتایا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جا رہا ہوں فرشتے نے دریافت کیا: کیا اس نے تم پر کوئی مہربانی کی تھی جس کا تم بدلہ دینے جا رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! میں اس سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھتا ہوں تو فرشتے نے بتایا: میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف قاصد کے طور پر آیا ہوں اللہ تعالیٰ بھی تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے جس طرح تم اس سے محبت رکھتے ہو۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ المدرجة سے مراد راستہ ہے

لفظ تربها سے مراد اس کا خیال رکھنا اور اس کی بہتری کی کوشش کرنا ہے۔

4574 - وَعَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَإِذَا قَتَى بَرَاقُ الشَّيَا وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ  
فَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَسْنَدُوهُ إِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ رَأْيِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ هَذَا مَعَاذُ بَنِ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ  
هَجَرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالْتَهْجِيرِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيُ فَاَنْتَظَرْتُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ  
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْبَبُ إِلَهُ فَقَالَ اللَّهُ فَقُلْتُ اللَّهُ فَقَالَ اللَّهُ فَقُلْتُ اللَّهُ فَأَخَذَ بِحَبْوَةٍ رِذَائِي  
فَجَذَبَنِي إِلَيْهِ فَقَالَ ابْشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

”قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَجِبْتَ مُحِبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَلِلْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَلِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ“

رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَأَبْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

ابو اور یس خورنی بیان کرتے ہیں: میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک نوجوان موجود تھا جس کے سامنے کے دانت چمک دار تھے ان کے ساتھ کچھ دیگر لوگ بھی تھے جب بھی ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوتا تھا تو وہ لوگ ان صاحب کی طرف رخ کرتے تھے اور ان کی رائے کی طرف رجوع کرتے تھے۔ میں نے ان کے بارے میں دریافت کیا: تو بتایا گیا یہ (نبی اکرم ﷺ کے صحابی) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں اگلے دن میں جلدی (مسجد میں) آگیا تو میں نے انہیں پایا کہ وہ مجھ سے بھی پیچھے چکے ہوئے تھے میں نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے پایا میں ان کا انتظار کرنے لگا جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا پھر میں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ کے لئے آپ سے محبت رکھتا ہوں انہوں نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا ایسا ہی ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے انہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے تو انہوں نے میری چادر کا کونہ پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا و فرمایا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔“  
یہ روایت امام مالک نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں بھی نقل کیا ہے۔

**4575 -** وَعَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِمَعَاذِ اللَّهِ إِنِّي لَا حَبْلَ لِعَبْدٍ دُنِيَ أَرْجُو أَنْ أَصِيبَهَا مِنْكَ وَلَا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ فَلَا شَيْءَ قُلْتُ لِلَّهِ قَالَ فَجَدِبْ حَبْوَتِي ثُمَّ قَالَ أَبْشِرْ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ يَغْطِيهِمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ وَلَقِيتُ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِ مَعَاذٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَصَاحِبِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَادِّلِينَ فِيَّ هُمْ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يَغْطِيهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصِّدِّيقُونَ رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ

ابو مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور یہ کسی دنیاوی فائدے کی وجہ سے نہیں ہے کہ جس کے بارے میں مجھے یہ توقع ہو کہ مجھے آپ سے یہ فائدہ حاصل ہو جائے گا اور نہ ہی (یہ محبت) میرے اور آپ کے درمیان کسی رشتے داری کی وجہ سے ہے انہوں نے فرمایا: جب ایسی کوئی چیز نہیں ہے (تو پھر کس وجہ سے ہے؟) میں نے کہا اللہ کی وجہ سے ہے تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا اور پھر فرمایا: اگر تم سچے ہو تو تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے جب اس کے سائے کے عدد اور کوئی سایہ نہیں ہوگا اور ان لوگوں کے مقام پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔“

ابو مسلم بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے انہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے پروردگار کے حوالے سے یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:)

”میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میرے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، یہ لوگ نور کے بنے ہوئے منبروں پر موجود ہوں گے انبیاء، شہداء اور صدیقین ان دونوں پر رشک کریں گے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4578** - وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ حَدِيثَ مُعَاذٍ فَقَطَّ وَلَفِظُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَاصِرُ مِنْ نُورٍ يَغِيْطُهُمُ النَّبِيُّ وَالشَّهَدَاءُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

❀ امام ترمذی نے صرف حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث نقل کی ہے، ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کو نور سے بنے ہوئے منبر ہیں گے اور انبیاء اور شہداء ان لوگوں پر رشک کریں گے۔“

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**4577** - وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِرُ عَنْ

رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِي . رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پروردگار فرماتا ہے: میری محبت میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے، میری محبت میری خاطر ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے، میری محبت میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے جانے والوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے، میری محبت میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4578** - وَعَنْ شَرَحْبِيلِ بْنِ السَّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لَعَمْرُؤُا بِنَ عِيسَى هَلْ آتَتْ مَحَدَّثِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِ نِسْيَانٌ وَلَا كَذِبٌ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ مِنْ أَجَلِي وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَرَاوَرُونَ مِنْ أَجَلِي

وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَبَاذَلُونَ مِنْ أَجَلِي وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَصَادَقُونَ مِنْ أَجَلِي

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ ثِقَاتٌ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

شرعیل بن سبط کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمرو بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں گے؟ جو آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو اور اس میں کوئی بھول چوک اور غلط بیانی نہ ہو تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4579** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَلَّهِ جَسَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِ يَمِينِ الْعَرْشِ وَكَلْنَا يَدَيِ اللَّهِ يَمِينِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ وَجُوهِهِمْ مِنْ نُورٍ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ وَلَا صَدِيقِينَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى . رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن عرش کے دائیں طرف اللہ تعالیٰ کے کچھ مہمان ہوں گے ویسے اللہ تعالیٰ کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں وہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے ان کے چہرے نور سے بنے ہوئے ہوں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے اور نہ صدیقین ہوں گے عرض کی گئی، یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہوں گے۔“

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**4580** - وَعَنِ ابْنِ مَرْيَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَادَا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ يُعْطِيهِمُ الْآيَاتُ وَالشُّهَدَاءُ قِيلَ مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نَحْبُهُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِنُورِ اللَّهِ مِنْ غَيْرِ أَرْحَامٍ وَلَا أَنْسَابٍ وَجُوهِهِمْ نُورٌ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزَنَ النَّاسُ ثُمَّ قَرَأَ آيَاتِ الْآلِ الْوَلِيَّاءِ اللَّهُ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (يُونُس)

رَوَاهُ السَّيْنِيُّ وَأَنَّ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَهُوَ أَتَمُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو انبیاء نہیں ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے عرض کی گئی وہ کون لوگ ہوں گے؟ (آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں) تاکہ ہم بھی ان سے محبت رکھیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو کسی رشتے داری کے تعلق یا نسبی تعلق کے بغیر اللہ تعالیٰ کے نور (اور اس کی رضا مندی) کی خاطر ایک دوسرے سے

محبت رکھتے ہوں گے ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور سے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے جب لوگ غمگین ہوں گے یہ خوف زدہ نہیں ہوں گے جب لوگ غمگین ہوں گے تو یہ غمگین نہیں ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔“

یہ روایت امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

**4581 -** وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا يَجْلِسُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يَغْشَى وَجُوهَهُمُ النُّورُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نور سے بنے ہوئے منبروں پر بٹھائے گا ان کے چہروں کو نور ڈھانپ لے گا اور ایسا اس وقت تک ہوگا جب تک مخلوق کا حساب پورا نہیں ہو جاتا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4582 -** وَعَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي فِي ظِلِّ عَرْشِي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي . رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ اس دن میرے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔“

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4583 -** وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبْعَثَنَّ اللَّهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وَجْهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرِ النُّورِ يُغِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ قَالَ فَجِئَنِي أَعْرَاسِي عَلَى رُكَّتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَلِمْ لَنَا نَعْرِفَهُمْ قَالَ هُمُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ قِبَائِلٍ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ بِذِكْرُونِهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے نور کے ہوں گے اور وہ موتیوں سے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے لوگ ان پر رشک کریں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہدا ہوں گے راوی بیان کرتے ہیں تو ایک دیہاتی اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ! آپ ان کے بارے میں ہمیں بتائیں تاکہ ہم ان کی شناخت حاصل کر لیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو مختلف قبائل اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہوں گے۔“



یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4584 -** وَعَنْ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَأَسَا مَ هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْطِيهِمُ الْإِنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَبِّرْنَا مِنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللَّهِ إِنْ وَجَّوْهِهِمْ لَنُورٌ وَآثَمُهُمْ لَعَلَى نُورٍ وَلَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزَنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ إِلَّا إِنْ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا حُوفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (يُونُس) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

\*\*\* حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مرتبہ و مقام پر قیامت کے دن انبیاء اور شہداء پر شک کریں گے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں بتائیے کہ وہ کون ہو گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے درمیان آپس میں کوئی رشتے داری نہیں ہوگی، کوئی مالی لین دین کا تعلق نہیں ہوگا، وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے اللہ کی قسم ان کے چہرے نور کے ہوں گے وہ لوگ نور پر ہوں گے اور جب لوگ خوف زدہ ہوں گے تو انہیں خوف نہیں ہوگا جب لوگ غمگین ہوں گے تو یہ غمگین نہیں ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ”خبردار! اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔“ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

**4585 -** وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْطِيهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَنَازِلِهِمْ وَقَرِيبُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَجَنِّ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَالْوَيْ بِيَدِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْطِيهِمُ الْإِنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَنَازِلِهِمْ وَقَرِيبُهُمْ مِنَ اللَّهِ أَنْتَهُمْ لَنَا جُلُومٌ لَنَا يَغْنِي صَفَهُمْ لَنَا شُكْلُهُمْ لَنَا فِسرُ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ وَبَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ تَحَابُّوا فِي اللَّهِ وَتَصَافَوْا بِضَعِ اللَّهِ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُ وَجُوهَهُمْ نُورًا وَثِيَابَهُمْ نُورًا يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُونَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا حُوفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

\*\*\* حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اے لوگو! سن لو اور سمجھ لو اور جان لو! کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں اور نہ شہداء ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی قدر و منزلت اور قربت پر انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے تو ایک دیہاتی شخص گھنٹوں کے بل جھک گیا، وہ پیچھے بیٹھا ہوا تھا اس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا اور عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ان کے مرتبہ و مقام اور قربت پر رشک کریں گے

تو آپ اس کا حصہ ہمارے سامنے بیان کریں اور ان کی صفات ہمارے سامنے بیان کریں تو نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک دیہاتی کے اس سوال پر سرور ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے ان کے درمیان کوئی رشتے داری کا تعلق نہیں ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہوں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نور سے بنے ہوئے منبر رکھوائے گا تو یہ لوگ ن پریشانیوں سے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نورانی بنادے گا ان کے کپڑوں کو نورانی بنادے گا (دوسرے) لوگ خوف زدہ ہوں گے لیکن یہ لوگ خوف زدہ نہیں ہوں گے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں جنہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابو یعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4586 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ لَعَمَدًا مِنْ ياقوتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مَفْتُحَةٌ تَضِيءُ كَمَا يَضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ وَالْمُبَازِلُونَ فِي اللَّهِ وَالْمُتَلَقُّونَ فِي اللَّهِ . رَوَاهُ الْبُزَّارُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت میں یاقوت سے بنا ہوا ایک ستون ہے جس کے اوپر زبرجد سے بنا ہوا بالا خانہ ہے جس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ یوں جگمگاتا ہے جس طرح چمکتا ہوا ستارہ جگمگاتا ہے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہاں کون رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے لوگ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے لوگ (وہاں رہیں گے)۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

**4587 -** وَرَوَى عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ غُرَفَاتُ تَرَى ظَوَاهِرَهَا مِنْ بَوَاطِنِهَا وَبَوَاطِنَهَا مِنْ ظَوَاهِرِهَا أَعْدَهَا اللَّهُ لِلْمُتَحَابِّينَ فِيهِ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيهِ وَالْمُبَازِلِينَ فِيهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندر کا حصہ باہر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والوں اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے سے ملنے والوں اور اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے تیار کیے ہیں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4588 -** وَرَوَى عَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْصَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تَحِبَّ لِلَّهِ وَتَبْغِضَ لِلَّهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تَحِبَّ لِنَاسٍ مَا تَحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ فقیہیت دیکھی تھی۔ بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھو اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھو تم اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے اسی چیز کو ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

**4589** - وَعَنْ عُمَرُو بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَحِدُ الْعَبْدَ صَرِيحَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَحِبَّ لِلَّهِ تَعَالَى وَيَبْغِضَ لِلَّهِ فَإِذَا أَحَبَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَبْغَضَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَحَقَّ الْوِلَايَةَ لِلَّهِ تَعَالَى

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي وَفِيهِ رِشْدُ بْنُ سَعْدٍ

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”بندہ صریح ایمان کو اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض نہیں رکھتا جب وہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے گا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کا مستحق ہو جائے گا۔“ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی رشید بن سعد ہے۔

**4590** - وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى لَدُنَّ وَسْعَ لِلَّهِ وَأَحَبَّ لِلَّهِ وَأَنْكَحَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَالتَّبَهَقِيُّ وَغَيْرُهُمْ

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے نکاح کرتا ہے وہ اپنے ایمان کو مکمل کر لیتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام بیہقی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

**4591** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَامْسَحَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی کو کچھ) دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی کو کچھ) نہیں دیتا ہے وہ ایمان کو مکمل کر لیتا ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

**4592** - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ

عَرَى الْإِسْلَامَ أَوْثَقَ قَالُوا الصَّلَاةَ قَالَ حَسَنَةً وَمَا هِيَ بِهَا قَالُوا صِيَامَ رَمَضَانَ قَالَ حَسَنٌ وَمَا هُوَ بِهِ قَالُوا الْجِهَادَ قَالَ حَسَنٌ وَمَا هُوَ بِهِ قَالَ إِنْ أَوْثَقَ عَرَى الْإِيمَانَ أَنْ تَحِبَّ إِلَى اللَّهِ وَتَبْغِضَ فِي اللَّهِ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبَهَّقِيُّ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ  
أَحْصَرِمُهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی کون سی چیز زیادہ مضبوط ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نماز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اچھی ہے لیکن میری مراد یہ نہیں ہے، لوگوں نے عرض کی: رمضان کے روزے رکھنا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اچھا ہے لیکن میری مراد یہ نہیں ہے، لوگوں نے عرض کی: جہاد کرنا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اچھا ہے لیکن یہ مراد نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک ایمان کی سب سے زیادہ مضبوط چیز یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھو۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے لیث بن ابوسلمہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اسے امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4593 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ إِلَى اللَّهِ وَالبَغْضُ فِي اللَّهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ عِنْدَ أَحْمَدَ أَطْوَلُ مِنْهُ وَقَالَ فِيهِ : إِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْحُبُّ إِلَى اللَّهِ وَالبَغْضُ فِي اللَّهِ . وَفِي إِسْنَادِهِمَا رَأَوُا لَمْ يَسْمُ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”سب سے زیادہ فضیلت والا عمل اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھنا ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے امام احمد نے اسے اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھنا ہے۔“

ان دونوں کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جن کا نام بیان نہیں ہوا ہے۔

4594 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعْدَدْتُ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا إِلَيَّ أَحَبُّ إِلَهُ وَرَسُولُهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرَحًا بِشَيْءٍ فَرَحْنَا  
نَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَحَبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحَسْبِ إِيَّاهُمْ  
رَوَاهُ التَّحَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: تیرا کب آئے گی؟ نبی

ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: کوئی تیاری نہیں کی البتہ یہ ہے کہ میں اللہ و اس کے

رسول سے محبت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں کسی بھی بات کی اتنی خوشی نہیں ہوئی، جتنی نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے خوشی ہوئی کہ ”تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں اور مجھے یہ امید ہے کہ میری ان حضرات کے ساتھ محبت کی وجہ سے میں ان حضرات کے ساتھ ہوؤں گا۔  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4595 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ فَأَنْتُمْ قَالُوا وَيْلَكَ وَمَا أَعَدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أَحَبُّ إِلَيْكَ وَأَنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ إِلَيْكَ قَالَ وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرَحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا  
امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”ایک دیہاتی شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا استیلا اس ہو تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو اس نے عرض کی: کیا ہم اسی طرح ہوں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!“  
راوی کہتے ہیں تو ہمیں اس دن انتہائی خوشی ہوئی۔

**4596 -** وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَتَفِيظُهُ قَالَ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحُوا بِشَيْءٍ لَمْ أَرَهُمْ فَرَحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ

قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يُعْمَلُ بِهِ وَلَا يُعْمَلُ بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:  
”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا وہ کسی بات پر بھی اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے خوش وہ اس بات پر ہوئے تھے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ محبت رکھتا ہے کیونکہ دوسرا شخص بھلائی کا عمل کرتا ہے اور وہ شخص اس طرح کا عمل نہیں کرتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔“

**4597 -** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يُلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ مُخْتَصِرًا مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ



حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان کے ساتھ ج کے مل نہیں دیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اسے امام احمد نے حسن سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے: (جس کے الفاظ یہ ہیں):

”آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے۔“

**4598** - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ بِمَعْلُومِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَإِنِّي أَحَبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَيْنَكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَوَاهُ أَبُو ذَرٍّ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان کی طرح کے عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ذر! تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو تو انہوں نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو پھر حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی بات دہرائی۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

**4599** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلُ طَعَامُكَ إِلَّا تَقِيًّا - رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”تم صرف کسی مومن کے ساتھ رہنا (یا کسی مومن کو اپنا دوست بنانا) اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار لوگ کھائیں۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4600** - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ هُنَّ حَقٌّ لَا يَخْفَى اللَّهُ مِنْ لَهْ سَهْمٍ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ وَلَا يَتَوَلَّى اللَّهُ عَبْدًا فَيُؤَلِّهِ غَيْرَهُ وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا حَشَرَ مَعَهُمْ

4600- لستم ترك على الصحيحين للعالمين - كتاب البرهان وأما حديث معمر - حديث: 48 جامع معمر من - كتاب -  
 امره مع من أحب حديث: 928 مصنف ابن أبي نية - كتاب البرهان والرفق باب - حديث: 29756 سنن ترمذ للسنن  
 - كتاب لمرافق رد المسرم - حديث: 6164 مسند أحمد من حنبل - مسند الأنصار الطهوي المسند من مسند الأنصار  
 - حديث: مسند عائشة رضي الله عنها حديث: 24591 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة حديث: 4447 مسند  
 الكبير للقراني - من اسمه عبد الله عبد الله من مسند الرضلي - باب حديث: 8669

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيرِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تین چیزیں حق ہیں: جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو اللہ تعالیٰ نے اسے اس شخص کی مانند نہیں کیا ہے جس کا کوئی حصہ نہ ہو اور ایسا نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا دوست بنائے اور پھر اسے کسی اور کا دوست بنادے اور جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

**4601 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ أَخْلَفَ عَلَيَّ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ مِنْ لَهْ سَهْمٍ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ وَأَسْهَمَ الْإِسْلَامُ ثَلَاثَةَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَلَا يَتَوَلَّى اللَّهُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا فَيُؤْلِيهِ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ مَعَهُمُ الْحَدِيثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تین باتیں ہیں جن پر میں حلف اٹھا سکتا ہوں کہ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اس کی مانند نہیں کیا ہے جس کا حصہ نہ ہو اور اسلام کے حصے تین ہیں نماز روزہ اور زکوٰۃ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنا دوست بنائے اسے قیامت کے دن کسی اور کے سپرد نہیں کرے گا اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ان کے ساتھ کر دے گا۔“ الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4602 -** وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّرَكَاءُ أَخْصَى مِنْ ذِيَبِ الدَّرْعِ عَلَى الصَّفَا فِي الثَّلَاةِ الظُّلُمَاءِ وَأَذْنَاهُ أَنْ تَحِبَّ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْحُورِ وَتُبْعُضَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْعَذَلِ وَهِيَ الَّذِينَ إِلَّا الْحُبَّ وَالْبَغْضُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آل عمران) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”شُرک‘ تارک‘ رات میں پتھر پر چلنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے اور اس کا سب سے بڑا مرتبہ یہ ہے کہ تم کسی ظلم کو پسند کرو اور کسی انصاف کو ناپسند کرو اور دین صرف محبت رکھنے اور بغض رکھنے کا نام ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”تم فرما دو! کہ اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

التَّرهيب من السحر وإتيان الكهّان والعرافين والمنجمين بالرمل والحصى  
أَوْ نَحْو ذَلِكَ وَتَصْدِيقُهُمْ

باب: جادو گروں کا ہنوں قیافہ شناسوں ریت یا کٹکریوں کے ذریعے حساب لگانے والوں یا اس طرح کے  
لوگوں کے پاس جانے اور ان کی تصدیق کرنے کے بارے میں قرآنی روایات

4603 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا  
بِالْحَقِّ وَآكُلُ الرِّبَا وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہلاکت کا شکار کرنے والے سات کاموں سے اجتناب کرو! لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں؟ نبی  
اکرم ﷺ نے فرمایا: (کسی کو) اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، اس جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق  
کا معاملہ مختلف ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا، پاک دامن عاقل مومن خواتین پر زنا الزام لگانا۔“  
یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4604 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَقَدَ عَقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ  
سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ بِشَيْءٍ وَكَلَّ إِلَيْهِ  
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ عِنْدَ الْجُمْهُورِ  
وَقَوْلُهُ تَعَلَّقَ أَيُّ وَعَلِقَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُوزَ وَالْحُرُوزَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص رُہ لگانے کا اور پھر اس میں پھونک مارے گا وہ جادو کرے گا اور جو شخص جادو کرے گا وہ شرک کا مرتکب ہوگا  
اور جو شخص جس چیز کے ساتھ متعلق ہوگا اُسے اسی کے حوالے کر دیا جائے گا۔“

یہ روایت امام نسائی نے حسن بصری کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے  
اور جمہور کے نزدیک حسن بصری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”جو متعلق ہوگا“ اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنے ساتھ کوئی تعویذ یا اس طرح کی کوئی چیز لٹکائے گا۔

4605 - وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ لِدَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ سَاعَةٌ يَوْظُ فِيهَا أَهْلَهُ يَقُولُ يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا  
فَصَلُّوا فَإِنَّ هَذِهِ السَّاعَةُ يَسْتَحِبُّ اللَّهُ فِيهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَاصِرٍ

رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْهُ وَيَقِيَّةٌ رَوَاتِهِ مُتَّحَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَاخْتَلَفَ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ مِنْ

عثمان

حسن بصری نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”حضرت داؤد علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے ان کا ایک مخصوص وقت تھا جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے تھے اور فرماتے تھے: اے داؤد کے اہل خانہ! تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کرو کیونکہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے البتہ جادو کرنے والے یا بہتہ وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا۔“

یہ روایت امام احمد نے علی بن زید کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے اس کے بقیہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے حسن بصری کے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

**4606** - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّْا مَنْ تَطِيرَ أَوْ تَطِيرَ لَهُ أَوْ تَكْهِنَ أَوْ تَكْهِنَ لَهُ أَوْ سَحَرُ أَوْ سَحَرُ لَهُ وَمَنْ آتَى كَاهِنًا فَصَدَقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُزَارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ دُونَ قَوْلِهِ وَمَنْ آتَى إِلَى آخِرِهِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو فال نکالتا ہے یا جس کے لئے فال نکالی جاتی ہے جو کہانت کرتا ہے یا جس کے لئے کہانت کی جاتی ہے جو جادو کرتا ہے یا جس کے لئے جادو کیا جاتا ہے جو شخص کا بن کے پاس آتا ہے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”جو شخص جاتا ہے“ اس سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں انہوں نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

**4608** - وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُمُ الْكَبَائِرُ قَالَ تَسْعُ اعْظَمُهُنَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحَصَّنَةِ وَالسَّحَرُ وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَآكُلُ الرِّبَا الْحَدِيثُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيثٍ تَقْدِمُ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

وروی ابن حبان فی صحیحہ حدیث ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جده فی کتاب لنبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کتبہ الی اهل الیمن فی الفرائض والسنن والذیات والزکاة قد کرفیہ وان اکبر الکبائر عند اللہ یوم القیامة الاشراک باللہ وقتل النفس المؤمنة بغير حق والفرار فی سبیل اللہ یوم الزحف وعقوق الوالدین ورمی المحصنة وتعلم السحر واکل الربا واکل مال الیتیم

عبد بن عمیر لیش نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ

کہتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میں سب سے بڑا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے (اور باقی یہ ہیں) کسی مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانا جادو کرنا یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا ہے۔..... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے جو اس سے پہلے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے مکتوب کے بارے میں روایت نقل کی ہے جو آپ ﷺ نے اہل یمن کی طرف لکھا تھا جو فرائض سنتوں دیتوں اور زکوٰۃ کے بارے میں تھا اس میں یہ بات بھی ذکر تھی:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا گناہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہوگا (اور اس کے علاوہ دیگر کبیرہ گناہ یہ ہیں) مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا اللہ کی راہ میں میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا والدین کی نافرمانی کرنا پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانا جادو سیکھنا سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا۔“

4509 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا لِمُصَدَّقِهِ بِمَا قَالَ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قَوِيٍّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کاهن کے پاس جاتا ہے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4510 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا لِمُصَدَّقِهِ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ بَرِيَءٌ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَتَاهُ غَيْرُ مُصَدِّقٍ لَهُ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ رَشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ الْكَاهِنِ هُوَ الَّذِي يَخْبُرُ عَنْ بَعْضِ الْمُضْمَرَاتِ فَيَصِيبُ بَعْضَهَا وَيَخْطِئُ أَكْثَرَهَا وَيَزْعُمُ أَنَّ الْجِنَّ تَخْبِرُهُ بِذَلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی کاهن کے پاس جاتا ہے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے وہ اس چیز سے لائق ہو جاتا ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی اور جو شخص کاهن کے پاس جاتا ہے اگرچہ اس کی بات کی تصدیق نہیں کرتا تو اس کی بھی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے رشدین بن سعد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

”کاهن“ اس شخص کو کہتے ہیں جو پوشیدہ چیزوں کے بارے میں اطلاع دیتا ہے اور اس میں سے کوئی بات صحیح ہو جاتی ہے



اور زیادہ تر غلط ثابت ہوتی ہیں اور اس کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ جن نے اسے اس چیز کے بارے میں بتایا ہے۔

**4611 -** وَرَوَى عَنْ وَاللَّهِ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ حَبِطَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَإِنْ صَلَّاهُ بِمَا قَالَ كَفَرُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت واسطہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص کسی کاهن کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہے تو چالیس دن تک توبہ اس سے محبوب

ہو جاتی ہے اور اگر وہ کاهن کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کر دے تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4612 -** وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَنَالَ التَّرَجَّاتِ

الْعَلَى مِنْ تَكْهَنٍ أَوْ اسْتَقْسَمَ أَوْ رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ تَطِيرًا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ رَوَاهُ أَحَدُهُمَا ثِقَات

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ شخص بلند درجات تک نہیں پہنچے گا جو کھانت کرے یا پانسہ کھیلے یا قال نکال کر سفر سے واپس آئے“

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے اور ان میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

**4613 -** وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَافًا

فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَصَدَقَهُ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

العراف بفتح العين المهملة وتشديد الراء كالكاھن وقيل هو الساحر

وَقَالَ الْبَغَوِيُّ الْعَرَفُ هُوَ الَّذِي يَدْعِي مَعْرِفَةَ الْأُمُورِ بِمَقْدَمَاتٍ وَأَسْبَابٍ يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى مَوَاقِعِهَا

كَالْمَسْرُوقِ مِنَ الَّذِي سَرَقَهُ وَمَعْرِفَةِ مَكَانِ الضَّالَّةِ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُسَمَّى الْمَنْجَمَ كَاهِنًا أَنْتَهَى

سیدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی عراف کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے اور اس کی بات کی تصدیق

کرے تو اس شخص کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ العراف یہ کاهن کی مانند ہوتا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد جادو کرنے والا شخص ہے علامہ بخوی بیان کرتے

ہیں۔ عراف اس شخص کو کہتے ہیں جو مقدمات اور اسباب کی مدد سے امور کی معرفت کا دعویٰ کرتا ہو جن کے ذریعے وہ ان کے وقوع

پر استدلال کرے جیسے چوری کے سامان کے ذریعے وہ یہ بتائے کہ کس نے اسے چوری کیا ہے؟ یا گمشدہ چیز کی جگہ کے بارے میں

معرفت حاصل کرے یا اس کی طرح کی کوئی اور بات ہو بعض حضرات نے بخوی کو بھی کاهن کا نام دیا ہے۔ ان کی بات یہاں ختم

ہو گئی۔

**4614** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي أَسَانِيدِهِمْ كَلَامُ ذِكْرِهِ فِي مُخْتَصَرِ السَّنَنِ وَالْحَاكِمِ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص عراف یا کاهن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔“

یہ روایت امام ابو داؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان سب حضرات کی اسانید کے بارے میں کلام پایا جاتا ہے جسے میں نے مختصر السنن میں نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4615** - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَافًا أَوْ سَاحِرًا أَوْ كَاهِنًا فَسَأَلَهُ فَصَدَقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَابُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ مَوْقُوفًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی عراف یا جادوگر یا کاهن کے پاس جائے اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے اور پھر اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔

یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4616** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَافًا أَوْ سَاحِرًا أَوْ كَاهِنًا يُؤْمِنُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو شخص کسی عراف یا جادوگر یا کاهن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی بات پر ایمان رکھے تو وہ اس چیز کا کفر کرتا ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**4617** - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ مَدْمَنٌ خَمْرٌ وَلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرِ وَلَا قَاطِعٌ رَحِمَ . رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”مستقل شراب پینے والا جادو پر ایمان رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے

**4618** - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنْ

النُّجُومُ الْقَتَبُ شُعْبَةٌ مِنَ السَّخَرِ زَادَ مَا زَادَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُمَا  
قَالَ الْحَافِظُ وَالْمُنْهَى عَنْهُ مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ هُوَ مَا يَدْعِيهِ أَهْلُهَا مِنْ مَعْرِفَةِ الْحَوَادِثِ الْإِلَهِيَّةِ فِي مُسْتَقْبَلِ

الزَّمَانِ كَمَسْجِيءِ الْمَطَرِ وَوُقُوعِ الثَّلْجِ وَهَبُوبِ الرِّيحِ وَتَغْيِيرِ الْأَسْعَارِ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَيُزْعَمُونَ أَنَّهُمْ يَدْرِكُونَ  
ذَلِكَ بِسِيرِ الْكَوَاكِبِ وَاقْتِرَانِهَا وَفِرَاقِهَا وَظُهُورِهَا فِي بَعْضِ الْأَزْمَانِ وَهَذَا عِلْمُ اسْتِثْنَاءِ اللَّهِ بِهِ لَا يُعْلَمُهُ أَحَدٌ  
غَيْرُهُ فَأَمَّا مَا يَدْرِكُ مِنْ طَرِيقِ الْمُشَاهَدَةِ مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ الَّذِي يَعْرِفُ بِهِ الزَّوَالِ وَجِهَ الْقِبْلَةِ وَكَمْ مَضَى مِنَ  
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَمْ بَقِيَ فَإِنَّهُ غَيْرُ دَاخِلٍ فِي النَّهْيِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”جو شخص تھوڑا سا علم نجوم سیکھتا ہے تو وہ جادو کا ایک حصہ سیکھتا ہے اب وہ جتنا چاہے زیادہ سیکھ لے۔“  
یہ روایت امام ابوداؤد و امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: علم نجوم میں سے اُس علم کی ممانعت ہے جس کے حاصل کرنے والے اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ  
وہ مستقبل میں پیش آنے والے حادثات کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں جیسے بارش کب ہوگی؟ برف باری کب ہوگی؟ ہوائیں کب  
چلیں گی؟ قیمتیں کب تبدیل ہوں گی؟ یا اس طرح کے دیگر امور لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں: اس کے ذریعے ستاروں کی رفتار اور ان  
کے ملنے جلنے کے اوقات اور ان کی علیحدگی کے اوقات اور بعض زمانوں میں ان کے ظہور کے بارے میں ادراک حاصل کرنا چاہتے  
ہیں تو یہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے اس کے علاوہ یہ کوئی نہیں جان سکتا اور مشاہدے کے طریق سے علم نجوم  
کے ذریعے جو چیزیں حاصل ہو سکتی ہیں جیسے اس کے ذریعے زوال کا وقت یا قبلہ کی سمت یا رات اور دن کے اوقات کتنے گزر چکے  
ہیں کتنے باقی ہیں؟ تو اس طرح کے امور اس ممانعت میں داخل نہیں ہوں گے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4619 - وَعَنْ قُطْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ الْعِيَاةُ وَالطَّيْرَةُ وَالطَّرِيقُ مِنَ الْجَبْتِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْسَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ الطَّرِيقُ الزَّجَرُ وَالْعِيَاةُ الْخَطُّ انْتَهَى

وَقَالَ ابْنُ فَارِسٍ الطَّرِيقُ الضَّرْبُ بِالْعَصَى وَهُوَ جَنْسٌ مِنَ التَّكْهَنِ

الطَّرِيقُ يَفْتَحُ الطَّاءَ وَتُسَكُّونَ الرِّاءَ

وَالْجَبْتِ بِكَسْرِ الْجِيمِ كُلُّ مَا عُبِدَ مِنْ دُونِ اللَّهِ تَعَالَى

✽ قُطْنُ بْنُ قَبِيصَةَ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

”لکیریں لگانا، قال نکالنا اور طرق (یہ تینوں) ”جبت“ کا حصہ ہے۔“

یہ روایت امام ابوداؤد و امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: طرق سے مراد زجر ہے اور عیافہ سے مراد لکیریں لگانا ہے۔۔۔ ان کی بات ختم ہوگئی۔

ابن فارس کہتے ہیں: طروق سے مراد لاٹھی کے ذریعے ضرب لگانا ہے اور یہ کہانت کی ایک قسم ہے طروق میں ط پر زیر ہے اور ساکن ہے۔

لفظ العجبت میں 'ج' پر زیر ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس کی عبادت کی جائے۔  
**التَّرهيب من تصوير الحیوانات والطیور فی البیوت وغیرہا**  
 کمروں میں یا ان کے علاوہ کسی اور جگہ میں جانوروں یا پرندوں کی تصویر لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات

**4620** - عَنْ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4621** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرَتْ سَهْوَةً لِي بِقَرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوْنَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَصْأَهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ . قَالَتْ لَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ  
 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر سے تشریف لائے تو میں نے ایک ایسے کپڑے کا پردہ

لگایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئیں تھیں جب نبی اکرم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا مقابلہ کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے اس کپڑے کو کاٹ کر اس کے ذریعے ایک یا شاید دو ٹکے بنادیے۔

**4622** - وَلَيْسَ رِوَايَةً قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قَرَامٌ فِيهِ صُورٌ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاولَ الشَّرَّ فَهَتَكَ وَقَالَ إِنْ مِنْ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَصُورُونَ هَذِهِ الصُّورَ  
 ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے

4620- صحیح البخاری - کتاب اللباس - باب عناب المصومین یوم القیامۃ - حدیث: 5614 صحیح مسلم - کتاب اللباس والزیئۃ - باب لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صوروۃ - حدیث: 4036 السنن للنسائی - کتاب الزینۃ ذکر ما یكلف اصحاب الصور یوم القیامۃ - حدیث: 5290 جامع معمر بن راعد - باب التمایل وما جاء فیہ - حدیث: 78 مصنف ابن ابی نوبیہ - کتاب اللباس والزیئۃ فی المصومین وما جاء فیہ - حدیث: 24693 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الزینۃ المصومین - حدیث: 9454 مسند احمد بن حنبل - مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - حدیث: 4331 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الذلف من اسہ احمد - حدیث: 1215 المعجم الصغیر للطبرانی - من اسہ معمر - حدیث: 1037

تو گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ ﷺ اس پردے کی طرف بڑھے اور آپ ﷺ نے اسے اتار دیا آپ ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔“

4823 - وَفِي أُخْرَى الْهَذَا اشْتَرَتْ نَمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ قَلَمًا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّ بِدُخْلٍ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكِرَامِيَّةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَهِ رَسُولُهُ مَاذَا أَذْنِبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النَمْرُقَةِ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لَتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُوسِدَها فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنْ أَهْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

السَّهْوَةُ بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهِمْلَةِ هِيَ الطَّاقُ فِي الْحَائِطِ يُوَضَّعُ فِيهِ الشَّيْءُ وَقِيلَ هِيَ الْقِصْفَةُ وَقِيلَ الْمَخْدَعُ بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ وَقِيلَ بَيْتٌ صَغِيرٌ كَالْخِزَانَةِ الصَّغِيرَةِ وَالْقِرَامُ بِكَسْرِ الْقَافِ هُوَ السُّتْرُ وَالنَمْرُقَةُ بِضَمِّ النُّونِ وَالرَّاءِ أَيْضًا وَقَدْ تَفْتَحُ الرَّاءُ وَبُكَسَرُهَا هِيَ الْمَخْدَعَةُ

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمایا تو باہر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے اثرات محسوس ہو گئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میں نے کیا جرم کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کپڑے کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر ٹیک لگائیں اور اس کا تکیہ بنائیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم لوگوں نے جو کچھ بنایا ہے اسے زندہ کرو! آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جس گھر میں تصویر موجود ہوتی ہے فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ سہوة اس سے وہ طاق ہے جو دیوار میں موجود ہوتا ہے جس میں کوئی چیز رکھی جاتی ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد چہرہ ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد دو گھروں کے درمیان موجود کھڑکی ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ چھوٹا کمرہ ہے جس میں سامان وغیرہ رکھا جاتا ہے۔

لفظ قرام سے مراد پردہ ہے لفظ نمرقة اس سے مراد تکیہ ہے۔

4824 - وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّورَ فَأَتَنِي فِيهَا فَقَالَ ادْنِ مِنِّي لَنَدْنَا ثُمَّ قَالَ ادْنِ مِنِّي لَنَدْنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَبْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صُورَهَا نَفْسًا لِيُعَذَّبَ فِي جَهَنَّمَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَأَعْلَا فَاَصْنَعْ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ



سعد بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اس نے ان سے کہا: میں ایک شخص ہوں جو تصویریں بناتا ہے تو آپ مجھے اس کے بارے میں فتویٰ دیجیے! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میرے قریب آ جاؤ وہ قریب ہوا تو انہوں نے فرمایا: اور قریب ہو جاؤ وہ اور قریب ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ ان کے سر پر رکھا اور فرمایا: میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتانے لگا ہوں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اس نے جتنی بھی تصویریں بنائی ہوں گی ان میں سے ہر تصویر کو ایک وجود کی شکل دے دی جائے گی اور وہ تصویر اسے جہنم میں عذاب دے گی“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے کچھ بنانا ہی ہے تو تم درخت کی تصویر بنا لو یا کسی چیز کی بنا لو جس میں جان نہ ہو۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4625 -** وَلَيْسَ رِوَايَةً لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنِّي رَجُلٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدَيَّ وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أَحَدُثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مَعَذِبُهُ حَتَّى يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِهَا نَفْسٌ أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رُبُورَةً شَدِيدَةً فَقَالَ وَبِحُكِّكَ إِنِّي أَبِيتُ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ لِعَيْنِكَ بِهَذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ رَبًّا إِلَّا لِنَاسٍ إِذَا انْفَخَ غِيظًا أَوْ كِبْرًا

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے حضرت ابن عباس! میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میرا روزگار میرے ہاتھ کے ذریعے بنائے گئے کام سے وابستہ ہے میں یہ تصویریں بناتا ہوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں؟ جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے میں نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص تصویر بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے یہ عذاب دے گا کہ وہ اس تصویر میں روح پھونکے اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہیں پھونک سکے گا۔“

تو وہ شخص شدید غصے میں آ گیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم نہیں مانتے اور تم نے یہی کام کرنا ہے تو تم درخت کی تصویر بنا لو یا کسی ایسی چیز کی تصویر بنا لو جس میں روح موجود نہ ہو۔

لفظ ربا الانسان سے مراد یہ ہے جب انسان غصے سے پھول جائے اور بڑا ہو جائے۔

**4626 -** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ

النَّاسَ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَصُورُونَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

”قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4627 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ

تَعَالَى وَمَنْ أَطْلَمَ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذُرَّةً وَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا شَعْبَةً  
رَوَاهُ التَّحَارِثِيُّ وَمُسْلِمٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے  
”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا؟ جو میری تخلیق کی مانند تخلیق کرنے چل پڑے گا وہ ایک چھوٹی توہنا کے  
دکھائیں وہ ایک دانہ توہنا کے دکھائیں وہ ایک جو کا دانہ توہنا کے دکھائیں۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4628 - رَعْنُ حَيَّانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا نَدَعُ صُورَةَ إِلَّا طَمَسْتُهَا وَلَا قَبْرًا مَشْرُفًا إِلَّا سَوَيْتُهُ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

﴿﴾ حیان بن حصین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس پیغام کے ہمراہ نہ بھیجوں؟ جس کے  
ہمراہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا تھا (وہ پیغام یہ تھا) کہ جو بھی تصویر نظر آئے تو اسے میں مٹا دوں اور جو بھی بلند قبر نظر آئے اسے میں  
برابر کر دوں۔

یہ روایت امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4629 - وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَا يَدْعُ فِيهَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرَهُ وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَاهُ وَلَا صُورَةَ إِلَّا لَطَخَهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ فَهَابِ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَالَ فَاَنْطَلِقْ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَدْعُ بِهَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرْتَهُ وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَيْتُهُ  
وَلَا صُورَةَ إِلَّا لَطَخْتُهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ إِلَى صَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ هَذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا  
أَنْزَلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَابْتَغَاهُ جِيدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

﴿﴾ امام احمد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے آپ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا: ”اگر کوئی شخص مدینہ کی طرف جائے گا اور وہاں موجود ہر بت کو توڑ دے گا؟ قبر کو برابر کر دے گا اور تصویر کو خراب کر دے  
گا؟ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایسا کروں گا اس پر اہل مدینہ پریشان ہو گئے راوی کہتے ہیں پھر وہ شخص یہ پھر وہ  
واپس آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے وہاں موجود ہر بت کو توڑ دیا ہے ہر قبر کو برابر کر دیا ہے اور ہر تصویر کو خراب  
کر دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اب جو شخص دوبارہ ان میں سے کوئی کام کرے گا تو وہ اس چیز کا کفر کرے گا جو حضرت  
محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔“

اگر وہ نے چاہا تو اس کی سند عمدہ ہوگی۔

4630 - وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

بیتا فیہ کلب ولا صُورَة - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر موجود ہو۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**4631** - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَائِيلٌ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر موجود ہو۔“

**4632** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَاعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَهُ فَرَأَتْ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ جِبْرِيلُ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَة - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

رَأَتْ بِاللَّيْلِ الْمُثَلَّثَةِ غَيْرَ مَهْمُوزَ آيٍ أَبْطَا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات طے کی کہ

وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے انہیں آنے میں تاخیر ہوگئی نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بہت گراں گزری آپ ﷺ

گھر سے باہر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی نبی اکرم ﷺ نے ان سے شکایت کی

تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر موجود ہو۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے

لفظ رأت اس سے مراد کسی کے آنے میں تاخیر ہونا ہے۔

**4633** - وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ

صُورَة وَلَا حَنْبٌ وَلَا كَلْبٌ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بَحْبُ قَالَ الْبُخَارِيُّ فِيهِ نَظَرٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا جنبی شخص یا کتاب موجود ہو۔“

یہ روایت امام ابو داؤد و امام نسائی، امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے عبد اللہ بن یحییٰ سے

منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

**4634** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ

السَّلَامُ فَقَالَ لِي أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَائِيلٌ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ

قَرَامٌ سِتْرٌ فِيهِ تَمَائِيلٌ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمَرَّ بِرَأْسِ التَّمْثَالِ الَّذِي فِي الْبَيْتِ يَقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ

وَمَرَّ بِالسِّتْرِ فَيَقْطَعُ فَيَجْعَلُ وَسَادَتَيْنِ مَبُودَتَيْنِ تَوَطَّانَ وَمَرَّ بِالْكَلْبِ فَلْيَخْرُجْ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَتَأْنِي أَحَادِيثٌ مِنْ هَذَا النَّوعِ لِيُ اقْتِنَاءُ الْكَلْبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جبرائیل میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے کہا میں گزشتہ رات آپ کی طرف آیا تھا لیکن میں اندر اس لئے داخل نہیں ہو سکا کہ دروازے پر تصویریں لگی ہوئی تھیں اس وقت گھر میں ایک پردہ لگا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر میں ایک کتاب بھی موجود تھا تو آپ تصویروں کے سروں کے بارے میں حکم دیں کہ جو گھروں میں تصویریں لگی ہوئی ہیں ان کے سروں کو کاٹ دیا جائے اور وہ درخت کی مانند ہو جائیں اور پردے کے بارے میں آپ حکم دیں اسے کاٹ دیا جائے اور اس کے نیچے بنا لیے جائیں یا اسے نیچے بچھالیا جائے جس کے اوپر پاؤں آئیں اور کتے بارے میں حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسی نوعیت سے متعلق احادیث آگے آئیں گی جو کتابا لے سے متعلق باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

**4635 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عَنْقُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يَصْرُ بِهِمَا وَاذْنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةِ بَعْمَنٍ جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَبِالْمَصُورِينَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ عَنْقُ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَالتَّنُونُ أَيْ طَائِفَةٌ وَجَانِبٌ مِنَ النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن آگ (یعنی جہنم) سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو آنکھیں ہوں گی جن کے ذریعے وہ دیکھتی ہوگی دوکان ہوں گے جن کے ذریعے وہ سنتی ہوگی ایک زبان ہوگی جس کے ذریعے وہ کلام کرتی ہوگی وہ گردن یہ کہے گی: مجھے تین آدمیوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی اور کو معبود قرار دیتا ہو اور ہر سرکش منکبر شخص اور جو تصویریں بنانے والے ہیں (ان کے لئے مجھے مقرر کیا گیا)۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

لفظ عنق اس سے مراد گردہ ہے یا جہنم کا ایک حصہ ہے۔

### 34 - التَّرْهِيْبُ مِنَ اللَّعْبِ بِالنَّارِ

باب: ”نزد“ کھیلنے کے بارے میں ترہیبی روایات

**4636 -** عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّارِ دَشِيرَ فُكَّائِمَا

صَبَغَ يَدَهُ فِي دَمِ خِنْزِيرٍ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَهُ وَابْنُ مَاجَةَ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:





تاخیر نہ ہو دوسرا یہ کہ اس میں جو اُنہ کھیلا جائے اور تیسرا یہ کہ کھیلنے ہوئے زبان کی فحش کلامی بدزبانی اور عامیہ نہ گفتگو سے اجتناب کیا جائے اور جو شخص اس کو کھیلنے ہوئے ان میں سے کوئی کام کرے گا تو ایسے شخص کی حیثیت مشکوک ہو جائے گی اور اس کی شہادت مسترد ہوگی۔

سعید بن جبیر اور امام شعبی اس کے مباح ہونے کے قائل ہیں امام شافعی نے اسے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے علماء کی ایک جماعت نے اسے ”زرد“ کی طرح حرام قرار دیا ہے بعض احادیث میں شطرنج کا ذکر بھی ہوا ہے لیکن مجھے ان میں سے کسی ایک کی مستند سند کا یا حسن سند کا علم نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

### الترغیب فی المجلس الصالح

والترہیب من المجلس السيئ وما جاء فيمن جلس وسط الحلقة وادب المجلس وغير ذلك

باب: نیک ہم نشین کے بارے میں ترغیبی روایات

اور برے ہم نشین کے بارے میں روایات جو شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھ جاتا ہے اس کے بارے میں کیا کچھ منقول ہے؟ مجلس کے آداب اور اس کے علاوہ دیگر امور کا تذکرہ

**4638** - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوِّءِ كَمَثَلِ الْمَسْكِ وَنَافِخِ الْكِبَرِ فَحَامِلُ الْمَسْكِ إِمَّا أَنْ يَحْذِيكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخِ الْكِبَرِ إِمَّا أَنْ يَحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ . يَحْذِيكَ أَيْ يَعْطِيكَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے شخص اور بھٹی جلانے والے شخص کی طرح ہے مشک والا شخص یا تو وہ تمہیں دیدے گا یا تم اس سے کچھ خرید لو گے یا پھر تم اس کی پاکیزہ خوشبو ضرور پاؤ گے اور بھٹی جلانے والا شخص یا تو تمہارے کپڑے جلادے گا یا تمہیں اس سے بری بو آئے گی۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ یحذیک اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمہیں دیدے گا۔

**4639** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ

كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمَسْكِ إِنْ لَمْ يَصْبِكْ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السَّوِّءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِبَرِ

إِنْ لَمْ يَصْبِكْ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دَخَانِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”نیک ہم نشین کی مثال مشک والے شخص کی مانند ہے کہ اگر تمہیں اس سے مشک نہیں بھی ملتا تو اس کی خوشبو تم تک آئے گی

اور برے ہم نشین کی مثال بھٹی والے شخص کی طرح ہے کہ اگر اس کے سیاہی تم تک نہ بھی پہنچی تو اس کا دھواں تم تک پہنچ جائے گا۔“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

**4640 -** وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو حلقے کے درمیان بیٹھتا ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

**4641 -** وَعَنْ أَبِي مَجَلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ حَلَقَةٍ قَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ

رواہ الترمذی وقال حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْحَاكِمُ بِتَحْوِيلِهِ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا ابو مجلز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھ گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ شخص نبی اکرم ﷺ کی زبانی ملعون قرار پایا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی زبانی اس شخص پر لعنت کی ہے جو حلقے کے درمیان میں بیٹھتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے امام حاکم نے اس کی مانند نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4642 -** وَعَنْ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَانْكَأَتِ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْعُدُ قَعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

رواہ أبو داود وابن حبان في صحيحه وزاد: قَالَ ابْنُ جَرِيرٍ: وَضَعَ رَأْسُكَ عَلَى الْأَرْضِ حضرت شرید بن سويد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا میں اس وقت بیٹھا ہوا تھا میں نے اپنا بائیں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ کی پٹلی پر ٹیک لگائی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح نہ بیٹھو! جس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں جن پر غضب کیا گیا ہو۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابن جریر کہتے ہیں: یعنی تم اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو۔

**4643 -** وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ فَتَهَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ایک اور شخص اس کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ گیا وہ شخص وہاں آ کے بیٹھنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

**4644 -** وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةِ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ

قَابِي أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سعد بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی گواہی کے سلسلے میں تشریف لائے تو ایک شخص ان کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ گیا تو انہوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

**4645** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقِمَْنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ فِيهِ وَلَكِنْ تَوَسَّعُوا وَتَفَسَّحُوا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ ❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "کوئی بھی شخص کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے بلکہ تم گنجائش اور کشادگی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی نصیب کرے گا۔"

**4646** - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ .  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جاتا تھا تو وہ اس جگہ پر بیٹھتے نہیں تھے۔  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4647** - وَعَنْ جَاهِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلَسْنَا أَحَدَنَا حَيْثُ بَسَّطَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَوَاحِيحِهِ ❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو ہم میں سے کوئی شخص وہیں بیٹھ جاتا تھا جو محفل کا آخری حصہ ہوتا تھا۔  
یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

**4648** - وَعَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ ❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے "کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ دو افراد کے درمیان جدائی ڈالے (یعنی ان کے درمیان میں آ کے بیٹھ جائے) البتہ ان کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کر سکتا ہے۔"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

**4649** - وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ لَا يَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان اُن کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔“

**4650** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ

مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص کسی جگہ سے اٹھے اور پھر وہاں واپس آئے تو وہ اس جگہ کے بارے میں زیادہ حق رکھتا ہوگا۔“

یہ روایت امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**4651** - وَعَنْ وَهَبِ بْنِ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ

بِمَجْلِسِهِ فَإِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”آدمی اپنی جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے جب وہ کسی کام کے سلسلے میں جائے اور واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

**4652** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”محافل میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہیں جن میں سب سے زیادہ گنجائش ہو۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

**4653** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَيُّضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ

بِالطَّرِيقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بِدَمْنٍ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ

أَبَيْتُمْ لِمَا عَطَوْا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ

وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ

**4650** - صحیح مسلم - کتاب السلام باب إذا قام من مجلسه - حدیث: 4142 من ابی داود - کتاب الأدب باب إذا قام

المرء من مجلس ثم رجع - حدیث: 4233 صحیح ابن خزيمة - کتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند علی الشرح

لدى ركنه مسامع أسواق الأذان والخطبة في الجمعة - باب ذكر قيام الرجل من مجلسه يوم الجمعة ثم رجع

حدیث: 1707 صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان باب الصلوة والجماعة - ذكر الإخبار بأن المرء أحسن موصفا إذا

قام به بعد رجوعه حدیث: 589 من الدارمی - ومن كتاب الاستئذان باب: إذا قام من مجلسه ثم رجع إليه لم يرد أحسن -

حدیث: 2609 من ابن ماجه - كتاب الأدب باب من قام عن مجلس فرجع فهو أحسن به - حدیث: 3715 صحیح مسلم من روى

سأب الرجل أحسن بوجوه حدیث: 396 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجمعة 13 جماع أبواب المسير إلى الجمعة وغير

ذلك - سأل الرجل يقوم من مجلس لعاجة عرضت له - ثم عاد حدیث: 5510 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي لمرسة رضي

الله عنه - حدیث: 7401 مسند النافعي - ومن كتاب إيجاب الجمعة حدیث: 274 الأدب المفرد للبخاری - باب إذا قام ثم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”راستوں میں بیٹھنے سے بچو! لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے لئے اس طرح بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے، کیونکہ ہم اس طرح آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ اصرار کرتے ہو تو راستے کو اس کا حق دو! لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی نظروں کو جھکا کے رکھنا، تکلیف پہنچانے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيْبُ اَنْ يَنَامَ الْمَرْءُ عَلٰی سَطْحٍ لَا تَحْجِرُ لَهُ اَوْ يَرْكَبَ الْبَحْرَ عِنْدَ اَرْتِجَاجِهِ  
باب: اس بارے میں تربیتی روایات کہ آدمی ایسی چھت پر سوئے جس کے اطراف نہ بنے ہوئے ہوں

یا وہ طغیانی کے وقت سمندری سفر پر جائے

4654 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ  
قَالَ الْحَافِظُ هَكَذَا وَقَعَ فِي رَوَايَتِنَا حِجَارٌ بِالرَّاءِ بَعْدَ الْأَلْفِ وَفِي بَعْضِ النُّسخِ حِجَابٌ بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَهُوَ بِمَعْنَاهُ

عبدالرحمن بن علی بن شیبان اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص گھر کی چھت پر رات بسر کرے جس کے کنارے نہ بنے ہوئے ہوں تو اس سے ذمہ لا تعلق ہو جاتا ہے۔“

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے

حافظ کہتے ہیں: اسی طرح ہماری روایت میں یہ لفظ نقل ہوا ہے جو لفظ ”حجار“ ہے جبکہ بعض نسخوں میں لفظ ”حجاب“ ہے اور اس کا معنی بھی یہی ہے۔

4655 - وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی چھت پر سوئے جس کے کنارے (یعنی منڈیر نہ بنے ہوئے ہوں)۔  
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

4656 - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَمَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ رَقَدَ عَلَى سَطْحٍ لَا جِدَارَ لَهُ فَمَاتَ فَلَمْ يَدْر . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص رات کے وقت ہم پر تیر اندازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی ایسی چھت پر سوئے جس کی دیواریں



نہ بنی ہوئی ہوں اگر وہ نیچے گرے اور مر جائے تو اس کا خون رائیگاں جائے گا۔  
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4857** - وَعَنْ أَبِي عَمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ كُنَّا بِفَارِسٍ وَعَلَيْنَا أَمِيرٌ يُقَالُ لَهُ زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَابْصُرْنَا سَانًا فَوْقَ بَيْتٍ أَوْ إِجَارٍ لَيْسَ حَوْلَهُ شَيْءٌ فَقَالَ لِي سَمِعْتُ فِي هَذَا شَيْئًا قُلْتُ لَا قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاتَ فَوْقَ إِجَارٍ أَوْ فَوْقَ بَيْتٍ لَيْسَ حَوْلَهُ شَيْءٌ يَرُدُّ رَجُلَهُ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ بَعْدَ مَا يَرْتَجِعُ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ مَرْفُوعًا هَكَذَا وَمَوْقُوفًا وَرَوَاهُمَا يَتَقَاتُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مَرْفُوعًا

ابو عمران جونی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ فارس میں تھے ہمارے ایک امیر تھے جن کا نام زہیر بن عبد اللہ تھا انہوں نے ایک شخص کو گھر کی چھت پر دیکھا اس چھت کے اطراف نہیں بنے ہوئے تھے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اس بارے میں کوئی روایت سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے بتایا: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی چھت پر سوئے یا گھر کے اوپر سوئے جبکہ اس کے ارد گرد ایسی چیز نہ ہو جو رکاوٹ بن سکتی ہو تو اس سے ذمہ لا تعلق ہو جاتا ہے اور جو شخص طغیانی کے دوران سمندری سفر پر جائے تو اس سے ذمہ لا تعلق ہو جاتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح ”مرفوع“ روایت کے طور پر اور ”موقوف“ روایت کے طور پر (یعنی دونوں طرح سے) نقل کی ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں امام بیہقی نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**4858** - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرَانَ أَيْضًا قَالَ كُنْتُ مَعَ زُهَيْرِ الشَّنَوِيِّ فَاتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي جَدَّارٍ وَكَانَ لَهُ مَا يَدْفَعُ رَجُلِيهِ فَضْرَبَهُ بِرَجْلِهِ ثُمَّ قَالَ قُمْ ثُمَّ قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ جَدَّارٍ وَكَانَ لَهُ مَا يَدْفَعُ رَجُلِيهِ فَوَقَعَ فَمَاتَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ فِي ارْتِجَاجِهِ فَفَرَّقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَمْرَانَ عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَقِيلَ عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ وَقِيلَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي جَدَّارٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ غَيْرَ ذَلِكَ

الاجار بگسر الهمزة وتشديد الجيم هو السطح وارتجاج البحر هيجانه

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں زہیر شنوی کے ساتھ تھا ہم ایک شخص کے پاس آئے جو ایک دیوار پر سویا ہوا تھا اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں تھی جو اس کی ٹانگوں کو روک سکتی تو زہیر نے اپنا پاؤں اسے مارا اور بولے: اٹھو! پھر زہیر نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص کسی دیوار پر سوئے اور وہاں پر کوئی رکاوٹ نہ ہو جو اس کی ٹانگوں کو پرے کر دے اور پھر وہ مر جائے تو اس سے ذمہ لا تعلق ہو جاتا ہے اور جو شخص طغیانی کے وقت میں سمندری سفر پر جائے اور مارا جائے تو اس سے ذمہ لا تعلق ہو جاتا ہے۔“

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: اسے شعبہ نے ابو عمران کے حوالے سے محمد بن ابوزہیر سے نقل کیا ہے اور ایک قول کے مطابق محمد بن زہیر بن ابوعلی سے اور ایک قول کے مطابق زہیر بن ابوجہل کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے ایک قول کے مطابق راوی کا نام مختلف ہے۔

لفظ اجار سے مراد سطح (یعنی چمت ہے) اور ارتجاج البحر کا مطلب سمندر کی طغیانی ہے۔

### 37 - التَّرْهِيْبُ اَنْ يَنَامَ الْاِنْسَانُ عَلٰى وَجْهِهِ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی کسی عذر کے بغیر چہرے کے بل (الٹا ہو کر) سوئے

4659 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى بَطْنِهِ

فَعَمَزَهُ بِرَجْلِهِ وَقَالَ اِنْ هَذِهِ ضُجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَدْ تَكَلَّمَ الْبُخَارِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کاگزرا ایک شخص کے پاس سے ہوا جو پیٹ کے بل (الٹا ہو کر)

لیٹا ہوا تھا) نبی اکرم ﷺ نے اسے پاؤں چھویا اور ارشاد فرمایا: یہ لیٹنے کا وہ طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بخاری نے

اس حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

4660 - وَعَنْ يَعْيشِ بْنِ طَخْفَةَ بْنِ قَيْسِ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اطْعِمِينَا فَبَجَاءَتْ بِجَشِيْشَةٍ فَآكَلْنَا

ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اطْعِمِينَا فَبَجَاءَتْ بِحَمِيسَةٍ مِثْلِ الْقِطَاةِ فَآكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَبَجَاءَتْ بِعَسٍّ مِنْ لَبَنٍ

فَشَرَبْنَا فَبَجَاءَتْ بِقِدْحٍ صَغِيرٍ فَشَرَبْنَا ثُمَّ قَالَ اِنْ شِئْتُمْ بَتَمَّ وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلِقُوا إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا

مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَحْرُكُنِي بِرَجْلِهِ فَقَالَ اِنْ هَذِهِ ضُجْعَةٌ يَبْغُضُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ

فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَخْفَةَ بِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَدْ كَرِهَ

وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَخْفَةَ بِالْهَاءِ عَنْ أَبِيهِ مُخْتَصِرًا وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَخْفَةَ بِالْغَيْنِ

الْمُعْجَمَةِ عَنْ أَبِيهِ كَالنَّسَائِيِّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ أَيْضًا عَنْ ابْنِ طَخْفَةَ أَوْ طَخْفَةَ عَلَى اخْتِلَافِ النُّسخِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ

قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرَجْلِهِ وَقَالَ يَا جَنِيْدُ بَ إِنَّمَا

هَذِهِ ضُجْعَةٌ أَهْلُ النَّارِ

قَالَ أَبُو عَمْرِو النَّمِرِيُّ اخْتَلَفَ فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَاضْطَرَبَ فِيهِ اضْطِرَابًا شَدِيدًا فَقِيلَ طَخْفَةُ بْنُ قَيْسٍ

بِالْهَاءِ وَقِيلَ طَخْفَةُ بِالْخَاءِ وَقِيلَ ضُفْعَةُ بِالْغَيْنِ وَقِيلَ طَخْفَةُ بِالْقَافِ وَالْقَاءِ وَقِيلَ قَيْسُ بْنُ طَخْفَةَ وَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ طَخْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ طَخْفَةُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَحَدِيثُهُمْ كُلُّهُمْ وَاحِدٌ

قَالَ كُنْتُ نَاتِمًا بِالصَّفَةِ فَرَكَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْلِهِ وَقَالَ هَذِهِ نَوْمَةٌ يَغْفُضُهَا اللَّهُ  
وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّفَةِ وَمَنْ أَهْلُ الْعِلْمِ مَنْ يَقُولُ إِنَّ الصُّحْبَةَ لِأَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ وَإِنَّهُ صَاحِبُ الْقِصَّةِ انْتَهَى  
وَذَكَرَ الْبُخَارِيُّ اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَقَالَ طَلْفَةُ بِالْعَيْنِ خَطَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ

الْحَيْسَةُ عَلَى مَعْنَى الْقِطْعَةِ مِنَ الْحَيْسِ وَهُوَ الطَّعَامُ الْمُتَّخَذُ مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَقَدْ يَجْعَلُ  
عَوْضَ الْأَقِطِ ذَقِيقًا

وَالْعَسُّ الْقُدْحُ الْكَبِيرُ الضَّخْمُ حُرُزٌ ثَمَانِيَّةٌ أَرْطَالٌ أَوْ سَعَةٌ

حضرت عیش بن طحہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد ”اصحاب صفہ“ میں سے تھے۔ انہوں نے یہ بات بتائی ہے: (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھ عائشہ کے گھر کی طرف چلو، ہم روانہ ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لئے دو دوہہ حیوہ لے کے آئیں، ہم نے اسے کھایا، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لئے کچھ اور دو دوہہ حیوہ لے کے آئیں، جو تھوڑا سا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں پینے کے لئے کچھ دو تو وہ ایک پیالہ لے کر آئیں جو دو دوہہ کا تھا، ہم نے اسے پی لیا، پھر وہ ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں، ہم نے اسے بھی پی لیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہاں رات ٹھہر جاؤ اور اگر تم چاہو تو مسجد چلے جاؤ۔

راوی کہتے ہیں: سحری کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا، اسی دوران کوئی شخص آیا اور اس نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی، اس نے کہا: یہ لیٹنے کا وہ طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا تو نبی اکرم ﷺ تھے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے، روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں، اسے امام نسائی نے قیس بن طحہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے، امام ابن ماجہ نے اسے قیس بن طحہ کے حوالے سے ان کے والد سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے، امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اسے قیس بن طحہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے، جس طرح امام نسائی نے نقل کیا ہے، امام ابن ماجہ نے اسے ابن طحہ یا طحہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے، کیونکہ اس کے نسخوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، ان کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے، میں اس وقت پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے چھو یا اور فرمایا: اے جناب! یہ اہل جہنم کے لیٹنے کا طریقہ ہے۔“

ابو عمر نمری بیان کرتے ہیں: اس کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے اور بہت زیادہ اضطراب پایا جاتا ہے، ایک قول کے مطابق راوی کا نام طحہ بن قیس ہے، ایک قول کے مطابق طحہ ہے، ایک قول کے مطابق ضحہ ہے، ایک قول کے مطابق طحہ ہے، ایک قول کے مطابق قیس بن طحہ ہے، ایک قول کے مطابق عبد اللہ بن طحہ ہے، ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت منقول ہے، ایک قول کے مطابق یہ طحہ نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے، تاہم ان سب کے حوالے سے منقول روایت ایک ہی ہے، راوی بیان کرتے ہیں:

”میں صفہ کے چبوترے پر سویا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے پاؤں کے ذریعے مجھے ہلایا اور مجھ سے فرمایا یہ سونے کا وہ

طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

یہ راوی صحابی اہل صفہ میں سے ہیں اہل علم میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ ان کے والد "عبداللہ" کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور یہ واقعہ بھی ان کے والد کا ہے..... علامہ ابن عبدالبر کی بات یہاں ختم ہوگئی امام بخاری نے بھی اس بارے میں بہت سا اختلاف کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: لفظ طغفہ نقل کرنا غلطی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ الحیسہ سے مراد حیس کا کچھ حصہ ہے یہ وہ کھانا ہے جو کھجور بنیر اور گھی کے ذریعے بنایا جاتا ہے اور آٹے کی جگہ اس میں بنیر استعمال ہوتا ہے۔

لفظ العس سے مراد بڑا پیالہ ہے جس میں آٹھ یا نو رطل چیز آجاتی ہے۔

التَّرهيب من الجلوس بين الظل والشمس والترغيب في الجلوس مستقبل القبلة

باب (ایک ہی وقت میں) سائے اور دھوپ میں بیٹھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

نیز قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4661 - عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ الضَّحِّ وَالظِّلِّ وَقَالَ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَزَّازُ بِخَوَرِهِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَابْنُ مَاجَةَ بِالنُّهْيِ وَحَدَّثَهُ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ

الضَّحُّ يَفْتَحُ الضَّادَ الْمُعْجَمَةَ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةَ هُوَ ضَوْءُ الشَّمْسِ إِذَا اسْتَمَكَّنَ مِنَ الْأَرْضِ وَقَالَ ابْنُ

الْأَعْرَابِيِّ هُوَ لَوْنُ الشَّمْسِ

ابو عیاض نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی

دھوپ اور سائے میں (ایک ساتھ) بیٹھے آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہ شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بزار نے اس کی مانند روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے

طور پر نقل کی ہے، ام ابن ماجہ نے صرف ممانعت کی روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ الضح سے مراد سورج کی روشنی ہے جب وہ زمین پر جم جائے ابن اعرابی کہتے ہیں: اس سے مراد سورج کی رنگت ہے۔

4662 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي

الْفَيْءِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الشَّمْسِ فَقُلِّصْ عَنْهُ الظِّلَّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَيَقُمُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَابِعِيهِ مَجْهُولٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَفْظُهُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص سائے میں ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) جب وہ شخص دھوپ میں ہو اور سائے اس سے ہٹ جائے

اور پھر اس کا کچھ حصہ دھوپ میں آجائے اور کچھ حصہ سائے آجائے تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کے تابعی مجہول ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی دھوپ اور سائے میں بیٹھے۔“

4863 - رَعْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سِدًّا وَإِنْ سِيدَ الْمَجَالِسِ قِبَالَةُ الْقِبْلَةِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر چیز کا (کوئی) بہترین طریقہ ہوتا ہے اور بیٹھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رخ کیا جائے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4864 - وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتَقْبَلَ بِهِ الْقِبْلَةَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بیٹھنے کا سب سے معزز طریقہ یہ ہے جس میں قبلہ کی طرف رخ کیا جائے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4865 - وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرْفًا وَإِنْ أَشْرَفَ الْمَجَالِسِ مَا اسْتَقْبَلَ بِهِ الْقِبْلَةَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَفِيهِ أَحَادِيثٌ غَيْرُ هَذِهِ لَا تَسْلَمُ مِنْ مَقَالٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر چیز کا ایک معزز طریقہ ہوتا ہے اور بیٹھنے کا معزز طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رخ کیا جائے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس بارے میں ایسی احادیث منقول ہیں جو ان کے علاوہ ہیں لیکن وہ کلام سے خالی نہیں ہیں (یعنی ان میں ضعف پایا جاتا ہے)۔

39 - التَّوْبَةُ فِي سُكْنَى الشَّامِ وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهَا

باب: شام میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4866 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنَّا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنَّا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا أَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قُرُونُ الشَّيْطَانِ .



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت رکھ دے ہمارے یمن میں ہمارے لئے برکت رکھ دے (کچھ) لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے نجد کے لئے بھی (دعا کیجئے) نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور ہمارے یمن میں ہمارے لئے برکت رکھ دے (کچھ) لوگوں نے عرض کی: اور ہمارے نجد کے لئے بھی (دعا فرمائیے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے) شیطان کا سینک نکلے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4667 - وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُونُوا أَجْسَادًا مَجْنُودَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خَرَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرُكْتَ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خَيْرُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَنِي إِلَيْهَا خَيْرُهُ مِنْ عِبَادِهِ قَالَا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غَدْرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلْ وَفِي رِوَايَةٍ تَكْفُلُ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِمَا وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”عنقریب یہ صورت حال ہو جائے گی کہ تم لوگ مختلف لشکروں میں تقسیم ہو جاؤ گے ایک لشکر شام میں ہوگا ایک لشکر یمن میں ہوگا ایک لشکر عراق میں ہوگا حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے کسی کو تجویز کروں کہ اگر میں وہ صورت حال پاؤں تو کہاں جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ شام میں رہو! کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں منتخب شدہ حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے منتخب لوگوں کو ہی وہاں بھیجے گا اگر تم نہیں مانتے تو پھر تم پر لازم ہے کہ تم یمن میں رہو اور اس کے حوض سے پانی پی لو (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے بارے میں مجھے ضمانت دی ہے۔“

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4668 - وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَلِي بَلَدًا أَكُونُ فِيهِ فَلَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَبْقَى لَمْ أَخْتَرِ عَنْ قُرْبِكَ شَيْئًا فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَلَمَّا رَأَى كَرَاهِيَتِي لِلشَّامِ قَالَ أَتَدْرِي مَا يَقُولُ اللَّهُ فِي الشَّامِ إِنْ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ يَقُولُ يَا شَامِ أَنْتَ صَفْوَتِي مِنْ بِلَادِي أَدْخِلْ فِيكَ خَيْرَتِي مِنْ عِبَادِي إِنْ اللَّهُ تَكْفُلُ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

4666 - صحيح البخاري - كتاب الجمعة أبواب الاستسقاء - باب ما قيل في الزلازل والآيات حديث: 1003 صحيح البخاري - كتاب الفتن باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "الفتنة من" - حديث: 6699 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناصب الصحابة ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم بالبركة للشام واليمن - حديث: 7409 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 5820

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرِيقَيْنِ اخْتَدَاهُمَا جَيِّدَةً

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ میرے لئے ایک شہر تجویز کر دیں جس میں میں رہوں اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ آپ زندہ رہیں گے تو میں آپ کے قرب کے علاوہ کسی اور چیز کو اختیار نہیں کروں گا! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم شام میں رہو جب آپ ﷺ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی کہ مجھے شام جانا پسند نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے شام کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ اے شام! تم شہروں میں میرے منتخب شدہ ہو اور میں تمہارے اندر اپنے بندوں میں سے بہترین بندوں کو داخل کروں گا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کے بارے میں ضمانت دی ہے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

4669 - وَعَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ يَوْمًا فِي النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْشَكُونَ أَنْ تَكُونُوا أَجْنَادًا مَجْنَدَةً جَنْدَ بِالشَّامِ وَجَنْدَ بِالعِرَاقِ وَجَنْدَ بِالْيَمَنِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ الزَّمَانُ فَاحْتَرِلِي قَالَ إِنِّي اخْتَارَ لَكَ الشَّامَ لِأَنَّهُ خَيْرُ الْمُسْلِمِينَ وَصَفْوَةُ اللَّهِ مِنْ بِلَادِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ فَمَنْ أَبِي فَلِيَحِقَّ بِيَمَنِهِ وَلِيَسُقِ مِنْ غَدْرِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ تَكْفَلَ لِي بِالشَّامِ وَآهْلِهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ الْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي التَّرْدَاءِ بِسُخْرٍ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک دن آپ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! غمگین یہ صورت حال ہوگی کہ تم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے ایک گروہ شام میں ہوگا ایک گروہ عراق میں ہوگا ایک گروہ یمن میں ہوگا تو حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ میرے لیے (کوئی شہر) تجویز کر دیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام کو تجویز کرتا ہوں کیونکہ وہ مسلمانوں کا بہترین حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں سے اس کا منتخب شدہ حصہ ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے منتخب بندے ہی اس کی طرف جائیں گے جو شخص نہیں مانتا تو وہ یمن میں رہے اور وہاں کے حوض سے پانی پی لے (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے بارے میں مجھے ضمانت دی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت ابووردہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے جو حسن سند کے ساتھ منقول ہے۔

4670 - وَعَنِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْنُدُ النَّاسَ أَجْسَادًا جَنْدَ بِالْيَمَنِ وَجَنْدَ بِالعِشْرِقِ وَجَنْدَ بِالعِشْرِقِ وَجَنْدَ بِالعِشْرِقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَلِي إِنِّي فَتِي شَابَ فَلَعَلِّي أَدْرِكُ ذَلِكَ قَائِي ذَلِكَ تَأْمُرَنِي قَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرِيقَيْنِ اخْتَدَاهُمَا حَسَنَةً

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ یمن میں ہوگا ایک گروہ شام میں ہوگا ایک گروہ مشرق میں ہوگا ایک

گروہ مغرب میں ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے کوئی (شہر یا علاقہ) تجویز کر دیں! میں نے جو ان شخص ہوں ہو سکتا ہے کہ میں آپ کے بعد بھی زندہ رہوں اور اس صورت حال کو پالوں تو آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر شام میں رہنا لازم ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے جن میں سے ایک حسن ہے۔

**4671 -** وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَدِيثِ بْنِ الْيَمَانِ وَمَعَادِ بْنِ

جَبَلٍ وَهُمَا يَسْتَشِيرَانِهِ فِي الْمَنْزِلِ قَالُوا مَا إِلَيْنَا الشَّامُ ثُمَّ سَأَلَاهُ قَالُوا مَا إِلَيْنَا الشَّامُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا صَفْوَةٌ

بِلَادِ اللَّهِ يَسْكُنُهَا خَيْرُهَا مِنْ خَلْقِهِ فَمَنْ أَبِي فَلْيَلْحَقْ بِمَنْهُ وَلْيَسْقِ مِنْ غَدْرِهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَكَمَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

❀ ان سے ایک روایت میں یہ منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت حذیفہ بن

یمان رضی اللہ عنہما اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے یہ فرماتے ہوئے سنا: اُن دونوں نے رہائش گاہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مشورہ

لیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں شام کی طرف اشارہ کیا انہوں نے پھر اس بارے دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے شام کی طرف

اشارہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر شام میں رہنا لازم ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے شہروں میں بہترین جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق

میں سے بہترین لوگ وہاں سکونت اختیار کریں گے جو شخص نہیں مانتا تو وہ یمن چلا جائے اور وہاں کے حوض سے پانی پیے (شام کا ذکر

میں نے اس لیے پہلے کیا ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کے بارے میں ضمانت دی ہے۔

**4672 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةِ أَهْلِ الْأَرْضِ الزَّمِيمِ مَهَاجِرِ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شَرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ

أَرْضَهُمْ وَتَقْلَرُهُمْ نَفْسَ اللَّهِ وَتَحْشَرُهُمُ النَّارَ مَعَ الْقُرْدَةِ وَالْخَنَازِيرِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شَهْرٍ عَنْهُ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ كَذَا قَالَ

❀ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”عنقریب ایک ہجرت کے بعد دوسری ہجرت ہوگی اور اس وقت اہل زمین کے بہترین لوگ وہ ہوں گے جو حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ جا کر رہیں گے اور باقی زمین میں برے لوگ رہ جائیں گے ان کی زمین انہیں باہر پھینکے گی اور انہیں گندا

کرے گی اور آگ انہیں بندروں اور خزیروں کے ساتھ ہانک کر لے جائے گی۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے شہر کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے اسے امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل

کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

**4673 -** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ غَمُودَ الْكِتَابِ

مِنْ تَحْتِ سَادَتِي فَاتَّبَعْتَهُ بَصْرِي فَإِذَا هُوَ نَوْرٌ سَاطِعٌ عَمِدٌ بِهِ إِلَى الشَّامِ أَوْ إِلَى الْإِيمَانِ إِذَا وَقَعَتْ الْفِتْنُ

بِالشَّامِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں نے خواب میں دیکھا کہ کتاب کا ستون میرے تنکے کے نیچے سے الگ کیا گیا میں نے اپنی نگاہ (اس کے) پیچھے رکھی



إِلَيْهَا يَجْنِبِي صَفْوَةٌ مِنْ عِبَادِهِ فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الشَّامِ إِلَى غَيْرِهَا لِبَسْخَطِهِ وَمَنْ دَخَلَهَا مِنْ غَيْرِهَا لِمَرْضَاتِهِ  
رَوَاهُ الطَّبْرَايْسِيُّ وَالْحَاكِمُ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عَفِيرِ بْنِ مَعْدَانَ وَهُوَ وَاهٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ عَدْمَرٍ عَنْهُ وَقَالَ  
الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ كَذَا قَالَ

❀ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”شام اللہ تعالیٰ کا اس کے شہروں میں سے منتخب شدہ حصہ ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے منتخب بندوں کو ہی وہاں لائے گا جو شخص شام سے نکل کر کہیں اور جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوگا اور جو شخص کہیں اور سے یہاں آجائے گا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عفیر بن معدان کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ایک دہی راوی ہے اس کے حوالے سے سلیم بن عامر کے حوالے سے یہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

**4678** - وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ النَّبُوءَةُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَمَاكِنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَالشَّامَ فَإِنْ أَعْرَجْتَ مِنْ إِحْدَاهُنَّ لَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهِنَّ أَبَدًا  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَعَارِيسِ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى

❀ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نبوت مجھ پر تین علاقوں سے نازل ہوئی، مکہ مدینہ اور شام اگر تمہیں ان میں سے کسی ایک سے نکال دیا گیا تو تم دوبارہ کبھی ان کی طرف نہیں جاسکو گے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے معاریس میں بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4679** - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الشَّامِ وَأَزْوَاجُهُمْ وَذُرَارِيُّهُمْ وَعَبِيدُهُمْ وَأَمَاؤُهُمْ إِلَى مُتَهَيِّ الْجَزِيرَةِ مَرَابُطُونَ فَمَنْ نَزَلَ مَدِينَةً مِنَ الْمَدَائِنِ فَهُوَ فِي رِبَاطٍ أَوْ ثَغْرٍ مِنَ الثُّغُورِ فَهُوَ فِي جِهَادٍ

رَوَاهُ الطَّبْرَايْسِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى أَبِي مُطِيعٍ وَهُوَ حَسَنُ الْحَدِيثِ عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذَرِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْ

❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اہل شام ان کی بیویاں ان کے بچے ان کے غلام ان کی کنیریں جزیرے کی آخری حد تک پہرہ دینے والے شمار ہوں گے جو شخص شہروں میں سے کسی شہر میں پڑاؤ کرے وہ پہرہ دینے والا ہوگا جو کسی وادی (یا پہاڑ) پر پڑاؤ کرے وہ جہاد میں شمار ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے یحییٰ بن معاویہ ابو مطیع کے حوالے سے نقل کی ہے جو حسن الحدیث ہے اس کے حوالے سے ارطاة بن منذر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس شخص کا نام بیان نہیں کیا گیا۔



**4680** - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْدَهُ طُوبَى لِلشَّامِ إِنْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَنِ بِاسْطَ أَجْبَحَتْهَا عَلَيْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَلَفِظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ طُوبَى لِلشَّامِ قُلْنَا مَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ الرَّحْمَنُ لِبَاسِطٍ رَحْمَتَهُ عَلَيْهِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اہل شام کے لئے مبارکباد ہے کیونکہ رحمن نے اپنے پر اس پر پھیلانے ہوئے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھے شام کے لئے مبارکباد ہے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس بات کی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس بات کی کہ) رحمن نے اپنی رحمت اس پر پھیلانی ہوئی ہے۔“

**4681** - وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُخْرِجُ عَلَيْكُمْ فِي آخِرِ الزَّمَانِ نَارَ مَنْ حَضَرَ مَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالَ قُلْنَا بِمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سالم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”آخری زمانے میں تم پر حضور موت سے ایک آگ نکل کر آئے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم شام میں رہنا۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**4682** - وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ لُثَاتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُ الشَّامِ سَوَاطِئُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ يَنْتَقِمُ بِهِمْ مَعْنَى يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَحَرَامٍ عَلَى مُنَافِقِهِمْ أَنْ يَظْهَرُوا عَلَى مُؤْمِنِهِمْ وَلَا يَمُوتُوا إِلَّا هُمَا وَغَمًا .

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مَرْفُوعًا هَكَذَا وَأَحْمَدُ مَوْقُوفًا وَلَعَلَّهُ الصَّوَابُ وَرَوَاهُمَا ثِقَاتٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت خرم بن لثات رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اہل شام زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوزا ہیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہے گا انتقام لے گا اور وہاں کے منافقین کے لئے یہ بات حرام ہے کہ وہاں کے مومنوں پر غالب آجائیں اور وہ لوگ (یعنی منافقین) صرف پریشانی اور غم کے عالم میں ہی مریں گے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے اسی طرح ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے جبکہ امام احمد نے اسے موقوف حدیث کے

طور پر نقل کیا ہے اور شاید یہی درست ہے ویسے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4683** - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْمَلْحَمَةِ

الْكُبْرَى فِسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ بَارِضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُرُطَةُ فِيهَا مَدِينَةٌ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ خَيْرِ مَنَازِلِ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ - قَوْلُهُ فِسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ بِضَمِّ الْفَاءِ أَيْ مُجْتَمَعُ الْمُسْلِمِينَ

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بڑی جنگ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے

سنا کہ مسلمانوں کے خیمے ایسی سرزمین پر ہوں گے جن کا نام غوطہ ہوگا وہاں ایک شہر ہوگا جس کا نام دمشق ہوگا جو اس وقت مسلمانوں کے لئے پڑاؤ کے لئے سب سے بہتر جگہ ہوگی۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے  
متن کے یہ الفاظ فسطاط المسلمین اس سے مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔

#### 40 - التَّرهيب من الطَّيْرَةِ

باب: قال لينة کے بارے میں ترمذی روایات

**4684** - عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّيْرَةُ شَرُّكَ

شَرُّكَ الطَّيْرَةُ شَرُّكَ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذْهَبُ بِالنَّاسِ كُلِّ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قَالَ الْحَافِظُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ الْأَصْبَهَانِيُّ وَغَيْرُهُ فِي الْحَدِيثِ إِضْمَارُ وَالتَّقْدِيرُ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَقَدْ وَقَعَ فِي

قَلْبِهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ يَعْنِي قُلُوبَ أُمَّتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذْهَبُ ذَلِكَ عَنْ قَلْبِ كُلِّ مَنْ يَتَوَكَّلُ عَلَى اللَّهِ وَلَا يَشْكُ عَلَى

ذَلِكَ هَذَا لَفْظُ الْأَصْبَهَانِيِّ وَالصَّوَابُ مَا ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ أَنَّ قَوْلَهُ وَمَا مِنَّا إِلَى آخِرِهِ مِنْ كَلَامِ ابْنِ مَسْعُودٍ

مُدْرَجٌ غَيْرُ مَرْفُوعٍ

قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ خَرْبُ يُنْكِرُ هَذَا الْحَرْفَ وَيَقُولُ لَيْسَ مِنْ قَوْلِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحَكِي التِّرْمِذِيُّ عَنْ الْبُخَارِيِّ أَيْضًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

خَرْبُ نَحْوُ هَذَا

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قال شرک ہے قال شرک ہے قال شرک ہے“

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اور ہم میں سے ہر ایک شخص (میں یہ پائی جاتی ہے) اللہ تعالیٰ توکل کے

ذریعے (اس کو انسان سے) دور کرتا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی

”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوالقاسم اسمبانی اور دیگر حضرات نے حدیث میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں پوشیدہ مفہوم پایا جاتا ہے اور اصل صورت یوں ہوگی کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کے دل میں اس کا کچھ نہ کچھ حصہ پایا جاتا ہے اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی امت کے افراد کے دل ہیں اور اللہ تعالیٰ اس چیز کو ہر اس شخص کے دل سے رخصت کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہو اور اس کے دل میں اس چیز کو ثابت نہیں رہنے دیتا یہ الفاظ اسمبانی کے ہیں تاہم درست بات یہ ہے جسے امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے کہ متین کے یہ الفاظ ”ہم میں سے ہر ایک“ اس سے لے کر آخر تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جو درمیان میں شامل ہو گیا ہے یہ ”مرفوع“ حدیث نہیں ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں: سلیمان بن حرب نے ان الفاظ کا انکار کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نہیں ہے یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول محسوس ہوتا ہے امام ترمذی نے امام بخاری کے حوالے سے سلیمان بن حرب کے حوالے سے اس کی مانند بات نقل کی ہے۔

**4685** - وَعَنْ قُطْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعِيَاةُ وَالطَّيْرَةُ وَالطَّرِيقُ مِنَ الْحَبِثِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ الطَّرِيقُ التَّجَرُّ وَالْعِيَاةُ الْخُطُّ  
 قُطْنُ بْنُ قَبِيصَةَ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
 ”عیافہ (یعنی لکیریں لگا کر حساب لگانا) طیرہ (بدشگونیاں یا فال لینا) اور طرق یہ جہت کی طرف سے ہیں“

یہ روایت امام ابوداؤد و امام نسائی امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: طرق سے مراد زجر ہے اور عیافہ سے مراد لکیریں لگانا ہے۔

**4686** - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَنَالَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مَنْ تَكْهَنَ أَوْ اسْتَقَسَمَ أَوْ رَجَعَ مِنْ مَفَرٍ نَطِيرًا .

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالتَّبَهَقِيُّ وَآخَرُ إِسْنَادِي الطَّبْرَانِيُّ ثِقَاتٌ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ شخص بلند درجات تک نہیں پہنچے گا جو کھانت کرے یا پانے کے ذریعے حساب لگائے یا فال کی وجہ سے سفر سے واپس آئے“

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

**41** - التَّرْهِيْبُ مِنْ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ إِلَّا لَصِيدًا أَوْ مَا شِئَ

باب: کتا رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

البتہ شکار کرنے کے لئے یا جانوروں کی حفاظت کے لئے اسے رکھا جاسکتا ہے

**4687** - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اقْتَنَى

كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَالٍ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص کتا رکھتا ہے جو کہ شکار کے لئے یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

یہ روایت امام مالک، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4688 - وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ

صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ

✽ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص ایسا کتا رکھتا ہے جو جانوروں کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے نہ ہو تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

4689 - وَلِمُسْلِمٍ أَيْمًا أَهْلُ دَارِ أَخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبًا صَالِدًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ

قِيرَاطَانِ

✽ امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جس گھر کے افراد کتے رکھتے ہیں جو جانوروں کے لئے یا شکار کے لئے نہ ہوں تو ان کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

4690 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ

يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کتا رکھتا ہے اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے البتہ کھیت یا جانوروں کی حفاظت واسلے کتے

4687 - صحیح البخاری - کتاب الذبائح والصيد - باب من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أو ماشية - حديث: 5169 صحیح مسلم - کتاب المساقاة - باب الأمر بقتل الكلاب - حديث: 3025 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ کتاب البيوع - باب إنبات تحريم نمن الكلب - حديث: 4306 صحیح ابن حبان - کتاب المعطر واللباحة - باب قتل الحيوان - ذكر نقص الأجر عن مفتي الكلاب إلا أجناسا معلومة عنهما حديث: 5728 موطأ مالك - کتاب الامتنان - باب ما جاء في أمر الكلاب - حديث: 1756 سنن الدارمی - ومن کتاب الصيد - باب في اقتناء كلب الصيد - حديث: 1983 السنن للنسائي - کتاب الصيد والنسائج الرخصة في إمسك الكلب للماشية - حديث: 4233 مصنف ابن أبي شيبة - کتاب الصيد - في اتخاذ الكلب وما ينقص من أجره - حديث: 19535 السنن الكبرى للنسائي - کتاب الصيد الرخصة في إمسك الكلب للصيد - حديث: 4661 السنن الكبرى للبيهقي - کتاب البيوع - جماع أبواب بیوع الكلاب وغيرها مما لا يهل - باب ما جاء فيما يهل اقتنائه من الكلاب - حديث: 10316 مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4411 مسند الشافعي - ومن کتاب البيوع - حديث: 633 مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه - حديث: 610

کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4691 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ اَقْتَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا اَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ اُجْرِهِ

فیراٹان کل یوم

✽ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جو شخص کتا رکھتا ہے جو شکار کے لئے نہ ہو یا کھیت کے لئے یا زمین کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو اس شخص کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔“

4692 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَمَنْ يَرْفَعُ أَغْصَانُ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أَمَةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ اسْوَدَ بَهِيمٍ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبُطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبٌ صَيْدٍ أَوْ كَلْبٌ حَرِثٍ أَوْ كَلْبٌ غَنَمٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبٌ مَاشِيَةٍ أَوْ

کلب صید او کلب حرث الا نقص من اجورهم کل یوم قیراطان

✽ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان افراد میں سے ایک تھا جو نبی اکرم ﷺ کے چہرے سے درخت کی شاخیں ہٹا رہے تھے آپ ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کتے مخلوق کی ایک باقاعدہ قسم نہ ہوتے تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا البتہ تم کالے سیاہ کتے کو مار دو جس بھی گھرانے کے لوگ کتا رکھتے ہیں ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے البتہ شکار والے کتے یا کھیت کی حفاظت والے کتے یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”جو بھی لوگ کتا رکھتے ہیں جو کہ جانوروں کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے یا کھیت کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو ان کوں کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

4693 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ وَاعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فِي سَاعَةٍ أَنْ

يَأْتِيَهُ فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ قَالَتْ وَكَانَ بِيَدِهِ عَصَا فطرحها من يده وَهُوَ يَقُولُ مَا يَخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلَهُ ثُمَّ انْفَتَحَ فَإِذَا جَرَوْا كَلْبٌ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَنِي بِه فَأَخْرَجَ فَجَاءَهُ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدْتَنِي فَحَلَسْتُ لَكَ وَلَمْ تَأْتِنِي فَقَالَ مَعْنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ کسی مخصوص وقت میں



ملاقات طے کی کہ وہ اس وقت میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں گے وہ مخصوص وقت آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس نہیں آئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں عصا تھا آپ ﷺ نے اسے ایک طرف رکھ دیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور اس کے قاصد بھی ایسا نہیں کرتے پھر آپ ﷺ نے توجہ کی تو آپ ﷺ کے پلنگ کے نیچے کتے کا بچہ موجود تھا آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کتا کب اندر آیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم مجھے پتہ نہیں چلا نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے باہر نکال دیا گیا پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا اور میں آپ کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا لیکن آپ آئے ہی نہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: میں اس کتے کی وجہ سے نہیں آیا جو آپ کے گھر میں موجود تھا ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4694** - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَبَسَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا حَبَسَكَ قَالَ إِنَّا لَا ندخلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ ذُووَالْفُؤَادِ الصَّحِيحُ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے میں تاخیر ہو گئی (جب وہ آئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: آپ کو تاخیر کیوں ہو گئی؟ انہوں نے بتایا: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا موجود ہو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4695** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتِيكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تُمَثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قَرَامُ سِتْرِ فِيهِ تُمَاتِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمَرَّ بِرَأْسِ التَّمَثَالِ الَّذِي فِي الْبَابِ فَلَيَقُطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمَرَّ بِالسُّرِّ فَلَيَقُطَعُ وَيَجْعَلُ مِنْهُ وَمَسَدَتَيْنِ مُتَبَدِّلَتَيْنِ تَوَطَّانَ وَمَرَّ بِالْكَلْبِ فَيَخْرُجُ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ جَرَّوَاللَّحْسِينِ أَوْ لِلَّحْسِينِ تَحْتَ نَضْدٍ لَهُ قَامَرِيَّةٌ فَأَخْرَجَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

النَّضْدُ يَفْتَحُ النَّوْنُ وَالضَّادُ الْمُعْجَمَةُ هُوَ السَّرِيرُ لِأَنَّهُ يَنْضُدُ عَلَيْهِ الْمَنَاعُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے میں گزشتہ رات آپ کی طرف آنے لگا تھا لیکن آپ جس گھر میں موجود تھے۔ میں اس گھر کے اندر اس لئے نہیں آ سکا کیونکہ گھر کے دروازے پر آدمیوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں (راوی کہتے ہیں) گھر میں ایک پردہ لگا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا تو آپ تصویروں کے بارے میں حکم دیجئے جو دروازے پر لگی ہوئی ہیں انہیں کاٹ دیا جائے اور انہیں درختوں کی شکل بنا دی جائے اور پردے کے بارے میں حکم دیجئے کہ اسے کاٹ دیا جائے

اور اس کے ذریعے بچے رکھ دیے جائیں جنہیں بچے رکھا جائے اور روند جائے اور کتے کے بارے میں آپ حکم دیں کہ اسے باہر نکالا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا وہ ایک چھوٹا کتا تھا جو امام حسین یا امام حسن کا تھا (یعنی جب وہ بچے تھے تو وہ اس کے ساتھ کھیلتے تھے) وہ نبی اکرم ﷺ کے پلنگ کے نیچے تھا نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے نکال دیا گیا۔

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔  
لفظ التَّرهيب سے مراد چار پائی ہے کیونکہ اس پر سامان رکھا جاتا ہے۔

**4686** - وَعَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الْكَتَابَةُ فَسَأَلَتْهُ مَا لَهُ فَقَالَ لَمْ يَأْتَنِي جِبْرِيلُ مُنْذُ ثَلَاثَ فَيَاذَا جَرَوْ كَلْبَ بَيْنَ بَيْتِهِ فَأَمَرَهُ بِهَ فَقَتَلَ فَبَدَأَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهْشَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ لَمْ تَأْتَنِي فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ مُسْتَحْجَجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِتَخْوِيفٍ وَقَدْ رَوَى هَذِهِ الْقِصَّةَ مُطَهَّرٍ وَاحِدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالْفَاظِ مُتَقَارِبَةٍ وَفِيمَا ذَكَرْنَاهُ كِفَايَةً

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ پریشان نظر آئے میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: پریشانی کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام تین دن سے میرے گھر نہیں آئے وہاں گھر میں ایک چھوٹا کتا موجود تھا نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے مار دیا گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئے نبی اکرم ﷺ خوشی کے عالم میں ان کی طرف گئے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم میرے پاس نہیں آئے؟ تو انہوں نے کہا: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کیا ہے یہ واقعہ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ایک دوسرے کے قریب الفاظ سے منقول ہے ہم جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں کفایت پائی جاتی ہے۔

التَّرهيب من سفر الرجل وحده أو مع آخر فقط

وَمَا جَاءَ فِيْ خَيْرِ الْأَصْحَابِ عِدَّةٍ

اس بارے میں ترمذی روایات کہ آدمی اکیلا سفر کرے یا صرف ایک شخص کے ساتھ سفر کرے اور متعدد افراد کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

**4687** - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بَلِيلٍ وَحْدَهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُرَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اگر لوگوں کو وہ پتہ چل جائے کہ اکیلے سفر کرنے میں (کتنا نقصان ہے؟) جو میں جانتا ہوں تو کوئی بھی سوار رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے۔

یہ روایت امام بخاری امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

4698 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَشَى الرِّجَالِ

الَّذِينَ يَتَشَبَهُونَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَشَبِهَاتِ بِالرِّجَالِ وَرَاكِبِ الْفَلَاةِ وَحَدَّ

رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ الْعَلِيبِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَيَقِيَّةُ رَوَاهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مردوں میں سے مجروروں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں اور عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور دیرانے میں اکیلے سفر کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے طیب بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے ان کے بقیہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4699 - وَعَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَحِبْتَ قَالَ مَا صَحِبْتُ أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاَكِبُ شَيْطَانِ

وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكَبٌ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَمَّادُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ عُزَيْمَةَ

فِي صَحِيحِهِ وَبَوَّابٌ عَلَيْهِ بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسِيرِ الْاِثْنَيْنِ وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنْ مَا دُونَ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْمُسَافِرِينَ عَصَاةُ إِذْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْلِمَ أَنَّ الْوَاحِدَ شَيْطَانٌ وَالْاِثْنَانِ شَيْطَانَانِ وَيُشَبَّهُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى قَوْلِهِ شَيْطَانٌ

أَيَّ عَاصٍ كَقَوْلِهِ شَيْطَانِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ مَعْنَاةُ عَصَاةِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اِنْتَهَى

عمر بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص سفر سے آیا نبی اکرم ﷺ

نے اس سے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون تھا؟ اس نے عرض کی: میرے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اکیلا سوار شیطان ہوتا ہے اور دو سوار دو شیطان ہوتے ہیں اور تین آدمی سوار ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اس کا کچھ حصہ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر امام مالک امام

ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام نسائی نے امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے

اور اس کا یہ باب قائم کیا ہے: ”دو آدمیوں کے سفر کرنے کی ممانعت“۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ تین مسافروں سے کم سفر کرنے والے لوگ نبی اکرم ﷺ کے نافرمان شمار ہوں گے کیونکہ نبی

اکرم ﷺ نے یہ بات بتائی ہے: ”ایک مسافر شیطان ہوتا ہے دو افراد دو شیطان ہوتے ہیں“ تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ

یہاں شیطان سے مراد نافرمان شخص ہو جیسا کہ یہ الفاظ ہیں: ”انسان اور جنات کے شیاطین“ اس سے مراد یہ ہے کہ انسانوں

اور جنات میں سے نافرمان لوگ۔۔۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4700 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدَ شَيْطَانٌ

والانسان شیطانان والثلاثة ركب . رواه الحاكم وقال صحيح على شرط مسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک (یعنی اکیلا سفر کرنے والا شخص) شیطان ہوتا ہے دو افراد دو شیطان ہوتے ہیں اور تین لوگ سواری ہوتے ہیں“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4701 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ

السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجِيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يَغْلِبَ اثْنَا عَشَرَ الْقَوْمَ مِنْ قَلَّةٍ

رواه أبو داود والترمذي وابن خزيمة وابن حبان في صحيحيهما وقال الترمذي حديث حسن غريب

ولا يسنده كثير أحد وذكر أنه روى عن الزهري مرسلاً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بہترین ساتھی چار ہوتے ہیں بہترین چھوٹی مہم چار سو افراد کی ہوتی ہے بہترین لشکر چار ہزار افراد کا ہوتا ہے اور بارہ

ہزار لوگ کسی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد امام ترمذی امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے

ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے کسی نے اس کو ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ روایت

زہری سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

### 43 - تَرْهِيْبُ الْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ وَحْدَهَا بِغَيْرِ مَحْرَمٍ

باب: عورت کے لئے اس بارے میں ترمیمی روایات کہ وہ محرم کے بغیر اکیلی سفر کرے

4702 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ

تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا

أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا . رواه البخاري ومسلم وأبو داود والترمذي وابن ماجه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ

کا سفر اکیلی کرے البتہ اگر اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس شوہر یا اس کا بیٹا یا کوئی اور محرم ہو تو حکم مختلف ہے۔“

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابو داؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4700 - المستدرک على الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد وأما حديث عبد الله بن يزيد الأنصاري - حديث: 2431 صحيح

ابن خزيمة - كتاب المناقب باب النسي عن سير اللاتين - حديث: 2393 موطأ مالك - كتاب الاستئذان باب ما جاء في

الوصية في السفر للرجال والنساء - حديث: 1779 سنن أبي داود - كتاب الجهاد باب في الرجل يسافر وحده -

حديث: 2254 السنن الكبرى للنسائي - كتاب السير النسي عن سير الراكب وحده - حديث: 8579 السنن الكبرى للبيهقي

- جماع أبواب وقت الحج والمعركة جماع أبواب السفر - باب كراهية السفر وحده - حديث: 9719 سنن أحمد بن

حنبل - مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6585

4703 - وَلَيْسَ رِوَايَةُ لُبَّخَارِيٍّ وَمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الذَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحَرَّمٍ مِنْهَا أَوْ

زَوْجِهَا

❀❀ امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”کوئی بھی عورت دو دن کا سفر نہ کرے البتہ اگر اس کا کوئی محرم یا اس کا شوہر اس کے ساتھ ہو تو حکم مختلف ہے۔“

4704 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَمِّنُ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحَرَّمٍ مِنْهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن

کا سفر (اکیلی) کرے البتہ اگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو تو حکم مختلف ہے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

4705 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَمِّنُ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مُحَرَّمٍ عَلَيْهَا - وَلَيْسَ رِوَايَةُ: مَسِيرَةَ يَوْمٍ - وَلَيْسَ أُخْرَى:

مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ

وَلَيْسَ رِوَايَةُ لَا يَبِيْ دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ: أَنَّ تُسَافِرُ بِرَبِّهَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن اور ایک رات

کا سفر (اکیلی کرے) البتہ اگر کوئی محرم اس کے ساتھ ہو تو حکم مختلف ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”ایک دن کی مسافت“

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”ایک رات کی مسافت کا سفر البتہ اگر اس کے ساتھ اگر کوئی ایسا مرد ہو جو اس کا محرم ہو تو حکم

مختلف ہے۔“

یہ روایت امام مالک، امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل

کی ہے

امام ابو داؤد اور امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ ایک برید کا سفر کرے۔“

44 - التَّوَعُّبُ فِي ذِكْرِ اللَّهِ لِمَنْ رَكِبَ دَابَّتَهُ

باب: جو شخص سواری پر سوار ہونے لگے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4708 - عَنْ أَبِي لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلٍ مِنْ



إِبْلِ الصَّدَقَةَ بِلَحْ فَلَقْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَرَى أَنْ نَحْمِلْنَا هَذِهِ فَقَالَ مَا مِنْ بَعِيرٍ إِلَّا فِي ذُرْوَةِ شَيْطَانٍ فَاذْكُرُوا  
اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا رَكَبْتُمُوهَا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ ثُمَّ امْتَنُوهَا لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ

قَوْلُهُ بِلَحْ هُوَ بَضْمُ الْمُوَحِّدَةِ وَتَشْدِيدُ اللَّامِ بَعْدَهَا حَاءٌ مُهْمَلَةٌ وَمَعْنَاهُ أَلَهَا قَدْ أُعِيتَ وَعَجَزَتْ عَنِ السَّيْرِ  
يُقَالُ بَلَحَ الرَّجُلُ بَتَّخَفِيفِ اللَّامِ وَتَشْدِيدِهَا إِذَا أَعْيَا فَلَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَحَرَّكَ وَاسْمُ أَبِي لَاسٍ بِالسِّينِ  
الْمُهْمَلَةِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنَمَةَ وَقِيلَ زِيَادٌ لَهُ حَدِيثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا هَذَا

حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سواری  
کے لئے دیا جو تھک چکا تھا ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں یہ نہیں لگتا کہ ہم اس پر سواری کر پائیں گے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد  
فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے جب تم اس پر سواری کرنے لگو تو اللہ کا نام لے لو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے  
اور پھر تم اسے اپنے لئے آسان کر لو یہ اللہ تعالیٰ نے (تمہیں) سواری کے لئے دیے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے امام ابن خزیرہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ”بلح“ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تھک چکا تھا اور سفر کرنے سے عاجز آچکا تھا یہ کہا جاتا ہے: بلح الرجل جب  
آدمی تھک چکا ہو اور وہ حرکت کرنے کے لائق نہ ہو حضرت ابولاس رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن غنمہ ہے اور ایک قول کے مطابق زیادہ ہے  
ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی دو احادیث منقول ہیں جن میں سے ایک حدیث یہ ہے۔

4787 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عُمَرَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ فَإِذَا رَكَبْتُمُوهَا فَسَمُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْصُرُوا عَنْ حَاجَاتِكُمْ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاسْنَادُهُمَا جَيِّدٌ

محمد بن حمزہ نے حضرت عمر واسلمی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں  
نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ہر اونٹ پر شیطان ہوتا ہے تو جب تم اس پر سوار ہونے لگے تو اللہ کا نام لے لو اور اپنی حاجت کے بارے میں کوتاہی  
نہ کرو۔“

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4788 - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْدِفَهُ عَلَى ذَابْتِهِ  
فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَحَمْدُ اللَّهِ ثَلَاثًا وَسَبْحُ اللَّهِ ثَلَاثًا وَهَلَّلُ اللَّهُ  
وَاحِدَةً ثُمَّ اسْتَلْقَى عَلَيْهِ فَصَبَحَكَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ أَمْرٍ يَرْكَبُ ذَابْتَهُ فَصَنَعَ مَا صَنَعْتَ إِلَّا أَقْبَلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ فَصَبَحَكَ إِلَيْهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا جب وہ اس  
پر بیٹھ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ تکبیر کئی تین مرتبہ الحمد للہ کہا تین مرتبہ سبحان اللہ کہا ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ

پڑھا پھر آپ ﷺ سیدھے ہوئے اور ہنسنے لگے پھر آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”جو شخص جانور پر سوار ہو اور پھر وہ کام کرے جو میں نے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو کر اس پر تائب ہے۔“ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

4709 - وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُو فِي مَسِيرِهِ بِاللَّهِ وَذَكَرَهُ إِلَّا رَدَفَهُ مَلَكٌ وَلَا يَخْلُو بِشَعْرٍ وَنَحْوِهِ إِلَّا رَدَفَهُ شَيْطَانٌ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اس کا ذکر کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور جو شخص شعر وغیرہ سنتا سنا رہتا ہے اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

#### 45 - التَّرْهِيْبُ مِنْ اسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي سَفَرٍ وَغَيْرِهِ

باب: سفر کے دوران کتا یا گھنٹی ساتھ رکھنے کے بارے میں ترہی روایات

4710 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبِ الْمَكَلَّكَ رِفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”فرشتے ایسے مسافروں کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے درمیان کتا یا گھنٹی موجود ہو۔“

یہ روایت امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4711 - وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: وَلَا تَصْحَبِ الْمَكَلَّكَ رِفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمْرٍ - ذَكَرَهَا فِي اللَّبَاسِ

امام ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے درمیان چھتے کی کھال موجود ہو۔“

امام ابو داؤد نے اسے لباس سے متعلق باب میں ذکر کیا ہے۔

4712 - رَعَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”گھنٹی شیطان کا باجہ ہے۔“

یہ روایت امام مسلم، امام نسائی، امام ابو داؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

4713- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ

الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ وَلَا تَصْعَبُ الْمَلَائِكَةُ رَفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی موجود ہو اور فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو۔“ یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4714- وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْعَبُ الْمَلَائِكَةُ رَفْقَةً

فِيهَا جَرَسٌ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَلَفْظُهُ قَالَ إِنْ الْعَبْرَ أَلْتِي لِيُفْهِمَ الْجَرَسُ لَا تَصْعَبُهَا الْمَلَائِكَةُ .

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو۔“

یہ روایت امام ابوداؤد و امام نسائی، امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”وہ قافلہ جس میں گھنٹی موجود ہو فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے۔“

4715- وَحَنَّ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْأَجْرَاسِ أَنْ تَقْطَعَ مِنْ

أَهْلَاقِ الْأَيْلِ يَوْمَ بَدْرٍ . رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھنٹیوں کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں اونٹوں کی گردن سے کاٹ لیا جائے یہ غزوہ بدر کے موقع کی بات ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

4716- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَطْعِ الْأَجْرَاسِ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ أَيْضًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھنٹیاں کاٹ دینے کا حکم دیا تھا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

4717- وَعَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةَ لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ وَلِئِنْ رَجَلَيْهَا أَجْرَاسٍ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَمَوْلَاةُ لَهُمْ مَجْهُولَةٌ وَعَامِرٌ لَمْ يَذْكُرْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

عامر بن عبد اللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کی ایک کنیز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کو لے

كر حضرت عمر بن خطاب ؓ كے پاس گئی اس صاحبزادی (جو چھوٹی بچی تھی) كے پاؤں ميں گھنٹیاں تھیں تو حضرت عمر ؓ نے انہیں توڑ ديا اور فرمايا: ميں نے نبی اكرم ﷺ كے يہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ہر گھنٹی كے ساتھ شيطان ہوتا ہے۔“

يہ روایت امام ابو داؤد نے نقل كی ہے ان حضرات كی كثیرا كی كمہول عورت ہے اور عامر نامی راوی نے حضرت عمر ؓ كا زمانہ نہیں پایا ہے۔

4718 - وَعَنْ بَنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيَّانٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا جَارِيَةٌ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ بَصُورِنَ فَقَالَتْ لَا تَدْخُلْنَهَا إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بَنَانَةُ بَضَمَ الْبَاءَ الْمُوَحَّدَةَ وَنَوَلِينَ

بنانہ جو عبد الرحمن بن حيان انصاری كی كنف رہے وہ بیان كرتی ہے: ايك مرتبہ وہ سیدہ عائشہ ؓ كے پاس موجود تھی اسی دوران ايك لڑكی ان كے ہاں آئی جس نے پازيں پہنی ہوئی تھیں جو آدازيں پيدا كرتی تھیں تو سیدہ عائشہ ؓ نے فرمایا: اس كو اس وقت تك اندر نہ آنے دو جب تك اس كی پازيں اتار نہیں لی جاتیں انہوں نے بتایا: ميں نے نبی اكرم ﷺ كے يہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”فرشتے ایسے كمہ ميں داخل نہیں ہوتے جس ميں گھنٹی موجود ہو۔“

يہ روایت امام ابو داؤد نے نقل كی ہے۔

لفظ بنانہ ميں ب پڑيش ہے اور دو ن ہیں۔

4719 - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْهَبُ الْمَلَائِكَةُ رَفَقَةً فِيهَا جَلْجَلٌ

حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ نے نبی اكرم ﷺ كا يہ فرمان نقل كرتے ہیں:

”فرشتے ایسے سواروں كے ساتھ نہیں رہتے جن كے درميان پازيب (يا گھنٹی) موجود ہو۔“

4720 - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَنَ أَبِي شَيْخٍ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ لَمْرَبَّنَا رَكِبَ لَامَ الْبَيْنِ مَعَهُمْ

أَجْرَاسٍ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْهَبُ الْمَلَائِكَةُ رَكِبًا مَعَهُمْ جَلْجَلٌ كَمْ تَرَى مَعَ هَؤُلَاءِ مِنْ جَلْجَلٍ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

ايك روایت ميں يہ الفاظ ہیں: ابو بكر بن ابوشیخ بیان كرتے ہیں: ميں سالم كے پاس بیٹھا ہوا تھا ہمارے پاس سے اُم

البنين كے كچھ سوار گزرے جن كے ساتھ گھنٹیاں تھیں تو سالم نے اپنے والد كے حوالے سے يہ بات بتائی: نبی اكرم ﷺ نے يہ ارشاد فرمایا ہے: ”فرشتے ایسے سواروں كے ساتھ نہیں رہتے جن كے ساتھ گھنٹیاں موجود ہوں۔“

اور ان لوگوں كے ساتھ كتنی ہی گھنٹیاں نظر آ رہی ہیں۔

يہ روایت امام نسائی نے نقل كی ہے۔

## الترغیب فی الدلجة وهو السفر باللیل

والترہیب من السفر اوله ومن التَّغْرِيبِ فی الطرق والافتراق فی المنزل والترغیب فی الصَّلَاةِ  
اذا عرس الناس

باب: ”وَلِی“ یعنی رات کے وقت سفر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرنے اور راستوں میں رات کے وقت پڑاؤ کرنے یا مختلف جگہوں پر پڑاؤ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور جب لوگ رات کے وقت پڑاؤ کیے ہوں اس وقت (نفل) نماز ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4721 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْدَلَجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تَطْوَى بِاللَّيْلِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم پر رات کے وقت سفر کرنا لازم ہے کیونکہ رات کے وقت زمین کو لوٹ دیا جاتا ہے۔“  
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4722 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فُحْمَةُ الْمِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَبْعُثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فُحْمَةُ الْمِشَاءِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالْفَيْظِيُّ: اخْبِرُوا صِبْيَانَكُمْ حَتَّى تَذْهَبَ فُحْمَةُ الْمِشَاءِ لِإِنَّهَا سَاعَةٌ يَنْحَرِقُ فِيهَا الشَّيَاطِينُ. وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب سورج ڈوب جائے تو تم اپنے جانوروں کو کھلانے چھوڑ دو جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا کیونکہ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو شیاطین کو بھیجا جاتا ہے (اور وہ اس وقت تک رہتے ہیں) جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا۔“  
یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک کے رکھو جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا کیونکہ یہ وہ گھڑی ہوتی ہے جس میں شیاطین چیر پھاڑ کرتے ہیں“

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4723 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْلُوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَاتِ الرَّجُلُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْثُ فِي لَيْلِهِ مِنْ خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْفَيْظِيُّ لَهُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ



❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب رات ہو جائے تو باہر نکلنا کم کروؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ رات میں اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4724-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ فَأَعْطُوا الْأَهْلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَلَا تَدْرُوا بِهَا نَقِيهَا وَإِذَا عَرِسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طَرِيقُ النَّوَابِ وَمَاوِي الْهُوَامِ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

نَقِيهَا يَكْسُرُ الشُّونَ وَيُبْكُونُ الْقَفَّاءَ بَعْدَهَا يَأْءُ مَشَاءَ تَحْتَ أَيِّ مَخِيهَا وَمَعْنَاهُ أَسْرِعُوا حَتَّى تَصِلُوا مَقْصِدَكُمْ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ مَخِيهَا مِنْ حَنْكِ السَّيْرِ وَالْتِمَبِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم ہریالی میں سفر کر رہے ہو تو اونٹوں کو زمین میں سے ان کا حصہ دو اور جب تم خشکی میں سفر کرو تو وہاں سے تیزی سے گزر جاؤ اور اونٹوں کی تندرستی کے عالم میں جلدی کرو جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے سے اجتناب کرو کیونکہ وہاں سے جانور گزر رہتے ہیں اور کیڑے مکوڑے گزرتے ہیں۔“

یہ روایت امام مسلم امام ابو داؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ نقیہا سے مراد اس کا گودا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم تیزی سے سفر کرتے ہوئے اپنی منزل تک پہنچ جاؤ اس سے پہلے کہ تمہارے آہستہ چلنے کی وجہ سے اور تمہکاوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے اس کا گودا ختم ہو جائے (یعنی وہ کمزور ہو جائے اور چلنے کے قابل نہ رہے)۔

**4725-** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا وَالتَّعْرِيسَ عَلَى جِوَادِ الطَّرِيقِ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مَاوِي الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا الْمَلَاعِنُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَرَوَاهُ ثِقَاتُ. التَّعْرِيسُ هُوَ نَزُولُ الْمَسَافِرِ آخِرَ اللَّيْلِ لِيَسْتَرِيحَ

❀❀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”راستے کے درمیان میں رات کے وقت پڑاؤ کرنے سے اجتناب کرو اور وہاں نماز پڑھنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتے ہیں اور وہاں قضائے حاجت کرنے سے بھی اجتناب کرو کیونکہ یہ لعنت کا کام ہے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ تعریس کا مطلب رات کے آخری حصے میں مسافر کا پڑاؤ کرنا ہے تاکہ وہ آرام کر لے۔

**4726-** وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الثُّخَيْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا تَفَرَّقُوا فِي الشُّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مِنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب لوگ پڑاؤ کرتے تھے تو مختلف وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا مختلف گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے اس کے بعد لوگ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو ایک دوسرے کے قریب رہتے تھے۔

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4721 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُغْضِبُهُمُ اللَّهُ أَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ فَقَوْمٌ سَارُوا لِبَلَدِهِمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِهِمْ مِمَّا يَدُلُّ بِهِ نَزْلُوهَا فَوَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ لِقَامٍ يَتَمَلَّقْنِي وَيَتْلُو آيَاتِي فَلَا كُرَّ الْحَدِيثِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا - وَتَقْدِمُ فِي صَلَاقَةِ السِّرِّ

بِتَمَامِهِ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے تو اس کی صورت یوں ہے کہ کچھ لوگ رات بھر سفر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب نیند ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ پسندیدہ ہو جاتی ہے تو وہ لوگ پڑاؤ کرتے ہیں اپنے سر رکھ کر (سو جاتے ہیں) اور اس وقت ایک شخص کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں التجائیں کرتا ہے اور میری آیات کی تلاوت کرتا ہے“..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام ابو داؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں مکمل روایت گزر چکی ہے۔

## 47 - التَّرْغِيبُ فِي ذِكْرِ اللَّهِ لِمَنْ عَشَرَتِ ذَابَّتْهُ

باب: جب جانور کو ٹھوکر لگے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4728 - عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَشَرَ بَعِيرًا فَقُلْتُ تَعَسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ تَعَسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّهُ بَعْظَمُ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ بِقَوْلِي وَلَكِنْ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَصِيرُ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الدُّهَابِ

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ وَالتَّحَاكِمُ وَقَالَ صَوَحِّحُ الْإِسْنَادِ

ابو لیح نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا ہمارے اونٹ کو ٹھوکر لگی تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم یہ نہ کہو: کہ شیطان برباد ہو جائے کیونکہ وہ پھول کا گھر جتن ہو جاتا

ہے اور یہ کہتا ہے: کہ یہ میری قوت کی وجہ سے ہوا ہے تم ایسی صورت میں بسم اللہ کہہ دیا کرو وہ چھوٹا ہو جائے گا یہاں تک کہ مکھی جتنا ہو جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی، امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4729** - وَعَنْ أَبِي تَيْمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ رَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ رَدِّهِ عَلَى حِمَارٍ فَعَشَرَ الْحِمَارُ نَعَسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ نَعَسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ نَعَسَ الشَّيْطَانُ تَعَاظَمَ لِي نَفْسُهُ وَقَالَ صَرَعْتَهُ بِقُوَّتِي وَإِذَا قُلْتَ بِسْمِ اللَّهِ تَصَاغَرَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ حَتَّى يَكُونُ أَصْغَرَ مِنْ ذُبَابٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَالْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا قِيلَ بِسْمِ اللَّهِ خَنَسَ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الذُّبَابِ. وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

ابو تیمرہ جہمی نے ان صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک گدھے پر نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا اس کو ٹھوکر لگی تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو کہ شیطان برباد ہو جائے کیونکہ جب تم یہ کہو گے کہ شیطان برباد ہو جائے تو وہ خود کو بڑا محسوس کرے گا اور وہ یہ کہے گا کہ میں نے اپنی قوت کے ذریعے اسے پچھاڑ دیا ہے اور جب تم بسم اللہ کہہ دو گے تو وہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ مکھی سے بڑا زیادہ چھوٹا ہو جائے گا۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسی امام بیہقی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”جب بسم اللہ کہا جائے تو وہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ مکھی جتنا ہو جائے گا۔“ وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

#### 48 - التَّوْغَيْبُ فِي كَلِمَاتٍ يَقُولُهُنَّ مِنْ نَزْلِ مَنْزِلٍ

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جو وہ شخص پڑھے گا جو کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے

**4730** - عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَسْرُفْ شَيْءًا حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے اور پھر یہ کلمات پڑھ لیتا ہے:

”میں اللہ کے کمال کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے۔“

تو اس شخص کے اس پڑاؤ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔“

یہ روایت امام مالک، امام مسلم، امام ترمذی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4731** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنْ حَمَصٍ فَأَوَانِي اللَّيْلُ إِلَى الْبَيْعَةِ فَحَضَرَنِي

مَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَرَأَتْ هَذِهِ الْآيَةَ مِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ  
(الاعراف) - إِلَى آخِرِ الْآيَةِ - فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ احْرُسُوهُ الْآنَ حَتَّى يَصْبَحَ فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَتْ رَكِبَتْ ذَابْتِي  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا الْمَسِيْبُ بْنُ وَاضِحٍ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم سے نگہداشت کے وقت میں ایک گرجے میں ٹھہر گیا،  
تو میرے پاس زمین کے مختلف (دروندے یا چوپائے) آگئے تو میں نے سورہ اعراف کی یہ آیت پڑھی:  
”بے شک تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔“

اس آیت کو آخر تک پڑھا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اب اس کی حفاظت کرو جب تک صبح نہیں ہو جاتی،  
راوی کہتے ہیں: جب صبح ہوئی تو میں اپنی سواری پر سوار ہوا (اور وہاں سے روانہ ہو گیا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں، صرف مسیب بن واضح کا معاملہ مختلف ہے۔

#### 49 - التَّرْغِيبُ فِي دُعَاءِ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ سِيمَا الْمُسَافِرِ

باب: آدمی کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں

اس کے لئے دعا کرے بطور خاص مسافر (مخلص کا دعا کرنا)

4732 - عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ وَلَكَ بِمِثْلِ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ

كَانَ الْحَافِظُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ هَذِهِ هِيَ الصُّغْرَى تَابِعِيَّةٌ وَأَسْمَاهَا هَجِيمَةُ وَيُقَالُ هَجِيمَةُ بِتَقْدِيمِ الْجِيمِ وَيُقَالُ  
جِمَانَةٌ لَيْسَ لَهَا صُحْبَةٌ إِنَّمَا الصُّحْبَةُ لَأُمِّ الدَّرْدَاءِ الْكُبْرَى وَأَسْمَاهَا خَيْرَةُ وَلَيْسَ لَهَا فِي الْبُخَارِيِّ وَلَا مُسْلِمٍ  
حَدِيثٌ قَالَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحَفَاطِ

سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے سردار (یعنی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں  
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتے یہ کہتے ہیں: تمہیں بھی اس کی  
مانند نصیب ہو۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا یہ خاتون چھوٹی والی ہیں جو تابعیہ ہیں ان کا نام ہجیمہ ہے اور ایک قول کے  
مطابق ہجیمہ ہے اور ایک قول کے مطابق جمانہ ہے انہیں صحابیہ ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے صحابیہ وہ والی سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا ہیں  
جو بڑی ہیں ان کا نام خیرہ ہے اس خاتون کے حوالے سے صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں کوئی حدیث منقول نہیں ہے یہ بات کئی  
حافظان حدیث نے بیان کی ہے۔

**4732** - وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَتَانِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمَرْءِ لَا يَخِيهِ بَغْضُ الْقَبِيلِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان دونوں کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا مظلوم کی دعا اور آدمی کی اس کے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا“ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4734** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَسْرَعَ الدَّعَاءُ إِجَابَةً دَعْوَةَ غَائِبٍ لَغَائِبٍ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدَادٍ عَنْ أَنَعَمٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: ”سب سے زیادہ جلدی وہ دعا قبول ہوتی ہے جو کوئی شخص کسی کی غیر موجودگی میں (اس کے لئے) کرتا ہے۔“ یہ روایت امام طبرانی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

**4735** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ دَعَوَاتٌ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ لِهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي مَوْضِعَيْنِ وَحَسَنُهُ فِي أَحَدِهِمَا وَابْنُ مَرْجَانٍ وَالثَّوَالِيقُ قَالَ ثَلَاثٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرُدَّ لَهُمْ دَعْوَةُ الصَّائِمِ حَتَّى يَفْطُرَ وَالْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَصِرَ وَالْمُسَافِرِ حَتَّى يَرْجِعَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ”تین دعائیں ہیں جن کے مستجاب ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے والد کی دعا مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا“ یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے دو مختلف مقامات پر نقل کی ہے انہوں نے ان دونوں میں سے ایک مقام کو حسن قرار دیا ہے اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”تین دعائیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات ہے کہ وہ انہیں مسترد نہ کرے روزہ دار کی دعا جب تک وہ افطار نہیں کر لیتا مظلوم کی دعا جب تک اس کی مدد نہیں ہو جاتی اور مسافر کی دعا جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا۔“

4735 صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة - باب الحديث في الصلاة - ذكر البيان بأن دعوة المسافر لا ترد ما دام في صفة حديث: 2744 من أبي داود - كتاب الصلاة - باب تفریع أبواب الوتر - باب الدعاء بقصر القیام - حديث: 1326 من ابن ماجه - كتاب الدعاء - باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم - حديث: 3860 من أبي حنيفة - كتاب الدعاء - ما قالوا في الدعاء الذي يستجاب - حديث: 29226 من أحمد بن حنبل - من أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7341 من عبد بن حميد - من مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 1424 من مسند أبي حنيفة - كتاب الدعاء - من أبيه أحمد -



4738 - وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ

مُسْتَجَابٌ دَعْوَتُهُمُ الْوَالِدُ وَالْمُسَالِمُ وَالْمُظْلُومُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيثٍ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین لوگوں کی دعا مستجاب ہوتی ہے باپ، مسافر اور مظلوم“

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

## 50 - التَّرْغِيبُ فِي الْمَوْتِ فِي الْغُرَبَةِ

باب: غریب الوطنی میں انتقال کر جانے کے بارے میں ترغیبی روایات

4737 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وَلَدَ بِهَا فَصَلَّى

عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلَدِهِ

قَالُوا وَلَكَمْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلَدِهِ لَيْسَ بَيْنَ مَوْلَدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَكْرِهِ فِي

الْجَنَّةِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَوْحِهِ

❀ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہو گیا جس کی پیدائش بھی وہیں

ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور پھر ارشاد فرمایا: کاش اس نے اپنی جائے پیدائش کی بجائے کہیں اور انتقال

کیا ہوتا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جائے پیدائش کی بجائے

کہیں اور انتقال کرتا ہے تو اس کے انتقال کی جگہ سے لے کر اس کی جائے پیدائش تک کے درمیان کی زمین کو مایا جاتا ہے اور جنت

میں (اتنی ہی جگہ اس کو دے دی جائے گی)“

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے

اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

4738 - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتٌ غُرَبَةً

شَهَادَةٌ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

❀ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”غریب الوطنی کی موت شہادت ہے“۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4739 - وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عَتْرَةَ وَهُوَ مَتْرُوكٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَا تَعْلَمُونَ الشَّهِيدَ فَيُكْتَمُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قَتَلَ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ قَالَ إِنْ شَهِدَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ مَنْ قَتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَالْمُتَرَدِّي شَهِيدٌ وَالنُّفْسَاءُ شَهِيدٌ وَالْفَرَقُ

شَهِيدٌ وَالسَّلَ شَهِيدٌ وَالْحَرِيقُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيبُ شَهِيدٌ

قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ جَاءَ فِي أَنَّ مَوْتَ الْغَرِيبِ شَهَادَةٌ جَمَلَةٌ مِنَ الْأَحَادِيثِ لَا يَبْلُغُ شَيْءٌ مِنْهَا دَرَجَةً

الحسن فیما اعلم

❀❀ امام طبرانی نے عبد الملک بن ہارون بن عترہ جو ایک متروک راوی ہے اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے درمیان کسے شہید سمجھتے ہو؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں تو میری امت کے شہید لوگ کم ہوں گے جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے جو شخص گر کے مر جائے وہ شہید ہے جو عورت نفاس کے دوران مر جائے وہ شہید ہے ذوب کر مرنے والا شہید ہے سل کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے اور غریب الوطنی میں مرنے والا شہید ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: روایت میں اسی طرح منقول ہے کہ غریب الوطنی کی موت بھی شہادت ہوتی ہے لیکن اس بارے میں منقول تمام تر روایات میرے علم کے مطابق حسن کے درجہ تک بھی نہیں پہنچتی ہیں۔

## کِتَابُ التَّوْبَةِ وَالزُّهْدِ

کتاب: توبہ اور زہد کے بارے میں روایات

التَّوْبَةُ فِي التَّوْبَةِ وَالْمَبَادِرَةِ بِهَا وَاتِّبَاعِ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةِ

باب: توبہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس بارے میں جلدی کرنا اور برائی کے بعد نیکی کر لینا

4740 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْطُ

يَدُهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مَسِيءُ النَّهَارِ وَيَسْطُ يَدُهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مَسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتَّسَالِي

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن کے وقت برائی کرنے والا توبہ کر لے اور دن کے وقت اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کے وقت برائی کرنے والا توبہ کر لے ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک (قیامت سے پہلے) سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4741 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ

الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4742 - وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ

لِبَابِ مَسِيرَةِ عَرْضِهِ أَرْبَعُونَ عَامًا أَوْ مَبْعُوثُونَ سَنَةً فَتَحَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلتَّوْبَةِ يَوْمَ خُلِقَ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ فَلَا يَغْلِقُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي حَدِيثِ الْبَيْهَقِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ستر برس کی مسافت

جتنی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس دن توبہ کے لئے کھولا تھا جس دن اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا اور اسے اس وقت تک بند نہیں کرے گا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوتا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے جو ایک حدیث کے ضمن میں ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**4743 -** وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَصَحَّحَهَا أَيضًا قَالَ زُرَّيْعِيُّ ابْنُ حُبَيْشٍ فَمَا بَرِحَ يَقْنِي صَفْوَانَ يَحْدِثُنِي حَتَّى حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضَهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يَغْلُقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قَبْلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْعَانُهَا (الْأَنْعَامُ) الْآيَةُ

وَلَيْسَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ وَلَا الْأَوَّلِ تَضَرُّعٌ بِرَفْعِهِ كَمَا صَرَحَ الْبَيْهَقِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ أَيضًا

ان کی نقل کردہ ایک روایت جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے اس میں یہ بات مذکور ہے: زر بن حبیش نے یہ بات بیان کی کہ اس کے بعد وہ یعنی حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ مجھے حدیث بیان کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے مجھے یہ بات بیان کی: ”اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت میں ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے اور وہ توبہ کے لئے ہے اور وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہو جاتا۔“

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”جس دن تمہارے پروردگار کی نشانیوں میں سے ایک نشانی آگئی تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔“

اس روایت میں اور پہلے والی روایت میں اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ یہ روایت مرفوع ہے جیسا کہ امام بیہقی نے بھی اس بات کی صراحت کی ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

**4744 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ سَبْعَةٌ مَغْلُوقَةٌ وَبَابٌ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے اور اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہو جاتا۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4745 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَحْطَاكُمْ حَتَّى تَبْلُغَ السَّمَاءَ ثُمَّ تَبْعَمَ لَنَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

”اگر تم اتنے گنہ گرد کہو کہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم توبہ کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4746** - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَعَادَةَ الْمَرْءِ أَنْ يَطُولَ عَمْرُهُ وَيُزِدَهُ اللَّهُ الْإِنَابَةَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”آدمی کی سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے رجوع کرنے کی توفیق نصیب کر دے۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4747** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْبِقَ الدَّائِبَ الْمُجْتَهِدَ فَلْيَكْفِ عَنِ الذُّنُوبِ . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرَوَاهُ رَوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا يُوسُفُ بْنُ مَيْمُونٍ الدَّائِبُ بِهَمْزَةٍ بَعْدَ الْأَلْفِ هُوَ الْمَتَعِبُ نَفْسَهُ فِي الْعِبَادَةِ الْمُجْتَهِدُ فِيهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ”جو شخص اس کو پسند کرتا ہو کہ وہ اہتمام کے ساتھ بھرپور عبادت کرنے والے شخص سے سبقت لے جائے اسے گناہوں سے بچنا چاہیے۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف یوسف بن میمون کا معاملہ مختلف ہے۔

لفظ ”الدائب“ سے مراد وہ شخص جو عبادت کر کے اپنے آپ کو تھکاوٹ کا شکار کر دے اور اس بارے میں بھرپور کوشش کرے۔

**4748** - وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ رَاهٍ رَافِعٍ

لَسَعِيدٍ مِنْ هَلِكٍ عَلَى رَقْعَةٍ

رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالطَّهْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَقَالَ مَعْنَى وَاهٍ مُذْنِبٌ وَرَافِعٌ يَعْنِي تَائِبٌ مُسْتَغْفِرٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومن گناہ بھی کرتا ہے اور توبہ بھی کرتا ہے تو وہ شخص خوش نصیب ہے جو توبہ کر کے انتقال کرے۔“

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: لفظ واه کا مطلب گناہ کرنے والا ہے اور رافع سے مراد توبہ کرنے والا اور مغفرت طلب کرنے والا ہے۔

**4749** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ

الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي آخِيَتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَتِهِ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُو ثُمَّ يَرْجِعُ فَاطْعَمُوا طَعَامَكُمْ

الْإِتْقِيَاءَ وَأَوَّلُوا مَعْرُوفَكُمْ الْمُؤْمِنِينَ . رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ . الْآخِيَةُ بِمَدِّ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْخَاءِ

الْمُعْجَمَةُ بَعْدَهَا يَاءٌ مَثَنَاءٌ تَحْتَ مُشَدَّدَةٍ هِيَ حَبْلٌ يَذْفَنُ فِي الْأَرْضِ مَثْنًا وَيَبْرُزُ مِنْهُ كَالْعُرْوَةِ تَشُدُّ إِلَيْهَا الدَّابَّةُ

وَقِيلَ هُوَ عَوْدٌ يَعْزُضُ فِي الْحَائِطِ تَشُدُّ إِلَيْهِ الدَّابَّةُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مومن اور ایمان کی مثال گھوڑے کی طرح ہے جو اپنی کھوٹی کے گرد گھومتا رہتا ہے اور پھر اپنی کھوٹی کی طرف واپس آ جاتا ہے۔“



مومن بھول جاتا ہے پھر رجوع کر لیتا ہے تو تم لوگ اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور اہل ایمان کے ساتھ بھلائی کرو۔  
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

لفظ تہیہ سے مراد وہ رسی ہے جو زمین میں دفن کی جاتی ہے اور اس میں سے کچھ حصہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ رسی کی طرح کی چیز ہوتی ہے جس کے ساتھ جانوروں کو پاندھا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ لکڑی ہے جو دیوار میں لگائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ جانوروں کو پاندھا جاتا ہے۔

**4750 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَابُونَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ  
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر انسان خطا کار ہوتا ہے اور خطا کرنے والوں میں سب سے بہتر تو یہ کرنے والے لوگ ہیں“

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان سب نے اسے علی بن مسعدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت سے صرف علی بن مسعدہ کی قنادہ سے نقل کردہ روایت ہونے کے طور پر واقف ہیں۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4751 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ عَصَا ابْنٌ

ذَنْبًا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّي أَذْنِبُ ذَنْبًا فَاعْفُ رَ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ عَلِمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ فَعَفِرَ لَهُ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ وَرُبَّمَا قَالَ ثُمَّ أَذْنِبُ ذَنْبًا آخَرَ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّي أَذْنِبُ ذَنْبًا آخَرَ فَاعْفُ رَ لِيَ قَالَ رَبُّهُ عَلِمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ فَعَفِرَ لَهُ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ وَرُبَّمَا قَالَ ثُمَّ أَذْنِبُ ذَنْبًا آخَرَ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّي أَذْنِبُ ذَنْبًا فَاعْفُ رَ لِي فَقَالَ رَبُّهُ عَلِمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ فَقَالَ رَبُّهُ غَفَرْتَ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

قَوْلُهُ فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ مَعْنَاهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ مَا دَامَ كَلِمَا أَذْنِبُ ذَنْبًا اسْتَغْفَرَ وَتَابَ مِنْهُ وَلَمْ يَعُدْ إِلَيْهِ بِدَلِيلٍ قَوْلُهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ فَلْيَفْعَلْ إِذَا كَانَ هَذَا دَابَهُ مَا شَاءَ لِأَنَّهُ كَلِمَا أَذْنِبُ كَانَتْ تَوْبَتُهُ وَاسْتِغْفَارُهُ كَفَّارَةً لِدُنْبِهِ فَلَا يَصْرُهُ لَا أَنَّهُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَسْتَغْفِرُ مِنْهُ بِلِسَانِهِ مِنْ غَيْرِ إِقْلَاعٍ ثُمَّ يَعَاوَدُهُ فَإِنْ هَذِهِ تَوْبَةُ الْكَذَّابِينَ

4740- صحیح مسلم - کتاب التوبة - باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة - حدیث: 5061 مسند أحمد

من مسند - أول مسند الكوفيين - حدیث: 19119 مسند الطيالسي - أبو عبيدة عن أبي موسى

حدیث: 486 مسند عبد بن حميد - تلمة حدیث: 563 البحر الزخار مسند البزار - أول حدیث: 2599

حدیث: 2599 مسند البزيمان للبیهقي - التاسع والستون من شعب البزيمان وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة -

حدیث: 6793 السنن الكبرى للبیهقي - كتاب القسامة - جاع أبواب العلم في السامر - باب قول توبة السامر - وحقق دمه

نوته حدیث: 15354

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جب بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کر لے اور یہ کہے: اے میرے پروردگار میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اس کی مغفرت کر دے تو اس کا پروردگار اس سے فرماتا ہے: میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار بھی ہے جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے پھر پروردگار اس کی مغفرت کر دیتا ہے اس کے بعد کچھ عرصہ گزرتا ہے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے پھر وہ بندہ دوبارہ گناہ کرتا ہے (یہاں راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) پھر وہ بندہ ایک اور گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے پروردگار میں نے ایک اور گناہ کر دیا ہے تو اس کے حوالے سے میری مغفرت کر دے تو اس کا پروردگار فرماتا ہے: میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ میرا ایک پروردگار ہے جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے تو پروردگار اس گناہ کی مغفرت کر دیتا ہے پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور ہوتا ہے اتنا عرصہ گزر جاتا ہے پھر وہ شخص ایک اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے (یہاں پر راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے) پھر بندہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار میں نے گناہ کا ارتکاب کر لیا ہے تو اس کی مغفرت کر دے تو پروردگار فرماتا ہے: میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے اور اس کی گرفت بھی کر سکتا ہے پھر اس کا پروردگار فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے اب وہ جو چاہے وہ عمل کرے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”وہ جو چاہے عمل کرے“ ویسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ بندہ اس حال میں رہے گا کہ جب بھی گناہ کرے تو مغفرت طلب کرے اور مجھ سے توبہ کرے اور دوبارہ وہ کام کرنے کو شش نہ کرے اس کی دلیل یہ الفاظ ہیں:

”پھر وہ ایک اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔“

تو اگر کسی شخص کا یہ معاملہ ہو تو جب وہ چاہے گا ایسا کر لے گا کیونکہ جب بھی وہ گناہ کرتا ہے وہ توبہ بھی کر لیتا ہے اور استغفار بھی کر لیتا ہے تو یہ چیز اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے تو یہ چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی ہے کیونکہ وہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد اپنی زبان کے ذریعے اس سے مغفرت طلب کر لیتا ہے لیکن جو شخص پختہ ارادے کے بغیر صرف زبانی طور پر مغفرت طلب کرتا ہے اور پھر گناہ کر لیتا ہے تو یہ جھوٹے لوگوں کی توبہ ہوگی۔

4752 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءٌ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صَقَلَ مِنْهَا وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى يَغْلِفَ بِهَا قَلْبَهُ فَذَلِكَ الرِّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ كَلَاهِلُ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ (المطففين)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ مِنْ طَرِيقَيْنِ قَالَ فِي أَحَدِهِمَا صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَلَفْظُ ابْنِ حِبَّانَ وَغَيْرِهِ إِنْ الْعَبْدُ إِذَا أَخْطَا خَطِيئَةً يَنْكُتُ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صَقَلَتْ فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُو قَلْبَهُ الْحَدِيثُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے اگر وہ توبہ کر لے (اور اس گناہ سے) الگ ہو جائے اور مغفرت طلب کر لے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرے تو اس نکتے میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل کو ڈھانپ لیتا ہے یہ وہ رنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (ان الفاظ میں کیا ہے) ”بلکہ ان کے دلوں پر رنگ لگ گیا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں انہوں نے اسے دو حوالوں سے نقل کیا ہے اور ان دونوں میں سے ایک کے بارے میں کہا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ امام ابن حبان اور دیگر حضرات کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

”جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نکتہ لگ جاتا ہے اگر وہ اس سے الگ ہو جائے اور اس سے مغفرت طلب کر لے اور توبہ کر لے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو اس نکتے میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے“..... الخ۔ میث۔

**4753 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْع لنا رَبِّكَ يَجْعَلْ لنا الصَّفَا ذَهَبًا فَإِنْ أَصْبَحَ ذَهَبًا اتَّبَعْنَاكَ فَدَعَا رَبَّهُ فَآتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ رَبِّكَ يَقْبَلُكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ لَكَ إِنْ شِئْتَ أَصْبَحَ لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ مِنْهُمْ عَذَبْتَهُ عَذَابًا لَا أَعَذِبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَإِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةَ قَالَ بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ الصَّحِيحُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریش نے نبی اکرم ﷺ سے کہا آپ اپنے پروردگار سے ہمارے لئے دعائیہ کیجئے کہ وہ ہمارے لئے صفا پہاڑ کو سونے کا بنادے اگر وہ سونے کا بن گیا تو ہم آپ کی پیروی کر لیں گے نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار سے دعائیہ کی تو حضرت جبرائیل آپ ﷺ کے پاس آئے اور بولے آپ کے پروردگار نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے یہ کہا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو ان لوگوں کے لئے وہ پہاڑ سونے کا بن جائے گا لیکن پھر ان میں سے جو شخص کفر کرے گا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ جو تمام جہانوں میں اور کسی کو نہیں دوں گا اور اگر آپ چاہیں تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ توبہ اور رحمت کا دروازہ (کھولے جانے کو میں اختیار کرتا ہوں)۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4754 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ يَقْبَلُ تَوْبَةَ

الْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْرِغْ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

يُعْرِغُ بَغْنَيْنِ مَعْجَمَتَيْنِ الْأُولَى مَفْتُوحَةٌ وَالثَّانِيَةُ مَكْسُورَةٌ وَبِرَاءٍ مَكْرُورَةٍ مَعْنَاهُ مَا لَمْ تَبْلُغْ رُوحَهُ حَلْقُومَهُ فَيَكُونُ بِمَنْزِلَةِ الشَّيْءِ الَّذِي يَتَغَرَّغُ بِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک اس (بندے) پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ بھر غو سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی کی روح مطلق تک نہیں پہنچتی تو یہ اس چیز کی مانند ہوگا کہ وہ جیسے اس کے اریے غرارہ کر رہا ہے۔

**4754** - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَإِذَا كُفِرَ اللَّهُ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوءٍ فَاحْذَرْ لَهُ تَوْبَةَ السِّرِّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ بِالْعَلَانِيَةِ

وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا أَنَّ عَطَاءَ لَمْ يَذْكُرْ مُعَاذًا وَرَوَاهُ التَّبَهِيُّ فَأَدْخَلَ بَيْنَهُمَا رَجُلًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ حَقًّا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے اور تم ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور جب بھی تم کوئی برائی کرو تو اس کے بعد توبہ کر لو پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے کیونکہ عطاء نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ یہی روایت امام تہیانی نے نقل کی ہے اور انہوں نے ان دونوں کے درمیان ایک صاحب کا تذکرہ کیا ہے لیکن ان کا نام بیان نہیں کیا۔

**4755** - وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَ الْعَبْدُ مِنْ ذُنُوبِهِ أَنْسَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَفْظَهُ ذُنُوبَهُ وَأَنْسَى ذَلِكَ جَوَارِحَهُ وَمَعَالِمَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ مِنَ اللَّهِ بِذَنْبٍ . وَرَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب بندہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور اس کے اعضاء اور زمین کے نشانات کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے خلاف کوئی بھی گناہ کا گواہ نہیں ہوگا۔“

یہ روایت امام اسماعیلی نے نقل کی ہے۔

**4756** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّادِمُ يَنْتَظِرُ مِنَ اللَّهِ الرَّحْمَةَ وَالْمَعْجَبُ يَنْتَظِرُ الْعِقَابَ وَاعْلَمُوا عِبَادَ اللَّهِ أَنَّ كُلَّ عَامِلٍ سَيَقْدُمُ عَلَى عَمَلِهِ وَلَا يَحْرُجُ مِنَ الذُّنُوبِ حَتَّى يَرَى حَسَنَ عَمَلِهِ وَسُوءَ عَمَلِهِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ مَطْيَانَانِ فَأَحْسُوا السَّيْرَ عَلَيْهِمَا إِلَى الْآخِرَةِ وَاحْذَرُوا التَّسْوِيفَ فَإِنَّ الْمَوْتَ يَأْتِي بَغْتَةً وَلَا يَفْتَرِنَ أَحَدُكُمْ بِعِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ الْحَنَّةَ وَالنَّارَ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدُكُمْ مِنْ حِرَاكِ نَعْلِهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ حَيْرًا بَرًّا وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا بَرًّا (الزلازل) . وَرَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ ثَابِتِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ الْعَابِدِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ندامت کا نہ ہار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رست کا منتظر ہوتا ہے اور خود پسندی کا شکار نہ رہا تسکین کا منتظر ہوتا ہے اسے اللہ کے بندو! تم لوگ یہ بات جان لو! کہ ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کے پاس آجائے گا اور وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں اٹھے گا جب تک وہ اپنے اچھے یا برے عمل کو دیکھ نہیں لے گا اعمال میں خاتے کا اعتبار ہوتا ہے رات اور دن کو لپیٹ دیا جاتا ہے تو تم ان پر آخرت کی طرف اچھے طریقے سے جاؤ اور تسویف (یعنی یہ کہنا کہ میں بڑھتی رہا کر لوں گا) سے اجتناب کرو کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بڑی باری کسی شخص کو غلطی کا شکار نہ کرنے کیونکہ جنت اور جہنم کسی بھی شخص کے جوتوں کے تسوں سے زیادہ اس کے قریب ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جو شخص ذرے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا جو شخص ذرے کے وزن جتنی برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔“

یہ روایت امام اصہبانی نے ثابت بن محمد کوئی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4758** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتَّطَبَّرَانِي بِكِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ وَرَوَاهُ التَّطَبَّرَانِي رَوَاهُ الصَّحِيحُ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتَّبَهِيُّ مَرْفُوعًا أَبْصًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَالْمُسْتَفْعِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِهِ وَهُوَ وَقَدْ رَوَى بِهَذِهِ الزِّيَادَةِ مَوْفُوعًا وَلَعَلَّهُ أَشْبَهَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”گناہ سے توبہ کر لینے والا شخص اس کی مانند ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابوبعیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے ان کے واحد سے نقل کیا ہے حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے امام طبرانی کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہی روایت امام ابن ابودنیہ اور امام بیہقی نے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”گناہ سے مغفرت طلب کرنے والا شخص جبکہ وہ اس گناہ کو کیے چار ہا ہوا اپنے پروردگار کے ساتھ مذاق کرنے والے کی مانند ہے۔“

یہ ضافہ ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل ہوا ہے اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

**4759** - وَعَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ تَوْبَةَ قَالَ نَعَمْ . رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَوِيحِهِ

حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات

ارشاد فرمائی ہے؟ ”ندامت توبہ ہوتی ہے“ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4760** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي



سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّدَمُ تَوْبَةٌ قَالَ نَعَمْ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ ”ندامت تو بہ ہوتی ہے“ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4761 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلِمَ اللَّهُ مِنْ عَبْدٍ نَدَامَةً عَلَى ذَنْبٍ إِلَّا غُفِرَ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَغْفِرَهُ مِنْهُ .

رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ سَاقِطٌ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”اللہ تعالیٰ کو جب کسی بندے کی طرف سے کسی گناہ کے بارے میں ندامت کا علم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام حاکم نے ہشام بن زیاد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور وہ ساقط الاعتبار راوی ہے امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4762 - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ

الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسِهِ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ الْعَذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَفْزَلَ الْكِتَابِ وَأَرْسَلَ الرَّسُلِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کسی کے نزدیک اپنی تعریف اتنی زیادہ پسندیدہ نہیں ہے جتنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنی تعریف پسندیدہ ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غصہ نہیں آتا اور اسی وجہ سے اس نے فحش چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور کسی بھی شخص کے نزدیک عذر اللہ تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اسی وجہ سے اس نے کتاب نازل کی ہے اور رسولوں کو مبعوث کیا ہے۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4763 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ

تَذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يَذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں رخصت کر دے گا اور اس قوم کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا۔“

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4764 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الرِّثَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَدَّعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْهَا فَقَالَ أَحْسَنَ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعْتَ فَانْصِي بِهَا فَعَمِلَ قَامِرٌ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَّتْ عَلَيْهَا نِيَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرَجَمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تَصْلِي عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قَسَمْتُ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسَعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتُ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَاءَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ زنا کے نتیجے میں حاملہ ہو چکی تھی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے وہ حد میرے اوپر جاری کر دیں نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: اس کا اچھی طرح سے خیال رکھنا جب یہ بچے کو جنم دیدے تو اسے میرے پاس لے آنا اس ولی نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیے گئے پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو سنگسار کر دیا گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں؟ جس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر افراد کے درمیان تقسیم کی جائے تو ان سب کے لئے کافی ہو جائے کیا تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص ملتا ہے؟ کہ جس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کر دی۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4765 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدِثُ حَدِيثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ الْكُفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبِ عَمَلِهِ فَآتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتْرَيْنِ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَّافَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدُ الرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ أَرْعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يَكِيكَ أَكْرَهْتَكَ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّهُ عَمِلَ مَا عَمِلْتَهُ قَطَّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِينَ أَنْتَ هَذَا وَمَا فَعَلْتَهُ قَطَّ أَذْهَبِي فَهِيَ لَكَ وَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَعْصِي اللَّهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَتْ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ إِنْ اللَّهَ قَدْ غُفِرَ لِلْكَفْلِ

رواہ الترمذی وحسنہ واللفظ لہ وابن حبان فی صحیحہ إلا أنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم أكثر من عشرين مرة يقول

فذكر بنحوه والحاكم والبيهقي من طريقه وغيرها وقال الحاكم صحيح الإسناد

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک حدیث ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے وہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ گنوا کر یہ فرمایا کہ میں نے اس سے بھی زیادہ مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بنی اسرائیل میں ”کفل“ نام کا ایک شخص تھا جو کسی بھی گناہ کے ارتکاب سے اجتناب نہیں کرتا تھا ایک عورت اس کے پاس

آئی اس نے اس عورت کو ساتھ دینا دیکھ کر اس شرط پر کہ وہ اس کے ساتھ نہ کر لے گا جب وہ اس عورت کے قریب ہونے لگا تو وہ عورت پکپکانے لگی اور رونے لگی اس نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہے؟ کیا میں تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا ہوں؟ اس عورت نے جواب دیا: جی نہیں میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا اور انتہائی مجبوری کے عالم میں میں ایسا کرنے پر مجبور ہوئی ہوں تو کفیل نے کہا تم یہ کام کر رہی ہو اور تم نے یہ کام کبھی بھی نہیں کیا؟ تم جاؤ اور یہ مال تمہارا ہوا پھر کفیل نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں اس کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو اگلے دن صبح اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفیل کی مغفرت کر دی ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ہمیں سے زیادہ مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اس کے بعد حسب سابق الفاظ ہیں۔ امام حاکم اور امام بیہقی نے اسے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4766** - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَرْيَتَانِ إِحْدَاهُمَا صَالِحَةً وَالْأُخْرَى ظَالِمَةً فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْقَرْيَةِ الظَّالِمَةِ يُرِيدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ فَاتَّاهُ الْمَوْتُ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ فَاحْتَصَمَ فِيهِ الْمَلِكُ وَالشَّيْطَانُ فَقَالَ الشَّيْطَانُ وَاللَّهِ مَا عَصَانِي قَطُّ فَقَالَ الْمَلِكُ إِنَّهُ قَدْ خَرَجَ يُرِيدُ التَّوْبَةَ فَقَضَى بَيْنَهُمَا أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَيُّهُمَا أَقْرَبُ لَوْجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ بَشِيرٌ فَغَفَرَ لَهُ

قَالَ مَعْمَرٌ وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ قَرُبَ اللَّهُ إِلَيْهِ الْقَرْيَةُ الصَّالِحَةُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَهُوَ هَكَذَا فِي نُسَخَتِي غَيْرَ مَرْفُوعٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو بستیاں تھیں جن میں سے ایک نیک تھی اور دوسری ظالم تھی تو ظالم لوگوں کی بستی میں سے ایک شخص نکلا وہ نیک لوگوں کی بستی میں جانا چاہ رہا تھا جہاں اللہ کو منظور تھا وہاں اسے موت آگئی اس کے بارے میں فرشتے اور شیطان کے درمیان اختلاف ہو گیا شیطان نے کہا: اللہ کی قسم اس شخص نے کبھی میری نافرمانی نہیں کی فرشتے نے کہا: یہ شخص توبہ کرنے کے لئے نکلا تھا تو ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا گیا کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ شخص دونوں میں سے کس بستی کے زیادہ قریب تھا؟ تو ان لوگوں نے اس شخص کو پایا کہ وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی۔

معتبر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک راوی کو یہ الفاظ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی بستی کو اس شخص کے قریب کر دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور میرے نسخے میں یہ اسی طرح ”غیر مرفوع“ حدیث کے طور پر منقول ہے۔

**4767** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدْ لَ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً

وَتَسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا لَقَتْلَهُ فُكْمِلَ بِهِ مِائَةٌ ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدَلَّ عَلَى رَحْلِ عَالَمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ مِنْ يَحُولَ بَيْنِهِ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضٍ كَثَدًا وَكَثَدًا فَإِنْ بِهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَانْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَبَ الطَّرِيقَ فَاتَّاهُ مَلِكُ الْمَوْتِ فَاحْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاتَّاهُمْ مَلِكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ قَالِي ابْتِهَمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ

وَفِي رِوَايَةٍ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ فَعَمِلَ مِنْ أَهْلِهَا  
وَفِي رِوَايَةٍ قَالُوا حَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدَى وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرُبِي وَقَالَ قِيسُوا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوهُ إِلَى هَذِهِ  
أَقْرَبَ بِشِيرٍ لَغَفَرٍ لَهُ

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَتَادَةُ قَالَ الْحَسَنُ ذَكَرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ مَلِكُ الْمَوْتِ نَامَى بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص نے نانوے قتل کیے پھر اس نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اس کی رہنمائی ایک راہب کے بارے میں کی گئی تو وہ اس کے پاس آیا اور اس نے بتایا: اس نے نانوے قتل کیے ہیں کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس راہب نے جواب دیا: جی نہیں تو اس شخص نے اسے بھی قتل کر دیا یوں اس کے ایک سو مکمل ہو گئے پھر اس نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اس کی رہنمائی ایک بڑے عالم شخص کی طرف کی گئی اس نے بتایا: اس نے ایک سو قتل کیے ہوئے ہیں کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے تو اس عالم نے جواب دیا: ہاں اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ ہو سکتی ہے؟ تم فلاں سرزمین کی طرف چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ موجود ہوں گے جو اللہ کی عبادت کر رہے ہوں گے تم ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا اور اپنے علاقے کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ وہ برائی کی جگہ ہے وہ شخص چلا گیا یہاں تک کہ جب وہ نصف راستہ طے کر چکا تھا تو موت کا فرشتہ اس کے پاس آ گیا اس شخص کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا رحمت کے فرشتوں کا یہ کہنا تھا کہ یہ شخص توبہ کرتے ہوئے اور اپنے دل کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہمسے آ رہا تھا عذاب کے فرشتوں کا یہ کہنا تھا کہ اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا پھر ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان فرشتوں کے پاس آیا ان لوگوں نے اسے ثالث مقرر کیا تو اس فرشتے نے کہا: تم دونوں طرف کی زمین کی پیمائش کر لو یہ جس علاقے کے زیادہ قریب ہوگا ان میں سے شمار ہوگا جب انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اس شخص کو اس سرزمین کے زیادہ قریب پایا جہاں جانے کا وہ ارادہ رکھتا تھا تو رحمت کے فرشتوں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا تو وہ وہاں کے لوگوں میں شمار ہوا“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے اس طرف کی بستی کی طرف وحی کی کہ تم دور ہو جاؤ اور اس طرف کی بستی کی

طرف وحی کی کہ تم قریب ہو جاؤ اور پھر فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان پیمائش کر لو تو فرشتوں نے اسے اس (نیک لوگوں کی) بستی کے ایک باشت زیادہ قریب پایا تو اس کی مغفرت ہو گئی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بھری نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی: جب موت کا فرشتہ اس شخص کے پاس آیا تو وہ اپنے سینے کے بل گھسٹ کر نیک لوگوں کی بستی کی طرف ہو گیا۔ یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابن ماجہ نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

**4788** - وَعَنْ أَبِي عَبْدِ رَبِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَحْدُثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا اسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ فَلَقِيَ رَجُلًا فَقَالَ إِنَّ الْآخِرَ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا كُلَّهَا ظُلْمًا فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ إِنَّ حَدِيثَكَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ كَذَبْتُكَ هَهُنَا قَوْمٌ يَتَعْبُدُونَ فَإِنَّهُمْ تَعْبُدُ اللَّهَ مَعَهُمْ فَتُوجَّهَ إِلَيْهِمْ فَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ فَاجْتَمَعَتِ الْمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةُ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَقَالَ قِسُوا مَا بَيْنَ الْمَكَانَيْنِ فَأَيُّهُمَا كَانَ أَقْرَبَ فَهُوَ مِنْهُمْ فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى دِيرِ التَّوَابِينَ بِأُمْلَةٍ فَغُفِرَ لَهُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا جَيِّدٌ

وَرَوَاهُ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ لَا يَأْسُ بِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ ثُمَّ أَتَى رَاهِبًا آخَرَ فَقَالَ إِنِّي قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَقَدْ اسْرَفْتَ وَمَا أَذْرِي وَلَكِنْ هَهُنَا قَرِيبَتَانِ قَرِيبَةٌ يُقَالُ لَهَا نَصْرَةٌ وَالْآخَرَى يُقَالُ لَهَا كُفْرَةٌ فَأَمَّا أَهْلُ نَصْرَةٍ فَيَعْمَلُونَ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَا يَشُبُّ فِيهَا غَيْرُهُمْ وَأَمَّا أَهْلُ كُفْرَةٍ فَيَعْمَلُونَ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ لَا يَشُبُّ فِيهَا غَيْرُهُمْ فَانْطَلِقْ إِلَى أَهْلِ نَصْرَةٍ فَإِنْ لَبِثْتَ فِيهَا وَعَمِلْتَ عَمَلِ أَهْلِهَا فَلَا شَكَّ لِي بِتَوْبِكَ فَانْطَلِقْ يَوْمَئِذٍ إِذَا كَانَ بَيْنَ الْقَرِيبَتَيْنِ أَذْرَكُهُ الْمَوْتُ فَسَأَلَتِ الْمَلَائِكَةُ رَبَّهَا عَنْهُ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى آيِ الْقَرِيبَتَيْنِ كَانَ أَقْرَبَ فَاسْكَبُوهُ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى نَصْرَةٍ بِقِيْدِ أُمْلَةٍ فَكُتِبَ مِنْ أَهْلِهَا

ابو عبد ربہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ایک شخص نے اپنے اوپر ظلم کیا اس کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی اور اس نے کہا: کہ ایک بیچارے نے ننانوے قتل کر دیے ہیں اور سب ظلم کے طور پر کیے ہیں تو کیا تم میرے لئے توبہ کی گنجائش پاتے ہو؟ تو اس نے کہا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والی کی توبہ قبول نہیں کرے گا تو میں تمہارے ساتھ غلط بیانی کروں گا فلاں جگہ پر کچھ لوگ عبادت کر رہے ہیں تم ان کے پاس چلے جاؤ اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو وہ شخص ان لوگوں کی طرف روانہ ہوا اور راستے میں اس کا انتقال ہو گیا رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اکٹھے ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک اور فرشتے کو بھیجا اور فرمایا: کہ دونوں جگہ کے درمیان پیمائش کر لو یہ ان میں سے جس کے زیادہ قریب ہوگا ان میں شمار ہوگا تو ان فرشتوں نے اس شخص کو توبہ کرنے والے لوگوں کی عبادت گاہ کے زیادہ قریب پایا جو چند پوروں کے حساب سے زیادہ قریب تھا تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے یہی روایت انہوں نے اس کی مانند نقل کی



ہے جو ایسی سند کے ساتھ منقول ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”پھر وہ شخص ایک اور راہب کے پاس آیا اور اس نے بتایا: میں نے ایک سو لوگوں کو قتل کر دیا ہے کیا تم میرے لئے توبہ کی گنجائش پاتے ہو؟ تو اس نے کہا: تم نے ظلم کیا ہے مجھے نہیں سمجھ آرہی (کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟) البتہ یہاں دو بستیاں ہیں ایک کو نصرہ کہا جاتا ہے اور دوسری کو کفرہ کہا جاتا ہے جہاں تک نصرہ والے لوگوں کا تعلق ہے تو وہ اہل جنت کے سے اعمال کرتے ہیں اور اس بستی میں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں رہتا اور جہاں تک کفرہ نامی بستی کے لوگوں کا تعلق ہے تو وہ اہل جہنم کے سے اعمال کرتے ہیں اور اس بستی میں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں رہتا تو تم نصرہ والوں کی طرف چلے جاؤ اگر تم وہاں رہ گئے اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کی طرح تم نے عمل کیا تو پھر تمہاری توبہ کے بارے میں کوئی شک نہیں ہوگا تو وہ شخص اس بستی کا قصد کر کے روانہ ہو گیا جب وہ دونوں بستیوں کے درمیان میں پہنچا تو اسے موت نے آلیا فرشتوں نے پروردگار سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو پروردگار نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو! کہ دونوں بستیوں میں سے کون سی زیادہ قریب ہے؟ تو اس کا شمار اس بستی والوں میں کر لو تو فرشتوں نے اسے نصرہ نامی بستی کے زیادہ قریب پایا جو چند پوروں کے حساب سے تھا تو اس کا شمار وہاں کے رہنے والے لوگوں میں ہوا۔“

**4769 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللَّهُ لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَخَذُكُمْ بِجِدِّ طَالَتْهُ بِالْفَلَاحَةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ باعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرُولُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ خَرِيقٍ بِتَحْوِيهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہو جاتا ہوں اور جب بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس طرح کوئی شخص بے آب و گیاہ جگہ پر اپنی گمشدہ سواری کو پالے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جو شخص میرے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک ذراع (کہنی سے لے بڑی انگلی کے کنارے تک کا حصہ) قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میرے ایک ذراع قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک باع (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنا) قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**4770 -** وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْفَسْطَاطِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَبْرًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ باعًا وَمَنْ أَقْبَلَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا شِئَا أَقْبَلَ إِلَيْهِ مَهْرُولًا وَاللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُ وَاللَّهُ أَعْلَى

وَأَجَلَ وَاللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ

یزید بن نعیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فسطاط میں منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے ایک بالشت قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ایک ذراع قریب ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ایک ذراع قریب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک باع قریب ہوتا ہے اور جو شخص چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوڑتے ہوئے اس کی طرف آتا ہے اور اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور ان دونوں کی سند حسن ہے۔

4771 - وَعَنْ شَرِيحٍ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ قُمْ إِلَيَّ أَمْشِ إِلَيْكَ وَامْشِ إِلَيَّ أَهْرُولُ إِلَيْكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

شریح بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صحابی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے انسان! تم میری طرف کھڑے ہو گئے تو میں تمہاری طرف چل کے آؤں گا اور اگر تم میری طرف چل کے آؤ گے تو میں تمہاری طرف دوڑ کر آؤں گا۔“

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4772 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتُوبَةِ عَبْدِهِ مَنْ أَخَذَ كُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَصْلَتْ بَارِضُ فَلَاحَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کہ کسی شخص اپنے اس اونٹ کے ملنے پر خوش ہوتا ہے جسے وہ کسی بے آب و گیاہ جگہ پر گم کر چکا ہو۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4773 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لِلَّهِ أَحَدٌ فِي حَامِيَةٍ عَبْدُهُ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مَنْ أَخَذَ كُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَارِضُ فَلَاحَ فَانْفَلَتَ عَنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامٌ شَرَابٌ فَاسْتَمْسَكَ بِهَا فَأَنَّى شَجَرَةٌ فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ آيَسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَبْلَئِذَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا فَانْقَمَ عَبْدُهُ فَاحْدُ بِخَطْمِهَا ثُمَّ قَالَ مَنْ شَدَّةَ الْفَرَحِ اللَّيْثُ اسْتَغْدَى وَأَنَا رَبُّكَ أَحْطَا مِنْ شَدَّةِ الْفَرَحِ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

”اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جب کوئی بندہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے (تو وہ اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے) جتنا کہ کوئی شخص کسی بے آب و گیاہ جگہ پر موجود سواری کے حوالے سے خوش ہوتا ہے جو اس کو چھوڑ کر چلی گئی ہو اور اس

کے کھانے اور پینے کا سامان اس سواری پر ہی موجود ہو اور وہ اس سواری کے حوالے سے مایوس ہو جائے اور وہ ایک درخت کے پاس سے اور اس کے سائے میں لیٹ جائے جبکہ وہ اپنی سواری سے مایوس ہو چکا ہو تو ابھی وہ اسی حالت میں ہو کہ وہ اس سواری کو اپنے پاس کھڑا ہوا پائے تو وہ اس کی رگام پکڑے اور خوشی کی زیادتی کی وجہ سے یہ کہے: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں، جیسی وہ خوشی کی زیادتی کی وجہ سے غلط الفاظ بول جائے۔

4774 - وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اسْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَنَامَ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَالَلَهُ أَشَدَّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

الدربة يفتح الدال المهملة وتشديد الواو والياء جميعاً هي الفلاة القفر والمفاضة

حارث بن سويد نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب و گیاہ ہلاکت کا شکار کرنے والی جگہ پر پڑاؤ کرتا ہے اس کے ساتھ اس کی سواری ہوتی ہے جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان موجود ہوتا ہے وہ شخص سر رکھ کر سو جاتا ہے جب وہ بیدار ہوتا ہے تو یہ پاتا ہے کہ اس کے سواری جا چکی ہے وہ اس کی تلاش میں نکلتا ہے جب گرمی اور پیاس شدید ہو جاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو اللہ نے چاہا تو وہ شخص یہ سوچتا ہے کہ میں اپنی جگہ پر واپس جاتا ہوں جہاں میں موجود تھا وہاں سو جاتا ہوں یہاں تک کہ وہیں فوت ہو جاؤں گا پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر موت کا انتظار کرنے لگتا ہے (یعنی سو جاتا ہے) پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری اس کے پاس موجود ہوتی ہے اس کا زاد سفر بھی ہوتا ہے اس کا پانی بھی ہوتا ہے تو وہ شخص اس سواری کے ملنے پر جتنا خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ کرنے پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ دویۃ سے مراد بے آب و گیاہ جگہ اور ویرانہ ہے۔

4775 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنَ فِيمَا بَقِيَ غُفْر

لَهُ مَا مَضَى وَمَنْ أَسَاءَ فِيمَا بَقِيَ أَخَذَ بِمَا مَضَى وَمَا بَقِيَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص باقی رہنے والی زندگی میں اچھائی کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور جو شخص باقی رہ جانے والی زندگی میں برائی کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں اور بعد والی زندگی کے گناہوں (یعنی ان سب) کے حوالے سے اس کی

پکڑ ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4776** - وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِثْلَ الَّذِي يَفْعَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمِثْلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دُرْعٌ ضَيْقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ خَلْقَةً ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً أُخْرَى فَأَنْفَكَتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي بِإِسْنَادَيْنِ رَوَاهُ أَحَدُهُمَا رَوَاةُ الصَّحِيحِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس شخص کی مثال جو گناہ کرتا ہے اور پھر نیکیاں کر لیتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس کے جسم پر تنگ زرہ موجود ہو جو اس کا گلا گھونٹ رہی ہو پھر وہ نیکی کا کام کرتا ہے تو اس کا حلقہ ڈھیلا ہو جاتا ہے پھر وہ ایک اور نیکی کرتا ہے تو ایک اور حلقہ ڈھیلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر گر جاتی ہے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4777** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَرَادَ سَفْرًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اعْبُدِ اللَّهَ وَلَا تَشْرِكْ بِهِ شَيْئًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ زِدْنِي قَالَ إِذَا أَسَأْتُ فَأُحْسِنَ وَلِيُحْسِنَ خَلْقَكَ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر جانے لگے تو انہوں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجیے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کر لو تو اچھائی کر لیتا اور اپنے اخلاق اچھے رکھنا۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4778** - وَرَوَاهُ التَّطَبَّرَانِي بِإِسْنَادٍ وَرَوَاهُ يُقَاتُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مَعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اعْبُدِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَاعْدُدْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتَى وَادْكُرْ اللَّهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَعِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَإِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فاعْمَلْ بِحَسَنَةٍ السِّرِّ بِالسَّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ بِالْعَلَانِيَةِ . وَأَبُو سَلَمَةَ لَمْ يَذْكُرْ مَعَاذًا

وَرَوَاهُ التَّبَهَقِيُّ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ مِنْ رَوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

مُوسَى عَنْ مَعَاذٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى قَلِيلًا ثُمَّ قَالَ يَا مَعَاذُ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَوَفَاءِ الْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَتَرْكِ الْبُخْيَانَةِ وَرَحْمِ الْيَتِيمِ وَحِفْظِ الْجَوَارِ وَكُظْمِ الْغِيْظِ وَلِينِ الْكَلَامِ وَبَذْلِ السَّلَامِ وَلُزُومِ الْأَسَامِ وَالتَّفَقُّهِ فِي الْقُرْآنِ وَحُبِّ الْآخِرَةِ وَالْجُزْعِ مِنَ الْحَسَابِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ وَحَسَنِ الْعَمَلِ وَأَنَّهُكَ أَنْ تَشْتُمَ مُسْلِمًا أَوْ تَصْدُقَ كَاذِبًا أَوْ تَكْذِبَ صَادِقًا أَوْ تَعْصِيَ إِمَامًا عَادِلًا وَأَنْ تَفْسُدَ فِي الْأَرْضِ يَا مَعَاذُ إِذْ ذَكَرَ اللَّهُ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَأَحْدَثَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةً السِّرِّ بِالسَّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ

بالعلانیہ

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کے راوی ثقہ ہیں انہوں نے اسے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور تم اپنا شمار مرخومین میں کرو اور تم ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ کا ذکر کرنا اور جب تم کوئی برائی کر لو تو اس کے ساتھ ہی اچھائی بھی کر لینا پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور علانیہ کی جگہ علانیہ۔

ابوسلمہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اسماعیل بن رافع مدنی کے حوالے سے ثعلبہ بن صالح سے نقل کی ہے انہوں نے اسے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا آپ کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے معاذ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی سچ بولنے کی عہد پورا کرنے کی امانت ادا کرنے کی خیانت ترک کرنے کی یتیم پر رحم کرنے کی پڑوسی کی حفاظت کرنے کی غصے پر قابو رکھنے کی نرم گفتگو کرنے کی سلام پھیلانے کی حاکم وقت کے ساتھ رہنے کی قرآن کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی آخرت سے محبت کرنے کی حساب سے خوف زدہ رہنے کی امید کم رکھنے کی اچھا عمل کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور میں تمہیں اس بات سے منع کرتا ہوں کہ تم کسی مسلمان کو برا کہو یا کسی جھوٹے کو سچا قرار دو یا کسی سچے کو جھوٹا قرار دو یا عادل حکمران کی نافرمانی کرو یا تم زمین میں فساد کرو اے معاذ! تم ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ کا ذکر کرنا اور جب بھی کوئی گناہ کر لو تو اس کے بعد توبہ کر لینا پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور علانیہ کے بدلے میں علانیہ۔“

4779 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقِ اللَّهَ

حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّبِيلَ الْحَسَنَةَ نَمَحْهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِ حَسَنٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور برائی کے بعد اچھائی کر لینا وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے

اخلاق سے پیش آنا“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4780 - وَرَوَى أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ بَيِّنَةُ أَيَّامٍ ثُمَّ اعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ السَّابِعُ قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّ

أَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ وَإِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا . وَإِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ أَمَانَةً

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل

کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:



”چھ دن ہیں اے ابو ذر! تم یہ بات سمجھ لو کہ اس کے بعد تم سے کیا کہا جائے گا؟ جب ساتواں دن آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہوں جو تمہارے پوشیدہ معاملے کے بارے میں بھی ہو اور اعلانیہ کے بارے میں بھی ہو اور جب تم کوئی برائی کر لو تو اچھائی کر لینا اور تم کبھی کسی نے کچھ نہ مانگنا خواہ تمہارا کوڑا گر جائے اور تم امانت قبضے میں نہ لینا۔“

**4781 -** وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاتَّبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ هِيَ الْفَضْلُ الْحَسَنَاتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ عَنْهُ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کر لو تو اس کے بعد اچھائی کر لینا وہ اسے مٹا دے گی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نیکیوں میں لا الہ الا اللہ پڑھنا شامل ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ سب سے زیادہ فضیلت والی نیکی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے شعب بن عطیہ کے حوالے سے ان کے بعض مشائخ کے حوالے سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔  
**4782 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قَبْلَهُ - وَفِي رِوَايَةٍ: جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضُ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو لَقَدْ سَرَّكَ اللَّهُ لَوْ سَرَّتْ نَفْسُكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ عَاهَ لَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنْ الْحَسَنَاتِ يَذْهَبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلدَّائِرِينَ - (هود) - فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كُفَّةٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مدینہ منورہ کے آخری کنارے پر میں نے ایک عورت کے ساتھ زیادتی کی میں نے اسے ساتھ لگا لیا البتہ میں نے اس کے ساتھ زنا نہیں کیا اب میں حاضر ہوں آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ دے دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا پردہ رکھا تھا اگر تم بھی اپنی ذات پر پردہ رکھتے تو یہ مناسب ہوتا راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھجوا کر اسے بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

”تم دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔“

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا یہ اس کے لئے مخصوص ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ سب کے لئے ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4783 - وَعَنْ أَبِي طَوِيلٍ شَطْبِ الْمَمْلُودِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ مِنْ عَمَلِ الذُّنُوبِ كُلِّهَا وَلَمْ يَشْرِكْ مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ فِي ذَلِكَ لَمْ يَتْرِكْ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً إِلَّا أَنَا هَلْ لَكَ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ أَسْلَمْتَ قَالَ أَمَا أَنَا فَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ تَفْعَلُ الْخَيْرَاتِ وَتَتْرِكُ الشَّيْئَاتِ لِيَجْعَلَنَّ اللَّهُ لَكَ خَيْرَاتٍ كُلَّهَا قَالَ وَعِلْدَاتِي وَفَجَرَاتِي قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ لَمَّا زَالَ يَكُورُ حَتَّى لَوَارِي رَوَاهُ الْبُزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ قَوِي وَشَطْبٌ قَدْ ذَكَرَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ فِي الصَّحَابَةِ إِلَّا أَنَّ الْبَغَوِي ذَكَرَ فِي مُعْجَمِهِ أَنَّ الصَّوَّابَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ مُرْسَلًا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلَ شَطْبٍ . وَالشَّطْبُ فِي اللُّغَةِ الْمَمْلُودُ فَصَحَّفَهُ بَعْضُ الرُّوَاةِ وَظَنَّهُ اسْمَ رَجُلٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت ابو طویل رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو شخص ہر قسم کے گناہ کر لیتا ہے اور کوئی بھی گناہ ترک نہیں کرتا اور وہ اسی حالت میں رہتا ہے وہ کوئی بھی گناہ ترک نہیں کرتا اس کا ارتکاب کر لیتا ہے تو کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے اسلام قبول کر لیا ہے اس نے عرض کی: جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھائیاں کرو برائیاں ترک کرو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو تمہارے لئے نیکیاں بنا دے گا اس نے کہا: جو میں نے عہد شکنیاں کی ہیں اور بد زبانیاں کی ہیں ان کو بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: اللہ اکبر! اس کے بعد وہ مسلسل اللہ اکبر کہتا رہا یہاں تک کہ نگاہوں سے اوٹ چل ہو گیا۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں ان کی سند عمدہ اور قوی ہے۔ لفظ شطب یہ ایک صحابی کا نام ہے کئی حضرات نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے البتہ امام بغوی میں اپنی محکم میں یہ بات نقل کی کہ درست یہ ہے کہ یہ روایت عبدالرحمن بن نفیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو لمبا ترنٹا تھا۔ لفظ شطب سخت میں لے شخص کو کہتے ہیں تو بعض راویوں سے اس میں غلطی ہوئی وہ یہ سمجھے کہ شاید اس کا نام یہ ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّوْبَةُ فِي الْفَرَاغِ لِلْعِبَادَةِ وَالْإِقْبَالِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

وَالْتَرَهيبُ مِنَ الْإِهْتِمَامِ بِالدُّنْيَا وَالْإِهْتِمَاكِ عَلَيْهَا

باب: عبادت کے لئے یکسو ہونے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور دنیا میں مشغول رہنے اور دنیا میں انہماک اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4784 - عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَبُّكُمْ يَا ابْنَ

آدَمَ تَفَرِّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا قَلْبِكَ غَنَى وَأَمَلًا يَدُكَ رِزْقًا يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَبَاعِدْ مِنِّي أَمَلًا قَلْبِكَ فَقْرًا وَأَمَلًا يَدُكَ شُغْلًا

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تمہارا پروردگار فرماتا ہے: اے انسان تم میری عبادت کے لئے یک سو ہو جاؤ میں تمہارے دل کو خوش حالی سے بھر دوں گا تمہارے ہاتھ کو رزق سے بھر دوں گا اے انسان تم مجھ سے دور نہ ہونا ورنہ میں تمہارے دل کو غربت سے بھر دوں گا اور تمہارے ہاتھ کو مصروفیت سے بھر دوں گا۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4785 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ (الشودي) الْآيَةَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ ابْنُ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا صَدْرُكَ غَنِي وَأَسَدُ فَقْرِكَ وَلَا تَفْعَلْ مَلَأَتْ صَدْرُكَ شغلا وَلَمْ أَسَدْ فَقْرَكَ

رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجِدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ بِإِخْتِصَارٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَلَأَتْ يَدَكَ شغلا - وَالْحَاكِمُ وَالتَّيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ”جو شخص آخرت کی پیداوار چاہتا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میری عبادت کے لئے یکسو ہو جاؤ میں تمہارے سینے کو خوشحالی سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو بند کر دوں گا ورنہ میں تمہارے سینے کو مصروفیت سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو بند نہیں کروں گا۔“  
یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”میں تمہارے ہاتھ کو مصروفیت سے بھر دوں گا۔“

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4786 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطْرًا إِلَّا بَعَثَ بِجَنَّتِيهَا مَلَكَانِ إِنَّهُمَا يَسْمَعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَيَّ رَبِّكُمْ فَإِنْ مَا قُلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَى وَلَا غَرْبَ شَمْسٍ قَطْرًا إِلَّا وَبَعَثَ بِجَنَّتِيهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ اللَّهُمَّ عَجِّلْ لِمَنْفَقِ خَلْفَا وَعَجِّلْ لِمَمْسِكَ تَلْفَا . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

وَرَوَاهُ التَّيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقِ الْحَاكِمِ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ طَلَعَتْ شَمْسٌ إِلَّا وَكَانَ بِجَنَّتِيهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ نِدَاءً يَسْمَعُهُ مَا خَلَقَ اللَّهُ كُلَّهُمْ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَيَّ رَبِّكُمْ فَإِنْ مَا قُلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَى وَلَا آهَتِ الشَّمْسُ إِلَّا وَكَانَ بِجَنَّتِيهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ نِدَاءً يَسْمَعُهُ خَلَقَ اللَّهُ كُلَّهُمْ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ اللَّهُمَّ أَعْطِ مَنْفَقَا خَلْفَا وَأَنْزِلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ قُرْآنًا فِي قَوْلِ الْمَلَائِكَةِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَيَّ رَبِّكُمْ فِي سُورَةِ يُوسُفَ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (يُونُس) وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي قَوْلِهِمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مَنَافِقًا خَلْفًا وَأَعْطِ مَمْسِكًا تَلْفًا وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى  
وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى إِلَيْنَا قَوْلُهُ لِلْعَسْرَى (الْبَل) حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے پہلو میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جن کی آواز کو (تمام روئے زمین کی مخلوق) سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات نہیں سن پاتے ہیں) وہ یہ کہتے ہیں: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آ جاؤ کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے پہلو میں دو فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے جو یہ اعلان کرتے ہیں: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ جلدی عطا فرما اور نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

یہی روایت امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بھی دن میں سورج طلوع ہوتا ہے تو اس سورج کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو پکار کر یہ اعلان کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سن پاتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آ جاؤ کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں جو ایسا اعلان ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی جنات اور انسان) اسے نہیں سنتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما اور خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔“

تو ان دونوں فرشتوں کی بات کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ آیت نازل کی:

”اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ“

یہ سورۃ یونس میں ہے جس میں یہ مذکور ہے:

”اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔“

اسی طرح ان فرشتوں کا یہ کہنا کہ ”اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما اور نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے“ اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”رات کی قسم ہے! جب وہ چھا جائے دن کی قسم ہے! جب وہ روشن ہو جائے اور جو اس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا ہے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”بتلّٰی کے لئے۔“

4787 - وَرَوَى عَنْ أَبِي التَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّغُوا مِنْ

هَمِّ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّهِ أَفْشَى اللَّهُ ضِيعَتَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ  
الْآخِرَةُ أَكْبَرَ هَمِّهِ جَمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أُمُورَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَمَا أَقْبَلَ عَبْدٌ بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا

جعل اللہ قلوب المؤمنین تفداً لئلا یالود والرحمة وكان اللہ عز وجل لئلا یبکل خیر أسرع  
رواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط والبیہقی فی الزہد

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دنیا کی پریشانیوں سے جہاں تک ہو سکے لا تعلق رہو کیونکہ جس شخص کی توجہ کا مرکز دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو  
کو پھیلا دے گا اس کی غربت کو اس کے سامنے کر دے گا اور جس شخص کو سب سے زیادہ آخرت کی فکر ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملات  
کو سمیٹ دے گا اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اور جو بھی بندہ اپنے دل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے  
تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دلوں کو محبت اور رحمت کے ہمراہ اس بندے کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بھلائی اس کی  
طرف تیزی سے بھیجتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4788 - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْنِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كَتَبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتْ  
الْآخِرَةُ يَتَنَّهُ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ  
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَالتَّبَرَانِيُّ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ تَكُنَ الدُّنْيَا  
يَتَنَّهُ يَجْعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَيَشْتِ عَلَيْهِ ضِيعَتَهُ وَلَا يُوْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كَتَبَ لَهُ وَمَنْ تَكُنَ الْآخِرَةُ يَتَنَّهُ يَجْعَلَ  
اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَيَكْفِيهِ ضِيعَتَهُ وَتَأْتِيهِ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ

رواہ فی حدیث یاسناد لا بأس بہ ورواہ ابن حبان فی صحیحہ بنحوہ وتقدم لفظہ فی العلم  
قولہ شئت علیہ ضیعۃ بفتح الضاد المعجمة واسکان المنشأة تحت معناه فرق علیہ حالہ وصناعۃ  
ومعاشہ وما هو مهتم بہ وشعبہ علیہ لیكثر كده وبعظم تعبہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس شخص کی پریشانی دنیا کے بارے میں ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کر دے گا اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے  
سامنے کر دے گا دنیا صرف اتنی ہی اس کے سامنے آئے گی جو اس کے نصیب میں ہوگی اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ  
اس کے معاملے کو سمیٹ دے گا اور اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کی طرف آئے گی۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان کے راوی ثقہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ  
ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کی نیت دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور اس کے معاملات کو بکھیر دے گا  
اور دنیا اس کے پاس صرف اتنی ہی آئے گی جو اس کے نصیب میں لکھی ہوگی اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی خوشحالی  
اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے سامنے آئے  
گی۔“



یہ روایت انہوں نے ایک حدیث میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ اس سے پہلے علم سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

متن کے یہ الفاظ ”شتت علیہ الضیعتہ“ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت متفرق ہو جائے گی اور اس کے کام اور زندگی متفرق ہو جائیں گے اور جن چیزوں کے حوالے سے بھی اس نے کوشش کرنی ہوتی ہے وہ متفرق ہو جائیں گے تاکہ اس کی پریشانی اور بے قراری میں اضافہ ہو جائے۔

**4789** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَفَرَقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قَدَرَهُ

رَوَاهُ الْإِسْرَمِيذِيُّ عَنْ يَزِيدَ الرَقَاشِيِّ عَنْهُ وَيَزِيدُ قَدْ وَثَّقَ وَلَا بَأْسَ بِهِ فِي الْمَتَابَعَاتِ وَرَوَاهُ الْبُزَّارُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ يَتِيَّتُهُ الْآخِرَةُ جَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْغِنَى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَنَزَعَ الْفَقْرَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ فَلَا يَصْبَحُ إِلَّا غَنِيًّا وَلَا يُمِيسُ إِلَّا غَنِيًّا وَمَنْ كَانَتْ يَتِيَّتُهُ الدُّنْيَا جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَلَا يَصْبَحُ إِلَّا فَقِيرًا وَلَا يُمِيسُ إِلَّا فَقِيرًا وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِلَفْظٍ تَقْدِمُ فِي الْاِقْتِصَادِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کی فکر آخرت کے بارے میں ہوگی اللہ تعالیٰ خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات سمیٹ دے گا اور دنیا اس کی طرف سرنگوں ہو کر آئے گی اور جس شخص کی فکر دنیا کے بارے میں ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اس کے معاملات متفرق کر دے گا اور دنیا صرف اتنی ہی اس کے پاس آئے گی جو اس کے نصیب میں ہوگی۔“

یہ روایت امام ترمذی نے یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یزید نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے متابعات کے بارے میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات سمیٹ دے گا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے غربت کو الگ کر دے گا اور دنیا اس کی طرف سرنگوں ہو کر آئے گی اور ایسا شخص صبح کے وقت بھی خوشحال ہوگا اور شام کے وقت بھی خوشحال ہوگا اور جس شخص کی نیت دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور وہ صبح کے وقت بھی غریب ہوگا اور شام کے وقت بھی غریب ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے ان الفاظ میں نقل کی ہے جو اس سے پہلے میانہ روی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

**4790** - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاهُ اللَّهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهَا رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَاحْتَلَفَ فِي سَمَاعِهِ مِنْهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کر دیتا ہے“

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے اور امام بیہقی نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے حسن بصری کے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

4791 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَعَلَ اللَّهُ هَمَّ وَاحِدًا كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتِ الْهَمُومُ لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرُهُمَا وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي خَدِيثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کی پریشانی ایک ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور جو شخص مختلف پریشانیوں کا شکار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ وہ دنیا کی کوئی ہلاکت کا شکار ہوتا ہے؟“۔  
یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے اسی سند کے ساتھ اور دیگر اسناد کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4792 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهَمُومُ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهَمُومُ أَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ أَوْدِيَةِ هَلَكَ

ان کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس شخص کی پریشانی صرف ایک (یعنی آخرت کے بارے میں) ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور جس شخص کی دنیا کے مختلف معاملات کے بارے میں مختلف پریشانیاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ وہ کون سی راہی میں ہلاکت کا شکار ہوتا ہے؟“۔

4793 - وَرَوَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ وَهَمَّهُ الدُّنْيَا فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ - الْحَدِيثُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ اس کی پریشانی کامرکز دنیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بھی چیز میں نہیں

ہوگا (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے حیثیت ہوگا)۔۔۔۔۔ الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4794 - وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصْبَحَ حَزِينًا

عَلَى الدُّنْيَا أَصْبَحَ سَاخِطًا عَلَى رَبِّهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

قَالَ الْحَافِظُ وَتَقْدِيمُ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ وَغَيْرِهِ غَيْرُ مَا حَدِيثُ يَلِيْقُ بِهَذَا الْبَابِ وَيَأْتِي فِي الزُّهْدِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَادِيثُ أُخَرُ

\*\*\* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص دنیا کے حوالے سے غمگین ہونے کے عالم میں صبح کرے گا وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ وہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوگا۔“ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے رزق حاصل کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنے سے متعلق باب میں اور احادیث گزر چکی ہیں جو اس باب کے ساتھ مناسبت رکھتی ہیں اور کچھ روایات آگے چل کر زہد سے متعلق باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

### 3 - التَّوْبَةُ فِي الْعَمَلِ الصَّالِحِ عِنْدَ فَسَادِ الزَّمَانِ

باب: زمانے کی خرابی کے وقت نیک عمل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4795 - عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثَمِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ

الْآيَةِ عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ (النَّازِعَةُ) قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَيْرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَّصِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْتَهُوا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شَحَا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَبَعًا وَدُنْيَا مُؤْتِرَةً وَاعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ

رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجِدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَزَادَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

\*\*\* ابو امیہ شعبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ثعلبہ خثمی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا اے حضرت ابو ثعلبہ! آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ”تم پر صرف اپنا خیال رکھنا لازم ہے۔“

تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے اس آیت کے بارے میں ایک باخبر شخص سے سوال کیا ہے میں نے اس آیت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کہ تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو یہاں تک کہ جب تم یہ صورت حال دیکھو کہ کجی کی پیروی کی جارہی ہے خواہش نفس کے پیچھے چلا جا رہا ہے دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے ہر صاحب رائے اپنی رائے کے بارے میں خود پسندی کا شکار ہے تو اس وقت تم پر اپنی فکر کرنا لازم ہے تم لوگوں کو ان

کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ اس کے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا اتنا گوارہ نہیں ملے گا کہ اس وقت میں جو شخص عمل کرے گا اُسے اس طرح کے پچاس عمل کرنے والے افراد جتنا اجر ملے گا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ”عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ پچاس (افراد) ہم میں سے ہوں گے؟ یا ان میں سے ہوں گے؟“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم میں سے پچاس افراد کے برابر اجر ملے گا۔

4796 - وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِبَادَةٌ فِي الْهَرَجِ

كَهَجْرَةِ الْكَلْبِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

الْهَرَجُ هُوَ الْاِخْتِلَافُ وَالْفِتْنُ وَقَدْ فَسَّرَ فِي بَعْضِ الْاَحَادِيثِ بِالْقَتْلِ لِأَنَّ الْفِتْنَ وَالْاِخْتِلَافَ مِنْ أَسْبَابِهِ فَاقِيمِ الْمُسَبَّبِ مَقَامَ السَّبَبِ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قتل و غارت گری کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کر کے آنے کی مانند ہے۔“

یہ روایت امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ”ہرج“ کا مطلب اختلاف کرنا اور فتنے کا شکار ہونا ہے بعض احادیث میں اس کی وضاحت میں قتل کرنا مذکور ہے کیونکہ فتنہ اور اختلاف قتل کے اسباب میں سے ہیں اس لئے مسبب کو سبب کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

التَّوَّعُّبُ فِي الْمَدَامَةِ عَلَى الْعِلْمِ وَإِنْ قُلْ

عمل پر باقاعدگی اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات خواہ وہ تھوڑا ہو

4797 - عَنْ بَعِائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصِيرٌ وَكَانَ يَحْجِزُهُ

بِالْأَيْلِ فَيَصَلِّي عَلَيْهِ وَيَسْطِهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَيَجْعَلُ النَّاسَ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصْلُونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ حَتَّى تَمْلُوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ وَإِنْ قُلْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک چٹائی تھی جسے آپ ﷺ رات کے وقت اٹکالیا کرتے

4797 - صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرين وقصرها - باب ففيلة العمل العائم من قيام الليل وغيره -  
 حدیث: 1342 صحیح ابن خزيمة - کتاب الإمامة فی الصلاة - جامع أبواب قيام المؤمنین خلف الإمام وما فيه من السنن -  
 باب الرخصة فی الاقتداء بالمصلي الذي يتولى الصلاة منفرداً - حدیث: 1528 مستخرج أبي عوانة - من كتاب الصيام -  
 باب - ان خروج النبي صلى الله عليه وسلم من بيته بالليل - حدیث: 2457 صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة - باب  
 الحديث فی الصلاة - ذكر الإمامة للمراء أن يعجز بالعصير - حدیث: 2613 السنن للنسائي - كتاب القبلة المصلي يكون  
 بيته وبين الإمام منرة - حدیث: 758 السنن الكبرى للنسائي - سورة المصلي في المصلي تكون بين وبين الإمام منرة -  
 حدیث: 823 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة - جامع أبواب موقف الإمام والمؤمن - باب صلاة المؤمن في  
 المسجد أو على ظهره أو في رحبته - حدیث: 4866

تھے اور اس کی اوٹ میں نماز ادا کیا کرتے تھے اور دن کے وقت بچھا لیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہوتے تھے لوگ نبی اکرم ﷺ کی طرف آتے تھے اور آپ ﷺ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اتنا ہی عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا لیکن تم اکثر اہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو۔

**4798 -** وَفِي رِوَايَةٍ: وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَتَبَعُوهُ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”آل محمد جب کوئی عمل کیا کرتے تھے تو وہ باقاعدگی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔“

**4799 -** وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ

أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلْ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

”نبی اکرم ﷺ سے جب یہ سوال کیا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ یہ جواب دیتے تھے: جسے باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو۔“

**4800 -** وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدُّوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدُكُمْ عَمَلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قُلْ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

وَلِمَالِكٍ وَابْنُ خَالْتِ أَيْضًا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

وَلِمُسْلِمٍ كَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قُلْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا عَمِلْتَ الْعَمَلَ

لَزِمْتَهُ

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَقِطَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تَطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنْ أَحَبَّ الْعَمَلُ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلْ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتَبَعَهُ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ میانہ روی اختیار کرو! اور یہ بات جان لو! کہ کوئی بھی شخص اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مالک اور امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جسے کرنے والا اسے باقاعدگی سے سرانجام دے“

امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی عمل کیا کرتی تھیں تو اس کو باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔



یہ روایت امام ابو داؤد نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خود کو اتنے عمل کا پابند کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا تم لوگ اکابر کا شکار ہو جاتے ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو“

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ جب کوئی عمل کرتے تھے تو اسے باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔

**4801** - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَمُسْلِمٌ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيْكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَفِظُهُ: كَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دِيمَ عَلَيْهِ

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: نبی اکرم ﷺ کا عمل کیسا ہوتا تھا؟ کیا آپ ﷺ کچھ دنوں کو عمل کے لئے مخصوص کر لیتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کا عمل باقاعدگی والا ہوتا تھا اور تم میں سے کون اس چیز کی استطاعت رکھتا ہے جس کی استطاعت نبی اکرم ﷺ رکھتے تھے۔

یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا جسے باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے۔“

**4802** - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلَّ - بِحَجَرِهِ أَيْ يَتَّخِذُهُ حَجَرَةً وَنَاحِيَةً يَنْفَرِدُ عَلَيْهِ فِيهَا

يُثْبِتُونَ بِشَاءٍ مُثَلَّثَةٍ ثُمَّ وَارِثُكُمْ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ أَيْ يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ وَيَجْتَمِعُونَ عِنْدَهُ

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ تھا؟ ان دونوں نے یہ جواب دیا: جسے باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو۔

لفظ بحجرہ سے مراد یہ ہے کہ آپ اس کا حجرہ بنا لیتے تھے اور کونے میں ہو کر اس میں انفرادی طور پر نماز ادا کرتے تھے۔

لفظ یثوبون کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اکٹھے ہو جاتے تھے۔

**4803** - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ

جَالِسٌ وَكَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ ﷺ کی زیادہ

تر نماز بیٹھ کر ادا نہیں ہوتی تھی آپ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جسے بندہ باقاعدگی کے ساتھ کرے خواہ وہ تھوڑی سی چیز ہو۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

## 5 - التَّرْغِيبُ فِي الْفَقْرِ وَقِلَّةِ ذَاتِ الْيَدِ

وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ وَحُبِّهِمْ وَمَجَالِسَتِهِمْ

باب: غربت اور تھوڑی چیزیں رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

فقراء مساکین کمزوروں کی فضیلت اُن کے ساتھ محبت رکھنا اور ان کی ہم نشینی اختیار کرنا

4804 - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ عَقَبَةٌ

كُودَا لَا يَجُوزُ مِنْهَا إِلَّا كُلُّ مُخَفٍّ . رَوَاهُ الْبُزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تمہارے آگے دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے نجات صرف وہ شخص ہی پاسکے گا جس کے پاس وزن کم ہو۔“

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4805 - وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ مَا يَطْلُبُ فَلَانٌ

وَلَفْلَانٌ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ وِرَاءَ كَمِّ عَقَبَةِ كُودَا لَا يَجُوزُهَا الْمَثْقَلُونَ

لَأَنَا أَحَبُّ أَنْ أَمُخَفِّفَ لِعَلَّكَ الْعَقَبَةُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

الْكُودُودُ بَفَتْحِ الْكَافِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَضْمُونَةٌ هِيَ الْعَقَبَةُ الصَّعْبَةُ

سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: میں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے کہ

آپ وہ کچھ طلب نہیں کرتے جو فلاں اور فلاں طلب کرتے ہیں تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تمہارے آگے ایک گھاٹی ہے جو دشوار گزار ہے اسے وزن والے لوگ پار نہیں کر سکیں گے۔“

تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس گھاٹی کے لئے میرا بوجھ کم ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ کُودُود اس سے مراد مشکل گھاٹی ہے۔

4806 - وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ

أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَعْلَمْتَ أَنَّ بَيْنَ أَيْدِينَا عَقَبَةٌ كُودَا لَا يَصْعَدُهَا إِلَّا الْمَخْفُونُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْسِ

الْمَخْفِينَ أَنَا أَمُّ مِنَ الْمَثْقَلِينَ قَالَ عِنْدَكَ طَعَامٌ يَوْمَ قَالَ نَعَمْ وَطَعَامٌ غَدًا قَالَ لَا قَالَ لَوْ كَانَ

عِنْدَكَ طَعَامٌ ثَلَاثَ كِسْتٍ مِنَ الْمَثْقَلِينَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے اس وقت حضرت

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! کیا تم جانتے ہو؟ ہمارے آگے ایک بہت دشوار گزار گھاٹی ہے

جس پر صرف وہی لوگ چڑھ سکتے ہیں جن کے پاس وزن کم ہو ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کم بوجھ والوں میں سے

ہوں یا زیادہ بوجھ والوں میں سے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک دن کا کھانا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں اور اس کے بعد والے دن کا بھی ہے آپ ﷺ نے دریافت کیا: اس کے بعد والے دن کا بھی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس تین دن کا کھانا ہوتا تو تم بوجھ والے افراد میں سے ہوتے۔  
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4807** - وَعَنْ أَبِي أَسْمَاءَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ بِالرِّبْذَةِ وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ مَشْنَعَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا أَثَرُ الْمَحَاسِنِ وَلَا السَّخْلُوقِ فَقَالَ لَا تَنْظُرُونِ إِلَى مَا تَأْمُرُنِي هَذِهِ السَّوِيدَاءُ تَأْمُرُنِي أَنْ آتِيَ الْعِرَاقَ فَإِذَا اتَيْتُ الْعِرَاقَ مَالُوا عَلَيَّ بِدُنْيَاهُمْ وَإِنْ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ دُونَ جَسَرِ جَهَنَّمَ طَرِيقًا ذَا دَحْضٍ وَمَزَلَةٍ وَإِنَّا إِنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا الْقِتْدَارَ وَاضْطِمَارَ آخَرَى أَنْ نَنْجُو مِنْ أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَنَحْنُ مُوَاقِفِرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ

الدَّحْضُ بِفَتْحِ الدَّالِ وَسُكُونِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَبِفَتْحِ الْحَاءِ أَيْضًا وَآخِرُهُ ضَادٌ مُفْجَمَةٌ هُوَ الزَّلِقُ .  
ابو اسماء بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ربذہ میں حاضر ہوئے ان کے ساتھ ایک سیاہ قام خاتون تھی جن کی شکل و صورت عام سی تھی وہ لباس بھی عمدہ نہیں پہنے ہوئے تھی اور اس نے خوشبو بھی نہیں لگائی ہوئی تھی انہوں نے کہا: کیا تم لوگوں نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ یہ سیاہ قام عورت مجھے کیا کہتی ہے؟ یہ مجھے کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں اگر میں عراق چلا جاؤں تو لوگ اپنی دنیا سمیت میری طرف آجائیں گے اور میرے خلیل ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ جہنم کے پل سے پہلے ایک راستہ ہے جو چکنا اور پھسلنے والا ہے جب ہم اس پر آئیں اور ہماری گردنوں پر عام سی چادروں میں ہوں یہ اس کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ ہم نجات پا جائیں بہ نسبت اس کے کہ ہم جب وہاں آئیں تو ہم بوجھل (یا وزن اٹھائے ہوئے) ہوں۔  
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ دحض کا مطلب 'پھسلنا' ہے۔

**4808** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَحْمِيَ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہوتا ہے (یا وہ مومن بندہ دنیا سے محبت کرتا ہوتا ہے) جس طرح تم لوگ اپنے بیمار کو کھانے اور پینے سے بچاتے ہو۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4809** - وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ

رَوَاهُ الطَّبْرَايْنِي بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ بِلَفْظِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ وَقَالَ

الْحَاكِمِ صَحِيحُ الْأَسْنَادِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے یوں بچاتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی الفاظ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیے ہیں اور امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4810 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ

أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ وَأَطْلَعْتُ

فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْأَغْنِيَاءَ وَالنِّسَاءَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو مجھے اس میں اکثریت غریبوں کی نظر آئی اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا

تو مجھے وہاں کے رہنے والوں میں اکثریت خواتین کی نظر آئی“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام احمد نے اسے عمدہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول

حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو مجھے اس کے رہنے والوں میں اکثریت خوشحال لوگوں اور خواتین کی نظر آئی۔“

4811 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ مُوسَى

صَلَّاتِ اللَّهُ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ قَالَ أَيْ رَبِّ عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ تَقَرَّرَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَيُنْظَرُ

إِلَيْهَا قَالَ لَهُ يَا مُوسَى هَذَا مَا أَعَدَدْتُ لَهُ فَقَالَ مُوسَى أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالُكَ لَوْ كُنَّا أَقْطَعُ التَّيْدِينَ

وَالرَّجُلَيْنِ بِسَعْبٍ عَلَى وَجْهِهِ مِنْذُ يَوْمِ خَلْقِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَانَ هَذَا مَصِيرَهُ لَمْ يَرْبُؤْ سَافِطًا ثُمَّ قَالَ

مُوسَى أَيْ رَبِّ عَبْدُكَ الْكَافِرُ تَوَسَّعَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ فَيَقَالُ لَهُ يَا مُوسَى هَذَا مَا

أَعَدَدْتُ لَهُ فَقَالَ مُوسَى أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالُكَ لَوْ كُنَّا هَذَا مِنْذُ يَوْمِ خَلْقِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَانَ هَذَا

مَصِيرَهُ كَأَنَّ لَمْ يَرْبُؤْ خَيْرًا فِطْرًا - رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اپنے جس مومن بندے کے لئے تو دنیا کو تنگ کر دیتا ہے (تو اس کی

وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو ان کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا گیا انہوں نے جنت کی طرف دیکھا تو اللہ تعالیٰ

نے ان سے کہا اے موسیٰ! یہ وہ چیز ہے جو میں نے اس کے لئے تیار کی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تیری عزت اور جلال کی قسم

ہے! اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیے جائیں اور جس دن تو نے اس بندے کو پیدا کیا ہو اس دن سے لے



کر قیامت کے دن تک اسے چہرے کے بل کھینٹا جائے اور اس کا آخری ٹھکانہ یہ ہو تو گویا اس نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی، نبی اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں: پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو اپنے کافر بندے کو دنیا میں گنجائش عطا کر دیتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جہنم کا دروازہ کھلوا دیا اور ان سے کہا گیا: اے موسیٰ! میں نے اُس (کافر) کے لئے یہ تیاری کی ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! تیری عزت اور جلال کی قسم ہے جس دن سے تو نے اس بندے کو پیدا کیا ہو اس دن سے لے کر قیامت کے دن تک اگر ساری دنیا بھی اُس بندے کو مل جائے اور اس کا آخری ٹھکانہ یہ ہو تو گویا اس نے کبھی بھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

یہ روایت امام حاکم نے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے نقل کی ہے۔

**4812 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تَسُدُّ بِهِمُ الثُّغُورَ وَتَقِي بِهِمُ الْمَكَارِهِ وَيَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَخَاجَتَهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ ائْتُوهُمْ فَحْيُوهُمْ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ رَبَّنَا نَحْنُ سَكَانُ سَمَائِكَ وَخَيْرُكَ مِنْ خَلْقِكَ التَّامِرُنَا أَنْ نَأْكُلَ هَؤُلَاءِ فَنَسْلَمَ عَلَيْهِمْ قَالَ إِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا يَعْبُدُونِي وَلَا يَشْرُكُونَ بِي شَيْئًا وَتَسُدُّ بِهِمُ الثُّغُورَ وَتَقِي بِهِمُ الْمَكَارِهِ وَيَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَخَاجَتَهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً قَالَ فَنَاتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ فَيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُزَّارُ وَرَوَاهُمَا ثِقَاتٌ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریب مہاجرین جن کے لئے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور مشکل صورت حال میں ان کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے ان میں سے کوئی ایک انتقال کرتا ہے تو اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی ہے وہ اسے پورا کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جنہیں چاہے گا اُن سے یہ فرمائے گا: تم اُن کے پاس جاؤ اور انہیں خوش آمدید کہو! فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں اور تیری مخلوق میں بہترین ہیں کیا تو ہمیں یہ حکم دے رہا ہے؟ کہ ہم ان لوگوں کے پاس جا کر انہیں سلام کریں؟ تو پروردگار فرمائے گا یہ میرے وہ بندے ہیں جو میری عبادت کرتے رہے انہوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا ان کے ذریعے مشکلات سے بچاؤ ہوتا تھا اور ناپسندیدہ صورت حال میں ان کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا تھا اور ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا تھا جبکہ اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی جس کو پورا کرنے کی وہ استطاعت نہیں رکھتا تھا تو فرشتے اس وقت ان لوگوں کے پاس آئیں گے وہ ہر دروازے سے ان کے پاس داخل ہوں گے اور یہ کہیں گے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے:)

”تم پر سلام پر ہو! اس چیز کی وجہ سے جو تم نے صبر سے کام لیا اور یہ آخرت کا بہترین ٹھکانہ ہے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں اس کو امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل



کیا ہے۔

**4813** - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدْنِ إِلَى عَمَانَ أَكْوَابُهُ عِدَدُ النُّجُومِ مَأْوُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلَجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْثَرُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَفِّهِمْ لَنَا قَالَ شَعَثَ الرُّؤُوسِ دَنَسَ الثِّيَابَ الَّذِينَ لَا يَنْكُحُونَ الْمُتَعَمَّاتِ وَلَا تَفْتَحُ لَهُمُ السَّدَدَ الَّذِينَ يُعْطُونَ مَا عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطُونَ مَا لَهُمْ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاتِهِ رُوَاةُ الصَّحِيحِ وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ بِتَحْوِيهِ . السَّدَدُ هُنَا هِيَ الْأَبْوَابُ

❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرا حوض عدن سے لے کے عمان جتنا ہوگا اور اس کے پیالے (یا گلاس) ستاروں کی تعداد میں ہوں گے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور وہاں سب سے زیادہ تعداد میں غریب مہاجرین آئیں گے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ان کی مفت ہمارے سامنے بیان کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے کپڑے میلے ہوں گے وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے ہوں گے ان کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے جو ادائیگی ان پر لازم ہوتی ہے وہ ان سے لی جائے گی اور جو ان کا حق بنتا ہے وہ انہیں نہیں دیا جائے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسی کی مانند روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ السدد سے یہاں مراد دروازے ہیں۔

**4814** - وَعَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَمِعْتُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدْنِ إِلَى عَمَانَ الْبَلَاءُ مَأْوُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَوَّلِيهِ عِدَدُ النُّجُومِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا وَأَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ الشَّعَثَ رُؤُوسًا الدَّنَسَ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكُحُونَ الْمُتَعَمَّاتِ وَلَا تَفْتَحُ لَهُمُ السَّدَدَ قَالَ عُمَرُ لَكُنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُتَعَمَّاتِ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَفَتَحَتْ إِلَيَّ السَّدَدَ لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشَعَثَ وَلَا ثَوْبِي الَّذِي يَلْبَسُ جَسَدِي حَتَّى يَتَسَخَّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

❀ ابوسلام اسود کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو بتایا: میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلقاء جتنا ہوگا اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور اس حوض پر سب سے پہلے غریب مہاجرین آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اور کپڑے میلے ہوتے ہیں وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے۔

(یہ روایت سننے کے بعد) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: لیکن میں نے تو ایک خوشحال عورت فاطمہ بنت عبدالملک کے

ساتھ شادی کی ہوئی ہے اور میرے لئے تو بند دروازے کھولے جاتے ہیں اب یہ ضروری ہے کہ میں اپنا سر نہ دھوؤں جب تک وہ غبار آلود نہیں ہو جاتا اور میں نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں یہ نہ اتاروں جب تک یہ میلے کچیلے نہیں ہو جاتے۔  
یہ روایت امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4815** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
يَدْخُلُ فُقَرَاءُ أُمِّي الْجَنَّةِ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا فَقِيلَ صَفْهُمْ لَنَا قَالَ الدَّنْسَةُ يُثَابَهُمُ الشَّعْثَةُ رُؤُوسُهُمُ  
الَّذِينَ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ عَلَى السُّدَاتِ وَلَا يَنْكُحُونَ الْمُتَعَمَّاتِ تَوَكَّلْ بِهِمْ مَشَارِقُ الْأَرْضِ وَمَغَارِبُهَا يُعْطُونَ كُلَّ  
الَّذِي عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطُونَ كُلَّ الَّذِي لَهُمْ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَرَوَاتِهِ ثِقَاتٌ  
وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مُخْتَصِرًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ أُمِّي الْمُهَاجِرِينَ  
يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا

وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مُخْتَصِرًا أَيْضًا وَقَالَ بِأَرْبَعِينَ عَامًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میری امت کے غریب لوگ خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے عرض کی گئی: آپ ان کی صفت ہمارے سامنے بیان کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے ان کے بال غبار آلود ہوں گے انہیں دروازوں سے اندر آنے کی اجازت نہیں دی جائے گی وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کر سکیں گے زمین کے مشرق اور مغرب ان کے سپرد کیے جاتے ہیں ان کے ذمہ جو فرائض عائد ہوتے ہیں وہ ان سے پورے کروائے جائیں گے اور جوان کے حق ہیں وہ ادا نہیں کیے جائیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں یہی روایت امام مسلم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے راوی بیان کرتے ہیں:

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”قیامت کے دن میری امت کے غریب مہاجرین خوشحال لوگوں سے زیادہ چالیس سال پہلے (جنت میں چلے جائیں گے)“

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے (لفظ ”خریف“ کی جگہ) لفظ ”عام“ نقل کیا ہے (دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے)۔

**4816** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الْأَمَةِ قَالَ فَيَقَالُ لَهُمْ مَاذَا عَمَلْتُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا ابْتَلَيْنَا فَصَبِرْنَا وَوَلَيْتَ الْأَمْوَالُ وَالسُّلْطَانُ غَيْرَنَا فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا صَدَقْتُمْ قَالَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ وَيَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الْأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ قَالُوا فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَوْضَعُ لَهُمْ كِرَاسِي مِنْ نُورٍ وَيُظِلُّ عَلَيْهِمُ الْغَمَامُ يَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَقْصَرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْ سَاعَةِ مِنْ نَهَارٍ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن لوگ اکٹھے ہوں گے تو کہا جائے گا: اس امت کے غریب لوگ کہاں ہیں؟ پھر ان سے دریافت کیا جائے گا: تم لوگ کیا عمل کرتے تھے؟ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! جب ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا تھا تو ہم صبر سے کام لیتے تھے اور تو نے اموال اور حکومت ہماری بجائے دوسروں کو عطا کر دی تھی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو دوسرے لوگوں سے پہلے وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور مالدار اور حکومت والے لوگوں کے ساتھ سختی سے حساب لیا جائے گا لوگوں نے عرض کی: پھر اس دن ال ایمان کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کے لئے بادل سایہ کیے ہوئے ہوگا اور وہ دن ال ایمان کے لئے دن کی ایک گھڑی سے بھی زیادہ مختصر ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

4817 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ أَنَا مُسْتَعْلِمُكَ

عَلَى هَؤُلَاءِ تَسِيرُ بِهِمْ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ فَتُجَاهِدُ بِهِمْ - قَالَ فَذَكَرَ حَدِيثَنَا طَوِيلًا قَالَ قَالَ فِيهِ: قَالَ سَعِيدٌ وَمَا أَنَا بِمُتَخَلِّفٍ عَنِ الْعَنْقِ الْأَوَّلِ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِقَاءَ الْفُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِزُفُونٍ كَمَا تَزُفُ الْحَمَامُ لِقَائِ لَهْمٍ لَقُوا لِلْحَسَابِ فَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا تَرَكْنَا شَيْئًا نَحَاسِبُ بِهِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقَ عِبَادِي فَيُدْخِلُونَهُ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِينَ عَامًا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَانَ فِي الثَّوَابِ وَرَوَاهُمَا ثِقَاتٌ إِلَّا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْنَادٍ

عبدالرحمن سابط بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ ہم تمہیں ان لوگوں پر عامل مقرر کرنے لگے ہیں تم انہیں لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف جاؤ اور ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرو..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: سعید نے کہا: میں اس پہلی گردن سے پیچھے رہنے والا نہیں ہوں گا جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات سن لی ہے:

”غریب مسلمانوں کو یوں تیزی سے لے جایا جائے گا جس طرح پرندہ تیزی سے جاتا ہے اور ان سے کہا جائے گا: تم لوگ حساب کے لئے ٹھہر جاؤ! تو وہ کہیں گے: اللہ کی قسم ہم نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے جس کا ہمیں حساب دینا پڑے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں نے سچ کہا ہے تو وہ لوگ دوسرے لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں صرف یزید بن ابوزیاد کا معاملہ مختلف ہے۔

4818 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا

فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا بَنِي قَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَوْرُهُمْ كَنُورِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَحْنُ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكُمْ خَيْرٌ كَثِيرٌ وَلَكِنَّهُمْ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الْبَلْدِينَ يَحْشَرُونَ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ وَزَادَ: ثُمَّ قَالَ طَوْبُي لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ مِنَ الْغُرَبَاءِ قَالَ أَنَا صَالِحُونَ قَلِيلٌ فِي نَاسِ

سوء کثیر من بعضہم اکثر ممن بطیعہم۔ وَأَحَدُ إِسْنَادِي الطَّبْرَانِيِّ رَوَاهُ الصَّحِيحُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا سورج طلوع ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگ آئیں گے جن کا نور سورج کے نور کی مانند ہوگا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ ہم لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں تم لوگوں کو بہت سی بھلائی ملے گی لیکن وہ لوگ غریب مہاجرین ہوں گے جنہیں زمین کے مختلف علاقوں سے اکٹھا کیا جائے گا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریبوں (یعنی غریب الوطن افراد) کے لئے مبارکباد ہے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! غریب الوطن لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نیک لوگ جو تھوڑے سے ہوں اور بہت سے برے لوگوں کے درمیان رہتے ہوں اور ان کی اطاعت کرنے والے لوگوں کے مقابلے میں ان کی نافرمانی کرنے والے لوگوں کی تعداد زیادہ ہو۔“

امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4819 -** وَعَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِي عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَدْخُلُ فَقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِمِائَةِ عَامٍ قَالَ فَقُلْتُ إِنْ الْحَسَنُ يَذْكُرُ أَرْبَعِينَ عَامًا فَقَالَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِمِائَةِ عَامٍ حَتَّى يَقُولَ الْمُؤْمِنُ الْغَنِيُّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ عِيلاً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُمْ لَنَا بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ إِذَا كَانَ مَكْرُوهٌ بَعَثُوا إِلَيْهِ وَإِذَا كَانَ نَعِيمٌ بَعَثَ إِلَيْهِ سَوَاهُمُ وَهُمْ الَّذِينَ يُحِبُّونَ عَنِ الْأَبْوَابِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ الْحَوَارِيِّ عَنْهُ

ابو صدیق ناجی نے نبی اکرم ﷺ ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریب اہل ایمان خوشحال لوگوں سے چار سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: حسن نے تو یہ روایت نقل کرتے ہوئے ”چالیس سال“ کا ذکر کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تو یہی بات منقول ہے کہ ”چار سو سال پہلے داخل ہوں گے یہاں تک کہ خوشحال مومن یہ سوچے گا کہ کاش میں (دنیا میں) تنگ دست ہوتا راوی نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ان کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ناپسندیدہ صورت حال ہو تو انہیں پیغام بھیج کر بلوایا جائے گا اور جب نعمتوں کا موقع ہو تو ان کی بجائے دوسروں کو بلوایا جائے گا اور ان لوگوں کو دروازے پر روک دیا جائے گا۔“

یہ روایت امام احمد نے زید بن حواری کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جو انہوں نے ابو صدیق ناجی سے نقل کی ہے۔

**4820 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فَقَرَاءَ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قَالَ الْحَافِظُ وَرَوَاهُ مُتَّحَجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ بِزِيَادَةٍ مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ



عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”غریب مسلمان خوشحال لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے جو نصف دن پانچ سو سال کا ہوگا۔“

یہ روایت امام ترمذی، امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے جو موسیٰ بن عبیدہ نے عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

**4821** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّقِيُّ الْمُؤْمِنَانِ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مُؤْمِنٌ غَنِيٌّ وَمُؤْمِنٌ فَقِيرٌ كَانَا فِي الدُّنْيَا فَادْخُلَ الْفَقِيرُ الْجَنَّةَ وَحَبَسَ الْعِنِيُّ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَحْبِسَ ثُمَّ ادْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَقِيَهِ الْفَقِيرُ فَقَالَ يَا أَخِي مَاذَا حَبَسَكَ وَاللَّهِ لَقَدْ حَبَسْتَ حَتَّى خَفْتُ عَلَيْكَ لِقَاؤُكَ يَا أَخِي إِنِّي حَبَسْتُ بِغَدَاكَ مَحْبَسًا لَطِيفًا كَرِهَهَا مَا وَصَلْتَ إِلَيْكَ حَتَّى سَأَلَ مِنْي مِنَ الْعَرَقِ مَا لَوْ وَرَدَهُ أَلْفُ بَعِيرٍ كُلِّهَا أَكَلَهُ حَمَضُ النَّبَاتِ لَصَدْرَتْ عَنْهُ رَوَاهُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قَوِي . الْحَمِضُ مَا مَلَحَ وَأَمْرٌ مِنَ النَّبَاتِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو مومن جنت کے دروازے پر ایک دوسرے سے ملیں گے ایک مومن خوشحال ہوگا اور ایک مومن غریب ہوگا“ (یعنی وہ دنیا میں ایسے تھے تو غریب شخص کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور خوشحال کو جب تک اللہ چاہے گا روک کے رکھا جائے گا پھر اسے جنت میں داخل کیا جائے گا پھر غریب شخص اس سے ملے گا اور کہے گا: تم کو کس وجہ سے روک لیا گیا تھا؟ اللہ کی قسم جب تمہیں روکا گیا تو مجھے تو تمہارے حوالے سے اندیشہ ہونے لگا تھا (کہ کہیں تم جنت میں داخل ہو ہی نہ سکو) تو وہ کہے گا: اے میرے بھائی! تمہارے بعد مجھے روک لیا گیا جو انتہائی ناپسندیدہ اور پریشان کن روکنا تھا میں تمہارے پاس اس وقت پہنچا ہوں جب میرا تپا پسینہ بہہ چکا تھا کہ اگر ایک ہزار اونٹنوں نے نمکین نباتات کھائے ہوئے ہوتے اور انہیں (شدید پیاس لگی ہوئی ہوتی) اور وہ اس پسینے کو پی لیتے تو وہ انہیں سیر کر دیتا۔“

یہ روایت امام احمد نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے

لفظ الحمض کا مطلب وہ نباتات ہیں جو نمکین اور کڑوے ہوں۔

**4822** - وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ اجْمَعُوا مَا كَانُوا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ مَنَازِلَكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَقَرُبَ مَنَازِلَكُمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنِّي لَأَعْرِفُ رَجُلًا أَعْرِفُ اسْمَهُ وَاسْمَ أَبِيهِ وَامَهُ لَا يَأْتِي بَابًا مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا قَالُوا مَرْحَبًا مَرْحَبًا فَقَالَ سَلَمَانَ إِنَّ هَذَا الْمُؤْتَفَعُ شَأْنُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهُوَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُمَرُ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ دَرَةِ بَيْضَاءَ لَوْلَوْهُ أَيْضُ مَشِيدٍ بِالْيَاقُوتِ لَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقِيلَ لَفَتَى مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ لِي فَذَهَبْتُ لَأَدْخُلَهُ فَقَالَ يَا مُسَحَّمُ هَذَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَا مَنَعَنِي مِنْ دُخُولِهِ إِلَّا غَيْرَتُكَ يَا أَبَا حَفْصٍ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ يَا أَبَا



عَلَيْكَ اِغَارَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ اِنْ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَافِقًا فِي الْجَنَّةِ وَانْتَ رَافِقِي فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ اخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ اَوْ مَا تَرْضَى اَنْ يَكُونَ مَنَزِلُكَ فِي الْجَنَّةِ مُقَابِلَ مَنَزَلِي ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا طَلْحَةُ وَيَا زُبَيْرُ اِنْ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٍّ وَانْتُمَا حَوَارِيَّيَّ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَقَدْ بَطَأَ بِكَ عَنَّا مِنْ بَيْنِ اصْحَابِي حَتَّى خَشِيتُ اَنْ تَكُونَ هَلَكْتَ وَعَرَفْتُ عَرَفًا حَدِيدًا فَقُلْتُ مَا بَطَأَ بِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ كَثْرَةِ مَالِي مَا زِلْتُ مَوْفُورًا مُحَاسِبًا اَسْأَلُ عَنْ مَالِي مِنْ اَيِّ اِكْتِسَبْتَهُ وَفِيمَا اَنْفَقْتَهُ فَبَكَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ مِائَةُ رَاحِلَةٍ جَاءَتْ نِسِيَّ اللَّيْلَةِ مِنْ تِجَارَةِ مِصْرَ لِيَأْتِيَنَّ اَشْهَدُكَ اَنَّهَا عَلَى فُقَرَاءِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ وَابْتِمَاهِمُ لَعَلَّ اللَّهَ يُخَفِّفَ عَنِّي ذَلِكَ الْيَوْمَ . رَوَاهُ الْبُزَارُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ اِلَّا عِمَارَ بْنَ سَيْفٍ وَقَدْ وَلِيَ

قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ وَرَدَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَمَنْ حَدَّثَنِي جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبْوًا لِكَثْرَةِ مَالِهِ وَلَا يَسْلُمُ اَجُودَهَا مِنْ مَقَالٍ وَلَا يَبْلُغُ مِنْهَا شَيْءٌ بِاَنْفِرَائِهِ دَرَجَةَ الْحَسَنِ وَلَقَدْ كَانَ مَالُهُ بِالْصَّفَةِ الَّتِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمُ الْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ فَكُنِيَ تَنْفُسُ دَرَجَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ اَوْ يَقْصُرُ بِهِ دُونَ غَيْرِهِ مِنْ اَغْنِيَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِأَنَّهُ لَمْ يَرِدْ هَذَا فِي حَقِّ غَيْرِهِ اِلَّا مَا صَحَّ سَبْقُ فُقَرَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ اَغْنِيَاءَهُمْ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَاللَّهُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے، جتنے بھی لوگ وہاں موجود تھے آپ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات میں نے (خواب میں) تمہارے ٹھکانوں کو دیکھ لیا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! میں ایک شخص سے واقف ہوں میں اس کا نام بھی جانتا ہوں اس کے ماں باپ کا نام بھی جانتا ہوں وہ جنت کے جس بھی دروازے پر آئے گا وہاں پر موجود فرشتے اسے خوش آمدید کہیں گے، حضرت سلمانؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ اس کی شان تو بہت بلند ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ابوبکر بن ابوقحافہ ہوگا، پھر نبی اکرم ﷺ حضرت عمرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عمر! میں نے جنت میں سفید موتی کا بنا ہوا ایک محل دیکھا جو باقی قوت کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا، میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے تو بتایا گیا کہ یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا ہے، میں یہ سمجھا کہ شاید وہ میرا ہوگا، میں اس میں داخل ہونے لگا تو فرشتے نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! یہ عمر بن خطاب کا ہے، اے ابوجحیف! تو میں اس میں اس وجہ سے داخل نہیں ہوا کہ مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال آگیا، تو حضرت عمرؓ چھڑو روئے گئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا، پھر نبی اکرم ﷺ حضرت عثمانؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان! ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوگا اور تم جنت میں میرے رفیق ہو گے، پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے علی! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری رہائش میری رہائش کے مقابل ہو؟ پھر نبی اکرم ﷺ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے طلحہ! اور اے زبیر! ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور تم دونوں میرے حواری ہو، پھر نبی اکرم ﷺ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرے دیگر اصحاب میں سے تمہیں (جنت میں) ہمارے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا

کہ کہیں تم ہلاکت کا شکار نہ ہو جاؤ جب تم آئے تو تمہیں بہت زیادہ پسینہ آیا ہوا تھا میں نے دریافت کیا تمہیں تاخیر کیوں ہوئی؟ تو تم نے جواب دیا: یا رسول اللہ! میرا مال زیادہ تھا اس وجہ سے تاخیر ہو گئی مجھے ٹھہرا لیا گیا اور حساب لیا جاتا رہا مجھ سے میرے پورے مال کے بارے میں حساب لیا گیا کہ میں نے اسے کہاں سے کمایا تھا اور کہاں خرچ کیا (یعنی خواب میں ایسا ہوا) یہ سن کر حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لگے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مصر کی تجارت سے گزشتہ رات ایک سواوشیاں آئیں ہیں میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ یہ اہل مدینہ کے غریبوں اور یتیموں کے لئے صدقہ ہیں تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھے تحفیف عطا کرے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے راوی ثقہ ہیں صرف عمار بن سیف کا معاملہ مختلف ہے اور اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اور حوالوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ حدیث منقول ہے: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ گھسٹ کر جنت میں داخل ہوں گے کیونکہ ان کا مال بہت زیادہ تھا۔

اس بارے میں جو سب سے زیادہ عمدہ روایت منقول ہے وہ بھی کلام سے خالی نہیں ہے اور کوئی بھی روایت انفرادی طور پر حسن کے مرتبے تک بھی نہیں پہنچتی ہے اور ان کے مال کی یہ صفت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ”اچھا مال عمدہ ہے جو کسی نیک آدمی کا ہو“

تو پھر آخرت میں ان کے درجات کیسے کم ہو سکتے ہیں؟ یا اس امت کے دیگر خوشحال لوگوں کے درجات کیسے کم ہو سکتے ہیں؟ یہ چیز ان کے علاوہ کے حق میں وارد نہیں ہوئی صرف یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ اس امت کے غریب لوگ خوشحال لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے یہ بات مطلق طور پر منقول ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4823 -** وَعَنْ أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةً مَن دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أَمَرَ بِهِمُ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ لِإِذَا عَامَّةً مَن دَخَلَهَا النِّسَاءُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ الْجَدُّ يَفْتَحُ الْجِجَمَ هُوَ الْخَطُّ وَالْغَنَى

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے اور خوشحال لوگوں کو روک دیا گیا تھا البتہ جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف جانے کا حکم ہوا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں میں زیادہ تر خواتین تھیں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الجدد کا مطلب حصہ اور خوشحالی ہے۔

**4824 -** وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ آتِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ لِإِذَا أَعَالِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ وَخَرَارَى الْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ أَقْلٌ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَالنِّسَاءِ فَقِيلَ لِي أَمَا الْأَغْنِيَاءُ لِأَنَّهُمْ عَلَى الْبَابِ يَحَاسِبُونَ وَيَمْحُصُونَ وَأَمَا النِّسَاءُ فَالْهَاهُنَّ الْأَحْمَرَانِ الذَّهَبُ

وَالْأَخْبَرُ الْحَدِيثُ رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانَ وَغَيْرُهُ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْهُ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو جنت کے بالائی حصے غریب مہاجرین کے لئے اور اہل ایمان کے بچوں کے لئے تھے اور وہاں خوشحال لوگوں اور خواتین کی تعداد بہت کم تھی مجھے بتایا گیا: جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو انہیں روک دیا گیا اور ان سے تفتیش کی جارہی ہے اور جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو دوسرے چیزوں یعنی سونے اور ریشم نے انہیں غافل کر دیا تھا۔“

یہ روایت امام ابو شیخ بن حببان اور دیگر حضرات نے عبد اللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

**4825-** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ احْنِي مِسْكِنًا وَامْنِي مِسْكِنًا وَاحْشُرْنِي فِي زَمَرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَمْ يَأْ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِذُخْلُونَ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرْدِي مِسْكِنًا وَلَوْ بِشِقْ تَعْرَةٍ يَا عَائِشَةُ حَسْبِيَ الْمَسَاكِينُ وَقَرِيبُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْرِبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَتَقْدِمُ لِي صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي وَلِي رِوَايَةٌ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ - فَذَكَرَ الْحَدِيثُ إِلَى أَنْ قَالَ: قَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَكَ وَسَعْدُكَ فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ لِفَعْلِ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكِ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبَضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ..... الْحَدِيثُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

”اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں زندہ رکھنا اور غریب ہونے کے عالم میں موت دینا اور قیامت کے دن مجھے غریب لوگوں کے ہمراہ اٹھانا“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ (غریب) لوگ خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اے عائشہ! تم کسی غریب کو (کچھ دیے بغیر) واپس نہ کرنا خواہ وہ نصف کھجور ہی کیوں نہ ہو اے عائشہ! تم غریبوں سے محبت رکھنا اور انہیں قریب رکھنا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی قیامت کے دن قریب کرے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

اس سے پہلے باجماعت نماز سے متعلق باب میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے۔ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میرا پروردگار بہترین صورت میں میرے پاس آیا۔“

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:

”اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اس نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ لو تو یہ پڑھو (یعنی یہ دعا مانگو):

”اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کرنے اور منکرات ترک کرنے اور غریبوں سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کے بارے میں آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے کسی آزمائش میں مبتلا کیے بغیر اپنی طرف بلا لینا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

**4826 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اللَّهُمَّ احْنِسْ مِسْكِينًا وَتَوَلَّنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زَمَرَةِ الْمَسَاكِينِ وَإِنْ أَشَقَى الْأَشْقِيَاءَ مِنْ اجْتِمَاعِ عَلَيْهِ فَقَرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ الْمَسَاكِينِ وَالْحَاكِمُ بِتَمَامِهِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ بَيْهَقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَحْمِلْنَكُمْ الْعُسْرَةَ عَلَى طَلَبِ الرِّزْقِ مِنْ غَيْرِ حَلَةٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اللَّهُمَّ تَوَلَّنِي فَقِيرًا وَلَا تَوَلَّنِي غَنِيًّا وَاحْشُرْنِي فِي زَمَرَةِ الْمَسَاكِينِ فَإِنْ أَشَقَى الْأَشْقِيَاءَ مِنْ اجْتِمَاعِ عَلَيْهِ فَقَرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

قَالَ أَبُو الشَّيْخِ زَادَ فِيهِ غَيْرُ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَا تَحْشُرْنِي فِي زَمَرَةِ الْأَغْيَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں زندہ رکھنا اور غریب ہونے کے عالم میں موت دینا اور مجھے غریبوں میں اٹھانا سب سے زیادہ بد نصیب وہ شخص ہوگا جس پر دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب اکٹھے ہو جائیں۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ان الفاظ تک نقل کی ہے: ”مساکین“ امام حاکم نے اس مکمل روایت کو نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہ روایت ابوشیخ اور امام بیہقی نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اے لوگو! غربت تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم رزق کو ناجائز طور پر حاصل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں موت دینا تو مجھے خوشحال ہونے کے عالم میں موت نہ دینا۔“

اور میرا حشر غریب لوگوں میں کرنا اور سب سے زیادہ بد بخت وہ شخص ہوگا جس پر دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب اکٹھے ہو جائیں۔“

ابوشیخ بیان کرتے ہیں: ابوزرعدہ کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس روایت میں سلیمان بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ”تو خوشحال لوگوں میں میرا حشر نہ کرنا۔“

4827 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا أَحَبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالَسُوهُمْ وَأَحَبَّ الْقَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ

وَلِيرُدَكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

"غریبوں سے محبت رکھو اور ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو اور عربوں کے ساتھ دلی محبت رکھو اور تم لوگوں کے پاس سے اس چیز کے

ہمو اور پس چو جو تم اپنے بارے میں جانتے ہو۔"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4828 - وَعَنْ عَائِشَةَ بِنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلِيَّ سَلَمَانَ وَصَهيبَ وَهَلَالًا فَبَلَغُوا مَا اخذت

سَيُوفُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ مَا اخذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اتَّقُوا لَوْ هَذَا لَشَيْخٌ قُرَيْشٍ وَسَيَدُهُمْ فَاتَى

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَارَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اغضبتهم لَئِنْ كُنْتَ اغضبتهم لَقَدْ اغضبتَ رَبَّكَ

فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَانَاهُ اغضبتكم فَأَلَوْا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَحْيَى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

حضرت عائشہ بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جب غیر مسلم تھے تو ایک مرتبہ وہ) حضرت

سلمان رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ان حضرات نے کہا: اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن

پر اپنے مقام تک نہیں پہنچی ہیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم لوگ قریش کے ایک بزرگ اور سردار کے بارے میں یہ بات کہہ

رہے ہو؟ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پناہ دی اور پھر فرمایا: اے ابو بکر! شاید تم ان لوگوں پر ناراضگی

کا اظہار کر رہے ہو اگر تم ان پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہو تو تم اپنے پروردگار کو غضبناک کر رہے ہو پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان حضرات

(یعنی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت ہلال رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور بولے: اے میرے بھائیو! کیا میں نے

تمہیں ناراض کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا: جی نہیں! اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4829 - وَعَنْ أُمِّةَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ بِنِ أَسِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ

بِصَعَالِيكَ الْمُسْلِمِينَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاتِهِ رَوَاةُ الصَّحِيحِ وَهُوَ مُرْسَلٌ وَفِي رِوَايَةٍ: يَسْتَصِرُّ بِصَعَالِيكَ الْمُسْلِمِينَ

امیہ بن عبد اللہ بن خالد بن اسید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غریب مسلمانوں کے وسیلے سے فتح کے حصول کی

دعا کیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہ روایت مرسل ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"آپ غریب مسلمانوں کے وسیلے سے مدد (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگا کرتے تھے۔"

4830 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لِيَعْقُوبُ أَخ

مُؤَاخٍ لِي اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا يَعْقُوبُ مَا الَّذِي أَذْهَبَ بَصْرَكَ قَالَ الْبُكَاءُ عَلَى يُوسُفَ قَالَ مَا الَّذِي



قوس ظہرک قال الحزن علی بنیامین فاتاہ جبریل فقال یا یعقوب ان اللہ یقرنک السلام ویقول اما تمتحی ان تشکونی النبی غیری قال انما اشکونی وحزنی الی اللہ فقال جبریل اللہ اعلم بما تشکونی یا یعقوب ثم قال یعقوب ای رب اما ترحم الشیخ الکبیر اذہبت بصری وقوست ظہری فاردد علی ریحانتی اسمہ شمة قبل الموت ثم اصنع بی ما اردت قال فاتاہ جبریل فقال ان اللہ یقرنک السلام ویقول لك ابشر وليفرح قلبک فوعزتی لو کانا میتین لنشترتہما فاصنع طعاما للمساکین فان احب عبادی الی الانبیاء والمساکین وتذری لم اذہبت بصرک وقوست ظہرک وصنع اخوة یوسف یوسف ما صنعوا انکم ذبحتم شاة فاناکم مسکین یتیم وهو صائم فلم تطعموه منه شیئا

قال فکان یعقوب علیہ السلام بعد ذلك اذا اراد الغداء امر منادیا فنادی ألا من اراد الغداء من المساکین فلیتعد مع یعقوب وان کان صائما امر منادیا فنادی ألا من کان صائما من المساکین فلیفطر مع یعقوب علیہ السلام

رواه الحاکم ومن طریقہ البیہقی عن حفص بن عمر بن الزبیر عن انس قال الحاکم کذا فی سماعی عن حفص بن عمر بن الزبیر واطن الزبیر وهم وانه حفص بن عمر بن عبد اللہ بن ابی طلحة فان کان كذلك فالحدیث صحیح وقد أخرجه اسحاق بن راہویہ فی تفسیرہ قال ابنا عمرو بن محمد حدثنا زافر بن سلیمان عن یحیی بن عبد الملک عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینحیہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جو اللہ کی راہ میں ان کا بھائی بنا ہوا تھا ایک دن اس نے کہا: اے یعقوب! تمہاری بیٹائی کیوں رخصت ہوئی؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا: یوسف پر رونے کی وجہ سے اس نے دریافت کیا: تمہاری کمر کیوں خمیدہ ہو گئی؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا: بنیامین کی وجہ سے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت یعقوب! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے: آپ کو اس بات سے حیا محسوس نہیں ہوئی؟ کہ آپ میرے غیر کے سامنے میرا شکوہ کریں؟ تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: میں تو اپنے غم اور پریشانی کی شکایت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا ہوں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے یعقوب! آپ جس چیز کی شکایت کر رہے ہیں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا تجھے ایک بوڑھے شخص پر رحم نہیں آتا؟ تو نے میری بیٹائی رخصت کر دی اور میری پشت خمیدہ کر دی اب تو میرے پھول مجھے داہیں کر دے تاکہ میں مرنے سے پہلے انہیں سونگھ لوں پھر تو میرے ساتھ جو چاہے گا وہ کر لینا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے یہ فرمایا ہے: تم یہ خوشخبری حاصل کرو اور تمہارا دل اس بات پر خوش ہو جائے مجھے میری عزت کی قسم ہے! اگر وہ دونوں مر بھی گئے ہوتے تو میں ان دونوں کو دوبارہ زندہ کر دیتا اب تم غریبوں کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ میرے بندوں میں میرے سب سے زیادہ نزدیک انبیاء ہیں اور غریب لوگ ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟ کہ تمہاری بیٹائی کیوں رخصت ہوئی اور تمہاری پشت کیوں خمیدہ ہو گئی؟ اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف

کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ جو کچھ انہوں نے کیا (اس سب کی وجہ یہ ہے:) ایک مرتبہ تم نے ایک بکری ذبح کر دئی تو ایک غریب یتیم آیا تھا اس نے روزہ رکھا ہوا تھا تو تم لوگوں نے اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیا تھا۔  
راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت یعقوب ؑ کا یہ معمول ہو گیا جب وہ صبح کا کھانا کھانے لگتے تھے تو ایک منادی کے ذریعے یہ اعلان کرتے تھے کہ جس بھی غریب نے ناشتہ کرنا ہے وہ آ کر یعقوب کے ساتھ ناشتہ کر لے اور جب انہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا تو پھر وہ منادی کو یہ کہتے تھے کہ وہ یہ اعلان کرے کہ جس غریب نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ یعقوب کے ساتھ افطاری کر لے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے ان کے حوالے سے امام بیہقی نے اسے حفص بن عمر بن زبیر کے حوالے سے حضرت انس ؓ سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: میرے سماع (کے ریکارڈ) میں اسی طرح تحریر ہے کہ یہ حفص بن عمر بن زبیر سے منقول ہے اور میرا خیال ہے اس میں لفظ زبیر وہم ہے کیونکہ یہ حفص بن عمر بن عبد اللہ بن ابوطلمہ سے منقول ہے اگر ایسا ہی ہو تو پھر یہ حدیث صحیح ہے اسے اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن محمد نے زافر بن سیمان کے حوالے سے یحییٰ بن عبد الرحمن کے حوالے سے حضرت انس ؓ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**4831 -** وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ أَوْصَانِي أَنْ لَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْفِي وَأَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَأَوْصَانِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالِدُنُو مِنْهُمْ وَأَوْصَانِي أَنْ أَصِلَ رَحِمِي وَإِنْ أَذْهَبَتْ

الْحَدِيثُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ذر غفاری ؓ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے کچھ چیزوں کی تلقین کی تھی جن کا تعلق بھلائی سے ہے آپ ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میں اپنے اوپر والے کی طرف نہ دیکھوں میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھوں اور آپ ﷺ نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں غریبوں کے ساتھ محبت رکھوں ان کے قریب رہوں اور آپ ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں صلہ رحمی کروں خواہ میری طرف پیٹھ کی جارہی ہو۔۔۔ الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4832 -** وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا خَيْرَ لَكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُسْتَضَعَفٍ لَوْ يَقْسِمُ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَهُ إِلَّا أَخْبَرَكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ عَتَلٍ جَوَاطٍ مُسْتَكْبِرٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهَ

الْعَتَلُ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَالنَّاءِ وَتَشْدِيدِ اللَّامِ هُوَ الْجَافِي الْغَلِيظُ

وَالجَوَاطُ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَتَشْدِيدِ الرَّاءِ وَآخِرُهُ ظَاءٌ مُعْجَمَةٌ هُوَ الضَّخْمُ الْمُخْتَالُ فِي مَشِيَّتِهِ وَقِيلَ الْقَصِيرُ الْبَطِينُ وَقِيلَ الْجَمُوعُ الْمَنُوعُ

حضرت حارثہ بن وہب ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”کیا میں اہل جنت کے بارے میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور ضعیف شخص جنتی ہے کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے، کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سرکش، بد دماغ اور متکبر شخص جہنمی ہے۔“  
یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ عتق کا مطلب سخت مزاج اور الگ تھلک رہنے والا شخص ہے۔

لفظ جواظ کا مطلب وہ موٹا تازہ شخص ہے جس کی چال میں تکبر پایا جاتا ہو ایک قول کے مطابق اس سے مراد چھوٹے قد کا بڑے پیٹ والا شخص مراد ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ شخص ہے جو مال جمع کرتا ہو اور کسی کو دیتا نہ ہو۔

**4833** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعظَرِي جَوَاطٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَاعٍ مَنَاعٍ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ الْمَعْلُوبُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ . الْجَعظَرِيُّ يَفْتَحُ الْجِيبَ وَيَسْتَكَانُ الْعَيْنَ الْمُهِمَلَةَ وَيَفْتَحُ الطَّاءَ الْمُعْجَمَةَ قَالَ ابْنُ فَارَسٍ هُوَ الْمُنْتَفَخُ بِمَا لَيْسَ عِنْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اہل جہنم میں ہر بد مزاج، متکبر شخص، جو مال جمع کرتا ہو اور دیتا بالکل نہ ہو وہ شامل ہیں (جبکہ) اہل جنت میں کمزور اور مغلوب لوگ ہوں گے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ جعظری اس کے بارے میں ابن فارس یہ کہتے ہیں یہ وہ شخص ہے کہ جو اس چیز کے حوالے سے پھولا ہوا ہو جو اس کے پاس نہ ہو۔

**4834** - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ لَا أَخْبِرُكُمْ بِشَرِّ عِبَادِ اللَّهِ الْفُظَّ الْمُسْتَكْبِرِ إِلَّا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ الضُّعِيفِ الْمُسْتَضْعَفِ ذُو الطَّمَرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اِقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَه . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ رَوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ

الطمر بگسر الطاء هُوَ الثوب الخلق

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے سب سے زیادہ برے بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو سخت مزاج اور متکبر ہو اور کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بہتر بندوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو کمزور ہو جس نے عام کی چادریں پہنی ہوئی ہوں اور اس کی پروہ نہ کی جاتی ہو، لیکن اگر وہ اللہ کے نام پر کوئی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔  
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف محمد بن جابر کا معاملہ مختلف ہے۔

لفظ الطمر اس سے مراد پرانا کپڑا ہے۔

**4835** - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخْبِرُكُمْ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ رَجُلٌ ضَعِيفٌ مُسْتَضْعَفٌ ذُو طَمَرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اِقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَه

وَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَرَوَاهُ إِسْنَادُهُ مُتَّحَجٌّ بِهِمْ إِلَى الصَّحِيحِ إِلَّا سُؤْدَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

رواہ ابن ماجہ ورواہ اسنادہ صحیح بہم یہی اسناد میں ہے۔  
 حضرت معاویہ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ  
 کمزور اور ضعیف شخص جس نے پرانی چادریں پہنی ہوئی ہوں اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو لیکن اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ  
 تعالیٰ اسے پوری کروادے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کی سند کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے، صرف سوید بن عبدالعزیز کا معاملہ مختلف ہے۔

معاملہ مختلف ہے۔  
**4836** - وَعَنْ سِرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا  
 سِرَاقَةَ لَا تُخْبِرُكَ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمَا أَهْلُ النَّارِ فَكُلُّ جَعْفَرِي جَوَاطِ  
 مُسْتَكْبِرٍ وَأَمَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَالضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوبُونَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✽ ✽ حضرت سراقہ بن مالک بن جھشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں اہل جنت اور جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے، تو ہر بد مزاج، بد دماغ، متکبر شخص جہنمی ہے، اور جہاں تک اہل جنت کا تعلق ہے، تو ہر کمزور اور مغلوب شخص جنتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے، اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4837 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ  
وَالنَّارَ فَقَالَتِ النَّارُ لِلْجِبَارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فِي ضِعْفَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَمَسَاكِينِهِمْ فَقَضَى اللَّهُ  
بَيْنَهُمَا إِنَّكَ الْجَنَّةُ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ وَإِنَّكَ النَّارُ عَذَابِي أَعْدَبُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ وَلِكُلِّكُمَا عَلَيَّ  
مَلُؤُهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

\*\*\* حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہو گئی تو جہنم نے کہا: میرے اندر جبار اور متکبر لوگ آئیں گے جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور غریب مسلمان آئیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا کہ تم جنت ہو جو میری رحمت ہے میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور تم جہنم ہو جو میرا عذاب ہے اور میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرتا میرے ذمہ ہے۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4838 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلَ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ بَعُوضَةٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیمت کے دن ایک مونا تازہ بڑا آدمی آئے گا، لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن چھبر کے پر جتنا بھی نہیں ہوگا۔“  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4839** - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأَيْتُ فِي هَذَا قَالِ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللَّهِ حَرَىٰ إِنْ خُطِبَ أَنْ يَنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يَشْفَعَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ

هَذَا آخَرِي إِنْ خُطِبَ أَنْ لَا يَنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يَشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يَسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مَلَأِ الْأَرْضَ مِثْلَ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے دریافت کیا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس شخص نے کہا: یہ لوگوں کے معززین میں سے ایک ہے اللہ کی قسم یہ اس بات کے لائق ہے کہ اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر ایک اور شخص گزرا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ غریب مسلمان ہے یہ اس بات کے لائق ہے کہ اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے تو اس کی شادی نہ کروائی جائے اور اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ ہو اور اگر یہ کوئی بات کہے تو اس کی بات کو سنا نہ جائے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب) اُس (امیر) کے جیسے اتنے افراد سے زیادہ بہتر ہے جو پوری دنیا کو بھر دیں۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**4840** - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغَنَى قُلْتَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ الْغَنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ هَلْ تَعْرِفُ فَلَنَا قُلْتَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَكَيْفَ تَرَاهُ أَوْ تَرَاهُ قُلْتَ إِذَا سَأَلَ أُعْطِيَ وَإِذَا حَضَرَ أَدْخِلَ قَالَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ فَلَنَا قُلْتَ لَا وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا زَالَ يَجْلِيهِ وَيُنْعِتُهُ حَتَّى عَرَفْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ عَرَفْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَكَيْفَ تَرَاهُ أَوْ تَرَاهُ قُلْتَ هُوَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ هُوَ خَيْرٌ مِنْ طَلَاعِ الْأَرْضِ مِنَ الْآخِرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا يُعْطَى مِنْ بَعْضِ مَا يُعْطَى الْآخِرِ فَقَالَ إِذَا أُعْطِيَ خَيْرًا فَهُوَ أَهْلُهُ وَإِذَا صَرَفَ عَنْهُ فَقَدْ أُعْطِيَ حَسَنَةً. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُخْتَصَرًا وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے ابو ذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا زیادہ ہونا خوشحالی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کی کمی غربت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خوشحالی دل کی خوشحالی ہوتی



ہے اور غربت دل کی غربت ہوتی ہے پھر آپ ﷺ نے مجھ سے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی: وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اگر وہ کچھ مانگے تو اسے دیا جائے جب وہ آجائے تو اسے محفل میں شامل کیا جائے پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا: اور فرمایا: کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں اسے نہیں پہچانتا ہوں پھر نبی اکرم ﷺ مسلسل اس کی شناخت بتاتے رہے یہاں تک کہ مجھے اس کی پہچان ہو گئی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسے پہچان لیا (کہ آپ کس کی بات کر رہے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: وہ ایک غریب آدمی ہے جس کا تعلق اصحاب صفہ سے ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ (غریب) اتنا زیادہ بہتر ہے کہ دوسرے (امیر) جیسے لوگوں سے اگر پوری زمین بھر جائے (تو وہ ان سب سے بہتر ہے) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دوسرے والے (خوشحال شخص) کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سے کچھ اس (غریب) کو کیوں نہیں دے دیا جاتا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اسے کوئی بھلائی دی جاتی ہے تو وہ اس کا اہل ہوتا ہے اور جب اسے کوئی بھلائی نہیں دی جاتی تو اسے نیکی عطا کر دی جاتی ہے۔

یہ روایت امام نسائی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

**4841 -** رَوَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ أَرَفَعَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قُلْتُ هَذَا قَالَ قَالَ لِي انْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَذَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَلَأَ الْأَرْضَ مِثْلَ هَذَا . رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رَوَاهَا مُنْتَخَجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مسجد میں موجود بلند حیثیت کے شخص کا جائزہ لو! میں نے دیکھا تو وہاں ایک شخص موجود تھا جس نے حلہ پہنا ہوا تھا میں نے عرض کی: یہ والا شخص ہے نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم اس بات کا جائزہ لو کہ مسجد میں سب سے کم حیثیت کا مالک کون ہے؟ میں نے وہاں دیکھا کہ وہاں ایک شخص تھا جس نے پرانا لباس پہنا ہوا تھا میں نے عرض کی: یہ والا شخص ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب) شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس (خوشحال شخص) جیسے اتنے افراد سے زیادہ بہتر ہوگا جو پوری زمین کو بھر دیں۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں بھی اسے نقل کیا ہے۔

**4842 -** وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَنْصُرُونَ وَتَرْزُقُونَ إِلَّا بضعفائكم رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَنْصُرُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بضعفائها بدعوتهم وصلاتهم وإخلاصهم

﴿۳۵۱﴾ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خیال ہوا کہ انہیں اپنے سے نیچے والے افراد پر فضیلت حاصل ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اس امت کے کمزور افراد کی وجہ سے ان کی دعاؤں ان کی نماز اور ان کے اخلاق کی وجہ سے اس امت کی مدد کی جاتی ہے۔“

4843 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْغُونِي فِي

ضِعْفَانِكُمْ فَإِنَّمَا تَرْزُقُونَ وَتَنْصَرُونَ بِضِعْفَانِكُمْ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

﴿۳۵۲﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”مجھے اپنے کمزور لوگوں میں شمار کرو کیونکہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد و امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4844 - وَعَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِي أَصْحَابِ الضُّفَّةِ فَلَقَدْ رَأَيْتَنَا وَمَا مِنَّا إِنْسَانٌ

عَلَيْهِ ثَوْبٌ تَامَ وَاحِدُ الْعَرَقِ فِي جُلُودِنَا طَرَقًا مِنَ الْغُبَارِ وَالْوَسْخِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَشْرَ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ شَارَةٌ حَسَنَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ إِلَّا كَلَفْتُهُ نَفْسَهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِكَلَامٍ يَعْلُو كَلَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

عَزَّ وَجَلَّ لَا يَحِبُّ هَذَا وَضَرْبَهُ يَلُودُونَ السِّنْتَهُمُ لِلنَّاسِ لِي الْبَقَرِ بِلِسَانِهَا الْمَرْعَى كَذَلِكَ يَلُودِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

السِّنْتَهُمُ وَوُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ أَحَدُهَا صَحِيحٌ

﴿۳۵۳﴾ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اصحاب صفہ میں شامل تھا مجھے اپنے بارے میں یاد ہے کہ ہم میں

سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کے جسم پر مکمل لباس ہو اور ہمارے جسم پر آنے والے پسینے کے اندر غبار اور میل کچیل مل گیا

ہوتا تھا (ایک مرتبہ) اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب مہاجرین خوشخبری

حاصل کر لیں اسی دوران ایک شخص آیا جس نے عمدہ لباس پہنا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی کلام کرتے تھے وہ شخص یہ کوشش کرتا تھا کہ

اس کا کلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے زیادہ اونچا ہو جب وہ چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں

کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اپنی زبان یوں موڑتے ہیں

جس طرح گائے اپنی زبان چارہ کھاتے ہوئے موڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ جہنم میں ان کی زبانوں اور ان کے چہروں کو اسی طرح

موڑ دے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

4845 - وَعَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا فِي

الضمة وعلی الحوتکبة فقال لو تعلمون ما ادخر لكم ما حزنتم علی ما زوی عنکم ولفتحن علیکم قارس  
والروم . رواه أحمد بإسناد لا بأس به الحوتکبة بحاء مهملة مفتوحة ثم و او ساكنة ثم تاء مشاة فوق قبل  
هی عمة بتعسمها الأعراب یسمونها بهذا الاسم وقيل هو مضاف إلى رجل یسمى حوتکا كان بتعسمها  
والحوتک القصور وقيل هی عمیصة منسوبة إلیه وإلى القصور وهذا اظهر والله أعلم

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس صفہ کے چوترے پر تشریف لائے ہم  
نے چھوٹے سے کپڑے کا عمامہ باندھا ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ بات پتہ چل جائے کہ تمہارے لئے  
کیا چیز تیار کر کے رکھی گئی ہے؟ تو تم اس حوالے سے غمگین نہ ہو کہ جو چیزیں تمہیں ابھی حاصل نہیں ہو رہی ہیں اور غمگین نہ رہو  
لئے قارس اور روم کو فتح کر دیا جائے گا۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لفظ ”حوتکبة“ اس سے مراد وہ عمامہ ہے جسے دیہاتی لوگ باندھا کرتے تھے اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے ایک قول کے مطابق  
اس کی نسبت ایک شخص کی طرف ہے جس کا نام حوتکا تھا وہ یہ عمامہ باندھا کرتا تھا حوتک کا مطلب چھوٹا ہونا ہے ایک قول کے مطابق  
اس سے مراد وہ چادر ہے جو اس شخص کی طرف منسوب تھی یا چھوٹے ہونے کی طرف منسوب ہوتی ہے یہی زیادہ بہتر لگتا ہے باقی اللہ  
بہتر جانتا ہے۔

4846 - وَعَنْ فَضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مِنْ آمَنَ  
بِكَ وَشَهِدَ أَنِّي رَسُولُكَ فَحَبِبَ إِلَيْهِ لِقَاءُكَ وَبَسَّهَلَ عَلَيْهِ قَضَاءُكَ وَأَقْلَلَ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَبِشَهِدِ  
أَنِّي رَسُولُكَ فَلَا تَحِبَّ إِلَيْهِ لِقَاءُكَ وَلَا تَسْهَلْ عَلَيْهِ قَضَاءُكَ وَكَثُرَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا  
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَأَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانٍ فِي الثَّوَابِ وَرَوَاهُ ابْنُ  
مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ عُمَرُو بْنِ غِيلَانَ الثَّقَفِيِّ وَهُوَ مُخْتَلَفٌ فِي صَحْبِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ مِنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَقْلَلَ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَحَبِبَ إِلَيْهِ لِقَاءُكَ وَعَجَلَ  
لَهُ الْقَضَاءَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي وَلَمْ يَصْدَقَنِي وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَكْثَرَ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطْلَعَ  
عَمْرَهُ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے  
نزدیک محبوب کر دینا اور اپنے فیصلے کو اس کے لئے آسان کر دینا اسے دنیا تھوڑی عطا کرنا اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ لائے اور یہ  
گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے نزدیک محبوب نہ کرنا اور اپنے فیصلے کو اس کے لئے آسان نہ  
کرنا اور اسے دنیا بکثرت دے دینا۔“

یہ روایت امام ابن ابی الدین اور امام طبرانی اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ابو شیخ بن حبان نے اسے کتاب  
الثواب میں نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے عمرو بن غیلان ثقفی سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جن کے صحابی ہونے

کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

”اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لے آئے اور میری تصدیق کرے اور وہ یہ بات جان لے کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں وہ حق ہے اور تیری طرف سے آیا ہے تو تو اس کا مال و اولاد تھوڑے کر دینا اور اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے نزدیک محبوب کر دینا اور اس کے بارے میں قضا کے فیصلے کو جلدی کر دینا اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور وہ یہ نہ جانتا کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے تو تو اس کا مال اور اولاد زیادہ کر دینا اور اس کی عمر لمبی کر دینا۔“

**4847** - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَالْمَوْتُ حَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةَ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحَسَابِ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ رَوَاهُ أَحَدُهُمَا مُنْتَجِحٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَمُحَمَّدٌ لَهُ رُؤْيَا وَلَمْ يَصِحْ لَهُ سَمَاعٌ فِيمَا أَرَى وَتَقْدِمُ الْخِلَافُ فِي صَحِيحِهِ فِي بَابِ الرِّيَاءِ وَغَيْرِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو چیزیں ہیں جنہیں انسان ناپسند کرتا ہے موت حالانکہ موت فتنے سے زیادہ بہتر ہے اور وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی کے نتیجے میں حساب بھی کم دینا پڑے گا۔“

یہ روایت امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہوئی ہے تاہم ان کا نبی اکرم ﷺ سے سماع درست نہیں ہے ان کے صحابی ہونے کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جو ریاکاری سے متعلق باب میں اور دیگر مقام پر ہوا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4848** - وَرَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَلَّ مَالُهُ وَكَثُرَتْ عِيَالُهُ وَحَسُنَتْ صَلَاتُهُ وَلَمْ يَغْنَبِ الْمُسْلِمِينَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مَعَى كَهَاتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کا مال کم ہو اور اس کے عیال زیادہ ہوں اس کی نماز عمدہ ہو اور وہ مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا ہو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو وہ اور میں ان دو (انگیوں) کی طرح ہوں گے۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**4849** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبُّ أَشْعَثِ اغْبَرِ مَذْفُوعٌ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کئی ایسے بندے ہیں جو بکھرے ہوئے بالوں کے مالک اور غبار آلود ہوتے ہیں جنہیں دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے (لیکن ان کا عالم یہ ہوتا ہے) کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔



4850 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَبُّ أَشْعَثِ اغْبِرْ ذِي طَمَرٍ مَصْفَحٌ عَنِ أَثْوَابِ النَّاسِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَهُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَوَاهُ الصَّوْحِيحُ إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُوسَى التَّمِيمِيَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”کئی بکھرے ہوئے بالوں والے غبار آلود لوگ جنہوں نے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں لوگوں کے دروازوں سے پرے کر دیا جاتا ہے (ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ) اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف عبد اللہ بن موسیٰ تمیمی کا معاملہ مختلف ہے۔

4851 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَوْ جَاءَ أَحَدُكُمْ بِسَأَلِهِ دِينَارًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَهُ دَرَاهِمًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَهُ فَلَسًا لَمْ يُعْطِهِ فَلَوْ سَأَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ ذِي طَمَرٍ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَهُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ مُنْتَخَبُ بِهِم فِي الصَّوْحِيحِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میری امت میں ایسا فرد بھی ہوگا کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے پاس آ کر وہ ایک دینار مانگے تو اسے نہ ملے اور اگر وہ ایک درہم مانگے تو وہ اسے نہ دیا جائے اگر وہ ایک سکہ مانگے تو وہ اسے نہ دیا جائے لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دے گا وہ پرانے کپڑوں والا فرد ہوگا جس کی پرواہ نہیں کی جاتی ہوگی لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4852 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَغْبَطَ أَوْلِيَانِي عِنْدِي لِمُؤْمِنٍ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَافِضًا فِي النَّاسِ لَا يَشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كِفَالًا فَصَبِرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَفَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ عَجَلْتُ مِنْتَهُ قُلْتُ بَوَاكِيهَ قُلْ تَرَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ثُمَّ قَالَ وَهَذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَ هَذَا فَإِذَا جَعْتَ تَضُرَعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتَ شَكَرْتُكَ وَحَمَدْتُكَ . ثُمَّ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرے ساتھیوں میں سے سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جس کے پاس چیزیں کم ہوں اور نماز میں اس کا حصہ زیادہ ہو وہ اپنے پروردگار کی اچھے طریقے عبادت گزار ہو اور پوشیدہ طور پر بھی اس کا فرمانبردار ہو اور لوگوں کے درمیان چھپ رہتا ہو



الکلیوں کے ذریعے اس کی طرف اشارہ نہ کیا جاتا ہوا ہے بنیادی ضرورت کا رزق مل جاتا ہوا اور وہ اس پر صبر سے کام لیتا ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کسی چیز کو کرید اور فرمایا: اسے موت جلدی آجائے اور اس پر رونے والے کم ہوں اور اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو۔

یہ روایت امام ترمذی نے عبید اللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابو امامہ جسنے نقل کی ہے اور پھر یہ بات نقل کی ہے اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات منقول ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میرے پروردگار نے میرے سامنے یہ پیشکش کی کہ وہ میری خاطر مکہ کے پورے میدان کو سونے کا کردے تو میں نے عرض کی جی نہیں! اے میرے پروردگار! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ایک دن میر ہو کر رہوں اور ایک دن بھوکا رہوں“ (راوی کو شک ہے شاید) ایک دن کی جگہ تین دن کا تذکرہ ہے یا اس کی مانند کچھ اور الفاظ ہیں:

”جب میں بھوکا ہوؤں تو میں تیری بارگاہ میں گریہ و زاری کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میں سیر ہوؤں تو تیرا شکر ادا کروں اور تیری حمد بیان کروں۔“

پھر امام ترمذی نے یہ بات بیان کی: یہ حدیث حسن ہے۔

**4853** - وروی ابن ماجہ وَالْحَاکِمُ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا أَغْطِ النَّاسَ عِنْدِي

وَالْبَاقِي بِنَحْوِهِ - قَالَ الْحَاکِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ كَذَا قَالَ

قَوْلُهُ خَفِيفُ الْحَاذِ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٌ وَذَالٌ مُفْعَمَةٌ مُخَفَّفَةٌ خَفِيفُ الْحَالِ قَلِيلُ الْمَالِ

❀ امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے پہلے والی حدیث نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ شخص ہے۔“ باقی کا حصہ حسب سابق ہے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

متن کے الفاظ ”خفیف الحاذ“ سے مراد وہ شخص ہے جس کی حالت ہلکی پھلکی ہو اور (اس کے پاس) مال کم ہو۔

**4854** - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ مَعَاذًا عِنْدَ قَبْرِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكِي فَقَالَ مَا يَكِيكَ قَالَ حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْسِرُ مِنَ الرِّيَاءِ شَرٌّ وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ

الْأَتْقِيَاءَ الْأَحْفَاءَ الَّذِينَ إِنْ غَابُوا لَمْ يَفْقَدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يَعْرِفُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الدَّجَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ

غِبَاءٍ مَظْلَمَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالْحَاکِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحٌ وَلَا عِلَّةَ لَهُ

قَالَ الْحَافِظُ وَيَأْتِي بِقِيَّةِ أَحَادِيثَ هَذَا الْبَابِ فِي الْبَابِ بَعْدَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

❀ زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے

تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے قریب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے پایا تو دریافت کیا آپ کیوں رورہے ہیں؟

انہوں نے بتایا: ایک حدیث کی وجہ سے جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”معمولی سی ریا کاری بھی شرک ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت

دیتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نیک پرہیزگار اور پوشیدہ رہنے والے لوگوں کو پسند کرتا ہے جب وہ غیر موجود ہوں تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہ ہو اور اگر وہ موجود ہوں تو ان کی شناخت نہ ہو ان کے دل تاریکیوں میں چراغوں کی طرح ہوتے ہیں اور وہ ہر غبار آلود تاریکی سے نکل جاتے ہیں“  
یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ صحیح ہے اس میں کوئی عت نہیں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس باب سے تعلق رکھنے والی باقی احادیث بعد والے باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

### الترغیب فی الزہد فی الدنیا والاكتفاء منها بالقلیل

والترہیب من حبها والتکافر فیہا والتنافس وبعض ما جاء فی عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الماکل والملبس والمشرب ونحو ذلك

دنیا میں زہد اختیار کرنے اور دنیا میں سے تھوڑی سی چیز پر اکتفاء کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور دنیا سے محبت رکھنے اور دنیا میں بکثرت مال حاصل کرنے اور دنیا میں مشغول ہو جانے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز نبی اکرم ﷺ کے کھانے پینے اور اس طرح کے دیگر امور کے بارے میں طرز زندگی کے بارے میں کیا کچھ منقول ہے؟

**4855 -** عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتَهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ أَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يَحِبُّكَ اللَّهُ وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يَحِبُّكَ النَّاسُ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَقَدْ حَسَنَ بَعْضُ مَشَابِيحُنَا إِسْنَادَهُ وَفِيهِ بَعْدُ لِأَنَّهُ مِنْ رِوَايَةِ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ الْأَمْوِيِّ السَّعِيدِيِّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ خَالِدٍ هَذَا قَدْ تَرَكَ وَاتَّهَمَ وَلَمْ أَرِ مِنْ وَثْقِهِ لَكِنْ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ لَامِعَةٌ مِنْ أَنْوَارِ النُّبُوَّةِ وَلَا يَمْنَعُ كَوْنُ رَاوِيهِ ضَعِيفًا أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ وَقَدْ تَابَعَهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمُحَمَّدُ هَذَا قَدْ وَثِقَ عَلَى ضَعْفِهِ وَهُوَ أَصْلَحُ خَالًا مِنْ خَالِدٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

\*\*\* حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کیجئے کہ جب میں وہ عمل کر لوں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت رکھے اور لوگ بھی مجھ سے محبت رکھیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبتی اختیار کرو تو لوگ بھی تم سے محبت رکھیں گے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ہمارے بعض مشائخ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے لیکن یہ بات بعید از امکان ہے کیونکہ یہ روایت خالد بن عمرو قرشی اموی سعیدی نے سفیان ثوری کے حوالے سے ابو حازم کے حوالے سے حضرت سہل بن عمرو سے نقل

کی ہے اور خالد نامی اس راوی کو متروک قرار دیا گیا ہے اور اس پر بہت عائد کی گئی ہے میں نے کسی کو اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے نہیں دیکھا تاہم اس حدیث سے ”نبوت“ کے انوار پھوٹتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور یہ چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی کہ اس کا راوی ایک ضعیف شخص ہے تو یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی ہوگی اس بارے میں محمد بن کثیر صنعانی نے اس کی متابعت کی ہے انہوں نے اسے سفیان ثوری سے نقل کیا ہے محمد نامی اس راوی کو ضعیف ہونے کے باوجود ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے اور یہ خالد کے مقابلے میں زیادہ بہتر حالت کا مالک ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4856** - وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدَهَمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَحِبُّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيَحِبُّهُ النَّاسُ فَقَالَ أَمَّا الْعَمَلُ الَّذِي يَحِبُّكَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَالزَّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَأَمَّا الْعَمَلُ الَّذِي يَحِبُّكَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ مَا فِي يَدَيْكَ مِنَ الْحَطَامِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا هَكَذَا مَعْضَلًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ لَدُنْكَ مُرْسَلًا

ابراہیم بن ادھم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کیجئے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت رکھے اور لوگ بھی اس کی وجہ سے مجھ سے محبت کریں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس عمل کا تعلق ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا تو وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ہے اور جہاں تک اس عمل کا تعلق ہے کہ جس کی وجہ سے لوگ تم سے محبت رکھیں گے تو لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے۔ تم ان کے پاس ہی رہنے دو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسی طرح ”معصل“ روایت کے طور پر نقل کی ہے بعض حضرات نے اسے ان کے ”۱۷۷“ سے منصور کے حوالے سے ربیع بن حراش سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ”ایک شخص آیا“ اس کے بعد راوی نے مرسل روایت ذکر کی ہے۔

**4857** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّهْدُ فِي الدُّنْيَا يَرْبِيهِ الْقَلْبُ وَالْجَسَدُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَاسْنَادُهُ مَقَارِبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا دل اور جسم کو راحت پہنچاتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند مقارب ہے۔

**4858** - وَعَنْ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَزْهَدِ النَّاسِ قَالَ مَنْ لَمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبَلَى وَتَرَكَ فَضْلَ زِينَةِ الدُّنْيَا وَآثَرَ مَا يَبْقَى عَمَى مَا يَمْصِي وَلَمْ يَعْدِ عِدَا فِيْ

أَيَّامِهِ وَعَدَ نَفْسَهُ مِنَ الْمَوْتِ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مُرْسَلًا وَمُسْتَأْنَبِيٌّ لَهُ نَظَائِرُ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو قبر اور بوسیدہ ہونے کو بھولے نہیں دنیا کی زینت میں سے اضافی

چیز کو ترک کر دے اور جو باقی رہ جائے گا وہ اس کو اس چیز پر ترجیح دے جو فنا ہو جائے گی اور وہ آنے والے کمال کی توقع نہ رکھے اور وہ خود کو مرحومین میں شمار کرے۔

یہ روایت امام ابن ابی دنیائے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے موت سے متعلق باب میں اس سے متعلق احادیث آئے ہیں کی اگر اللہ نے چاہا۔

**4839** - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَاجَى مُوسَى بِمِائَةِ أَلْفٍ وَارْبَعِينَ أَلْفَ كَلِمَةٍ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَلَمَّا سَمِعَ مُوسَى كَلَامَ الْأَدْمِيَّتَيْنِ مَقْتَهُمَا لِمَا وَقَعَ فِي مَسَامِعِهِ مِنْ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ فِيمَا نَاجَاهُ رَبُّهُ أَنْ قَالَ يَا مُوسَى إِنَّهُ لَمْ يَتَّصِفْ لِي الْمُتَصَنِّعُونَ بِمِثْلِ الزَّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يَتَّقِرْبِ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَّعَبِدِ إِلَيَّ الْمُتَعَبِدُونَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَتِي قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ الْبَرِّيَّةُ كُلُّهَا وَيَا مَالِكَ يَوْمَ الدِّينِ وَيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ مَاذَا أَعَدَدْتَ لَهُمْ وَمَاذَا جُزِيَّتُهُمْ قَالَ أَمَّا الزَّهَادُ فَيَأْتِي أَسْفَلَ جَنَّتِي يَتَبَوَّؤْنَ مِنْهَا حَيْثُ شَاءُوا وَأَمَّا الْوَرَعُونَ عَمَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ عَبْدٌ إِلَّا نَاقِشُهُ وَلَفْشُهُ إِلَّا الْوَرَعُونَ فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ وَأَجْلِيهِمْ وَأَكْرِمُهُمْ فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَأَمَّا الْبُكَاءُونَ مِنْ خَشْيَتِي فَأُولَئِكَ لَهُمُ الرِّبْقُ الْأَعْلَى لَا يَشَارُكَوْنَ فِيهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعے کلام کیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کا کلام سنا تو انہیں وہ اچھا نہیں لگا کیونکہ ان کی سماعتوں میں پروردگار کا کلام آچکا تھا پروردگار نے ان کے ساتھ جو کلام کیا تھا اس میں یہ بات بھی شامل تھی: اس نے فرمایا:

"اے موسیٰ! لوگ میری خاطر جو کچھ بھی کرتے ہیں (اس سب میں) وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے جیسا کوئی عمل نہیں کریں گے اور قرب حاصل کرنے والے لوگ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتے ہیں وہ پرہیزگاری جیسی کسی چیز پر عمل نہیں کریں گے جو اس چیز سے بچنا ہو جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہے اور عبادت کرنے والے لوگ میری عبادت اس طرح نہیں کریں گے کہ جو میری خشیت کی وجہ سے روئے جیسی کوئی چیز ہو"

حضرت موسیٰ نے عرض کی: اے ساری مخلوق کے پروردگار! اے قیامت کے دن کے مالک! اے جلال اور اکرام والے! تو نے ان لوگوں کے لئے کیا تیار کیا ہے؟ تو انہیں کیا جزا دے گا؟ تو پروردگار نے فرمایا:

جہاں تک دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والوں کا تعلق ہے تو میں انہیں اپنی جنت میں داخل کروں گا وہ اس میں جہاں چاہیں گے وہاں رہیں گے جہاں تک پرہیزگاری اختیار کرنے والے لوگوں کا تعلق ہے جو اس چیز سے بچے رہیں جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر بندے سے میں حساب لوں گا اور تفتیش کروں گا لیکن پرہیزگاری اختیار کرنے والے لوگوں سے میں ایسا نہیں کروں گا کیونکہ مجھے ان سے حیاء آئے گی میں ان کی عزت افزائی کروں گا اور انہیں کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل کروں گا جہاں تک میری خشیت کی وجہ سے

رونے والے لوگوں کا تعلق ہے تو یہ لوگ رفیقِ اعلیٰ میں رہیں گے جہاں ان کے ساتھ کوئی اور نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی اور اصحابی نے نقل کی ہے۔

**4860-** وَرَوَى عَنْ عِمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا

تَزِينُ الْآبَرَارِ فِي الدُّنْيَا بِمِثْلِ الزَّهْدِ فِي الدُّنْيَا - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے جیسی کسی اور چیز سے آراستہ نہیں ہوئے ہوں گے۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

**4861-** وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

رَأَيْتُمْ مِنْ يَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا فَادْنُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ دنیا سے بے رغبت ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ اسے حکمت القاء کی گئی ہوگی۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

**4862-** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ صَلَاحُ أَوَّلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالزَّهَادَةِ

وَالْيَقِينِ وَهَلَاكَ آخِرُهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَجْمَلِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَاسْنَادُهُ مُخْتَمَلٌ لِلتَّحْسِينِ وَمَتْنُهُ غَرِيبٌ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شاید ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد

فرمایا ہے:) ”اس امت کے ابتدائی حصے کی بہتری دنیا سے بے رغبتی اور یقین کی وجہ سے ہوگی اور اس کے آخری حصے کی ہلاکت

سکجوسی اور لمبی زندگی کی توقع کی وجہ سے ہوگی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اسے حسن قرار دیا جائے لیکن اس کا متن

غریب ہے۔

**4863-** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ دَعُوا الدُّنْيَا لِأَهْلِهَا دَعُوا الدُّنْيَا لِأَهْلِهَا

دَعُوا الدُّنْيَا لِأَهْلِهَا مَنْ أَخَذَ مِنَ الدُّنْيَا أَكْثَرَ مِمَّا يَكْفِيهِ أَخَذَ حَتْفَهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَقَالَ لَا يَرْوِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا)

”ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: دنیا کو اہل دنیا کے لئے ترک کر دو دنیا کو اہل دنیا اہل دنیا کے لئے ترک کر دو دنیا کو اہل

دنیا کے لئے ترک کر دو جو شخص دنیا میں سے اپنی بنیادی ضرورت سے زیادہ حاصل کرے گا وہ اپنی خرابی حاصل کرے گا اور اسے اس

کا پتہ بھی نہیں چلے گا۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ

منقول ہے۔



4864 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
حَبْرُ الذِّكْرِ الْخَمِي وَخَبْرُ الرِّزْقِ أَوْ الْعَيْشِ مَا يَكْفِي الشُّكَّ مِنْ ابْنِ وَهْبٍ  
رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالتَّبَهَّقِيُّ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔  
”ذکر میں سب سے بہتر پوشیدہ ذکر ہے اور رزق میں (راوی کہتے ہیں: یا شاید یہ الفاظ ہیں) زندگی میں سب سے بہتر وہ  
چیز ہے جو کفایت کر جائے (یعنی بنیادی ضروریات پوری کر دے)۔“ .... یہ شک ابن وہب نامی راوی کو ہے۔

یہ روایت امام ابو عوانہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے ”ی نقل کی ہے۔“  
4865 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الدُّنْيَا  
حُلُوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مُتَخَلِّفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَتَقْوُوا الدُّنْيَا وَتَقْوُوا النِّسَاءَ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ: فَمَا تَرَكَتْ بَعْدِي فَتْنَةٌ أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ مقرر کرے گا تاکہ اس بات کو واضح کرے کہ تم کیا عمل  
کرتے ہو؟ تو تم لوگ دنیا سے بچ کے رہنا اور تم عورتوں سے بچ کے رہنا۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:  
”میں نے اپنے بعد کوئی ایسی آزمائش نہیں چھوڑی جو مردوں کے لئے خواتین سے زیادہ نقصان دہ ہو۔“

4866 - وَعَنْ عُمَرَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا  
حُلُوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا بَارَكَ اللَّهُ لَهُ فِيهَا وَرَبُّهَا مَتَخَوِضٌ فِي مَالِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

عمرہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”دنیا میٹھی اور سرسبز ہے جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت رکھ دے گا۔  
اور کئی لوگ ہیں جو (دنیا میں) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مال کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور قیامت کے دن انہیں جہنم میں  
نسیب ہوگی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4867 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
الدُّنْيَا حُلُوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا بَارَكَ اللَّهُ لَهُ فِيهَا وَرَبُّهَا مَتَخَوِضٌ فِي مَالِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”دنیا میٹھی اور سرسبز ہے جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت رکھ دے گا۔“



کافی ہے اور اگر تمہیں جانور بھی مل جائے تو کیا کہنے۔

بیر روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4871 - وَعَنْ عَسِيبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِى فِدْعَانِى فَاخْرَجْتِ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِابْنِى بِكَرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فَدَعَاهُ فَاخْرَجَ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَدَعَاهُ فَاخْرَجَ اِلَيْهِ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَصَاحِبِ الْحَائِطِ اطْعِمْنَا فَبَجَاءَ بِعَدَقٍ فَوَضَعَهَا فَاکَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتَسَائُنَ عَنْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ الْعَدَقَ فَضْرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتَّى تَنَاشَرَ الْبُسْرُ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَا لِمَسْؤُولُونَ عَنْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ خَرَقَةٌ كَفَّ بِهَا عَوْرَتُهُ اَوْ كَسْرَةٌ سَدَّ بِهَا جُوعَتُهُ اَوْ جُحْرٌ يَدْخُلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرِّ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ يَثَقَاتُ

✽✽ حضرت عسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت تشریف لائے، آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے مجھے بلایا میں نکل کر آپ ﷺ کے پاس آیا، پھر آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے انہیں بلا لیا، وہ نکل کر باہر آ گئے، پھر آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بلا لیا، وہ نکل کر آپ ﷺ کے پاس آ گئے، نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ نے باغ کے مالک سے کہا: تم ہمیں کھانے کے لئے کچھ دو، وہ انگوروں کا کچھا لے آیا اور آپ ﷺ کے سامنے رکھا، تو نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے انہیں کھانا شروع کیا، پھر اس نے ٹھنڈا پانی منگوایا، تو نبی اکرم ﷺ نے وہ پانی پیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم لوگوں سے اس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا، راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کچھا پکڑا اور اسے زمین پر پھینک دیا، یہاں تک کہ اس کی خشک کھجوریں پھیل گئیں، پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! صرف تین چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جائے گا، کپڑے کا وہ ٹکڑا، جس کے ذریعے آدمی شرم گاہ ڈھانپ لے، روٹی کا وہ ٹکڑا، جس کے ذریعے آدمی اپنی بھوک مٹائے، یا وہ گھر، جس میں آدمی گرمی و سردی میں اندر داخل ہو جائے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4872 - رَعْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَكُنْهُ وَثُوبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَجِلْفٌ الْخَبِزِ وَالْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّاحُهُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ فَضْلٌ عَنْ ظِلِّ بَيْتٍ وَكَسْرِ خَبْزٍ وَثُوبٍ يُوَارِي عَوْرَةَ ابْنِ آدَمَ فَلَيْسَ لِابْنِ آدَمَ فِيهِ حَقٌّ قَالَ الْحَسَنُ فَقُلْتُ لِحُمْرَانٍ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْخُذَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ الْجَمَالُ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنْ الدُّنْيَا تَفَاعَدَتْ بِسِيِّئِ الْجِلْفِ يَكْسُرُ الْجِيمُ وَهُوَ كَوْنُ اللَّامِ بَعْدَهُمَا فَأَنَّ هُوَ غَلِيظُ الْخَبْزِ وَخَشَنُهُ وَقَالَ النَّضَرُ بْنُ شَمِيلٍ هُوَ الْخَبْزُ لَيْسَ مَعَهُ إِدَامٌ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”انسان کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی حق نہیں ہے وہ گھر ہو جو اسے چھپائے وہ لباس ہو جو اس کی شرم گاہ ڈھانپ لے یا موٹی روٹی اور پانی۔“

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر وہ چیز جو گھر کے سائے، روٹی کے ٹکڑے اور انسان کی شرم گاہ کو ڈھانپنے والے کپڑے کے علاوہ ہو تو انسان کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔“

حسن بیان کرتے ہیں: میں نے حمران سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ تو یہ چیزیں حاصل کر لیتے ہیں؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ ایک ایسے صاحب تھے جنہیں اچھی چیزیں پسند آتی ہیں تو انہوں نے کہا: اے ابوسعید! دنیا میرے اندر بسی ہوئی ہے۔ لفظ ”جلف“ کا مطلب موٹی اور سخت روٹی ہے

نضر بن شمس کہتے ہیں: اس سے مراد وہ روٹی ہے جس کے ساتھ سالن موجود نہ ہو۔

**4873 -** وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَلِّي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِي وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَكُنْتُ مِنْ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَيْكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ قَاتِنِي لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَوْقُوفًا

ابو عبد الرحمن بجلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو سنا: اُن سے ایک شخص نے سوال کیا: کیا میں فریب مہاجرین میں سے ایک نہیں ہوں؟ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارا گھر ہے جہاں تم رہائش اختیار کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پھر تم خوشحال لوگوں میں سے ہو؟ اس شخص نے کہا: میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو۔

یہ روایت امام مسلم نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4874 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَظِلِّ الْحَائِطِ وَحَرِّ الْمَاءِ فَضْلٌ يُحَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ يُسَالُ عَنْهُ

رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرَوَاتِهِ ثِقَاتٌ إِلَّا لَيْثَ بْنَ أَبِي سَلِيمٍ وَحَدِيثُهُ جَدِيدٌ فِي الْمَتَابَعَاتِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تہبند دیوار کے سائے اور پانی کے علاوہ جو کوئی چیز اضافی ہو قیامت کے دن بندے کو اس کے بارے میں حساب

دینا پڑے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف لیث بن ابی سلیم کا معاملہ مختلف ہے متابعات میں اس کی

روایت عمدہ شمار ہوتی ہے۔

4875- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ

الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقَالَ لَهُ أَلَمْ أَصْحَ لَكَ جَسْمَكَ وَأَرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

وَرَوَّادُ أَنْسِ حَبْلًا فِي صَبْحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: تمہارا کرم مجھے نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے یہ حساب لیا جائے گا اس سے یہ کہا جائے گا: کیا میں نے تمہیں جسمانی صحت عطا نہیں کی تھی؟ اور میں نے تمہیں ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟“۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4876- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَدْتَ اللِّحَاقَ بِى فَلْيَكْشِكْ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّائِبِ وَرَبَّكَ وَمَجَالَةَ الْآغْيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقْ ثَوْبًا حَتَّى تَرْقِعَهُ

رواہ الترمذی والحاکم والبیہقی من طریقہا وغیرہا کلہم من روایۃ صالح بن حسان وهو منکر الحدیث عن عروۃ عنہا وقال الحاکم صحیح الإسناد وذكره رزین فزاد فیہ: قال عروۃ لما كانت عائشۃ تستجد ثوبا حتى ترقع ثوبها وتنكسه رلقه جاءها يوما من عند معاوية ثمانون ألفا فلما أمسى عندها درهم قالت آتينا جاريتنا فبئلا اشتریت لنا منه لحنما بدرهم قالت لو ذكرتني لفعلت

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو تو دنیا میں سے تمہارے لئے اتنی چیز کفایت کر جائے جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے اور تم خوشحال لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچنا اور کسی بھی کپڑے کو پرانا قرار دے کر (ترک نہ کرنا) جب تک تم اس میں پیوند نہ لگاؤ۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے امام بیہقی نے ان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے ان سب نے اسے صالح بن حسان سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور وہ شخص مکر الحدیث ہے یہ اس کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

”عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک نیا کپڑا نہیں پہنتی تھیں جب تک وہ اس میں پیوند نہیں لگاتی تھیں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسی ہزار (درہم یا دینار) آئے تو شام ہونے تک ان کے پاس ایک درہم بھی نہیں بچا تھا ان کی کنیر نے ان سے کہا: آپ نے ایک درہم کے عوض میں ہمارے لئے گوشت ہی خرید لیا تھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم مجھے یا دلادیتی تو میں ایسا کر لیتی۔“

4877- وَعَنْ أَبِي سَفِينٍ عَنْ أَشْيَاخِهِ قَالَ قَدِمَ سَعْدُ عَلَى سَلْمَانَ يَعُودُهُ قَالَ فَبَكَى فَقَالَ سَعْدُ مَا يَبْكِيكَ يَا

أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَتَوَدَّ عَلَيْهِ الْحَوْضُ وَتَلَفَى أَصْحَابَكَ فَقَالَ مَا أُنْكِي جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ وَلَا حَرَصًا عَلَى الدُّنْيَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ الْيَنَّا



عهدا قال لئن سلفاً أخذكم من الدنيا كزاد الراكب وحولي هذيه الاسود قال وانما حوله اجانة وجفة ومطهرة فقال يا سعد اذكر الله عند هملك اذا همت وعند يدك اذا قسمت وعند حكمك اذا حكمت ورواه الحاکم وقال صحيح الإسناد كذا قال قوله وهذيه الاسود حولي قال أبو عبيد أراد الشخص من المتاع وكل شخص سواد من إنسان أو متاع أو غيره

ابوسفیان نامی راوی نے اپنے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو وہ رونے لگے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ کس بات پر رورہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ آپ سے راضی تھے اور آپ نبی اکرم ﷺ کے حوض پر جائیں گے اور اپنے ساتھیوں سے ملیں گے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں موت کے خوف کی وجہ سے نہیں رورہا اور نہ ہی دنیا کے لالچ کی وجہ سے رورہا ہوں لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا اور فرمایا تھا: دنیا میں سے تم میں سے کسی ایک کا حصہ صرف اتنا ہے جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے اور میرے ارد گرد تو نیچے رکھے ہوئے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: ان کے ارد گرد کپڑے دھونے کا ٹب تھا ایک پیالہ تھا اور دھوکا برتن تھا پھر انہوں نے فرمایا: اے سعد! جب بھی تم کوئی خواہش کرو تو اللہ کو یاد رکھنا اور جب بھی تم کوئی تقسیم کرو اور جب بھی تم کسی چیز کے بارے میں فیصلہ دو (تو ان سب مواقع پر اللہ کو یاد رکھنا)۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے ویسے روایت کے یہ الفاظ: ”میرے ارد گرد یہ ”اسود“ ابو عبید کہتے ہیں: اس سے مراد مختلف قسم کا ساز و سامان ہے ہر چیز ”سود“ شمار ہوتی ہے خواہ اس کا تعلق انسان سے ہو یا سامان سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو۔

**4878 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَرَى سَلْمَانَ فَعَادَهُ سَعْدٌ فَرَأَاهُ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا يَبْكُكَ يَا أَحْمَدُ الْيَسَّ قَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَسَّ قَالَ سَلْمَانُ مَا أَبْكِي وَاحِدَةً مِنَ اثْنَتَيْنِ مَا أَبْكِي ضَنَا عَلَى الدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةَ الْآخِرَةِ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ الْيَسَّ عَهْدًا مَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَيْتَ قَالَ وَمَا عَهْدُ الْيَسَّ قَالَ عَهْدُ الْيَسَّ أَنَّهُ يَكْفِي أَحَدُكُمْ مِثْلَ زَادِ الرَّائِكِبِ وَلَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَيْتَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا سَعْدُ فَاتَّقِ اللَّهَ عِنْدَ حَكْمِكَ إِذَا حَكَمْتَ وَعِنْدَ قِسْمِكَ إِذَا قَسَمْتَ وَعِنْدَ هَمْلِكَ إِذَا هَمَمْتَ قَالَ ثَابِتٌ فَبَلَغَنِي أَنَّهُ مَا تَرَكَ إِلَّا بَضْعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا مَعَ نَفِيقَةٍ كَانَتْ عِنْدَهُ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ اِخْتَجَ بِهِمُ الشَّيْخَانِ إِلَّا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ فَاحْتَجَّ بِهِ مُسْلِمٌ وَحَدَّثَهُ قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ جَاءَ فِي صَحِيحِ ابْنِ حِبَّانَ أَنَّ مَالَ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جُمِعَ قَبْلَ خَمْسَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا وَفِي الطَّبْرَانِيِّ أَنَّ مَتَاعَ سَلْمَانَ بَاعَ قَبْلَ أَرْبَعَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَيَّأَتِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تو انہیں روتا ہوا پایا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے میرے بھائی! آپ کیوں رورہے ہیں؟ کیا آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نہیں رہے ہیں؟ کیا ایسا نہیں ہے کیا ویسا نہیں ہے؟ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو چیزوں میں سے کسی

ہر منہ و ہر لب (م) ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

ایک چیز کی وجہ سے نہیں دور ہاں تو میں دنیا کے لالچ کی وجہ سے دور ہاں اور نہ ہی آخرت کو ناپسند کرنے کی وجہ سے دور ہاں لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ میں اسے پورا نہیں کر رہا۔ حضرت عہد دینے والے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ سے کیا عہد لیا تھا؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ”تم میں سے کسی شخص کے لئے اچھی چیز کفایت کر جائے گی جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے“ اور اپنے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے تو اسے سہرا اب تم فیصلہ دیتے ہوئے جب فیصلہ دو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور جب تقسیم کرتے ہوئے تقسیم کرو اور جب بھی تم کسی کام کا ارادہ کرو (تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا)۔“

۱۱۔ بت نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے ترکے میں ہیں سے کچھ زیادہ درہم چھوڑے تھے اور تھوڑا سا وہ خرچ تھا جو ان کے پاس تھا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں شیخین نے ان سے استدلال کیا ہے صرف جعفر بن سیمان کا معاملہ مختلف ہے صرف امام مسلم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صحیح ابن حبان نے میں یہ بات مذکور ہے:

”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا جب تمام مال جمع کیا گیا تو وہ پندرہ درہم تک پہنچا تھا۔“

طبرانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان فروخت کیا گیا تو وہ چودہ درہم کا تھا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا اگر اللہ نے چاہا۔

4879 - رَعْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بَعَثَ بِجَنَّتِيهَا مَلَكًا يَنَادِيَانِ بِسَمْعَانَ أَهْلِي الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَيَّ رَبُّكُمْ فَإِنَّ مَا قُلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَى .

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثٍ تَقْدِيمَ وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب بھی سورج نکلتا ہے تو اس کے پہلو میں دو فرشتے نکلتے ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں وہ اعلان زمین پر موجود ہر چیز سنتی ہے صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں وہ فرشتے کہتے ہیں: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آ جاؤ کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے وہ اُس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔“

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے جو اس سے پہلے گز چکی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4880 - وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَيَّ رَبُّكُمْ فَإِنَّ مَا قُلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هُمَا نَجْدَانِ نَجْدٌ خَيْرٌ وَنَجْدٌ شَرٌّ فَمَا جَعَلَ نَجْدَ الشَّرِّ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنْ نَجْدِ الْخَيْرِ

النجد هنا الطريق ومنه لربك تعالى وهدينا النجدين (اللهم) أي الطريقين طريق الخير وطريق الشر.  
رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح والمعاني وقال صحيح على شرط مسلم

امام طبرانی نے فضالہ کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آ جاؤ“ کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے یہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل  
کر دے اے لوگو! دوسم کے راستے ہوتے ہیں نیکی کا راستہ ہے اور برائی کا راستہ ہے تو برائی کے راستے کو تمہارے لئے بھلائی کے  
راستے سے زیادہ پسندیدہ قرار نہیں دیا گیا ہے۔“

لفظ نجد کا مطلب یہاں راستہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”اور ہم نے اس کی دو راستوں کی رہنمائی کی“

اس سے مراد دو طریقے ہیں بھلائی کا طریقہ اور برائی کا طریقہ۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں  
یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4881 - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ هَدَى لِلْإِسْلَامِ  
وَتَمَّانَ عِشَهُ كِفَافًا وَقِنَعًا

حضرت فضالہ بن عبید بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہو جائے اس کی زندگی کی بنیادی ضروریات پوری ہوں اور وہ  
قناعت اختیار کرے۔“

4883 - وَرَوَى أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانٍ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ عَنْ مَعِينِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ سَمِعَ مَا الْكَفَافِ مِنَ  
الرِّزْقِ قَالَ شَبِعَ يَوْمٌ وَجُوعَ يَوْمٌ

ابو الشیخ بن حبان نے کتاب ”الثواب“ میں سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے سوال  
کیا گیا بنیادی ضرورت کے رزق سے مراد کیا ہے انہوں نے جواب دیا: ایک دن سیر ہو کر کھانا اور ایک دن بھوکے رہنا۔

4884 - وَعَنْ نَقَادَةَ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ  
يَسْتَمْنَحُهُ نَاقَةً فَرَدَّه ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى رَجُلٍ آخَرَ يَسْتَمْنَحُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ بِنَاقَةٍ فَلَمَّا أَبْصَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهَا وَفِي مَنْ بَعَثَ بِهَا

قال نقادة فقلتُ لرسول الله صلى الله عليه وسلم وفيمن جاء بها قال وفيمن جاء بها ثم أمر بها  
فحلبت فدرت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم أكثر مال فلان للمانع الأول واجعل رزق فلان  
يومًا بيوم للذي بعث بالناقة - رواه ابن ماجه بإسناد حسن

حضرت نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا آپ ﷺ نے اس سے  
اونٹنی طلب کی وہ اس نے نہیں دی پھر آپ ﷺ نے مجھے ایک اور شخص کی طرف بھیجا آپ ﷺ نے اس سے بھی اونٹنی طلب کی

تو اس شخص نے اونٹنی بھجوا دی جب نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کو دیکھا تو دعا کی: اے اللہ! اس اونٹنی اور جس شخص نے اسے بھیجا ہے اس میں برکت ڈال دے حضرت نقادہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (اپنی دعا میں) اس کو بھی شامل کریں جو اس کو ملے کے آیا ہے نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: جو اس کو ملے کر آیا ہے اس میں بھی برکت ڈال دے پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس اونٹنی کا دودھ دو لیا گیا تو وہ کافی زیادہ تھا تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! فلاں شخص کے مال کو زیادہ کر دے یہ دعا آپ ﷺ نے اس شخص کے لئے کی جس نے اونٹنی نہیں دی تھی (جبکہ دوسرے شخص کے لیے آپ ﷺ نے یہ دعا کی: اور فلاں شخص کو ایک دن رزق عطا فرما اور ایک دن عطانہ فرما یہ دعا اس کے لئے تھی جس نے اونٹنی بھیجی تھی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4885 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ

اجْعَلْ رِزْقِي آلَ مُحَمَّدٍ قَوْتًا - وَفِي رِوَايَةٍ كُفَّافًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اے اللہ! محمد کے گھروالوں کا رزق بنیادی ضرورت جتنا کر دے“ ایک روایت میں لفظ ”کفاف“ نقل ہوا ہے (جس

کا مفہوم یہی ہے)۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4886 - وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَنِيٍّ

وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أَوْتِيَ مِنَ الدُّنْيَا قَوْتًا - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر خوشحال اور غریب شخص قیامت کے دن یہ آرزو کرے گا کہ اسے دنیا میں سے بنیادی ضرورت کے مطابق عطا کیا گیا ہوتا“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4887 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَ

أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَتْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَرْجِعُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اس کے اہل خانہ اس کا مال اور اس کا عمل دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک باقی رہ

4885 - کتاب الزكاة باب في الكفاح والقناعة - حديث: 1811 صحيح ابن حبان - كتاب

التاريخ ذكر سوان المصطفى صلى الله عليه وسلم ربه جل وعلا أن - حديث: 6434 صحيح ابن ماجه - كتاب الزكاة باب القناعة

- حديث: 4137 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزكاة ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم بحسب السطوح - ما ذكر عن جيبا

صلى الله عليه وسلم في الزهد - حديث: 33710 السنن الكبرى للنسائي - سورة السجدة سورة ليله على

حديث: 11383 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة جامع أبواب صفة الصلاة - باب الدليل على أن أروحه صلى الله

عليه وسلم من أهل - حديث: 2668 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9563 مسند أبي علي

السوملي - مسند أبي هريرة - حديث: 5967 تعقب البيهقي - فصل في زهد النبي صلى الله عليه وسلم وصبره على

جاتی ہے اس کے اہل خانہ اور اس کا مال لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4888** - وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا أَمَةٍ إِلَّا وَلَهُ ثَلَاثُ أَخْلَاءَ فَمَنْ خَلِيلٌ يَقُولُ أَنَا مَعَكَ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَذَلِكَ مَالُهُ وَخَلِيلٌ يَقُولُ أَنَا مَعَكَ فَإِذَا أَتَيْتَ بَابَ الْمَمْلُوكِ تَرَكَتْكَ فَذَلِكَ خِدْمَتُهُ وَأَهْلُهُ وَخَلِيلٌ يَقُولُ أَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَحَيْثُ خَرَجْتَ فَذَلِكَ عَمَلُهُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ أَحَدُهُمَا صَحِيحٌ وَرَوَاهُ فِي الْأَوْسَطِ وَلَفِظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الرَّجُلِ وَمَثَلُ الْمَوْتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ أَخْلَاءَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ هَذَا مَالِي فَخُذْ مِنْهُ مَا شِئْتَ وَأَعْطِ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا مَعَكَ أَخْدُمُكَ فَإِذَا مِتَ تَرَكَتْكَ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا مَعَكَ أَدْخُلُ مَعَكَ وَأَخْرُجُ مَعَكَ إِنْ مِتَ وَإِنْ حَيَّيْتَ فَأَمَّا الَّذِي قَالَ هَذَا مَالِي فَخُذْ مِنْهُ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَهُوَ مَالُهُ وَالْآخَرُ عَشِيرَتُهُ وَالْآخَرُ عَمَلُهُ يَدْخُلُ مَعَهُ وَيَخْرُجُ مَعَهُ حَيْثُ كَانَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر بندے اور ہر کنیز کے تین ساتھی ہوتے ہیں ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا تمہاری مرضی ہے جو تم حاصل کرو تمہاری مرضی ہے جو تم چھوڑ دو یہ اس کا مال ہے ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا جب تم بادشاہ کے دروازے پر آؤ گے (یعنی مرجاؤ گے) تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا یہ اس کے خدمت گزار اور اہل خانہ ہیں اور ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا جہاں بھی تم داخل ہو گے اور جہاں سے بھی تم نکلو گے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مختلف سندوں کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے انہوں نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اور موت کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص کے تین دوست ہوں ان میں سے ایک یہ کہے: یہ میرا مال ہے تم اس میں سے جو چاہو حاصل کر لو جو چاہو عطا کر دو جو چاہو ترک کر دو دوسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا میں تمہاری خدمت کروں گا جب تم مرجاؤ گے تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا اور تیسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا تمہارے ساتھ داخل ہوؤں گا تمہارے ساتھ نکلوں گا خواہ تم مرجاؤ خواہ تم زندہ رہو تو جس شخص نے یہ کہا تھا: یہ میرا مال ہے تم اس میں سے جو چاہو حاصل کر لو اور جو چاہو چھوڑ دو تو اس سے مراد آدمی کا مال ہے اور دوسری چیز سے مراد آدمی کے رشتے دار ہیں اور تیسری چیز سے مراد آدمی کا عمل ہے کہ جو آدمی کے ساتھ داخل ہو گا اور اس کے ساتھ ہی نکلے گا خواہ آدمی جہاں کہیں بھی ہو۔“

**4889** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَمَالِهِ وَأَهْلِهِ وَعَمَلِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ إِخْوَةٍ أَوْ ثَلَاثَةِ أَصْحَابٍ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَنَا مَعَكَ حَيَاتِكَ فَإِذَا مِتَ فَلَسْتُ بِمِنْكَ وَلَسْتُ مِنِّي وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا مَعَكَ حَيَا وَمَيَّتَا رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”انسان اس کے مال اس کے اہل خانہ اور اس کے عمل کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جس کے تین بھائی ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): تین ساتھی ہوں ان میں سے ایک یہ کہے: میں تمہاری زندگی میں تمہارے ساتھ رہوں گا جب تم مر گئے تو میرا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تمہارا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں رہے گا دوسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا لیکن جب تم اس درخت تک پہنچ جاؤ گے تو میرا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تمہارا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تیسرا یہ کہے: میں زندگی اور موت ہر حال میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4890 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي وَمَالِي وَأَنْتَ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْسَى أَوْ لَبَسَ فَأَهْلَى أَوْ أُعْطِيَ فَأَفْسَى مَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بندہ کہتا ہے: میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال میں تین چیزیں ہیں جسے وہ کھا کر فنا کر دے یا پہن کر بوسیدہ کر دے یا دے کر محفوظ کر لے اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ رخصت ہونے والا ہے جسے وہ لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4891 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمِيتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَلْبِيتُ أَوْ لَبِيتُ فَأَلْبِيتُ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَانِيُّ وَتَقَدَّمَتْ أَحَادِيثٌ مِنْ هَذَا النَّوعِ فِي الصَّدَقَةِ وَلِیَ الْإِنْفَاقِ

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت سورہ تکاثر کی تلاوت کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: انسان کہتا ہے: میرا مال میرا مال اے انسان! تمہارے مال میں سے تمہارا حصہ صرف وہ چیز ہے جسے تم کھا کے فنا کر دیا پہن کر بوسیدہ کر دیا صدقہ کر کے آگے بھیج دو۔“

یہ روایت امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے اس نوعیت سے متعلق دیگر احادیث پہلے گزر چکی ہیں جو صدقہ کرنے اور خرچ کرنے سے متعلق باب میں گزری ہیں۔

4892 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ وَالنَّاسِ كَنَفْتِيهِ قَمَرٌ بِجَدَى أَسْكَ مِيتَ فِتَاوَلَهُ بِأَذْنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيْكُمْ يَحِبُّ أَنْ هَذَا بِدَرَاهِمَ فَقَالُوا مَا نَحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتَحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَانَ عَيًّا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسْكَ فَكَيْفَ وَهُوَ مِيتٌ فَقَالَ وَاللَّهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

قَوْلُهُ كَنَفْتِيهِ أَيْ عَنْ جَانِبِهِ وَالْأَسْكَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَالْيَتِينِ الْمُهْمَلَةِ أَيْضًا وَتَشْدِيدِ الْكَافِ هُوَ الصَّغِيرُ

الأذن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر بازار سے ہوا، آپ ﷺ کے دونوں طرف لوگ موجود تھے، آپ ﷺ کا گزر بکری کے بچے کے پاس سے ہوا، جس کے کان چھوٹے تھے وہ مردہ پڑا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس کے کان پکڑے اور دریافت کیا، تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا؟ کہ ایک درہم کے عوض میں اسے حاصل کر لے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم یہ بات پسند نہیں کریں گے کہ ہمیں یہ کسی بھی چیز کے عوض میں ملے، ہم نے اس کا کیا کرنا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات پسند کرو گے کہ تمہیں یہ مل جائے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا تو بھی اس میں عیب موجود ہوتا تھا، کیونکہ اس کے کان چھوٹے ہیں، جبکہ اب تو یہ مردہ ہے، تو اب اس کا کیا ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ بے حیثیت ہے، جتنا تمہارے نزدیک یہ (بکری کا مردہ بچہ) بے حیثیت ہے۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ کنفتیہ سے مراد اس کے دونوں اطراف لفظ اسک سے مراد چھوٹے کان ہیں۔

**4893 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ قَدْ أَلْقَاهَا أَهْلُهَا فَقَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک مردار بکری کے پاس سے ہوا، جسے اس کے مالکان نے کہیں ڈال دیا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ بے حیثیت ہے، جتنی یہ (بکری) اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے۔ یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**4894 -** وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَمْنَةٍ قَوْمٍ فِيهَا سَخْلَةٌ مَيْتَةٌ فَقَالَ مَا لَأَهْلِهَا فِيهَا حَاجَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنَّا لَأَهْلِهَا فِيهَا حَاجَةٌ مَا نَبْذُوهَا فَقَالَ وَاللَّهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ السَخْلَةِ عَلَى أَهْلِهَا فَلَا أَلْفِينَهَا أَهْلَكَ أَحَدًا مِنْكُمْ

رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر من حدیث ابن عمر بنحوہ ورواہما ثقات ورواہ أحمد من حدیث ابی ہریرۃ ولفظہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بسخلة جرباء قد أخرجها أهلها فقال أترون هذه هينة على أهلها قالوا نعم يا رسول الله قال الدنيا أهون على الله من هذه على أهلها

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک قوم کے کچرے کے پاس سے ہوا، تو وہاں ایک مردہ جانور پڑا ہوا تھا، آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے مالکان کو اس کی ضرورت نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر اس کے مالکان کو اس کی ضرورت ہوتی تو وہ اسے یوں نہ پھینکتے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اللہ کی قسم دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے، جتنی یہ اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے، تو میں اس دنیا کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ تم میں سے کسی ایک کو ہلاکت کا شکار کر دے۔“

یہ روایت امام بزار نے، امام طبرانی نے، مجمل کبیر میں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی

ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں اسے امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عارش زدہ بکری کے پاس سے ہوا جسے اس کے مالکان نے باہر نکال دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو؟ کہ یہ اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے جتنی یہ (بکری) اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے۔“

**4885** - وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبْرَانِيِّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا نَعُوهُ وَوَزَادَ فِيهِ وَلَوْ كَانَتْ تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ لَمْ يُعْطَلَهَا إِلَّا لِأَوْلِيَائِهِ وَاحِبَابِهِ مِنْ خَلْقِهِ

الدمنة يَكْسِرُ الدَّالَ هِيَ مُجْتَمَعُ الدَّمَنِ وَهُوَ السَّرَجِينُ الْمَلْبَدُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ وَالسَّخْلَةُ الْأَنْثَى مِنْ وَلَدِ الضَّانِ وَقَوْلُهُ: فَلَا الْفِيْنَهَا بِالْفَاءِ وَتَشْدِيدُ النُّونِ أَيْ فَلَا أَجْدَنَهَا

❀ امام طبرانی کی ایک روایت جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اس میں بھی اس کی مانند مذکور ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

”اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک رائی کے دانے کے وزن جتنی ہوتی تو اللہ تعالیٰ دنیا اپنی مخلوق میں سے اپنے اولیاء اور اپنے محبوب بندوں کو ہی دیتا“

لفظ دمنہ سے مراد وہ گندگی ہے جو ایک دوسرے کے اوپر پڑی ہوئی ہو لفظ سخلہ سے مراد بھیڑ ہے متن کے یہ الفاظ فلا الفینہا یعنی میں اس کو ہرگز نہ پاؤں۔

**4886** - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ‘مچھر کے پر کے برابر حیثیت رکھتی ہوتی تو وہ دنیا میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**4887** - وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ قَوْمٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمُ الْكُمُ طَعَامٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلَكُمْ شَرَابٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَتَبَرُّدٌ لَهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنْ مَعَادُهُمَا كَمَعَادِ الدُّنْيَا يَقُومُ أَخَذَكُمْ إِلَى خَلْفِ بَيْتِهِ فَيَمْسِكُ أَنْفَهُ مِنْ نَسْتِهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاتُهُ مُنْتَحَجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس پینے

کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اسے ٹھنڈا کر سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کا انجام وہی ہے جو دنیا کا انجام ہوگا تم میں سے کوئی ایک شخص اٹھ کر اپنے گھر کے پیچھے جاتا ہے اور اس کی بوکی وجہ سے اپنے ناک کو پکڑ لیتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

**4898** - وَعَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهْ يَا ضَحَّاكُ

مَا طَعَمَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللُّحْمَ وَاللَّبَنَ قَالَ ثُمَّ يَصِيرُ إِلَى مَاذَا قَالَ إِلَى مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى ضَرْبٌ مَا يَخْرُجُ مِنْ ابْنِ آدَمَ مَثَلًا لِلدُّنْيَا

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ بْنُ جَدْعَانَ

حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ضحاک! تمہاری خوراک کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! گوشت اور دودھ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کیا بن جاتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہی جو آپ جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان میں سے جو کچھ نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال کے طور پر بنایا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف علی بن زید بن جدعان کا معاملہ مختلف ہے۔

**4899** - وَعَنْ أَبِي بَنْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَطْعَمَ ابْنِ آدَمَ جَعَلَ

مَثَلًا لِلدُّنْيَا وَإِنْ قَزَحَهُ وَمَلَحَهُ فَانْظُرْ إِلَى مَا يَصِيرُ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ قَوْلُهُ قَزَحَهُ بِتَشْدِيدِ الزَّايِ هُوَ مِنَ الْقَزْحِ وَهُوَ التَّابِلُ يُقَالُ قَزَحْتَ الْقَدْرَ إِذَا طَرَحْتَ فِيهَا الْأَبْزَارَ وَمَلَحَهُ بِتَخْفِيفِ اللَّامِ مَعْرُوفٌ

حضرت ابی بندہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”انسان کے کھانے کو دنیا کے لئے مثال بنایا گیا ہے کہ وہ کتنا خوش ذائقہ اور نمکین ہوتا ہے اور پھر دیکھو کہ وہ کیا بن جاتا ہے؟“

یہ روایت عبد اللہ بن احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ قزحہ اس میں ’زپر شدہ‘ اور لفظ قزح سے ماخوذ ہے اس سے مراد مصالحہ در ہونا ہے کہا جاتا

ہے قزحت القدر جب آپ اس میں مرج مصالحہ وغیرہ ڈال دیں لفظ ملحہ سے مراد (اس کا نمکین ہونا ہے)۔

**4900** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الدُّنْيَا

مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذَكَرَ اللَّهُ وَمَا وَآلَاهُ وَعَالَمٌ أَوْ مَتَعَمٌ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "دنیا ملعونہ ہے اور اس میں جو کچھ بھی موجود ہے وہ ملعون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس ذکر کو کرنے والا عالم اور معلم (یعنی ان چار افراد) کا معاملہ مختلف ہے۔"

یہ روایت امام ابن ماجہ امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔  
**4901** - وَعَنْ الْمَسْوُودِ أَحْمَى بْنِ لَهْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْإِسْرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَضْبَعَهُ هَذِهِ فِي الْيَمِّ وَأَشَارَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بِالسَّبَابَةِ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت مسوود بن مجذوم کا تعلق بنو قریظہ سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت وہ ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں داخل کرے۔ یہاں پر یحییٰ بن یحییٰ نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔ اور پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ وہ کیا چیز لے کر واپس آئی ہے (یعنی اس انگلی پر کتنی پانی لگا ہے؟)"۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4902** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدَّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخُمَيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخَطَ تَعَسَّ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شَيْكَ فَلَا انْتَفَشَ طُوبَى لِعَبْدٍ أَخَذَ بَعْنَانَ فُرسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسَهُ مَغْبِرَةً قَدَمَاهُ وَإِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ وَإِنْ امْتَاذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يَشْفَعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَتَقَدَّمَ مَعَ شَرْحِ غَرِيْبِهِ فِي الرِّبَاطِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "دینار کا بندہ، درہم کا بندہ، کھڑے کا بندہ، برباد ہو جائے کہ اگر اسے کچھ دیدیا جائے تو وہ راضی ہو جاتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے وہ برباد ہو جائے اور زسوا ہو جائے اگر اسے کانٹا لگے تو وہ نہ ٹکے اور اس بندے کے لئے مبارک باد ہے جو اللہ کی راہ میں جانے کے لئے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ لیتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اس کے پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں اگر وہ پہریداری کر رہا ہو تو وہ پہریداری کرتا ہے اور اگر وہ ہراول دستے میں ہو تو ہراول دستے میں رہتا ہے اور اگر وہ اندر آنے کی اجازت مانگے تو اسے اجازت نہیں ملتی اور اگر وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی۔"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے پہریداری سے متعلق باب میں اس کے غریب الفاظ کی شرح گزر چکی ہے۔  
**4903** - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضْرَبَ بِأَخْرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ أَخْرَتَهُ أَضْرَبَ بِدُنْيَاهُ فَاتَّبَعُوا مَا يَتَّبِعُ عَلَى مَا يَفْنَى رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الزَّهْدِ وَغَيْرُهُمْ مِنْ رِوَايَةِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا قَالَ الْحَافِظُ الْمُطَّلِبُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي مُوسَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ



حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص دنیا کو پسند کرتا ہے وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے اور جو شخص آخرت کو پسند کرتا ہے وہ دنیا کا نقصان کرتا ہے تو جو چیز باقی رہ جائے گی تم اسے اس چیز پر ترجیح دو جو فنا ہو جائے گی۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں امام حاکم نے امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے ان سب نے اسے مطلب بن عبد اللہ بن حطب کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مطلب نامی راوی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**4904 -** وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُلُوهُ الدُّنْيَا مَرَّةٌ الْآخِرَةُ وَحُلُوهُ الدُّنْيَا حُلُوهُ الْآخِرَةِ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: اے اشعر قبیلے کے گروہ! موجود فرد غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4905 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشْرَبَ حُبَّ الدُّنْيَا الشَّاطِطُ مِنْهَا بِثَلَاثِ شَقَاءٍ لَا يَنْفَعُ عَنْهُ وَحَرَصَ لَا يَبْلُغُ غِنَاهُ وَآمَلَ لَا يَبْلُغُ مَنَافَاهُ فَالِدُنْيَا طَالِبَةٌ وَمَطْلُوبَةٌ لَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَتْهُ الْآخِرَةُ حَتَّى يُذْرِكَهُ الْمَوْتُ فَيَأْخُذَهُ وَمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفَى مِنْهَا رِزْقَهُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کو دنیا کی محبت دے دی جائے تو اس کے ساتھ اسے تین بد نصیبیاں دے دی جاتی ہیں اس کی پریشانی اور حرص ختم نہیں ہوتی اسے خوشحالی نصیب نہیں ہوتی اور اس کی توقع پوری نہیں ہوتی اور وہ اپنی منزل تک نہیں پہنچ پاتا کیونکہ دنیا طلب کرنے والی بھی ہے اور مطلوب بھی ہے جو شخص دنیا طلب کرتا ہے اسے آخرت طلب کرتی ہے یہاں تک کہ موت اس شخص تک آتی ہے اور اسے پکڑ لیتی ہے اور جو شخص آخرت طلب کرتا ہے اسے دنیا طلب کرتی ہے یہاں تک کہ وہ شخص دنیا میں سے پُر رزق پورا وصول کر لیتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4906 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَضَى الْأَمْرَ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (مَرْيَمَ) - قَالَ فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَهُوَ فِي مُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ فِي آخِرِ حَدِيثٍ يَأْتِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)  
”جب معاملے کا فیصلہ ہوگا اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے اور وہ ایمان نہیں لائیں گے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا کے بارے میں ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اسی مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں منقول ہے جو آگے چل کر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

**4907 -** وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَنْبَانِ جَانَعَانِ

أَرْسَلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَادَ لَهَا مِنْ حَرَصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو بھوکے بھیرے کو اگر بکریوں پر چھوڑ دیا جائے تو وہ اتنا نقصان نہیں کریں گے جتنا مال اور شرف کی خواہش آدمی کے دین کو خراب کرتی ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے یہ امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4908 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَنْبَانِ ضَارِبَانِ

جَانَعَانِ بَاتَا فِي زُرْبَةٍ غَنَمٍ أَغْفَلَهَا أَهْلُهَا يَفْتَرِمَانِ وَيَا كِلَانِ بِأَسْرَعٍ فِيهَا لَسَادًا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو بَعْلَى بَنَحْوِهِ وَاسْنَادُهُمَا جَيِّدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو بھوکے بھیرے اگر بکریوں کے ریوڑ کے درمیان رات بسر کریں اور ان (بکریوں) کے مالکان ان سے غافل ہوں تو وہ جتنی چیر پھاڑ کریں گے اور جتنی تیزی سے ان بکریوں کو کھائیں گے اس سے زیادہ خرابی مال اور شرف کی محبت مسلمان شخص کے دین میں پیدا کرتی ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابو یعلیٰ نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

**4909 -** وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَنْبَانِ ضَارِبَانِ فِي

حَظِيرَةٍ يَأْكِلَانِ وَيُفْسِدَانِ بِأَضْرَفِيهَا مِنْ حُبِّ الشَّرَفِ وَحُبِّ الْمَالِ فِي دِينِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

رَوَاهُ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو بھوکے بھیرے کسی ریوڑ میں گھس کر کھاتے ہیں اور جو خرابی پیدا کرتے ہیں وہ اتنی نقصان دہ نہیں ہوتی جتنی مال کی محبت مسلمان شخص کے دین کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4910 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الرَّهْدِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”مرفوع“ حدیث منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر کوئی شخص پانی میں چلا ہوا جائے تو کیا اس کے پاؤں گیلیے ہوں گے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جی نہیں (یعنی گیلیے ہوں گے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا والے شخص کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ وہ گناہوں سے سلامت نہیں رہتا۔“

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

**4911 -** وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمِّيِّ الْمَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَوَائِحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ہر امت کی ایک مخصوص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**4912 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَارٌ مِنْ لَا دَارَ لَهَا وَلَهَا يَجْمَعُ مِنْ لَا عَقْلَ لَهَا . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَزَادَ وَمَالٌ مِنْ لَا مَالَ لَهُ وَاسْنَادُهُمَا جَيِّدٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”دنیا اس شخص کا گھر ہوگی جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کو وہ شخص جمع کرے گا جس میں عقل نہ ہو۔“

یہ روایت امام احمد امام بیہقی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ”یہ اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو۔“

ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

**4913 -** وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاهُ اللَّهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهَا رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ وَفِي إِسْنَادِهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَشْعَثِ ثِقَةٌ وَفِيهِ كَلَامٌ قَرِيبٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اُسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص مکمل طور پر دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے

دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام ابو شیخ نے کتاب الثواب میں حسن بصری کی حضرت عمران بن ہاشم سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن اصف ہے جو ثقہ ہے تاہم اس کے بارے میں کچھ کلام بھی کیا گیا ہے۔

**4914 -** وَذُوِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ وَهَمَّهُ الدُّنْيَا فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَمَنْ أُعْطِيَ الدُّنْيَا مِنْ نَفْسِهِ طَائِعًا غَيْرَ مَكْرَهٍ فَلَيْسَ مِنَّا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَتَقْدِمُ فِي الْعَدْلِ حَدِيثُ أَبِي الدَّحْدَاحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ: وَمَنْ كَانَتْ هَمَّتُهُ الدُّنْيَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ جَوَارِي قَائِنِي بَعَثَتْ بِخَرَابِ الدُّنْيَا وَلَمْ أَبْعَثْ بِعَمَارَتِهَا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کی توجہ کا تمام تر مرکز دنیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی حیثیت کا، ملک نہیں ہوتا اور جو شخص اپنی مرضی سے کسی زبردستی کے بغیر اپنے آپ کو ذلت پہنچاتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس سے پہلے عدل سے متعلق باب میں حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے:

”جس کی توجہ کا مرکز دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس پر میرا پڑوس حرام قرار دیدے گا“ کیونکہ مجھے دنیا کی خرابی کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے مجھے اس کی آباد کاری کے ہمراہ مبعوث نہیں کیا گیا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4915 -** وَذُوِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصْبَحَ خَزِينًا

عَلَى الدُّنْيَا أَصْبَحَ سَاخِطًا عَلَى رَبِّهِ تَعَالَى وَمَنْ أَصْبَحَ يَشْكُو مُصِيبَةَ نَزَلَتْ بِهِ فَإِنَّمَا يَشْكُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ تَضَعُضَعَ لَعِينِي لَيْنًا مِمَّا فِي يَدَيْهِ أَسْخَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أُعْطِيَ الْقُرْآنَ قَدْ خَلَّ النَّارَ فَلْيَبْعِدْهُ اللَّهُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ وَمَنْ قَعَدَ أَوْ جَلَسَ إِلَيَّ غَنِي فَتَضَعُضَعْ لَهُ لِدُنْيَا تَصِيْبِهِ ذَهَبَ ثَلَاثًا دِينَهِ وَدَخَلَ النَّارَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا کے حوالے سے غمگین ہو تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوتا ہے اور جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ سامنے آنے والی کسی مصیبت کا شکوہ کر رہا ہو تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے شکایت کر رہا ہوتا ہے اور جو شخص کسی خوشحال شخص کے سامنے چا پلوسی کرتا ہے تا کہ اس سے کوئی چیز حاصل کر لے وہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے جس شخص کو قرآن کا علم دیا جائے اور وہ پھر بھی جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو مزید دور کر دے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اسے ابو شیخ نے کتاب الثواب میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”جو شخص کسی خوشحال شخص کے پاس بیٹھے اور اس کے سامنے اس سے کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے چا پلوسی

کرے تو اس کا شخص دو تہائی دین رخصت ہو جاتا ہے اور وہ شخص جہنم میں داخل ہوگا۔

**4918** - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ قَابَتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ سَمِعَ مَقَالَتِي حَتَّى يَسْلُمَهَا غَيْرَهُ ثَلَاثَ لَا يَغْلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصْحُ لَأَمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَاللِّزُومُ لَجَمَاعَتِهِمْ فَإِنْ دَعَاءُ هُمْ يُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ إِنَّهُ مَنْ تَكُنَ الدُّنْيَا نَيْتَهُ يَجْعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَيَشْتَتِ عَلَيْهِ ضِيعَتَهُ وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كَتَبَ لَهُ وَمَنْ تَكُنَ الْآخِرَةُ نَيْتَهُ يَجْعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَيَكْفِيهِ ضِيعَتَهُ وَتَأْتِيهِ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَتَقَدَّمَ لَفْظُهُ وَشَرَحَ غَرِيبَهُ فِي الْفَرَاغِ لِلْعِبَادَةِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَتَقَدَّمَ لَفْظُهُ فِي مَسَامِعِ الْحَدِيثِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو میری بات سنتا ہے اور اس کی دوسرے تک تبلیغ کر دیتا ہے، تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں کسی مسلمان کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا، عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا، مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا، کیونکہ ان کی دعا غیر موجود افراد تک محیط ہوتی ہے، جس شخص کی نیت دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت، اس شخص کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اس کے معاملات بکھیر دے گا اور دنیا میں سے اس کے پاس صرف اتنی ہی دنیا آئے گی جو اس کے نصیب میں لکھی گئی ہوگی اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کی طرف آئے گی۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے الفاظ اور اس کے غریب الفاظ کی شرح عبادت کے لئے فارغ ہونے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اس حدیث کے الفاظ سماع کرنے سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

**4917** - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَنَعَرُضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظْنَكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبَشِّرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى أَنْ تَبْسُطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بَسَطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتَهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین

بھیجے تاکہ وہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لائیں تو وہ بحرین سے مال لے کر آئے جب انصار نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز میں زیادہ تعداد میں شریک ہوئے جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی تو وہ



نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئے نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں ملاحظہ کیا تو آپ ﷺ مسکرا دیئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ تم نے یہ بات سن لی ہے کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آیا ہے ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم خوشخبری حاصل کرو اور اس چیز کی توقع رکھو جو تمہیں خوش کرے گی اللہ کی قسم تم لوگوں کے بارے میں مجھے غربت کا اندیشہ نہیں ہے مجھے اندیشہ یہ ہے کہ دنیا تم پر پھیلا دی جائے گی جس طرح وہ تم سے پہلے والے لوگوں پر پھیلا دی گئی تھی اور تم لوگ اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے جس طرح وہ لوگ اس کی طرف راغب ہو گئے تھے اور پھر وہ تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گی جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4918 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمُ الْفَقْرَ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمُ التَّكَاثُرَ وَمَا أَخْشَى عَلَيْكُمُ الْخَطَا وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمُ التَّعَمُّدَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ مُنْتَجِعٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے تم لوگوں کے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں کثرت کا اندیشہ ہے مجھے تمہارے بارے میں غلطي (سے کیے جانے والے گناہوں) کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں جان بوجھ کر کیے جانے والے کاموں کا اندیشہ ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**4919 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجَاءُ بَابُنْ آدَمَ كَأَنَّهُ بَدْجٌ فَيُوقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَعْطَيْتَكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ لَهُ يَا رَبِّ جَمَعْتَهُ وَثَمَرْتَهُ فَنَرَكْتَهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ فَيَقُولُ لَهُ آيْنَ مَا قَدِمْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتَهُ وَثَمَرْتَهُ فَنَرَكْتَهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يَقْدَمْ خَيْرًا فَيَمْضِي بِهِ إِلَى النَّارِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ الْمَعْنَى رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ وَقَالَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ

قَوْلِهِ الْبَدْجُ بَسَاءٌ مُوَحَّدَةٌ مَفْتُوحَةٌ ثُمَّ ذَالٌ مُعْجَمَةٌ مَائِكَةٌ وَجِيمٌ هُوَ وَلَدُ الصَّانِ وَشَبَّهِ بِهِ مَنْ كَانَ هَذَا عَمَلُهُ لَمَّا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الصَّغَارِ وَالذَّلِّ وَالْحَقَارَةِ وَالضَّعْفِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”انسان کو لایا جائے گا وہ بھیڑ کے بچے کی طرح ہوگا اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میں نے تمہیں عطا کیا، بہت کچھ دیا، تم پر نعمتیں کی تھیں، تو تم نے کیا کیا؟ وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اور اس کا پھل کھایا اور پھر جتنا تھا اس سے زیادہ کر کے اسے چھوڑ آیا، تو مجھے واپس بھیج دے، میں اسے تیرے پاس لے

آتا ہوں تو پروردگار اس سے فرمائے گا: وہ کہاں ہے جو تم نے آگے بھیجا تھا؟ تو یہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اس کا پھل کھایا اور پھر اسے پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑ آیا تو مجھے واپس کر دے میں اسے تیرے پاس لے آتا ہوں جب وہ بندہ کوئی بھلائی پیش نہیں کر سکے گا تو اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے اسماعیل بن مسلم کے حوالے سے نقل کی ہے جو کہی ہے انہوں نے اس کے حوالے سے حسن بصری اور قتادہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: کئی حضرات نے اسے حسن بصری سے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

لفظ بندہ کا مطلب: بھیڑ کا بچہ ہے آدمی کو اس کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ جس شخص کا عمل یہ ہوگا قیامت کے دن وہ ذلیل، حقیر اور کمزور ہوگا۔

**4920 -** وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ أَصْحَابُهُ فَقَالَ الْفَقْرُ تَخَافُونَ أَوْ الْعُوزُ أَمْ تَهْمُكُمْ الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ فَاتِحٌ عَلَيْكُمْ فَارِسَ وَالرُّومَ وَتَنْصِبُ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صَبَا حَتَّى لَا يَزِيغَكُمْ بَعْدَ أَنْ زَغَمْتُمْ إِلَّا هِيَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ بَقِيَّةٌ . الْعُوزُ يَفْتَحُ الْعَيْنَ وَالْوَاوُ هُوَ الْحَاجَةُ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں غربت اور حاجت مندی کا اندیشہ ہے؟ یا تمہاری توجہ کا مرکز دنیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فارس اور روم کو تمہارے لئے فتح کر دے گا اور دنیا تمہارے اوپر انڈیل دی جائے گی یہاں تک کہ بعد میں تم لوگوں کو بھٹکانے والی چیز صرف یہی (دنیا) ہوگی۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی بقیہ ہے۔

لفظ ”عوز“ کا مطلب حاجت ہے۔

**4921 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَدُوُّكَ الَّذِي إِنْ قَتَلْتَهُ كَانَ لَكَ نُورٌ وَإِنْ قَتَلْتَ دَخَلْتَ الْجَنَّةَ وَلَكِنْ أَعْدَى عَدُوُّكَ وَلَدُكَ الَّذِي خَرَجَ مِنْ صُلْبِكَ ثُمَّ أَعْدَى عَدُوُّكَ الَّذِي مَلَكَ يَمِينِكَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تمہارا (اصل) دشمن وہ نہیں ہے کہ جسے تم قتل کر دو تو یہ چیز تمہارے لئے نور کا باعث ہو اور اگر وہ تمہیں قتل کر دے تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ بلکہ تمہارا سب سے بڑا دشمن تمہاری اولاد ہے جو تمہاری پشت سے نکلی ہے اور پھر تمہارا سب سے بڑا دشمن تمہارا مال ہے جس کے تمہارے ہاتھ مالک ہوتے ہیں۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4922 -** وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّيْطَانُ لَعْنَهُ اللَّهُ لَنْ يَسْلَمَ مِنْهُ صَاحِبُ الْعَالِ مَنْ أَخَذَ ثَلَاثَ أَغْدُو عَلَيْهِ بَهَنَ وَأَرْوَحَ أَخَذَهُ مِنْ غَيْرِ حَلَةٍ وَانْفَاقَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَأَحْبَبَهُ إِلَيْهِ فَيَمْنَعُهُ مِنْ حَقِّهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”شیطان اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے وہ یہ کہتا ہے: مالدار شخص مجھ سے نہیں بچ سکے گا تم میں سے کوئی ایک صورت

ضرور ہوگی، میں صبح و شام اس کے پاس مال لے کے آؤں گا اور وہ ناجائز طریقے سے اس مال کو حاصل کرے گا یا پھر وہ اسے ناجائز طور پر خرچ کرے گا یا پھر میں اس مال کو اس کے نزدیک محبوب کردوں گا اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرے گا۔  
یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4923-** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُعْطَى النَّاسَ عَطَاءَ هُمْ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ الْفِ دِرْهَمَ ثُمَّ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا أَهْلُكَ مَنْ كَانَ قَبْلُكُمْ الدِّينَارَ وَالْدِرْهَمَ وَهُمَا مَهْلِكَاكُمْ - رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کی تنخواہیں دے رہے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا انہوں نے اسے ایک ہزار درہم دیے پھر یہ بات بتائی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”تم سے پہلے لوگوں کو درہم و دینار نے ہلاکت کا شکار کر دیا تھا تو یہ دونوں تم لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کر سکتے ہیں“  
یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4924-** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْأَغْنِيَاءَ وَالنِّسَاءَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو میں نے اہل جنت کی اکثریت غریب لوگوں کی پائی اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اہل جہنم کی اکثریت خوشحال لوگوں اور خواتین کی پائی۔“ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔  
**4925-** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنِّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي حَدِيثٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ کے ارد گرد ہم بھی بیٹھ گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی زیب و زینت کو تمہارے لئے کھول دے گا۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

**4926-** وَعَنْ أَبِي سِنَانٍ الدَّوْلِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَأَرْسَلَ عُمَرَ إِلَى سَفْطِ أَبِي بَهٍ مِنْ قَلْعَةِ الْعِرَاقِ فَكَانَ فِيهِ خَاتَمٌ فَأَخَذَهُ بَعْضُ بَنِيهِ فَأَدْخَلَهُ فِي فِيهِ فَاَنْتَزَعَهُ عُمَرُ مِنْهُ ثُمَّ بَكَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ لَمْ تَبْكِي وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَأَظْهَرَكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَأَقْرَبَكَ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَفْتَحُ الدُّنْيَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا أَلْقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَشْفَقُ مِنْ ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبُزَارِيُّ وَأَبُو يَعْلَى

اللفظ بسین مہملۃ وفاء مفتوحین ہو شئیء کالقفة أو کالجوالق

ابوستان دؤلی بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت ان کے پاس مہاجرین اولین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صندوق منگوا لیا جسے عراق کے قلعے سے لایا گیا تھا تو اس میں ایک انگوٹھی موجود تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے نے اسے پکڑ لیا اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ چھڑائی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگے جو لوگ ان کے پاس موجود تھے انہوں نے دریافت کیا آپ کیوں رورہے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح نصیب کر دی ہے اور آپ کو آپ کے دشمن پر غلبہ عطا کر دیا ہے اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دی ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا:

”دنیا جب بھی کسی شخص کے لئے کشادہ کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے ان لوگوں کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیتا ہے۔“

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اور مجھے ان کے بارے میں اس حوالے سے اندیشہ ہے۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے۔

لفظ سفظ یہ ایک چیز ہوتی ہے جو صندوق کی مانند ہوتی ہے۔

4927 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ لَهُ

جَفَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضَّبْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ ذَلِكَ أَخَوْفَ عَلَيْكُمْ حِينَ تَصْبِ عَلَى كُمْ الدُّنْيَا صَبَابًا فَيَأْتِي أَمِيئِي لَا تَلْبِسُ الدَّهَبَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ زَرٍّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ رَوَاهُ الصَّحِيحُ

الضبع بضاد مُعْجَمَةٌ مَفْتُوحَةٌ وَبَاءٌ مُوَحَّدَةٌ مَضْمُومَةٌ هِيَ السَّيِّئَةُ الْمَجْدُبَةُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اسی دوران ایک دیہاتی وہاں

آکر کھڑا ہوا جس کے مزاج میں سختی پائی جاتی تھی اس نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں قحط سالی کے موقع پر کھانا کھائیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کے علاوہ چیز کے بارے میں تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ ہے کہ تم پر دنیا کو انڈیل دیا جائے گا اے کاش! میری امت سونا نہ پہنے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے امام احمد کے راوی صحیح کے راوی ہیں

لفظ ضبع کا مطلب قحط سالی والا سال ہے۔

4928 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَفْتَنَةُ

السَّرَّاءِ أَخَوْفَ عَلَيْكُمْ مِنْ فِتْنَةِ الضَّرَاءِ إِنَّكُمْ ابْتَلَيْتُمْ بِفِتْنَةِ الضَّرَاءِ فَصَبِرْتُمْ وَإِنَّ الدُّنْيَا حُلُوهُ خَصْرَةٍ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ زَرٍّ وَفِيهِ رَأْوٍ لَمْ يَسْمُ وَبَقِيَّةُ رَوَاتِهِ رَوَاهُ الصَّحِيحُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے تمہارے بارے میں تنگی کے فتنے کی بہ نسبت خوشحالی کے فتنے کے حوالے سے زیادہ اندیشہ ہے اگر تم لوگ تنگی کے فتنے



کی آزمائش میں مبتلا ہوئے تو تم صبر سے کام لے لو گے دنیا میٹھی اور سرسبز ہے۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی ایسا ہے جس نام بیان نہیں ہوا اس کے باقی راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**4929 -** وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةٍ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا يَسْرُنِي أَنْ عِنْدِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَنْهُ ثَلَاثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَارَ فَقَالَ إِنْ أَكْثَرِينَ هُمْ الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمَنْ خَلْفَهُ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحَ حَتَّى آتِيكَ... الْحَدِيثُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَفِي لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَ أَنْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا أَتِي وَأَمِي مِنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمَنْ خَلْفَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ... الْحَدِيثُ

وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ مُخْتَصِرًا: الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَكَسِبَهُ مِنْ طِب

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین پر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا، اُحد پہاڑ ہمارے سامنے آیا گیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر اس پر تین دن گزر جائیں اور پھر ان میں سے ایک دینار بھی میرے پاس نہ بچ جائے، البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے جسے میں نے کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھا ہو، میں یہ کروں گا کہ اللہ کے بندوں میں (اس سارے سونے کو) اس طرح اور اس طرح اور اس طرح (تقسیم کر دوں گا) آپ ﷺ نے دائیں طرف اور بائیں طرف پیچھے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

پھر نبی اکرم ﷺ چتے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے (کثرت رکھنے والے) لوگ آخرت میں (اجر و ثواب کے حوالے سے) قلت والے ہوں گے، البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرتا ہے، یعنی اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف اور پیچھے (خرچ کرتا ہے) اور ایسے لوگ کم ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہنا، ہلنا نہیں، جب تک میں تمہارے پاس نہیں آتا“..... الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے، روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں، اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے، امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، جب آپ ﷺ نے مجھے ملاحظہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے کا شکار ہونے والے ہیں، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں آیا اور آ کے بیٹھ گیا، اُنٹھنے سے پہلے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان



ہوں وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جن کے پاس (دنیا میں) مال زیادہ ہوتا ہے البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرتا ہے یعنی اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں (خرچ کرتا ہے) اور ایسے لوگ کم ہیں“ الحدیث۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں):

”(دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت والے لوگ قیامت کے دن نچلے طبقے کے ہوں گے البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اس طرح اور اس طرح (اللہ کی راہ میں خرچ کرے) اور اس کی کمائی پاکیزہ (یعنی حلال) ہو۔“

**4930** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَخْلٍ لِبَعْضِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْكَ الْمَكْشُورُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى يَكْفِيَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَمَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ... الْحَدِيثُ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَابْنُ مَاجَةَ يَنْحُوهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ایک باغ میں چلتا ہوا جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اے ابو ہریرہ! کثرت والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اس طرح اس طرح اور اس طرح کرے یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی یعنی کہ وہ دونوں ہاتھ بھر کر دائیں طرف بائیں طرف آگے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں“..... الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور ان کے راوی ثقہ ہیں امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**4931** - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخُنُ الْأَخْرُونَ الْأُولُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ أَكْثَرِينَ هُمْ الْأَسْفَلُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَمَنْ خَلْفَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَيَحْتَى بِثَوْبِهِ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِخْتِصَارٍ وَقَالَ فِي أَوَّلِهِ وَبَلِّ لِلْمُشْرِكِينَ

قَالَ الْحَافِظُ وَفِي هَذَا الْمَعْنَى أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ تَدُورُ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى اخْتِصَرْنَا هَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہم (دنیا میں) بعد والے ہیں اور قیامت کے دن پہلے ہوں گے اور (قیامت کے دن) کثرت والے لوگ نیچے والے طبقے میں ہوں گے البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اس طرح اور اس طرح کرے یعنی اپنے دائیں طرف بائیں طرف پیچھے اور آگے خرچ کرے وہ اپنے کپڑے میں بھر کر (چیزیں خرچ کرے)۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اے امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”مشرکین کے لئے بربادی ہے۔“

حافظ بیان کرتے ہیں: اس مفہوم کی احادیث بہت زیادہ ہیں جن سب کا مرکزی مضمون یہی ہے تو ہم نے انہیں اختصار کے

ساتھ نقل کر دیا ہے۔

**4932** - وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ عَنِّي أَوْ سَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ أَشَعَثَ شَاخِبٌ مَشْمُرٌ لَمْ يَضَعْ لَبَنَةً عَلَى لَبَنَةٍ وَلَا قَصَبَةً عَلَى قَصَبَةٍ رَفَعَ لَهُ عِلْمٌ فَشَمِرَ إِلَيْهِ الْيَوْمَ الْمَضْمَارُ وَغَدَا السَّبَاقُ وَالْغَايَةُ الْجَنَّةُ أَوْ النَّارُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص میرے بارے میں دریافت کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ وہ مجھے دیکھے تو اسے بکھرے ہوئے بالوں والے اس شخص کو دیکھ لینا چاہیے جس کی رنگت تبدیل ہو چکی ہو اور وہ کمرہمت باندھے ہوئے ہو اس نے کسی اینٹ پر اینٹ نہ رکھی ہو کالے پر کالانہ رکھا ہو (یعنی گھر تعمیر نہ کیا ہو) جب اس کے لئے علم بلند کیا جائے تو وہ پائینے اوپر کر کے اس کی طرف دوڑ پڑے آج کا دن تیاری کا دن ہیڑ اور کل کا دن آخری حد تک پہنچنے کا ہے تو (آدمی کا انجام) یا جنت ہوگی یا جہنم ہوگی۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4933** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلُوا الدُّخُولَ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ فَإِنَّهُ أَخْرَجِي أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”خوشحال لوگوں کے پاس کم چایا کرو کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہوگا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کم تر نہیں سمجھو۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

فصل:

**4934** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعَا حَتَّى قَبِضَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کی آل نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔

**4935** - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو حَازِمٍ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِأَصْبُعِهِ مَرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعَا مِنْ خَبْزٍ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابو حازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے کئی مرتبہ اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے نبی اکرم ﷺ نے دنیا سے رخصت ہو جانے تک کبھی بھی مسلسل تین دن تک گندم کی روٹی نہیں کھائی۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4928-** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ اللَّيَالِيِ الْمَتَابَةِ وَأَهْلُهُ طَارِبًا لَا يَجِدُونَ عِشَاءً وَإِنَّمَا كَانَ أَكْثَرُ خَبْزِهِمُ الشَّعِيرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل خانہ مسلسل چند راتیں ایسی حالت میں بھی گزار دیتے تھے کہ انہیں رات کا کھانا نہیں ملتا تھا اور ان کی روٹی زیادہ تر جو کی بنی ہوئی ہوتی تھی۔ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**4937-** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ مِنْ خَبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَئِذٍ مُتَتَابِعِينَ حَتَّى لَبِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ --- رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں نے نبی اکرم ﷺ کے وصال تک کبھی بھی جو کی روٹی مسلسل سیر ہو کر نہیں کھائی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4938-** وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خَبْزِ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے کبھی بھی ایک ہی دن میں دو مرتبہ سیر ہو کر روٹی اور زیتون کا تیل نہیں کھایا۔

**4939-** وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ مَسْرُوقٌ دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ فَقَالَتْ مَا أَشْبِعُ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بِكَبْتٍ قُلْتُ لَمْ قَالَتْ أَذْكَرُ الْحَالِ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ مَا شَبِعَ مِنْ خَبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ

امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمایا: کتنی میرے کرنے والی صورت حال ہے؟ اگر میں رونا چاہوں تو رو بھی سکتی ہوں میں نے دریافت کیا وہ کیوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے وہ حالت یاد آگئی جس حالت میں نبی اکرم ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تھے اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت سیر ہو کر نہیں کھایا۔“

**4940-** وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ مُتَوَالِيَةٍ وَلَوْ شِئْنَا لَشَبَعْنَا وَلَكِنَّهُ كَانَ يُؤَثِّرُ عَلَى نَفْسِهِ

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا اگر ہم چاہتے تو سیر ہو سکتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ ایسا سے کام لیتے تھے۔

**4841-** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ لَقِيتُمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَاولت النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كسرة من عجز شعير فقال لها هذا أول طعام أكله أبوك منذ ثلاثة أيام

رواه أحمد والطبرانی وزاد: فقال ما عليه فقالت قرص خبزته فلم تطب نفسي حتى أتيتك بهذه الكسرة۔ فقال فذكره۔ رواهما إلفات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو کی روٹی کا ٹکڑا نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ وہ پہلا کھانا ہے جو تمہارے باپ نے تین دن میں کھایا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: روٹی کا ٹکڑا ہے مجھے اس وقت تک تس نہیں ہوئی جب تک میں یہ ٹکڑا لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں نہیں آگئی۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے یہی حدیث ذکر کی ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

**4842-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ سَخَنَ فَأَكَلَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٍ سَخَنَ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا

رواه ابن ماجه بإسناد حسن والبيهقي بإسناد صحيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس سخن (نامی کھانا) لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے میرے پیٹ میں اتنے عرصے کے بعد سخن (نامی یہ مخصوص قسم کا کھانا) داخل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4843-** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ بَعْضُ حِطَّانِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَ يُلْقِطُ مِنَ التَّمْرِ وَيَأْكُلُ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ مَا لَكَ لَا تَأْكُلُ قُلْتَ لَا أَشْتَهِي بِمَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَلَكِنِّي أَشْتَهِي وَهَذِهِ صَبْحَ رَابِعَةٍ مُنْذُ لَمْ أَذُقْ طَعَامًا وَكُؤُسْتُ لَدَعَوَاتِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَعْطَانِي مِثْلَ مَلِكٍ كَسْرَى وَقَبْصَرٍ فَكَيْفَ بَكَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يَخْبَثُونَ رِزْقَ سَنَتِهِمْ وَيَضَعِفُ الْيَقِينَ فَوَاللَّهِ مَا بَرَحْنَا حَتَّى نَزَلَتْ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (العنكبوت)۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ لَمْ يَأْمُرْنِي بِكُنْزِ الدُّنْيَا وَلَا بِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ فَعَرُ كُنْزِ دُنْيَا يُرِيدُ بِهَا حَيَاةً بَاقِيَةً فَإِنَّ الْحَيَاةَ بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا وَاتَّيَّ لَا أَكْزُرُ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا أَحْبَابًا رِزْقًا لَغْدٍ۔ رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانٍ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ ہم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے نبی اکرم ﷺ کھجوریں چن چن کر کھانے لگے آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابن عمر! کیا بات ہے تم کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اس کی خواہش نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لیکن مجھے اس کی خواہش

محسوس ہو رہی ہے کیونکہ یہ چوتھا دن ہے میں نے کچھ نہیں کھایا اگر میں چاہوں تو میں اپنے پروردگار سے دعا کروں اور وہ مجھے کسریٰ اور قیصر کی سی بادشاہی عطا کر دے اے ابن عمر! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم ایسے لوگوں کے درمیان باقی رہ جاؤ گے جو اپنا سال بھر کا رزق سنبھال کر رکھیں گے اور ان کا یقین کمزور ہوگا راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! کچھ ہی دیر بعد یہ آیت نازل ہوگئی۔

”کتنے ہی جانور ایسے ہیں؟ جو اپنا رزق نہیں اٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ (انہیں) رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی رزق عطا کرتا ہے اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کے خزانے یا نفسانی خواہشات کی پیروی کا حکم نہیں دیا ہے جو شخص دنیا میں خزانہ بنائے گا اور وہ اس کے ذریعے باقی رہ جانے والی زندگی کا ارادہ رکھے گا تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے خبردار! میں دینا یاد رہم کا خزانہ نہیں بناؤں گا اور نہ ہی کل کے لئے سنبھال کے رکھوں گا۔

یہ روایت امام ابو شیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

**4944** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءً مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلَكِنْ أَشْبِعَ يَوْمًا وَأَجُوعَ يَوْمًا وَقَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَ هَذَا فَإِذَا جَعَت تَضَرَّعَتْ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتَ شَكَرْتُكَ وَحَمَدْتُكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرے پروردگار نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ میرے لئے مکہ کی پوری وادی کو سونے کا بنادے تو میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! بلکہ میں ایک دن سیر ہو کے رہوں گا اور ایک دن بھوکا رہوں گا یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ یا اس کے آس پاس ارشاد فرمائی اور یہ فرمایا:

”جب میں بھوکا ہوؤں گا تو میں تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کروں گا اور تجھے یاد کروں گا اور جب میں سیر ہوؤں گا تو تیرا شکر ادا کروں گا اور تیری حمد بیان کروں گا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے عبید اللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

**4945** - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبِعْ هُوَ وَلَا أَهْلُهُ مِنْ خَبْزِ الشَّعِيرِ . رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے حالانکہ آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اہل خانہ نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4946** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَةٌ فَدَعَا فَايُّ أُنْ يَأْكُلُ وَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبِعْ مِنْ خَبْزِ الشَّعِيرِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ



مصلیٰ آی مشوبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ اُن کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے سامنے بھی ہوئی تھی مگر ان لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی دعوت دی تو انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو دنیا سے یوں تشریف لے گئے کہ آپ ﷺ نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

نقطہ مصدقہ سے مراد بھی ہوئی ہے۔

**4947** - وَرَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شُعْبَيْنِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دنیا سے تشریف لے جانے تک کبھی بھی ایک دن میں دوسرے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**4948** - وَرَوَى ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاللَّهِ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَدَاءٍ وَعِشَاءٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک کبھی بھی (ایک ہی دن میں) صبح و شام کا کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا۔"

**4949** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَتَّقِي عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَبْزِ الشَّعِيرِ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر جو کی روٹی بھی باقی نہیں رہی تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔ یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4950** - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ مَا رَفَعَتْ مَائِدَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَنِيهَا فَضْلَةٌ مِنْ طَعَامٍ قَطْ

رواہ انس ابنی الدنیا الا انه قال وما رفع بین یدیه کسرة فضلا حتی قبض

ان کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے جب بھی دسترخوان اٹھایا گیا تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس پر کچھ کھانا بچ گیا ہو (یعنی اس پر اتنا کھانا ہوتا ہی نہیں تھا کہ وہ بچ جائے)۔

یہ روایت ابن ابودنیائے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"آپ ﷺ کے وصال فرمانے تک کبھی بھی آپ ﷺ کے سامنے سے روٹی کا اضافی ٹکڑا نہیں اٹھایا گیا۔"

**4951** - وَلِلتِّرْمِذِيِّ وَحَسَنُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عِزُّ الشَّعْبِ

امام ترمذی نے یہ روایت نقل کی ہے جسے انہوں نے حسن قرار دیا ہے: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں کے پاس جو کی روٹی بھی اضافی نہیں بچتی تھی۔

4852 - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتَهُ مُتَغَيِّرًا فَقُلْتُ يَا بَيْتِي أَنْتَ مَا لِي أَرَاكَ مُتَغَيِّرًا قَالَ مَا دَخَلَ جَوْفِي مَا يَدْخُلُ جَوْفَ ذَاتِ كَبِدٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ قَالَ فَلَذَهَبَتْ فَإِذَا يَهُودِيٌّ يَسْقِي إِبِلًا لَهُ فَسَقَيْتُ لَهُ عَلَى كُلِّ دَلْوٍ بَتَمْرَةً فَجَمَعْتُ تَمْرًا فَاتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَيْنَ لَكَ يَا كَعْبُ فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنِي يَا كَعْبُ قُلْتُ يَا بَيْتِي أَنْتَ نَعَمْ قَالَ إِنْ الْفَقْرَ اسْرِعْ إِلَيَّ مِنْ يَحْبُنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مَعَادِنِهِ وَإِنَّهُ سَيَصِيكَ بَلَاءٌ فَاعِدْ لَهُ تَجَفَّافًا قَالَ فَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ كَعْبُ قَالُوا مَرِيضٌ فَخَرَجَ بِمَشْيٍ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ابْشُرْ يَا كَعْبُ فَقَالَتْ أُمُّهُ هَيْتَا لَكَ الْجَنَّةُ يَا كَعْبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذِهِ الْمَتَالِبَةِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْتُ هِيَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا يَذُرِيكَ يَا أُمُّ كَعْبٍ لَعَلَّ كَعْبًا قَالَ مَا لَا يَنْفَعُهُ وَمَنْعَ مَا لَا يُغْنِيهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَلَا يَحْضُرُنِي إِلَّا أَنْ شَبَّخَنَا الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ كَانَ يَقُولُ إِسْنَادُهُ

جيد

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کے چہرے کی کیفیت تبدیل دیکھی تو عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو پریشان دیکھ رہا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین دن سے میرے پیٹ میں کوئی ایسی چیز داخل نہیں ہوئی جو کسی جاندار کے پیٹ میں داخل ہوتی ہے راوی کہتے ہیں: میں گیا میں نے ایک یہودی کو دیکھا جو اپنے اونٹ کو پانی پلا رہا تھا میں نے اس کے لئے پانی نکالنا شروع کیا ہر ایک ڈول کا معادضہ ایک کھجور طے پایا میں نے وہ کھجوریں جمع کرنا شروع کیں اور پھر وہ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے کعب! یہ تم نے کہاں سے حاصل کی ہیں؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے کعب! کیا تم مجھ سے محبت رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے اس کی طرف غربت اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ آتی ہے جتنی تیزی سے سیلابی پانی نشیبی علاقے کی طرف جاتا ہے عنقریب تمہیں آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا تو تم اس کے لئے تیاری کر کے رکھنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے انہیں غیر موجود پایا تو دریافت کیا: کعب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ بیمار ہے تو نبی اکرم ﷺ خود چل کر تشریف لے گئے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے کعب! تم خوشخبری حاصل کرو! تو ان کی والدہ نے کہا: اے کعب! تمہیں جنت کی مبارک ہو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے والی یہ خاتون کون ہے؟ (حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میری والدہ ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے کعب کی والدہ! تمہیں کیا معلوم؟ ہو سکتا ہے کہ کعب نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو اسے نفع نہ دیتی ہو اور ایسی چیز روک لی ہو جو اس کے پاس اضافی ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے البتہ ہمارے شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں اس کی سند عمدہ ہے۔

**4953** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَأْكُلْ حَبْرًا مَرَقًا حَتَّى مَاتَ - وَفِي رِوَايَةٍ: وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال تک کبھی بھی چوکی پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا اور آپ ﷺ نے اپنے وصال تک کبھی بھی پتلی روٹی نہیں کھائی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں کے ذریعے کبھی بھی بکری کا بھنا ہوا بچہ (یعنی اس کا گوشت) نہیں دیکھا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**4954** - وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِي النَّاسَ بِنَفْسِهِ حَتَّى جَعَلَ يَرْفَعُ إِزَارَهُ بِالْأَدَمِ وَمَا جَمَعَ بَيْنَ غَدَاءٍ وَعِشَاءٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْجُوعِ مُرْسَلًا

حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی ذات کے حوالے سے لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے تھے آپ ﷺ اپنے لباس پر چمڑے کا پوند لگا لیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک کبھی بھی مسلسل تین دن تک آپ ﷺ کے ہاں صبح اور شام کا کھانا اکٹھا نہیں ہوا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے کتاب الجوع میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4955** - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّقْيَ مِنْ حِينَ ابْتَدَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ فَقِيلَ هَلْ كَانَ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْخُولٌ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْخُولًا مِنْ حِينَ ابْتَدَعَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ فَقِيلَ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرِينَا

رواہ البخاری النقی هو الخبز الأبيض الحواری

ثرینا بشاء مثلثة مفتوحة وراء مُشَدَّدة بعدها مشاة ثم نون آی بللناہ وعبناہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا اس وقت سے لے کر آپ ﷺ کے وصال تک آپ ﷺ نے کبھی بھی چھنا ہوا آٹا نہیں دیکھا حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ لوگوں کے پاس نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چھانچیاں نہیں ہوتی تھیں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعثت سے لے کر اپنے وصال تک کبھی بھی چھانچنی نہیں دیکھی حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: پھر آپ لوگ چھانچنے کو کیسے کھا لیتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ہم انہیں پس لیتے تھے اور پھر ہم اس پر پھونک مارتے تھے جس نے اڑنا ہوتا تھا وہ اڑ جاتا تھا جو باقی بچ جاتا تھا ہم اسے گوندھ لیتے تھے۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ نقی کا مطلب وہ روٹی ہے جو سفید ہو اور پتلی ہو۔ لفظ ثرینہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اسے گندا کر کے گوندھ لیتے تھے۔

**4956** - وَرَوَى عَنْ أَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهَا عَرَبَتْ دَلِيْقًا لِمَنْعَتِهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِيْضًا فَقَالَ مَا هَذَا قَالَتْ طَعَامٌ لِمَنْعِهِ بَارِعُنَا فَاتَّخِذْتِ أَنْ اصْنَعِ لَكَ مِنْهُ رَغِيْضًا فَقَالَ رَدِيْهِ فِيْهِ ثُمَّ اَعْمِيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِيْ كِتَابِ الْجُوعِ وَهَبْرِهِمَا

سیدہ ام ابی ہریرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ہم نے آٹا گوندھا اور نبی اکرم ﷺ کے لئے روٹی تیار کی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ وہ کھانا ہے جو ہم اپنے علاقے میں بنایا کرتے ہیں تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں آپ کے لئے اس کی روٹی بناؤں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے واپس لے جاؤ! اور پھر اس کا آٹا گوندھ لو۔ یہ روایت امام ابن ماجہ اور ابن ابودنیانے کتاب ”الجوع“ میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

**4957** - وَرَوَى عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْخُلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّقِيقَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا قَمِيصٌ وَاحِدٌ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ آٹا چھنوا یا نہیں کرتے تھے اور آپ ﷺ کے پاس صرف ایک ہی قمیص ہوا کرتی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4958** - وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَلَسْتُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اب اس حالت میں نہیں ہو کہ تم لوگ جو چاہو کھانی لیتے ہو؟ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ ان کے پاس عام قسم کی کھجوریں بھی اتنی نہیں ہوتی تھیں کہ ان کا پیٹ بھر دیں۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

**4959** - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسَ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظِلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ الدَّقْلُ بَدَالٌ مُهْمَلَةٌ وَقَافٌ مَفْتُوحَتَيْنِ هُوَ رَدِيءُ الثَّمَرِ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ لوگوں کو کتنی دنیا نصیب ہو چکی ہے اور پھر یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سارا دن بھوکے رہے اور آپ ﷺ کو عام قسم کی کھجوریں بھی اتنی نہیں ملیں کہ آپ ﷺ کا پیٹ بھر جاتا۔ لفظ دقل کا مطلب عام قسم کی کھجوریں ہیں۔

**4960** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ لِي مِرْبَالٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَهْلَةَ

مَا يَسْرُجُ لِي بَيْتَ أَحَدٍ مِنْهُمْ سَرَاجٌ وَلَا يُوقَدُ فِيهِ نَارٌ إِنْ وَجَدُوا زَيْتًا اذْهَبُوا بِهِ وَإِنْ وَجَدُوا وَدَّكَ أَكَلُوهُ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ إِلَّا عُثْمَانَ بْنَ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيَّ وَقَدْ وثق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں پر تین چاند گزر جاتے تھے اور اس دوران آپ ﷺ کے گھر میں نہ تو کبھی چراغ روشن ہوا ہوتا تھا اور نہ ہی کبھی آگ روشن ہوئی ہوتی تھی اگر انہیں زیتون کا تیل مل جاتا تھا تو وہ اسے لگا لیتے تھے اور اگر چربی مل جاتی تھی تو اسے کھا لیتے تھے۔

یہ روایت امام ابو یوسف نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عثمان بن عطاء خراسانی کا معاملہ مختلف ہے اسے بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

**4961** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أُرْسِلَ إِلَيْنَا آلُ أَبِي بَكْرٍ بِقَائِمَةٍ شَاةٍ لَيْلًا فَأَمْسَكَتْ رَقِيعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ فَأَمْسَكَتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَطَعْتُ قَالَ فَقَتُّوهُ لِلَّذِي تَحْدِثُهُ هَذَا عَلَى غَيْرِ مُصْبَاحٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَزَادَ : فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مُصْبَاحٍ قَالَتْ لَوْ كَانَ عِنْدَنَا دَهْنٌ غَيْرِ مُصْبَاحٍ لَأَكَلْنَاهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے رات کے وقت ہماری طرف پایہ بھیجا تو میں نے اسے پکڑا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کو کاٹا (راوی کہتے ہیں: شاید یہ الفاظ ہیں) کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے پکڑا اور میں نے اسے کاٹا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سامع کو یہ بات بتائی کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت گھر میں چراغ نہیں ہوتا تھا۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”میں نے عرض کی: اے اُمّ المؤمنین! کیا چراغ نہیں تھا؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر ہمارے پاس چراغ کے علاوہ تیل ہوتا تو ہم اسے کھا ہی لیتے۔“

**4962** - وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أَوْقَدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارَ قُلْتُ يَا خَالَةَ فَمَا كَانَ يَعْشِكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَاحِفُ فَكَانُوا يَرْسِلُونَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَاهِيَةِ فَيَسْقِيَانِي - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ کی قسم اے میرے بھانجے! بعض اوقات ہم ایک پہلی چاند دیکھتے تھے پھر اگلا دیکھ لیتے تھے پھر اس سے اگلا دیکھ لیتے تھے یعنی دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیتے تھے اور اس دوران نبی اکرم ﷺ کے گھر میں (کھانے پکانے کے لئے) آگ نہیں جلی ہوتی تھی میں نے دریافت کیا: خالہ جان پھر آپ لوگوں کا گزارہ کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں کے ذریعے کھجور اور پانی البتہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے ان



کے پاس جانور ہوتے تھے وہ ان کا دودھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ وہ ہمیں پینے کے لئے دے دیتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4963-** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنْ حَدِيثِكُمْ أَنَا كُنَّا نَشِيعُ مِنَ الثَّمَرِ فَقَدْ كَذَبَكُمْ فَلَمَّا افْتَتَحَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ أَصْبَنَّا شَيْئًا مِنَ الثَّمَرِ وَالْوَدَّكَ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص تمہیں یہ بات بیان کرے کہ ہم لوگ میر ہو کر کھجوریں کھا لیا کرتے تھے

تو وہ شخص تمہارے ساتھ غلط بیانی کرے گا جب نبی اکرم ﷺ نے قرظہ کو فتح کیا تو ہمیں کچھ کھجوریں اور چربی ملی تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4964-** وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ

وَرَفَعْنَا ثِيَابَنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ عَلَى بَطْنِنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی، ہم نے اپنے کپڑے

ہٹائے اور دکھایا کہ ہمارے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے کپڑا ہٹایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

**4965-** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا وَقَدْ

عَصَبَ بَطْنُهُ بِعَصَابَةٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنُهُ فَقَالُوا مِنْ

الْجُوعِ فَذَهَبَتْ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سَلِيمٍ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَصَبَ بَطْنُهُ بِعَصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أَبِي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ

فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كَسْرٌ مِنْ خَبْزٍ وَتَمْرَاتٍ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّه أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ

جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قُلْ عَنْهُمْ - فَذَكَرَ الْحَدِيثُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ

کو تشریف فرما پایا آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا تھا میں نے آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے دریافت کیا: نبی

اکرم ﷺ نے پیٹ پر کپڑا کیوں باندھا ہوا ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: بھوک کی وجہ سے میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جو سیدہ

اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سوتیلے والد تھے)۔ میں نے کہا: اے اباجان! میں نے نبی اکرم ﷺ

کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا ہے میں نے آپ ﷺ کے بعض اصحاب سے اس بارے میں دریافت کیا

تو انہوں نے بتایا: ایسا بھوک کی وجہ سے ہے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: کوئی چیز ہے؟ انہوں

نے جواب دیا: میرے پاس روٹی کے ٹکڑے ہیں اور کھجوریں ہیں اگر نبی اکرم ﷺ اکیلے ہمارے پاس تشریف لے آئیں تو ہم

آپ ﷺ کو سیر ہو کر کھانا کھلا دیں گے اور اگر آپ ﷺ کے ساتھ کوئی شخص آگیا تو کھانا تھوڑا ہو جائے گا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**4966** - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَجَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَبْرِيْلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْسَى لَأَلْ مُحَمَّدٌ سَفَةً مِنْ ذَلِيْقٍ وَلَا كَفٌ مِنْ سَوِيْقٍ فَلَمْ يَكُنْ كَلَامُهُ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ سَمِعَ هَدَّةً مِنَ السَّمَاءِ أَفْرَعَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ اللَّهُ الْبَقِيَامَةَ أَنْ تَقُومَ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَمَرَ إِسْرَافِيْلَ أَنْ يَنْزِلَ إِلَيْكَ حِينَ سَمِعَ كَلَامَكَ فَاتَّاهُ إِسْرَافِيْلُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سَمِعَ مَا ذَكَرْتَ فَبَعَثَنِي إِلَيْكَ بِمِفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْرُضَ عَلَيْكَ أَنْ أَسِيرَ مَعَكَ جِبَالِ تِهَامَةَ زَمُرًا وَيَاقُوتًا وَذَهَبًا وَفِضَّةً فَعَلْتَ فَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مُلْكًا وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ جَبْرِيْلُ أَنْ تَوَاضَعَ فَقَالَ بَلِ نَبِيًّا عَبْدًا ثَلَاثًا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالتَّبَهَقِيُّ فِي الزُّهْدِ وَغَيْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام صفا پہاڑ پر موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! اس ذات کی قسم جس نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا ہے محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس شام کے وقت تھوڑا سا آٹا یا مٹھی بھر جو بھی نہیں تھے ابھی آپ ﷺ کی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ اسی دوران آپ ﷺ نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی جو پریشان کن تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے قیامت کو قائم ہونے کا حکم دے دیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جی نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا ہے انہوں نے جب آپ ﷺ کا کلام سنا تو وہ اتر کر آپ کی طرف آرہے ہیں حضرت اسرافیل علیہ السلام پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو سن لیا ہے جو آپ نے ذکر کی ہے تو اس نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیوں کے ہمراہ آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے یہ پیشکش رکھوں کہ میں آپ کے ہمراہ تہامہ کے پہاڑ زمر و یاقوت سونے اور چاندی کے بنا کر چلا دوں گا تو میں ایسا بھی کر لیتا ہوں اور اگر آپ چاہیں تو ”بادشاہ“ بن جائیں اور اگر آپ چاہیں تو ”عبد“ بنیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں تو نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا: ”میں ”عبد“ بنوں گا“ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

**4967** - وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مُخْتَصَرًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَفْظُهُ قَالَ جَلَسَ جَبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مَلَكٌ يَنْزِلُ فَقَالَ لَهُ جَبْرِيْلُ هَذَا الْمَلِكُ مَا نَزَلَ مِنْذُ خَلَقَ قَبْلَ السَّاعَةِ فَلَمَّا نَزَلَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَبُّكَ أَمْلِكَا أَوْ جَعَلَكَ أَم عَبْدًا رَسُولًا قَالَ لَهُ جَبْرِيْلُ تَوَاضَعَ لِرَبِّكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلِ عَبْدًا رَسُولًا

امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی ”صحیح“ میں مختصر روایت کے طور پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا تو ایک فرشتہ نیچے اتر رہا تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: جب سے یہ فرشتہ پیدا ہوا ہے اس وقت سے لے کر اب تک یہ کبھی بھی

نازل نہیں ہوا جب وہ فرشتہ اتر آیا تو اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ! آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ دو صورتوں میں سے ایک کو اختیار کر لیں (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یا تو میں آپ کو بندہ رسول بنا دیتا ہوں یا آپ بادشاہ بن جائیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ سے کہا: آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں تواضع اختیار کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ میں ”عبد“ رسول بناتا ہوں۔

**4968** - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَيْتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ عَلَى قَطِيفَةٍ مِنْ سُنْدُسٍ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”ایک ابلق گھوڑے پر سندس کے کپڑے میں دنیا کی چابیاں میرے پاس لائی گئیں۔“ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**4969** - وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ لَبَنٌ وَعَمَلٌ فَقَالَ شَرِبْتُمْ فِي شَرْبَةٍ وَأَدْمِيتُمْ فِي قَدَحٍ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ أَمَا إِنِّي لَا أَزْعِمُ أَنَّهُ حَرَامٌ وَلَكِنْ أَكْرَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ فَضُولِ الدُّنْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ تَوَاضَعُ لِلَّهِ فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ وَمَنْ اقْتَصَدَ اغْنَاهُ اللَّهُ وَمَنْ أَكْثَرَ ذَكَرَ الْمَوْتَ أَحَبَّهُ اللَّهُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں دودھ اور شہد موجود تھا آپ ﷺ نے فرمایا: دو قسم کے مشروب ایک ہی جگہ اکٹھے ہو گئے ہیں دو قسم کی چیزیں ایک ہی پیالے میں ہیں مجھے اس کی حاجت نہیں ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حرام ہے لیکن میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے دنیا میں ہونے والی فضول خرچی کے بارے میں حساب نہ لے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع اختیار کرتا ہوں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سر بلندی عطا کرتا ہے اور جو شخص بڑائی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے اللہ اسے خوشحال کر دیتا ہے اور جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**4970** - وَعَنْ سَلَمَى امْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالُوا اصْنَعِي لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يَعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَهُ فَقَالَتْ يَا بَنِي لَا تَشْتَهَوْنَهُ الْيَوْمَ فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ شَعِيرًا فَطَحْنْتُهُ وَنَسَفْتُهُ وَجَعَلْتُ مِنْهُ خَبْزَةً وَكَانَ أَدَمُهُ النَّزِيْتُ وَنَثَرْتُ عَلَيْهِ الْفَلْفَلُ فَقَرَّبْتُهُ إِلَيْهِمْ وَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ هَذَا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے ہاں تشریف لائے اور انہوں نے یہ فرمائش کی: کیا آپ ہمارے لئے وہ کھانا تیار کریں گی؟ جو نبی اکرم ﷺ کھانا پسند کرتے تھے تو اس خاتون نے کہا: اے میرے بیو! تم آج اس کی خواہش نہ کرو پھر میں انہیں جو لے کر انہیں پیسا انہیں صاف کیا اور ان کی روٹی بنائی اور اس کے ساتھ زیتون کے تیل کا سالن رکھا اور اس

پر مرچیں چھڑک دیں اور میں نے ان لوگوں کے سامنے رکھا اور میں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ اسے پسند کرتے تھے۔  
یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4871 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَخَفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يَخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أَوْذَيْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُؤْذِي أَحَدٌ وَلَقَدْ آتَيْتُ عَلَى ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي وَلِبَلَالٍ طَعَامَ يَأْكُلُهُ ذُو كَهْدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حِينَ مَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ رَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ إِبْطِهِ..... انْتَهَى  
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے جتنا خوف زیادہ کیا گیا ہے اتنا کسی اور کو خوف زدہ نہیں کیا جائے گا مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے جتنی اذیت پہنچائی گئی ہے اتنی اذیت کسی اور کو نہیں پہنچائی جائے گی مجھ پر تیس دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے کھانے کے لئے کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے صرف وہ چیز ہوتی ہے جو ہلال کی بغل میں آسکتی تھی۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کے لئے اتنی سی چیز تھی جو ان کی بغل کے نیچے رکھی جاسکتی تھی..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4872 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْنَا لَكَ وَطَاءً فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كِرَاكِبٍ اسْتَظِلُّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالتَّطَبُّرِيُّ وَلَفْظُهُ: قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ كَانَتْهَا بَيْتُ حَمَامٍ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَى خَصِيرٍ قَدْ أَثَرُ بِجَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسْرِي وَقَيْصَرُ يَطْوُونَ عَلَى الْخَزْ وَالْدِيَّاجَ وَالْحَوِيرُ وَأَنْتَ نَائِمٌ عَلَى هَذَا الْخَصِيرِ قَدْ أَثَرُ بِجَنْبِكَ قَالَ فَلَا تَبْكُ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَإِنَّ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ وَمَا أَنَا وَالِدُنْيَا وَمَا مِثْلِي وَمِثْلُ الدُّنْيَا إِلَّا كَمِثْلِ رَاكِبٍ نَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ سَارَ وَتَرَكَهَا

وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ بِنَحْوِ التَّطَبُّرِيِّ

قَوْلُهُ كَانَتْهَا بَيْتُ حَمَامٍ هُوَ بِتَشْدِيدِ الْمِيمِ وَمَعْنَاهُ أَنَّ فِيهَا مِنَ الْحَرِّ وَالْكَرْبِ كَمَا لِي بَيْتُ الْحَمَامِ



حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ چٹائی پر سو گئے جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کے پہلو پر اس کا نشان موجود تھا ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے بچھونا استعمال کریں تو مناسب ہوگا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میں تو دنیا میں ایک سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت کے سائے میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرتا ہے اور پھر اسے وہیں چھوڑ جاتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت بالا خانے میں موجود تھے جو کسی حمام کی طرح کا تھا آپ ﷺ چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جس کا نشان آپ ﷺ پر لگ گیا تھا میں رونے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم کیوں رورہے ہو؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کسری اور قیصر توریشم دیاج اور حریر پر رہتے ہیں اور آپ اس چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جس کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر لگ گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم نہ روؤ! کیونکہ اُن (کافر) لوگوں کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہوگی میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال اُس سوار کی طرح ہے جو کسی درخت کے نیچے پڑاؤ کرتا ہے اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو جاتا ہے۔“

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں امام طبرانی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ کہ ”جو کسی حمام کی طرح تھا“ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں گرمی اور پریشانی پائی جاتی تھی جس طرح حمام میں پائی جاتی ہے۔

**4973 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ عَمْرٌ وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَرَفِي جَنْبَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتُ فَرَاشًا أَوْ ثَرَمًا مِنْ هَذَا فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا مَا مِثْلِي وَمِثْلُ الدُّنْيَا إِلَّا كَرَائِبٍ مَرَّ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَاسْتَظِلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ هَبَّاقٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ اس وقت چٹائی پر آرام فرماتے جس کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر لگ چکا تھا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ کوئی بچھونا استعمال کریں تو یہ نشان نہیں لگے گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال اُس سوار کی طرح ہے جو ایک گرم دن میں سفر کر رہا ہوتا ہے اور پھر گھڑی بھر کے لئے کسی درخت کے سائے میں رک جاتا ہے اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو جاتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

**4974 -** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ قَالَ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارَةٌ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرَفِي جَنْبَهُ وَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرِ النَّحْوِ الصَّاعِ وَقِرْظٍ فِي نَاحِيَةِ فِي الْعُرْفَةِ وَإِذَا أَهَابُ مُعَلَّقٍ فَاثْبُتَتْ عَيْنَايَ فَقَالَ مَا يَكِيكَ يَا



ابن الخطاب فقال يا نبي الله ومالي لا اتيك وهذا الخصر قد اثر في جنبك وهذه عزالتك لا اري فيها الا ما اري وذلك كسرى وقصر في الثمار والالهار وانت نبي الله وصغوته وهذه عزالتك لقالي يا ابن الخطاب اما ترضى ان تكون لنا الائمة ولهم الدنيا

رواه ابن ماجه بإسناد صحيح والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم وألفظه: قال عمر رضي الله عنه استأذنت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت عليه في مشربة وأنا لمضطجع على خصفة إن بعضه لعل التراب وتحت رأسه ومادة محشوة ليفا وإن فوق رأسه لإهابا عطنا وفي ناحية المشربة قرط فسلمت عليه فجلست فقلت أنت نبي الله وصغوته وكسرى وقصر على سرور اللهب وفروش الديباج والعزير فقال أولئك عجلت لهم طيباتهم وهي وشكة الانقطاع وأنا قوم اخوت لنا طيباتنا في آخرتنا ورواه ابن حبان في صحيحه عن أنس أن عمر دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه المشربة يفتح الميم والراء وبضم الراء أيضا هي الغرفة وشكة الانقطاع أي سرعة الانقطاع

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی:

”میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت چٹائی پر آرام فرماتے تھے میں بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ نے اس وقت صرف تہ بند باندھا ہوا تھا آپ ﷺ کے جسم پر اور کوئی لباس نہیں تھا اور چٹائی کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر لگ چکا تھا اور وہاں کچھ جوڑے ہوئے تھے جو ایک صاع کے قریب تھے اور کمرے کے ایک کونے ایک کھال پڑی ہوئی تھی اور کچھ کھالیں لگی ہوئی بھی تھیں میری آنکھوں میں آنسو آ گئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ اس چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیا ہے اور یہ ساری چیزیں ہیں جو مجھے نظر آرہی ہیں (اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے) جبکہ کسریٰ اور قیصر پھولوں میں اور شہروں میں موجود ہیں اور آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں اور آپ کا ساز و سامان صرف یہ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے خطاب کے صاحبزادے! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ ہمیں آخرت نصیب ہو اور انہیں دنیا مل جائے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی میں آپ ﷺ کے بالا خانے میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے جسم کا کچھ حصہ مٹی پر بھی تھا آپ ﷺ کے سر کے نیچے جو تکیہ تھا اس میں پتے بھرے ہوئے تھے آپ ﷺ کے سر ہانے کچھ کھالیں لگی ہوئی تھیں بالا خانے کے ایک کونے میں کچھ پتے پڑے ہوئے تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا میں نے عرض کی: آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں جبکہ کسریٰ اور قیصر تو سونے کے پلنگوں دیباچ اور ریشم کے پھولوں پر رہتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی نعمتیں جلدی مل گئی ہیں اور یہ عنقریب منقطع ہو جائیں گی اور ہم وہ لوگ ہیں کہ ہماری نعمتیں ہمارے لئے آخرت میں تیار رکھی گئی ہیں۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ حضرت مرثد بن ابی انیس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

لفظ مشربہ کا مطلب بالآخانہ ہے لفظ شہکہ الانقطاع کا مطلب جلدی سے منقطع ہونے والی چیز ہے۔

**4975** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْثِدٌ مَزْمَلٌ بِالْبُرْدِ عَلَيْهِ كَمَاءٌ أَسْوَدٌ قَدْ حَشَوْنَاهُ بِالْبُرْدِ فَلَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٌ عَلَيْهِ لَمَّا دَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَاهُمَا اسْتَوَى جَالِسًا فَنَظَرَ فَإِذَا أَمْرُ السَّرِيرِ فِي جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٌ رَضَوَانِ اللَّهُ عَلَيْهِمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُؤْذِيكَ عَشْوَنَةٌ مَا نَرَى مِنْ فَرَأَشِكَ وَسَرِيرِكَ وَهَذَا كَسْرِي وَقَبْصَرٌ عَلَى فَرَأَشِ الْحَرِيرِ وَالْدِيْبَاجِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولَا هَذَا لَئِنْ فَرَأَشَ كَسْرِي وَقَبْصَرِي لِنَارٍ وَإِنْ فَرَأَشِي وَسَرِيرِي هَذَا عَالِقَتُهُ إِلَى الْجَنَّةِ . رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ مِنْ رِوَايَةِ الْمَاضِي بْنِ مُحَمَّدٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک پتنگ تھا جس پر چادر ڈالی جاتی تھی جس پر ایک سیاہ چادر ہوتی تھی ہم نے اسے بردی سے بھرا ہوا تھا ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ اس پر سو رہے تھے جب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات کو ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ سیدھے ہو کر تشریف فرما ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پہلو پر پتنگ کا نشان بن گیا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اس کی سختی آپ کو تکلیف نہیں پہنچاتی؟ یہ جو آپ کا بچھونا ہے اور جو آپ کا پتنگ ہے یہ ہمیں نظر آ رہا ہے جبکہ قیصر اور کسریٰ دیباچہ پر رہتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم دونوں یہ بات نہ کہو کسری اور قیصر کے بچھونے جہنم میں جائیں گے اور میرے اس بچھونے اور پتنگ کا انجام جنت ہے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں ماضی بن محمد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**4976** - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فَرَأَشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ

أَدَمًا حَشَوهُ لَيْفٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جس بستر پر سوتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

**4977** - وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ وَمَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَكِيءُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشَوهُ لَيْفٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ جس ٹکیے پر ٹیک لگاتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**4978** - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَتْ فَرَأَشَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطِيفَةٌ مَثَبَةٌ قُبِعَتْ إِلَى بَفَرِاشِ حَشْوَةِ الصُّوفِ لَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فُلَانَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ دَخَلَتْ فِرَاتَ فِرَاشِكَ فَلَذَبْتَ قُبِعَتْ إِلَى بَهَذَا فَقَالَ رَدِيهِ يَا عَائِشَةُ فَوَاللَّهِ لَوْ شِئْتُ لَأَجْرِي اللَّهُ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ رِوَايَةِ عِبَادِ بْنِ عِبَادٍ الْمُهَلَّبِيِّ عَنْ مَجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت میرے ہاں آئی اس نے نبی اکرم ﷺ کے بستر کو دیکھا کہ وہ دہری چادر کا بنا ہوا تھا تو اس نے میری طرف ایک بچھونی بھجوائی جس کے اندر روئی بھری ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عائشہ! یہ کہاں سے آئی ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں عورت میرے ہاں آئی تھی اس نے آپ کا بستر دیکھا تو وہ گئی اور اس نے یہ بستر مجھے بھجوا دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! یہ اسے واپس کر دو! اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑوں کو چلانا شروع کر دے“

یہ روایت امام بیہقی نے ”عباد بن عباد مہلبی کی مجالد بن سعید سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4979 - وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ مَجَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِبَادٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ قَوْمِهِمْ

لَمْ يَسْمَعْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَمَسَسْتُ فِرَاشَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ خَشَنٌ وَإِذَا دَاخِلُهُ بَرْدِي أَوَّلَيْفَ فَقُلْتُ يَا أُمَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ عِنْدِي فِرَاشًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا وَالْهِنَ - فَلَذَكَرَهُ أَطْوَلَ مِنْهُ

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ”الثواب“ میں ابن فضیل کے حوالے سے مجالد کے حوالے سے یحییٰ بن عباد کے حوالے سے ان کی قوم کی ایک خاتون کے حوالے سے نقل کی ہے جس خاتون کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے نبی اکرم ﷺ کے بچھونے کو چھوا تو وہ کھر درا تھا اور اس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے میں نے کہا: اے ام المؤمنین! ہمارے پاس ایک بچھونا ہے جو اس سے زیادہ عمدہ اور زیادہ نرم ہے۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذرا طوالت کے ساتھ نقل کی ہے۔

4980 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوفَ وَاحْتَذَى الْمُخَصَّوْفَ وَقَالَ أَكُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشْعًا وَلَبَسَ حُلْمًا خَشَنًا

قِيلَ لِلْحَسَنِ مَا الْبَشْعُ قَالَ غَلِظَ الشَّعِيرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيفُهُ إِلَّا بِجُرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجِدَ وَالْحَاكِمُ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ يُونُسَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَهُوَ مَجْهُولٌ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ وَاهٍ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ إِلَّا سَنَادَهُ وَعِنْدَهُ خَشَنًا مَوْضِعَ بَشْعًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اونی لباس پہن لیتے تھے جو تا خود کاٹھ لیتے تھے اور نبی اکرم ﷺ مونے جو کھالیا کرتے تھے اور کھر در لباس پہن لیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بھری سے دریافت کیا گیا: لفظ بَشْع کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مونے جو یہ وہ تھے

جنہیں نبی اکرم ﷺ پانی کے گھونٹ کے بغیر نکل نہیں سکتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے یوسف بن کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ایک مجہول راوی ہے اس کے حوالے سے یہ نوح بن ذکوان سے منقول ہے وہ بھی ایک داعی راوی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور انہوں نے لفظ ”بشعا“ کی جگہ ”حشا“ نقل کیا ہے۔

**4881** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ

مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعِيرٍ أَسْوَدَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يَقُلْ مَرَحِلًا

المرط بگسر الميم واسكان الراء هو كساء من صوف أو خز يؤتز به والمرحل بتشديد الحاء

المهملة مفتوحة هو الذي فيه صور الرجال

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کی نقش و

نگار والی اونٹنی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

یہ روایت امام مسلم امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے لفظ ”مرحل“ نقل نہیں کیا۔

لفظ ”مرط“ اون سے بنی ہوئی چادر کو کہتے ہیں یا خز سے بنی ہوئی چادر کو کہتے ہیں جسے تہبند کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے لفظ

”مرحل“ سے مراد وہ چادر ہے جس میں کشیدہ کاری کی گئی ہو۔

**4882** - وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

كِسَاءً مَلْبَدًا وَإِذَا رَأَى غَلِيظًا قَالَتْ قَبْضُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمْ

قَوْلُهُ مَلْبَدًا أَيْ مَرْقَعًا وَقَدْ لَبَدَتِ الثُّوبُ بِالتَّخْفِيفِ وَلَبَدَتْهُ بِالتَّشْدِيدِ يُقَالُ لِلرَّقْعَةِ الَّتِي يَرْقَعُ بِهَا صَدْرُ

الْقَمِيصِ اللَّبْدَةُ وَالرَّقْعَةُ الَّتِي يَرْقَعُ بِهَا قَبِ الْقَمِيصِ الْقَبِيلَةُ

حضرت ابو بردہ بن حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی

چادر نکال کے دکھائی اور ایک موٹا تہبند نکال کے دکھایا اور یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابو داؤد امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ ملبد کا مطلب یہ ہے کہ اس میں پیوند لگے ہوئے تھے

لفظ لبدت الثوب کا مطلب یہ ہے کہ جب اس میں کوئی پیوند لگایا گیا ہو جس کے ذریعے قمیص کے سینے کو سی لیا گیا ہو۔

لفظ لبده اور رقعه کا مطلب یہ ہے کہ جس کے ذریعے قمیص کے آگے والے حصے کو سی لیا گیا ہو۔

**4883** - وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ صَنَعْتُ سَفْرَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ يَجِدْ لِسَفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَانِهِ مَا يَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ

لَأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشَقِيهِ بِأَنْثَيْنِ وَارْبِطِي بِوَاحِدِ السَّقَاءِ وَبِوَاحِدِ السَّفْرَةِ

فَفَعَلْتُ فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ -



رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

النَّطَاقُ بِكُسْرِ النُّونِ شَيْءٌ تَشَدُّ بِهِ الْمَرْأَةُ وَتُسَلِّطُهَا لِتَرْفَعَ بِهِ ثَوْبَهَا عَنْ الْأَرْضِ عِنْدَ قَضَاءِ الْأَشْعَالِ ﴿۴۹۸۴﴾ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں نبی اکرم ﷺ کے لئے سفر کا سامان تیار کیا جب آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تھا تو اس تھیلے کے لئے اور اس مشکیزے کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں مل رہی تھی میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس کو باندھنے کے لئے صرف اپنا کر بندل رہا ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے دو حصوں میں تقسیم کرو ایک حصے کے ذریعے مشکیزے کو باندھ دو اور ایک حصے کے ذریعے تھیلے کو باندھ دو میں نے ایسا ہی کیا اسی وجہ سے میرا نام "ذات النطاقین" رکھا گیا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ نطاق کا مطلب وہ چیز ہے جس کے ذریعے عورت اپنے پیٹ پر باندھتی ہے تاکہ اس کا کپڑا کام کاج کے وقت زمین سے اوپر رہے۔

4984 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَةٌ لَهَا عَلَيْهَا دُرْعٌ لَمِنَ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اذْهَبْ بِصُرْكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرِ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تَزْهُو عَلَى أَنْ تَلْبِسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دُرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ تَقِينُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أُرْسِلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

﴿۴۹۸۴﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص ان کے ہاں آیا اس وقت ان کے ہاں ایک لڑکی موجود تھی جس نے جو چادر لی ہوئی تھی اس کی قیمت چار درہم تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نگاہ اٹھا کر میری اس کنیز کی طرف دیکھو تم اس کا جائزہ لو اس نے گھر میں اتنا عمدہ لباس پہنا ہوا ہے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس طرح کی ایک چادر میرے پاس بھی ہوتی تھی مدینہ منورہ میں جب بھی کسی لڑکی کی شادی ہوتی تھی تو میری طرف پیغام بھیج کر وہ عاریت کے طور پر منگوا لی جاتی تھی۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4985 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ يَأْكُلُهُ دُونَ كَبِدِ إِلَّا شَطْرَ شَعِيرٍ لِي فَقَالَتْ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكَلْتُهُ فَنَفْسِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

﴿۴۹۸۵﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہوا تو اس وقت میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھا سکتا صرف کچھ جوتھے جو میں نے رکھے ہوئے تھے میں ان میں سے نکال کر کھا لیتی تھی یہاں تک کہ کافی عرصہ ہو گیا (اور وہ ختم نہیں ہوئے) تو ایک دن میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔ یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4986 - وَعَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دَرَاهِمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءُ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَارْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ



السَّبِيلُ صَدَقَهُ -

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وصال کے وقت کوئی درہم کوئی دینار یا کوئی غلام یا کوئی کنیز یا کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی صرف آپ ﷺ کا سفید خچر تھا جس پر آپ ﷺ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ہتھیار تھے اور آپ ﷺ کی زمین تھی جس کو آپ ﷺ نے مسافروں کے لئے صدقہ قرار دیا تھا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4987 - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَقَدْ أَصْبَحْتُمْ وَأَمْسَيْتُمْ تَرْغِبُونَ فِيمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْهَدُ فِيهِ أَصْبَحْتُمْ تَرْغِبُونَ فِي الدُّنْيَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْهَدُ فِيهَا وَاللَّهُ مَا آتَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنْ دَهْرِهِ إِلَّا كَانَ الْيَدَى عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنَ الْيَدَى لَهُ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْلِفُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ وَالْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا مَرَّ بِهِ ثَلَاثٌ مِنْ دَهْرِهِ إِلَّا وَالْيَدَى عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنَ الْيَدَى لَهُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مُخْتَصِرًا كَانَ نَيْكُمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْهَدَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأَصْبَحْتُمْ أَرْغَبَ النَّاسِ فِيهَا

علی بن رباح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اب تم لوگ ایسی حالت میں صبح و شام کرتے ہو کہ تم جو چاہتے ہو وہ حاصل کر لیتے ہو حالانکہ تم لوگ جس دنیا میں رغبت رکھتے ہوئے صبح کرتے ہو نبی اکرم ﷺ اس سے لا تعلقی اختیار کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ پر ہر رات ایسی آتی تھی کہ آپ ﷺ کی ضرورت زیادہ ہوتی تھی اور چیز کم ہوتی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے یہ بات بتائی ہے: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ ادھار لیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”کبھی بھی آپ ﷺ پر تین دن ایسے نہیں گزرے کہ آپ ﷺ کی ضرورت کے مطابق چیز پوری ہوتی۔“

وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام ابن حبان نے یہی روایت اپنی ”صحیح“ میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

”تمہارے نبی ﷺ دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت تھے اور تم لوگ دنیا میں سب سے زیادہ رغبت رکھتے ہو۔“

4988 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ

یہودی فی ثلاثین صاعاً من شعیر .

رواه البخاری ومسلم والترمذی

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس رکھی ہوئی تھی وہ جو کے تیس صاع کے عوض میں رہن رکھی گئی تھی۔  
یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

**4989** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَيَاذَا هُوَ بِأَبْنَى بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بَيْوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا فَوُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتُوا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَيَاذَا هُوَ لَيْسَ لِي بَيْتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْدِبُ لَنَا الْمَاءَ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِي فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدُ الْيَوْمِ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي فَأَنْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعَذْقٍ فِيهِ بَسْرٌ وَتَمْرٌ وَرَطْبٌ وَقَالَ كُلُوا وَآخِذُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحُلُوبُ فَذَبَحَ لَهُمْ فَكُلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعَذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَدَرَوْا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبْنَى بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَسَالُنَ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رواه مالك بلاغا باختصار ومسلم واللفظ له والترمذی بزيادة والأنصاري المبهمة هو أبو الهيثم بن التيهاسي يفتح المثناة فوق وكسر المثناة تحت وتشديد ها كذا جاء مضمرا حايه في الموطأ والترمذی وفي مسند أبي يعلى ومعجم الطبرانی من حديث ابن عباس أنه أبو الهيثم وكذا في المعجم أيضا من حديث ابن عمر وقد رويت هذه القصة من حديث جماعة من الصحابة موضح في أكثرها بأنه أبو الهيثم وجاء في معجم الطبرانی الصغير والأوسط وصحيح ابن حبان من حديث ابن عباس وغيره أنه أبو أيوب الأنصاري والظاهر أن هذه القصة اتفقت مرة مع أبي الهيثم ومرة مع أبي أيوب والله أعلم وتقدم حديث ابن عباس في الحمد بعد الأكل العذق هنا بكسر العين وهو الكباسة والقو وأما يفتح العين فهو النخلة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ دن کے وقت یا شایدرات کے وقت گھر سے نکلے

4988 - صحيح البخاری - کتاب الجوار والسير باب ما قبل فی مسع النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 2780 - مسند  
أبي عروانة - مسنداً كتاب البيوع باب الإيابة لبائع التي بالنسيئة أن يترهن من الثمن رهن - حديث: 4464 - صحيح  
اسن حبان - كتاب المظن والإيابة كتاب الرهن - ذكر خبر قد تمنع به بعض السملطة على أهل الحديث ميت  
حديث: 6021 - مسند الكبري للبيهقي - كتاب الرهن باب جواز الرهن - حديث: 10471 - مسند أحمد بن حنبل - مسند  
الأنصار البلخي المستند من مسند الزهد - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها حديث: 25459 - مسند أبي جلي  
الموصلی - أول مسند ابن عباس - حديث: 2632

تو آپ ﷺ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نظر آئے آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم اس وقت میں کیوں اپنے گھر سے نکلے ہو؟ ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بھوک کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے بھی اس چیز نے باہر نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا ہے تم لوگ اٹھو! تو یہ صاحبان اٹھے یہ حضرات انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ہاں آئے وہ صاحب اپنے گھر پر نہیں تھے جب ان کی اہلیہ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو انہوں نے عرض کی: خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: وہ کہاں ہے؟ تو اس خاتون نے کہا: وہ ہمارے لئے بیٹھا پانی لینے گئے ہیں اسی دوران وہ انصاری آگیا تو اس نے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھا تو کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے آج کسی کا بھی مہمان میرے مہمانوں سے زیادہ معزز نہیں ہوگا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک خوشہ لے کے آیا جس میں خشک اور تر کھجوریں تھیں اس نے عرض کی: آپ یہ کھائیے پھر اس نے چھری پکڑی (تاکہ وہ جانور ذبح کرے) نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا اس نے ان حضرات کے لئے جانور ذبح کیا ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اس خوشے میں سے کھجوریں کھائیں پانی پیا جب یہ حضرات سیر اور سیراب ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔

یہ روایت امام مالک نے ”بلاغ“ کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ترمذی نے اسے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے جس انصاری کا بہم تذکرہ ہوا ہے وہ حضرت ابو الہیثم بن تہیانی رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ ”موطا“ میں ان کا نام صراحت کے ساتھ موجود ہے ترمذی مسند ابو یعلیٰ اور معجم طبرانی میں یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر منقول ہے کہ وہ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ تھے ”معجم“ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں بھی اسی طرح مذکور ہے یہ واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے جن میں سے زیادہ تر کی روایت میں اس بات کی صراحت ہے کہ وہ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ تھے۔

معجم طبرانی صغیر، معجم اوسط اور صحیح ابن حبان کی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے اس میں یہ بات مذکور ہے کہ وہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ واقعہ ایک مرتبہ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا تھا اور ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا تھا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ کھانا کھانے کے بعد آپ ﷺ نے حمد بیان کی۔

لفظ العزق سے مراد کچھ ہے اگر ع پر زیر پڑھی جائے اور اگر اس پر زیر پڑھی جائے تو اس سے مراد کھجور کا درخت ہوتا ہے۔

**4990 -** وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاْمْتَسَقَى فَاَرَسَ سَمَاءً وَعَسَلَ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ بَنَغَى وَانْتَحَبَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ بِهِ شَيْئًا وَلَا نَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمَّا فَرَّغَ قُلْنَا يَا حَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ مَا حَمَلَكَ عَلَى هَذَا الْبُكَاءِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ رَأَيْتُهُ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ شَيْئًا وَلَا أَرَى شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الَّذِي أَرَاكَ تَدْفَعُ عَنْ نَفْسِكَ وَلَا أَرَى شَيْئًا قَالَ الدُّبْيَا تَطَوَّلَتْ

لِي فَقُلْتُ إِنَّكَ لَسْتَ بِمَدْرَكِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيَّ وَخَفْتُ أَنْ أَكُونَ قَدْ خَالَفْتُ  
أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَقْتُي الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي السُّلَيْبِ وَالْبُزَارُ وَزَوَّاهُ ثِقَاتٌ إِلَّا عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ قَالَ ابْنُ حَبَّانٍ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ إِلَّا  
كَانَ فَوْقَهُ ثِقَةٌ وَدُونَهُ ثِقَةٌ وَهُوَ هَذَا كَذَلِكَ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے پینے کے لئے کچھ مانگا تو ان کے لیے پانی اور شہد لایا گیا جب انہوں نے اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑا تو وہ رونے لگے اور ہچکیاں لینے لگے یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید انہیں کوئی تکلیف ہے لیکن ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا جب ان کا رونا ٹوک گیا تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ آپ اس طرح کیوں روئے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: اسی طرح ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے آپ سے کوئی چیز دور کر رہے تھے لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جسے آپ اپنے آپ سے دور کر رہے تھے؟ مجھے تو کوئی چیز نظر نہیں آئی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میری طرف آرہی تھی تو میں نے کہا: مجھ سے دور ہو جاؤ! تو اس نے کہا: آپ مجھ تک نہیں پہنچ پائیں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو مجھے یہ بات بہت گراں گزری اور مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے حکم کے برخلاف نہ کر دیا ہو اور دنیا مجھ تک پہنچ نہ گئی ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عبدالواحد بن زید کا معاملہ مختلف ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس کی حدیث معتبر ہے بشرطیکہ اس کے اوپر والا راوی اور نیچے والا راوی ثقہ ہوں اور یہاں ایسا ہی ہے۔

4991 - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ اسْتَقْبَى عُمَرُ لُجُجِيءَ بَعَاءٍ قَدْ شِيبَ بَقْسَلٌ فَقَالَ إِنَّهُ لَطِيبٌ لَكُنْ سَمِعَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَعِي عَلَى قَوْمٍ شَبَّاهُمْ فَقَالَ أَذْهَبْتُمْ طِبِّائَكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا (الْأَخْفَاءُ)  
لَا خَافَ أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتِنَا عَجَلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرِبْ - ذَكَرَهُ رَزِينٌ وَلَمْ أَرَهُ

حضرت زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لُجُجِيءَ بَعَاءٍ کے لئے کچھ مانگا تو ان کے لئے پانی لایا گیا جس میں شہد ملا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا: یہ پاکیزہ ہے لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور یہ فرمایا ہے:

”تم نے اپنی نعمتیں دنیاوی زندگی میں حاصل کر لی تھیں اور ان کے ذریعے نفع حاصل کر لیا تھا۔“

تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہماری اچھائیاں ہمیں جلدی تو نہیں مل گئیں ہیں (راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب نہیں پیا۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے لیکن میں نے یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

4992 - رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَأَى فَيَّيْدَ جَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ دَرَاهِمًا فَقَالَ مَا هَذِهِ  
الذِّرْهَمُ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ بِهِ لِأَهْلِي لَحْمًا قَرَمُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَكُلْ مَا اشْتَهَيْتُمْ اشْتَرَيْتُمْ مَا يُرِيدُ أَحَدُكُمْ أَنْ  
يَطْوِيَ بَطْنَهُ لِابْنِ عَمَةٍ وَجَارِهِ أَيْنَ تَذْهَبُ عَنْكُمْ هَذِهِ الْآيَةُ أَذْهَبْتُمْ طِبِّائَكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا



رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ وَاهٍ وَارَاهُ صَحِيحُهُ مَعَ هَذَا وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَذْرَكَ جَاهِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَذَكَرَهُ وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ جَاهِرٍ فِي التَّرْهِيْبِ مِنَ الشَّيْبَعِ قَوْلُهُ قَرُمُوا إِلَيْهِ أَيْ اشْتَدَّتْ شَهْوَاهُمْ لَهُ وَالْقَرْمُ شِدَّةُ الشَّهْوَةِ لِلْحَمِّ حَتَّى لَا يَصْبِرُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک درہم دیکھا تو فرمایا: یہ درہم کس لئے ہے؟ انہوں نے بتایا: میں اس کے ذریعے اپنے گھر والوں کے لئے گوشت خریدنا چاہتا ہوں انہوں نے گوشت کی خواہش کی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کیا تم لوگوں کو جس چیز کی خواہش ہوگی وہ تم خرید لو گے؟ تم میں سے کوئی ایک شخص یہ ارادہ نہیں کرتا کہ وہ اپنے چچا زاد یا اپنے پڑوسی کے لئے اپنے پیٹ کو لپیٹ لے؟ تم لوگ اس آیت سے کہاں غافل رہ گئے ہو؟

”تم لوگوں نے اپنی نعمتیں دنیاوی زندگی میں حاصل کر لی تھیں۔“

یہ روایت امام حاکم نے قاسم بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کی ہے جو ایک داعیِ راوی ہے میرا خیال ہے امام حاکم نے اس کے باوجود اسے صحیح قرار دیا ہے یہ روایت امام مالک نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے... اس بعد راوی نے یہ حدیث ذکر کی ہے اس سے پہلے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث سیر ہو کر کھانے سے متعلق تریبی روایات کے باب میں گزر چکی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”قرم الیہ“ سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے ان کی خواہش شدید ہوگئی قرم کا مطلب گوشت کے لئے ان کی خواہش کا شدید ہونا ہے کہ اس کے بغیر صبر نہ آئے۔

**4993** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عَمْرَ وَهُوَ يَوْمِئِذٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَدْ رَفَعَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بَرَقَاعٌ ثَلَاثٌ لَبَدٌ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ - رَوَاهُ مَالِكٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ان دنوں امیر المؤمنین تھے اور انہوں نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان تین پوند لگائے ہوئے تھے جو ایک دوسرے کے اوپر لگے ہوئے تھے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

**4994** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَيْهِ إِزَارٌ عَدَنِي غَلِيظٌ لَمِنَهُ أَرْبَعَةٌ دَرَاهِمٌ أَوْ خَمْسَةٌ وَرِبْطَةٌ كُوفِيَّةٌ مَعْشَقَةٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ طَوِيلُ اللَّحْيَةِ حَسَنُ الْوُجْهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتَقَدَّمَ فِي اللَّبَاسِ مَعَ شَرْحِ غَرِيبٍ

عبداللہ بن شداد بن الہادی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا انہوں نے ایک موٹا عدنی تہبند باندھا ہوا تھا جس کی قیمت چار درہم یا شاید پانچ درہم تھی اور ایک کوئی چادر اوڑھی ہوئی تھی وہ بھرے ہوئے جسم کے مالک لمبی داڑھی والے خوبصورت چہرے کے مالک شخص تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہے جہاں اس کے غریب الفاظ کی شرح ہو چکی ہے۔



4995

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بَرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفُرُوعٍ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعَمِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بَكُم إِذَا عَدَا أَحَدُكُمْ فِي حِلَّةٍ وَرَاحَ فِي حِلَّةٍ وَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرَفَعَتْ أُخْرَى وَمَسَرَّتْكُمْ بَيُوتَكُمْ كَمَا تَسْتُرُ الْكَعْبَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنَكْفِي الْمَوْنَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقَيْنِ تَقَدَّمَ لَفْظُ أَحَدُهُمَا مُنْخَصِّرًا وَلَمْ يَسْمَعْ فِيهِمَا الرَّاوي عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ حَدَّثَنِي حَسَنُ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَلَمْ يَسْمَعْ أَيْضًا وَلَفْظُهُ:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ فِي عَدَاةٍ شَائِبَةٍ وَقَدْ أَوْقَنِي الْبَرْدُ فَأَخَذْتُ ثَوْبًا مِنْ صُوفٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ ادْخَلْتُهُ فِي عُنُقِي وَحَزَمْتُهُ عَلَى صَدْرِي اسْتَدْفِيءَ بِهِ وَاللَّهُ مَا فِيَّ بَيْتِي شَيْءٌ أَكَلْتُ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ لَبَلَّغْنِي فَخَرَجْتُ فِي بَعْضِ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى يَهُودِيٍّ فِي حَائِطٍ فَاطْلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثَغْرَةٍ فِي جِدَارِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَعْرَابِي هَلْ لَكَ فِي دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ قُلْتَ نَعَمْ افْتَحْ لِي الْحَائِطَ فَفَتَحَ لِي فَدَخَلْتُ فَجَعَلْتُ أَنْزِعَ الدَّلْوَ وَيُعْطِينِي تَمْرَةً حَتَّى مَلَأْتُ كَفِي قُلْتُ حَسْبِيَ مِنْكَ الْآنَ فَآكَلْتُهُنَّ ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ مَعَ عَصَابَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَطَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِي بَرْدَةٍ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفُرُوعٍ وَكَانَ أَنْعَمُ غُلَامٍ بِمَكَّةَ وَارْهَفَهُ غَيْشًا فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعَمِ وَرَأَى حَالَهُ الْيَوْمَ هُوَ عَلَيْهِمَا فَدَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ أَمْ إِذَا غَدَى عَلَى أَحَدِكُمْ بِحِفْظَةٍ مِنْ خَبْزٍ وَلَحْمٍ وَرِيحٍ عَلَيْهِ بِأُخْرَى وَغَدَا فِي حِلَّةٍ وَرَاحَ فِي أُخْرَى وَمَسَرَّتْكُمْ بَيُوتَكُمْ كَمَا تَسْتُرُ الْكَعْبَةَ فَلَنَابِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ

محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ

بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران مصعب بن عمیر ہمارے سامنے آئے ان کے جسم پر صرف ایک چادر تھی جس میں پیوند لگا ہوا تھا جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ رو پڑے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ پہلے اتنی نعمتوں میں رہے تھے اور اب ان کی یہ حالت تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے (اپنے اصحاب سے) ارشاد فرمایا اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ کہ جب آدمی صبح کے وقت ایک حلہ پہنے گا اور شام کے وقت ایک حلہ پہنے گا اس کے سامنے ایک پیالہ رکھ جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا اور تمہارے گھروں پر یوں پردہ لٹکایا جائے گا جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف ڈالا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آج کے مقابلے میں اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے کیونکہ اس وقت میں ہم عبادت کے لئے فارغ ہوں گے اور ہمیں کام کاج کی ضرورت نہیں ہوگی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ آج اس وقت کے مقابلے میں زیادہ اچھی حالت میں ہو۔“

یہ روایت امام ترمذی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے ان میں سے ایک کے الفاظ پہلے مختصر طور پر گزر چکے ہیں انہوں نے اس میں اس راوی کا نام ذکر نہیں کیا جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے یہی روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے انہوں نے بھی راوی کا نام ذکر نہیں کیا تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ایک دن صبح کے وقت گھر سے نکلا مجھے سردی محسوس ہو رہی تھی میں نے اپنے پاس موجود ایک اونٹنی کپڑا لیا اور اسے اچھی طرح اوڑھ لیا تاکہ اس کے ذریعے گرمائش حاصل کروں اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو میں کھا سکتا اگر نبی اکرم ﷺ کے گھر میں کوئی چیز ہوتی تو وہ مجھ تک پہنچ جاتی میں مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں کہیں جانے کے لئے نکلا میں ایک یہودی کے پاس آیا جو ایک باغ میں موجود تھا میں نے دیوار کے سوراخ میں سے اس کی طرف جھانک کر دیکھا تو اس نے کہا: اے دیہاتی! کیا کام ہے؟ کیا تم ایک کھجور کے عوض میں ایک ڈول نکال دو گے؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے تم میرے لئے دروازہ کھولو! اس نے میرے لئے دروازہ کھولا میں اندر آیا پھر میں ڈول نکالتا اور وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا یہاں تک کہ میری پٹیلی بھر گئی تو میں نے کہا: میرے لئے اتنا کافی ہے میں نے ان کھجوروں کو کھایا پانی کا گھونٹ بھرا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں آکر بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب بھی آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھے اسی دوران مصعب بن عمیر ہمارے سامنے آئے جن کے جسم پر ایک چادر تھی جس میں پیوند لگے ہوئے تھے حالانکہ مکہ مکرمہ میں وہ سب سے زیادہ نعمتوں میں رہنے والے نوجوان تھے اور ان کی زندگی سب سے زیادہ خوشحال تھی جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں ملاحظہ فرمایا اور آپ ﷺ کو ان کی نعمتیں یاد آئیں اور پھر آپ ﷺ نے ان کی موجودہ حالت ملاحظہ فرمائی جس میں وہ تھے تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ ﷺ رونے لگے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ آج زیادہ بہتر حالت میں ہو؟ یا کل اس وقت ہو گے؟ جب صبح کے وقت تمہارے سامنے روٹی اور گوشت کا ایک پیالہ رکھا جائے گا اور شام کے وقت دوسرا رکھا جائے گا صبح کے وقت ایک حلہ ہوگا اور شام کے وقت دوسرا ہوگا اور تم اپنے گھروں پر یوں پردے لگاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف لٹکایا جاتا ہے تو ہم نے عرض کی: ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے کیونکہ ہم عبادت کے لئے یکسو ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم لوگ آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔

4996 - وَعَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ آيَنَ ابْنَايَ بَغَيْنِي حَسَنًا وَحَسَيْنًا قَالَتْ أَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِي بَيْتِنَا شَيْءٌ يَذُوقُهُ ذَائِقٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَذْهَبَ بِهِمَا فَيَأْتِيَانِي أَتَخَوَّفُ أَنْ يَكْبِيَ عَلَيْكَ وَلَيْسَ عِنْدَكَ شَيْءٌ لَذْهَبَ إِلَيَّ فَلَانَ الْيَهُودِيَّ فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي شُرْبَةٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَضَلَّ مِنْ تَمَرٍ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَلَا تَقْلِبُ ابْنَيْ قَبْلِ أَنْ يَشْتَدَّ الْحَرُّ قَالَ أَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِي بَيْتِنَا شَيْءٌ فَلَوْ جَلَسْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَجْمَعَ لِفَاطِمَةَ فَضْلَ تَمَرَاتٍ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَجْتَمَعَ لِفَاطِمَةَ فَضْلَ مِنْ تَمَرٍ فَجَعَلَهُ فِي خِرْقَةٍ ثُمَّ أَقْبَلَ فَحَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهُمَا وَعَلَى الْآخَرَ حَتَّى أَقْلَبَهُمَا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے دونوں بچے یعنی حسن اور حسین کہاں ہیں؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس وقت ہماری یہ حالت تھی کہ ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ جسے کوئی چکھنے والا چکھ سکے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان دونوں کو لے جاؤ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں یہ رونے نہ لگ پڑیں اور تمہارے پاس کوئی چیز نہیں ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ فلاں یہودی کے پاس گئے تو ان کی ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں بچوں کو پایا کہ وہ کھیل رہے تھے اور ان کے پاس کچھ اضافی کھجوریں پڑی ہوئی تھیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تم میرے بچوں کو گری شدید ہونے سے پہلے واپس نہیں لے جاؤ گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہماری یہ حالت ہے کہ ہمارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے یا رسول اللہ! اگر آپ تشریف فرما رہیں (یعنی یہ بچے آپ کے پاس رہیں) تاکہ میں فاطمہ کے لئے بھی کچھ حاصل کر لوں (تو مناسب ہوگا) پھر نبی اکرم ﷺ بیٹھے رہے یہاں تک کہ میں نے فاطمہ کے لئے بھی کچھ کھجوریں حاصل کر لیں، انہیں کپڑے میں ڈالا پھر میں آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے ایک (بچے) کو مجھے پکڑایا، پھر دوسرے کو پکڑایا، یہاں تک کہ میں ان دونوں کو لے کے واپس آ گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**4997-** وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرْنَا عَرَسَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ فَمَا رَأَيْنَا عَرَسًا تَكُنَّ أَحْسَنَ مِنْهُ حَشُونًا الْفَرَّاشِ يَغْنِي مِنَ اللَّيْفِ وَأَوْتِنَا بِعَمْرٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلْنَا وَتَكُنَّ فَرَّاشَهَا لَيْلَةً عَرَسَهَا إِهَابٌ كَبُشَ رَوَاهُ الْبُزَارُ - الإِهَابُ الْجِلْدُ وَقِيلَ غَيْرُ الْمَذْبُوعِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کی شادی میں شریک ہوئے تھے ہم نے ان سے زیادہ اچھی شادی اور کسی کی نہیں دیکھی، ہم نے ان کے بچھونے میں پتے بھرے تھے، کھجوریں اور زیتون کا تیل لایا گیا تھا، ہم نے اسے کھایا تھا اور شادی کی رات ان کا جو بچھونا تھا وہ دبے کی کھال کا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

لفظ اہاب سے مراد کھال ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ کھال ہے جو دباغت شدہ نہ ہو۔

**4998-** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ إِلَى عَلِيٍّ بَعَثَ مَعَهَا بِخَمِيلٍ قَالَ عَطَاءٌ مَّا الْخَمِيلُ قَالَ قَطِيفَةٌ وَوَسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٌ وَادْخَرُوا قُرْبَةً تَكُنَا يَفْتَرِشَانِ الْخَمِيلَ وَيَلْتَحِفَانِ بِنَصِيفِهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلَةٍ وَوَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصتی کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک چادر بھی بھیجی۔

عطاء نے دریافت کیا: خمیل کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: چادر کو اس کے علاوہ چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں پتے

بھرے ہوئے تھے اور اذخر بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ تھا وہ دونوں (نصف چادر) نیچے چادر بچھا لیتے تھے اور اس کا نصف حصہ اوپر اوڑھ لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں عطاء بن سائب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں ایک چادر اور چڑے کا بنا ہوا ایک تکیہ دیا تھا جس کے اندر چھال بھری ہوئی تھی۔

**4999** - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ مَنَا امْرَأَةً تَجْعَلُ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سَلْقًا فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أَصُولَ السَّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قَدَرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهُ فَتَكُونُ أَصُولُ السَّلْقِ عَرَفَهُ قَالَ سَهْلٌ كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَيْهَا مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنَسْلِمُ عَلَيْهَا فَتَقْرُبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَطْعَامِهَا ذَلِكَ

وَلَفِي رِوَايَةٍ: لَيْسَ لَهَا شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے یہاں کی ایک عورت اپنے کھیت میں چتندر لگایا کرتی تھی جب جمعہ کا دن ہوتا تھا تو وہ چتندر کی جڑی اتار لیتی تھی انہیں ہنڈیا میں ڈالتی تھی پھر مٹی بھر جو لے کر انہیں گوندھتی تھی تو چتندر کی جڑیں اس کا سالن ہوتا تھا حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد اس خاتون کے پاس جاتے تھے تو اسے سلام کرتے تھے وہ کھانا ہمارے سامنے رکھتی تھی تو ہم جمعہ کے دن اس کے کھانے کے خواہش مند ہوا کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس میں نہ جڑی ہوتی تھی نہ ہی تری ہوتی تھی ہم جمعہ کے دن بڑے خوش ہوا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**5000** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتَهُ عَنْ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتَهُ إِلَّا لِيَسْتَبْعِنِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتَهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتَهُ إِلَّا لِيَسْتَبْعِنِي ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَيْتُ وَعَرَفَ مَا لِي وَجْهِي وَمَا لِي نَفْسِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ فَامْتَاذَنْ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ قَالُوا أَهْدَاهُ لَكَ قَلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ قَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا

5000- صحیح البخاری - کتاب الرقاق باب: کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأصحابہ - حدیث: 6097 صحیح ابن حبان - کتاب التمارین ذکر بركة الله جل وعلا في اللبن البسبر للبخاري صلی اللہ - حدیث: 6629 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الهجرة حدیث: 4233 السنن الکبریٰ للبخاری - سورة الرعد سورة البقرة - حدیث: 11382 السنن الکبریٰ للبخاری - کتاب الصلاة جلع أبواب الصلاة بالنجاة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب المسلم يبيت في المسجد حدیث: 4033 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حدیث: 10462 الترمذی للبخاری - کتاب الإيمان والنهي عن الجنة والنار معلوقتان باب ذكر دلائل النبوة - حدیث: 1047



مَا لَ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا آتَتْهُ صَدَقَةٌ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَّوَلَّ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَ نَبِيٌّ ذَلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هَذَا اللَّيْنُ فِي أَهْلِ الصِّفَةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّيْنِ شُرْبَةً أَسْقَوِي بِهَا فَإِذَا جَاؤُوا أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أَعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّيْنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَائِهِمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا وَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَآخِذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خُذْ فَأَعْطِهِمْ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أَعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرِبُ حَتَّى يَرُودَ عَلَيَّ الْقَدَحُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتَ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَعَدَّ فَاشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَجِدُ مَسْلَكًا قَالَ فَأَرَانِي فَأَعْطِيَهُ الْقَدَحَ فَحَمَدَ اللَّهُ تَعَالَى وَاسْمَى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرَطِهِمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین کے ساتھ ملا دیتا تھا اور میں بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا ایک دن میں لوگوں کے راستے پر بیٹھا ہوا تھا جہاں سے لوگ گزرتے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا میں نے ان سے صرف اس مقصد کے لئے دریافت کیا تھا تاکہ وہ مجھے ساتھ لے کر جائیں گے (اور کچھ کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گے (لیکن انہوں نے بھی ایسا نہیں کیا) پھر حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ گزرے جب آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ملاحظہ فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ مسکرا دیے اور میرے چہرے پر اور میرے من میں جو کچھ تھا آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا اندازہ ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے ساتھ آؤ! آپ رضی اللہ عنہ چل پڑے میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل پڑا نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے گھر کے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی گئی آپ رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک پیالہ ملا جس میں دودھ موجود تھا آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا: فلاں شخص نے یا فلاں عورت نے آپ رضی اللہ عنہ کے تحفے کے طور پر بھیجا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کے لاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کا کوئی گھربار اور مال و متاع نہیں تھا جب بھی صدقے کی کوئی چیز آتی تھی تو نبی اکرم رضی اللہ عنہ ان کی طرف بھجوا دیتے تھے آپ رضی اللہ عنہ خود اس میں سے کچھ بھی استعمال نہیں کرتے تھے اور جب بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی تحفہ آتا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ ان کو پیغام بھیج کر اس میں سے کچھ انہیں دیتے تھے اس تحفے میں انہیں شریک کر لیتے تھے مجھے یہ بات بہت بری لگی میں نے سوچا کہ اتنا سادہ دودھ اہل صفہ کے کیا کام آئے گا؟ میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ میں یہ دودھ پیوں اور اس کے ذریعے قوت حاصل کروں اگر وہ لوگ آگئے تو نبی اکرم رضی اللہ عنہ مجھے یہ حکم دے دیں گے کہ یہ



میں اُن کو دوں اور پھر اس دودھ میں سے مجھ تک کچھ نہیں پہنچے گا، لیکن بہر حال اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں تھا، میں ان لوگوں کے پاس آیا اور انہیں بلا کے لایا وہ لوگ آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی، نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت عطا کی وہ لوگ گھر میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ لو اور انہیں دو! میں نے پیالہ پکڑا اور ان میں سے ایک شخص کو دیا، اس نے پی لیا، یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گیا، تو اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا (یہاں تک کہ سب لوگوں کو پلانے کے بعد) میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ سب لوگ سیر ہو چکے تھے، نبی اکرم ﷺ نے پیالہ پکڑ کر اپنے دست مبارک میں رکھا اور مسکرائے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ٹھیک فرمایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ اور پی لو! میں نے پی لیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور پیو! میں نے اور پیو! آپ ﷺ مسلسل یہی کہتے رہے اور پیو! یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، اب مجھے اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں ملتی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے دو! میں نے وہ پیالہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، بسم اللہ پڑھی اور باقی بچا ہوا دودھ پی لیا۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے، امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5001-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ النَّاسُ كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَبْعِ بَطْنِي حِينَ لَا أَكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْخَرِيرَ وَلَا يَخْدُمَنِي فَلَانٌ وَلِفْلَانَةٌ وَكُنْتُ الصَّقِ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئَ الرَّجُلَ الْآيَةَ هِيَ مَعِيَ لَكُنِي يَنْقَلِبُ بِي لِيُطْعِمَنِي وَكَانَ خَيْرَ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا لِيُطْعِمَنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لِيُخْرِجَ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الْيَنَى لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشْفِيهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَنَفِظَهُ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ مِنْ أَصْعَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا وَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يَجِبْنِي حَتَّى يَذْهَبَ بِي إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لَأَمْرَأَتِهِ أَسْمَاءَ أَطْعِمِنَا فَإِذَا أَطْعَمَتْنَا أَجَابَنِي وَكَانَ جَعْفَرُ يَحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْنِيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: ابو ہریرہ بکثرت روایات نقل کرتا ہے حالانکہ میں پیٹ کی بھوک ختم کر کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا، میں نہ تو عمدہ کھانا کھاتا تھا اور نہ ریشمی لباس پہنتا تھا اور نہ ہی فلاں مرد یا فلاں عورت میری خدمت کیا کرتے تھے، بعض اوقات بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنا پیٹ کنکریوں کے ساتھ لگا دیتا تھا اور میں کسی شخص سے کسی آیت کے بارے میں دریافت کرتا تھا تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور مجھے کچھ کھلا دے، غریبوں کے حق میں لوگوں میں سب سے بہتر حضرت جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ تھے، وہ ہمیں ساتھ لے جایا کرتے تھے اور ان کے گھر میں جو بھی موجود ہوتا وہ ہمیں کھانے کے لئے دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ بعض اوقات وہ ہمارے سامنے کوئی کچی لے آتے تھے، جس میں کوئی چیز نہیں ہوتی

تھی تو ہم اسے چیر کر اس میں جو لگا ہوا ہوتا تھا اس کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی صاحب سے کسی آیت کے بارے میں دریافت کرتا جس کے بارے میں میں ان سے زیادہ جانتا تھا میں نے ان سے صرف اس لئے دریافت کیا ہوتا تھا تاکہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں میں جب بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کچھ دریافت کرتا تھا تو وہ مجھے کوئی جواب نہیں دیتے تھے پہلے وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاتے تھے اور اپنی اہلیہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے تھے: تم ہمیں کچھ کھانے کے لئے دو! جب وہ ہمیں کچھ کھلا دیتی تھیں تو پھر وہ مجھے سوال کا جواب دیتے تھے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ غریبوں سے محبت رکھتے تھے ان کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور ان کے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان کی کنیت ”ابو المساکین“ رکھی ہوئی تھی۔

**5002 -** وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مَمْشَقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَمَسَخَ فِي أَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخِ بَخِ يَمْتَسِخُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتِي وَإِنِّي لَأَعْرِضُ لِمَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَرَةَ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيَا عَلَى فَبَجِئْتُ الْجَائِي لِيَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يَرَى أَنَّ بِي الْجُنُونَ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْمَشَقِيُّ بِكُسْرِ الِیَمِ الْمَغْرَةِ وَثَوْبٍ مَمْشَقٍ مَصْبُوغٍ بِهَا

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے جسم پر کتان کے بنے ہوئے دو کپڑے تھے انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے کے ذریعے ناک صاف کی پھر فرمایا: بہت اچھے ابو ہریرہ! تم کتان کے ساتھ ناک صاف کر رہے ہو؟ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے منبر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان بھوک کی شدت کی وجہ سے زمین پر پڑا ہوا ہوتا تھا مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی کوئی شخص آتا تھا تو آ کے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتا تھا اسے یہ محسوس ہوتا تھا کہ مجھے جنون کا دورہ پڑا ہے حالانکہ یہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لفظ مشق کا مطلب وہ کپڑا ہے جسے رنگ کیا گیا ہو۔

**5003 -** وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَسْخَرُ رِجَالًا مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصَّفَةِ حَتَّى يَقُولُ الْأَعْرَابُ هَؤُلَاءِ مَجَانِنٌ أَوْ مَجَانُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزِدُوا فَاقَةً وَحَاجَةً - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ الْخَصَاصَةَ يَفْتَحُ الْخَاءَ الْمُعْجَمَةَ وَصَادِينَ مَهْمَلَتَيْنِ هِيَ الْفَاقَةُ وَالْجُوعُ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے تو نماز کے دوران کچھ لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر جایا کرتے تھے یہ اصحاب صفہ ہوتے تھے یہاں تک کہ دیہاتی لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ

پاگل ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی اور آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 "اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لئے کیا اجر و ثواب ہے تو تم لوگ اس بات کے خواہش مند ہو گے کہ تمہارے فاقہ اور حاجت میں اضافہ ہو جائے۔"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

لفظ "خاصہ" سے مراد فاقہ اور بھوک ہے۔

5004 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لَمْ أَطْعَمْ لَحْشَةً أُرِيدُ الصَّفَةَ فَجَعَلْتُ اسْفِطَ فَجَعَلَ الصَّبِيَانِ يَقُولُونَ جَنَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنَادِيهِمْ وَأَقُولُ بَلِ أَنْتُمْ الْمَجَانِبُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الصَّفَةِ فَأَوَاقَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْنِيَّ بِقِصْعَتَيْنِ مِنْ ثَرِيدٍ قَدَعَا عَلَيْهَا أَهْلُ الصَّفَةِ وَهُمْ يَأْكُلُونَ مِنْهَا فَجَعَلْتُ أَطْطَاوِلُ كَمَا يَدْعُونِي حَتَّى قَامَ الْقَوْمُ وَلَيْسَ لِي فِي الْقِصْعَةِ إِلَّا شَيْءٌ فِي نِوَاحِي الْقِصْعَةِ فَجَمَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَتْ لِقْمَةً فَوَضَعَهُ عَلَى أَصَابِعِهِ فَقَالَ لِي كُلْ بِاسْمِ اللَّهِ لَوْلَا لَدَى نَفْسِي بَيْدُهُ مَا زِلْتُ أَكُلُ مِنْهَا حَتَّى شَبَعْتُ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ پر تین دن ایسے بھی آئے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا میں صفہ کے چوترے پر آنے لگا تو گر پڑا تو بچوں نے یہ کہنا شروع کیا: ابو ہریرہ کو جنون ہو گیا ہے میں نے انہیں بلند آواز میں پکار کر کہا: جی نہیں بلکہ تم پاگل ہو یہاں تک کہ ہم لوگ اسی طرح صفہ کے چوترے کے پاس آ گئے پھر میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی آپ ﷺ کے پاس ثرید کے دو پیالے لائے گئے تھے آپ ﷺ نے اہل صفہ کو کھانے کے لئے بلوایا وہ لوگ ان میں سے کھانے لگے میں خود کو نمایاں کر رہا تھا تاکہ آپ ﷺ مجھے بھی بلائیں یہاں تک کہ سب لوگ کھانا کھا کر اٹھ گئے اور پیالے میں اس کے اطراف میں صرف تھوڑی سی چیز موجود تھی نبی اکرم ﷺ نے اسے جمع کیا تو وہ ایک لقمہ بنا وہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیوں پر رکھا اور پھر مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لے کر تم کھا لو! (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اس ایک لقمے کو کھا تا رہا یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5005 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَقَمْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ وَلَخْنُ عِنْدَ حَجْرَةِ عَائِشَةَ لَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا لَنَا نِيَابَ إِلَّا الْأَبْرَادُ الْخَشَنَةَ وَأَنَّهُ لَيَأْتِي عَلَى أَحَدِنَا الْآيَامُ مَا يَجِدُ طَعَامًا يُقِيمُ بِهِ صِلَبَهُ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَأْخُذُ الْحَجَرَ فَيَشْدُ بِهِ عَلَى أَحْمَصِ بَطْنِهِ ثُمَّ يَشْدُو بِثَوْبِهِ لِيُقِيمَ صِلَبَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ

عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ٹھہرا ہوا تھا ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: ہم اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس موجود تھے انہوں نے بتایا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ اس وقت ہمارے پاس صرف موٹے اور کھردرے کپڑے ہوتے تھے اور ہم پر ایسے دن بھی آتے تھے کہ ہمیں کھانے کے لئے

اتنا بھی نہیں ملتا تھا کہ جس کے ذریعے پشت سیدھی ہو سکے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص پتھر لے کر اسے اپنے پیٹ پر باندھ لیتا تھا وہ اسے کپڑے کے ذریعے باندھ لیتا تھا تاکہ اس کی پشت سیدھی رہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**5006** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْجُوعِ فِي رُجُوهِ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَبَشِّرُوا فَإِنَّهُ مَيَاتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَغْدِي عَلَى أَحَدِكُمْ بِالْقِصْعَةِ مِنَ الثَّرِيدِ وَيَرَاحُ عَلَيْهِ بِمِثْلِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ - رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے چہرے پر بھوک محسوس کی تو ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جب تم میں سے کسی ایک کے پاس صبح کے وقت ٹرید کا پیالہ لایا جائے گا اور شام کے وقت اس جیسا ایک اور (پیالہ) لایا جائے گا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اُس وقت کے مقابلے میں آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔ یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5007** - وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي غَزَاةٍ لَنَا فَلَقِينَا أَنَاثًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَاجْهَضْنَاهُمْ عَنْ مِلَّةٍ لَهُمْ لَوْ قَعْنَا فِيهَا فَجَعَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا وَكُنَّا نَسْمَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنَّهُ مِنْ أَكْلِ الْخَبْزِ سَمْنٌ فَلَمَّا أَكَلْنَا ذَلِكَ الْخَبْزَ جَعَلَ أَحَدُنَا يَنْظُرُ فِي عَطْفِيهِ هَلْ سَمْنٌ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ الصَّحِيحُ أَجْهَضْنَاهُمْ أَيِ أَزَلْنَاهُمْ عَنْهَا وَاعْجَلْنَاهُمْ

حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک جنگ میں شریک ہوئے ہمارا مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سے سامنا ہوا ہم نے انہیں جلدی بھاگنے پر مجبور کر دیا اور ان کا ساز و سامان حاصل کرنا شروع کیا ہم وہ ساز و سامان کھاتے تھے ہم نے زمانہ جاہلیت میں یہ بات سن رکھی تھی کہ جو شخص روٹی کھاتا ہے وہ موٹا ہو جاتا ہے جب ہم روٹی کھاتے تھے تو ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنے پہلو کی طرف دیکھتا تھا کہ کیا وہ موٹا ہوا ہے؟

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ "اجہزئہم" کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے انہیں بھاگ دیا اور جلدی کا شکار کیا۔

**5008** - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَرَ عَلِيًّا أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَلْتَقِيَ عِيرَ قُرَيْشٍ وَزُودَنَا جَرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ نَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَقِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالُوا نَمَصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرِبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعَصِينَا الْخَبْطَ ثُمَّ نَبْلَهُ فَنَأْكُلُهُ..... فَلَمْ يَكُنْ الْحَدِيثُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا ہم قریش کے لشکر کی تلاش میں تھے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں کھجوروں کا ایک توڑا اور راہ کے طور پر دیا تھا ہمیں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ملا تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں (روزانہ) ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: آپ



لوگ اس کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم اسے چوس لیتے تھے جس طرح کوئی بچہ چوستا ہے پھر ہم اس کے بعد پانی پی لیتے تھے پھر وہ ہمارے لئے پورے دن یعنی رات تک کے لئے کافی ہو جاتی تھی اور پھر ہم اپنے عصا کے ذریعے پتے جھاڑ لیتے تھے اور تر کر لیتے تھے اور کھا لیتے تھے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5009** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ قَالَ فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةً - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کو بھوک لاحق ہوئی وہ سات افراد تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے سات کھجوریں دیں ہم میں سے ہر ایک شخص کے لئے ایک کھجور تھی۔  
یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5010** - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَأْكُلُهُ فَيَأْخُذُ الْجُلْدَةَ فَيُشَوِّبُهَا فَيَأْكُلُهَا فَإِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا أَخَذَ حَجْرًا فَشَدَّ صَلْبَهُ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْجُوعِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب پر تین دن ایسے بھی آئے کہ جب انہیں کھانے کے لئے کچھ نہیں ملا تو انہوں نے چڑا لے کر اسے بھونا اور اسے کھالیا پھر جب انہیں کچھ نہیں ملا تو انہوں نے پتھر لے کر اسے اپنی پشت پر باندھ لیا۔

یہ روایت امام ابن ابی الدنیا نے کتاب الجوع میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5011** - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لِأَوَّلِ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحَبْلَةِ وَهَذَا السَّمَرُ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لِيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خَلْطٌ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

الْحَبْلُ بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالسَّمَرُ بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَضَمِّ الْمِيمِ كِلَاهُمَا مِنْ شَجَرِ الْبَادِيَةِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عربوں میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چڑایا تھا ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتے تھے ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا صرف درختوں کے پتے ہوتے تھے یا اس ”سمر“ (نامی جنگلی) درخت کے پتے ہوتے تھے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی شخص یوں پاخانہ کرتا تھا جس طرح بکری میٹگنیاں کرتی ہے کہ اس میں کچھ ملا ہوا نہیں ہوتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ جبل پر ح پر پیش ہے ب ساکن ہے لفظ ”سمر“ سے مراد جنگل کا ایک درخت ہے۔

**5012** - وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُبَّةُ بْنُ غَزْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ أَمِيرًا بِالْبَصْرَةِ



فَحَمْدُ اللَّهِ وَأَنْشَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتَ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حِذَاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صَبَابَةٌ كَصَبَابَةِ  
الْإِنْسَاءِ يَتَصَابَهَا صَاحِبُهَا وَأَنْتُمْ مُنْقَلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْقَلَبُوا بِخَيْرٍ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذَكَرَ لَنَا  
أَنَّ السَّحَابَ يَلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يَذُرُّكَ لَهَا قَعْرًا وَاللَّهُ لَتَمْلَأَنَّ الْمَعْبُوتَ وَلَقَدْ ذَكَرَ  
لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ عَامًا وَلِيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَطِيزٍ مِنَ الزَّحَامِ وَلَقَدْ  
رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى فَرَحْتُ أَشْدَّاقَنَا  
فَالنَّقِطُ بَرْدَةٌ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَانْزَرْتُ يَنْصِفُهَا وَانْزَرَ سَعْدٌ يَنْصِفُهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مَنَا  
أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مَصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَأَتَيْتُ أَعُوذَ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

آذَنْتَ بِمَدِّ الْأَلْفِ أَيْ أَعْلَمْتَ بِصَرْمٍ هُوَ بِضَمِّ الصَّادِ وَالرَّاءِ بِانْقِطَاعٍ وَفَنَاءٍ حِذَاءَ هُوَ بِحَاءٍ  
مُتَمَلِّئَةٌ مَفْتُوحَةٌ ثُمَّ ذَالٌ مُعْجَمَةٌ مُشَدَّدَةٌ مَمْدُودَةٌ يَعْنِي سَرِيعَةً وَالصَّبَابَةُ بِضَمِّ الصَّادِ هِيَ الْقِيَّةُ الْبَسِيرَةُ مِنَ  
الشَّيْءِ يَتَصَابَهَا بِتَشْدِيدِ الْمَوْحِدَةِ قَبْلَ الْهَاءِ أَيْ يَجْمَعُهَا وَالْكَطِيزُ بِفَتْحِ الْكَافِ وَظَاءُ بَيْنَ مَعْجَمَتَيْنِ هُوَ  
الْكَبِيرُ الْمَمْتَلِئُ

✽ ✽ ✽ خاند بن عمیر عدوی بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن غزو ان نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے بتایا: وہ بھرہ کے امیر تھے  
انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ابا بعد! کیونکہ دنیا کے بارے میں یہ بات طے ہے کہ اس نے  
فنا ہو جانا ہے اور جلدی سے رخصت ہو جانا ہے اس میں سے صرف اتنی ہی چیز باقی رہ گئی ہے جو کسی برتن کے نیچے رہ گئی ہوتی ہے جسے  
آوی جمع کرتا ہے اور تم لوگوں کو یہاں سے ایک ایسے جہاں کی طرف منتقل کر دیا جائے گا جو زائل نہیں ہوگا تو تم سے جو کچھ بھی  
ہو سکے تم اس بھلائی کے ہمراہ منتقل ہونا کیونکہ ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اگر کسی پتھر کو جہنم کے گڑھے میں ڈالا جائے  
تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا پھر بھی اس گڑھے کی جھبک نہیں پہنچ سکے گا اور اللہ کی قسم! وہ بھردی جائے گی کیا تم لوگ اس  
بات پر حیران ہوتے ہو؟ ہمارے سامنے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت  
کا فاصلہ ہے اور اس پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ ہجوم کی کثرت کی وجہ سے وہ جگہ تنگ پڑ جائے گی مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے  
کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات افراد میں سے ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درخت کے پتے ہوتے تھے یہاں  
تک کہ ہماری باجھیں چر گئی تھیں میں نے ایک چادر لی اسے دو حصوں میں تقسیم کیا نصف حصہ میں نے تہبند کے طور پر باندھ  
لیا اور نصف حصہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے تہبند کے طور پر باندھ لیا اور آج ہم میں سے ہر ایک فرد کسی نہ کسی شہر کا امیر ہے میں  
اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے گمان کے مطابق بڑا ہوؤں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چھوٹا ہوؤں۔  
یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ آذنت کا مطلب اس نے یہ بات بتادی ہے لفظ بصرم سے مراد انقطاع اور فنا ہونا ہے لفظ حذاء کا مطلب جلدی سے  
ہونا ہے لفظ صبابہ کا مطلب تھوڑی سی بچی ہوئی چیز ہے لفظ تصابہا کا مطلب وہ اسے جمع کرتا ہے لفظ کطیظ کا مطلب بہت زیادہ  
اور بھرا ہوا ہونا ہے۔

5013 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ لَيْثِنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَسِبْتُ أَنَّمَا رِيحُنَا الصَّانُ إِنَّمَا لِبَاسُنَا الصُّوفَ وَطَعَامُنَا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْعَاءُ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَوَاتِهِ رَوَاةُ الصَّحِيحِ وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيِّ وَغَيْرِهِ دُونَ قَوْلِهِ إِنَّمَا لِبَاسُنَا إِلَى  
آخِرِهِ - وَتَقْدِمُ فِي اللِّبَاسِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم اپنے نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو ہم میں سے بھیڑوں کی بو آیا کرتی تھی کیونکہ ہمارا لباس اونٹنی ہوتا تھا اور ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہوتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہ روایت امام ترمذی اور دیگر کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں ”ہمارا لباس“ اس سے لے کے آخر تک کے کلمات نہیں ہیں یہ روایت اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5014 - وَعَنْ خُبَابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نَكْفِيهِ بِهِ إِلَّا بَرْدَةً إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَغْطِيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخَرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْبَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ بِإِخْتِصَارٍ

الْبَرْدَةُ كَسَاءٌ مَخْطُوطٌ مِنْ صُوفٍ وَهِيَ النَّمْرَةُ أَيْبَعَتْ بَيَاءً مَخْضُوعَةً بَعْدَ الْهَمْزَةِ أَيْ أَذْرُكْتُ وَنَضَجْتُ يَهْدِيهَا بِضَمِّ الدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَكُسِرَ هَا بِغَدَا بَاءً مُوَحَّدَةً أَيْ يَقْطَعُهَا وَيَجْنِيهَا

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول چاہتے تھے تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گیا، ہم میں سے کچھ لوگ انتقال کر گئے۔ انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا، ان میں سے ایک مصعب بن عمیر تھے جو غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوئے تھے ہمیں انہیں کفن دینے کے لئے صرف ایک چادر ملی تھی جس کے ذریعے اگر ہم ان کا سر ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں نکل آتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر نکل آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم چادر کے ذریعے ان کا سر ڈھانپ دیں اور پاؤں پر گھاس رکھ دیں اور ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے پھل کو حاصل کیا ہے اور وہ اس میں سے چمن کے کھارے ہیں۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابو داؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

”البردۃ“ سے مراد کڑھائی والی اونٹنی چادر ہے ”ایبعت“ سے مراد تیار ہو گیا ہے اور پک گیا ہے ”یہد بھا“ یعنی وہ اس کو کاٹتا ہے اور اس کو چٹتا ہے۔

5015 - وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ بِالرَّبْذَةِ فَكَتُّ أَمْرَاتِهِ فَقَالَ مَا يَكْبِكُ فَقَالَتْ أَبِكِي فَإِنَّهُ لَا يَدَ لِي بِنَفْسِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُ لَكَ كَفْنَا قَالَ لَا تَبْكِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِّنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ بِشَهَادَةِ عَصَابَةٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَكُلُّ مَنْ كَانَ مَعِيَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِي جَمَاعَةٍ وَقَرِيبَةٍ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيْرِي وَقَدْ أَصْبَحَتْ بِالْفَلَاةِ أَمْوَاتٌ فَرَأَيْتُ الطَّرِيقَ فَإِنَّكَ سَرَفْتَ بَيْنَ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ وَاللّٰهُ مَا كَذَبْتَ وَلَا كَذَبْتَ قَالَتْ وَأَنْتَ ذَلِكَ وَقَدْ انْقَطَعَ الْحَاجُّ قَالَ رَأَيْتُ الطَّرِيقَ

قَالَ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا هِيَ بِالْقَوْمِ تَخْبُ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ كَأَنَّهُمْ الرِّحْمُ فَأَقْبَلَ الْقَوْمَ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيْهَا فَقَالُوا مَا لَكَ فَقَالَتْ أَمْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَكْفَنُوهُ وَتُؤْجِرُوا فِيهِ قَالُوا وَمَنْ هُوَ قَالَتْ أَبُو ذَرٍّ فَفَدَوْهُ بِأَبَانِهِمْ وَأَمَهَاتِهِمْ وَرَضَعُوا سِيَّاطَهُمْ فِي نُحُورِهَا يَتَلَدُّونَهُ فَقَالَ أَبَشِّرُوا فَإِنَّكُمْ النَّفَرَ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ مَا قَالَ ثُمَّ أَصْبَحَتْ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرَوْنَ وَلَوْ أَنَّ لِي ثَوْبًا مِنْ يَتَابِي بِسَعِ كَفْنِي لَمْ أَكْفِنِ إِلَّا فِيهِ فَانْشَدَكُمْ بِاللَّهِ لَا يَكْفِنُنِي رَجُلٌ مِّنْكُمْ كَانَ عَرِيفًا أَوْ أَمِيرًا أَوْ بَرِيدًا فَكُلُّ الْقَوْمِ قَدْ نَالَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا لَتَنِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَنَا صَاحِبُكَ ثَوْبَانِ فِي عَيْنِي مِنْ غَزَلِ أُمِّي وَآخِذُ ثَوْبِي هَذِهِنَّ اللَّذِينَ عَلَيَّ قَالَ أَنْتَ صَاحِبِي

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ الصَّحِيحُ وَالْبَزَّازُ يَنْحُوهُ بِإِخْتِصَارٍ

العبية يَفْتَحُ الْعَيْنَ الْمُهِمَّةَ وَاسْكَانَ الْمُشْنَاءَ تَحْتَ بَعْدَهَا مُوَحَّدَةً هِيَ مَا يَجْعَلُ الْمُسَافِرَ فِيهَا يَتَابِيهِ

ابراہیم بن اشتر بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ اس وقت ربذہ میں موجود تھے ان کی اہلیہ رونے لگیں تو انہوں نے فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس خاتون نے کہا: میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ میں آپ کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتی میرے پاس ایسا کپڑا بھی نہیں ہے جو آپ کے کفن کے لئے کافی ہو تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہ روؤ! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تم میں سے ایک شخص کسی دیرانے میں انتقال کرے گا لیکن اس کے جنازے میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا۔“

اس وقت اس محفل میں میرے ساتھ جتنے بھی لوگ موجود تھے ان سب کا انتقال بستیوں میں اور لوگوں کے درمیان ہوا ان میں سے میرے علاوہ کوئی باقی نہیں بچا اور میں اب دیرانے میں مرنے لگا ہوں تو تم راستے کا دھیان رکھنا عنقریب تم ایسی چیز کو دیکھ لو گی جو میں نے بیان کی ہے کیونکہ نہ تو اللہ کی قسم میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی تھی اس خاتون نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ اب تو حاجیوں کی آمد کا بھی کوئی امکان نہیں رہا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا تم راستے کا دھیان رکھنا وہ خاتون راستے کا دھیان رکھے ہوئی تھی اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ سواریوں کو لے کر آ رہے تھے اور وہ کئی افراد تھے وہ لوگ آئے اور اس خاتون کے پاس آ کر ٹھہر گئے انہوں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے کہا: ایک مسلمان کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے تم لوگ ایسا کرو تا کہ تمہیں اس کا اجر ملے ان لوگوں نے دریافت کیا وہ شخص کون ہے؟ اس خاتون نے بتایا: سرت پر ریشم تو دو گہ یہ کہنے لگے: ہمارے ماں باپ ان پر فدا ہوں پھر وہ لوگ اپنے جانوروں سے اترے اور تیزی سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طرف گئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو کہ تم وہ لوگ ہو کہ جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا جو بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا اور آج وہ بات پوری ہو گئی تم لوگ دیکھ رہے

ہوا اگر میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہوتا جس میں مجھے کفن دیا جاسکتا ہوتا تو مجھے اس میں ہی کفن دیا جاتا لیکن اب میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص مجھے کفن نہ دے جو مریف یا امیر یا برید (یعنی سرکاری عہدے پر رہا ہو) تو سب لوگوں میں سے ہر ایک شخص کسی نے نہ کسی عہدے پر رہا تھا صرف انصار سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان تھا جو کبھی کسی عہدے پر نہیں رہا تھا وہ ان لوگوں کے ساتھ تھا اس نے کہا: میں ایسا کروں گا میرے پاس دو کپڑے ہیں جو میری ماں نے تیار کیے تھے اور ایک کپڑا میں ان میں سے دوں گا جو میرے جسم پر ہے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا کر لینا۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں اسے امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ "العیة" کا مطلب وہ چیز ہے جس میں مسافر اپنے کپڑے رکھتا ہے۔

**5016 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِلَّا إِذَا رَدَّاهُ كَسَاءَ قَدْ رِبَطُوا فِي أَغْنَاهُمْ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ لِيَجْمَعَهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةً أَنْ تَرَى عَوْرَتَهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْحَاكِمُ مُخْتَصِرًا وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اہل صفہ میں سے ستر افراد کو دیکھا ہے کہ ان میں سے ہر شخص کے جسم پر یا چادر ہوتی تھی یا تہبند ہوتا تھا یا لپیٹنے والی چادر ہوتی تھی جسے وہ اپنی گردن میں لپیٹ لیتا تھا وہ اس کی نصف پنڈلیوں تک آتی تھی اور کچھ کی ٹخنوں تک بھی آتی تھی تو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے سمیٹ کے رکھتا تھا اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ کہیں اس کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو جائے۔

یہ روایت امام بخاری نے اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5017 -** وَعَنْ عَتَبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكِسَانِي خِيَشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ الْخِيشَةُ بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْمُشَاةِ تَحْتَ بَعْدَهَا شَيْنٌ مُعْجَمَةٌ هُوَ ثَوْبٌ يَتَّخِذُ مِنْ مَشَاةِ الْكُتَّانِ يَغْزُلُ غَلِيظًا وَيَنْسُجُ رَقِيقًا

حضرت عتبہ بن عبد السلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے پہننے کے لئے لباس مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے دو خیشہ کپڑے پہننے کے لئے دیئے تو اپنے بارے میں میرا یہ خیال تھا کہ میرے ساتھیوں میں سب سے عمدہ لباس میرا تھا۔ یہ روایت امام ابو داؤد نے اسماعیل بن عیاش کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "خیشہ" سے مراد وہ کپڑا ہے جس کا تانا کتان سے بنا ہوا ہوتا ہے اسے مونٹا جاتا ہے اور بانا پتہ بنا جاتا ہے۔

**5018 -** وَعَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ عَادَ خَبَابًا نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أِبْشُرْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَرَدُّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَوْضُ فَقَالَ كَيْفَ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى أَعْلَى الْبَيْتِ



واسفله وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما يكفي أحدكم كزاد الراكب

رواه أبو يعلى والطبرانی بإسناد جيد

یہی بن جعدہ بیان کرتے ہیں: کچھ صحابہ کرام حضرت خبابؓ کی عیادت کرنے کے لئے آئے اور بولے اے ابو عبد اللہ! آپ کو مبارک ہو! آپ حضرت محمدؐ کے حوض پر آئیں گے تو انہوں نے فرمایا: اس کی موجودگی میں کیسا ہو سکتا ہے؟ انہوں نے گھر کے اوپر والے حصے اور نیچے والے حصے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی اور فرمایا: نبی اکرمؐ نے تو یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”(دنیا میں سے) تم میں سے کسی ایک کے لئے صرف اتنی چیز کافی ہے جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5019 - وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةَ إِلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عَتَبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَعُودُهُ فَوَجَدَهُ يَبْكِي فَقَالَ يَا

خَالِ مَا يَبْكِيكَ أَوْ جَعَلَ يَشْتَرِكُ أَمْ حَرَصَ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ نَأْخُذْ بِهِ قَالِ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيهِ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَجْدَنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَانِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ لَمْ يَسْمَعْ

قَالَ نَزَلَتْ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عَتَبَةَ فَجَاءَهُ مُعَاوِيَةُ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِخَوْرِهِ

وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سُهَيْمٍ قَالَ نَزَلَتْ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عَتَبَةَ وَهُوَ مَطْعُونٌ لَأَنَّهُ

مُعَاوِيَةَ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ

وَذَكَرَهُ رَزِينٌ فَرَزَادٌ فِيهِ فَلَمَّا مَاتَ حَصَرَ مَا خَلْفَ قَبْلَ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا وَحَسِبْتُ فِيهِ الْقِصَّةَ الَّتِي كَانَ

يَعْبُدُ فِيهَا وَفِيهَا بِأَكْلٍ

يَشْتَرِكُ بِشَيْنٍ مُفْجَمَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ وَزَايَ أَيْ يَفْلُقُكَ وَزَنَهُ وَمَعَاهُ

ابو داؤد اہل بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہؓ حضرت ابو ہاشم بن عتبہؓ سے ملنے کے لئے آئے جو بیمار تھے وہ

ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تھے حضرت معاویہؓ نے انہیں روتے ہوئے پایا تو بولے اے ماموں جان! آپ کیوں رورہے ہیں؟ کیا آپ کو تکلیف تنگ کر رہی ہے؟ یا دنیا کی محبت کی وجہ سے ایسا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ نبی اکرمؐ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا ہم اس پر کار بند نہیں رہ سکے حضرت معاویہؓ نے دریافت کیا وہ کیا تھا؟ انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرمؐ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”سارے مال میں سے ایک خادم اللہ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کفایت کر جاتی ہے“

اور آج میں خود کو پاتا ہوں کہ میں نے کافی کچھ جمع کیا ہوا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اسے ابو داؤد کے حوالے سے سرہ بن سہم کے حوالے سے

ان کی قوم کے ایک فرد کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو ہاشم بن



عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آ کے ٹھہرا ہوا تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے۔

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں سرہ بن سہم کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آ کر ٹھہرا انہیں زخمی کیا گیا تھا (یادہ طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت رزین نے بھی نقل کی ہے انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”جب ان کا انتقال ہوا تو انہوں نے جوڑ کہ چھوڑا تھا اُسے شمار کیا گیا تو وہ تیس درہم کا بنتا تھا اور اس میں ایک پیالہ بھی تھا جس میں وہ آٹا گوندھا کرتے تھے اور اسی میں کھا بھی لیا کرتے تھے۔“

لفظ ”یشوک“ اس سے مراد یہ ہے کہ کیا یہ چیز آپ کو قلق کا شکار کر رہی ہے یہ وزن اور اعتبار کے ساتھ اسی مفہوم کا ہے۔

**5020 -** وَعَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَلْمَانَ الْخَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ عَرَفُوا مِنْهُ بَعْضَ الْجَزَعِ فَقَالُوا مَا يَجْزِعُكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ كُنْتَ لَكَ سَابِقَةٌ فِي الْخَيْرِ شَهِدَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغَازِيَّ حَسَنَةً وَفَتْوحًا عَظِيمًا قَالَ يَجْزِعُنِي أَنَّ حَبِيبَنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَارَقَنَا عَهْدَ إِلَيْنَا قَالَ لِكَيْفِ الْمَرْءِ مِنْكُمْ كَرَادَ الرَّايِكِ فَهَذَا الَّذِي أَجْزَعُنِي فَجَمَعَ مَالَ سَلْمَانَ فَكَانَ قِيَمَتُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا - رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ

عامر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو لوگوں کو ان کی طرف سے پریشانی محسوس ہوئی لوگوں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ کس وجہ سے پریشان ہیں؟ جبکہ آپ کو بھلائی میں سبقت کا شرف حاصل ہے آپ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگوں میں حصہ لیا ہے اور بہت سی فتوحات میں بھی شرکت کی ہے انہوں نے فرمایا: مجھے یہ چیز پریشان کر رہی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ ہم سے جدا ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے ہمیں تاکید کی تھی اور فرمایا تھا: ”تم میں سے کوئی ایک شخص صرف وہ چیز حاصل کرے جتنا کسی سوار کا زاد اور راہ ہوتا ہے۔“

اور مجھے یہ چیز پریشان کر رہی ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا تمام مال جمع کیا گیا تو اس کی قیمت پندرہ درہم تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**5021 -** وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ قَالَ بَيْعَ مَتَاعَ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَاسْنَادُهُ جَيِّدٌ إِلَّا أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ

قَالَ الْحَافِظُ وَلَوْ بَسَطْنَا الْكَلَامَ عَلَى سِيرَةِ السَّلَفِ وَزَهْدِهِمْ لَكُنَّا مِنْ ذَلِكَ مَجْلِدَاتٍ لَكِنَّ لَيْسَ مِنْ شَرَطِ كِتَابِنَا وَإِنَّمَا أَمْلَيْنَا هَذِهِ النُّبْذَةَ اسْتَطْرَاجًا تَبْرَكَ بِذِكْرِهِمْ وَنَمُودُ جَا لَمَّا تَرَكْنَا مِنْ سِيرِهِمْ وَاللَّهُ الْمَوْقِفُ مِنْ أَرَادَ لَا رَبَّ غَيْرَهُ

علی بن بذیمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان فروخت کیا گیا تو وہ چودہ درہم کا بنتا تھا۔



آنسو زین تک پہنچ جائیں تو قیامت کے دن اس شخص کو عذاب نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**5024** - وَعَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَتُ النَّارِ عَلَى عَيْنٍ دَمَعَتْ أَوْ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَحُرْمَتُ النَّارِ عَلَى عَيْنٍ مَهَرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذَكَرَ عَيْنًا ثَالِثَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”آگ ایسی آنکھ پر حرام کر دی گئی ہے جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑتی ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور آگ اس آنکھ پر بھی حرام قرار دے دی گئی ہے جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہتی ہے۔“

راوی نے ایک تیسری آنکھ کا بھی ذکر کیا تھا یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**5025** - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسن غریب ہے۔

**5026** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمٌ عَلَى عَيْنَيْنِ أَنْ تَنَالَهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكُفْرِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَفِي مُسْنَدِهِ انْقِطَاعٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دو آنکھوں کے لئے یہ بات حرام قرار دی گئی ہے کہ آگ ان تک پہنچے وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اسلام کے لئے اور اہل اسلام کے لئے کفر کے مقابلے میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے لیکن اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

**5027** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْجِ النَّارَ رَجُلٌ بَنَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

لا يلج أي لا يدخل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے (وہ اس وقت تک جہنم میں داخل نہیں ہوگا) جب تک دودھ تھن میں واپس نہیں چلا جاتا اور اللہ کی راہ کا خباہت اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔  
لفظ لا یلج کا مطلب ہے وہ داخل نہیں ہوگا۔

**5028 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ أَلَمَنَ هَذَا الْحَدِيثِ تَعَجُّبُونَ وَتَضَحُّكُونَ وَلَا تَبْكُونَ (النَّحْمُ) بَكَى أَصْحَابُ الصَّفَةِ حَتَّى جَرَتْ دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَمَهُمْ بَكَى مَعَهُمْ فَبَكَيْنَا بِيكَاةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَصْرٌ عَلَى مَعْصِيَةٍ وَلَوْ لَمْ تَذْبُوبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يَذْبُوبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”کیا تم اس بات پر حیران ہوتے ہو اور تم ہنستے ہو اور تم روتے نہیں ہو“

تو اصحاب صفہ رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے رخساروں پر آ گئے جب نبی اکرم ﷺ نے اس چیز کو ملاحظہ کیا تو آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ رونے لگے نبی اکرم ﷺ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رویا ہو اور ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جو کسی گناہ پر اصرار کرتا ہو اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے پھر وہ ان کی مغفرت کر دے گا۔“  
یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

**5029 -** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَاتَتْ تَكْلَافِي سَبِيلَ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَالتَّطَوُّرَاتِي فِي الْأَوْسَطِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَيْنَانِ لَا تَمْرِيَانِ النَّارَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزارے ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے ان کے راوی ثقہ ہیں اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”دو قسم کی آنکھیں آگ نہیں دیکھیں گی“

**5030 -** وَرَوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقَى النَّارَ قَالَ بَدْمُوعَ عَيْنَيْكَ فَإِنَّ عَيْنَا بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ لَا تَمْسُهَا النَّارُ أَبَدًا - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کس چیز کے ذریعے آگ سے بچ سکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کی وجہ سے کیونکہ جو آنکھ اللہ کے خوف کی وجہ سے روتی ہے اسے آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔  
یہ روایت ابن ابی ہشام اور اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**5031 -** وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ عَيْنَ حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَيْنَ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنَ كَفَتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا حَبِيبٍ الْعَنْقَرِيَّ لَا يَحْضُرُنِي الْآنَ حَالَهُ  
حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کو نہیں دیکھیں گی وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی رہی وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچ کے رہے۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ ابو حبیب عنقری نامی راوی کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

**5032 -** وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ وَقَدْ وَثَّقَ  
حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”دو قسم کی آنکھیں ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی وہ آنکھ جو نصف رات کے وقت اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزار دے۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے عثمان بن عطاء خراسانی کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

**5033 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنَ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ وَعَيْنَ سَهَرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی البتہ اس آنکھ کا معاملہ مختلف ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کے حوالے سے جھکی رہے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات بھر جاگتی رہے اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر جتنا آنسو اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلا ہو۔“  
یہ روایت امام اصہبانی نے نقل کی ہے۔

**5034 -** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ



من عَيْنِيهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ تَصِيبُ شَيْئًا مِنْ حَرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَإِسْنَادُ ابْنِ مَاجَهَ مُقَارِبٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس بھی مومن شخص کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلتے ہیں خواہ کبھی کے سر جتنے ہوں اور پھر وہ آنسو اس کے چہرے تک آجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو آگ پر حرام کر دے گا۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ، امام بیہقی اور امام اصحابانی نے نقل کی ہے، امام ابن ماجہ کی سند مقارب ہے۔

5035 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ اللَّهِ مِنْ

قَطْرَتَيْنِ وَالْأُتْرَيْنِ قَطْرَةً دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَقَطْرَةً دُمُ تَهْرَاقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْأُتْرَانِ فَاتْرَفِي سَبِيلَ اللَّهِ وَاتْرَفِي فَرِيضَةً مِنَ فَرَائِضِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

\*\*\* حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قسم کے قطروں اور دو قسم کے نشانات سے زیادہ پسندیدہ چیز اور کوئی نہیں ہے، ایک اس آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے نکلا ہو اور ایک اس خون کا قطرہ جسے اللہ کی راہ میں بہایا گیا ہو، جہاں تک دو نشانات کا تعلق ہے تو ایک وہ نشان جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران زخم کی شکل میں) لگتا ہے اور ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرتے ہوئے (پیشانی پر سجدے کے نشان کے طور پر) لگتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5036 - وَعَنْ مُسْلِمَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْرورقت عين بمائها إلا

حَرَّمَ اللَّهُ سَائِرَ ذَلِكَ الْجَسَدِ عَلَى النَّارِ وَلَا سَالَتْ قَطْرَةٌ عَلَى خَلْعِهَا فَبِرْهَقِ ذَلِكَ الْوَجْهَ قَتْرًا وَلَا ذَلَّةً وَلَوْ أَنَّ  
بَاكِيًا بَكَى فِي أُمَّةٍ مِنَ الْأُمَمِ رَحِمُوا وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لَهُ مِقْدَارٌ وَمِيزَانٌ إِلَّا الدَّمْعَةُ فَإِنَّهُ تَطْلُقُ بِهَا بَحَارُ مِنَ النَّارِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ هَكَذَا مُرْسَلًا وَفِيهِ رَأُو لَمْ يَسْمُ وَرَوَى عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَأَبِي عَمْرَانَ الْجَوْنِيِّ وَخَالِدٍ

بْنِ مَعْدَانَ غَيْرِ مَرْقُوعٍ وَهُوَ أَشْبَهُ

✽✽ مسلم بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس بھی آنکھ سے پانی نکل آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پورے جسم کو آگ پر حرام قرار دے دے گا اور اگر اس کا قطرہ اس

کے رخسار پر بہہ جاتا ہے جس کے نتیجے میں اس کے چہرے پر وہ آنسو آ جاتا ہے (تو اس کے چہرے تک) ذلت اور رسوائی نہیں پہنچے گی، اور اگر کوئی شخص کچھ لوگوں کے درمیان روتا ہے جن پر رحم کیا گیا ہو تو ہر چیز کی کوئی مقدار اور کوئی وزن ہوتا ہے لیکن اس

وہ کہتا تھا کہ "کوئی وزن نہیں ہوگا اس آنسو کے ذریعے اس آگ کی تپش کو بجھا دیا جائے گا۔"

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے اس میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا یہی

روایت حسن بصری اور عمران جوئی اور خالد بن معدان کے حوالے سے غیر ”مرفوع“ روایت کے پر بھی نقل کی گئی ہے اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

**5037** - وَعَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْحَجَرِ فَقَالَ ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بَكَاءَ لَهَا كُوا لَوْ تَعْلَمُوا الْعِلْمَ لَصَلَّى أَحَدُكُمْ حَتَّى يَنْكَسِرَ ظَهْرُهُ وَلَبِئْسَ حَتَّى يَنْقَطِعَ صَوْتُهُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مُرْفُوعًا وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: تم لوگ روؤ! اگر تمہیں رونا نہیں آتا تو رونے جیسی شکل بنا لو! اگر تمہیں واقعی علم ہو تو تم میں سے کوئی ایک شخص اتنی دیر نماز ادا کرتا رہے کہ اس کی کمر ٹوٹ جائے اور اتنی دیر روتا رہے کہ اس کی آواز بند ہو جائے۔

یہ روایت امام حاکم نے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5038** - وَعَنْ مَطْرِفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَلِصَدْرِهِ أَزِيرٌ كَأَزِيرِ الرَّحَامَنِ الْبَكَاءِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلِجُوفِهِ أَزِيرٌ كَأَزِيرِ الْمَرْجَلِ

قَوْلُهُ أَزِيرٌ كَأَزِيرِ الرَّحَامَنِ أَيْ صَوْتُ كَصَوْتِ الرَّحَا وَيُقَالُ أَزَتْ الرَّحَا إِذَا صَوَّتَ وَالْمَرْجَلُ الْقَدْرُ وَمَعْنَاهُ أَنْ لِحْوَفَهُ حَنِينًا كَصَوْتِ غُلِيَانِ الْقَدْرِ إِذَا اشْتَدَّ

مطرف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی جس طرح جھکی چلنے کی آواز ہوتی ہے ایسا رونے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے بعض حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”آپ کے پیٹ (یعنی سینے) میں سے یوں آواز آرہی تھی جس طرح ہنڈیا کے اُبلنے کی آواز ہوتی ہے۔“

متن کے یہ الفاظ ”ازیر کا زیز الرحا“ سے مراد یہ ہے کہ جس طرح جھکی کی آواز ہوتی ہے یہ بات کہی جاتی ہے: ازت الرحا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب اس کی آواز آرہی ہو۔

لفظ ”مرجل“ کا مطلب ہنڈیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ رونے کی وجہ سے آپ کے پیٹ (یعنی سینے) سے یوں آواز آتی تھی جس طرح ہنڈیا اُبلنے کے دوران اُس میں سے آواز آتی ہے۔

**5039** - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ فِينَا قَارِصٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْيَقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي وَيُكِي حَتَّى أَصْبَحَ

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے دن حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہمارے درمیان کوئی اور گھڑ سوار نہیں تھا اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص سو گیا تھا صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم



5042 - وَعَنْ لُبَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ مَلَكَ نَفْسَهُ

وَرُسْعَهُ بَيْتَهُ وَبَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ وَحَسَنِ إِسْنَادِهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس شخص کے لئے مبارکباد ہے جو اپنی ذات کا مالک ہو (یعنی خود پر قابو رکھے) اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہو اور وہ

اپنے گناہوں پر روتا ہو۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

5043 - وَعَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَى رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ

لَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شَهِدَ كُمْ الْيَوْمَ كُلُّ مُؤْمِنٍ عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوبِ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي لَغُفِرَ

لَهُمْ بِكَاءِ هَذَا الرَّجُلِ وَذَلِكَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْكِي وَتَدْعُو لَهُ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ شَفِّعِ الْبَكَائِينَ فَيُغْفَرَ لَهُمْ لَمْ يَبْكِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ هَكَذَا جَاءَ هَذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا

حضرت ہيثم بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا تو آپ ﷺ کے سامنے موجود ایک شخص

رونے لگا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر آج تمہارے سامنے اس طرح کی صورت حال ہو کہ ہر مومن کے گناہ اتنے زیادہ ہوں

کہ جتنے مضبوط پہاڑ ہوتے ہیں تو اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے ان سب کی مغفرت ہو جاتی تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے

بھی رونے لگے تھے اور اس کے لئے دعا کرنے لگے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! تو رونے والوں کی سفارش اُن لوگوں کے حق

میں قبول فرمائے جو نہیں روتے ہیں۔“

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اسی طرح مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

5044 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التَّحْرِيمِ) تَلَاَهَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى أَصْحَابِهِ فَحَرَقَتْنِي مَغْشَا عَلَيْهِ قَوْضِعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ

عَلَى فُرَادِهِ فَإِذَا هُوَ يَتَحَرَّكُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَتَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَتْهَا فَبَشَّرَهُ

بِالْجَنَّةِ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنْ بَيْنَنَا فَقَالَ أَوْ مَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ تَعَالَى ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ

وَعَيْدِ (إِبْرَاهِيمَ) - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ كَذَا قَالَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل کی:

”اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔“

ایک دن نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے سامنے یہ آیت تلاوت کی: تو ایک نوجوان گر گیا اور اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی

نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان! تم لا الہ الا اللہ

پڑھو اس نے یہ کلمہ پڑھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے جنت کی خوشخبری دی آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یا رسول اللہ!

کیا ہمارے درمیان میں سے (یہ خوشخبری اس نوجوان کے لئے خاص ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

”یہ چیز اس شخص کے لئے ہے جو میری ذات سے ڈر جائے اور وعید سے خوف زدہ ہو جائے“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

**5045 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَمَّا دَهَا

النَّاسَ وَالْحِجَارَةَ فَقَالَ أَوْفَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى أَحْمَرَّتْ وَأَلْفَ عَامٍ حَتَّى أَبْيَضَتْ وَأَلْفَ عَامٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ

فَهِيَ سَوْدَاءٌ مَظْلَمَةٌ لَا يَطْفَأُ لَهَا نَارٌ قَالَ وَبَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَسْوَدَ فَهَتَفَ بِالْهَكَاءِ

فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مِنْ هَذَا الْبَاكِي بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ وَأَنْتَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا قَالَ

فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَارْتَفَاعِي فَوْقَ غُرَابِي لَا تُبْكِي عَيْنٌ عَبْدِي فِي الدُّنْيَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا

أَكْثَرَتْ ضَحْكَهَا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی اب وہ تاریک سیاہ ہے اور اس کے انگارے نہیں بجھیں گے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک سیاہ نام شخص موجود تھا وہ اونچی آواز میں رونے لگا حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی

اکرم ﷺ پر نازل ہوئے اور انہوں نے دریافت کیا: آپ کے سامنے رونے والا یہ شخص کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے بتایا: یہ حبشہ

سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے نبی اکرم ﷺ نے اس کی تعریف کی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے: مجھے

اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے اور عرش پر اپنے بلند ہونے کی قسم ہے کہ دنیا میں جو بھی بندہ میرے خوف کی وجہ سے روئے گا تو میں

اسے جنت میں زیادہ ہساؤں گا۔“

یہ روایت امام بیہقی اور اصباحی نے نقل کی ہے۔

**5046 -** وَرَوَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا أَفْشَرَ جِلْدَ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ نَحَاتَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَنْحَاتُ عَنْ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانٍ فِي الثَّوَابِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کسی انسان کی جلد کپکپانے لگے تو اس کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جس طرح خشک

درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔



5047 - وَلَيْ رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَهَاجَتِ الرِّيحُ فَرَفَعَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ وَرَقٍ نَخْرَ وَبَقِيَ مَا كَانَ مِنْ وَرَقٍ أَخْضَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِثْلُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ الْقَوْمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ مِثْلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا أَقْشَرَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَبَقِيَ لَهُ حَسَنَاتُهُ

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ہوا چلی اور خشک پتے نیچے گر گئے اور سبز پتے درخت پر رہ گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس درخت کی مثال کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب مومن شخص پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کبھی طاری ہوتی ہے تو اس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں اسی طرح باقی رہ جاتی ہیں۔“

## 8 - التَّوْبَةُ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ وَالْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

وَفَضْلُ طَوْلِ الْعُمُرِ لِمَنْ حَسَنَ عَمَلَهُ وَالنَّهْيُ عَنِ تَمَنِّيِ الْمَوْتِ

باب: موت کا یاد کرنے، کم زندگی کی امید رکھنے، عمل کرنے میں جلدی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات  
نیز اس شخص کے لئے طویل عمر ہونے کی فضیلت، جس کا عمل اچھا ہو اور موت کی آرزو کرنے کی ممانعت  
5048 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ بِغِنَى الْمَوْتِ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَزَادَ فَإِنَّهُ مَا ذَكَرَهُ أَحَدٌ فِي ضَبَقٍ إِلَّا وَسَّعَهُ وَلَا ذَكَرَهُ فِي سَعَةٍ إِلَّا ضَيَّقَهَا عَلَيْهِ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز کو بکثرت یاد کرو“ نبی اکرم ﷺ کی مراد موت تھی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زاد نقل کیے ہیں: ”جو شخص بھی اسے یاد کرے گا تو اگر وہ تنگی میں ہوگا تو اسے وہ گنجائش والی محسوس ہوگی اور اگر وہ شخص گنجائش میں ہوگا اور اسے یاد کرے گا تو وہ چیز اسے تنگ محسوس ہوگی۔“

5049 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ بِغِنَى الْمَوْتِ فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِي كَثِيرٌ إِلَّا قَلِيلٌ وَلَا قَلِيلٌ إِلَّا جَزَاءُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز کو بکثرت یاد کرو“ نبی اکرم ﷺ کی مراد موت تھی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ) ”اگر وہ شخص

کثرت میں ہوگا تو اسے تھوڑا سمجھے گا اور اگر قلت میں ہوگا تو اسے حصول میں کر دے گا۔  
یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5850** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَ أَكْثَرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَازِمِ اللَّذَاتِ أَحْسَبُهُ قَالَ فَإِنَّهُ مَا ذَكَرَهُ أَحَدٌ فِي ضَيْقٍ مِنَ الْعَيْشِ إِلَّا وَسَّعَهُ وَلَا فِي سَعَةٍ إِلَّا ضَيَّقَهُ عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِخْتِصَارٍ وَتَقَدَّمَ فِي بَابِ التَّرْهِيْبِ مِنَ الظُّلْمِ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ رَفِيهِ:  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا كَانَتْ صُحُفُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ كَانَتْ عِبْرًا كُلُّهَا عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ هُوَ يَضْحَكُ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدْرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِأَهْلِهَا ثُمَّ أَطْعَمَانَ إِلَيْهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ  
رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَغَيْرُهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزرا ایک محفل کے پاس سے ہوا وہ لوگ ہنس رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز کو کثرت کے ساتھ یاد کرو! راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: جو شخص بھی زندگی کی تنگی کے دوران اسے یاد کرے گا تو وہ اسے گنجائش والی محسوس ہوگی اور جو شخص گنجائش کے عالم میں اسے یاد کرے گا تو وہ اس کے لئے تنگ ہو جائے گی۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اس سے پہلے ظلم کے بارے میں ترہیجی روایات سے متعلق باب میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے:  
”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ سارے عبرت آمیز باتوں پر مشتمل تھے جس میں یہ بات بھی تھی:

”مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے جو موت پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ خوش ہوتا ہے مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے جو جہنم کا یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ ہنستا ہے مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ تنگی کا شکار ہوتا ہے مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے جو دنیا کو اور اہل دنیا کے تبدیل ہونے کو دیکھتا ہے اور پھر بھی دنیا سے اطمینان حاصل کرتا ہے مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے جو حساب کا یقین رکھتا ہے اور پھر بھی عمل نہیں کرتا۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

**5851** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَلَاةً فَرَأَى نَاسًا كَانَتْهُمْ يَكْتَشِرُونَ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوَ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ أَشْغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَاتَّكَبَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمَ إِلَّا تَكَلَّمَ فِيهِ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التَّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَوْجِبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ أَحَبَّ مِنْ يَمَشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وَلَيْتُكَ الْيَوْمَ فَسَتَرِي صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَتَسَمَّعُ لَهُ مَدَّ بَصَرَهُ وَيَفْتَحُ لَهُ بَابَ إِلَى

الْجَنَّةُ وَإِذَا دَخَلَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوْ الْكَافِرُ لَقِيَ لَهَ الْقَبْرِ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا إِنْ كُنْتَ لَا بَغْضَ مِنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصَرْتُ إِلَيَّ فَسَتَرِي صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَمِسُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتُخْتَلَفُ أَضْلَاعُهُ قَالَ فَتَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَتَدْخُلُ بَعْضُهَا فِي جُوفِ بَعْضٍ قَالَ وَيَقْبِضُ لَهُ سَبْعُونَ تَبِينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَعَ لِي الْأَرْضَ مَا أَبْتَدْتُ شَيْئًا مِمَّا بَقِيَتْ الدُّنْيَا فَتَبْتَدِشُهُ وَتَخْدِشُهُ حَتَّى يَفْضِي بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْحَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتَّبَهُّتِيُّ كَلَامُهُمَا مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ وَهُوَ وَاهٍ عَنْ عَطِيَّةٍ وَهُوَ الْعَوْلِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نماز کی جگہ پر تشریف لائے آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہنسی مذاق کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (یعنی موت) کو بکثرت یاد کرو تو یہ تمہیں اس چیز سے مشغول کر دے گی جو میں دیکھ رہا ہوں اور وہ چیز موت ہے تم لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز موت کو بکثرت یاد کرو کیونکہ قبر پر جو بھی دن آتا ہے تو ہر دن میں وہ یہ کلام کرتی ہے اور کہتی ہے: میں تنہائی کا گھر ہوں اور میں اکیلے ہونے کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں جب مومن بندے کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے: تمہیں خوش آمدید ہے امیری پشت پر جو کوئی بھی چلتا ہے تم میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ تھے اب میں تمہاری نگرانی بن گئی ہوں تو تم مجھے دیکھو گے کہ میرا تمہارے ساتھ طرز عمل کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو حدنگاہ تک قبر اس کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے اور مومن کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب کسی کا شخص کو دفن کر دیا جاتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو قبر اس سے کہتی ہے: تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں ہے میری پشت پر چلنے والے لوگوں میں تم میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو اب جب میں تمہاری نگرانی بن گئی ہوں اور تم میری طرف آگے ہو تو پھر تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ پھر وہ اس پر تنگ ہوتی ہے اور جڑ جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جاتی ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور پھر فرمایا: اس شخص پر ستر اڑ دے مسلط کیے جاتے ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک روئے زمین پر پھونک مار دے تو جب تک دنیا باقی رہے گی تو وہاں پر کوئی چیز پیدا نہ ہو وہ اڑ دے اسے نوچتے ہیں اسے کاٹتے ہیں یہاں تک کہ اس وقت تک ایسا ہوتا رہے گا جب تک اس بندے کو حساب کے لئے نہیں لے جایا جاتا

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوتی ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتی ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے اسے عبید اللہ بن ولید وصافی کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ایک داعی راوی ہے اس کے حوالے سے یہ عطیہ سے منقول ہے جو عوفی ہے اس کے حوالے سے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**5052** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَلَسَ إِلَى قَبْرِ مِنْهَا فَقَالَ مَا يَأْتِي عَلَى هَذَا الْقَبْرِ يَوْمَ الْآخِرَةِ وَهُوَ يُنَادِي بِصَوْتٍ ذَلِقَ طَلْقُ يَا ابْنَ آدَمَ نَسِيتِي أَلَمْ نَعْلَمْ أَنَّ بَيْتَ الْوَحْدَةِ وَبَيْتَ الْغُرْبَةِ وَبَيْتَ الْوَحْشَةِ وَبَيْتَ الْكُودِ وَبَيْتَ الضِّيقِ إِلَّا مِنْ وَسْعَى اللَّهِ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبْرُ أَمَّا رَوْحَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرِ النَّارِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے نبی اکرم ﷺ قبر کے پاس تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر روزانہ بلند آواز میں پکار کر یہ کہتی ہے: اے ابن آدم! تم مجھے بھول گئے؟ کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میں تنہائی کا گھر ہوں؟ میں غربت کا گھر ہوں، وحشت کا گھر ہوں، کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں، تنگی کا گھر ہوں البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ مجھے کشادہ کر دے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوتی ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتی ہے۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**5053** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمِيتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشِرَ عَشْرَةِ لِقَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَكْبَسَ النَّاسَ وَأَحْزَمَ النَّاسَ قَالَ أَكْثَرَهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ وَأَكْثَرَهُمْ اسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ ذَهَبُوا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَوْتِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصَرًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالتَّبَهِيُّ فِي الزُّهْدِ وَلَفِظُهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ الْفَضْلُ قَالَ أَحْسَنُهُمْ خَلْقًا قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْبَسَ قَالَ أَكْثَرَهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لَمَّا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ

وَذَكَرَهُ رَزِينٌ فِي كِتَابِهِ بِلَفْظِ التَّبَهِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَلَمْ يَرَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں دس افراد میں سے ایک کے طور پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! سب سے زیادہ عقلمند کون ہے اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہو اور موت کے لئے جس نے سب سے زیادہ تیاری کی ہو یہی لوگ سب سے زیادہ سمجھ دار ہیں یہ لوگ دنیا کا شرف اور آخرت کی عزت لے جائیں گے۔

یہ روایت ابن ابودنیانے کتاب الموت میں نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام بیہقی نے اسے کتاب الزہد میں نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

”ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اہل ایمان میں زیادہ فضیلت کسے حاصل ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے



ارشاد فرمایا جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں اس نے عرض کی: اہل ایمان میں سب سے زیادہ عظیم کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کے بعد آنے والی صورت حال کے لئے جس نے سب سے زیادہ تیاری کی ہو یہی لوگ سب سے زیادہ عظیم ہیں۔

رزین نے اپنی کتاب میں یہ روایت امام بیہقی کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم میں نے یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

**5054** - وَعَنْ مِهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَعَلِ اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَوْنِ عَلَيْهِ وَيَذْكُرُونَ مِنْ عِبَادَتِهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارِكًا فَلَمَّا سَكَنُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَكْثُرُ ذِكْرُ الْمَوْتِ قَالُوا لَا لَأَنَّهُ لَهْلُ كَانَ يَدْعُ كَثِيرًا مِمَّا يَشْتَهِي قَالُوا لَا قَالَ مَا بَلَغَ صَاحِبُكُمْ كَثِيرًا مِمَّا تَذْهَبُونَ إِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ الْبُزَارِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ فَقَالَ كَيْفَ ذَكَرَ صَاحِبُكُمْ لِلْمَوْتِ قَالُوا مَا نَسْمَعُهُ يَذْكُرُهُ قَالَ لَيْسَ صَاحِبُكُمْ هُنَاكَ

حضرت مہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اس کی تعریف کرنا شروع کی اور اس کی عبادت کا تذکرہ کرنا شروع کیا نبی اکرم ﷺ خاموش رہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ موت کا ذکر کثرت سے کرتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو جس چیز کی خواہش ہوتی تھی، کیا وہ اکثر اسے چھوڑ دیتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ساتھی بہت سی ایسی چیزوں تک نہیں پہنچا جو تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کی عبادت اور ریاضت کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ ساتھی موت کو کیسے یاد کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا ہم نے اسے کبھی موت کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر تمہارا ساتھی اس پائے کا نہیں ہے۔“

**5055** - وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ أَيُّهَا النَّاسُ اسْتَخِيرُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْخِيَارِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ تَعَالَى لَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُسْتَحْيًا فَلَا يَبْتَغِي لَيْلَةً إِلَّا وَاجِلَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلِيَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا وَعَى وَالرَّأْسَ وَمَا حَوَى وَلِيَذْكُرَ الْمَوْتَ وَالْهَلِيَّ وَلِيَتْرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا اس وقت لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد موجود تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو جو حیا کرنے کا حق ہے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص حیا کرنے والا ہوگا وہ ایسی حالت



میں رات بسر کرے گا کہ اس کی موت اس کی آنکھوں کے سامنے ہوگی وہ اپنے پیٹ کی حفاظت کرے گا اور جو کچھ پیٹ میں جاتا ہے اس کی بھی اور اپنے سر کی بھی اور جو کچھ اس میں ساتا ہے اس کی بھی اور وہ موت کو اور بوسیدہ ہونے کو یاد کرے گا اور دنیا کی زینت کو ترک کر دے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**5056** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْبِرُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ كَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْاسْتَحْيَاءَ مِنَ اللَّهِ حَقُّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَلْتَذْكَرَ الْمَوْتَ وَالْبَلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَقَدْ اسْتَحْيَا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ الْحَافِظُ أَبِي هَانٍ وَالصَّبَّاحُ مُخْتَلَفٌ فِيهِمَا وَقَدْ قِيلَ إِنَّ الصَّبَّاحَ إِنَّمَا رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ وَهُمَا مِنْهُ وَضَعَفَ بِرَفْعِهِ وَصَوَّابَهُ مَوْقُوفٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم حیا کرتے ہیں الحمد للہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے یہ مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرنا کہ جو حیا کرنے کا حق ہو اس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے سر کی اور جو سر میں ساتا ہے اس کی اور پیٹ کی اور جو پیٹ میں جاتا ہے اس کی حفاظت کرو اور تم موت کو اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھو جو شخص آخرت کا ارادہ کرے گا وہ دنیا کی زینت ترک کر دے گا اور جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرے گا جو حیا کرنے کا حق ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت سے ابان بن اسحاق کی صباح بن محمد کی روایت کے طور پر واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابان اور صباح کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے ایک قول کے مطابق صباح نے اس روایت کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ اس کا وہم ہے اس روایت کے مرفوع ہونے کو ضعیف قرار دیا گیا ہے درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**5057** - وَعَنْ الصَّحَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَرْهَدِ النَّاسِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَنْسِ الْقَبْرَ وَالْبَلَى وَتَرَكَ لِفُضْلِ الدُّنْيَا وَآلِ مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى وَلَمْ يَعِدْ غَدًا مِنْ آيَامِهِ وَعَدَ نَفْسَهُ مِنَ الْمَوْتِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسَلٌ

حضرت صحاح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ زہد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو قبر اور بوسیدہ ہونے کو نہ بھولے اور دنیا کی زینت میں سے اضافی چیز کو ترک کر دے اور جو چیز فنا ہو جاتی ہے اس پر اس چیز کو ترجیح دے جو باقی رہے گی اور وہ کل کو اپنی زندگی میں شمار ہی نہ

کرے اور خود کو مرحومین میں شمار کرے۔

یہ روایت ابن ابودنیائے نقل کی ہے یہ روایت مرسل ہے۔

**5058 -** وَرَوَى عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَى بِالْمَوْتِ وَاعْظَا

وَكَفَى بِالْيَقِينِ غِنًى - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”نصیحت کرنے والے کے طور پر موت کافی ہے اور یقین کے حوالے سے خوشحالی کافی ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**5059 -** وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَلَسَ عَلَيَّ

ذَهِيرُ الْقَبْرِ فَكَيْ حَتَّى بَلَ الشَّرَى ثُمَّ قَالَ يَا إِخْوَانِي لِمَ لَمْ تَأْخُذُوا - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے آپ ﷺ

قبر کے کنارے تشریف فرما ہوئے اور رونے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی شریف تر ہو گئی یا زمین تر ہو گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھائیو! اس طرح کی صورت حال کے لئے تیاری کر لو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5060 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ مِنَ الشَّقَاءِ

جَمُودُ الْعَيْنِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ وَطُولُ الْأَمَلِ وَالْحَرَصُ عَلَى الدُّنْيَا - رَوَاهُ الْبَزَّازُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”چار چیزیں بد نصیبی کا حصہ ہیں: آنکھ کا جامد ہونا، دل کا سخت ہونا، لمبی زندگی کی امید اور دنیا کا لالچ۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

**5061 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ صَلَاحُ أَوَّلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالزَّهَادَةِ

وَالْيَقِينِ وَهَلَاكُ آخِرِهَا بِالْبَخْلِ وَالْأَمَلِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ اخْتِمَالٌ لِلتَّحْسِينِ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْأَصْبَهَانِيُّ يَكْلَاهُمَا مِنْ طَرِيقِ ابْنِ

لَهْيَعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نَجَا أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالْيَقِينِ وَالزَّهْدِ وَيَهْلِكُ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالْبَخْلِ وَالْأَمَلِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

”اس امت کے ابتدائی حصے کی بہتری دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے ہوگی اور اس امت کے آخری حصے کی ہلاکت کنجوسی

اور لمبی زندگی کی امید کی وجہ سے ہوگی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اسے حسن قرار دیا جائے۔

یہ روایت ابن ابودنیاء اور اصہبانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے

ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”اس امت کا ابتدائی حصہ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات حاصل کر لے گا اور اس امت کا آخری حصہ نکل اور لمبی زندگی  
 کی توقع کا شکار ہو جائے گا۔“

**5062** - وَرَوَى عَنْ أُمِّ الْوَلِيدِ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ اطَّلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَشِيَّةٍ فَقَالَ  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا تَسْتَحْيُونَ قَالُوا مِمَّ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَجْمَعُونَ مَا لَا تَأْكُلُونَ وَتَبْنُونَ مَا لَا تَعْمُرُونَ  
 وَتَأْمَلُونَ مَا لَا تَدْرِكُونَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ مِنْ ذَلِكَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

\*\*\* سیدہ ام ولید بنت عمر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن شام کے وقت نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد  
 فرمایا: اے لوگو! کیا تم لوگ حیا نہیں کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس چیز سے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس  
 چیز کو جمع کرتے ہو جو تم کھاتے نہیں ہو اور اس چیز کو تعمیر کرتے ہو جسے تم آباد نہیں کرتے اور اس چیز کی توقع رکھتے ہو جس تک تم  
 پہنچو گے نہیں کیا تمہیں اس بات سے حیا محسوس نہیں ہوتی؟  
 یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**5063** - وَرَوَى عَنْ أَبِي مَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَرَى أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَلِيدَةً بِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى  
 شَهْرٍ فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ أَسَامَةَ الْمُشْتَرَى إِلَى شَهْرٍ إِنْ أَسَامَةَ  
 لَطْوِيلَ الْأَمَلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا طُرِفَتْ عَيْنَايَ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ شَفْرَى لَا يَلْتَقِيَانِ حَتَّى يَقْبِضَ اللَّهُ رُوحِي وَلَا  
 رَفَعْتُ قَدْحًا إِلَى فِيٍّ فَظَنَنْتُ أَنِّي وَأَضَعُهُ حَتَّى أَقْبِضَ وَلَا لَقِمْتُ لَقْمَةً إِلَّا ظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَسِفُهَا حَتَّى أَغْصُ بِهَا  
 مِنَ الْمَوْتِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّمَا تَوْعَدُونَ لَأَتَّ وَ مَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

رواہ ابن ابی الدُّنْیَا فِی کِتَابِ قَصْرِ الْأَمَلِ وَأَبُو نَعِیمٍ فِی الْحِلِیَةِ وَالتَّيْهِقَةِ وَالْأَصْبَهَانِی  
 \*\*\* حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز خریدی جو ایک سودینار کے  
 عوض میں تھی جن کی ایک مہینے بعد ادائیگی کرنی تھی تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا تم لوگوں کو اسامہ  
 پر حیرانگی نہیں ہو رہی؟ کہ اس نے ایک چیز خریدی ہے جس کی ادائیگی ایک مہینے بعد کرنی ہے اسامہ تو بڑی لمبی توقع رکھے ہوئے ہے  
 اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ میری دونوں آنکھوں کے کنارے (یعنی  
 پلکیں) دوبارہ ملنے سے پہلے اللہ تعالیٰ میری روح قبض کر لے گا جب بھی میں پیالہ اپنے منہ کی طرف بلند کرتا ہوں تو میں یہ گمان  
 کرتا ہوں کہ اسے رکھنے سے پہلے میرا انتقال ہو جائے گا جب بھی میں کوئی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ میں اسے  
 نگلنے سے پہلے انتقال کر جاؤں گا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جس چیز کی تمہیں وعید سنائی گئی ہے وہ  
 آنے والی ہے اور تم لوگ عاجز کرنے والے نہیں ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے کتاب ”قصر العمل“ میں نقل کی ہے ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور امام بیہقی اور اصہبانی نے بھی

نقل کی ہے۔  
**5064** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي

فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصُّبْحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صَحْتِكَ لِمَرْضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَفِظُهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعَدَ نَفْسِكَ فِي أَصْحَابِ الْقُبُورِ وَقَالَ لِي يَا ابْنُ عَمْرٍو إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَحْدِثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَحْدِثْ نَفْسَكَ بِالصُّبْحِ وَخُذْ مِنْ صَحْتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا أَمْسَكَ غَدًا

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ نَحْوُ التِّرْمِذِيِّ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے میرے کندھے پکڑے اور ارشاد فرمایا: تم دنیا میں یوں رہو جیسے تم غریب الوطن ہو یا راستہ عبور کر رہے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم شام کرو تو صبح ہونے کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کرو تو شام ہونے کا انتظار نہ کرو اپنی صحت کے دوران بیماری کے لئے اور زندگی کے دوران موت کے لئے تیاری کرلو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے میرے جسم کا کوئی حصہ پکڑا اور فرمایا: دنیا میں یوں رہو جیسے تم غریب الوطن ہو یا راستہ عبور کر رہے ہو (یعنی مسافر ہو) اور خود کو مرحومین میں شمار کرو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عمر! جب تم صبح کرو تو شام کے بارے میں کوئی خیال نہ کرو اور جب تم شام کرو تو صبح کے بارے میں کوئی خیال نہ کرو بیمار ہونے سے پہلے اپنی تندرستی سے اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے غنیمت حاصل کرلو کیونکہ اے عبداللہ! تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا؟ (یعنی تم زندوں میں شمار ہو گے؟ یا مرحوم قرار دیے جاؤ گے)۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

**5065 -** وَعَنْ مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اعْبُدِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَاعْدُدْ

نَفْسَكَ فِي الْمَوْتَى وَادْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَعِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَإِذَا عَمِلْتَ مَعِينَةً فَاعْمَلْ بِجَنْبِهَا حَسَنَةَ الْبَسْرِ بِالسَّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ بِالْعَلَانِيَةِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّ فِيهِ انْقِطَاعًا بَيْنَ أَبِي سَلَمَةَ وَمَعَاذِ

❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو اور خود کو مرحومین میں شمار کرو تم ہر پتھر اور درخت کے قریب اللہ کا ذکر کرو اور جب تم کوئی برا کام کرلو تو اس کے فوراً بعد نیکی کرلو پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم اس میں انقطاع پایا جاتا ہے جو ابوسلمہ نامی راوی اور حضرت

معاذ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہے۔

**5066 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَطِيعُ

حَائِطًا لِي أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهِيَ فَتَحْنُ نَصْلِحُهُ فَقَالَ الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا میں اس وقت دیوار پر مٹی لگا رہا تھا میں تھا اور میری والدہ تھیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے عبداللہ! یہ کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی آجائے گا۔

**5067** - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَعَالِجُ حَصَا لَنَا وَهِيَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا خَصْ لَنَا وَهِيَ فَتَحْنُ نَصْلِحُهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ

❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ہمارے پاس سے ہوا ہم اپنا چھپر درست کر رہے تھے جو خراب ہو چکا تھا آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: یہ ہمارا چھپر ہے جو خراب ہو گیا تھا ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی آجائے گا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
امام ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

**5068** - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًا مَرَبَعًا وَخَطَّ خَطًا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُوطًا صَغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ فَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمْلُهُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ الصَّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَاهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَاهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مربع کی شکل میں لکیریں لگائیں پھر آپ ﷺ نے درمیان میں لکیریں لگائیں جو اس سے نکل رہی تھیں اور پھر کچھ اور چھوٹی لکیریں لگائیں جو اس درمیان والی لکیر کے اطراف میں تھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: اس نے اسے گھیر لیا ہوا ہے اور چیز جو ٹٹکنے والی ہے یہ اس کی توقع ہے اور یہ چھوٹی لکیریں ہیں جو اس کو پیش آنے والے حادثات ہیں اگر یہ اس تک نہیں پہنچے گا تو یہ اسے نوچ لے گا اور اگر یہ اس تک نہیں پہنچے گا تو دوسرا اسے نوچ لے گا۔

یہ روایت امام بخاری، امام ترمذی اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**5069** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًا وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَخَطَّ إِلَى جَنْبِهِ خَطًا وَقَالَ هَذَا أَجَلُهُ وَخَطَّ آخِرَ بَعِيدًا مِنْهُ فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْأَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ بِنَحْوِهِ

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لکیر لگائی اور فرمایا: یہ انسان ہے اور پھر آپ ﷺ نے اس کے



پہلو میں ایک اور لکیر لگائی اور فرمایا: یہ اس کی موت ہے پھر آپ ﷺ نے اس سے کچھ فاصلے پر ایک اور لکیر لگائی پھر فرمایا: یہ اس کی امید ہے آدمی اسی حالت میں رہتا ہے یہاں تک کہ سب سے زیادہ قریب والی چیز اس تک پہنچ جاتی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام نسائی نے بھی اس کی تندرقل کیا ہے۔

5070 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا آجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا وَقَالَ وَثَمَ أَمَلُهُ وَثَمَ أَمَلُهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ أَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ

\*\*\* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ انسان ہے یہ اس کی موت ہے آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی گدی پر رکھا اور پھر اسے پھیلا دیا اور فرمایا: وہ اس کی امید ہے اور وہ اس کی امید ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام نسائی نے بھی اسے نقل کی ہے اور امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

5071 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مَا مِثْلُ هَذِهِ وَهَذِهِ وَرَمَى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَذَاكَ الْآجَلُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

\*\*\* حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کیا تم لوگ جانتے ہو؟ اس کی اور اس کی مثال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دو ٹکڑیاں ایک طرف رکھ کے ارشاد فرمایا لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ امید ہے اور یہ موت ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5072 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا تَزِدَادُ مِنْهُمْ إِلَّا بَعْدًا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاتُهُ مُخْتَجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَالْحَاكِمِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا يَزِدَادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا إِلَّا حِرْصًا وَلَا تَزِدَادُونَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا بَعْدًا

\*\*\* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیمت قریب آگئی ہے اور ہم اُسے دور ہی سمجھ رہے ہیں۔“

یہ روایت امام جہرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ

5070 - صحیح ابن حبان - کتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرًا فصل في الأمل - ذكر الإلهام عما يجب على المرء

من تغريب آجله على نفسه - حديث: 3050 من ابن ماجه - كتاب الزهد - باب الأمل والأجل - حديث: 4230 السنن الكبرى

لنسائي - سورة الرعد - سورة الإخلاص - حديث: 11345 مسند أحمد بن حنبل - مسند انس بن مالك - رضي الله تعالى عنه -

حديث: 12022 الترمذ والرفاعة للدين الجليل - باب النسوي عن طول الأمل - حديث: 253

بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیمت قریب آ رہی ہے اور لوگوں کے دنیا کے بارے میں لالچ میں اضافہ میں ہو رہا ہے اور لوگ اللہ تعالیٰ سے اور زیادہ دور ہوتے جا رہے ہیں۔“

**5073 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكَ نَعْلِهِ

وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت تم میں سے کسی ایک کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے اور جہنم بھی اس کی مانند ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**5074 -** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِالْإِيَّاسِ مِمَّا فِي آيَدِي النَّاسِ وَإِيَّاكَ وَالطَّمَعُ فَإِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ وَصَلْ صِلَاكَ وَأَنْتَ مُودِعٌ وَإِيَّاكَ وَمَا يَعْتَدِرُ مِنْهُ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالتَّيْهَقِيُّ فِي الزُّهْدِ وَقَالَ الْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی:

یا رسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوس ہونا تم پر لازم ہے اور تم لالچ سے بچ کے رہنا کیونکہ وہ ایسی غربت ہے جو موجود رہتی ہے اور تم نمازیوں ادا کرنا جیسے تم دنیا سے رخصت ہونے لگے ہو اور تم ہر اس چیز سے بچ کے رہنا جس کی وجہ سے معذرت پیش کرنی پڑے۔

یہ روایت امام حاکم نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

**5075 -** وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَمْرِو قَالَ أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ وَاجْعَلْهُ مَوْجِزًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ صَلَاةَ مُودِعٍ فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ وَإِيَّاسٍ مِمَّا فِي آيَدِي النَّاسِ تَكُنْ غَنِيًّا وَإِيَّاكَ وَمَا يَعْتَدِرُ مِنْهُ

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی بات بیان کیجئے اور مختصر ارشاد فرمائیے گا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوں نماز ادا کرو جیسے دنیا سے رخصت ہونے لگے ہو اگر تم اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس کے حوالے سے تم مایوس ہو جاؤ تم خوشحال ہو جاؤ گے اور تم اس چیز سے بچ کے رہنا جس کی وجہ سے تمہیں معذرت پیش کرنی پڑے۔

**5076 -** وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي النَّخَعِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ جِئْتُ حَضْرَتَهُ الْوَفَاةَ قَالَ

أَحَدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ أَعْبُدِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ

تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ وَاعِدِدْ نَفْسَكَ لِمَا الْمَوْتَى وَآيَاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تَسْتَجَابُ الْحَدِيثُ

❀ امام طبرانی نے یہ روایت بنو نفع سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ کو سنا جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بتایا میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تم اللہ کی عبادت یوں کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے تم خود کو مرحومین میں شمار کرنا اور تم مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ وہ قبول ہوتی ہے“..... الحدیث۔

**5077** - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مِنَ الْمَدَائِنِ عَلَى فَرَسٍ فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ حَضَرْنَا فَخَطَبَنَا حَذِيفَةُ فَقَالَ إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (القمر) أَلَا وَإِنَّ السَّاعَةَ قَدْ اقْتَرَبَتْ أَلَا وَإِنَّ الْقَمَرَ قَدْ انْشَقَّ أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتْ بِفِرَاقِ أَلَا وَإِنَّ الْيَوْمَ الْمِصْصَارَ وَغَدَا السَّبَاقُ فَقُلْتُ لَا بَيَّ اسْتَبَقَ النَّاسُ غَدَا قَالَ يَا بَنِي إِيَّاكَ لَجَاهِلٍ إِنَّمَا يَعْنِي الْعَمَلُ الْيَوْمَ وَالْجَزَاءُ غَدَا فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْآخِرَى حَضَرْنَا فَخَطَبَنَا حَذِيفَةُ فَقَالَ إِنْ اللَّهَ يَقُولُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتْ بِفِرَاقِ أَلَا وَإِنَّ الْيَوْمَ الْمِصْصَارَ وَغَدَا السَّبَاقُ أَلَا وَإِنَّ الْغَايَةَ النَّارَ وَالسَّابِقَ مِنْ سَبَقِ إِلَى الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

❀ عبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے مدائن سے چند فرسخ کے فاصلے پر پڑاؤ کیا جب جمعہ کا دن آیا تو ہم اکٹھے ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت قریب آگئی ہے اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا“

خبردار! قیامت قریب آچکی ہے اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے خبردار! دنیا نے جدائی کے بارے میں بتا دیا ہے آج کا دن تیاری کا ہے اور کل کا دن نتیجے کا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: کیا کل لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم ناواقف ہو ان کی مراد یہ ہے کہ آج کا دن عمل کا ہے اور کل کا دن جزا کا ہے پھر جب اگلا جمعہ آیا اور ہم اس میں شریک ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”قیامت قریب آچکی ہے اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے۔“

”دنیا نے اپنی جدائی کے بارے میں بتا دیا ہے آج کا دن عمل کا ہے اور کل کا جزا کا ہے خبردار! آخری حد جہنم ہے اور وہ شخص (حقیقی طور) سبقت لے جائے گا جو جنت کی طرف سبقت لے جائے“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**5078** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنَا

كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلَمِ يَصْبَحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيَمْسِي كَافِرًا وَيَمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ان فتنوں کے آنے سے پہلے اعمال میں جلدی کرو جو فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے جن میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور اگر شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو جائے گا وہ اپنے دین کو دنیاوی فائدے کے عوض میں فروخت کر دے گا۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5079** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ يَتَأْتِي السُّنُوسُ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدَّخَانِ أَوِ الدَّجَالِ أَوِ الدَّابَّةِ أَوْ خَاصَّةً آخِذُكُمْ أَوْ أَمْرُ الْعَامَةِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”چھ چیزوں کے آنے سے پہلے اعمال میں جلدی کرلو! سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا دھوئیں کا ظاہر ہونا دجال کا نکلنا دہلیز الارض کا آنا یا خاص طور پر تمہارا (موت کا شکار ہو جانا) یا عمومی طور پر (لوگوں پر قیامت قائم ہو جانا)۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5080** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْظُرُونَ إِلَّا لِقَاءَ مَنْسِيَا أَوْ غَنِيٍّ مَطْغِيَا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَالِ فَشَرُّ غَائِبٍ يَنْتَظَرُ أَوْ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَدهَى وَأَمْرٌ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ رِوَايَةِ مُحَرِّزٍ بِالزَّيِّ وَهُوَ وَاهٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کرلو! کیا تم منتظر ہو اس کے کہ وہ غربت جو بھلا دیتی ہے یا وہ خوشحالی جو سرکش کر دیتی ہے یا وہ بیماری جو خراب کر دیتی ہے یا وہ بڑھاپا جو ٹھیک دیتا ہے یا وہ موت جو رخصت کر دیتی ہے یا وہ دجال جو غیر موجود میں سب سے بری چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا پھر قیامت اور قیامت بہت ہی سخت اور تلخ ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے محرر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام ”محرز“ ہے یہ ایک وہی راوی ہے اس کے حوالے سے یہ روایت اعرج کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

**5081** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ خُمُسًا قَبْلَ خُمُسِكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغَنَّاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفِرَاعَكَ قَبْلَ شَغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

5080- الترمذی علی الصمیمین للحاکم - کتاب الرقاق - حدیث: 7978 مسند أبی یعلی الموصلی - ترمذی من موطأ  
حدیث: 6408 المسجم الأوسط للطبرانی - باب العین من اسمہ علی - حدیث: 4039 تعجب البرہان للسیوطی - التاسع  
والثلاثون من تعجب البرہان فصل فیما یقول العاطی فی جواب التثبیت - الحادی والسبعون من تعجب البرہان والرباب  
فی الزهد وفصل الذمل حدیث: 10146

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ”پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو! بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، غربت سے پہلے خوشحالی کو، مصروفیت سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5082 - وَرَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تَشْعَلُوا وَصَلُوا إِلَيْدِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوا وَتَنْصَرُوا وَتَجْبَرُوا - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

\*\*\* حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو! اس سے پہلے کہ تم مرجاؤ اور نیک اعمال کی طرف جلدی کر لو! اس سے پہلے کہ تم مشغول ہو جاؤ اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان اُس (یعنی پروردگار) کا بکثرت ذکر کر کے تعلق قائم کرو اور پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر بکثرت صدقہ کرو تمہیں رزق دیا جائے گا تمہاری مدد کی جائے گی تمہیں مضبوط کیا جائے گا۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**5083 -** وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيْسُ مِنْ دَانٍ نَفْسِهِ  
وَعَمَلٍ لَمَّا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَعَمَّنَى عَلَى اللَّهِ  
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

\*\*\* حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عقل مند وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کو اپنا پیروکار بنائے اور اس مرنے کے بعد والی صورت حال کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے توقع رکھے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5084 - وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّوَدُّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

قَالَ الْحَافِظُ لَمْ يَذْكُرِ الْأَعْمَشُ فِيهِ مِنْ حَدِّثُهُ وَلَمْ يَجُزْمِ بِرَفْعِهِ التَّوْدَةُ يَفْتَحُ الْمُشَاةُ فَوْقَ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَصْمُومَةٌ ثُمَّ دَالٌ مُهْمَلَةٌ مَفْتُوحَةٌ وَتَاءٌ تَانِيثٌ هِيَ التَّانِي وَالتَّابِتُ وَعَدَمُ الْعَجَلَةِ

✿✿ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر کام کے بارے میں آرام سے کرنا بہتر ہے، البتہ آخرت سے متعلق عمل کا معاملہ مختلف ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے



مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اعمش نے اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ اور انہوں نے اس کے مرفوع ہونے کے بارے میں یقین کا اظہار نہیں کیا۔

لفظ ”لو وہ“ کا مطلب جلد بازی نہ کرنا ہے۔

**5085** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ

يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ أَزْدَادَهُ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ نَزْعٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الزَّهْدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو بھی شخص فوت ہوگا وہ ندامت کا شکار ہوگا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسے ندامت کس بات پر ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو اسے اس بات پر ندامت ہوگی کہ اس نے اچھائی زیادہ کیوں نہیں کی؟ اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا تو اسے اس بات پر ندامت ہوگی کہ اس نے برائی کو چھوڑ کیوں نہیں دیا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

**5086** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَغْمَلَهُ

قَبْلَ كَيْفَ يَسْتَغْمَلُهُ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کام لیتا ہے عرض کی: گئی وہ اس سے کیسے کام لیتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اسے مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیتا ہے۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5087** - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَقِّقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ

عَبْدًا عَسَلَهُ قَالُوا مَا عَسَلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُوَفِّقُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيِ رَحْلَتِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ جِيرَانُهُ أَوْ قَالَ مِنْ حَوْلِهِ

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مِنْ طَرِيقِهِ وَغَيْرُهُمَا

عَسَلَهُ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالسِّينِ الْمُهِمَلَتَيْنِ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ طَيْبُ الشَّاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا مِثْلُ آيِ وَفَّقَهُ اللَّهُ

لِعَمَلٍ صَالِحٍ يَتَحَفَّ بِهِ كَمَا يَتَحَفَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ إِذَا أَطْعَمَهُ الْعَسَلَ

حضرت عمرو بن حلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کی تعریف کرتا ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ اس کی تعریف کیسے کرتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اسے (دنیا سے) رخصتی سے پہلے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے

پڑوسیوں کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے آس پاس کے افراد کو اس سے راضی کر دیتا ہے۔  
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

لفظ ”عسلہ“ کا مطلب کسی اچھی تعریف کرنا ہے بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک عمل کی توفیق اسے تحفے کے طور پر دیتا ہے جس طرح کوئی شخص کسی کو تحفہ دیتے ہوئے اسے شہد کھانے کے لئے دیتا ہے۔

**5088** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِذْ بِاللَّهِ إِلَى أَمْرٍ أَمْرًا أَجَلُهُ حَتَّىٰ بَلَغَ سِتِينَ سَنَةً - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”اللہ تعالیٰ اس شخص کو معذور قرار دے دیتا ہے جس کی موت کو وہ اتنا مؤخر کر دے کہ وہ شخص ساٹھ سال تک پہنچ جائے۔“  
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**5089** - وَعَنْ سَهْلِ مَرْفُوعًا مِنْ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ سَنَةَ لَقَدْ أَعِذَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمَرِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَىٰ شَرْطِهِمَا

حضرت سہل بن مرقع کے حوالے سے یہ ”مرفوع“ حدیث منقول ہے:  
”میری امت کے جس فرد کو ستر سال کی زندگی دی جائے گی تو عمر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ اسے معذور قرار دیدے گا۔“  
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5090** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِل�َكُمْ بِخَيْرٍ كُمْ لَكُمَا نَعَمْ قَالَ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَعْمَالًا

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الصَّحِيحُ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَىٰ شَرْطِهِمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں طویل ہوں اور اعمال اچھے ہوں۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5091** - وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عَمْرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عَمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الزَّهْدِ

وَعَبْرَهُ

حضرت ابو بکر و عمرؓ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا شخص بہتر ہے؟ آپؐ فرمایا: جس کی عمر طویل ہو اور جس کا عمل اچھا ہو انہوں نے عرض کی: کون سا شخص برا ہے؟ آپؐ فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل برا ہو۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم نے اور امام بیہقی نے کتاب الترمذی میں اسے نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5092 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرٍو النَّاسُ مِنْ طَلِّ عَمْرِهِ وَحَسَنِ عَمَلِهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

”لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی عمر طویل ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5093 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْبِئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا إِذَا سَدَدُوا - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں بہتر وہ ہیں جن کی عمریں طویل ہوں اور وہ نیک رہیں۔“

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5094 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَكُمْ عِبَادَا يَضُنُّ بِهَمٍّ عَنِ الْقَتْلِ وَيُطِيلُ أَعْمَارَهُمْ فِي حَسَنِ الْعَمَلِ وَيُحَسِّنُ أَوْزَانَهُمْ وَيُحْيِيهِمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَقْبِضُ أَرْوَاحَهُمْ فِي عَافِيَةٍ عَلَى الْفُرُشِ وَيُعْطِيهِمْ مَنَازِلَ الشَّهَادَةِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَلَا يَحْضُرُنِي الْآنَ إِسْنَادُهُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قتل ہونے سے بچا کر رکھتا ہے ان کے نیک عمل کی وجہ سے انہیں طویل عمر دیتا ہے انہیں اچھا رزق دیتا ہے اور انہیں عافیت کے ساتھ زندگی دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ بستر پر ان کی روح کو قبض کر لیتا ہے لیکن انہیں شہداء کے مرتبے پر قاض کرے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5095 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلَانِ مِنْ بَلَى حَتَّى مِنْ قِصَاعَةِ أَسْلَمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْهَدَا أَحَدُهُمَا وَآخَرُ الْأُخْرَى قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَوْخِرَ مِنْهُمَا أَدْخَلَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الشَّهِيدِ فَتَعَجِبْتُ لِذَلِكَ فَاصْبَحْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَلَّیْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَہِ رَمَضَانَ وَصَلَّی سِتَّةَ اَلْفِ رَكْعَةٍ وَتَمَّذًا وَتَمَّذًا رَكْعَةً صَلَاةً سَہَ رَوَّاهُ اَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَّاهُ ابْنُ مَاجَہٍ وَابْنُ حَبَّانٍ فِی صَحِیحِہِ وَالتَّبَہِیْقِیْ کُلُّہُمْ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ خُوَہِ اطْوَلَ مِنْہُ وَزَادَ ابْنُ مَاجَہٍ وَابْنُ حَبَّانٍ فِی آخِرِہِ فَلَمَّا بَیْنَهُمَا اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاء قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو افراد نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا ان میں سے ایک نے جام شہادت نوش کر لیا اور دوسرا اس کے بعد دو سال تک زندہ رہا (اور پھر اس کا بھی انتقال ہو گیا) تو جس کا انتقال بعد میں ہوا تھا اسے میں نے خواب میں دیکھا کہ اسے شہید ہونے والے سے پہلے جنت میں داخل کر دیا گیا میں اس بات پر حیران ہوا اگلے دن میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے (جس کا انتقال بعد میں ہوا) اس (پہلے شہید ہونے والے) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور چھ ہزار رکعات اور اتنی اتنی رکعات سال بھر میں نماز ادا نہیں کی۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت کے طور پر تسین اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”توان دونوں کے درمیان اس سے زیادہ فرق ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔“

**5098** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ أَنَّ نَفْرًا مِنْ بَنِي عَذْرَةَ ثَلَاثَةَ أَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمُوا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيهِمْ قَالَ طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَكَانُوا عِنْدَ طَلْحَةَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ فَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعَثًا فَخَرَجَ فِيهِ آخَرُ فَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّلَاثُ عَلَى فَرَّاشِهِ قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتَ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الَّذِينَ كَانُوا عِنْدِي فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتَ الْمَيِّتَ عَلَى فَرَّاشِهِ أَمَامَهُمْ وَرَأَيْتَ الْيَدِي اسْتَشْهَدَ أَخِيرًا يَلِيهِ وَرَأَيْتَ أَوَّلَهُمْ آخِرَهُمْ قَالَ فَذَا هَؤُلَاءِ مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتَ مِنْ ذَلِكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مُؤْمِنٍ بِعَمْرِ فِي الْإِسْلَامِ لِحَسْبِیْہِ وَتَكْبِیْرِہِ وَتَهْلِیْلِہِ

رَوَّاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ يَعْلَى وَرَوَّاهُمَا رَوَاةُ الصَّحِیحِ وَفِیْ اَوَّلِہِ عِنْدَ اَحْمَدَ اَرْسَالٌ کَمَا مَرَّ وَوَصَلِہُ اَبُو یَعْلَى

بِذِکْرِ طَلْحَةَ فِيْہِ

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عذرة سے تعلق رکھنے والے تین افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اسلام قبول کر لیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون ان کی دیکھ بھال کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں وہ لوگ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں رہے نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی تو ان تین افراد میں سے ایک شخص اس مہم میں چلا گیا اور اس نے جام شہادت نوش کر لیا پھر ایک اور مہم روانہ ہوئی تو ان میں سے ایک اور شخص اس میں چلا گیا اس نے بھی جام شہادت نوش کر لیا پھر تیسرے فرد کا انتقال اپنے بستر پر ہوا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان تینوں حضرات کو خواب میں

دیکھ کہ دو جنت میں میرے پاس موجود ہیں اور میں نے یہ دیکھا کہ جس شخص کا انتقال اپنے بستر پر ہوا تھا وہ ان سب سے آگے ہے اور جس نے بعد میں جام شہادت نوش کیا تھا وہ اُس کے بعد ہے اور جس نے سب سے پہلے جام شہادت نوش کیا تھا وہ ان سب سے آخر میں ہے میں اس بات پر یزاحیران ہوا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس میں حیرانگی کی کون سی بات ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مومن سے زیادہ فضیلت اور کوئی شخص نہیں رکھتا جو اسلام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تکبیر اور جلیل بیان کرتے ہوئے زندگی بسر کرتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں اس کے آغاز میں امام احمد کے نزدیک ”ارسال“ پایا جاتا ہے جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے اور امام ابویعلیٰ نے اسے ”موصول“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اس میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

**5097 -** وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَهُوَ يَشْكِي لِمَتْنِي الْمَوْتُ فَقَالَ يَا عَبَّاسُ عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتَ مُحِبًّا تَزِدُّهُ إِحْسَانًا إِلَى إِحْسَانِكَ خَيْرَ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مُسِينًا فَإِنْ تَوَخَّرَ تَسْتَعْتَبُ مِنْ إِسَاءَةِ تِلْكَ خَيْرَ لَكَ لَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَهُوَ أَنَّهُمْ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جو بیمار تھے وہ موت کی آرزو کرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! آپ موت کی آرزو ہرگز نہ کریں اگر آپ اچھائی کرنے والے ہوئے تو آپ کی اچھائی میں اضافہ ہوگا اور یہ آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا اور اگر آپ برائی کرنے والے ہوئے اور آپ کی موت میں تاخیر ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ آپ برائی سے رجوع کر لیں تو یہ آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا تو آپ موت کی آرزو نہ کریں۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5098 -** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنْ هُوَ الْمَطْلَعُ شَدِيدٌ وَإِنْ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُولَ عَمْرُ الْعَبْدِ وَيُوزِقَهُ اللَّهُ الْإِنَابَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگ موت کی آرزو نہ کرو! کیونکہ وہ بڑی ہولناک چیز ہے سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے (اپنی طرف) رجوع کی توفیق عطا کرے۔“

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

**5099 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّي أَحَدُكُمْ



الْمَوْتُ اِمَامًا مَحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزِدُّكَ وَاِمَامًا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی شخص موت کی آرزو نہ کرے (کیونکہ) اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو ہو سکتا ہے اس کی اچھائی میں اضافہ ہو جائے اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا تو ہو سکتا ہے وہ رجوع کرے۔“

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

5100 - وَلَيْسَ رِوَايَةٌ لِمُسْلِمٍ لَا يَتَمَنَّى اخَذُكُمْ الْمَوْتُ وَلَا يَدْعُو بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ وَاللَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ

عَمَلُهُ وَاللَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عَمْرَهُ إِلَّا خَيْرًا

حضرت امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی اس کے آنے سے پہلے اس کے بارے میں دعا کرے کیونکہ جب وہ مر جائے گا تو اس کا عمل منقطع ہو جائے گا اور زندگی مومن کی بھلائی میں اضافہ ہی کرتی ہے۔“

5101 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى اخَذُكُمْ الْمَوْتُ

لِضَرْبِ نَزْلٍ بِهِ فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ لَمَعْلَا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ احْبِسِي مَا تَكُنْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَلَوْ لَيْسَ إِذَا تَكُنْتَ الْوَفَاةَ

خَيْرًا لِي - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی بھی شخص کسی نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہے تو وہ یہ کہے:

”اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میرے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اس وقت مجھے موت دے

دینا جب موت میرے حق میں زیادہ بہتر ہو۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

## 9 - التَّوْبَةُ فِي الْخَوْفِ وَفَضْلُهُ

باب: خوف کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کا تذکرہ

5102 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَبْعَةٌ يَظْلِمُهُمُ

اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ فَذَكَرَهُمْ إِلَى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِيَّاهُ أَخَافُ

اللَّهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَقْدِمُ بِتَمَامِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ساتھ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا کرے گا جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔“

(اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اور وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت

خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ یہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

5103 - رَعْن ابْن عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ

الكحل من بى إسرائيل لا يتورع من ذنب عمله فأتته امرأة فأعطها بيتين ديناراً على أن يطأها فلما أرادها على نفسها ارتعدت وبكت فقال ما يبكيك قالت لأن هذا عمل ما عملته وما حملنى عليه إلا الحاجة فقال تفعلين أنت هذا من مخافة الله فأنا آخرى اذهبي فلك ما أعطيتك ووالله ما أعصيه بعدها أبداً فمات من ليته فأصبح مكتوب على بابه إن الله قد غفر للكفل فعجب الناس من ذلك

رواه الترمذى وحسنه والحاكم وقال صحيح الإسناد

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”کفل کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا وہ کسی بھی گناہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا ایک مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے اس شرط پر کہ وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرے گا جب اس نے اس عورت کے قریب جانے کا ارادہ کیا تو وہ عورت کا پیٹنے لگی اور رونے لگی کفل نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس عورت نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے کبھی یہ کام نہیں کیا انتہائی مجبوری نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے کفل نے دریافت کیا: اگر تم اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ایسا کر رہی ہو (یعنی رو رہی ہو) تو میں اس بات کے زیادہ لائق ہوں (کہ میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤں کیونکہ میں تو گناہگار ہوں) تم چلی جاؤ! میں نے جو تمہیں دیا وہ تمہارا ہے اللہ کی قسم! اب میں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا پھر اسی رات کفل کا انتقال ہو گیا تو اگلے دن اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کر دی تو لوگ اس بات پر حیران ہوئے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5104 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فَيَمْنُ كَانُوا قَبْلَكُمْ يَرْتَادُونَ لِأَهْلِهِمْ فَأَصَابَتْهُمْ السَّمَاءُ فَلَجُوا إِلَى جَبَلٍ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَفَا الْأَثَرُ وَوَقَعَ الْحَجَرُ وَلَا يَعْلَمُ بِمَكَانِكُمْ إِلَّا اللَّهُ فَادْعُوا اللَّهَ بِأَوْثُقِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُم اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ تَعْجِبُنِي فَطَلَبْتُهَا فَأَبَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لَهَا جِعْلًا فَلَمَّا قَرِبتَ نَفْسَهَا تَرَكْتُهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةِ عَذَابِكَ فَافْرَجْ عَنَّا فَرَّاجَ عَنَّا فَرَّاجَ ثَلَاثَ الْحَجَرِ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَتْ لِي وَالِدَانِ فَكُنْتَ أَحْلَبَ لِهَمَّاهُ فِي إِيَّاهُمَا فَإِذَا أَتَيْتُهُمَا وَهُمَا نَائِمَانِ قُمْتُ حَتَّى يَسْتَيْقِظَا

5103- صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر الغفر العادل على أن ترك المراء  
بعض المخطوطات لله هل حديثه: 388 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - كتاب التوبة والبرائة حديثه: 7718 مصنف  
ابن أبي تيبة - كتاب ذكر رحمة الله ما ذكر في بقة رحمة الله تعالى - حديثه: 33544 مسند أحمد بن محمد بن محمد بن محمد بن  
عمر رضي الله عنهما - حديثه: 4608 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر حديثه: 5593 نسب الإبراهيم  
لبيرهي - التاسع والثلاثون من نسب الإبراهيم وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة - حديثه: 6827

فَإِذَا اسْتَيْقَظَا شَرِبَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةِ عَذَابِكَ فَافْرَجْ عَنَّا فَرَّالَ ثَلَاثِ النَّهَارِ وَفَرَّالَ ثَلَاثِ النَّهَارِ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا يَوْمًا فَعَمِلَ لِي نَصْفَ النَّهَارِ فَأَعْطَيْتَهُ أَجْرًا فَمَسَخَطَهُ وَلَمْ يَأْخُذْهُ فَوَفَّرْتَهَا عَلَيْهِ حَتَّى صَارَ مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ ثَمَّ بَجَاءَ يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ خُذْ هَذَا كُلَّهُ وَكُلْ بِسُنَّتِ لَمْ أَغْطِيهِ إِلَّا أَجْرَهُ الْأَوَّلَ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةِ عَذَابِكَ فَافْرَجْ عَنَّا فَرَّالَ الْحَجَرِ وَخَرَجُوا يَتَمَاشُونَ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَوَحِّهِ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ خُوَيْلِدٍ وَتَقْدِيمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم سے پہلے زمانے میں تین افراد سفر پر روانہ ہوئے راستے میں انہیں بارش نے آیا تو وہ ایک پہاڑ کی آڑ میں چلے گئے ایک پتھر اُن پر گر گیا (اور اس نے غار کا منہ بند کر دیا) ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: قدموں کا نشان مٹ جائے گا پتھر آکر واقع ہو گیا ہے اب تمہاری جگہ کے بارے میں صرف اللہ کو علم ہے تو تم سب سے زیادہ قبل و ثوق عمل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک عورت مجھے اچھی لگتی تھی میں نے اس کی قربت کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا پھر میں نے اس سے مخصوص ادا لگی طے کی جب میں اس کے قریب ہونے لگا تو میں نے اسے چھوڑ دیا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید کرتے ہوئے اور تیرے خوف سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا تو تو ہمیں کشادگی نصیب کر دے تو ایک تہائی پتھر ہٹ گیا دوسرے نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ ہیں جن کے لئے میں برتن میں دودھ دوہ لیتا تھا ایک مرتبہ میں ان کے پاس آیا تو وہ سوئے ہوئے تھے تو میں وہاں کھڑا رہا یہاں تک کہ جب وہ بیدار ہوئے تو بیدار ہونے کے بعد انہوں نے وہ دودھ پیا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا تو تو ہمیں نجات عطا فرما دے تو پتھر ایک تہائی ہٹ گیا تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو مزدور رکھا اس نے دو پہر تک میرے لئے کام کیا میں نے اسے معاوضہ دیا تو وہ اس پر ناراض ہو گیا اس نے اسے وصول نہیں کیا میں نے اس معاوضے کو کام میں استعمال کیا یہاں تک کہ وہ بہت سے مال مویشیوں میں تبدیل ہو گیا پھر وہ مزدور اپنی مزدوری کا مطالبہ کرنے کے لئے آیا تو میں نے کہا: یہ سب چیزیں تم حاصل کر لو اگر میں چاہتا تو میں اسے صرف اُس کا پہلے والا معاوضہ بھی دے سکتا تھا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ کام کیا تھا تو تو ہمیں کشادگی نصیب کر دے تو پتھر ہٹ گیا اور وہ لوگ چلتے ہوئے باہر نکل آئے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اسے امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے اور وہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

5105 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِسُورِ عَلَى نَفْسِهِ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِنَفْسِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَسَرَ اللَّهُ عَلَيَّ لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ قَامَرُ اللَّهِ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكَ فَفَعَلْتُ فَإِذَا

هُوَ قَائِمٌ لِّمَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَتْ عَشِيَّتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَتْ مِنْخَافَتُكَ لَغَفَرَ لَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک شخص تھا جو اپنے اوپر ظلم کرتا تھا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے بیٹوں سے کہا: جب میں مرجاؤں تو تم مجھے جلا دینا اور پھر مجھے پیس کر ہوا میں اڑا دینا اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے تنگی کا شکار کیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے کسی کو بھی نہیں دیا ہوگا جب وہ شخص مر گیا اور اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ تمہارے اندر (اس کے جتنے بھی اجزاء ہیں) تم انہیں جمع کرو تو زمین نے ایسا ہی کیا تو وہ شخص کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے جو کچھ کیا وہ کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی۔“

**5106 -** وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لَأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرَّقُوهُ ثُمَّ ذَرَوْا نَصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنَصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَهُ عَذَابًا لَا يَعْلَمُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا بِهِ مَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ الْبَرِّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرُ أَنْ يَجْمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَمْ فَعَلْتُ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَنَفَرَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَنَحْوُهُ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی اس نے اپنے ال خانہ سے کہا: جب میں مرجاؤں تو تم مجھے جلا دینا اور میرا نصف حصہ خشکی میں اور نصف حصہ سمندر میں بہا دینا اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر سختی کی تو اسے ایسا عذاب دے گا جو وہ تمام جہانوں میں کسی کو بھی نہیں دے گا جب اس شخص کا انتقال ہو گیا تو اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ وہی کیا جو اس نے انہیں ہدایت کی تھی اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے اپنے اندر موجود اس کے اجزاء کو اکٹھا کر دیا اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے اپنے اندر موجود اجزاء کو اکٹھا کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے اور تو اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت کر دی۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم نے نقل کی ہے یہ روایت امام مالک اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

**5107 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغْسَهُ اللَّهُ مَا لَا فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حَضَرَ آيَ أَبِ كُنْتَ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبِ قَالَ فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَاحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي رِيحٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ فَقَالَ مِنْخَافَتِكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

رَغْسَهُ بِفَتْحِ الرَّاءِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ بَعْدَهُمَا سَيْنٌ مُهْمَلَةٌ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَعْنَاهُ أَكْثَرَ لَهُ مِنْهُ وَبَارَكَ لَهُ فِيهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم سے پہلے ایک شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بکثرت مال عطا کیا تھا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے









یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے حضرت بھلؓ کے حوالے سے اور ایک صاحب کے حوالے سے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے ابن ابی دنیانے کتاب ”الاعتقین“ میں اور اسمہانی نے حضرت حذیفہؓ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے رونے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے جو اسی مفہوم کی ہے۔

لفظ فرق کا مطلب خوف ہے لفظ قلذ کبدہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے جگر کو چیر دیا ہے۔

5113 -

وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ أَمَّا زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي قُشَيْرٍ فَقَرَأَ الْمَدْثَرُ فَلَمَّا بَلَغَ قَائِدًا نَقَرَ فِي النَّاظِرِ (المدثر) خَرَمِيَّتًا - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

بہز بن حکیم بیان کرتے ہیں: مسجد بنو قشیر میں حضرت زرارہ بن اوفیؓ نے ہمارے امامت کی انہوں نے سورہ مدثر کی تلاوت کی جب انہوں نے یہ آیت پڑھی:

”جب ناقور (یعنی صور) میں پھونک ماری جائے گی۔“  
تو وہ گر کر مر گئے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5114 -

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ رَحْمَتِهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر مومن کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کیسی سزا ہے؟ تو اس (پروردگار) کی جنت کی توقع کوئی نہ رکھے اور کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسی ہے تو وہ اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔“  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5115 -

وَعَنْ أَبِي كَاهِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا كَاهِلٍ لَا أَخْبِرَكَ بِقَضَاءِ قَضَاءِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحْيَا اللَّهُ قَلْبَكَ وَلَا يَمُوتُ بِدَنِكَ أَعْلَمَ يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبِ رَبُّ الْعِزَّةِ عَلَى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مَخَافَةٌ وَلَا تَأْكُلُ النَّارُ مِنْهُ هَدْبَةً أَعْلَمَ يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ مِنْ سِتْرِ عَوْرَتِهِ حَيَاءٌ مِنَ اللَّهِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْتَرْ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْلَمَ يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ مِنْ دَخْلِ حُلَاوَةِ الصَّلَاةِ قَلْبَهُ حَتَّى يَتِمَّ رُكُوعُهَا وَسُجُودُهَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَرْضِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْلَمَ يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ مِنْ صَلَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي جَمَاعَةٍ يَذُرُّكَ التَّكْبِيرَةُ الْوَلَّى كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ بِرَاءَةً مِنَ النَّارِ أَعْلَمَ يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ مِنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَرْوِيهِ يَوْمَ الْعَطَشِ أَعْلَمَ يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ مِنْ كَفَّ أَذَاهُ عَنِ النَّاسِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْفِيَ عَنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ أَعْلَمَ يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ مِنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ حَيًّا وَمَيِّتًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَرْضِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُلْتُ كَيْفَ يَبْرُ وَالِدَيْهِ إِذَا كَانَا مَيِّتَيْنِ قَالَ بَرَّهُمَا أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَوَالِدَيْهِ وَلَا يَسْبُحَهُمَا وَلَا يَسْبُ وَالِدِي أَحَدٍ فَيَسْبُ وَالِدَيْهِ

اعلم يا ابا كاهل انه من اذى زكاة ماله عند حلولها كان حقا على الله ان يجعله من رفقاء الانبياء اعلم يا ابا كاهل انه من قلت عنده حسناته وعظمت عنده سيئاته كان حقا على الله ان يثقل ميزانه يوم القيامة اعلم يا ابا كاهل انه من يسقى على امراته وولده وما ملك يمينه يقيم فيهم امر الله يطعمهم من خلال كان حقا على الله ان يجعله مع الشهداء في درجاتهم اعلم يا ابا كاهل انه من صلى على كل يوم ثلاث مرات حبا الى وشوقا الى كان حقا على الله ان يغفر له بكل مرة ذنوب حول

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَهُوَ بِجَمَلَتِهِ مُنْكَرٌ وَتَقْدِيمٌ فِي مَوَاضِعَ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ مَا يَشْهَدُ لِبَعْضِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِخَالِهِ

✽✽ حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو کاہل! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے طے کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل کو (یعنی روح کو) زندگی دی ہے اور وہ اس دن اس کو موت نہیں دے گا جس دن تمہارا جسم مرجائے گا! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو! کہ رب العزت اس شخص پر غضب کا اظہار نہیں کرے گا جس کے دل میں (اللہ تعالیٰ کا) خوف ہو اور نہ ہی اسے آگ کھائے گی! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص پوشیدہ اور اعلیٰ طور پر اللہ تعالیٰ سے شرم کی وجہ سے اپنی شرم گاہ کو ڈھانپ کے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو! جس شخص کے دل میں نماز کی حلاوت داخل ہو جائے یہاں تک کہ وہ اس کے رکوع و سجود مکمل ادا کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص چالیس دن تک باجماعت نمازیوں ادا کرے کہ تکبیر تحریمہ میں بھی شریک ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ اس کے لئے جہنم سے آزادی نوٹ کر لے! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص رمضان کے مہینے کے علاوہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ پیاس والے دن اسے سیراب کرے! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص لوگوں کو اذیت پہنچانے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قبر کے عذاب سے اسے محفوظ رکھے! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنے والدین کے ساتھ ان کی زندگی اور موت دونوں صورتوں میں اچھا سلوک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے! میں نے عرض کی: اگر والدین فوت ہو جائیں تو (کوئی شخص) ان کے ساتھ اچھا سلوک کیسے کرے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی والدین کے لئے دعائے مغفرت کرے اور انہیں برا نہ کہے وہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو برا نہ کہے کہ جواب میں وہ (دوسرا شخص) اس کے ماں باپ کو برا کہے! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص زکوٰۃ کی فرضیت کے وقت اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو انبیاء کے رفقاء میں شامل کر دے! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنی نیکیوں کو کم سمجھے اور اپنی برائیوں کو زیادہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اس کے (نیکیوں کے) پلڑے کو وزنی کر دے! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنی بیوی بچوں اور زیر ملکیت لوگوں کے لئے محنت کرتا ہے اور وہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم رکھتا ہے اور انہیں حلال رزق کھلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو شہداء کے ہمراہ ان کے درجات میں رکھے! اے ابو کاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص روزانہ تین مرتبہ میری محبت اور میرے شوق کی وجہ سے مجھ

پروردگار تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اس شخص کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کر دے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور یہ عمومی طور پر منکر ہے اس کتاب کے مختلف مقامات پر ایسی روایات گزر چکی ہیں جو اس روایت کے بعض حصوں کی تائید کرتی ہیں لیکن اس کی حالت کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

5116 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أُعْلِمَ لِبُكَيْتِمُ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ لَا تَذَرُونَ تَنْجُونَ أَوْ لَا تَنْجُونَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

تَجَارُونَ بِفَتْحِ الْمُشْنَاءِ لَوْ أَنَّ السُّكَّانَ الْجِيمَ بَعْدَهَا هَمْزَةً مَفْتُوحَةً أَيْ تَضْجُونَ وَتَسْتَفِشُونَ ﴿﴾ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روؤ اور تھوڑا سو اور تم دیرانوں کی طرف نکل جاؤ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرو کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ تم نجات پا جاؤ گے یا نجات نہیں پاؤ گے؟“۔ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ”تجَارُونَ“ کا مطلب یہ ہے کہ تم گریہ و زاری کرو اور مدد طلب کرو۔

5117 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ (الْإِنْسَانِ) حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَسْطَ مَا فِيهَا مَوْضِعَ قَدَمٍ إِلَّا مَلِكٌ وَاضِعٌ جَهَنَّمَ سَاجِدًا لِلَّهِ وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أُعْلِمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلِبُكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ لَوْ دِدْتُ أَنِّي شَجَرَةٌ نَعُصِدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِإِخْتِصَارٍ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

أَطَّتِ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَتَشْدِيدِ الطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ مِنَ الْأَطِيطِ وَهُوَ صَوْتُ الْقَتَبِ الرَّحْلِ وَنَحْوَهُمَا إِذَا كَانَ فَوْقَهُ مَا يَشْقِلُهُ وَمَعْنَاهُ أَنَّ السَّمَاءَ مِنْ كَثْرَةِ مَا فِيهَا مِنَ الْعَارِكَةِ الْعَابِدِينَ أَثْقَلَهَا حَتَّى أَطَّتِ وَالصُّعَدَاتُ بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ الْمُهْمَلَتَيْنِ هِيَ الطَّرِيقَاتُ

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ سورت تلاوت کی:

”کیا انسان پر ایسا زمانہ نہیں آیا“

آپ ﷺ نے اس کو پورا تلاوت کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ہو اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے ہو آسمان چر چراتا ہے اور اسے اس بات کا حق ہے کہ وہ چر چرائے کیونکہ آسمان میں ایک قدم جتنی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے کی حالت میں اپنی پیشانی نہ رکھی ہوئی ہو اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا سو اور زیادہ روؤ اور تم بستر پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو اور تم دیرانوں کی طرف نکل



جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہو اللہ کی قسم میری یہ خواہش ہے کہ میں کوئی درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔  
یہ روایت امام بخاری نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”آسمان میں چار انگلیوں جتنی جگہ بھی ایسی نہیں ہے۔“  
یہی روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ اطت یہ لفظ اطمینان سے ماخوذ ہے جس کا مطلب پالان کی آواز ہے جو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اس پر کوئی وزن رکھا جائے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمان میں اتنی کثرت کے ساتھ عبادت کرنے والے فرشتے موجود ہیں کہ ان کے وزن کی وجہ سے اس میں سے آواز آتی ہے۔ لفظ صدات کا مطلب مختلف راستے ہیں۔

**5118 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحَكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا میں نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر تم لوگ جان لو تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اپنے چہروں کو ڈھانپ دیا اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5119 -** وَلَيْسَ بِرِوَايَةٍ بَلِغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخُطِبَ فَقَالَ عَرَضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحَكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَشَدِّ مِنْهُ غَطُّوا رُؤُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ الْخَنِينُ يَفْتَحُ الْخَاءُ الْمُعْجَمَةُ بَعْدَهَا نُونٌ هُوَ الْبُكَاءُ مَعَ غَاةٍ بَانْتِشَارِ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اپنے اصحاب کے بارے میں کوئی اطلاع ملی آپ ﷺ نے خطبہ دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور برائی ایک ساتھ کبھی نہیں دیکھی اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ راوی کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب پر اس سے زیادہ شدید دن اور کوئی نہیں آیا انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے اور ان کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔

لفظ الخنین اس سے مراد وہ رونا ہے جس میں ناک سے آواز آرہی ہوتی ہے جو ناک سے نکلنے والی آواز میں انتشار ہوتا ہے۔

**5120 -** وَرَوَى عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا اقْشَعَرَ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ وَالْبَيْهَقِيُّ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:



”جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے انسان کی جلد کپکپاتی ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

یہ روایت ابو شیخ نے کتاب الثواب میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

**5121-** وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبَيْهَقِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَهَاجَتِ الرِّيحُ فَوَقَعَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ وَرَقٍ نَخْرٍ وَبَقِيَ مَا كَانَ مِنْ وَرَقٍ أَخْضَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِثْلُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ الْقَوْمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ مِثْلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا أَفْشَرَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَبَقِيَتْ لَهُ حَسَنَاتُهُ

✽✽✽ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے ہوا چلی تو اس میں سے خشک پتے گر گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس درخت کی مثال کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی مومن پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کچکی طاری ہوتی ہے تو اس کے گناہ گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

**5122-** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التَّحْرِيمِ) تَلَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى أَصْحَابِهِ فَخَرَفَتِي مَعْشِيًا عَلَيْهِ قَوْضِعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى فُؤَادِهِ فَإِذَا هُوَ يَتَحَرَّكُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَتَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَتْهَا بَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنْ بَيْنَنَا قَالَ أَوْ مَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ تَعَالَى ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدَ (ابْنِ عَبَّاسٍ) - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ كَذَا قَالَ

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل کی:

”اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔“

نبی اکرم ﷺ نے ایک دن یہ آیت اپنے اصحاب کے سامنے تلاوت کی تو ایک نوجوان گرا اور اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان تم لا الہ الا اللہ پڑھ لو اس نے یہ کلمہ پڑھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے جنت کی خوشخبری دی آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ! (کیا ہمارے درمیان میں سے یہ خوشخبری صرف اس کے لئے مخصوص ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے۔

”یہ اس کے لئے ہے جو میری ذات سے ڈر جائے اور جو وعید سے ڈر جائے“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

**5123-** وَرَوَى عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَوَّفَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللَّهَ خَوَّفَهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ وَرَوَاهُ مُنْكَرٌ

حضرت داؤد بن اسحق رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے (رجائے) اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس کے خوف میں جلا کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز کے خوف میں مبتلا کر دیتا ہے۔“

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔ اس کا مرفوع ہونا منکر ہے۔

## 10 - التَّوْبَةُ فِي الرَّجَاءِ وَحَسَنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سِيمَا عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: (اللہ تعالیٰ کے فضل کی) امید اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن

خاص طور پر مرتے وقت ایسا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5124 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا

ابْنِ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كُنَّ مَعَكَ وَلَا أُهْلِي بِمَا آتَى آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ آتَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لَمْ لَقِيتَنِي لَا تَشْرِكْ بِي شَيْئًا لَا تَيْتَكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرَابِ الْأَرْضِ بِكُسْرِ الْقَافِ وَضَمِّهَا أَشْهَرُ هُوَ مَا يَقَارِبُ مَلَاهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان جب تک تم مجھ سے دعا کرتے رہو گے اور مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا خواہ تمہاری طرف سے جو بھی چیز سامنے آئے اے انسان میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا خواہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر اگر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو گے تو میں تمہاری مغفرت کروں گا اے انسان اگر تم پوری روئے زمین جتنے گناہ لے کر میرے پاس آؤ اور پھر تم ایسی حالت میں میری بارگاہ میں آؤ کہ تم کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتے ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تم سے ملوں گا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ قراب الارض اس میں ق پر ز بھی پڑھی گئی ہے تاہم پیش پڑھنا زیادہ مشہور ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جو اسے بھر دے۔

5125 - وَعَنْ أَنَسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ

فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٌ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَأَمْنَهُ مِمَّا يَخَافُ

5125 - سنن ابن ماجہ - کتاب الزہد باب ذکر الموت والاعتقاد له - حدیث: 4259 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب عمل

الیوم والليلة ما یقول المریض إذا قبل له: کیف تجدک! - حدیث: 10468 شعب الایمان للبیہقی - الثانی عشر من شعب

الایمان باب فی الرجاء من اللہ تعالیٰ حدیث: 1009 مسند أبی یعلیٰ الموصلی - ثابت البنانی عن أنس حدیث: 3321 مسند

عبد بن حمید - مسند أنس بن مالک حدیث: 1372

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا كُلُّهُم مِّن رِّوَايَةِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضَّبِّيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

قَالَ الْحَافِظُ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ فَإِنْ جَعْفَرًا صَدُوقٌ صَالِحٌ اُخْتِجَ بِهِ مُسْلِمٌ وَوَثِقَهُ النَّسَائِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيهِ الدَّارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ

✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے جو موت کے قریب تھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا صورت حال محسوس کر رہے ہو؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ (کے فضل سے) امید بھی ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا خوف بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت حال میں یہ دونوں چیزیں جس بھی بندے کے دل میں اکٹھی ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو وہ چیز عطا کرے گا جس کی اسے امید ہو اور اسے اس چیز سے محفوظ رکھے گا جس کا اسے خوف ہو۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن ابی الدنیاء نے بھی نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے جعفر بن سلیمان ضبی کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند حسن ہے کیونکہ جعفر نامی راوی صدوق اور صالح ہے امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

**5126 -** وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلَ مَا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلَ مَا يَقُولُونَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لَمْ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ لَكَ رَجَبٌ لَكُمْ مَغْفِرَتِي - رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحَرٍ

قَالَ الْحَافِظُ وَتَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ حَدِيثُ الْغَارِ وَغَيْرُهُ وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ جَدًّا تَقَدَّمَتْ فِي هَذَا الْكِتَابِ لَيْسَ فِيهَا تَضَرُّعٌ بِفَضْلِ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ وَالْإِمَّا هِيَ تَرْغِيبٌ أَوْ تَرْهِيبٌ فِي لَوَازِمِهِمَا وَلِنَائِجِهِمَا لَمْ نَعُدْ ذَلِكَ فَلَیْطَلِبْهُ مَنْ شَاءَ

✽ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر تم لوگ چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلے کیا عرض کریں گے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرمائے گا کیا تم لوگ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں اے ہمارے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا: اس کی وجہ کیا ہے؟ وہ عرض کریں گے: ہمیں تیری رحمت اور مغفرت کی امید تھی تو پروردگار فرمائے گا: میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہو گئی۔

یہ روایت امام احمد نے عبید اللہ بن زحر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے والے باب میں غار والی حدیث گزری ہے اور دیگر احادیث گزری ہیں اور اس باب میں بھی بہت سی احادیث ہیں جو اس سے پہلے اس کتاب میں گزر چکی ہیں لیکن ان میں خوف یا امید کی فضیلت کی صراحت موجود نہیں ہے ان روایات میں ان دونوں چیزوں کے لوازمات اور ان دونوں کے نتائج کے ترغیبی یا ترہیبی روایات ذکر ہوئی ہیں ہم نے ان کو دہرایا نہیں ہے جو شخص چاہے وہ وہاں رجوع کر سکتا ہے۔

**5127** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ خَيْرٌ يَذْكُرْنِي ..... الْحَدِيثُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں“۔ الحدیث

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5128** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسَنَ الظَّنِّ مِنْ حَسَنِ الْعِبَادَةِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لِهَمَا وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَلَفْظُهُمَا قَالَ إِنَّ حَسَنَ الظَّنِّ مِنْ حَسَنِ عِبَادَةِ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اچھا گمان اچھی عبادت کا حصہ ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

”اچھا گمان رکھنا اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے کا حصہ ہے۔“

**5129** - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتُنَ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ بِحَسَنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”تم میں سے جو بھی شخص مرنے لگے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔“

یہ روایت امام مسلم امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**5130** - وَعَنْ حَبَّانِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ خَرَجْتُ عَالِدًا لِيَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ فَلَقِيتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ وَهُوَ يُرِيدُ عِبَادَتَهُ فَدَعَا لَنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى وَائِلَةَ بَسَطَ يَدَهُ وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَائِلَةَ حَتَّى جَلَسَ فَأَخَذَ يَزِيدَ بِكَفِي وَائِلَةَ فَجَعَلَهُمَا عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ وَائِلَةُ كَيْفَ ظَنُّكَ بِاللَّهِ قَالَ ظَنُّي بِاللَّهِ وَاللَّهُ حَسَنٌ قَالَ فَأَبْشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي إِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَلَهُ وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالتَّبَهُّتِيُّ

حیان ابو نصر بیان کرتے ہیں: میں یزید بن اسود کی عیادت کرنے کے لئے نکلا میری ملاقات حضرت واثلہ بن اسقع جی سے ہوئی وہ بھی ان کی عیادت کرنے کے لئے جا رہے تھے ہم ان کے پاس پہنچے جب انہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنا ہاتھ پھیلا کر ان کی طرف اشارہ کیا حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور تشریف فرما ہوئے یزید نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور انہیں اپنے چہرے پر رکھ لیا حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا گمان ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے بارے میں میرا گمان اچھا ہے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اگر وہ بھلائی کا گمان رکھے گا تو وہ اسے مل جائے گی اور اگر وہ برائی کا گمان رکھے گا تو وہ اسے ملے گی“

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5131 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحْسِبَنَّ عَبْدٌ بِاللَّهِ الظَّنَّ إِلَّا أَعْطَاهُ ظَنَّهُ ذَلِكَ بَأَنَ الْخَيْرِ فِي يَدِهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مَوْفُوقًا وَرَوَاهُ الرَّوَاةُ الصَّحِيحُ إِلَّا أَنَّ الْأَعْمَشَ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گمان کے مطابق اسے عطا کرتا ہے کیونکہ بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں البتہ اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5132 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ إِلَى النَّارِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى شَفَتِهَا انْفَتَحَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ إِنْ كَانَ ظَنِّي بِكَ لِحَسَنِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَدُّهُ أَنَا عِنْدَ حَسَنِ ظَنِّ عَبْدِي بِي

رَوَاهُ التَّبَهُّتِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کے بارے میں یہ حکم دے گا کہ اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے جب وہ بندہ جہنم کے کنارے پہنچے گا تو وہ مڑ کر کہے گا: اے میرے پروردگار! اللہ کی قسم! تیری ذات کے بارے میں میرا گمان تو اچھا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے واپس لے آؤ! میں اپنی ذات کے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔“

یہ روایت امام بیہقی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب کے حوالے سے نقل کی ہے۔ جس کا انہوں نے نام بیان نہیں کیا اس کے حوالے سے یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔



## كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَمَا يَتَقَدَّمُهَا

کتاب: جنازہ کے بارے میں روایات اور جو چیزیں اس سے پہلے ہوتی ہیں

### ۱- التَّوْبَةُ فِي سُؤَالِ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

باب: معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کی دعا مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5133 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمَعَاذَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتِ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا كِلَاهُمَا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافی کا اپنے پروردگار سے سوال کرو پھر وہ دوسرے دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے تو آپ ﷺ نے اسے اسی کی مانند جواب دیا (جو پہلے ارشاد فرمایا تھا) پھر وہ تیسرے دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اسے وہی جواب ارشاد فرمایا: (جو پہلے دیا تھا) اور پھر فرمایا:

”جب تمہیں دنیا میں عافیت عطا کر دی جائے اور آخرت میں بھی وہ عطا کر دی جائے تو تم کامیاب ہو گئے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے ابن ابودنیانے بھی نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس روایت کو سلمہ بن وردان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5134 - وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنْ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ

طرفی و عن جماعة من الصحابة وَاَحَدُ اَسَانِيدِهِ صَحِيحٌ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ منبر پر کھڑے ہوئے اور پھر رونے لگے انہوں نے بتایا کہ ایک سال پہلے اسی طرح نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان منبر پر کھڑے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ رونے لگے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کا سوال کرو کیونکہ کسی بھی شخص کو یقین کے بعد کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی جو عافیت سے زیادہ بہتر ہو۔“

یہ روایت امام ترمذی نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام نسائی نے مختلف طرق سے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان کی اسانید میں سے ایک سند صحیح ہے۔

**5135 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ الْفَضْلَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا أَنِي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بندہ جو بھی دعا کرتا ہے اس میں سے کوئی بھی دعا اس سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی (کہ وہ یہ دعا کرے): اے اللہ! میں تجھ سے معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کا سوال کرتا ہوں۔“

**5136 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِلَّهِمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمَعَاذَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معاف کرنے کا سوال کرتا ہوں۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5137 -** وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَبِجَمْعِ أَصَابِعِهِ إِلَّا إِلَٰهَهُمَا فَإِنْ هُوَ لَآتِي تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابو مالک اشجعی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب میں اپنے پروردگار سے مانگوں تو میں کیا کہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: ”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے مجھ پر رحم کر مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر!“

نبی اکرم ﷺ اپنی انگلیوں پر شمار کرتے رہے صرف انگوٹھے پر کچھ نہیں آیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح تم اپنی دنیا اور آخرت سے متعلق سب چیزوں کو اکٹھا کر لو گے“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5138** - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنَ الدُّعَاءِ بِالْعَافِيَةِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے نبی کے چچا! آپ عافیت کے بارے میں بکثرت دعا کیا کریں۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5139** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر ہم کیا دعا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرو۔"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

**5140** - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِمُ فِي حَدِيثٍ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ قَالَ الْحَافِظُ زَوَّاهُ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمَلِكِيِّ وَهُوَ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی ایسی چیز نہیں مانگی گئی جو اس کے نزدیک عافیت سے زیادہ پسندیدہ ہو۔"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یاد دہ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے عبدالرحمن بن ابوبکر ملک کی کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ذاہب الحدیث ہے اس کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے نافع کے حوالے سے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**5141** - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا

قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ طَاهِمَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ

اگر میں شب قدر کے بارے میں جان لوں تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

”اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر دے“  
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

## 2 - التَّوْغِيبُ فِي كَلِمَاتٍ يَقُولُهُنَّ مِنْ رَأْيِ مِثْلِي

باب: کسی کو آزمائش میں مبتلا دیکھ کر پڑھے جانے والے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات  
5142 - عَنْ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يَصِبْ ذَلِكَ الْبَلَاءُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ الْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَهُ وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ شَكَرْتَ لَكَ النِّعْمَةَ - وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر تم نے کسی کو آزمائش میں مبتلا دیکھا تو کہو الحمد للہ اللہ نے مجھے ان سے عاف کیا جو بہت سے لوگوں پر بھروسہ اور فضیلت عطا کی ہے۔

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور اس نے مجھے اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر بھروسہ اور فضیلت عطا کی ہے۔“  
نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ آزمائش اس شخص کو لاحق نہیں ہوگی (جس نے یہ دعا پڑھی ہوگی)۔  
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم صغیر میں اسے صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:  
”جب تم یہ کلمات پڑھو گے تو تم اس نعمت کا شکر ادا کر دو گے“  
اس کی سند حسن ہے۔

## 3 - التَّوْغِيبُ فِي الصَّبْرِ سَيِّمًا لِمَنْ ابْتُلِيَ فِي نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ

وَفَضْلُ الْبَلَاءِ وَالْمَرَضِ وَالْحُمَى وَمَا جَاءَ فِيمَنْ فَقَدْ بَصَرَهُ

صبر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5142 - مسن ابن ماجہ - کتاب الدعاء - باب ما يدعو به الرجل إذا نظر إلى أهل البلاء - حدیث: 3890 جامع معمر بن راشد - القون إذا رأيت المبتلى - حدیث: 252 مسند الطيالسی - ما رواه عنه عبد الله بن عمر رضي الله عنه - حدیث: 12 مسند عبد بن حمید - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه - حدیث: 39 البهر الزخار مسند البزار - وما روى عمرو بن دينار فيهمان در الربر - حدیث: 139 المعجم الأوسط للطبرانی - باب العين - باب التيمم من الله - حدیث: 5429 نعت البليمان لبيد بن ربيعة - اثالث والثلاثون من نعت البليمان وهو باب في تعبد نعم الله - حدیث: 4259

خاص طور پر اس شخص کے لئے جو اپنی ذات یا مال کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا ہو جائے نیز آزمائش بیماری اور بخاری فضیلت کا تذکرہ اور اس شخص کے بارے میں کیا منقول ہے جو اس کو دیکھے؟

**5143** - عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَتُبَحِّحَانِ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأَانِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نَوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بَرَهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حَبَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”طہارت نصف ایمان ہے الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھردیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا یہ دونوں آسمان اور زمین کے درمیان جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ برہان ہے صبر ضیاء ہے قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے ہر شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ یا تو اپنے آپ کو خرید کر اسے آزاد کروادیتا ہے یا خود کو ہلاکت کا شکار کروادیتا ہے۔“  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5144** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يَصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي حَدِيثٍ تَقْدِمُ فِي الْمَسْأَلَةِ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ مُخْتَصِرًا مَا رَزَقَ اللَّهُ عَبْدًا خَيْرًا لَهُ وَلَا أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ - وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص صبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرتا ہے اور کسی بھی شخص کو کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی جو صبر سے زیادہ بھلائی والی اور زیادہ گنجائش والی ہو۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے جو اس سے پہلے مانگنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے یہی روایت امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔  
”اللہ تعالیٰ نے کسی بھی بندے کو جو کچھ بھی عطا کیا ہو اس میں کوئی بھی چیز بندے کے لئے صبر سے زیادہ بہتر اور زیادہ گنجائش والی نہیں ہے۔“

وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5145** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ لَا يَصْنَعُ إِلَّا بِعَجَبِ الصَّبْرِ وَهُوَ أَوَّلُ الْعِبَادَةِ وَالتَّوَاضُّعُ وَذِكْرُ اللَّهِ وَقِلَّةُ الشَّيْءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ الْعَوَامِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَتَقْدِمُ فِي

الضمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:



”چار چیزیں صرف ممبر کے نتیجے میں حاصل ہو سکتی ہیں عبادت، تواضع، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور چیز کا کم ہونا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے عوام بن جویریہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے یہ روایت اس سے پہلے خاموشی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

**5146 -** وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا كَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةَ الْمَالِ وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدِكَ أَوْ ثِقَ مِنْكَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

❀ امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”دنیا سے بے رغبتی یہ نہیں ہے کہ حلال چیز کو حرام قرار دے دیا جائے یا مال کو ضائع کر دیا جائے (یعنی سب کچھ خرچ کر دیا جائے) بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اُس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہے یا کوئی مصیبت لاحق ہو تو اس کا ثواب تمہارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو خواہ وہ مصیبت تمہارے لئے باقی رہ جائے۔“

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

**5147 -** وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ وَهُوَ مَوْقُوفٌ وَقَدْ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ ❀ ❀

علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورے کا پورا ایمان ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہ روایت ”موقوف“ روایت ہے اور بعض حضرات نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

**5148 -** وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ مَعُولُ الْمُسْلِمِ - ذَكَرَهُ رَزِينُ الْعَبْدَرِيِّ وَلَمْ أَرَهُ

❀ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”صبر، مسلمان کی کدال ہے۔“

یہ روایت رزین عبدیری نے نقل کی ہے اور میں نے اس کو نہیں دیکھا۔

**5149 -** وَعَنْ صُهَيْبِ الرُّومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنْ أَمَرَهُ لَهُ كُلُّهُ خَيْرٌ وَكَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ مَرَأءُ شُكْرٍ فَكَانَ حَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مَرَأءُ صَبْرٍ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

❀ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے اس کا معاملہ ہر حوالے سے بھلائی والا ہوتا ہے اور یہ خصوصیت صرف مومن کو حاصل

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔  
 ہے اور اسے نوٹوں میں لکھا ہے تو وہ شکر کر رہا ہے اور یہ چیز اس کے حق میں ہے اور اسے اسے نقل کیا ہے اور یہ چیز اس کے حق میں ہے۔  
 یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

**5150** - رَوَى ابْنُ الدُّوَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَن يَأْتِيَ بِأُمَّةٍ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةٍ إِلَّا أَصَابَتْهُمَا مَآبِعُ حَمْدِ اللَّهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُمَا مَآبِعُ حَمْدِ اللَّهِ أَحْسَنُوا وَصَرُّوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ لَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا قَالَ أَعْطَيْتُهُمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي .  
 رَوَاهُ الْخَبَائِكُمْ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے  
 "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت کو پیدا کروں گا اگر انہیں وہ چیز مل جائے گی جسے وہ پسند کرتے ہوں گے تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے اور اگر انہیں اس چیز کا سامنا ہو جسے وہ ناپسند کرتے ہوں تو وہ اس پر ثواب کی امید رکھیں گے اور صبر سے کام لیں گے اور انہیں نہ تو بردباری حاصل ہوگی اور نہ ہی علم ہوگا حضرت عیسیٰ نے عرض کی: اے میرے پروردگار پھر یہ کیسے ہوگا تو پروردگار نے فرمایا میں اپنی بردباری اور اپنے علم میں سے انہیں عطا کروں گا۔"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5151** - وَرَوَى عَنْ سَخْبَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْطَى شُكْرًا وَابْتَلَى قَصْرًا وَظَلَمَ فَاسْتَغْفَرَ وَظَلَمَ فَغَفِرَ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَهُ قَالَ أُولَئِكَ لَهُمُ الْآمَنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ  
 سَخْبَرَةُ بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَاسْكَانِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ بَعْدَهُمَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَيُقَالُ إِنَّ لَهُ صُحْبَةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت سخرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 "جس شخص کو کچھ ملے اور وہ شکر سے کام لے اور جو آزمائش میں مبتلا ہو اور صبر سے کام لے اور وہ ظلم کرے تو مغفرت طلب کرے اور اگر اس پر ظلم کیا جائے تو وہ معاف کر دے پھر نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس شخص کو کیا ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں امن نصیب ہوگا اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"  
 یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

حضرت سخرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔  
**5152** - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ نَفِيْنَهَا الرِّيحُ تَصْرِعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهْبِجَ  
 حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

”مومن کی مثال کھیت میں سے بالی کی مانند ہے کہ جسے ہوا کبھی نیچے کر دیتی ہے اور کبھی اوپر کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اسی طرح حرکت کرتا رہتا ہے۔“

**5153 -** وَلَيْسَ بِرِوَايَةٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمِثْلُ الْكَافِرِ كَمِثْلِ الْأَرْضِ الْمَجْدِبَةِ عَلَى أَصْلَافِهَا لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ أَنْجَعَالُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”یہاں تک کہ اس کی موت اس کے پاس آ جاتی ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو اپنی جڑ پر کھڑا رہتا ہے اسے کوئی چیز لاحق نہیں ہوتی یہاں تک کہ اسے ایک ہی مرتبہ اکھاڑ لیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5154 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْمُؤْمِنِ كَمِثْلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تَفْسِدُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ كَمِثْلِ شَجَرَةِ الْأَرْضِ لَا تَهْتَزُ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ الْأَرْضُ يَفْتَحُ الْهَمْزَةُ وَتَضُمُّ الرَّاءُ بَعْدَهَا زَايٌ هِيَ شَجَرَةُ الصَّنوبرِ وَقِيلَ شَجَرَةُ الصَّنوبرِ الذَّكَرُ خَاصَّةً وَقِيلَ شَجَرَةُ الْعُرْعَرِ وَالْأَوَّلُ أَشْهُرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومن کی مثال اس پودے کی طرح ہے جسے ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں تو مومن کو بھی آزمائش لاحق ہوتی رہتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے اسے ہلایا نہیں جاسکتا ہے یہاں تک کہ اسے اکھاڑ لیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

لفظ ”ارز“ اس سے مراد صنوبر کا درخت ہے ایک قول کے مطابق صنوبر کا درخت مراد ہے ایک قول کے مطابق ”عرعر“ کا درخت ہے تاہم پہلا قول مشہور ہے۔

**5155 -** وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا ابْتَلَى اللَّهُ عَبْدًا بِبَلَاءٍ وَهُوَ عَلَى طَرِيقَةٍ يَكْرَهُهَا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْبَلَاءَ كَفَّارَةً وَطَهُورًا مَا لَمْ يَنْزِلْ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْبَلَاءِ بِغَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ يَدْعُو غَيْرَ اللَّهِ فِي كُشْفِهِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَالْكَفَّارَاتِ وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَةُ أَبِي ذُنَابٍ لَا أَعْرِفُهَا

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ جب بھی کسی بندے کو کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور اس کی یہ حالت ہو کہ وہ اس آزمائش کو ناپسند کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس آزمائش کو کفارے اور طہارت کا باعث بنا دیتا ہے جب تک کہ وہ اس آزمائش کی وجہ سے غیر اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کو دور کرنے کے لئے غیر اللہ سے دعا نہیں کرتا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیائے کتاب المرض والکفارات میں نقل کی ہے اور امام عبداللہ بنت ابو ذئب سے میں واقف نہیں ہوں۔

**5158** - وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدَّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأُمَمِلُ فَلَا امْتِلَ يَتْلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ لِينًا رَقِيَ ابْتِلَاؤُهُ اللَّهُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيُّ زَكَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش کا سامنا کسے کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) آدمی اپنے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر اس کا دین مضبوط ہوگا تو آزمائش بھی سخت ہوگی اور اگر اس کا دین کمزور ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے دین کے حساب سے اسے آزمائش کا شکار کرے گا آزمائش مسلسل بندے کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ بندہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام ابن ابودنیاء اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**5157** - وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مِنْ رِوَايَةِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدَّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأُمَمِلُ فَلَا امْتِلَ يَتْلَى النَّاسُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِمْ فَمَنْ لَحِنَ دِينَهُ اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَمَنْ ضَعَفَ دِينَهُ ضَعُفَ بَلَاؤُهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُصِيبُهُ الْبَلَاءُ حَتَّى يَمْشِيَ فِي النَّاسِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ

امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں علاء بن مسیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: سب سے زیادہ سخت آزمائش کا سامنا کسے کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) لوگوں کو ان کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جس کا دین مضبوط ہوتا ہے اس کی آزمائش شدید ہوتی ہے اور جس کا دین کمزور ہوتا ہے اس کی آزمائش بھی کمزور ہوتی ہے آدمی کو آزمائش لاحق ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

**5158** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوَعِدٌ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فَرَّقَ الْقَطِيفَةَ فَقَالَ مَا أَشَدَّ حِمَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّا كَذَلِكَ يَشْدُدُّ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ وَيُضَاعَفُ لَنَا الْأَجْرُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ مِنْ قَالَ الْعُلَمَاءُ قَالَ ثُمَّ مِنْ قَالَ الصَّالِحُونَ كَانَ أَحَدُهُمْ يَتْلَى بِالْقَمَلِ حَتَّى يَقْتُلَهُ وَيَتْلَى أَحَدُهُمْ بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ إِلَّا الْعِبَاءَ يَلْبِسُهَا وَلَا أَحَدُهُمْ كَانَ أَشَدَّ فَرَحًا بِالْبَلَاءِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِالْعَطَاءِ

رواہ ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا فی کتاب المرص والکفارات والحاکم واللفظ له وقال صحیح علی شرط مسلم وله شواہد کثیرة

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مقول ہے: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ کو بخار تھا، آپ ﷺ کے جسم پر چادر موجود تھی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے چادر کے اوپر سے اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ پر رکھا، تو عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم (یعنی انبیاء کرام) کے ساتھ اسی طرح ہوتا ہے، ہم پر آزمائش سخت ہوتی ہے، اور ہمیں اجر بھی زیادہ ملتا ہے، پھر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کا کس کو سامنا کرنا پڑتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو انہوں نے عرض کی: پھر کس کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علماء کو انہوں نے عرض کی: پھر کس کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک لوگوں کو یہاں تک کہ ان میں سے کسی شخص کو قتل کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے، موت کا شکار کر دیتی ہے، اور ان میں سے کسی ایک کو غربت کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ اسے پہننے کے لئے عبا بھی نہیں ملتی، اور ان میں سے کسی شخص کو آزمائش کی وجہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتی ہے، جتنی اور کسی شخص کو کچھ ملنے پر خوشی ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیاء نے کتاب المرض والکفارات میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے، روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں، وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے، اور اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

**5159 -** وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرْصَتِ بِالْمَقَارِ بِضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْرَاءٍ وَبَقِيَّةُ رَوَاتِهِ ثِقَاتٌ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَوْفُوفًا عَلَيْهِ وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يَسْمَعْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن (دنیا میں) عافیت والے لوگ جب یہ دیکھیں گے کہ آزمائش کا شکار لوگوں کو کتنا اجر و ثواب دیا جا رہا ہے تو وہ یہ خواہش کریں گے کہ کاش (دنیا میں) ان کی کھالیں قینچی کے ذریعے کاٹ دی جاتیں۔“

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ابودنیاء نے عبد الرحمن بن معراء کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے، اس کے باقی راوی ثقہ ہیں، امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان پر ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے، اور اس میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام بیان نہیں ہوا۔

**5160 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتَى بِالشَّهِيدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ لِلْحِسَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمُتَصَدِّقِ فَيَنْصَبُ لِلْحِسَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِأَهْلِ الْبَلَاءِ فَلَا يَنْصَبُ لَهُمْ مِيزَانٌ وَلَا يَنْصَبُ لَهُمْ دِيْوَانٌ فَيَصَّبُ عَلَيْهِمُ الْأَجْرُ صَبًا حَتَّىٰ إِنَّ أَهْلَ الْعَاقِبَةِ لَيَتَمَنُّونَ فِي الْمَوْقِفِ أَنْ أَجْسَادَهُمْ قُرِصَتْ بِالْمَقَارِ بِضِ مِنْ حَبْنِ ثَوَابِ اللَّهِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ رِوَايَةِ مَجَاعَةَ بْنِ الزَّيْبِرِ وَقَدْ وثق

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا، اور اسے حساب کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا، پھر صدقہ دینے والے کو لایا جائے گا،



اور اسے حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا پھر آزمائش کا شکار افراد کو لایا جائے گا تو نہ ان کے لئے میزان نصب کیا جائے گا اور نہ دیوان رکھا جائے گا اور ان پر اجر انڈیل دیا جائے گا یہاں تک کہ میدان محشر میں (دنیا میں) عافیت والے لوگ یہ آرزو کریں گے کہ کاش ان کے جسم قیچیوں کے ذریعے کاٹ دیے جاتے اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ عمدہ ثواب ہوگا (جو عافیت کا شکار لوگوں کو دیا جائے گا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مجامع بن زبیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

**5161 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَصَافِيَهُ صَبَّ عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًا وَتَجَدَّ عَلَيْهِ تَجَدُّا فَإِذَا دَعَا الْعَبْدُ قَالَ يَا رَبِّهَ قَالَ اللَّهُ لَبَّيْكَ يَا عَبْدِي لَا تَسْأَلُنِي شَيْئًا إِلَّا أَعْطَيْتُكَ إِيَّاهُ أَنْ أَعْجَلَهُ لَكَ وَإِنَّمَا أَنْ أَدْعُرَهُ لَكَ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کسی بندے کو پاک و صاف کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر آزمائش کو انڈیل دیتا ہے اور اس پر (آزمائش کو) بہادیتا ہے پھر جب بندہ دعا کرتے ہوئے یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرماتا ہے: اے میرے بندے! میں متوجہ ہوں تو مجھ سے جو بھی چیز مانگے گا میں تجھے عطا کروں گا یا تو وہ تجھے جلدی دے دوں گا یا پھر تیرے لئے سنبھال کر رکھ لوں گا (اور آخرت میں اس دعا کا اجر و ثواب تمہیں عطا کروں گا)۔“

یہ روایت امام ابن ابی الدنیا نے نقل کی ہے۔

**5162 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَصُبُّ مِنْهُ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَرِيقٍ

یصیب مِنْهُ أَى يُوجِبُهُ إِلَيْهِ مُصِيبَةٌ وَيَصِيبُهُ بِلَاءٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ جس بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ ”یصیب مِنْهُ“ کا مطلب یہ ہے کہ مصیبت کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

**5163 -** وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزَعَ فَلَهُ الْجَزَعُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ ثِقَاتٌ

وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَلَفَ فِي سَمَاعِهِ مِنْهُ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب اللہ تعالیٰ کچھ بندوں سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر نصیب ہوگا اور جو شخص آہ و زاری کرتا ہے اسے آہ و فریاد ہی ملتی ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حضرت محمد بن لبید رحمہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہوئی ہے تاہم ان کے نبی اکرم ﷺ سے سماع کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

**5164 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَظِمَ الْجَزَاءُ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ السَّخَطُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک زیادہ جزا زیادہ آزمائش کے نتیجے میں ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ جب کچھ بندوں سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے (ان لوگوں میں سے) جو راضی رہتا ہے اسے رضامندی نصیب ہوتی ہے اور جو ناراض ہوتا ہے اسے ناراضگی نصیب ہوتی ہے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**5165 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الرَّجُلُ لِيَكُونَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ الْمَنْزِلَةُ فَمَا يَبْلُغُهَا يَعْمَلُ فَمَا يَزَالُ يَتَّخِذُ بِمَا يَكْرَهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ إِيَّاهَا رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَوِيحِهِ مِنْ طَرِيقِهِ وَغَيْرُهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بعض اوقات کسی بندے کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام ہوتا ہے اور وہ بندہ عمل کی وجہ سے اس مقام تک نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اسے مسلسل ناپسندیدہ صورت حال میں مبتلا رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اس بندے کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

**5166 -** وَرَوَى عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَصَابَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَكْبَةٌ فَمَا قَوْفَهَا حَتَّى ذَكَرَ الشُّوْكَهَ إِلَّا لِأَحَدٍ خَصْلَتَيْنِ إِمَّا لِيُغْفَرَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الذُّنُوبِ دَنَابًا لَمْ يَكُنْ لِيُغْفَرِ لَهُ إِلَّا بِمِثْلِ ذَلِكَ أَوْ يَبْلُغَ بِهِ مِنَ الْكِرَامَةِ كِرَامَةً لَمْ يَكُنْ لِيَبْلُغَهَا إِلَّا بِمِثْلِ ذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”مسلمانوں میں سے جس کسی کو بھی کوئی زخم لاحق ہوتا ہے یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز لگتی ہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے کانٹا لگنے کا بھی ذکر کیا تو (اس کے نتیجے میں) اسے دو میں سے ایک چیز ملتی ہے یا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کے کسی گناہ کی مغفرت کر دیتا ہے جس گناہ کی مغفرت صرف اس صورت حال کا سامنا کرنے کے نتیجے میں ہو سکتی تھی یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کے مرتبے میں اضافہ کرتا ہے کہ اس مقام تک بندہ صرف اسی صورت میں پہنچ سکتا تھا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

**5167** - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُغْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِنْ الْعَبْدُ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ فَلَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلٍ ابْتَلَاهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ لِيٍّ وَلَدَهُ ثُمَّ صَبَرَ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَبْلُغَهُ الْمَنْزِلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبُو يَعْقِبَ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ لَمْ يَرَوْهُ عَنْهُ غَيْرَ أَبِي الْمَلِيحِ الرُّقِّيِّ وَلَمْ يَرَوْهُ عَنْ خَالِدٍ إِلَّا أَبِيهِ مُحَمَّدٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

محمد بن خالد نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب کسی بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مقام ملے ہو چکا ہو اور بندہ اپنے عمل کی وجہ سے اس مقام تک نہ پہنچ پائے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس کے جسم یا اس کے مال یا اس کی اولاد کے حوالے سے آزمائش کا شکار کر دیتا ہے تو وہ بندہ اس پر صبر سے کام لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جو اس بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے ہو چکا ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد، امام ابو داؤد، امام ابویعلیٰ نے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے محمد بن خالد نامی راوی کے حوالے سے ابویعلیٰ رقی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے اور خالد نامی راوی سے صرف ان کے صاحبزادے محمد بن خالد نے یہ روایت نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**5168** - وَرَوَى عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ انْطَلِقُوا إِلَى عَبْدِي فَصَبُّوا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا فَيَحْمَدُ اللَّهَ فَيَرْجِعُونَ فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا صَبِّبْنَا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا كَمَا أَمَرْنَا فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَإِنِّي أَحَبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے بندے کے پاس جاؤ اور اس پر آزمائش کو انڈیل دو تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے جب وہ فرشتے واپس آتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیرے حکم کے مطابق اس پر تیری آزمائش انڈیل دی تھی تو پروردگار فرماتا ہے تم واپس جاؤ! کیونکہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں اس بندے کی آواز سنوں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

**5169** - وَرَوَى فِيهِ أَيْضًا عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ لِيَجْرِبَ أَحَدُكُمْ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَجْرِبُ أَحَدُكُمْ ذَهَبَهُ بِالنَّارِ فَمِنْهُ مَا يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْبَرِيزِ فَذَاكَ الَّذِي حَمَاهُ اللَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ وَمِنْهُ مَا يَخْرُجُ دُونَ ذَلِكَ فَذَاكَ الَّذِي يَشْكُ بَعْضُ الشُّكِّ وَمِنْهُ مَا يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْأَسْوَدِ فَذَاكَ الَّذِي الْهَتَنَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعے کسی بندے کو یوں نکھارتا ہے جس طرح کوئی شخص آگ کے ذریعے اپنے سونے کو نکھارتا ہے“

تو اس میں سے خالص سونے کی مانند چیز نکل آتی ہے یہ وہ چیز ہے کہ جو اللہ تعالیٰ بندے کو مشتبہ چیزوں سے محفوظ کر لیتا ہے اور اس میں سے کوئی ایسی چیز بھی نکلتی ہے جو اس سے کم ہوتی ہے تو یہ وہ چیز ہوگی کہ جس طرح کوئی بندہ شک کا شکار ہو جائے اور اس میں سے کوئی ایسی چیز بھی نکلتی ہے جو سیاہ سونے کی طرح کی ہوتی ہے تو یہ یوں ہو جائے گا جیسے کسی بندے کو آزمائش کا شکار کیا گیا ہو۔

5170 - وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصِيبَةُ بَيْضٌ وَجْهٌ صَاحِبُهَا يَوْمَ تَسْوَدُ الْوُجُوهُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”مصیبت اس دن ‘مصیبت میں مبتلا شخص کے چہرے کو سفید کرے گی جب کئی چہرے سیاہ ہوں گے۔“ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5171 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ عَطَايَاهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمُّ بِهِمْ إِلَّا كَفَرِيَهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحْدَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جب بھی کسی مومن کو کوئی پریشانی یا بیماری یا غم یا حزن یا تکلیف یا غم لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ جو کائنات بھی اسے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”جس بھی مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف یا خرابی یا حزن یا پریشانی لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس شخص کے گناہوں کا کفارہ بخاتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

5172 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ بَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَشَاكُ بِشُوكَةٍ فِي الدُّنْيَا بِحَسْبِهَا إِلَّا قَضَىٰ بِهَا مِنْ عَطَايَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ النَّصَبُ التَّعَبُ الْوَصَبُ الْمَرَضُ

ان کے حوالے سے ابن ابودنیا نے ایک روایت یہ نقل کی ہے: (جس میں یہ الفاظ ہیں:) ”جس بھی مومن کو دنیا میں کوئی کٹا لگے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں قیامت کے دن اس کی خطاؤں کو معاف کرے گا۔“

لفظ نصب کا مطلب تنگی (اور پریشانی) ہے لفظ وصب کا مطلب بیماری ہے۔

5173 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَطَبِيبٌ يَعَالِجُ قَرَحَةً فِي ظَهْرِهِ وَهُوَ يَتَضَرَّرُ لَقُلْتُ لَهُ لَوْ بَعْضُ شِبَابِنَا فَعَلَ هَذَا لَعَبْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا يَسْرُنِي أَيْ لَا أَجِدُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ جَسَدِهِ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِعَطَايَاهُ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَرَوَى الْمَرْفُوعُ مِنْهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رَوَاهُ مُخْتَجٍ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ يُؤْذِيهِ إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ مِنْ سِوَاهِهِ - وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالتَّحَاكُمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک طبیب ان کی کمر میں موجود زخم کا علاج کر رہا تھا جس کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی تھی میں نے ان سے کہا: اگر ہمارے کسی نو جوان کے ساتھ ایسا ہو رہا ہو تو ہم نے اس حوالے سے اس کا مذاق اڑانا تھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اس تکلیف کو نہ محسوس کروں کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس بھی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو یہ چیز اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے نقل کی ہے۔ اس روایت کا مرفوع حصہ ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس بھی مومن کو اس کے جسم میں کوئی ایسی تکلیف لاحق ہوتی ہے جو اسے اذیت پہنچاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کی وجہ سے اس بندے کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5174 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُهَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مسلمان کو جو بھی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے جو کانا لگتا ہے (تو اس کی وجہ سے بھی اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں)۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5175 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا نَقَصَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ

وَفِي أُخْرَى إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”کسی مومن کو جو کانا لگتا ہے یا اس سے بھی چھوٹی جو تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے۔“

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات میں اضافہ کر دیتا ہے اور اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے۔“

**5176 -** وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ بِمَنْى وَهُمْ

يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طَنْبٍ فَسَطَّاطٌ فَكَادَتْ عُنُقَهُ أَوْ عَيْنَهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشَاكُ بِشَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ



لَهُ بِهَا ذَرْجَةٌ وَمَحِيتٌ عَنْهُ بِهَا غَطِيبَةٌ

❀ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

”قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اس وقت منیٰ میں موجود تھیں وہ نوجوان ہنس رہے تھے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو؟ ان لوگوں نے بتایا: خداں شخص خیمے کی لکڑی سے الجھ کر گر پڑا ہے تو یہ حال ہوا کہ اس کی گردن یا اس کی آنکھ ختم ہو جائے گی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگ نہ ہنسا کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس مسلمان کو جو کائنات لگتا ہے یا اس سے بھی چھوٹی کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے اس کے لئے درجہ نوٹ کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے لئے گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔“

**5177 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةُ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يُلْقَى اللَّهُ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ غَطِيبَةٌ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”آزمائش مسلسل مومن مرد یا مومن عورت کے ساتھ رہتی ہے وہ آزمائش جان یا مال یا اولاد کے حوالے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5178 -** وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ بِمَالِهِ أَوْ فِي نَفْسِهِ فَكْتَمَهَا وَلَمْ يَشْكُهَا إِلَى النَّاسِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَلَا بَأْسَ بِإِسْنَادِهِ

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کو اس کے مال یا اس کی جان کے حوالے سے کوئی آزمائش لاحق ہو اور وہ اس کو چھپالے اور لوگوں کے سامنے اس کی شکایت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اس شخص کی مغفرت کر دے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**5179 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَرَةٌ لَهْزَا حَتَّى تَسَاقُطَ وَرَقُهَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَسَاقُطَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُصِيبَاتِ وَالْأَوْجَاعِ أَسْرِعْ فِي ذُنُوبِ ابْنِ آدَمَ

مَنْ فِي هَذِهِ الشَّجَرَةِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو يَعْلَى

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے

اسے ہلایا تو اس کے پتے گر گئے جتنے اللہ کو منظور تھا کہ وہ گریں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصیبتیں اور تکلیفیں انسان کے گناہوں

کو اس سے زیادہ تیزی سے گراتی ہیں جتنی تیزی سے اس درخت نے (اپنے پتے گرائے ہیں)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

**5181 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ

يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حُزْنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّىٰ أَلْهَمَ بِهِمُ إِلَّا يَكْفُرَ اللَّهُ عَنْهُ بِهِ سِنَانَهُ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس بھی مسلمان کو کوئی تکلیف یا غم یا بیماری لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے جو پریشانی لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ

اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے۔“

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

**5182 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَصَبُ

الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِّخَطَايَاهُ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”مومن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے حوالے سے صحیح ہے۔

**5183 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ

الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يَكْفُرُهَا ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْحُزْنِ لِيَكْفُرَ مَا عَنْهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَّاهُ ثِقَاتٌ إِلَّا لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جائیں اور کوئی ایسی چیز نہ ہو جو ان گناہوں کو ختم کر سکتی ہو تو اللہ تعالیٰ بندے کو پریشانی

میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور لیث بن ابوسلمہ کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

**5184 -** وَعَنْ عَائِشَةَ ابْنَتِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَكَى الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ

أَخْلَصَهُ اللَّهُ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يَخْلُصُ الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتَّطَبَّرَاتِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی مومن بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے یوں پاک صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے

کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔“

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابن حبان نے اپنی

”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

5185 - وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أُنْكَشِفُ فَأَدْعِ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَمْلِكَ لِقَائِكَ أَصْبِرِ فَقَالَتْ إِنِّي أُنْكَشِفُ فَأَدْعِ اللَّهَ لِي أَنْ لَا أُنْكَشِفَ لَدَعَا لَهَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: وہ سیاہ قام عورت وہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: بعض اوقات مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں تو آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم صبر سے کام لو اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تمہیں عافیت نصیب کر دے تو اس خاتون نے کہا: میں صبر سے کام لیتی ہوں اس نے عرض کی: لیکن میں بے پردہ ہو جاتی ہوں تو آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر دیں کہ میں بے پردہ نہ ہوا کروں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا کر دی۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5186 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِهَا لَمَمٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعِ اللَّهَ لِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ فَيُشْفَاكَ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ وَلَا حِسَابَ عَلَيْكَ قَالَتْ بَلْ أَصْبِرُ وَلَا حِسَابَ عَلَيَّ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جسے مرگی کی شکایت تھی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں وہ تمہیں شفاء عطا کر دے گا اور اگر تم چاہو تو صبر سے کام لو تو تمہیں (قیامت کے دن) حساب نہیں دینا پڑے گا اس نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ میں اس بات کو اختیار کرتی ہوں کہ میں صبر کروں اور مجھے حساب نہ دینا پڑے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

5187 - وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا صَحَابَةَ لِمَنْ لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فَإِنَّا لَنُحِبُّ الْعَاقِبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خَيْرٌ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَذْكُرَهُ اللَّهُ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَفِي إِسْنَادِهِ إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَوِيُّ

معاذ بن عبداللہ بن حبیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم بیمار نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم عافیت کو پسند کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص بہتر نہیں ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ ذکر ہی نہ کرے۔ (یعنی جو شخص بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتا ہے)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن محمد قروی ہے۔

5188 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا ضَرَبَ

على مؤمن عرق قط إلا حط الله به عنه خطيئته وكتب له حسنة ورفع له درجة  
رواه ابن أبي الدنيا والطبرانی في الأوسط بإسناد حسن واللفظ له والحاكم وقال صحيح الإسناد  
سیده عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”جس مومن کو جب کبھی بھی کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے اور اس کے لئے  
نیکی نوٹ کر لیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل  
کردہ ہیں۔ اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**5189** - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ  
سَاهَر كَتَبَ لَهُ مِثْلَ مَا كَانَ يَفْعَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر پر جاتا ہے تو اس کے لئے وہی اجر و ثواب نوٹ کیا جاتا ہے جو عمل وہ مقيم ہونے اور صحت  
مند ہونے کے دوران کیا کرتا تھا۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

**5190** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ  
النَّاسِ يَصَابُ بِهَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ إِلَّا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ يَحْفَظُونَهُ قَالَ اكْتُبُوا لِعَبْدِي فِي كُلِّ يَوْمٍ  
وَلَيْلَةٍ مَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْ خَيْرٍ مَا كَانَ فِي وَثَاقِي - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَلْفَظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس بھی شخص کو اس کے جسم کے بارے میں کسی آزمائش کا شکار کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے محافظ فرشتوں کو حکم  
دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے روزانہ کا وہی عمل نوٹ کرو جو وہ پہلے نیکیاں کیا کرتا تھا جب تک یہ بندہ میری بندش (یعنی میری  
طرف سے آنے والی بیماری) میں مبتلا رہتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے  
ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5191** - وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْعَبْدُ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةِ حَسَنَةٍ  
مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرَضَ قِيلَ لِلْمَلِكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أَطْلُقَهُ أَوْ أَكْفَتْهُ إِلَيَّ

وَرِوَايَتُهُ حَسَنٌ - قَوْلُهُ أَكْفَتْهُ إِلَيَّ بِكَافٍ ثُمَّ قَاءَ ثُمَّ تَاءٌ مِثْلُ مِثْلَةٍ فَرَّقَ مَعْنَاهُ أَضْمَهُ إِلَيَّ وَأَقْبَضَهُ  
امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی بندہ اچھے طریقے سے عبادت کرتا رہتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے موکل فرشتے سے کہا جاتا ہے: تم اس  
کے عمل کی مانند اس کے لئے (اجر و ثواب) نوٹ کرتے رہو جب تک یہ اس بیماری کا شکار ہے یہاں تک کہ میں اسے (اس بیماری



(سے) آزاد کروں یا پھر اپنی طرف بلا لوں۔“

اس کی سند حسن ہے، متن کے الفاظ ”اکفہ الی“ کا مطلب یہ ہے کہ میں اسے اپنے ساتھ ملا لوں اور اس کی جان قبض کر لوں۔

**5192** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتُلِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلِكِ اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ ثِقَاتٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بندے کو اس کے جسم کے بارے میں آزمائش کا شکار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرماتا ہے: تم اس کا وہ نیک عمل نوٹ کرتے رہو جو وہ پہلے کیا کرتا تھا اگر اللہ تعالیٰ اسے شفا دیدے گا تو اسے دھو دے گا اور پاک و صاف کر دے گا اور اگر اس کی روح قبض کر لے گا تو اس کی مغفرت کر دے گا اور اس پر رحم کرے گا۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**5193** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مَرِضٍ مَرَضًا إِلَّا أَمَرَ اللَّهُ حَافِظَهُ أَنْ مَا عَمِلَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَلَا يَكْتُبَهَا وَمَا عَمِلَ مِنْ حَسَنَةٍ أَنْ يَكْتُبَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَأَنْ يَكْتُبَ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ كَمَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ وَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب بھی کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتے کو یہ کہتا ہے: یہ بندہ پہلے جو برائی کیا کرتا تھا وہ اسے نوٹ نہ کرے اور جو اچھائی کیا کرتا تھا اس کو دس گنا کر کے نوٹ کرے اور جو وہ نیک عمل پہلے کیا کرتا تھا اس کی مانند اس کے لئے نیک عمل نوٹ کرے جب وہ تندرست ہوتا تھا اگرچہ (بیماری کے دوران) اس نے وہ نیک عمل نہ کیا ہو۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام ابن ابودنیاء نے نقل کی ہے۔

**5194** - وَرَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ لِلْمُؤْمِنِ وَجْزَعَهُ مِنَ السَّقَمِ وَلَوْ كَانَ يَعْلَمُ مَا لَهُ مِنَ السَّقَمِ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ سَقِيمًا الذَّهْرُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَصَحَّحَكَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ رَفَعْتَ رَأْسَكَ إِلَى السَّمَاءِ فَصَحَّحَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ مَلَائِكَةٍ كَانُوا يَلْتَمِسَانِ عَبْدًا فِي مَصَلًى كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَلَمْ يَجِدَاهُ فَرَجَعَا فَقَالَا يَا رَبَّنَا عَبْدُكَ فَلَانُ كُنَّا نَكْتُبُ لَهُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ عَمَلَهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَوَجَدْنَاهُ مَحْبَسْتَهُ فِي حَبَالِكَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اكْتُبُوا لِعَبْدِي عَمَلَهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَلَا تَنْقُصُوا مِنْهُ شَيْئًا وَعَلَى أَجْرِهِ مَا حَبَسْتَهُ وَلَهُ أَجْرُ مَا كَانَ يَعْمَلُ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالزَّارِقِيُّ بِإِخْتِصَارٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومن بندے اور بیماری کی وجہ سے اس کے آہ و زاری کرنے پر حیرت ہوتی ہے اور اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس بیماری



کا اسے کیا اجر و ثواب ملے گا تو وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ ہمیشہ بیمار رہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور ہنس پڑے عرض کی: گئی یا رسول اللہ! آپ آسمان کی طرف سر اٹھا کر سننے کیوں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دو فرشتوں پر حیرت ہوئی وہ اس کو اس کی جائے نماز پر تلاش کر رہے تھے جہاں وہ بندہ نماز ادا کیا کرتا تھا ان دونوں کو وہ بندہ نہیں ملا تو وہ دونوں واپس گئے تو ان دونوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار! تیرے فلاں بندے کے لئے ہم اس کے دن اور رات کا مخصوص عمل نوٹ کیا کرتے تھے جو عمل وہ کیا کرتا تھا اب ہم نے اس بندے کو پایا ہے کہ تو نے اسے اپنی رسی میں جکڑ دیا ہے۔ (یعنی بیماری کا شکار کر دیا ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم لوگ میرے بندے کے لئے وہی عمل نوٹ کرو جو پہلے دن اور رات میں کیا کرتا تھا اور تم اس میں سے کوئی کمی نہ کرنا اس کا اجر میرے ذمہ ہوگا ایسا اس وقت تک ہوگا جب تک میں نے اسے پابند کیا ہوا ہے اور اسے اس چیز کا اجر ملے گا جو وہ پہلے عمل کیا کرتا تھا۔

یہ روایت امام ابن ابی دنیاء نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5195 -** وَعَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ أَنَّهُ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ دِمَشْقٍ وَهَجَرَ الرِّوَّاحَ فَلَقِيَ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ

وَالصَّنَابَحِي مَعَهُ فَقُلْتُ أَكَيْنَ تَرِيدَانِ يَرْحِمُكُمَا اللَّهُ تَعَالَى لَقَالَا نُرِيدُ هَهُنَا إِلَى آخِ لَنَا مِنْ مُضِرِّ نَعُودِهِ فَأَنْطَلَقْتَ مَعَهُمَا حَتَّى دَخَلَا عَلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ لَقَالَا لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ فَقَالَ أَصْبَحْتُ بِبِعْثَةِ شَدَّادِ ابْنِ كُفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحِطَ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ يَقُولُ إِذَا ابْتَلَيْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمْدُنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتَهُ فَاجْعَلْهُ لَكَ كَمَا كُنْتُمْ تَجْعَلُونَ لَهُ وَهُوَ صَاحِبُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ رَاشِدِ الصَّنَعَانِيِّ وَالطَّبْرَانِيِّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَلَهُ

شَوَاهِدٌ كَثِيرَةٌ

ابو اشعث صنعانی بیان کرتے ہیں: وہ دمشق کی مسجد کی طرف گئے اور جلدی چلے گئے تو ان کی ملاقات حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی جن کے ساتھ صنابحی بھی تھے میں نے دریافت کیا: آپ دونوں حضرات کہاں جا رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر رحم کرے! تو ان دونوں نے جواب دیا: ہم یہاں اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہے ہیں جس کا تعلق مضر قبیلے سے ہے ہم اس کی عیادت کرنے جا رہے ہیں راوی کہتے ہیں: تو میں بھی ان حضرات کے ساتھ چلا گیا یہاں تک کہ یہ دونوں صاحبان اس شخص کے پاس پہنچے ان دونوں نے اس سے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا: میں ٹھیک ہوں تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم گناہوں کے مٹائے جانے اور کفارے اور خطاؤں کے مٹائے جانے کی خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش کا شکار کرتا ہوں اور میں نے اسے جس آزمائش

کا شکار کیا ہو اس پر وہ میری حمد بیان کر دے تو تم اس کے لئے وہی چیز نوٹ کرو جو تم پہلے اس کے لئے نوٹ کیا کرتے

تھے جبکہ وہ تندرست تھا (یعنی وہ تندرستی کے زمانے میں جو نیک عمل کرتا تھا اس کا اجر و ثواب نوٹ کرو)۔“

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے راشد صنعانی سے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط

میں نقل کیا ہے اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

**5198-** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا ابْتُلِيَ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فَلَمْ يَشْكُنِي إِلَى عَوَادِهِ أَطْلَقْتَهُ مِنْ إِسَارِي ثُمَّ أَهْلَتْهُ لِحِمَا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ - رَوَاهُ الْعَوَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا ❀❀

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ حراج پر ہی کے لئے آنے والوں کے سامنے میری شکایت نہیں کرتا تو پھر میں اسے اپنی بندش سے آزاد کر دیتا ہوں اور اس کے پہلے گوشت سے زیادہ بہتر گوشت اور پہلے خون سے زیادہ بہتر خون اسے عطا کرتا ہوں اور پھر وہ نئے سرے سے عمل شروع کرتا ہے (یعنی اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے)۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5197-** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمْرُضُ مُؤْمِنٌ وَلَا مُؤْمِنَةٌ وَلَا مُسْلِمٌ وَلَا مُسْلِمَةٌ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ خَطِيئَتَهُ - وَفِي رِوَايَةٍ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِذَلِكَ خَطَايَاهُ كَمَا نَحْطُ الْوَرْدَةَ عَنِ الشَّجَرَةِ ❀❀

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو بھی مومن مرد یا مومن عورت یا مسلمان مرد یا مسلمان عورت بیمار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ان کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو اس سے الگ کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام ابو یعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ نقل کی ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”البتہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

**5198-** وَعَنْ أَسَدِ بْنِ كُرْزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرِيضُ نَحَاتُ خَطَايَاهُ كَمَا يَنْحَاتُ وَرَقُ الشَّجَرِ - رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ فِي زَوَائِدِهِ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ ❀❀

حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بیمار کی خطائیں یوں جھڑ جاتی ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

یہ روایت عبد اللہ بن احمد نے اپنی ”زوائد“ میں نقل کی ہے ابن ابودنیانے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

**5199-** وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ عَمَّةُ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ يَا أُمَّ الْعَلَاءِ أَبْشِرِي فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يَذْهَبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تَذْهَبُ النَّارُ خَبْثَ الْحَدِيدِ وَالْفِضَّةِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

**5200** - وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ أَخِي الْخَضِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْفَيْلِيُّ هُوَ الْحَضِرُ وَلَكِنْ كَذَّابًا قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى إِذَا رَفَعْتَ لَنَا رِايَاتٍ وَالْوَيْةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيْتَهُ وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ بَسَطَ لَهُ كِسَاءً وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيْهِ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ آغْفَاهُ اللَّهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ وَإِنْ الْمُنَافِقُ إِذَا مَرَضَ ثُمَّ أَغْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقْلُهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أُرْسِلُوهُ فَلَمْ يَدِرْ لَمْ عَقْلُوهُ وَلَمْ يَدِرْ لَمْ أُرْسِلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهُ مَا مَرَضْتُ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتُ مِنْهَا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ رَاوٍ لَمْ يَسْمَعْ

عامر الرام جو خضر کے بھائی ہیں امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: فیللی فرماتے ہیں: وہ خود خضر ہیں (یعنی ان کا نام ہی خضر ہے) لیکن انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علاقوں میں جب جھنڈے اور چھوٹے جھنڈے اٹھائے گئے (یعنی کوئی لشکر سامنے آیا) تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ اللہ کے رسول ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے لئے ایک چادر بچھائی گئی تھی جس پر آپ ﷺ تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے اصحاب آپ ﷺ کے گرد اکٹھے ہوئے تھے میں آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ نے بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”مومن بندے کو جب کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے اور پھر جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس بیماری سے عافیت عطا کرتا ہے تو یہ چیز گزشتہ گناہوں کے حوالے سے اس بندے کے لئے کفارہ بن جاتی ہے اور آئندہ کے حوالے سے اس کے لئے نصیحت کا باعث بن جاتی ہے اور منافق شخص جب بیمار ہوتا ہے اور پھر جب ٹھیک ہوتا ہے تو اس کی مثال اونٹ کی مانند ہے جس کے اہل خانہ اسے باندھ دیتے ہیں اور پھر اسے چھوڑ دیتے ہیں اُسے یہ سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اسے باندھا کیوں تھا؟ اور یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اسے چھوڑا کیوں ہے؟“

آپ ﷺ کے ارد گرد کے موجود افراد میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! بیماری کیا ہوتی ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے پاس سے اٹھ جاؤ! کیونکہ تم ہم میں سے نہیں ہو۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ہے جس کا نام بیان نہیں ہوا ہے۔

**5201** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مِنْ يَعْمَلُ سُوءًا يَجْزِي بِهِ (النِّسَاء) فَقَالَ إِنَّا لَنَجْزِي بِكُلِّ مَا عَمَلْنَا هَلَكًا إِذَا قَبِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ يَجْزِي بِهِ فِي الدُّنْيَا مِنْ مُصِيبَةٍ

بنی حسدہ مِمَّا یُؤَدِّیْہِ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِی صَحِیْحِہِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”جو شخص برا کام کرے گا اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (یا کسی شخص نے کہا:) ہم نے جو بھی عمل کیا ہے اگر ہمیں اس سب کا بدلہ دیا جائے گا پھر تو ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! آدمی کو دنیا میں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو جسم میں لاحق ہونے والی مصیبت کی شکل میں ہوگا جو اسے اذیت پہنچائے گی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

5202 - وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ لَيْسَ

بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلُ سُوءًا يُجْزِيهِ (النِّسَاءُ) الْآيَةُ وَكُلُّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ جَزِينَا بِهِ فَقَالَ غُفِرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْتَ تَمْرُضُ أَلَسْتَ تَحْزَنُ بِصِيكِ اللَّأْوَاءَ قَالَ لَقُلْتُ بَلَى قَالَ هُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِی صَحِیْحِہِ أَيْضًا

وَاللَّأْوَاءُ بِهَمْزَةٍ سَاكِنةٍ بَعْدَ اللَّامِ وَهَمْزَةٌ فِی آخِرِہِ مَمْدُودَةٌ هِيَ شِدَّةُ الضِّيقِ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس آیت کے بعد کیسے ٹھیک رہا جاسکتا ہے؟

”یہ نہ تو تمہاری آرزوؤں کے مطابق ہوگا اور نہ ہی اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق ہوگا جو شخص برائی کرے گا اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“

(حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی:) ہر وہ کام جو ہم نے کیا ہے ہمیں اس کا بدلہ دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو؟ کیا تم غمگین نہیں ہوتے ہو؟ کیا تمہیں سختی لاحق نہیں ہوتی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہی وہ چیز ہے جس کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا (یا یہی وہ چیز ہے جو تمہیں بدلے کے طور پر دی جائے گی)۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

لفظ ”اللأواء“ اس سے مراد سختی اور تنگی ہے۔

5203 - وَعَنْ أُمِّمَةَ أَنَّثَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِنْ تَبَدَّلُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ (النِّسَاءُ) الْآيَةُ

وَمَنْ يَعْمَلُ سُوءًا يُجْزِيهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ مِنْهُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذِهِ مَبَايِعَةُ اللَّهِ الْعَبْدِ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَى وَالْكَبَةِ وَالشُّوْكَ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي كُمِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا فَيَجِدُهَا فِي ضَبْنِهِ حَتَّى إِنْ الْمُؤْمِنُ لِيَخْرُجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ الذَّهَبُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكَبِيرِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ رِوَايَةِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ عَنْهُ

الصَّبْنُ بِضَادٍ مُعْجَمَةٌ مَكْسُورَةٌ ثُمَّ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ سَاكِنةٌ ثُمَّ نُونٌ هُوَ مَا بَيْنَ الْإِيطِ وَالْكَشْحِ وَقَدْ أَصْنَتِ



الشیء اذا جعلته فی جنبك فامسكه

امیر نامی خاتون بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا: ”جو تمہارے من میں ہے اُسے تم ظاہر کرو یا اُسے تم پوشیدہ رکھو۔“

(اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص برا کام کرے گا اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا ہے اس کے بعد سے لے کر اب تک اس کے بارے میں مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا (جب میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: اے عائشہ! یہ اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ وہ معاملہ ہے جو وہ بندے کو بخار میں تکلیف میں یا کٹا لگنے کی شکل میں مبتلا کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ چیز جسے آدمی آستین (یا جیب) میں رکھتا ہے اور پھر اسے گمشدہ پاتا ہے تو وہ پریشان ہو جاتا ہے تو اس کی پریشانی (کا بھی اسے اجر ملے گا اگرچہ) بعد میں وہ اسے اپنی بغل میں پالے یہاں تک کہ (پریشانیوں کا سامن کرتے ہوئے) مومن اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جس طرح بھٹی میں سے سرخ سونا نکلتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے علی بن یزید کے حوالے سے امیر نامی خاتون سے نقل کی ہے۔

لفظ ”العیین“ اس سے مراد وہ چیز ہے جو بغل اور پہلو کے درمیان ہو لفظ ”اضہبت الشیء“ کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ نے اسے اپنی بغل میں رکھ کے سنبھال لیا ہو۔

**5204 -** وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَينِ فَقَالَ انْظُرُوا مَا يَقُولُ لِعَوَادِهِ فَإِنْ هُوَ إِذَا جَاؤَهُ حَمْدُ اللَّهِ وَإِنِّي عَلَيْهِ رَفَعْتُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ أَغْلَمُ فَيَقُولُ لِعَبْدِي عَلَىٰ إِنْ تَوَفَّيْتَهُ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ أَنَا شَفِيتُهُ أَنْ أَبْدِلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَأَنْ أَكْفِرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ

رواہ مالک مرسلاً وابن ابی الدنیا وعنده: فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ لِعَبْدِي هَذَا عَلَىٰ إِنْ أَنَا تَوَفَّيْتَهُ أَدْخِلْتَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ أَنَا رَفَعْتَهُ أَنْ أَبْدِلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَأَغْفِرَ لَهُ

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ اپنے عیادت کے لئے آنے والوں سے کیا کہتا ہے جب وہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں تو اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے تو وہ فرشتے اس حمد کو لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتے ہیں حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے وہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے میرے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اگر میں نے اسے موت دے دی تو اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں نے اسے شفا دے دی تو اسے اس کے پہلے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے پہلے خون سے بہتر خون عطا کروں گا اور میں اس کے گناہوں کو ختم کر دوں گا۔“

یہ روایت امام مالک نے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام ابن ابودنیاء نے بھی نقل کیا ہے اور ان کی روایت میں

یہ الفاظ ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ اگر میں نے اسے موت دی تو میں اسے جنت میں



داخل کروں گا اور اگر میں نے اٹھالیا (یعنی تندرستی عطا کر دی) تو اسے اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون عطا کروں گا اور اس کی مغفرت کر دوں گا۔

**5205** - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَسْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَوَعَّدُكَ وَعَكَاشِدِيدًا فَقَالَ أَجَلُ إِيَّيْ أَوْعَكَ كَمَا يُوَعِّدُكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذَلِكَ بَأَن لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کو چھوا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے جس طرح تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے میں نے عرض کی: اس کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ آپ کو دگن اجر ملے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جس بھی مسلمان کو بیماری کے حوالے سے یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح درخت پتے جھاڑ دیتا ہے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5206** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ هَذِهِ الْأَمْرَاضُ الَّتِي تَصِيبُنَا مَا لَنَا بِهَا قَالَ كَفَّارَاتُ قَالَ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ قُلْتُ قَالَ وَإِنْ شِئْتُ فَمَا فَوَّقَهَا فَدَعَا عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يُفَارِقَهُ الْوَعْدُ حَتَّى يَمُوتَ وَأَنْ لَا يَشْغَلَهُ عَنْ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ وَلَا جِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فِي جَمَاعَةٍ قَالَ فَمَا مَسَّ إِنْسَانٌ جَسَدَهُ إِلَّا وَجَدَ حَرًّا حَتَّى مَاتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ الْوَعْدُ الْحَمِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان بیماریوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ہمیں جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان کا ہمیں کیا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کفارہ ہوں گی میرے والد نے عرض کی: یا رسول اللہ! خواہ یہ تھوڑی ہی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواہ کتنا لگنا یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز ہو تو میرے والد نے اپنے بارے میں یہ دعا کی: کہ مرتبہ دم تک انہیں ہمیشہ بخار رہے لیکن وہ بخار انہیں حج یا عمرے یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے یا باجماعت فرض نماز ادا کرنے سے نہ روکے تو جو بھی شخص ان کو چھوٹا تھا اسے گرم محسوس ہوتی تھی (یعنی ان کا جسم بخار زدہ لگتا تھا) یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

یہ روایت امام احمد، امام ابن ابودنیا، امام ابویعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

لفظ ”الوعد“ سے مراد بخار ہے۔

**5207** - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الصَّدَاعَ وَالْمِيلَةَ لَا تَزَالُ بِالْمُؤْمِنِ وَإِنْ ذَنْبُهُ مِثْلُ أَحَدٍ فَمَا تَدْعُهُ وَعَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”سر در دُور ہڈیوں کا بخار ہمیشہ مومن کے ساتھ رہتے ہیں اور اس مومن کے گناہ اُحد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں اور یہ (بیماریاں) مومن کو جب چھوڑتی ہیں تو اس وقت اس پر ان میں سے رائی کے دانے کے وزن جتنا (گناہ) رہ گیا ہوتا ہے۔“

**5208** - وَفِي رِوَايَةٍ مَا يَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِيلَةُ وَالصَّدَاعُ وَإِنْ عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا لِأَعْظَمَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى تَتْرُكَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّفَظُّ لَهْ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتَّطَبَّرَانِي وَفِيهِ ابْنُ لَهْيَعَةَ وَسَهْلُ بْنُ مَعَاذٍ الْمَلِيلَةُ بِفَتْحِ الْمِيمِ بَعْدَهَا لَامٌ مَكْسُورَةٌ هِيَ الْحَمَى تَكُونُ فِي الْعَظْمِ ❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”مومن بندے کو مسلسل ہڈیوں کا بخار اور سر در دُور لاحق رہتے ہیں اور اس بندے کے گناہ اُحد پہاڑ سے زیادہ ہوتے ہیں یہاں تک کہ یہ بیماریاں اس کو ایسی حالت میں چھوڑتی ہیں کہ اس پر گناہوں میں سے رائی کے دانے کے وزن جتنے (گناہ) باقی رہ گئے ہوتے ہیں۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ اور سہل بن معاذ نامی راوی شامل ہیں۔  
”الملیلہ“ اس سے مراد وہ بخار ہے جو ہڈیوں میں ہوتا ہے۔

**5209** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ الْمَلِيلَةُ وَالصَّدَاعُ بِالْعَبْدِ وَالْأَمَةُ وَإِنْ عَلَيْهِمَا مِنَ الْخَطَايَا مِثْلَ أَحَدٍ قَمَا تَدْعُهُمَا وَعَلَيْهِمَا مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرَوَاتُهُ ثَقَاتٌ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”ہڈیوں کا بخار اور سر در دُور مسلسل کسی بندے یا کنیز کے ساتھ رہتے ہیں اور ان دونوں (یعنی بندے اور کنیز) پر اُحد پہاڑ کی مانند گناہ ہوتے ہیں اور یہ دونوں جب اسے چھوڑتے ہیں تو ان دونوں (یعنی بندے اور کنیز) پر رائی کے وزن جتنے (گناہ) رہ گئے ہوتے ہیں۔“  
یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**5210** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَدَعَ رَأْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاحْتَسِبْ غُفْرَانَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ رَوَاهُ الطَّبَّرَانِي وَالْبَزَّازُ بِإِسَادٍ حَسَنٍ ❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

”جس شخص کو اللہ کی راہ میں سر میں درد ہوتا ہے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو اس شخص کے اس سے پہلے کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔  
**5211** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَاعُ

الْمُؤْمِنِ وَشَوْكَةِ يَشَاكُهَا أَوْ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَةً وَيَكْفِرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوبَهُ  
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَرَوَاهُ ثِقَات

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مومن کا سر کا در دیا اُسے جو کائنات لگتا ہے یا جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے درجہ میں اضافہ کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو اس سے ختم کر دے گا۔"

یہ روایت امام ابن ابودنیائے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5212 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ لَيَسْتَلِي عَبْدَهُ بِالسَّقَمِ حَتَّى يَكْفِرَ ذَلِكَ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَبِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ اس بندے کے ہر گناہ کو ختم کر دیتا ہے۔"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5213 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّبُّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَخْرِجُ أَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا أُرِيدُ أَغْفِرَ لَهُ حَتَّى اسْتَوْفَى كُلَّ خَطِيئَةٍ فِي عُنُقِهِ بِسَقَمٍ فِي بَدَنِهِ وَاقْتَارَ فِي رِزْقِهِ - ذَكَرَهُ رَزِينٌ وَلَمْ أَرَهُ  
حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ میں کسی بھی ایسے بندے کو دنیا سے نہیں نکالوں گا جس کے بارے میں میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ میں اس کی مغفرت کر دوں جب تک اس کے جسم میں بیماری اور اس کے رزق میں تنگی کے حوالے سے اس کی گردن میں موجود ہر گناہ کو ختم نہیں کر دیتا۔"

یہ روایت رزین نے ذکر کی ہے میں نے اس کو نہیں دیکھا ہے۔

5214 - وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَيِّنَا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يَتَلَّ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْكُ مَا يَذُرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ يَكْفِرُ عَنْهُ مِنْ مَسِيئَاتِهِ - رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْهُ مُرْسَلًا  
یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کو موت آگئی تو ایک اور شخص نے کہا: اس کے لئے مبارکباد ہے یہ کسی بیماری میں مبتلا ہوئے بغیر فوت ہو گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تمہیں کیا پتہ؟ اگر اللہ تعالیٰ اسے کسی بیماری میں مبتلا کر دیتا تو (اللہ تعالیٰ نے اس بیماری کی وجہ سے) اس کے گناہوں کو اس سے ختم کر دیتا تھا۔"

یہ روایت امام مالک نے ان سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5215 - وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ بَصَرَ

صرعة من مرضٍ إِلَّا بَعَثَهُ اللَّهُ مِنْهَا طَاهِرًا

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو بھی بندہ کسی بیماری کے ہاتھوں پچھاڑا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بیماری سے اُسے پاک و صاف کر کے اٹھاتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیائے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5216 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ

الْمَسِيبِ فَقَالَ مَا لَكَ تَزْفَرِينَ قَالَتْ الْحُمَى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسِي الْحُمَى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي

آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ خُبْرُ الْحَدِيدِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تَزْفَرِينَ رَوَى بَرَاءُ بْنُ وَبَرَاءُ بْنُ وَمَعْنَاهُمَا مُتَقَارِبٌ وَهُوَ الرُّعْدَةُ الَّتِي تَحْصِلُ لِلْمَحْمُومِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیدہ ام سائب رضی اللہ عنہا یا شاید سیدہ ام مسیب رضی اللہ عنہا (یہ شک راوی

کو ہے) کے ہاں تشریف لے گئے آپ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم کیوں کپکپا رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی: بخار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ رکھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بخار کو برا نہ کہو کیونکہ یہ انسانوں کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح بھی لوہے کے میل (یا زنگ) کو ختم کر دیتی ہے۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ”تَزْفَرِينَ“ اس کا مطلب وہ لکھی ہے جو بخار کے شکار شخص پر طاری ہوتی ہے۔

5217 - وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ

أَبْشُرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يَذْهَبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تَذْهَبُ النَّارُ خُبْرُ الْفُضَّةِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے میری عیادت کی میں بیمار تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام

العلاء! تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ مسلمان کی بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔“

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5218 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا

5216- صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب - باب ثواب المؤمن فیما یحبہ من مرض - حدیث: 4778 صحیح ابن

حبان - کتاب العنائز وما یتعلق بها مقدمات أو مؤخرات - باب ما جاء فی العبر وثواب الذمراض والذمراض - ذکر کراهیة

سب السمن الحمی لذهاب خطایاہ برہا حدیث: 2990 مسند أبی یعلیٰ الرضوی - مسند جابر حدیث: 2027 السمن الکبریٰ

للبرقی - کتاب العنائز - باب البرقی لا یسب الحمی - حدیث: 6178 نصب البریان للبرقی - التاسع والثلثون من

نصب البریان فصل فیما یقول العاطی فی جواب التشیب - فصل فی ذکر ما فی الذموجاع والذمراض والبھیبات من

الکعارات حدیث: 9466

من نقد المؤمن حين يصبه الوعك والحمى كجديدة تدخل النار فيذهب عنها ويبقى عليها  
رواه البخاري وقال صحيح الإسناد

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مومن بندے کو جب بخار یا تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اس کی مثال لوہے کی طرح ہے جسے آگ میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کی خراب چیز ختم ہو جاتی ہے اور ٹھیک چیز باقی رہ جاتی ہے۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5219 - وَعَنْ فَاطِمَةَ الْخَزَاعِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ

وَمِى وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا كَيْفَ تَجِدِينَكَ فَقَالَتْ بِخَيْرٍ إِلَّا أَنَّ امْرَأَةً قَدْ بَرَحَتْ بِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِرِي فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خُبْتُ ابْنُ آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ خُبْتُ الْحَدِيدَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ وَرَوَاهُ الصَّحِيحُ

سیدہ فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک انصاری خاتون کی عیادت کے لئے تشریف لائے وہ خاتون بیمار تھیں نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟ اس نے عرض کی: ٹھیک ہوں لیکن ام مہدم (یعنی بخار) نے مجھے اپنی پیٹ میں لپیٹ لیا ہوا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم صبر سے کام لو! کیونکہ یہ انسان کی خرابی کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی خرابی (یعنی زنگ) کو ختم کر دیتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5220 - وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ إِنْ اللَّهُ لِيَكْفِرَ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحَمِي لَيْلَةٍ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ حَوْشَبٍ عَنْهُ وَقَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا مِنْ جِدِّ الْحَدِيثِ

حسن بصری نے ”مرفوع“ روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

”ایک رات کے بخار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مومن کے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیانے ابن مبارک کی ابن عمر صنعانی کے حوالے سے حوشب کے حوالے سے ان (یعنی حسن بصری) سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: یہ ایک عمدہ حدیث ہے۔

5221 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوا يَرْجُونَ فِي حَمِي لَيْلَةٍ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنَ الذُّنُوبِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا أَيْضًا وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں:

”پہلے لوگ یہ توقع رکھتے تھے کہ ایک رات کا بخار گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیانے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5222 - رَعْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَكَ لَيْلَةً فَصَبَرَ



وَرَضِيَ بِهَا عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خُورَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الرِّضَا وَغَيْرِهِ  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص ایک رات بخار میں مبتلا رہے اور صبر سے کام لے اور اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے راضی رہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں سے نکال دے گا“ اسے یوں کر دیتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔  
 یہ روایت امام ابن ابی الدنیا نے کتاب ”الرضا“ میں اور دیگر جگہ پر نقل کی ہے۔

**5223 -** وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ الْحَمِيَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ هَذِهِ قَالَتْ أُمِّ مَلْدَمٍ فَأَمَرَ بِهَا إِلَى أَهْلِ قَبَاءَ فَلَقُوا مِنْهَا مَا يَعْلَمُ اللَّهُ فَأَتَوْهُ فَشَكُوا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا يَشْتُمُ إِنْ يَشْتُمُ دَعَوْتُ اللَّهَ فَكُشِفَ عَنْكُمْ وَإِنْ يَشْتُمُ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ طَهُورًا قَالُوا أَوْتَفَعَلْ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَدَعَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الصَّحِيحُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ سَلْمَانَ وَقَالَ فِيهِ: فَشَكُوا الْحَمِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَشْتُمُ إِنْ يَشْتُمُ دَعَوْتُ اللَّهَ فَدَفَعَهَا عَنْكُمْ وَإِنْ يَشْتُمُ تَرَكْتُمُوهَا وَاسْقَطْتُ بِقِيَّةِ ذُنُوبِكُمْ قَالُوا فَدَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بخار نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: ام مَلْدَم (یعنی بخار) نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اہل قباء کی طرف چل جائے تو جو چیز اللہ کے علم میں تھی اس کے مطابق اس بخار نے ان لوگوں کو اپنی پیٹ میں لے لیا ان لوگوں نے اس کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا اور اگر تم چاہو تو یہ تمہارے لئے طہارت کے حصول کا باعث ہوگا ان لوگوں نے عرض کی: کیا آپ ایسا کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تو ان لوگوں نے عرض کی: پھر آپ اسے رہنے دیں (یعنی یہ ہمارے لئے پاکیزگی کے حصول کا باعث بن جائے)۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام ابو یعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے اس کی مانند حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں یہ اغاظ بیان کیے ہیں:

”ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بخار کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا اور اگر تم چاہو تو تم اسے رہنے دو یہ تمہارے باقی رہنے والے گناہوں کو ختم کر دے گا تو ان لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اسے رہنے دیں۔“

**5224 -** وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جَرَاءُ الْحَمِيَّ

قَالَ تَخْرِى الْحَسَنَاتِ عَلَى صَاحِبِهَا مَا اخْتَلَجَ عَلَيْهِ قَدَمٌ أَوْ ضَرْبٌ عَلَيْهِ عَرَقٌ  
 قَالَ أَيْيَ اللَّهِمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حَمِيَّ لَا تَمْنَعْنِي خُرُوجًا فِي سَبِيلِكَ وَلَا خُرُوجًا إِلَى بَيْتِكَ وَلَا مَسْحَدَ بَيْتِكَ  
 قَالَ فَلَمْ يَمَسَّ أَبِي قَطُّ إِلَّا وَبِهِ حَمِيٌّ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَمُسْنَدُهُ لَا بَأْسَ بِهِ

مُحَمَّدٌ وَأَبُوهُ ذَكَرَهُمَا ابْنُ حَبَّانٍ فِي الْبَقَاتِ وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ بِقِصَّةِ أَبِي أَيُّبَا

محمد بن معاذ بن ابی بن کعب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بخار کی جزا کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تک بخار زدہ شخص کے پاؤں لڑکھڑاتے رہتے ہیں یا رنگ جوش مارتی رہتی ہے اس وقت تک اس کے لئے نیکیاں جاری رہتی ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوا کرتا ہوں جو نیچے تیری راہ میں (جہاد کے لئے) نکلنے اور تیرے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف جانے اور تیرے نبی کی مسجد کی طرف جانے سے نہ روکے راوی کہتے ہیں: تو جب بھی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو چھو جاتا تھا تو انہیں بخار ہوتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن معاذ نامی راوی اور ان کے والد کا تذکرہ امام ابن حبان نے کتاب ”البقات“ میں کیا ہے اس سے پہلے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں بھی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واقعہ گزر چکا ہے۔

**5225 -** وَعَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمَى مِنْ فِجِجِ جَهَنَّمَ وَهِيَ نَصِيبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ النَّارِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْهُ

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے اور یہ جہنم میں سے مومن کا حصہ ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے شہر بن حوشب کی حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**5226 -** وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمَى كِيرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے اس میں سے جو چیز مومن کو لاحق ہوتی ہے تو وہ جہنم میں سے اس (مومن کا) حصہ ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**5227 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمَى حَطٌّ كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”بخار جہنم میں سے ہر مومن کا حصہ ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

### فصل

5228 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ إِذَا ابْتُلِيَ عَبْدِي بِحَبِيبَتِهِ فَصَبَرَ عَوِضَتْ مِنْهُمَا الْجَنَّةُ يُرِيدُ عَيْنِيْهِ

رَوَاهُ السُّخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَتَفَضَّلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا اخَذَتْ

كَرِيمَتِي عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِي إِلَّا الْجَنَّةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (یعنی دونوں آنکھوں) کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے تو میں اسے ان دونوں کے عوض میں جنت دوں گا۔“

نبی اکرم ﷺ کی مراد اس کی دونوں آنکھیں تھیں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں دنیا میں اپنے بندے کی دو بہترین چیزوں (یعنی آنکھوں) کو لے لیتا ہوں تو میرے نزدیک اس کی جزاء جنت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے۔“

5229 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: مَنْ أَذْهَبَتْ حَبِيبَتِيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ

ان کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جس کی دو محبوب چیزوں (یعنی آنکھوں کی بینائی) کو میں رخصت کر دوں اور وہ صبر سے کام لے اور ثواب کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوؤں گا۔“

5230 - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ إِذَا سَلَبْتَ مِنْ عَبْدِي كَرِيمَتِهِ وَهُوَ بِهِمَا ضَنِينٌ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ إِذَا هُوَ حَمْدُنِي عَلَيْهِمَا - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے آپ ﷺ کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب میں اپنے کسی بندے کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی دونوں آنکھوں کی بینائی) کو سلب کر لوں اور وہ ان کے حصول کی خواہش رکھتا ہو تو میں اس بندے کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوؤں گا جبکہ وہ ان دونوں کے (سلب ہو جانے پر) میری حمد بیان کرے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

5231 - وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِيزٌ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَأْخُذَ كَرِيمَتِي مُؤْمِنٌ ثُمَّ يَدْخُلَهُ النَّارُ - قَالَ يُونُسُ يَعْنِي عَيْنِيْهِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيْمِيُّ مِنَ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ الْحَاطِطِيِّ







يُسجده في جسده منذ أسلم فقال له رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضع يدك على الذي يالَم من جسده  
وقل بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتِ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَاحَافِرُ  
رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ حَارِثٍ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَ مَالِكٍ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ  
شَرِّ مَا أَحَدُ

قَالَ فَمَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ أَمُرُ بِهَا أَهْلِي وَغَيْرِهِمْ  
وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ مِثْلُ ذَلِكَ وَقَالَا فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِمَا: آتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَبِي رَجَعْتُ قَدْ كَادَ يَهْلِكُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِمِصْنَكِ سَبْعَ مَرَّاتِ ثُمَّ قُلْ أَعُوذُ  
بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ الْحَدِيثُ

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تکلیف کی شکایت کی  
جو اسلام قبول کرنے کے بعد انہیں جسم میں محسوس ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھو جہاں تمہیں  
تمہارے جسم میں تکلیف ہو رہی ہے پھر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو پھر ساتھ مرتبہ یہ پڑھو:  
”میں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جسے میں محسوس کر رہا ہوں اور جس سے میں  
بچنا چاہتا ہوں۔“

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابو داؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام مالک نے یہ الفاظ نقل  
کے ہیں:

”میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں“  
راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف کو ختم کر دیا اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دوسرے  
لوگوں کو اسی کی تلقین کرتا ہوں۔

امام ترمذی اور امام ابو داؤد نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم ان دونوں حضرات نے اس روایت کے آغاز میں یہ  
بات نقل کی ہے: (راوی بیان کرتے ہیں:)

”اللہ کے رسول میرے پاس تشریف لائے مجھے تکلیف تھی جو مجھے ہلاک کر دیتی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ سات  
مرتبہ (تکلیف کی جگہ پر) پھیرو اور پھر یہ پڑھو:

”میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں۔“ الحدیث۔

5239 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ  
اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوْ اشْتَكَاهُ آخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقْدُسُ اسْمُكَ وَأَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتَكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحِمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَاَنَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ  
أَنْزَلَ رَحْمَةً مِنْ رَحِمَتِكَ وَشَفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ فَيُرَى - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تم میں سے جس شخص کو کوئی تکلیف ہو یا اس کا کوئی بھائی اس کے سامنے تکلیف بیان کرے تو اس شخص کو یہ پڑھنا چاہیے:

”ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے جو آسمان میں ہے (اے پروردگار!) تیرا اسم پاک ہے تیرا حکم آسمان اور زمین میں چلتا ہے جس طرح تو نے اپنی رحمت آسمان میں رکھی ہے اسی طرح تو اپنی رحمت زمین میں بھی رکھ دے تو ہمارے گناہوں کی اور خطاؤں کی مغفرت کر دے تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے تو اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفاء میں سے شفاء اس تکلیف پر نازل کر دے“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تو وہ شخص ٹھیک ہو جائے گا۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

**5240 -** وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قَالَ لِي ثَابِتُ الْبُنَاتِيِّ يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي

ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعٍ هَذَا ثُمَّ ارْقَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذَلِكَ وَتَرَا

لَإِنْ أَلَسَ بِنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذَلِكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

محمد بن سالم بیان کرتے ہیں: ثابت بنانی نے مجھ سے کہا: اے محمد! جب تم بیمار ہو جاؤ تو جہاں تمہیں تکلیف ہو وہاں تم ہاتھ رکھو اور یہ پڑھو:

”میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے غلبے اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں اس تکلیف کے حوالے سے میں محسوس کر رہا ہوں۔“

پھر تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر تم یہی کام طاق تعداد میں کرو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی تھی کہ (اس طرح کرنا چاہیے)۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

## 5 - الترهيب من تعليق التمايم والحروز

باب: تعویذ گندے لٹکانے کے بارے میں ترمذی روایات

**5241 -** عَنْ عَقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ عَلِقَ تَمِيمَةً فَلَا أَمَّ لِلَّهِ لَهُ

وَمَنْ عَلِقَ وَدْعَةً فَلَا وَدَعَ اللَّهُ لَهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

”جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی خواہش (کو پورا نہ کرے) جو شخص ودعہ لٹکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وداع نہ کرے“

یہ روایت امام احمد اور امام ابو یعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں یہ

سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**5242 -** وَعَنْ عَقَبَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَ فِي رَكْبٍ عَشْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَبَايَعَ بِسَعَةِ وَأَمْسَكَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ فَقَالَ إِنْ فِي عَصَدِهِ تَمِيمَةٌ فَقَطِّعْ الرَّجُلَ النَّمِيمَةَ فَبَايَعَهُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مِنْ عُلُقٍ فَقَدْ أَشْرَكَ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ ثَقَاتُ

التَّحِيمة يُقَالُ إِنَّهَا خِزْزَةٌ كَانُوا يَعْلُقُونَهَا يَرَوْنَ أَنَّهَا تَدْفَعُ عَنْهُمْ الْآفَاتِ وَاعْتِقَادُ هَذَا الرَّأْيِ جَهْلٌ وَضَلَالَةٌ  
إِذَا لَا مَنَاعَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا دَافِعَ غَيْرَهُ - ذَكَرَهُ الْخَطَّابِيُّ

✽ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان سمیت دس افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے بیعت لے لی اور ان میں سے ایک فرد سے بیعت نہیں لی لوگوں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بازو میں تعویذ لٹکا ہوا ہے اس شخص نے وہ تعویذ اتار دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے بیعت لی اور پھر ارشاد فرمایا: جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔  
لفظ ”التَّحِيمة“ ایک قول کے مطابق یہ منکوں کا بنا ہوا تھا جسے وہ لوگ لٹکایا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے یہ تعویذ ان سے آفات کو دور کر دیتا ہے اور یہ اعتقاد رکھنا جہالت اور گمراہی ہے کیونکہ (کسی بھی آفت) کے لئے روکنے والی ذات اور پرے کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ یہ بات علامہ خطابی نے بیان کی ہے۔

5243 - وَعَنْ عِيسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَكِيمٍ وَبِهِ حِمْرَةٌ فَقُلْتُ لَا تَعْلُقُ تَمِيمَةً

فَقَالَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُلُقٍ شَيْئًا وَكُلِّ إِلَيْهِ  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَقُلْنَا لَا تَعْلُقُ شَيْئًا فَقَالَ الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذَلِكَ

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُعْتَمِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى  
✽ عیسیٰ بن حمزہ بیان کرتے ہیں: میں عبد اللہ بن حکیم کی خدمت میں حاضر ہوا انہیں بخار کی شکایت تھی میں نے کہا: آپ تعویذ کیوں نہیں پہن لیتے؟ انہوں نے کہا: ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص (تعویذ وغیرہ لٹکاتا ہے) اُسے اس (تعویذ) کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”ہم نے کہا: آپ کچھ لٹکاتے کیوں نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: موت اس سے زیادہ قریب ہے۔“

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے صرف محمد بن عبد الرحمن بن ابویعلیٰ سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی

واقف ہیں۔

5244 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ عَلَى عِضْدِ

رَجُلٍ خَلْقَةً أَرَاهُ قَالَ مِنْ صَفَرٍ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا هَذِهِ قَالَ مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا انْبِذْهَا عَنْكَ

فَإِنَّكَ لَوْ مِتَّ وَهِيَ عَلَيْكَ مَا أَفْلَحْتَ أَبَدًا

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ دُونَ قَوْلِهِ انْبِذْهَا إِلَى آخِرِهِ وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ: فَإِنَّكَ لَوْ مِتَّ وَهِيَ

عَلَيْكَ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَالْحَاكِمَ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

قَالَ الْحَافِظُ رَوَاهُ كُلُّهُمْ عَنْ مَبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ وَرَّاهُ ابْنِ حَبَانَ أَيْضًا بِنَحْوِهِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ وَرَّاهُ جَيِّدَةً إِلَّا أَنَّ الْحَسَنَ اخْتَلَفَ فِي سَمَاعِهِ مِنْ عُمَرَ بْنِ وَرَّاهُ ابْنِ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرِهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ وَقَالَ الْحَاكِمُ أَكْثَرُ مَشَايِخُنَا عَلَى أَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ عُمَرَ بْنِ وَرَّاهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

✽ ✽ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ دیکھا، راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے وہ بیتل کا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا استیانس ہو یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ کمزوری کے لئے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری کمزوری میں صرف اضافہ ہی کرے گا، اسے اپنے پر سے اتار دو، کیونکہ اگر تم ایسی حالت میں مر گئے کہ یہ تمہارے جسم پر ہوا، تو تم بھی فلاح نہیں پاؤ گے۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے، انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ”تم اسے اتار دو“ اس کے بعد سے لے کر آخر تک کے الفاظ انہوں نے نقل نہیں کیے، امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اگر تم مر گئے اور یہ تم پر ہوا، تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا۔“

یہی روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے مبارک بن فضالہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، امام ابن حبان نے اس کی مانند روایت ابو عامر خزازی کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، اور یہ عمدہ ہے، البتہ حسن بصری کے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

علی بن مدینی اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں، ف حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے، جبکہ امام حاکم اور ہرے اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**5245 -** وَعَنِ ابْنِ أُخْتِ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عَجُوزٌ تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْقِي مِنَ الْحُمْرَةِ وَكَانَ لَنَا سَرِيرٌ طَوِيلٌ الْقَوَائِمِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا دَخَلَ تَنَحَّجَ وَصَوْتُ قَدْ دَخَلَ يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَهُ اخْتَجَبْتُ مِنْهُ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَيَّ جَانِبِي فَمَسْنَى فَوَجَدَ مَسَ خِيَطَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْتُ رَقِي لِي فِيهِ مِنَ الْحُمْرَةِ فَجَذَبَهُ فَمَقَطَعَهُ قَرَمِي بِهِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللَّهِ أَغْنِيَاءَ عَنِ الشُّرْكِ سَمِعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ الرَّقَى وَالتَّمَائِمُ وَالتَّوَلَةُ شُرُكٌ فَاتَّبِعْنِي خَرَجْتُ يَوْمًا فَأَنْصَرَنِي فَلَانَ قَدْ مَعَتْ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَإِذَا رَقِيَّتُهَا سَكَنْتُ دَمْعَتَهَا وَإِذَا تَرَكْتُهَا دَمَعَتْ قَالَ ذَلِكَ الشَّيْطَانُ إِذَا أَطَعْتَهُ تَرَكَكَ وَإِذَا عَصَيْتَهُ طَعَنَ بِأَصْبُعِهِ فِي عَيْنِكَ وَلَكِنْ لَوْ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَيْرًا لَكَ وَأَجْدَرُ أَنْ تَشْفِيَ تَنْضَحِي فِي عَيْنِكَ الْمَاءَ وَتَقُولِي أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا

لِفَارَکِ شِفَاءٍ لَا یُعَادِرُ سَقْمًا

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو دَاوُدَ بِإِخْتِصَارٍ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنِ ابْنِ أَحْمَرَ زَيْنَبٌ وَهُوَ كَذَّابٌ فِي بَعْضِ نَسَبِهِ ابْنُ مَاجَهَ وَهُوَ عَلَى كَلَا التَّقْدِيرِ مَجْهُولٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ أَخَصَرُ مِنْهُمَا وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو سَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ الْمُنْهَى عَنْهُ مِنَ الرِّقَى مَا كَانَ بِغَيْرِ لِسَانِ الْعَرَبِ فَلَا يَدْرِي مَا هُوَ وَلَعَلَّهُ قَدْ يَدْخُلُهُ سِحْرٌ أَوْ كُفْرٌ قَالِمًا إِذَا كَانَ مَفْهُومَ الْمَعْنَى وَكَانَ فِيهِ ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّهُ مُسْتَحَبٌّ مَبْرُكٌ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھانجے نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

”ایک بوڑھی عورت ہمارے ہاں آیا کرتی تھی اور وہ بخار کا دم کرتی تھی ہمارا ایک بچہ تھا جس کے پائے لمبے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب بھی گھر آتے تھے تو کھٹکھاڑ لیتے تھے اور آواز پیدا کر لیتے تھے ایک دن وہ گھر میں داخل ہوئے تو جب اس بوڑھی عورت نے ان کی آواز سنی تو اس نے پردہ کر لیا وہ تشریف لائے اور میرے پہلو میں آکر بیٹھ گئے انہوں نے مجھے چھوا تو ان کو دھماکا محسوس ہوا انہوں نے دریافت کیا: یہ کس لئے ہے؟ میں نے کہا: یہ بخار کا تعویذ ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کھینچ کر اسے کاٹ کر پھینک دیا اور پھر فرمایا: عبداللہ کے گھروالوں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے کہ وہ شرک سے بے نیاز ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے اور تولہ شرک ہیں۔“

میں نے کہا: ایک دن میں نگلی فلاں شخص نے مجھے دیکھا تو میری آنکھوں سے پانی نکلنے لگا پھر جب میں نے دم کروایا تو وہ پانی لکنا بند ہو گیا پھر جب میں نے دم چھوڑا تو پانی نکلنا دوبارہ شروع ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شیطان ہوگا جب تم اس کی فرمانبرداری کرو گے تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا اور جب تم اس کی نافرمانی کرو گے تو وہ اپنی انگلی تمہاری آنکھ میں چھوڑ دے گا اگر تم اس طرح کرتی جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوتا اور یہ زیادہ مناسب بھی ہے اور وہ اس بات کے زیادہ لائق بھی ہے کہ تم شفا پاؤ تم نے اپنی آنکھ پر پانی چھڑکنا تھا اور یہ پڑھنا تھا:

”تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار! تو شفاء عطا کر دے شفاء عطا کرنے والا تو ہی ہے شفاء صرف وہ ہے

جو تو عطا کرے ایسی شفاء عطا کر دے جو بیماری کو نہ رہنے دے“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابو داؤد نے اختصار کے ساتھ ان کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھانجے کے حوالے سے منقول ہے ابن ماجہ کے بعض نسخوں میں بھی یہی منقول ہے بہر حال دونوں صورتوں میں وہ شخص مجہول ہے امام حاکم نے یہ روایت اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

ابو سیمان خطابی بیان کرتے ہیں: جس جھاڑ پھونک (یا تعویذ گنڈے) کی ممانعت ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جو عربی زبان میں نہ ہو اور یہ پتہ نہ چلے کہ اس کے کلمات سے مراد کیا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس میں جادو کے کلمات یا کفر کے کلمات شامل ہو جائیں لیکن جب کسی عبارت کا مفہوم واضح ہو اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو تو پھر وہ دم کرنا مستحب ہے اور اس کے ذریعے



برکت حاصل کی جائے گی یا نبی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**5246 -** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَفِي عُنُقِهَا شَيْءٌ مَعْقُودٌ فَجَذَبَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ

قَالَ لَقَدْ أَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللَّهِ أَغْنِيَاءَ عَنْ أَنْ يَشْرَكَوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرِّقَى وَالْتِمَامَ وَالتَّوَلَةَ شُرَكَاءُ قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذِهِ الرِّقَى وَالتِمَامُ قَدْ عَرَفْنَاهُمَا فَمَا التَّوَلَةُ قَالَ شَيْءٌ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ يَتَحَبَّبْنَ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ بِإِخْتِصَارٍ عَنْهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

التَّوَلَةُ بِكُسْرِ الْمُشْنَاءِ فَوْقَ وَبِفَتْحِ الْوَاوِ شَيْءٌ شَبِيهُ بِالسَّحْرِ أَوْ مِنْ أَنْوَاعِهِ تَفْعَلُهُ الْمَرْأَةُ لِيَحِبَّهَا إِلَى زَوْجِهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: ایک مرتبہ وہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے تو اس کی گردن میں کچھ (تعویذ نماز چیز) ڈالی ہوئی تھی میں نے اسے کھینچ کر توڑ دیا اور پھر فرمایا: عبداللہ کے گھروالوں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے کہ وہ اس بات سے بے نیاز ہیں کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کوئی حکم بھی نازل نہیں کیا ہے پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک جھاڑ پھونک، تعویذ گنڈے اور تول شرک ہیں۔“

لوگوں نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! یہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کا تو ہمیں پتہ ہے تول کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ ایک عمل ہوتا ہے جسے عورتیں اس لئے کرتی ہیں تاکہ اپنے شوہروں کے نزدیک محبوب ہو جائیں۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے ان کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ”تول“ یہ جادو کی مانند ایک چیز ہے یا اس کی ایک قسم ہے جسے عورت اس لئے کرتی ہے تاکہ اپنے شوہر کے نزدیک محبوب ہو جائے۔

**5247 -** وَعَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَيْسَ التَّمِيمَةُ مَا تَعْلُقُ بِهِ بَعْدَ الْبَلَاءِ إِنَّمَا التَّمِيمَةُ مَا تَعْلُقُ بِهِ

قَبْلَ الْبَلَاءِ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تمیمہ (تعویذ نماز ایک چیز) وہ نہیں ہوتی جو آزمائش کے بعد لٹکانی جائے تمیمہ وہ

ہوتی ہے جسے آزمائش سے پہلے لٹکایا گیا ہو۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

## 6 - التَّرْغِيبُ فِي الْحِجَامَةِ وَمَتَى يَحْتَجِمُ

باب: چھپنے لگوانے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز کب چھپنے لگوائے جائیں؟

**5248 -** عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ

كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ لَفِي شَرْطَةِ مَحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَدَغَةِ بَنَارٍ وَمَا أَحَبَّ أَنْ أَكْتُوِي  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔  
”تم لوگ جن طریقوں کے ساتھ علاج کرتے ہو ان میں اگر کوئی چیز بہتر ہے تو پھینچے لگوانا یا شہد پی لینا یا کُک کے ذریعے  
داغ لگوانا ہے ویسے مجھے آگ کے ذریعے داغ لگوانا پسند نہیں ہے۔“  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5249 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا  
تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”تم لوگ جسے دوا (یعنی علاج) کے طور پر استعمال کرتے ہو اگر اس میں کوئی چیز بہتر ہے تو وہ پھینچے لگوانا ہے۔“  
یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**5250 -** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْحِجَامَ  
أَنْفَعُ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے:  
حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں یہ بتایا تھا کہ لوگ جس طریقے سے علاج کرتے ہیں ان میں سب سے زیادہ بہتر پھینچے لگوانا ہے۔  
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5251 -** وَعَنْ مَالِكٍ بَلَّغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ دَوَاءٌ يَبْلُغُ الدَّاءَ فَإِنَّ الْحِجَامَةَ  
تَبْلُغُهُ - ذَكَرَهُ فِي الْمَوْطَأِ هَكَذَا

امام مالک سے یہ بات منقول ہے: ان تک یہ بات پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”اگر کوئی دوا (یعنی علاج) بیماری تک پہنچ سکتا ہے تو وہ پھینچے لگوانا ہے۔“

یہ روایت امام مالک نے ”موطأ“ میں اسی طرح ذکر کی ہے۔

**5252 -** وَعَنْ سَلَمَى خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ اخْتَجِمِ وَلَا وَجَعًا فِي رَجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْضِبْهُمَا  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فَاوِدَ

5249- سنن آسی راورد - کتاب الطب باب فی الحجامة - حدیث: 3377 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الطب  
حدیث: 8316 سنن ابن ماجہ - کتاب الطب باب الحجامة - حدیث: 3474 مصنف ابن آسی تیبہ - کتاب الطب فی الحجامة  
من قدر: فی خبر ما تداوی به - حدیث: 231/4 السنن الکبری للبیہقی - کتاب الضعیای جماع آیواب کسب المعام - باب  
ساحا، فی فصل الحجامة علی طریق الاختصار حدیث: 18157 مسند احمد بن حنبل مسند آسی لصریرہ رضی اللہ عنہ -  
حدیث: 8326

قَالَ الْحَافِظُ إِسْنَادُهُ غَرِيبٌ - فَانْدَهُ هُوَ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ رَافِعُ يَأْتِي الْكَلَامَ عَلَيْهِ وَعَلَى شَيْخِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ

سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا یہ نبی اکرم ﷺ کی خادمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: جو شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے سر میں درد کی شکایت کرتا تھا تو آپ ﷺ یہی فرماتے تھے کہ تم پچھنے لگو! اور جو شخص پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تھا تو آپ ﷺ یہ فرماتے تھے کہ مہندی لگا لو۔

یہ روایت امام ابو داؤد امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فائدے سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند غریب ہے فائدہ نامی راوی عبید اللہ بن علی بن ابی رافع کا غلام ہے جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اور اس کے استاد عبید اللہ بن علی کے بارے میں بھی کلام آگے آئے گا۔

5253 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ اسْرِي بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمْرُ عَلَى مَلَا مِنْ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمْرُوهَ أَنْ مَرَّ أَمْتُكَ بِالْحِجَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَلَيْلَ سَمِعَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب معراج کروائی گئی تو آپ ﷺ کا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ سے یہی گزارش کی: کہ آپ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم دیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن نامی راوی نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے ایک قور یہ ہے کہ انہوں نے سماع کیا ہے۔

5254 - وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا غُلَمَةٌ ثَلَاثَةٌ حِجَامُونَ وَكَانَ الثَّانِي مِنْهُمْ يَغْلَانُ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهُ وَيَحْجُمُ أَهْلَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الْعَبْدُ الْحِجَامُ يَذْهَبُ الدَّمُ وَيَخْفُ الصَّلْبُ وَيَجْلُو عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ ابْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عَرَجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ ابْنُ حَيْرٍ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةٍ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةٍ وَيَوْمَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَالَ ابْنُ خَيْرٍ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعْوُطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ وَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَنِي فَكُلْهُمْ أَمْسِكُوا فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدَ غَيْرِ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ

قَالَ النَّصْرُ اللَّدُودُ الْوَجُورُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَادِ بْنِ

مَنْصُورٍ يَعْنِي النَّاجِي

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے تین غلام تھے جو پچھنے لگایا کرتے تھے ان میں سے دو انہیں اور ان کے اہل خانہ کو غلہ کر دیتے تھے (یاد دوسروں کو پچھنے لگا کر خراج کی رقم انہیں ادا کرتے تھے) اور ایک انہیں اور ان کے اہل خانہ کو پچھنے لگایا کرتا تھا راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”پچھنے لگانے والا اچھا بندہ ہے جو (فاسد) خون کو ختم کر دیتا ہے پشت کو ہلکا کر دیتا ہے اور بینائی کو تیز کر دیتا ہے۔“  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: جب نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ ﷺ کا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے یہی کہا: آپ پر پچھنے لگوانا لازم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

”جن دنوں میں تم پچھنے لگواتے ہو ان میں سب سے بہتر (اسلامی مہینے کے اعتبار سے) سترہ یا انیس یا اکیس تاریخ ہے۔“  
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگ جس طریقے سے علاج کرتے ہو ان میں بہترین چیز ناک میں دوا پکانا منہ میں دوا پکانا پچھنے لگوانا اور پیس چلنا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے منہ میں دوا پکانی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی میرے منہ میں دوا پکانی تھی ان سب کو روک لیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا تھا: گھر میں موجود ہر فرد کے منہ میں دوا پکانی جائے البتہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے منہ میں نہ پکانی جائے۔

نظر بیان کرتے ہیں: لفظ ”لدود“ سے مراد منہ میں دوا پکانا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس سے صرف عباد بن منصور سے منقول روایت جنہوں نے کے طور پر واقف ہیں ان کی مراد ناجی نامی راوی ہے۔

5255 - وروی ابن مساجہ منہ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما مررت ليلة أسرى بي بملاء

من الملائكة إلا كلهم يقول لي عليك يا محمد بالحجامة

ورواه الحاكم بتمامه مفرقا في ثلاثة أحاديث وقال في كل منها صحيح الإسناد

امام ابن ماجہ نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس رات مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا تو ان سب نے مجھے یہی کہا اے حضرت محمد ﷺ! آپ پر پچھنے لگوانا لازم ہے۔“

امام حاکم نے یہ مکمل روایت الگ الگ تین روایات کی شکل میں نقل کی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5256 - وعن أنس رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحتجم في الأخدعين

والكاهن وكان يحتجم ل سبع عشرة وتسع عشرة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَتَفِيْطُهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ

قَالَ مَعْمَرٌ اخْتَجَمْتُ لَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ الْقِنَ لَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ اخْتَجَمَ عَلَى هَامَةِ الْهَامَةِ الرَّأْسِ وَالْأَخْدَعِ بِخَاءٍ مُفْعَمَةٍ وَدَالٍ وَعَيْنٍ مَهْمَلَتَيْنِ قَالَ أَهْلُ اللَّغَةِ هُوَ عَرَقٌ فِي سَالِفَةِ الْعُنُقِ وَالْكَاهِلِ مَا بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ "اخذ عین" اور "کاہل" (نامی رگوں) میں پچھنے لگوا یا کرتے تھے آپ ﷺ سترہ اور انیس تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے۔ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام ابو داؤد نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے اخذ عین اور کاہل (نامی رگوں) میں تین مرتبہ پچھنے لگوائے تھے۔"

معمر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے پچھنے لگوائے تو میری عقل رخصت ہو گئی یہاں تک کہ مجھے سورہ فاتحہ بھی سیکھائی جاتی تھی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سر میں پچھنے لگوائے تھے۔

لفظ "الہامہ" سے مراد سر ہے لفظ "اخذع" اس سے مراد ایک رگ ہے جو گردن کی پچھلی طرف ہوتی ہے لفظ "کاہل" سے مراد دونوں کندھوں کے درمیان کی جگہ ہے۔

5257 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اخْتَجَمَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ كَانَ لَهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ فَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ أَطْوَلَ مِنْهُ قَالَ: مَنْ اخْتَجَمَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَاحِدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ہر مہینے کی سترہ تاریخ کو پچھنے لگواتا ہے تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہوگی۔"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اسے امام ابو داؤد نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

"جو شخص سترہ انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگواتا ہے تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہوگی۔"

5258 - وَفِي رِوَايَةٍ ذَكَرَهَا رِزِينَ وَلَمْ أَرَهَا: إِذَا وَافَقَ يَوْمُ سَبْعِ عَشْرَةَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ كَانَ دَوَاءَ السَّنَةِ لِمَنْ

اُخْتَجَمَ فِيهِ

وَقَدْ رَوَى أَبُو دَاوُدَ مِنْ طَرِيقِ أَبِي بَكْرَةَ بَكَارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي مَكْرَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحَجَامَةِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرَقَا



ایک روایت جسے رزین نے نقل کیا ہے اور میں نے وہ روایت نہیں دیکھی اس میں یہ الفاظ ہیں  
 "اگر سترہ تاریخ کو منگل کا دن آ رہا ہو تو جو شخص اس دن میں پچھنے لگوائے تو یہ سال بھر کی دوا ہوگی۔"

امام ابو داؤد نے ابو بکرہ بکار بن عبدالعزیز کے حوالے سے کبھہ بنت ابوبکرہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ  
 بات نقل کی ہے: وہ اپنے اہل خانہ کو منگل کے دن پچھنے لگوانے سے منع کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان  
 کرتے تھے:

"منگل کا دن خون کا دن ہے اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جس میں (اگر زخم لگ جائے) تو خون رکتا نہیں ہے۔"

5259 - رَعْنُ نَافِعِ أَنْ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ يَا نَافِعُ تَبِيعَ بِي الدَّمُ فَالْتَمَسَ لِي حِجَامًا وَاجْعَلْهُ  
 رَيْبًا إِنْ اسْتَطَعْتَ وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّيْقِ أَمْلٌ وَلِهَا شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ وَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ  
 يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاجْتَنِبُوا بِالْحِجَامَةِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَالْأَحَدِ تَحْرِيًّا وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ  
 وَالْاِثْنَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي عَالَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ وَطَرِبَ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جَذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ  
 الْأَرْبَعَاءِ وَلَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ

رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجِدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَيْمُونٍ وَلَا يَحْصُرُنِي فِيهِ جَرَحٌ وَلَا تَعْدِيلٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي  
 جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعَادَةَ عَنْ نَافِعٍ وَيَأْتِي الْكَلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ  
 وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَطَافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ نَافِعٍ  
 قَالَ السَّافِطُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ هَذَا كِتَابُ اللَّيْثِ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ وَاخْتَلَفَ فِيهِ وَفِي  
 عَطَافٍ وَيَأْتِي الْكَلَامُ عَلَيْهِمَا

تَبِيعَ بِهِ الدَّمُ إِذَا غَلَبَهُ حَتَّى يَقْهَرَهُ وَقِيلَ إِذَا تَرَدَّدَ فِيهِ مَرَّةٌ إِلَى هُنَا وَمَرَّةٌ إِلَى هُنَا فَلَهُ يَجِدُ مَخْرَجًا وَهُوَ  
 بِمِشَاءَةِ لَوْ فِي مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ مَوْحِدَةٍ ثُمَّ مِشَاءَةٌ تَحْتَ مُشَدَّدَةٍ ثُمَّ غَيْنٌ مُعْجَمَةٌ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن سے فرمایا: اے نافع! میرا خون جوش رہ رہا ہے تم میرے  
 لئے کسی جگہ کو تلاش کرو اور اسے ریت بنانا اگر تم سے ہو سکے (یعنی درمیانی عمر کا شخص ہو) نہ تو وہ بوڑھا ہو اور نہ ہی کسں بچہ ہو کیونکہ  
 میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ریق (نامی رگ پر) پچھنے لگوانا زیادہ موزوں ہے اس میں شفاء اور برکت پائی جاتی ہے اور عقل اور یادداشت میں اضافہ  
 ہوتا ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جمعرات کے دن پچھنے لگوانا اور بدھ جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دن  
 پچھنے موانے سے بچنا تم پیر اور منگل کے دن پچھنے لگوانا کیونکہ یہ وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو عافیت  
 عطا کی تھی جبکہ انہیں آزمائش میں بدھ کے دن مبتلا کیا تھا جذام اور برص ہمیشہ بدھ کے دن یا بدھ کی رات ظہر ہوتے ہیں۔"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے ان کے  
 حوالے سے نافع کے حوالے سے حسن بن ابو جعفر کے حوالے سے محمد بن جحادہ کے حوالے سے یہ نافع سے منقول ہے حسن

اور محمد نامی راویوں کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے عبد اللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عطف بن خالد نے نافع کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن صالح نامی یہ شخص ٹیٹ کا کاتب ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی ”صحیح“ میں حدیث نقل کی ہے اس کے بارے میں اور عطف کے بارے میں کلام کیا گیا ہے ان کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

لفظ ”تَجْعَلُ بِلَدِّهِ“ سے مراد یہ ہے کہ جب وہ غالب آجائے اور مقہور کر دے ایک قول یہ ہے کہ جب اس میں تردد آجائے کبھی ادھر جائے اور کبھی ادھر جائے (شاید اس سے مراد بلد پریش ہے) اور اسے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ملے۔

**5260 -** وَعَنْ مَعْمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اخْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ أُرِيَ يَوْمَ

السَّبْتِ قَلَاصَاتِهِ وَضَحَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ هَكَذَا وَقَالَ قَدْ اسْتَدَّ وَلَا يَصِحُّ الْوَضَحُ بِفَتْحِ الرَّاءِ وَالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ جَمِيعًا بَعْدَهَا حَاءٌ

مُهْمَلَةً وَالْمُرَادُ بِهِ هُنَا الْبَرَصُ

معمر نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جو شخص بدھ کے دن یا ہفتے کے دن پچھنے لگوائے اور پھر اسے برص لاحق ہو جائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرنے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے اسی طرح نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ مسند ہے لیکن مستند نہیں ہے۔

لفظ ”الوضح“ سے یہاں مراد برص ہے

**5261 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَكَ الْحَرُّ فَاسْتَعِينُوا

بِالْحَبَامَةِ لَا يَتَّبِعُ الدَّمَ بِأَحَدِكُمْ فَيَقْتُلُهُ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب گرمی شدید ہو تو پچھنے لگوانے کے ذریعے مدد حاصل کرو ایسا نہ ہو کہ کسی شخص کا خون جوش مار کے اسے قتل کر دے۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**7 - التَّرْغِيبُ فِي عِيَادَةِ الْمَرْضَى وَتَاكِدُهَا وَالتَّرْغِيبُ فِي دُعَاءِ الْمَرِيضِ**

باب: بیمار کی عیادت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی تاکید

اور بیمار کی دعا کے بارے میں ترغیبی روایات

**5262 -** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى

الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**5263 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ قِيلَ وَمَا مِنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَصْحَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِّدْ اللَّهَ لِحَبِيبِهِ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِنَحْوِ هَذِهِ

✽✽ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہ جب تم اسے ملو تو سلام کرو جب وہ تمہیں بلائے تو تم جاؤ جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو اور جب وہ چھینکنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے جواب دو جب وہ بیمار ہو جائے تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ انتقال کر جائے تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

**5264 -** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْتَكَ فَلَمْ تَطْعَمْهُ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَطْعَمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَطْعَمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَهُ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَغْفِرُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَغْفِرُكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَهُ عِنْدِي - وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ

✽✽ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ تیرے مت کے دن فرمائے گا: اے انسان! میں بیمار ہوا تھا اور تو نے میری عیادت نہیں کی وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تیری عیادت کر سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ میرا بندہ بیمار ہو گیا تھا تو تم نے اس کی عیادت نہیں کی تھی؟ کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ اگر تم اس کی عیادت کر لیتے تو مجھے اس کے پاس پاتے؟ اے انسان! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا تو تم نے مجھے کھلایا نہیں تھا وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا؟ کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ اگر تم اسے کھادیتے تو تم اس کا اجر و ثواب میرے پاس پالیتے؟ اے انسان! میں نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا تو تم نے مجھے پلایا نہیں تھا وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا تو تم نے اسے پلایا نہیں تھا اگر تم اسے

پڑا دیتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پالیتے۔  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5265** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْدُوا  
السَّرْصَى وَاتَّبِعُوا الْحَنَائِزَ تَذَكَّرُكُمْ الْآخِرَةَ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالزَّوَارِ وَأَبْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”پیاروں کی عیادت کرو اور جنائزوں کے ساتھ جاؤ یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔“  
یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**5266** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ مِنْ عَمَلِنَ فِي  
يَوْمِ كُنْهٍ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَاعْتَقَ رَقَبَةً  
رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”پانچ کام ایسے ہیں جنہیں کوئی شخص ایک دن میں کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں نوٹ کر لے گا جو شخص بیمار کی عیادت کرے، جنازے کے ساتھ جائے، ایک دن روزہ رکھے، جمعہ کی نماز کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے۔“  
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**5267** - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنْ فِعْلٍ  
وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَازِيًا أَوْ دَخَلَ عَلَى  
إِمَامٍ يُرِيدُ تَعْزِيرَهُ وَتَوْقِيرَهُ أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلَّمَ النَّاسَ مِنْهُ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو يَعْلَى وَأَبْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ  
نَحْوَهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ وَتَقَدَّمَ فِي الْأَذْكَارِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”پانچ کام ایسے ہیں جو شخص ان میں سے کوئی ایک کام بھی کر لے گا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوگا جو شخص بیمار کی عیادت کرے یا جنازے کے ساتھ جائے یا جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے یا کسی حکمران کے پاس جائے اور اس کا مقصد اس کی تعظیم و توقیر کرنا ہو یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور وہ لوگوں سے سلامت رہے اور لوگ اس سے سلامت رہیں۔“

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابو یعلیٰ اور امام ابن خزیمہ  
اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ابو داؤد نے اس کی مانند روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث  
کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے پہلے ”اذکار“ سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

**5268** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ

الْيَوْمَ صَائِمًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ مَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ - رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے آج کس نے روزہ دار ہونے کے طور پر صبح کی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں فرمایا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کون آج جنازے میں شریک ہوا تھا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کس نے آج کسی بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ خصائل جس شخص میں اکٹھے ہو جائیں گے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔“

یہ روایت امام ابن خزمہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**5269 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَاهُ مُنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاتُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ أَبِي سِنَانٍ وَهُوَ عِيسَى بْنُ سِنَانٍ الْقُسَيْمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْهُ وَلَفْظُ ابْنِ حِبَّانٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاتُ مَنْزِلًا فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی اُسے پکار کر یہ کہتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے تمہارا چہنچا پاکیزہ ہوا اور تم نے جنت میں اپنے لئے ٹھکانہ تیار کر لیا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے ان سب نے اسے ابوسنان کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ راوی عیسیٰ بن سنان قسملی ہے اس کے حوالے سے عثمان بن ابوسودہ کے حوالے سے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ابن حبان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملنے کے لئے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پاکیزہ ہوئے تمہارا چہنچا پاکیزہ ہوا اور تم نے جنت میں ٹھکانہ تیار کر لیا ہے۔“

**5270 -** وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُسْلِمُ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ

لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ قَبْلَ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاها

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ



خرفة الجنة بضم الخاء المعجمة وبعدها راء ساكنة هو ما يخترف من دخلها أى يبتغى  
 حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک مسلسل جنت کے خرفہ میں ہوتا ہے عرض کی  
 گئی: یا رسول اللہ! جنت کے خرفہ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے پھل کو توڑنا۔“

یہ روایت امام احمد اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔  
 لفظ ”خرفة الجنة“ اس سے مراد وہاں کے کھجور کے درخت سے کھجور اُتارنا ہے یعنی اسے چن لینا ہے۔

5271 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ الوُضوءَ وَعَادَ

أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا

قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا الْخَرِيفُ قَالَ الْعَامُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ الْقَضَابِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص وضو کرتا ہے اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے اور وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے ایب کرتا ہے  
 تو اسے جہنم سے ستر خریف کے فاصلے جتنا دور کر دیا جاتا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: (میں نے اپنے استاد) ابو حمزہ سے دریافت کیا: خریف سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک

سال۔ یہ روایت امام ابو داؤد نے فضل بن دہم قصاب سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5272 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ

مُسْلِمًا غَدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيسَ وَإِنْ عَادَ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ  
 حَتَّى يَصْبَحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا أَنْتَهَى وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مَوْقُوفًا عَلَى

عَلِيٍّ ثُمَّ قَالَ وَأَسْنَدَ هَذَا عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ صَحِيحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَاهُ مُسْنَدًا بِمَعْنَاهُ  
 وَلَفْظَ الْمَوْقُوفِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مَمْسِيًّا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى

يَصْبَحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ آتَاهُ مَصِيبًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمِيسَ  
 وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ - وَرَوَاهُ بَنُحْوُ هَذَا أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ مَرْفُوعًا وَزَادَ فِي أَوَّلِهِ: إِذَا عَادَ الْمُسْلِمَ أَخَاهُ

مَشَى فِي حَرِافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غُمِرَتْهُ الرَّحْمَةُ... الْحَدِيثُ - وَلَيْسَ عِنْدَهُمَا وَكَانَ لَهُ  
 خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مَرْفُوعًا أَيْضًا وَلَفْظُهُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا إِلَّا يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ سَبْعِينَ

أَلْفَ مَلَكٍ يَصُدُّونَ عَلَيْهِ فِي أَيِّ سَاعَاتِ النَّهَارِ حَتَّى يُمِيسَ وَفِي أَيِّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ حَتَّى يَصْبَحَ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ  
 مَرْفُوعًا بِنَحْوِ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

قَوْلُهُ فِي حَرِافَةِ الْجَنَّةِ بِكُسْرِ الْخَاءِ أَيْ فِي اجْتِنَاءِ ثَمَرِ الْجَنَّةِ يُقَالُ خَرَفْتُ الدُّحْلَةَ أَحْرَفَهَا فَشَبَّهَ مَا يَحُورُ

غزید المریض من الثواب بما يحوزہ المعترف من الشر۔ هذا قول ابن الأثيری

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرنے کے لئے صبح کے وقت جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر و ثواب ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی روایت کی گئی ہے..... ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور مستند حوالے سے یہ روایت نبی اکرم ﷺ سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل ہوئی ہے پھر انہوں نے یہ حدیث اسی مفہوم کے طور پر نقل کی ہے ”موقوف“ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”جو شخص شام کے وقت کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو صبح ہونے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس شخص کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے اور جو شخص صبح کے وقت اس کے پاس جاتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام ہونے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس شخص کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے۔“

اس کی مانند روایت امام احمد نے اور امام ابن ماجہ نے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو وہ جنت میں پھل چننے کے لئے چلا ہے جب تک وہ (اپنے بھائی کے پاس پہنچ کر) بیٹھ نہیں جاتا جب وہ بیٹھ جائے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔“ الحدیث۔

ان دونوں حضرات کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”اس کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”جو بھی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس کی طرف بھیجتا ہے جو شام ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں خواہ وہ شخص دن کی کسی بھی گھڑی میں (عیادت کرنے کے لئے) گیا ہو اور جو شخص رات کی کسی بھی گھڑی میں (عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے) تو صبح ہونے تک (یعنی ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں)۔“

یہ روایت امام حاکم نے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کی ہے جو امام ترمذی کی روایت کی مانند ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

متن کے الفاظ ”فی خرافۃ الجنۃ“ سے مراد جنت کے پھل چننا ہے یہ کہا جاتا ہے: ”خرافۃ الجنۃ“ یعنی جب اس کے کھجوروں کو تارا جائے اسے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ بیمار کی عیادت کرنے والا شخص وہی اجر و ثواب حاصل کرتا ہے جس طرح کوئی پھل

چنے والے شخص کوئی چیز حاصل کرتا ہے..... یہ ابن ابیاری کا قول ہے۔

**5273** - وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَحَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً أَجْرِي اللَّهُ لَهُ عَمَلُ الْفِ سَنَةِ لَا يَغْصِي اللَّهُ فِيهَا طَرَفَةَ عَيْنٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَالْكَفَّارَاتِ وَلَوْ انْجَعِ الْوَضْعُ عَلَيْهِ تَلُوحُ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے اور گھڑی بھر کے لئے اس کے پاس بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار سال کے ایسے عمل کا ثواب نوٹ کر لیتا ہے جس کے دوران اس نے پلک جھپکنے کے عرصے میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو۔“

یہ روایت امام ابن ابی الدنیاء نے کتاب ”المرض والكفارات“ میں نقل کی ہے اور اس روایت کا ”موضوع“ (یعنی مضمون) ایجاب شدہ) ہونا واضح طور پر آشکار ہے۔

**5274** - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا مِنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَجْبَهُ الْمُسْلِمُ أَظْلَهُ اللَّهُ بِخَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَدْعُونَ لَهُ وَلَمْ يَزَلْ يَخْرُضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَفْرُغَ فَإِذَا فَرَّغَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا أَظْلَهُ اللَّهُ بِخَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا كَتَبَ لَهُ بِهِ حَسَنَةً وَلَا يَضَعُ قَدَمًا إِلَّا حُطَّ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً حَتَّى يَقْعُدَ فِي مَقْعَدِهِ. فَإِذَا قَعَدَ غُمِرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا أَقْبَلَ حَيْثُ يَنْتَهِي إِلَى مَنْزِلِهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَلَيْسَ فِي أَصْلِي رَفَعَهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لئے چل کے جاتا ہے اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کے ذریعے اس پر سایہ کر دیتا ہے جو اس شخص کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور ایسا شخص فارغ ہونے تک مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے جب وہ فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے حج و عمرے کا ثواب نوٹ کر لیتا ہے اور جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کے ذریعے اس پر سایہ کرتا ہے وہ شخص جو بھی قدم نہ اٹھاتا ہے تو اس کے عوض میں اس کے لئے نیکی نوٹ کی جاتی ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا گنہ مٹا دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آدمی اس جگہ پر جا کر بیٹھ جاتا ہے تو جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے اور وہ شخص اس وقت تک مسلسل اس حالت میں رہتا ہے جب تک وہ واپس اپنے گھر تک نہیں پہنچ جاتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور میری اصل میں یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نہیں ہے۔

**5275** - وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا رَجُلٌ يَعُودُ مَرِيضًا فَإِنَّمَا يَخْرُضُ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْمَرِيضِ غُمِرَتْهُ الرَّحْمَةُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِلصَّحِيحِ الَّذِي يَعُودُ الْمَرِيضَ قَمَا لِلْمَرِيضِ قَالَ تَحُطُّ عَنْهُ ذُنُوبُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَزَادَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ لثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مَخْرُجٍ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

”جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اسے ڈھانپ لیتی ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حکم تندرست کے لئے ہے جو کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو بیمار کے لئے کیا اجر و ثواب ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے گناہ ختم کر دیے جاتے ہیں۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اسے ابن ابودنیائے اور امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ تین دن تک بیمار رہے تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔“

**5276 -** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا  
رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادٍ وَأَحْمَدُ وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي خَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِسُخُوذِهِ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے پھر جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس رحمت میں ڈبکیں لگاتا ہے۔“

یہ روایت امام مالک نے ”بلاغ“ کے طور پر نقل کی ہے اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں اس کو امام بزار اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اس کی مانند روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**5277 -** وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ اسْتَقْعَ فِيهَا

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ حَبَّانٍ وَرَوَاهُ فِيهِمَا أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ حُزَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَادَ فِيهِ: وَإِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَا يَزَالُ يَخُوضُ فِيهَا حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ - وَاسْنَادُهُ إِلَى الْحَسَنِ أَقْرَبُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

5276- لم يترك علي الصحيحين للعالمين - كتاب الجنائز حديث: 1228 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز ما جاء في نواب عباد المريضة - حديث: 10648 مسند أحمد بن حنبل مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث: 13999 مسند

والمندرات لاسن أبي الدنيا حديث: 83

”جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس رحمت میں بھیگ جاتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

”جب وہ اس بیمار کے پاس سے (واپسی کے لیے) اٹھتا ہے تو مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے جب تک وہ وہاں واپس نہیں آ جاتا جہاں سے وہ گیا تھا۔“

اس کی سند حسن ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

### فصل

**5278 -** عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمِرْهُ يَدْعُو لَكَ فَإِنْ دَعَاكَ كَدَعَاءِ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ مَشْهُورُونَ إِلَّا أَنْ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے یہ کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہوتی ہے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں البتہ میمون بن مہران نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

**5279 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُدُّوا الْمَرَضَى وَمُرُوهُمْ فَلْيَدْعُوا لَكُمْ فَإِنْ دَعَاكَ الْمَرِيضُ مَسْتَجَابَةً وَذَنِبَهُ مَغْفُورٌ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بیماروں کی عیادت کرو اور ان سے یہ کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں کیونکہ بیمار کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**5280 -** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرُدُّ دَعَاكَ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَالْكَفَّارَاتِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بیمار کی دعا مسترد نہیں ہوتی جب تک وہ تندرست نہیں ہو جاتا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ”المرض والكفارات“ میں نقل کی ہے۔



**8 - التَّرْغِيبُ فِي كَلِمَاتٍ يَدْعَى بِهِنَّ لِلْمَرِيضِ وَكَلِمَاتٍ يَقُولُهُنَّ الْمَرِيضُ**  
باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جن کے ذریعے بیمار کے لئے دعا کی جائے  
اور ان کلمات کا بیان جنہیں بیمار پڑھے گا

**5281 -** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا عَافَاكَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ

قَالَ الْحَافِظُ فِيمَا دَعَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرِيضِ أَوْ أَمْرٍ بِهِ أَحَادِيثُ مَشْهُورَةٌ لَيْسَتْ مِنْ شَرْطِ كِتَابِنَا أَضْرِبْنَا عَنْ ذِكْرِهَا

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی ایسے بیمار کی عیادت کے لئے جائے جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

”میں عظیم اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں جو عظیم عرش کا پروردگار ہے کہ وہ تمہیں شفاء عطا کر دے۔“  
تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اس بیماری سے عافیت عطا کر دے گا۔“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیمار کے لئے جو دعا کی ہے اور جس دعا کے بارے میں حکم دیا ہے اس بارے میں بہت سی مشہور احادیث ہیں لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں اس لئے ہم نے ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

**5282 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ صَدَقَ رَبُّهُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

5281-صحیح اس حدیث - کتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرًا - باب المريض وما يتعلق به - ذكر ما يدعى المزمع لأخيه المسلم إذا كان عليلًا ويرجى - حديث: 3027 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الجنائز - حدیث: 1201 منن آسی داود - کتاب الجنائز - باب الدعاء للمریض عند العیادة - حدیث: 2716 مصنف ابن ابی شیبہ - کتاب الطب فی المریض ما یرقی به وما یؤذ به ! - حدیث: 23067 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب عند الیوم واللیلۃ موضع مجلس الإسکان من المریض عند الدعاء له - حدیث: 10451 مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عباس بن عمر المطلب - حدیث: 2079 مسند عبد بن حمید - مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ - حدیث: 719 مسند أبی یحییٰ الموصلی - أول مسند من عباس - حدیث: 2427 المعجم الصغیر للطبرانی - من اسه أحمد - حدیث: 35 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسه عبد الله وما أسند عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہما - سعید بن جبیر - حدیث: 12063 الأدب المفرد للبخاری - باب ابن یحضر العائد - حدیث: 554

وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ يَقُولُ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمَلِكُ وَلِي الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مِنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص یہ پڑھتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تو اس کا پروردگار اس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے میں سب سے بڑا ہوں جب بندہ یہ پڑھتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں ہی ایک معبود ہوں جب بندہ پڑھتا ہے: اللَّهُ تَعَالَى کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے تو پروردگار فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے صرف میں ہی معبود ہوں اور میرا کوئی شریک نہیں ہے جب بندہ پڑھتا ہے: اللَّهُ تَعَالَى کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے بادشاہی میرے لئے مخصوص ہے اور حمد بھی میرے لئے مخصوص ہے اور جب بندہ پڑھتا ہے: اللَّهُ تَعَالَى کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص بیماری کے دوران یہ کلمات پڑھے اور پھر انتقال کر جائے تو اسے آگ نہیں کھائے گی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔

**5283 -** وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحْدَهُ مَرْفُوعًا مِنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَعْقِدُهُنْ خُمْسًا بِأَصَابِعِهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَالَهُنْ فِي يَوْمٍ أَوْ فِي لَيْلَةٍ أَوْ فِي شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي ذَلِكَ اللَّيْلَةِ أَوْ فِي ذَلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور ”مرفوع“ حدیث کے

صور پر منقول ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں

ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

(نبی اکرم ﷺ نے) پانچ انگلیوں کے ذریعے اُن کو شمار کروایا اور پھر یہ بات بیان کی:

”جو شخص دن میں یا رات میں یا مہینے میں ان کلمات کو پڑھ لے اور پھر اس دن یا اس رات یا اس مہینے میں انتقال کر جائے تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔“

**5284 -** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (الأنبياء)

أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِي مَرَضِهِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذَلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ السَّكْسَكِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْهُ

\*\*\*

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے: حضرت یونس علیہ السلام نے یہ کہا تھا:

”تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو ہر عیب سے پاک ہے بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔“

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جو بھی مسلمان بیماری کے دوران چالیس مرتبہ اس کلمے کے ذریعے دعا کرے اور پھر اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے تو اسے شہید کا اجر دیا جائے گا اور اگر وہ تندرست ہو گیا تو ایسی حالت میں تندرست ہوگا کہ اس کے تمام گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن عمرو بن ابوبکر سکسکی نے اپنے والد کے حوالے سے محمد بن زید کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

**5285 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا هُرَيْرَةُ لَا تُخْبِرَكَ بِأَمْرٍ هُوَ أَحَقُّ مِنْ تَكْلِمِ بِهِ فِي أَوَّلِ مَضْجَعِهِ مِنْ مَرَضِهِ نَجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ قُلْتُ بَنِي بِأَبِي وَأُمِّي قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ إِذَا أَصْبَحْتَ لَمْ تَمْسَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ لَمْ تَصْبَحْ وَأَنْتَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ مَضْجَعِكَ مِنْ مَرَضِكَ نَجَاكَ اللَّهُ مِنَ النَّارِ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَحْيَى وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْبَلَادِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا كَبِيرًا رَبَّنَا وَجَلَّالَهُ وَقَدَرَتَهُ بِكُلِّ مَكَانٍ اللَّهُمَّ إِنْ أَنْتَ أَمْرَضْتَنِي لَتَقْبِضْ رُوحِي فِي مَرَضِي هَذَا فَاجْعَلْ رُوحِي فِي أَرْوَاحٍ مِنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنْكَ الْحُسْنَى وَأَعْدَنِي مِنَ النَّارِ كَمَا أَعْدَتِ أَوْلِيَاءَكَ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنَى فَإِنْ مِتُّ فِي مَرَضِكَ ذَلِكَ فَإِلَى رِضْوَانِ اللَّهِ وَالْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ اقْتَرَفْتُ ذُنُوبًا تَابَ اللَّهُ عَلَيْكَ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَالْكَفَّارَاتِ وَلَا يَحْضُرُنِي الْآنَ إِسْنَادُهُ

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو حق ہے کہ جو شخص بیماری میں مبتلا ہونے کے آغاز میں اس کو پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم سے نجات عطا کرے گا میں نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جب تم ایسی حالت میں صبح کرو کہ تم شام نہ کر سکو اور جب تم ایسی حالت میں شام کرو کہ تم صبح نہ کر سکو اور تم نے اپنی بیماری کے آغاز میں ان کلمات کو پڑھ لیا ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم سے نجات عطا کرے گا تم یہ پڑھو:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ زندہ گی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے اور اسے موت نہیں آئے گی اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے جو بندوں کا اور شہروں کا پروردگار ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو اس کے لئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو پاکیزہ ہو ہر حال میں اس کے لئے برکت موجود ہو اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے کبریائی والا ہے اے ہمارے پروردگار! جس کا جلال اور جس کی قدرت ہر جگہ پر ہیں اے اللہ! تو نے مجھے بیماری میں مبتلا کیا تاکہ تو اس بیماری کے دوران میری روح قبض کر لے تو تو میری روح کو ان ارواح میں شامل کرنا جن کے بارے میں تیری اچھائی نازل ہو چکی ہو اور تو مجھے جہنم سے بچانا جس طرح تو نے اپنے دوستوں کو جہنم سے محفوظ رکھا ہے جن کے بارے میں تیری اچھائی طے ہو چکی ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر تم اس بیماری کے دوران! تائب کر گئے تو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور جنت کی طرف جاؤ گے اور اگر تم نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کر لے گا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ”المرض والكفارات“ میں نقل کی ہے اور اس کی سند کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

**5286 -** وَرَوَى عَنْ حُجَّاجِ بْنِ فَرَاغَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَرِيضٍ يَقُولُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الرَّحْمَنِ الْمَلِكِ الدِّينَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مَسْكِنَ الْعُرُوقِ الضَّارِبَةِ وَمَنِمِ الْعُيُونِ السَّاهِرَةِ إِلَّا شَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي آخِرِ كِتَابِ الْمَرَضِ وَالْكَفَّارَاتِ هَكَذَا مَعْضَلًا

\*\*\* حضرت حجاج بن فرافصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو بھی بیمار یہ پڑھ لیتا ہے:

”ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے پاک ہے نہایت رحم کرنے والا ہے بادشاہ ہے عطا کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو جوش مارنے والی رگوں کو پرسکون کرنے والا ہے اور جاگنے والی آنکھوں کو نیند دینے والا ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شفاء عطا کر دے گا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ”المرض والكفارات“ کے آخر میں اسی طرح معطل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**9 -** التَّوَعُّبُ فِي الْوَصِيَّةِ وَالْعَذْلِ فِيهَا وَالتَّرْهيبُ مِنْ تَرْكِهَا أَوْ الْمَضَارَّةِ فِيهَا

## وَمَا جَاءَ فِيمَنْ يَعْتَقُ وَيَتَصَدَّقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: وصیت کرنے اور اس کے بارے میں عدل سے کام لینے کے بارے میں ترغیبی روایات اور جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے یا اس میں کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اس کے بارے میں ترغیبی روایات جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ کرتا ہے اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

5287 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقَّ امْرِئٌ مُسْلِمٌ لَهُ نَفْسٌ بُوَصِيَ فِيهِ بَيْتٌ فِيهِ لَيْكَتَيْنِ - وَفِي رِوَايَةٍ ثَلَاثٌ لَيْالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ قَالَ نَافِعٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي مَكْتُوبَةٌ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَرِيقٍ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جس بھی مسلمان کے پاس کوئی چیز ہو تو اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے ساتھ وہ دو راتیں گزارے اور اس نے اس کے بارے میں کوئی وصیت نہ کی ہو۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”تین راتیں گزر جائیں“ مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہوئی چاہیے“ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”مجھ پر کبھی کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری“ مگر یہ کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی ہوئی ہے“ یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابو داؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5288 - وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَسَنَةٍ وَمَاتَ عَلَى تَقَى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص وصیت کر کے مرتا ہے وہ صحیح راستے اور سنت پر مرتا ہے اور پرہیزگاری اور شہادت پر مرتا ہے اور ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوئی ہے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5289 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَ فُلَانٌ قَالَ أَلَيْسَ كَانَ مَعَنَا آيِفًا قَالُوا بَلَى قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَانَتْهَا أَخَذَهُ عَلَى غَضَبٍ الْمَحْرُومِ مِنْ حَرَمٍ وَوَصِيَّتُهُ - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مُخْتَصَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَحْرُومُ مِنْ حَرَمٍ وَوَصِيَّتُهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ ﷺ کے



پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ابھی تھوڑے دیر پہلے وہ ہمارے ساتھ نہیں تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! گویا کہ اس کی ناراضگی کے عالم میں گرفت کی گئی ہے، کیونکہ وہ شخص محروم ہے جو وصیت سے محروم رہے۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وہ شخص محروم ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہے۔“

**5290 -** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَبَرَكَ الْوَصِيَّةُ عَارِ فِي الدُّنْيَا وَنَارٌ وَشَارٌ فِي الْآخِرَةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”وصیت کو ترک کر دینا دنیا میں عار اور آخرت میں نار اور شمار کا باعث ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**5291 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّجُلُ لِيَعْمَلَ أَوْ الْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهَا الْمَوْتُ فَيُضَارُّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يَوْصِي بِهَا أَوْ دِينَ غَيْرِ مَضَارٍ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ الْفُوزَ الْعَظِيمَ (النِّسَاءُ)

رواہ ابو داؤد و الترمذی و قَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مَاجَةٍ وَكَفَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الرَّجُلُ لِيَعْمَلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخَيْرِ سَبْعِينَ سَنَةً فَإِذَا أَوْصَى خَافَ فِي وَصِيَّتِهِ فَيُخْتَمُ لَهُ بِشَرِّ عَمَلِهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَعْمَلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الشَّرِّ سَبْعِينَ سَنَةً فَيَعْدِلُ فِي وَصِيَّتِهِ فَيُخْتَمُ لَهُ بِخَيْرِ عَمَلِهِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک مرد یا ایک عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے رہے ہیں پھر جب ان کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو وہ وصیت میں کسی کا نقصان کرتے ہیں تو ان کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔“

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اس وصیت کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض کے بعد جبکہ وہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو۔“

انہوں نے یہ آیت یہاں تک کہ تلاوت کی: ”یہ بڑی کامیابی ہے۔“

یہ روایت امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ایک شخص ستر سال تک اہل خیر کے سے عمل کرتا رہتا ہے پھر جب وہ وصیت کرتا ہے تو وصیت میں زیادتی کر جاتا ہے تو اس کے لیے برے عمل کی مہر لگ جاتی ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک شخص ستر سال تک اہل شر کے سے عمل کرتا رہتا ہے

لیکن پھر وہ وصیت کے بارے میں انصاف سے کام لیتا ہے تو پھر اس کے عمل پر بہتر عمل کی مہر لگادی جاتی ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

**5292 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِضْرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكِبَائِرِ ثُمَّ تَلَا تِلْكَ حُدُودَ اللَّهِ - النِّسَاء - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے“

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ”یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں“۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

**5293 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّ بِمِيرَاثٍ وَارِثَهُ قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اپنے وارث کی وراثت سے فرار اختیار کرنا چاہتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جنت کی میراث سے لاطعلق کر دے گا“۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**5294 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَى الصَّدَقَةِ أَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَيْءٍ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَتَأَمَّلُ الْغَنَى وَلَا تَمُهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذًا وَلِفُلَانٍ كَذًا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ كَذًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ بْنِ خُوَيْهٍ وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ خَرِبٍ تَأْمَلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ اجر کے حساب سے سب سے زیادہ عظیم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم ایسے عالم میں صدقہ کرو جبکہ تم تندرست ہو در تمہیں (مال کی) خواہش ہو اور غربت کا اندیشہ ہو خوشحالی کی توقع ہو تم اسے اتنا سو خزنہ کرنا کہ جان حقوم تک پہنچ جائے اور پھر تم یہ کہو: فلاں کو اتنا ملے اور فلاں کو اتنا ملے حالانکہ وہ فلاں کو ویسے ہی مل جائے گا۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اسے امام ابو داؤد نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”تم ایسی حالت میں صدقہ کرو کہ تم تندرست ہو اور (مال کا) لالچ رکھتے ہو تمہیں بقا کی توقع ہو اور غربت کا اندیشہ ہو“۔

**5295 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَإِنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ وَصَحَّتْهُ بَدْرُهُمْ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ عِنْدَ مَوْتِهِ بِمِائَةِ



## التَّوْهِيْبُ مِنَ كَرَاهِيَةِ الْإِنْسَانِ الْمَوْتَ

وَالْتَّرْغِيْبُ فِي تَلْقِيهِ بِالرَّضَى وَالسُّرُورِ إِذَا نَزَلَ حَبَا لِلِقَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: اس بارے میں تربیتی روایات کہ انسان موت کو ناپسند کرے

اور اس بارے میں تربیتی روایات کہ انسان رضامندی اور سرور کے ساتھ موت کا سامنا کرے جب اس کے پاس موت آجائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے ہوئے (موت کا سامنا کرے)

5297 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ

اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكْرَاهِيَةِ الْمَوْتِ فَكَلَّمْنَا بِكُرِهِ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ

ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بَشُرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتْهُ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا

بَشُرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا اس سے

مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مراد نہیں ہے بلکہ جب مومن

کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے

اور کافر شخص کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اس کی ناراضگی کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری

کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5298 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ

اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَلَّمْنَا بِكُرِهِ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ كَرَاهِيَةِ

الْمَوْتِ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَ جَاءَهُ الْبَشِيرُ مِنَ اللَّهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ قَدْ لَقِيَ اللَّهَ

فَأَحَبَّ إِلَيْهِ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ جَاءَهُ مَا هُوَ صَائِرٌ إِلَيْهِ مِنَ الشَّرِّ أَوْ مَا يَلْقَى مِنَ الشَّرِّ فَكَرِهَ

لِقَاءَ اللَّهِ فَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ رُوَاةُ الصَّحِيحِ وَالتَّنَائِي بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا

يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكَرَاهِيَةِ الْمَوْتِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا جَاءَهُ الْبَشِيرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ لِقَاءِ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ لِلْقَائِهِ أَحَبَّ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا جَاءَهُ مَا يَكْرَهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَكْرَهُ إِلَيْهِ مِنْ لِقَاءِ

اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ لِلْقَائِهِ أَكْرَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے بلکہ جب مومن کا آخری وقت قریب آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنانے والا اُس کے پاس آتا ہے اس وقت مومن کے نزدیک کوئی بھی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کافر شخص کا جب آخری وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس وہ چیز آتی ہے جس برائی کی طرف اس نے جانا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس خرابی کا اس نے سامنا کرنا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام نسائی نے عمدہ سند سے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک شخص موت کو ناپسند کرتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے بلکہ جب مومن کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری آتی ہے تو اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے زیادہ پسندیدہ نہیں کوئی چیز نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو زیادہ پسند کرتا ہے اور کافر شخص کے پاس جب وہ چیز آتی ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو اس کے نزدیک کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو زیادہ ناپسند کرتا ہے۔“

5298/1 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَالٍ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَالتَّسَانِیُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہوں۔“

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کیا ہے۔

5298/2 - وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَانِیُّ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔“



یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5298/3 - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ بِكَ وَشَهِدَ آتَى رَسُولَكَ فَحَبِبَ إِلَيْهِ لِقَاءُكَ وَسَهَّلَ عَلَيْهِ قَضَاءُكَ وَأَقْلَلَ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ آتَى رَسُولَكَ فَلَا تَحِبُّ إِلَيْهِ لِقَاءُكَ وَلَا تَسْهَلُ عَلَيْهِ قَضَاءُكَ وَأَكْثَرَ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ غِيْلَانَ الثَّقَفِيِّ وَهُوَ مِمَّنْ اخْتَلَفَ فِي صَحْبَتِهِ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَقْلَلَ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَحَبِبَ إِلَيْهِ لِقَاءُكَ وَعَجَلَ لَهُ الْقَضَاءَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي وَلَمْ يَصْدُقَنِي وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَكْثَرَ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطْلَعَ عَمْرَهُ

\*\*\* حضرت فضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

”اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو تو اپنی بارگاہ میں اس کی حاضری کو (اس کے لیے) محبوب کر دینا اور اپنے فیصلے کو (یعنی اس شخص کی موت کو) اس کے لئے آسان کر دینا اس کو دنیا تھوڑی عطا کرنا اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اس بات کی گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو اس کے نزدیک اپنی بارگاہ میں اس کی حاضری کو پسندیدہ نہ کرنا اس کے لئے اپنے فیصلے (یعنی اس کی موت) آسان نہ کرنا اور اس کو دنیا بکثرت عطا کرنا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا، امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اسے حضرت عمرو بن غیلان ثقفی کے حوالے سے نقل کیا ہے یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور اس بات کو جانتا ہو کہ میں جو لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے تو تو اس کے مال اور اولاد کو کم کر دینا اور اپنی بارگاہ میں اس کی حاضری پسندیدہ کر دینا اسے جلدی موت دے دینا اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور وہ یہ بات نہ جانتا ہو کہ میں جو لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے تو تو اس کا مال اور اولاد زیادہ کر دینا اور اس کی عمر طویل کر دینا۔“

5298/4 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْفَةُ الْمُؤْمِنِ

الْمَوْتُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

\*\*\* حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مومن کا تحفہ موت ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5298/5 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا

أَنْبَأَكُمْ مَا أَوَّلَ مَا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلَ مَا يَقُولُونَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا لَقُولُ لَمْ يَقُولُوا رَحِمًا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتِكَ فَيَقُولُ قَدْ وَجَّهْتُ لَكُمْ مَغْفِرَتِي - رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحَرٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا؟ اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلے کیا عرض کریں گے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرمائے گا: کیا تم لوگ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اسے ہمارے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض کریں گے: کیونکہ ہمیں تیرے درگزر کرنے اور مغفرت کرنے کی امید ہے تو پروردگار فرمائے گا: تو میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی۔“

یہ روایت امام احمد نے عبید اللہ بن زحر سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

### الترغیب فی کلمات یقولہن من مات لہ میت

باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں وہ شخص پڑھے گا جس کا (کوئی عزیز) فوت ہو جائے

5299 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ تَمِ الْمَرِيضُ أَوْ أَلَمِتْ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَمِيتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَاعْفُ عَنِّي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً فَقُلْتُ ذَلِكَ فَأَعْفَنِي اللَّهُ مِنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا بِالشَّكِّ وَأَبُو دَاوُدَ الْيَرْمُودِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ أَلَمِتْ بِالشَّكِّ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم (قریب المرگ) بیمار یا کسی میت کے پاس موجود ہو تو بہتری کی بات کہو کیونکہ تم لوگ جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

5299- صحیح مسلم - کتاب الجنائز: باب ما یقال عند المریض والمیت - حدیث: 1578 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ عنہم ذکر أم المؤمنین أم سلمة بنت أبي أمية رضي الله عنها - حدیث: 6803 سنن أبي داود - کتاب الجنائز: باب ما يستحب أن یقال عند المیت من الکلام - حدیث: 2724 سنن ابن ماجه - کتاب الجنائز: باب ما یقال عند المریض إذا حضر - حدیث: 1443 السنن للنسائی - کتاب الجنائز: کثرة ذکر الموت - حدیث: 1811 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الجنائز: باب القول عند الموت - حدیث: 5872 مصنف ابن أبي نية - کتاب الجنائز: ما یقال عند المریض إذا حضر - حدیث: 10661 السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الجنائز: کثرة ذکر الموت - حدیث: 1931 السنن الکبریٰ للبیہقی - کتاب الجنائز: باب ما يستحب من الکلام عندہ - حدیث: 6215 مسند عبد بن حمید - حدیث: أم سلمة رضي الله عنها حدیث: 1541 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حدیث: 6806 المعجم الكبير للطبرانی - باب الباء: ومن روى عن أم سلمة من أقل الكوفة - أبو وائل شقیب بن سلمة حدیث: 19580

”اے اللہ! تو میری اور ان کی مغفرت کر دے اور مجھے اُن کی جگہ بہترین نعم البدل عطا کر دے۔“

میں نے یہ کلمات پڑھ لئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن کی جگہ وہ عطا کر دیے جو میرے لئے ان سے زیادہ بہتر ہیں یعنی نبی اکرم ﷺ عطا کر دیے۔

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح شک کے ساتھ نقل کی ہے اے مسلم! امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے کسی شک کے بغیر نقل کی ہے جس میں صرف لفظ ”میت“ منقول ہے۔

**5300** - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ تَصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مُصِيبَتِهِ وَاخْلُفْ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيْ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلَ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْفَيْظِيُّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأَجِرْنِي بِهَا وَأَبْدَلْنِي خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا اخْتَضَرَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ اللَّهُمَّ اخْلُفْنِي فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنْي فَلَمَّا قَبِضَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (البقرة) عِنْدَ اللَّهِ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأَجِرْنِي فِيهَا - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِ التِّرْمِذِيِّ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جس بندے کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ یہ پڑھ لے:

”بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف ہی لوٹ جانا ہے اے اللہ! تو مجھے اس مصیبت کا اجر عطا فرما“ اور مجھے اس کی جگہ زیادہ بہتر عطا فرما دے۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اُسے اس مصیبت کا اجر بھی عطا کرے گا اور اس سے زیادہ بہتر اسے عطا کر دے گا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے سوچا مسلمانوں میں ابوسلمہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے؟ (ان کا گھرانہ) وہ پہلا گھرانہ ہے جس نے اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کی تھی پھر بھی میں نے یہ کلمات پڑھ لئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے زیادہ بہتر (شوہر) عطا کر دیے یعنی نبی اکرم ﷺ عطا کر دیے۔

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کسی شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو اسے یہ پڑھ لینا چاہیے:

”بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے اے اللہ! میں اپنی

مصیبت کے ثواب کی تیرے بارگاہ میں امید رکھتی ہوں تو مجھے اس کا اجر عطا کر دے اور مجھے اس کی جگہ اس سے زیادہ

بہتر عطا کر دے۔

جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ! میری بیوی کو میری جگہ مجھ سے زیادہ بہتر (شوہر) عطا کر دینا جب ان کا انتقال ہوا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا پڑھی:

”بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے اسی طرف لوٹ کے جانا ہے میں اپنی اس مصیبت کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ثواب کی امید رکھتی ہوں تو تو مجھے اس کا اجر عطا فرما“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

**5301 -** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ (البقرة) قَالَ أَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا سَلِمَ لِأَمْرِ اللَّهِ وَرَجَعَ فَاسْتَرْجَعَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ كَتَبَ لَهُ ثَلَاثَ خِصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ الصَّلَاةِ مِنَ اللَّهِ وَالرَّحْمَةِ وَتَحْقِيقِ مَسِيلِ الْهُدَى وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَرْجَعَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ جَبَر اللَّهُ مُصِيبَتَهُ وَأَحْسَنَ عِقَابَهُ وَجَعَلَ لَهُ خَلْفًا يَرْضَاهُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے برکتیں اور رحمت نازل ہوں گی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: جب مومن شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرتا ہے اور مصیبت کے وقت ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ پڑھ لیتا ہے تو اسے بھلائی کے حوالے سے تین خصوصیات نصیب ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے اور ہدایت کے راستے کی وضاحت ہو جاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص مصیبت کے وقت ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت کا اجر عطا کرے گا اور اس کی آخرت بہتر کرے گا اور اس سے اُس کی جگہ بہتر چیز عطا کرے گا جس سے وہ راضی ہو جائے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

**5302 -** وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَيْتُ أُمَّتِي شَيْئًا لَمْ يُعْطَهُ أَحَدٌ مِنَ الْأُمَمِ

عِنْدَ الْمُصِيبَةِ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ان کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت کو ایک چیز عطا کی گئی ہے جو اور کسی امت کو عطا نہیں کی گئی وہ مصیبت کے وقت ”انا للہ وانا الیہ راجعون“

پڑھنا ہے۔“

**5303 -** وَرَوَى عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ مَنْ أُصِيبَ بِمَصِيبَةٍ فَلَذَكَرَ مَصِيبَتَهُ فَأَحْدَثَ اسْتَرْجَاعًا وَإِنْ تَقَادَمَ عَهْدُهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهُ يَوْمَ أُصِيبَ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ

سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ مصیبت کو یاد کر کے جلدی سے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھ لے یا مصیبت گزرے وقت گزر گیا ہو اور پھر اسے پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مانند اجر دے گا جس طرح اس دن پڑھنے کا دیتا جب اسے مصیبت لاحق ہوئی تھی۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5304 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمْدُكَ وَاسْتَرْجَعِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَاسْمُوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کسی بندے کا بچہ انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کر لیا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام ”بیت الحمد“ رکھ دو۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

## 12 - التَّوْبَةُ فِي حَفْرِ الْقُبُورِ وَتَغْسِيلِ الْمَوْتَى وَتَكْفِينِهِمْ

باب: قبریں کھودنے، مرحومین کو غسل دینے اور انہیں کفن دینے کے بارے میں ترغیبی روایات

5305 - عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكُتِمَ عَلَيْهِ غُفْرَانُ اللَّهِ لَهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً وَمَنْ حَفَرَ لِأَخِيهِ قَبْرًا حَتَّى يَجْنِبَهُ فَكَأَنَّمَا أَشْكَنُهُ مَسْكِنًا حَتَّى يَبْعَثَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ مُنْتَجِعُ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظُهُ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكُتِمَ عَلَيْهِ غُفْرَانُ اللَّهِ لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً وَمَنْ كَفَنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ سُنْدُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَأَجْنَبَهُ فِيهِ أَجْرِي اللَّهِ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ مَسْكِنٍ أَشْكَنُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَفِي سَنَدِهِ الْخَلِيلُ بْنُ مَرَّةٍ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفَرَ قَبْرًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ غَسَلَ مَيِّتًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَمَنْ كَفَنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ حُلْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ عَزَى حَزِينًا أَلْبَسَهُ اللَّهُ التَّقْوَى وَصَلَّى عَلَى رُوحِهِ فِي الْأَرْوَاحِ وَمَنْ



عزى مصابنا كساه الله حلوتين من حلال الجنة لا تقوم لهما الدنيا ومن تبع جنازة حتى يقضى ذلها كتب الله له ثلاثة قرايط القيراط منها اعظم من جبل آحد ومن كفل يتيما أو أرملة أظله الله في طله وأدخله الجنة

✽ حضرت رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی میت کو غسل دے اور اس کے معاملے کو پوشیدہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہوں کی مغفرت کر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی قبر کھودے یہاں تک کہ اسے قبر میں اتار دے تو گویا اس نے اسے اس وقت تک کے لئے ٹھکانہ فراہم کر دیا جب اُسے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”جو شخص کسی میت کو غسل دے اور اس کے معاملے کو پوشیدہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کرے گا اور جو شخص کسی میت کو کفن دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں سندس اور استبرق کا لباس پہنائے گا اور جو شخص کسی میت کے لئے قبر کھودے اور اسے قبر میں اتار دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر کو اس طرح جاری کرے گا جیسے اس نے قیامت کے دن تک کے لئے اس کو رہائش گاہ فراہم کی ہو تو اس کا جتنا اجر ہوتا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی خلیل بن مرہ ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص قبر کھودتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے اور جو شخص میت کو غسل دیتا ہے وہ اپنے گناہوں سے نکل کر یوں ہو جاتا ہے جیسے اس وقت تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے حلقے پہنائے گا جو شخص کسی غمگین شخص کے ساتھ تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور ارواح میں اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا جو شخص کسی مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے حلقوں میں سے دو حلقے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہو سکتی جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ مردے کو دفن کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تین قیراط کا ثواب نوٹ کرتا ہے جن میں سے ایک قیراط اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے جو شخص کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔“

**5306 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا

فَكَتَمَ عَلَيْهِ طَهْرَهُ اللَّهُ مِنْ ذُنُوبِهِ فَإِنْ كَفَنَهُ كَسَاهُ اللَّهُ مِنَ السُّنْدُسِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

✽ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے (ناپسندیدہ) معاملے کو پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کے حوالے سے پاک کر دیتا ہے اور اگر وہ اس کو کفن بھی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سندس (کا لباس) پہنائے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

**5307 -** وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا وَكَفَنَهُ

وَحَنَظَهُ وَحَمَلَهُ وَصَلَى عَلَيْهِ وَلَمْ يَفْشْ عَلَيْهِ مَا رَأَى مَخْرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ مَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اسے کفن دیتا ہے اسے خوشبو لگاتا ہے اسے کندھا دیتا ہے اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے اور جو (ناگوار) چیز اس نے میت کے حوالے سے دیکھی ہوئی ہے اسے پھیلاتا نہیں ہے تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کر یوں ہو جاتا ہے جیسے (اس دن تھا جب) اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا“  
 یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**5308 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَسَلْ مَيِّتًا قَادِي فِيهِ الْأَمَانَةُ وَلَمْ يَفْشْ عَلَيْهِ مَا يَكُونُ مِنْهُ عِنْدَ ذَلِكَ مَخْرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ  
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس میں امانت کو ادا کرتا ہے اور اس وقت میں میت کی طرف سے اگر کوئی ناگوار چیز سامنے آتی ہے تو وہ اسے پھیلاتا نہیں ہے تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کر اس دن کی مانند ہو جاتا ہے جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا“  
 یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے جابر جعفی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5309 -** وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِدِ الْقُبُورَ تَذَكُّرًا بِهَا  
 الْآخِرَةِ وَاغْسِلِ الْمَوْتَى فَإِنْ مَعَالِجَةُ جَسَدِهَا مَوْعِظَةٌ بَلِيغَةٌ وَصَلْ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذَلِكَ أَنْ يَحْزَنَكَ فَإِنَّ الْحَزْنَ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَتَعَرَّضُ كُلُّ خَيْرٍ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ رَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں مرحومین کو غسل دو کیونکہ مردہ جسم کے ساتھ ہونا بہت بلیغ نصیحت ہے نماز جنازہ ادا کرو ہو سکتا ہے یہ چیز تمہیں غمگین کر دے اور غمگین شخص اللہ کے سائے میں ہوگا اور وہ ہر بھلائی کے درپے ہوگا۔“  
 یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

### 13 - التَّارِغِيبُ فِي تَشْيِيعِ الْمَيِّتِ وَحُضُورِ دَفْنِهِ

باب: میت کے ساتھ جانے اور اس کے دفن کے وقت موجود ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات

**5310 -** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَشِمِّتْهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم

اسے ملو تو اسے سلام کرو اور جب وہ تمہیں بلائے تو تم جاؤ اور جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو اور جب وہ چھینکے تو تم اسے جواب دو اور جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ مرجائے تو تم اس کی (میت کے ساتھ) جاؤ۔  
یہ روایت امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**5311-** وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَيَقُولُ وَاللَّيْ نَفْسِي بِيَدِهِ مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فَيَفْرُقَ بَيْنَهُمَا إِلَّا بَذَلْ يَحْدُثُهُ أَحَدُهُمَا وَكَانَ يَقُولُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ يَشْمَتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوذُهُ إِذَا مَرَضَ وَيَنْصَحُهُ إِذَا عَابَ أَوْ شَهِدَ وَيَسْلَمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهِ وَيَجِيه إِذَا دَعَاهُ وَيَتَّبِعُهُ إِذَا مَاتَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے رسوائی کا شکار نہیں کرتا“ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب بھی دو آدمیوں کے درمیان محبت ہو اور پھر ان کے درمیان علیحدگی ہو جائے تو وہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوگی جس کا ارتکاب ان دونوں میں سے کسی ایک نے کیا ہوگا“ نبی اکرم ﷺ یہ بھی فرماتے ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: جب وہ چھینکے تو اسے جواب دے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے جب وہ غیر موجود ہو یا موجود ہو تو اس کی خیر خواہی کرے جب اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کرے جب وہ بلائے تو اس کے پاس جائے اور جب وہ مرجائے تو اس کے (جنازے کے ساتھ) جائے۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5312-** وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سِتٌّ خِصَالٌ وَاجِبَةٌ فَمَنْ تَرَكَ خِصْلَةً مِنْهَا فَقَدْ تَرَكَ حَقًّا وَاجِبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ وَرَوَاهُمَا ثِقَاتٌ إِلَّا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بَنِ أَنْعَمَ

\*\*\* حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”(ایک) مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کے لیے چھ چیزیں واجب ہیں جو شخص ان میں سے کوئی ایک خصلت کو ترک کر دیتا ہے تو وہ ایک واجب حق کو ترک کر دیتا ہے“..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں صرف عبدالرحمن بن زیاد بن انعم کا معاملہ مختلف ہے۔

**5313-** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ مِنْ عَمَلِهِنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَاعْتَقَ رَقَبَةً - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

\*\*\* حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”پانچ کام ایسے ہیں اگر ایک دن میں (کوئی) آدمی ان پر عمل کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اہل جنت میں نوٹ کر لے گا“

جو شخص بیمار کی عیادت کرے جنگ میں شریک ہو ایک دن روزہ رکھے جمعہ کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے۔  
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

5314 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودوا المرضى واتبعوا الجنائز  
تذكركم الآخرة - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَتَقَدَّمَ هُوَ وَغَيْرُهُ فِي الْعِبَادَةِ  
ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بیماروں کی عیادت کرو جنہاں کے ساتھ جاؤ یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔“

یہ روایت امام احمد نے اور امام بزار نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اس سے پہلے یہ روایت  
اور دوسری روایات عیادت سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

5315 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ  
حَتَّى يَصْلِيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تَدْفِنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ  
الْعَظِيمَيْنِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه  
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ: أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُخْدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے  
اور جو شخص اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے جب تک اسے دفن نہیں کر دیا جاتا تو اسے دو قیراط ملتے ہیں عرض کی گئی:  
دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام مسلم کی اور دیگر حضرات کی ایک  
روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”اُن دونوں پہاڑوں میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے۔“

5316 - وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يَصْلِيَ عَلَيْهَا وَيُفْرِغَ  
مِنْ دَفْنِهَا لِيَأْتَهُ بِرَجْعٍ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلِّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُخْدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تَدْفِنَ فَإِنَّهُ  
بِرَجْعٍ بِقِيرَاطٍ

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے مسلمان کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے اور وہ جنازے کے ساتھ  
رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے اور اس کے دفن سے فارغ ہوا جائے تو وہ شخص دو قیراط اجر ساتھ لے کر واپس  
آتا ہے جس میں سے ہر ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد دفن ہونے سے پہلے  
واپس آ جاتا ہے تو وہ ایک قیراط لے کر واپس آتا ہے۔“

5317 - وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
إِذْ طَلَعَ خَبَابٌ صَاحِبِ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنِ عَمْرٍو لَا تَسْمَعْ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ



أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَازَنَ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا وَاتَّبَعَهَا حَتَّى  
تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قَبْرُاطَانِ مِنَ الْأَجْرِ كُلِّ قَبْرٍ أَطْرَافُهُ مِثْلُ أَحَدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَحَدٍ  
فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ لِيُخْبِرَهُ بِمَا قَالَتْ وَآخِذَ  
ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنَ حَصَى الْمَسْجِدِ يَقْلِبُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى يَرْجِعَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ  
عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَرَارِيطٍ كَثِيرَةٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

✽✽ عامر بن سعد بن ابی وقاص کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دورانِ خیاب جو صاحبِ مقصورہ ہیں وہ سامنے آئے اور پوچھے: اے حضرت عبداللہ بن عمر! کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی؟ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص جنازے کے گھر سے جنازے کے ساتھ نکلتا ہے اور اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے اور اس کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہتا ہے تو اسے دو قیراط اجر ملتا ہے جن میں سے ہر ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد واپس آ جاتا ہے تو اسے اُحد پہاڑ جتنا ثواب ملتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک صاحب کو بھیجا تا کہ وہ ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں دریافت کریں اور پھر انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کے بارے میں بتائیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریوں کو مٹھی میں لیا وہ اپنے ہاتھ میں انہیں اٹھتے پٹے رہے جب تک قاصد واپس نہیں آگیا اس نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ میں موجود کنکریاں پھینکیں اور پھر بولے: ہم نے تو بہت سے قیراط ضائع کر دیے۔  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5318 -** وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ

فَإِذَا كَانَ يَوْمُ ذِكْرِهِمْ فَسَأَلْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا عَنْ ذُنُوبِهِمْ فَأَنجَيْنَا السَّادِقِينَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبْنُ مَاجَةَ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ كَعْبٍ وَزَادَ فِي آخِرِهِ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ  
أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ هَذَا

\*\*\* حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے ایک قیراط ملتا ہے اگر وہ دفن تک موجود رہے تو اسے دو قیراط ملتے ہیں اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام مسلم نے اور امام ابن ماجہ نے ابو بکر بن کعب سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، ایک قیراط اس اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے۔“

5319 - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبَعَ حَنَازَةَ حَتَّى يَصْلَى



عَلَيْهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَبْرًا فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَبْرِاطِ فَقَالَ مِثْلُ أَحَدٍ  
وَفِي رِوَايَةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلُ قَرَارِيطِنَا هَذِهِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلُ أَحَدٍ أَوْ أَكْثَرٍ مِنْ أَحَدٍ - رَوَاهُ أَحْمَدُ  
وَرَوَاتُهُ ثِقَاتٌ

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے تو اسے ایک قبراط ثواب ملتا ہے نبی اکرم ﷺ سے قبراط کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ احد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے۔“  
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ ہمارے قبراطوں کی مانند ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ احد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) احد پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے۔  
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**5320 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى جَنَازَةً فِي أَهْلِهَا فَلَهُ قَبْرَاطٌ فَإِنْ اتَّبَعَهَا فَلَهُ قَبْرَاطٌ فَإِنْ صَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قَبْرَاطٌ فَإِنْ أَنْتَظَرَهَا حَتَّى تَدْفِنَ فَلَهُ قَبْرَاطٌ  
رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَرَوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا مَعْدِي بن سُلَيْمَانَ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص جنازے کے گھر میں آتا ہے اسے ایک قبراط ملتا ہے اگر وہ اس کے ساتھ جاتا ہے تو اسے ایک (مزید) قبراط ملتا ہے اگر وہ اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے تو اسے ایک (مزید) قبراط ملتا ہے اور اگر وہ اس کے دفن ہونے تک انتظار کرتا رہتا ہے تو اسے ایک (مزید) قبراط ملتا ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف معدی بن سلیمان کا معاملہ مختلف ہے۔

**5321 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ مَنْ تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ - رَوَاهُ ابْنُ حُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے آج کس نے روزہ دار ہونے کے عالم میں صبح کی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے نبی اکرم ﷺ نے

5321 - من أطعم منكم اليوم مسكيناً صحيح مسلم - كتاب الزكاة باب من جمع الصدقة - حديث: 1769 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضل أبي بكر الصديق رضي الله عنه حديث: 7843 صحيح ابن حزيمة - كتاب الصيام جماع أبواب صوم التطوع - باب ذكر إيجاب الله عز وجل الجنة لمن صام يوماً واحداً إذا حديث: 1982 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز جماع أبواب صدقة التطوع - باب فضل من أصبح صائماً حديث: 7366 الأدب المفرد للبخاري - باب عبادة المرضى حديث: 533

دریافت کیا: تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کون آج جنازے کے ساتھ گیا تھا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خصائل جس بھی شخص میں اکٹھی ہو جائیں گے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**5322 -** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَوَّلَ مَا

يَجَازِي بِهِ الْعَبْدُ بَعْدَ مَوْتِهِ أَنْ يَغْفَرَ لِكُلِّ مَنِّعٍ مِنْ اتِّبَاعِ جَنَازَتِهِ - رَوَاهُ الْبَزَّازُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”آدمی کے مرنے کے بعد اُسے جو سب سے پہلی جزا دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جتنے لوگ بھی اس کے جنازے کے ساتھ گئے ہوں ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

## 14 - التَّوْغِيبُ فِي كَثْرَةِ الْمُصَلِّينَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَفِي التَّغْزِيَةِ

باب: نماز جنازہ ادا کرنے والوں کی کثرت ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز تعزیت کا بیان

**5323 -** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مِيتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ

أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةَ كُلِّهِمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَهُ مِائَةُ قَمَا قَوْفَهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس بھی میت کی نماز جنازہ مسلمانوں کا ایک گروہ ادا کرے جو ایک سو تک پہنچتا ہو اور وہ سب اس کے لئے سفارش کریں تو

اس میت کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول کر لیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام مسلم، امام نسائی، امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”ایک سو یا اس سے زیادہ (افراد نماز جنازہ ادا کریں)۔“

**5324 -** وَعَنْ كَرِيبَ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقَدِيدٍ أَوْ بِعَسْفَانَ فَقَالَ يَا كَرِيبُ انْظُرْ

مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ

أَخْرَجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ

أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يَشْرُكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه

کریب بیان کرتے ہیں: ”قدید“ یا شاید ”عسفان“ کے مقام پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک صاحبزادے

کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے فرمایا: اے کریب! تم اس بات کا جائزہ لو کہ کتنے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں؟ میں نکلا تو وہاں کئی لوگ اکٹھے

ہو چکے تھے میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ چالیس لوگ

ہوں گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی میت نکالو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو بھی مسلمان شخص فوت ہو جائے اور چالیس ایسے افراد اس کی نماز جنازہ ادا کریں جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اس میت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو قبول کر لیتا ہے۔“  
یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**5325 -** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ مِائَةً إِلَّا غُفِرَ اللَّهُ لَهُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَفِيهِ مُبَشِّرُ بْنُ أَبِي الْمَلِيحِ لَا يَحْضُرُنِي حَالَهُ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”جس بھی شخص کی نماز جنازہ ایک سو افراد ادا کر لیں تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی مبشر بن ابولیح ہے جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

**5326 -** وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ فَرُوحٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَلَى جَنَازَةِ فَظَنَّا أَنَّهُ قَدْ كَبِرَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَلْتَحْسَنَ شِفَاعَتُكُمْ

قَالَ أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِخْدَى امْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ مَيْمُونَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مِيتٍ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ لَسَّاتِ أَبَا الْمَلِيحِ عَنِ الْأُمَةِ قَالَ أَرْبَعُونَ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

حکم بن فروخ بیان کرتے ہیں: ابولیح نے ایک نماز جنازہ ہمیں پڑھائی ہم نے یہ گمان کیا کہ اب وہ بگیر کہہ دیں گے لیکن انہوں نے ہماری طرف رخ کیا اور بولے: تم لوگ اپنی صفیں درست کر لو اور اپنی سفارش اچھے انداز میں کرنا ابولیح نے بتایا: عبداللہ نامی راوی نے مجھے امہات المؤمنین میں سے ایک خاتون کے حوالے سے (راوی کہتے ہیں:) وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں ان کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بتایا:

”جس بھی میت کی نماز جنازہ لوگوں کا ایک گروہ ادا کرے تو اس میت کے بارے میں ان لوگوں کی سفارش قبول ہوتی ہے۔“  
میں نے ابولیح سے لفظ ”امۃ“ کا مفہوم دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد چالیس افراد ہیں۔  
یہ روایت امام نسائی نے بیان کی ہے۔

**5327 -** وَعَنِ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجِبَ

وَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقْبَلَ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ. لِهَذَا الْحَدِيثِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ - قَوْلُهُ أَوْجِبَ أَيِ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو مسلمان فوت ہو اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ ادا کر لیں تو اس کے لیے (جنت) واجب ہو جاتی ہے۔“  
حضرت مالک بن مبشر رحمہ اللہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی وہ کسی جنازے میں شریک ہوتے تھے تو شرکاء کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے اس کی وجہ یہ حدیث تھی۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”اوجب“ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

**5328** - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَى مَصَابَا قَلْبِهِ مِثْلَ أَجْرِ

صَاحِبِهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مَوْقُوفًا

حضرت عبداللہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرتا ہے تو اسے مصیبت میں مبتلا شخص کی مانند اجر نصیب ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے یہ روایت ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

**5329** - وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزَى ثَكْلِي كَسَى

بِرْدًا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

امام ترمذی نے حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جو شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ تعزیت کرتا ہے جس کا بچہ فوت ہو چکا ہو تو اسے جنت میں دو چادریں پہنائی جائیں گی۔“

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

**5330** - وَرَوَى ابْنُ مَسْجُودٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَعَزِي

أَخَاهُ بِمَصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ حِلِّ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

امام ابن ماجہ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جو بھی مومن اپنے کسی بھائی کے ساتھ اسے لاحق ہونے والی مصیبت (یعنی اس کے ہاں ہونے والی فوتگی) کے حوالے سے

تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو کرامت کے حلے پہنائے گا۔“

## 15 - التَّرْغِيبُ فِي الْأَسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ وَتَعْجِيلِ الدَّفْنِ

باب: جنازے کو تیزی سے لے جانے جلدی دفن کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

**5331** - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ

صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ تَقْدُمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكَ سَوِيٌّ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنازے کو جلدی لے جاؤ! کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو اسے تم ایک بھلائی کی طرف لے جا رہے ہو گے اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوا (یعنی برا ہوا) تو ایک برائی کو تم اپنی گردن سے اتار دو گے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد و امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5332 - وَعَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ لِي جَنَازَةٌ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكُنًا نَمَشِي مَشِيًا خَفِيفًا فَلَحَقْنَا أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالًا لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمًا رَمَلًا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ

عیینہ بن عبدالرحمن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوئے ہم لوگ آرام سے چلتے ہوئے جا رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ آکر شامل ہوئے انہوں نے بلند آواز میں یہ کہا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہے تھے۔ یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5333 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ لَقَالَ مَا دُونَ الْخَبِّ إِنْ يَكُنْ خَيْرًا لِّمَجْلِ إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ لِبَعْدِ لَأَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يُعْنِي مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى إِمَامِ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ الْحَافِظُ يَحْيَى هَذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الْجَاهِلِي الْكُوفِيُّ التَّيَمِيُّ قَالَ أَحْمَدُ لَيْسَ بِهِ تَأْسٌ وَقَالَ ابْنُ مَعِينٍ وَالتَّيَمِيُّ ضَعِيفٌ وَقَالَ ابْنُ عَدَى أَحَادِيثُهُ مُتَقَارِبَةٌ وَأَرَجُو أَنَّهُ لَا تَأْسَ بِهِ وَأَبُو مَاجِدٍ لِي عِدَادٌ مِنْ لَا يَعْرِفُ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ ضَعِيفٌ وَقَالَ النَّسَائِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ الْخَبِّ بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوحَةٍ وَبَاءٌ بِنِ مَوْحِدَتَيْنِ هُزْبٍ مِنَ الْقَدْوِ وَلَيْلٌ هُوَ الرَّمْلُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تیز رفتاری سے کچھ کم ہوگا کیونکہ اگر وہ میت بہتر ہوگی تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جاؤ گے اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوگی تو جہنمیوں سے دور ہی رہنا چاہیے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث سے صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہونے کے طور پر واقف ہیں اور صرف اس سند کے حوالے سے واقف ہیں ان کی مراد وہ روایت ہے جسے یحییٰ نے نقل کیا ہے جو بنو تیم اللہ کے امام ہیں انہوں نے ابو ماجد کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یحییٰ نامی یہ راوی یحییٰ بن عبداللہ بن حارث جابر کوفی تھی ہیں امام احمد فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن معین اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہیں ابن عدی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث متقارب ہوتی ہیں





رشد فرمایا: واجب ہوگئی واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائی بیان کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائی بیان کی گئی تو آپ ﷺ نے پھر یہ ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی (اس کی حکمت کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تم اچھائی بیان کرو گے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جس شخص کی تم برائی بیان کرو گے اس شخص کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

**5337** - وَعَنْ أَبِي الْأَسود قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأَتَوْا عَلِيَّ صَاحِبَهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى فَأَتَوْا عَلِيَّ صَاحِبَهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأَتَوْا عَلِيَّ صَاحِبَهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ قَالَ أَبُو الْأَسود لَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ نَفَرٍ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لَقُنَّا وَثَلَاثَةً فَقَالَ وَثَلَاثَةً فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ابو اسود بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے مرحوم کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس شخص کی برائی بیان کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابو اسود کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کیا واجب ہوگئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح کہا ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا):

”جس بھی مسلمان کے لئے چار افراد بھلائی کی گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا“

ہم نے عرض کی: اگر تین دیدیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تین دیدیں (تو بھی اجر و ثواب حاصل ہوگا) ہم نے عرض کی: اگر دو دیدیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو دیدیں (تو بھی اجر و ثواب حاصل ہوگا) ہم نے نبی اکرم ﷺ سے ایک کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**5338** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتَ فَيُشْهَدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ أَهْلُ آبِيَاتٍ مِنْ جِيرَانِهِ الْأَدْنِيِّينَ أَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ إِلَّا خَيْرًا إِلَّا قَالَ اللَّهُ قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَكُمْ فِيهِ وَغُفِرَتْ لَهُ مَا لَا تَعْلَمُونَ - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو بھی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے پڑوسیوں میں سے چار گھرانے کے افراد اس کے حق میں یہ گواہی دے دیں کہ وہ

اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اس شخص کے بارے میں میں تمہارے علم کو قبول کرتا ہوں اور ان چیزوں کے حوالے سے اس کی مغفرت کر دیتا ہوں جن سے تم واقف نہیں ہو۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

**5339** - وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةُ آيَاتٍ مِنْ جِبَرَاتِهِ الْأَدْنَى بِخَيْرٍ إِلَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِي عَلَى مَا عَلِمُوا وَغُفِرَتْ لَهُ مَا أَعْلَمُ

❀ امام احمد نے اہل بصرہ کے ایک بزرگ سے یہ روایت نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا ان کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے پروردگار سے یہ بات منقول ہے: ”جو مسلمان بندہ فوت ہو جائے اور اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے تین افراد اس کے حق میں بھلائی کی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے ان لوگوں کے علم کے مطابق اپنے بندوں کی گواہی قبول کر لی جس سے وہ واقف ہیں اور اس بندے کی ان چیزوں کے حوالے سے مغفرت کر دی جن کا میں علم رکھتا ہوں۔“

**5340** - وَرَوَى عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مِنْهُ شَرًّا وَيَقُولُ النَّاسُ خَيْرًا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَايِكَةٍ قَبِلَتْ شَهَادَةَ عِبَادِي عَلَى عِبْدِي وَغُفِرَتْ لَهُ عِلْمِي فِيهِ - رَوَاهُ الْبُزَارُ

❀ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب کوئی بندہ فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں خراب ہونے کا علم رکھتا ہو اور لوگ اس کے بارے میں بھلائی کی بات کہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: اپنے بندے کے بارے میں میں نے اپنے بندوں کی گواہی قبول کر لی اور اس کے بارے میں اپنے علم کے حوالے سے چیزوں کے مغفرت کر دی۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

**5341** - وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ إِلَى جَنَازَةٍ سَأَلَ عَنْهَا فَإِنْ أَتَى عَلَيْهَا خَيْرٌ قَامَ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَإِنْ أَتَى عَلَيْهَا غَيْرُ ذَلِكَ قَالَ لَا أَهْلَهَا شَأْنُكُمْ بِهَا وَلَمْ يَصَلْ عَلَيْهَا - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ

❀ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کسی جنازے میں شرکت کی درخواست کی جاتی تو آپ ﷺ میت کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر لوگ اس کی تعریف بیان کرتے تھے تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھادیتے تھے اور اگر اس کے بارے میں اس کے برخلاف کہا جاتا (یعنی اس کی برائی بیان کی جاتی) تو آپ اس کے اہل خانہ سے یہ فرماتے تھے: تم خود اسے سنبھال لو! اور آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5342 - وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُرُوا مَعَ ابْنِ مَرْثَدَةَ وَكَثُرَ غَنَاسُ بَنِي إِسْرَافِيلَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ أَبِي النَّجْشِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْهُ  
قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ عَرِيضٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيَّ يَقُولُ عُمَرَ بْنِ أَبِي النَّجْشِيِّ حَدِيثٌ  
الْمَبْنِي فَقُولُوا حَبْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔  
”پنے مرحومین کی اچھی باتوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کے حوالے سے رُکے رہو۔“

یہ روایت امام ابوداؤد و امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ان سب نے اسے عمران بن انس کی کے  
حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے میں  
حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول صحیح حدیث گزر چکی ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم میت کے پاس موجود ہو تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں۔“

5343 - وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا فَعَلَ يَزِيدُ بْنُ قَيْسٍ لَعَنَهُ اللَّهُ قَالُوا قَدْ مَاتَ  
قَالَتْ فَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ فَقَالُوا لَهَا مَا لَكَ لَعْنَتَهُ ثُمَّ قُلْتَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ أَفْضُوا إِلَيَّ مَا قَدَّمُوا

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَهُوَ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ دُونَ ذِكْرِ الْقِصَّةِ وَلَا يَبْنِي دَاوُدُ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ قَدْ عَرُوهُ  
لَا تَقْعُرُوا فِيهِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یزید بن قیس کا کیا بنا؟ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے  
لوگوں نے کہا: اس کا انتقال ہو گیا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں لوگوں نے ان  
سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ پہلے آپ نے اس پر لعنت کی اور پھر آپ یہ بات کہہ رہی ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی  
ہوں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مردوں کو برا نہ کہو! کیونکہ انہوں نے جو آگے بھیجا تھا وہ اس کی طرف چلے گئے ہیں۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے یہ امام بخاری نے بھی نقل کی ہے لیکن اس میں پورا واقعہ نہیں ہے امام  
ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”جب تمہارا کوئی ساتھی مر جائے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دو اس پر تنقید نہ کرو۔“

الترہیب من النیاحۃ علی المیت والنعی ولطم الخد وخمش الوجه وشق الجیب  
باب: میت پر نوحہ کرنے، انتقال کا اعلان کرنے، چہرہ پٹنے، گال نوچنے اور گریبان پھاڑنے

کے بارے میں تربیتی روایات

5344 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ

فِي قَبْرِهِ بِمَا لَيْحَ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ: مَا لَيْحَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهَ وَالتَّيَمِيُّ وَقَالَ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میت پر جو نوحہ کیا جاتا ہے اس کی وجہ سے اس میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔“

ایک روایت میں یہ اغاظ ہیں: ”وہ جو اس پر نوحہ کیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے۔“

5345 - وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ

لَيْحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا لَيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے تو اس پر جو نوحہ کیا گیا اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس شخص کو عذاب دیا جائے گا۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5346 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَعْمَى عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَبَجَلْتُ أُخْتَهُ

تَبْكِي وَاجْبِلَاهُ وَاكْذَا وَاكْذَا تَعْدُدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتَ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ يَبْكْ عَلَيْهِ

وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَخُوهِ وَفِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْمَى

عَلَى فَصَاحَتِ النِّسَاءِ وَأَعْزَاهُ وَاجْبِلَاهُ فَقَالَ مَلِكٌ مَعَهُ مَرْزَبَةٌ فَبَجَلَهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ أَنْتَ كَمَا تَقُولُ قُلْتَ لَا

وَلَوْ قُلْتَ نَعَمْ ضَرَبْتَنِي بِهَا - وَالْأَعْمَشُ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی ان کی بہن نے

رونا شروع کیا اور یہ کہا: اے پہاڑ! اے یہ! اور اے وہ! اس خاتون نے ان کے بارے میں متعدد باتیں کہیں جب ان کو ذرا ہوش

آیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو کچھ بھی کہا تو مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا تم اسی طرح تھے؟۔“

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ”جب ان کا انتقال ہو گیا تو پھر وہ خاتون ان پر نہیں

روئی تھیں۔“



یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اعمش کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند نقل کی ہے اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں

”انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! جب مجھ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو خواتین نے چیخ کر رونا شروع کیا اور یہ کہا ہائے یہ کتنے زبردست تھے ہائے پہاڑ! تو ایک فرشتہ جس کے پاس ایک گرز بھی تھا اس نے وہ گرز میری ٹانگوں کے درمیان رکھا اور بوا! کی تم اسی طرح ہو؟ جس طرح یہ عورت کہہ رہی ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں! اگر میں یہ کہہ دیتا کہ جی ہاں! تو اس (فرشتے) نے مجھے اس گرز کے ذریعے مارنا تھا۔“

ائمش نامی راوی نے 'حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا ہے۔'

5347 - وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنْ مَعَاذَ بْنِ جَبَلٍ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَجَلْتُ أُخْتَهُ تَقُولُ وَاجْبِلَاهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى  
فَنَمَّا أَفَاقَ قَالَ مَا زِلْتُ مُؤَذِّبَةً لِي مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يَعْزُ عَلَيَّ أَنْ أُوْذِيكَ قَالَ مَا زَالَ مِنْكَ شِدِيدُ الْإِنْتِهَارِ  
كَمَا قُلْتَ وَاكْذَا قَالَ اكْذَا أَنْتَ فَأَقُولُ لَا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْحَسَنُ لَمْ يَذْكُرْ مَعَاذًا

✽ ✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبلؓ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن نے یہ کہن شروع کیا: ہائے پہاڑ! یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے فرمایا: آج تم مسلسل مجھے اذیت پہنچا رہی ہو اس خاتون نے کہا: اگر میں آپ کو ذیت پہنچاؤں تو میری تعزیت کی جائے (یعنی میں مر جاؤں) تو حضرت معاذؓ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو زبردست ڈانٹنے والا تھا وہ مسلسل مجھ سے یہ کہتا رہا، تم جب بھی کہتی تھیں: ہائے یہ! تو وہ کہتا تھا: کیا تم اسی طرح ہو؟ تو میں جواب دیتا تھا: جی نہیں! یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے حسن بصری نے حضرت معاذ بن جبلؓ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5348- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بِأَكْبَهُمْ فَيَقُولُ وَاجْبِلَاهُ وَأَسِيدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ إِلَّا وَكَلَّ بِهِ مَلَكَانِ يُلْهَزَانِهِ هَكَذَا كُنْتُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اللَّهُزُهُ هُوَ الدَّفْعُ بِجَمِيعِ الْيَدِ فِي الصَّدْرِ

❀❀ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو بھی میت فوت ہو جائے اور اس پر رونے والے کھڑے ہو کر یہ کہیں: ہائے پہاڑ! ہائے سردار! یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ کہیں تو دفرشتے اس میت پر مقرر کر دیے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں: کیا تم اسی طرح تھے؟“۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ اللہ سے مراد اپنے پر پورا ہاتھ مار کر پڑے کرنا ہے۔

5349 - رَعْنَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمَيِّتَ لِيُعَذَّبَ بِبُكَاءِ الْحَيِّ إِذَا قَالَتْ وَاغْضَاهُ وَامَانَعَاهُ وَانْصَرَاهُ وَاكْأَمِيَاهُ جَبَذَ الْمَيِّتَ فَقِيلَ أَنْصَرِهَا أَنْتَ أَكْأَمِيهَا أَنْتَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

\*\*\* اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو طراب دیا جاتا ہے جب وہ عورت یہ کہتی ہے: ہائے بازو! ہائے رکاوٹ والا فرد! ہائے مددگار! ہائے لباس فراہم کرنے والا! تو میت کو کھینچ کر دریافت کیا جاتا ہے: کیا تم اس کے مددگار تھے؟ کیا تم اسے لباس فراہم کرنے والے تھے؟“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5350 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَانِ فِي النَّاسِ هُمَا

بِهِمْ كُفْرُ الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّبَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”لوگوں میں دو ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں: یہ دونوں ان کی طرف سے کفر (کے مترادف) ہیں: نسب میں طعن

کرنا اور میت پر نوحہ کرنا“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5351 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ

شَقُّ الْجَيْبِ وَالنِّبَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي النَّسَبِ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةٍ لَابْنِ حَبَّانٍ: ثَلَاثَةٌ هِيَ الْكُفْرُ

وَفِي الْخُرُوبِ: ثَلَاثٌ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرَكُهُنَّ أَهْلُ الْإِسْلَامِ فَلَا كَرَّ الْحَدِيثِ

الْجَيْبُ هُوَ الْخُرْقُ الَّذِي يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ مِنْهُ رَأْسُهُ فِي الْقَمِيصِ وَنَحْوُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین چیزیں اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے کا حصہ ہیں: گریبان پھاڑنا، نوحہ کرنا اور نسب میں طعن کرنا۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے

اعتبار سے صحیح ہے ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”تین چیزیں کفر ہیں۔“

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”تین کام زمانہ جاہلیت کے ہیں جنہیں اہل اسلام نے ترک نہیں کیا۔“ اس کے

بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

الجیب سے مراد گریبان ہے، قمیص یا اس کی طرح کا کوئی اور لباس پہنتے ہوئے جس میں سے آدمی اپنا سر باہر نکالتا ہے۔

5352 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَن

إِبْلِيسَ رَنَ اجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ جُنُودُهُ فَقَالَ أَيُّسُوا أَنْ تَرُدُّوا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى الشِّرْكِ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَلَكِنْ

افْتَوِهِمْ فِي دِينِهِمْ وَأَفْشُوا فِيهِمُ النُّوحَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

5350 - صحيح مسلم - كتاب الإيمان: باب إطلاق اسم الكفر على الطعن في النسب والنباحة على الميت -

حديث: 125 مستخرج أبي عروانة - كتاب الإيمان: بيان المعاصي التي إذا قالها الرجل وعملها كان كفرا وفسقا واستوجب -

حديث: 51 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 10226

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کر لیا تو ابلیس رونے لگا اس کے فکر کے افراد اس کے پاس اکٹھے ہوئے تو اس نے کہا: تم لوگ اس بات سے مایوس ہو جاؤ کہ آج کے دن کے بعد حضرت محمد ﷺ کی امت شرک کی طرف جائے گی لیکن ان کے دین کے حوالے سے تم انہیں آزمائش کا شکار کرنا اور ان کے درمیان لوح کرنا پھیلا دینا۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5353** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ لِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ مَزْمَارٌ عِنْدَ نَعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ - رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَرَوَاتِهِ يُقَات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”دو قسم کی آوازیں دنیا اور آخرت میں لعنت یافتہ ہیں: نعمت کے وقت بینڈ باجہ اور مصیبت کے وقت رونا پینا۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**5354** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْلِي الْمَلَائِكَةُ عَلَى نَالِحَةٍ وَلَا مَرْتَةٍ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”فرشتے لوح کرنے والی عورت اور رونے والی عورت پر رحمت نازل نہیں کرتے ہیں۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند اگر اللہ نے چاہا تو حسن ہوگی۔

**5355** - وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرَكُونَهَا الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّالِحَةُ إِذَا لَمْ تَتَّبِ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قِطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّيَاحَةُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنْ النَّالِحَةُ إِذَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتَّبِ قَطَعَ اللَّهُ لَهَا ثِيَابًا مِنْ قِطْرَانٍ وَدِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ الْفِطْرَانُ يَفْتَحُ الْقَافَ وَكَسَرَ الطَّاءَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ النَّحَاسُ الْمَذَابُ وَقَالَ الْحَسَنُ هُوَ قِطْرَانُ الْإِبِلِ وَقِيلَ غَيْرَ ذَلِكَ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میری امت میں چار کام زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں وہ ترک نہیں کریں گے حسب پر فخر کرنا، نسب پر طعن کرنا، ستاروں کے حوالے سے بارش کے نزول کی توقع رکھنا اور لوح کرنا آپ ﷺ نے فرمایا: لوح کرنے والی عورت مرنے سے پہلے اگر توبہ نہیں کرے گی تو قیامت کے دن اسے کھڑا کیا جائے گا اس کے جسم پر پگھلے ہوئے سیسے کا لباس ہوگا اور آگ (یا خارش) کی اورھنی ہوگی۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

”نوحہ کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی عورت جب مرجائے اور اس نے تو بہتہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پچھلے ہوئے سیسے کے پڑے تیار کرے گا اور آگ کے شعلے کی اور مٹی تیار کرے گا۔“

لفظ ”القطران“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد پگھلا ہوا سیمسہ ہے حسن بصری فرماتے ہیں: اس سے مراد اونٹ کا قطران ہے اور ایک قول کے مطابق اس کی بجائے کچھ اور مفہوم ہے (یہ کونکر کی مانند ایک چیز ہوتی ہے)۔

**5356** - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْمَوَاحِ يَسْمَعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفِينَ فِي جَهَنَّمَ صَفٍ عَنْ يَمِينِهِمْ وَصَفٍ عَنْ يَسَارِهِمْ فَيَبْحَنُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ كَمَا تَسْحُ الْكَلَابُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ان نوحہ کرنے والی عورتوں کو قیامت کے دن جہنم میں دو صفوں میں رکھا جائے گا ایک صف ان کے دائیں طرف ہوگی اور ایک صف ان کے بائیں طرف ہوگی اور یہ اہل جہنم پر یوں بھونکیں گی جس طرح کتے بھونکتے ہیں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**5357** - وَرَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

النَّاحَةِ وَالْمُسْتَمْعَةَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ فِي إِسْنَادِهِ مِنْ تَرْكِ وَرَوَاهُ الْبُزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ فَرَادَا فِيهِ وَقَالَ لَيْسَ لِلنِّسَاءِ فِي

الْجَنَازَةِ نَصِيبٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور (اس نوحے کو) غور سے سننے والی

پر لعنت کی ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جسے متروک قرار دیا گیا ہو اسے امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس میں یہ الفاظ زاد نقل کیے ہیں:

”خواتین کا جنازے میں کوئی حصہ نہیں ہے۔“ (یعنی وہ جنازے کے ساتھ نہیں جائیں گی)۔

**5358** - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غَرِيبَةٍ لَا بُكَيْنَهُ

بُكَاءٌ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تَسَاعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَدْخُلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے سوچا یہ ایک غریب الوطن شخص

تھے جن کا انتقال غریب الوطنی کے عالم میں ہوا ہے اب میں ان پر اس طرح رڈوں گی کہ یاد کیا جائے گا میں نے ان پر رونے کی تیار کر لی اسی دوران ایک عورت آئی اس کا ارادہ یہ تھا کہ وہ میرا ساتھ دے گی نبی اکرم ﷺ کی اس سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو؟ کہ شیطان کو ایک ایسے گھر میں داخل ہونے کا موقع دو اللہ نے جسے باہر نکالنے کا حکم دیا ہے تو میں رونے

سے رک گئی اور پھر میں نہیں روئی۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5359 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَجَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ جُلِيسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُ فِيهِ الْحَزَنُ قَالَتْ وَأَنَا أَطْلَعُ مِنْ شَقِ الْبَابِ وَآتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بَكَاءَ مَنْ قَامَ أَنْ يَنْهَاهُمْ لَمْ يَذْهَبِ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبَنِي أَوْ غَلَبْنَا فَرَزَعَمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثٌ فِي أَفْوَاحِهِمُ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغِمِ اللَّهَ أَنْفَكَ فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ وَلَا تَرَكْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْعَنَاءِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے، غم کے آثار نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر نمایاں تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں دروازے کے چھری میں سے جھانک کر دیکھ رہی تھی ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی خواتین اس نے یہ بات ذکر کی کہ وہ خواتین رو رہی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ ان خواتین کو منع کرنے وہ شخص چلا گیا پھر وہ آیا اور بولا: اللہ کی قسم! وہ مجھ پر غالب آ گئی ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ ہم پر غالب آ گئی ہیں (یعنی وہ ہماری بات نہیں مان رہی ہیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے منہ پر مٹی ڈال دو! (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) میں نے سوچا اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! تم نہ تو وہ کام کرتے ہو (جس کی نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہدایت کی ہے) اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کو پریشان کرنا چھوڑتے ہو۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5360 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا حَضَرَ إِذَا مَاتَ فَلَا يُؤْذَنُ عَلَيَّ أَحَدًا إِنِّي أَخَافُ أَنْ

يَكُونَ لِعِيٍّ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّمْيِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَذَكَرَهُ رَزِينُ فَرَادَ فِيهِ فَإِذَا مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلُّونِي إِلَى رَبِّي سَلَا وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ حَدِيثَةً إِذَا مَاتَ لَهُ أَلَمِيَّتٌ قَالَ لَا تُؤْذِنُوا بِهِ أَحَدًا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ لِعِيٍّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْنِي هَاتَيْنِ يَنْهَى عَنِ النَّمْيِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میرا موت کا وقت قریب آئے اور میں مرجاؤں تو کوئی بھی شخص مجھے اذیت نہ پہنچائے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ میرے انتقال کا اعلان کیا جائے گا اور میں نے انتقال کا اعلان سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے رزین نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:



”جب میں مرجاؤں تو تم لوگ میری نماز جنازہ ادا کرنا اور مجھے میرے پروردگار کے حوالے کر دینا۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کسی کا انتقال ہوتا تھا تو وہ فرماتے تھے: تم اس کے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دینا مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں یہ وہ مخصوص اعلان نہ ہو (جس کی ممانعت ہے) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے ان دوکانوں کے ذریعے سنا ہے کہ آپ ﷺ انتقال کا اعلان کرنے سے منع کرتے تھے۔“

**5361** - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنِ النِّعَى وَقَالَ يَا أَهْلُ النِّعَى فَإِنَّهُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَالنِّعَى أَذَانٌ بِالنِّعَى

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَرْفُوعًا وَقَالَ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ مِنْ طَرِيقٍ أُخْرَى قَالَ نَحْوُهُ وَلَمْ يَرْفَعُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَالنِّعَى أَذَانٌ بِالنِّعَى وَقَالَ وَهَذَا أَصَحُّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النِّعَى وَالنِّعَى عِنْدَهُمْ أَنْ يَنَادِيَ فِي النَّاسِ أَنْ فَلَانَا مَاتَ لِيَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ أَنْ يَعْلَمَ الرَّجُلُ أَهْلَ قَرَابَتِهِ وَإِخْوَانَهُ أَنْتَهَى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ موت کا اعلان کرنے سے منع کرتے تھے آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: موت کا اعلان کرنے سے بچو! کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کا ٹل ہے۔

عبداللہ نامی راوی کہتے ہیں: ”نہی“ سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اسے ایک اور حوالے سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ بھی اس کی مانند ہے تاہم انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور انہوں نے فرمایا ہے: ”نہی“ سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے وہ فرماتے ہیں: یہی زیادہ مستند ہے بعض اہل علم نے موت کا اعلان کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے ان کے نزدیک ”نہی“ سے مراد یہ ہے کہ موت کے قریب یہ اعلان کیا جائے کہ فلاں شخص انتقال کر گیا ہے تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں جبکہ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر آدمی کے رشتے داروں اور اس کے بھائیوں کو (اس کے انتقال کی) اطلاع دے دی جائے..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

**5362** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا طَمَنَ عُولَتَ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا عُمَرُ يَا حَفْصَةُ أَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ الْمَعُولَ عَلَيْهِ يَعَذَّبُ قَالَتْ بَلَى رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان پر رونا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا: ”جس شخص پر رونا جائے اس کو عذاب دیا جاتا ہے۔“ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**5363** - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُلُودَ وَضَمَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ -

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کال پیٹتا ہے یا گریبان پھاڑتا ہے یا زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرتا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5364 - وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ وَجَعَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَسَهُ فِي حَجَرٍ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ

لَقَبْتُ نَصِيحَ بَرْنَةَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا آفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِيءٌ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَبْرَأَ إِلَيْكُمْ كَمَا بَرِيءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا عَرَقَ وَلَا صَلَقَ

الصَّالِقَةُ الَّتِي تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالنَّدَبِ وَالنِّيَاحَةِ وَالْحَالِقَةُ الَّتِي تَحْلِقُ رَأْسَهَا عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَالشَّاقَةُ الَّتِي

تَشُقُّ ثَوْبَهَا

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تکلیف زیادہ ہو گئی ان کا سر ان کے اہل خانہ

میں سے ایک خاتون کی گود میں تھا اس خاتون نے چیخ کر رونا شروع کیا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اسے کچھ کہہ نہیں سکے جب ان

کی طبیعت کچھ ٹھیک ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے لا تعلق ہوں جس سے نبی اکرم ﷺ نے لا تعلق کا اظہار کیا ہے اور نبی

اکرم ﷺ نے بلند آواز میں رونے والی سر موٹہ دانے والی اور گریبان چیرنے والی عورت سے لا تعلق کا اظہار کیا ہے۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”میں تمہارے سامنے اس سے لا تعلق کا اظہار کرتا ہوں جس سے نبی اکرم ﷺ نے لا تعلق کا اظہار کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے: وہ ہم میں سے جو سر موٹہ لے یا گریبان پھاڑ دے یا نوچ کرے۔“

لفظ الصَّالِقَةُ سے مراد نوچ کرتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے لفظ الحَالِقَةُ سے مراد مصیبت کے وقت سر موٹہ دینے والی عورت

ہے لفظ الشَّاقَةُ سے مراد وہ عورت ہے جو اپنا کپڑا پھاڑ دیتی ہے۔

5363 - صحيح البخاري - كتاب الجنائز باب: ليس منا من ضرب الغمود - حديث: 1248 صحيح مسلم - كتاب الجنائز

باب: نحرهم ضرب الغمود وثمن الجيوب والدعاء بدعوى الجاهلية - حديث: 173 صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما

ينطق بهما مقدما أو مؤخرًا فصل في النياحة ونحوها - ذكر الزجر عن ضرب الغمود واستعمال دعوى الجاهلية لمن نزلت به

حديث: 3206 السنن للنسائي - كتاب الجنائز دعوى الجاهلية - حديث: 1846 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز ما

يسرى عنه ما يوضع على الميت من الصياح وثمن الجيوب - حديث: 11147 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز دعوى

الجاهلية - حديث: 1966 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز جبايع أبواب البكاء على الميت - باب ما يسرى عنه من

الدعاء بدعوى الجاهلية وضرب الغمود وثمن - حديث: 6712 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى

عنه - حديث: 3551 مسند الطيالسي - ما أشهد عبد الله بن مسعود رضي الله عنه - حديث: 284 البحر الزخار مسند البزار -

عبد الله بن مسعود وغيره من أصحاب مسروق - حديث: 1722 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود

حديث: 5126 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف من اسمه أحمد - حديث: 2182

**5385** - وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ التَّائِبِيِّ عَنْ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ كَانَ لِيَعَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَحْمَشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُو وَيَلًا وَلَا نَشُقَّ جِيبًا وَلَا نَنْشُرَ شَعْرًا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اسید بن ابواسید جو ایک تابعی ہیں انہوں نے بیعت کرنے والی ایک خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نیکی کے حوالے سے ہم سے جو عہد لیا تھا اس میں ہم سے یہ بھی عہد لیا تھا کہ ہم چہرہ نہیں نوچیں گی، بربادی نہیں پکاریں گی، گریبان نہیں پھاڑیں گی اور بال نہیں نکھرائیں گی۔  
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

**5386** - وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا وَالشَّافَةَ جِيبَهَا وَالِدَاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالشُّبْرَ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا  
حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چہرہ نوچنے والی، گریبان پھاڑنے والی اور تباہی و بربادی پکارنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔  
یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

## 18 - التَّرْهِيْبُ مِنْ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا فَوْقَ ثَلَاثِ

باب: عورت کے اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے

کے بارے میں تربیتی روایات

**5387** - عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَلَّى أَبُو هَاشِمٍ أَبُو سُفْيَانَ بْنِ خَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صَفْرَةٌ خُلُوقٍ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَتْ بِعَارِضِهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحْدَّ عَلَى مِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حِينَ تَوَلَّى أَبُو هَاشِمٍ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحْدَّ عَلَى مِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا انہوں نے ایک خوشبو منگوائی جس میں خلوق ملی ہوئی تھی تو ایک کنیر نے انہیں وہ خوشبو لگا دی پھر انہوں نے وہ خوشبو اپنے رخساروں پر بھی لگائی اور پھر انہوں نے یہ بات بیان کی اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی صرف یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اس کے شوہر کا معاملہ مختلف ہے اس پر وہ چار ماہ اور دس دن سوگ کرے گی۔“

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا تھا تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور تھوڑی سی لگائی اور پھر یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی (اس کی وجہ صرف یہ ہے) میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ وہ اپنے شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

## 19 - التَّرهيب من أكل مال اليتيم بغير حق

باب: یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے کے بارے میں تربیتی روایات

5368 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَه يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي

أَحَبُّ لَكَ مَا أَحَبَّ لِنَفْسِي لَا تُمْرُونَ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَلِينَ مَالَ يَتِيمٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابو ذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں میں تمہارے لئے اسی چیز کو پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں تم دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کے نگران نہ بننا

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5369 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّلَوِي يَوْمَ الزَّخْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْعَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَانِيُّ

وَرَوَاهُ الْبَزَّازُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَارُ سَبْعٌ أُولَهُنَّ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقِّهَا وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَفِرَارُ يَوْمِ الزَّخْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ وَالْإِنْتِقَالُ إِلَى الْأَعْرَابِ بَعْدَ هِجْرَةٍ - الْمُوبِقَاتُ الْمُهْلِكَاتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے اجتناب کرنا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا جادو کرنا اس جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے

’سود کھانا‘ یتیم کا مال کھانا میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن عاقل مومن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا۔  
یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہ سات ہیں جن میں سب سے پہلا کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے (اور دوسرے یہ ہیں:) کسی جان کو ناحق طور پر قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا، پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی کی طرف منتقل ہو جانا۔“

لفظ الموبقات کا مطلب ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزیں ہیں۔

**5370 -** وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعُ حَقٍّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَدْخُلَهُمُ

الْجَنَّةَ وَلَا يَذِيقَهُمْ نَعِيمَهَا مَدْمَنُ الْخَمْرِ وَآكِلُ الرِّبَا وَآكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَالْعَاقُ لَوَالِدَيْهِ  
رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيقِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَحْلَمٍ بْنِ عَرَكَ وَقَدْ تَرَكَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ  
صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

\*\*\* اُن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

”چار لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور انہیں اپنی نعمتوں کا ذائقہ نہ چکھائے، باقاعدگی سے شراب پینے والا، سود کھانے والا، ناحق طور پر یتیم کا مال کھانے والا اور اپنے والدین کا نافرمان۔“

یہ روایت امام حاکم نے ابراہیم بن خثیم بن عراک کے حوالے سے نقل کی ہے جسے متروک قرار دیا گیا ہے یہ اس کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**5371 -** وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ وَإِنْ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنَةِ  
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَالْفِرَارُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَرَمْيُ الْمُحَصَّنَةِ وَتَعْلَمُ السَّحَرُ وَآكِلُ الرِّبَا  
وَآكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ - قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ وَهُوَ كِتَابٌ طَوِيلٌ فِيهِ ذِكْرُ الزَّكَاةِ وَالذِّيَابِ وَغَيْرِ ذَلِكَ  
رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

\*\*\* ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی

اکرم ﷺ نے اہل یمن کو خط لکھا تھا جس میں یہ تحریر تھا:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہوگا کہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دیا جائے (اور دیگر

کبیرہ گناہ یہ ہیں:) مومن جان کو ناحق طور پر قتل کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا، والدین کی نافرمانی

کرنا، پاک دامن عورت پر الزام لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا۔“

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے یہ ایک طویل مکتوب ہے جس میں زکوٰۃ، دیت اور دیگر امور سے متعلق احکام

کا ذکر ہے۔



یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

5372 - وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمٌ مَسْجُورُهُمْ تَاجِجٌ أَفْوَاهُهُمْ نَارًا فَقِيلَ مِنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْبَنَاتِ طُلُمًا أَمْيًا يَأْكُلُونَ فِي بَطُونِهِمْ نَارًا (النساء)

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَمَنْ طَرِيقَهُ ابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ مِنْ طَرِيقِ زِيَادِ بْنِ الْمُثَنَّرِ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ وَهُمَا وَاهِبَانِ مِنْهُمَا عَنْ أَبِي بَرزَةَ

\*\*\* حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیمت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو ان کی قبروں سے زندہ کرے گا تو ان کے منہ میں آگ ہوگی، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ دیکھا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتے ہیں۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اور ان کے حوالے سے ہی اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے یہ زیاد بن منذر ابو جارود کے حوالے سے نافع بن حارث سے منقول ہے یہ دونوں راوی ہیں اور ان پر تہمت لگائی گئی ہے ان کے حوالے سے یہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

التَّوْغِيبُ فِي زِيَارَةِ الرِّجَالِ الْقُبُورِ وَالتَّرْهيبُ مِنْ زِيَارَةِ النِّسَاءِ وَاتِّبَاعُهُنَّ الْجَنَائِزَ

باب: مردوں کے لئے قبرستان کی زیارت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

خواتین کے لئے (قبرستان کی) زیارت کے بارے میں اور جنازوں کے ساتھ جانے کے بارے میں ترغیبی روایات

5373 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ امِّ لَبَكَى وَابْكَى مِنْ حَوْلِهِ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتِ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فزوروا القبور فإنها تذكركم الموت - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لئے گئے، آپ ﷺ رونے لگے اور آپ ﷺ نے اپنے آس پاس لوگوں کو بھی رُلا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی کہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کروں، تو مجھے اس کی اجازت نہیں ملی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کر لوں، تو مجھے اجازت دے دی گئی، تو تم لوگ قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہیں۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5374 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَهَيِّتُكُمْ

عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فزوروها فإن فيها عبرة

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ مُنْتَجِعٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کر لیا کرو! کیونکہ ان میں عبرت موجود ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

**5375** - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ

زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا وَتَذَكُرُ الْآخِرَةَ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبتی دلاتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5376** - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرِ الْقُبُورَ تَذَكُّرُ بِهَا

الْآخِرَةِ وَاغْسَلِ الْمَوْتَى فَإِنْ مَعَالِجَةُ جَسَدٍ خَاوٍ مَوْعِظَةٌ بَلِيغَةٌ وَصَلْ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذَلِكَ أَنْ يَحْزَنَكَ فَإِنَّ

الْحَزِينَ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَتَعَرَّضُ كُلُّ خَيْرٍ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ رَوَاهُ ثِقَاتٌ وَتَقَدَّمَ قَرِيبًا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں اور مردوں کو غسل دو! کیونکہ مردہ جسم کی دیکھ بھال، بلیغ نصیحت ہے

نماز جنازہ ادا کرو! ہو سکتا ہے یہ چیز تمہیں عملگین کر دے اور عملگین شخص اللہ کے سائے میں ہوگا اور ہر قسم کی بھلائی کے درپے ہوگا۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

**5377** - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أَذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تَذَكُرُ الْآخِرَةَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قَالَ الْحَافِظُ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ نَهْيًا عَامًّا لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ثُمَّ أَذِنَ

لِلرِّجَالِ فِي زِيَارَتِهَا وَاسْتَمَرَ النَّهْيُ فِي حَقِّ النِّسَاءِ وَقِيلَ كَانَتْ الرُّخْصَةُ عَامَّةً وَفِي هَذَا كَلَامٌ طَوِيلٌ ذَكَرْتَهُ فِي

غَيْرِ هَذَا الْكِتَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

ابن بریدہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا تو محمد (ﷺ) کو اس کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی

ہے تم ان (قبروں) کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پہلے قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا جو عمومی ممانعت تھی جو مردوں

اور خواتین دونوں کے لئے تھی پھر آپ ﷺ نے مردوں کو قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی اور خواتین کے حق میں یہ

مرات برقرری' ایک قول یہ ہے کہ رخصت بھی عمومی ہے اس بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے جسے میں نے اس کتاب کی بجائے کہیں اور ذکر کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5378 - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ وَامْتَحَذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُحَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - قَالَ الْحَافِظُ وَأَبُو صَالِحٍ هَذَا هُوَ بَازِمْ وَيُقَالُ بِإِذَانِ مَكِّي مَوْلَى أُمِّ هَانِيءَ وَهُوَ صَاحِبُ الْكَلْبِيِّ قِيلَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَتَكَلَّمَ فِيهِ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مساجد بنانے اور قبروں پر چراغ رکھنے والے لوگوں پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام بوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے ان سب نے اسے ابوصالح سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوصالح نامی یہ راوی بازام ہے ایک قول کے مطابق یہ باذان ہے یہ مکی ہے اور سیدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا غلام ہے یہ کبھی کا ساتھی ہے ایک قول کے مطابق اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا ہے امام بخاری امام نسائی اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

5379 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ أَيْضًا وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَفِيهِ كَلَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے ان سب نے اسے عمر بن ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں کلام پایا جاتا ہے یہ اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

5380 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَبِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنَى مَيِّتًا فَلَمَّا فَرَعْنَا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْصَرَفْنَا مَعَهُ فَلَمَّا حَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَهُ وَقَفَ فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ مُقْبِلَةٍ قَالَ أَظْنُ عَرَفَهَا فَلَمَّا ذَهَبَتْ إِذَا هِيَ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرَجَكَ يَا فَاطِمَةُ مِنْ بَيْتِكَ قَالَتْ أَتَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَ هَذَا الْمَيِّتِ فَرَحِمْتُ إِلَيْهِمْ مَيِّتَهُمْ أَوْ عَزَيْتُهُمْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ بَلَغْتَ مَعَهُمُ الْكِدَا فَقَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذَكُرُ فِيهَا مَا تَذَكُرُ قَالَ لَوْ بَلَغْتَ مَعَهُمُ الْكِدَا فَذَكَرْتُ شَدِيدًا فِي ذَلِكَ قَالَ فَسَأَلْتُ رَبِيعَةَ بْنَ سَيْفٍ عَنِ الْكِدَا فَقَالَ الْقُبُورُ فَيَمَّا أَحْسَبُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ

قَالَ فِي آخِرِهِ: لَقَالَ لَوْ بَلَغَتْهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَرَاهَا جَدَّ أَبِيكَ  
وَرَبِيعَةُ هَذَا مِنْ تَابِعِي أَهْلُ مِصْرَ فِيهِ مَقَالٌ لَا يَفْتَحُ فِي حَسَنِ الْإِسْنَادِ الْكُذَاءُ بِضَمِّ الْكَافِ وَبِالْدَالِ  
الْمُهِمْلَةِ مَقْصُورًا هُوَ الْمَقَابِرُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک میت کو دفن کیا جب ہم اس سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے آپ ﷺ کے ہمراہ ہم بھی واپس آئے جب نبی اکرم ﷺ اپنے گھر کے دروازے کے مقابل پہنچے تو آپ ﷺ ٹھہر گئے وہاں سامنے سے ایک خاتون آرہی تھیں راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو پہچان لیا تھا جب وہ خاتون آگے آئیں تو وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے باہر کیوں گئی تھیں؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس فوٹلی والے گھر میں گئی تھی تاکہ ان کی میت کے لئے دعائے رحمت کروں اور ان لوگوں کے ساتھ اس حوالے سے تعزیت کروں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ "کدا" تک گئی تھیں؟ تو انہوں نے عرض کی: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے جبکہ میں نے اس بارے میں آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا بھی ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ کدا تک گئی ہو تیں اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں سخت کلمات ارشاد فرمائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ربیعہ بن سیف سے کدا کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ اس سے مراد قبرستان ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:  
”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ وہاں تک گئی ہو تیں تو تم اس وقت تک جنت نہ دیکھتی جب تک تمہارے باپ کا دادا اُسے نہ دیکھتا۔“

ربیعہ نامی یہ راوی تابعی ہیں ان کا تعلق مصر سے ہے ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے جو سند کے حسن ہونے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔ لفظ کدا اس سے مراد قبرستان ہے۔

**5381 -** وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا نِسْوَةٌ جُلُوسٌ قَالَ مَا يَجْلِسُ قُلُنَّ نَنْتَظِرُ الْجَنَازَةَ قَالَ هَلْ تَغْسِلُنَّ قُلُنَّ لَا قَالَ هَلْ تَحْمِلُنَّ قُلُنَّ لَا قَالَ هَلْ تَدْلِينَ فِيمَنْ يُدْلِي قُلُنَّ لَا قَالَ فَارْجِعْنَ مَا زَوْرَاتٍ غَيْرَ مَا جَوْرَاتٍ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نکلے کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں آپ ﷺ نے دریافت کیا تم کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے غسل دینا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے کندھا دینا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر کیا تم نے قبر میں اتارنا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس چلی جاؤ! ایسی حالت میں کہ تم پر گناہ ہو اور تمہیں اجر نہ ملا ہو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابویعلیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔



**الترہیب من المُرور بِقُبُورِ الظَّالِمِينَ وَدِيَارِهِمْ وَمَصَارِعِهِمْ**  
 مع الغفلة عما أصابهم وبقصص ما جاء في عذاب القبر وتعيمه وسؤال منكر ونكير عليهما السلام  
 عالموں کی قبروں اور ان کے علاقوں اور ان کی تباہی کے مقامات سے غفلت کے ساتھ گزرنے  
 کے بارے میں ترہیبی روایات جو غفلت اس عذاب کے حوالے سے ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا نیز قبر کے عذاب اس کی  
 نعمتوں اور منکر نکیر کے سوال کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ان میں سے بعض امور کا تذکرہ

**5382 -** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَصْحَابَهُ يَغْنَى لِمَا  
 رَمَلُوا الْحَجَرَ دِيَارَ ثَمُودَ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا  
 تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: یعنی جب وہ لوگ "ہجر" کے  
 مقام پر پہنچے جو قوم ثمود کا علاقہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان عذاب زدہ لوگوں کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہونا اگر تم رونہ  
 رہے ہو تو تم ان پر داخل نہ ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہ عذاب لاحق ہو جو انہیں ہوا تھا۔  
 یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5383 -** وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجَرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ  
 ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ ثُمَّ قَنَعَ رَأْسَهُ وَاسْرَعَ التَّسِيرَ حَتَّى أَجَارَ الْوَادِي  
 ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا گزر "ہجر" نامی بستی سے ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ جنہوں  
 نے اپنے اوپر ظلم کیا تم ان کے علاقے میں داخل نہ ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہی چیز لاحق ہو جو انہیں لاحق ہوئی تھی البتہ تم  
 روتے ہوئے وہاں داخل ہونا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر ڈھانپ لیا اور آپ ﷺ تیزی سے چلتے ہوئے اس وادی  
 کو پار کر گئے۔"

### فصل

**5384 -** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكَ  
 اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ  
 الْقَبْرِ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَاتِهِ إِلَّا تَعُوذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت ان کے ہاں آئی اور اس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا  
 اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قبر کے عذاب سے بچا کے رکھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی  
 اکرم ﷺ سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! قبر میں عذاب ہوتا ہے سیدہ



عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی دعا کرتے تھے تو قبر کے عذاب سے بچاؤ مانگا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5385** - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمَوْتَى لِيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ حَتَّىٰ إِنْ الْبَهَائِمَ لَتَسْمَعَ أَصْوَاتَهُمْ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مردوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جانور ان کی آواز سنتے ہیں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5386** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدْعُوا لَدَعَوْتُ اللَّهُ أَنْ يَسْمَعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴿﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں

بھی (مردے کو قبر میں ہونے والا) عذاب سنائے“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5387** - وَعَنْ هَانِيٍّ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ يَبْكِي حَتَّىٰ يَسِيلَ لَحْيَتُهُ فَاقِيلَ لَهُ تَذَكَّرِ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَذَكَّرِ الْقَبْرَ فَتَبْكِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْقَبْرُ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنَ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَّاهُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَزَادَ رَزِينٌ فِيهِ مِمَّا لَمْ أَرَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ نَسَخِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ هَانِيٌّ وَسَمِعْتُ عُثْمَانَ يَشُدُّ عَلَى قَبْرِ فَإِنْ تَنَجَّ مِنْهَا تَنَجَّ مِنْ ذِي عَظِيمَةٍ وَإِلَّا فَإِنِّي لَا أَخَالُكَ

﴿﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس ٹھہرتے تھے تو روتے تھے یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی تھی ان سے کہا گیا: جب آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں اس وقت نہیں روتے لیکن جب آپ قبر کا ذکر کرتے ہیں تو رونے لگ جاتے ہیں (اس کی وجہ کیا ہے؟) انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے اگر آدمی اس سے نجات پالے گا تو باقی معاملہ زیادہ آسان ہوگا اور اگر آدمی نے اس سے نجات نہ پائی تو بعد کی صورت حال زیادہ سخت ہوگی۔“

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میں نے (یا تم نے) جو بھی (ہولناک ترین) منظر دیکھا ہو قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں جو میں نے ترمذی کے کسی نسخے میں نہیں دیکھے ہیں۔

ہانی بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سنا: وہ قبر کو مخاطب کر کے یہ کہہ رہے تھے: اگر تم سے نجات پالی جائے تو ایک بڑی چیز سے نجات پالی جائے گی اور اگر نہ پائی گئی تو پھر تمہارے بارے میں میرا یہ خیال نہیں ہے۔

**5388** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا مَاتَ عَرَضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشَى إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَدُونُ قَوْلِهِ فَيَقَالُ إِلَى آخِرِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جب تم میں سے کوئی ایک شخص جب مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہوگا تو اہل جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر وہ جہنمی ہو تو اہل جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہوگا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابو داؤد نے نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”تو اس سے کہا جاتا ہے“ .... اس سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

**5389** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلَطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ تَنِينًا تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَلَوْ أَنَّ تَنِينًا مِنْهَا لَفُحَّتْ فِي الْأَرْضِ مَا أَهْبَتَ خَضِرَاءُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَمَنْ طَرِيقَهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ دِرَاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اثر دھسے مسلط کیے جاتے ہیں جو اس کو نوچتے ہیں اور کاٹتے ہیں اور ایسا قیامت قائم ہونے تک ہوتا رہے گا اگر ان میں کوئی ایک اثر دھاس زمین پر پھونک مار دے تو وہاں سبزہ نہ اگے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔

**5390** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ لَفِي رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ فَيَرْحَبُ لَهُ قَبْرُهُ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُنَوَّرُ لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَتَدْرُونَ فِيمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَإِنْ لَهُ مَعِيشَةٌ ضَنْكًا وَنَحْشَرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى (ط) قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمَعِيشَةُ الضَّنْكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ عَذَابُ الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ يُسَلَطُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ تَنِينًا أَتَدْرُونَ مَا التَّنِينَ سَعُونَ حَبَّةٌ لِكُلِّ حَبَّةٍ سَبْعُ رُؤُوسٍ يَلْسَعُونَهُ وَيُخْدَشُونَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ يَكْلَاهُمَا مِنْ طَرِيقٍ دَرَجَ عَنِ ابْنِ حَجِيرَةَ عَنْهُ  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مومن اپنی قبر میں ایک سرسبز باغ میں ہوتا ہے اس کے لئے اس کی قبر ستر بالشت تک کشادہ کر دی جاتی ہے اور چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن کر دی جاتی ہے کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟“  
 ”تو اس کے لئے تک زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن ناپینا ہونے کے طور پر اٹھائیں گے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو تک زندگی سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد کافر کو اس کی قبر میں دیا جانے والا عذاب ہے اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اس پر ننانوے اڑدھے مساط کیے جاتے ہیں کیا تم جانتے ہو؟ ”تین“ سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد سانپ ہیں جن میں سے ہر ایک سانپ کے سات سر ہوں گے اور وہ قیامت کے دن تک اس شخص کو کاٹتے اور نوچتے رہیں گے۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں ان حضرات نے اسے درج کے حوالے سے ابن حجرہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

**5391 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَانَ الْقَبْرِ فَقَالَ عَمْرٍو أُنْزِلْنَا عَقُولُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ كَهَيْتَكَ الْيَوْمَ فَقَالَ عَمْرٍو بَفِيهِ الْحَجَرُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهْيَعَةَ وَالطَّبْرَانِي بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبر کی آزمائش کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہماری عقلیں ہمیں واپس کر دی جائیں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اسی طرح جس طرح آج ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو منہ میں پتھر ہوگا۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5392 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبْتَلِي هَذِهِ الْأُمَّةَ فِي قُبُورِهَا فَكَيْفَ بِي وَأَنَا امْرَأَةٌ ضَعِيفَةٌ قَالَ يَشْتَبِثُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ (ابن ماجہ)  
 رَوَاهُ النَّزَّارُ وَزَوَّاهُ ثِقَاتٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس امت کو ان کی قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا تو پھر میرا کیا بنے گا؟ میں تو ایک کمزور عورت ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**5393 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْعَبْدَ إِذَا وَضَعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نَعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا إِنَّهُ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِيهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي

هَذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبَدَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوْ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ فَيَقَالُ لَا ذَرِيتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يَضْرِبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو ان کے واپس جاتے ہوئے ان کے جوتوں کی آہٹ بھی (وہ مردہ) سنتا ہے پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھا دیتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: تم ان نبی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اگر وہ مومن ہوگا تو وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں تو اس سے کہا جائے گا: تم جہنم کے مکنہ ٹھکانے کی طرف دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کی جگہ جنت کا ٹھکانہ عطا کر دیا ہے نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تو وہ ان دونوں کو دیکھ لے گا اور اگر کافر ہوگا یا منافق ہوگا تو وہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم میں ان کے بارے میں وہ کہا کرتا تھا جو ان کے بارے میں لوگ کہا کرتے تھے تو اس سے کہا جائے گا: نہ تمہیں سمجھ آئی اور نہ تم نے تلاوت کی پھر لوہے سے بنا ہوا ایک گرز اس کے دوکانوں کے درمیان اس طرح مارا جائے گا کہ وہ چیخ مارے گا تو دو گروہوں (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ ہر چیز اس کی چیخ کو سنے گی۔"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

**5394 -** وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا وَضَعَ فِي قَبْرِهِ آتَاهُ مَلِكٌ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَإِنْ اللَّهُ هَدَاهُ قَالَ كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَمَا يَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ فَيَقَالُ لَهُ هَذَا كَانَ لَكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَصَمَكَ فَأَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فَيَرَاهُ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيَقَالُ لَهُ اسْكُنْ قَالَ وَإِنْ الْكَافِرُ أَوْ الْمُنَافِقُ إِذَا وَضَعَ فِي قَبْرِهِ آتَاهُ مَلِكٌ فَيَسْتَهْرَهُ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيَقَالُ لَا ذَرِيتَ وَلَا تَلَيْتَ فَيَقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ نَحْوَهُ وَالنَّسَائِيُّ بِإِخْتِصَارٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِنَحْوِ الرِّوَايَةِ الْأُولَى وَزَادَ فِي آخِرِهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحَدٌ يَقُومُ عَلَيْهِ مَلِكٌ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ إِلَّا هِيلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبَتِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ (ابْرَاهِيمُ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب مومن کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو اگر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب کر دے تو وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا فرشتہ اس سے دریافت کرتا ہے: تم ان صاحب (یعنی نبی اکرم ﷺ) کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کے بعد اس



بندے سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا اور پھر اسے ایک گھر کی طرف لے جایا جاتا ہے جو جہنم میں اس کا ہو سکتا تھا اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ہو جاتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں محفوظ رکھا اور اس کی جگہ تمہیں جنت میں گھر عطا کیا وہ اس گھر کو دیکھتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے: تم لوگ مجھے موقع دو! تاکہ میں جا کر اپنے گھر والوں کو یہ خوشخبری سناؤں تو اس سے کہا جاتا ہے: تم پرسکون رہو انبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اگر کافر ہو یا منافق ہو تو جب اسے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور وہ اسے جھڑکتا ہے اور کہتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیتا ہے مجھے نہیں معلوم اس سے کہا جاتا ہے: نہ تم نے سمجھ بوجھ حاصل کی اور نہ تم نے پڑھا پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہی کہتا ہوں جو لوگ کہا کرتے تھے پھر اس کے دوکانوں کے درمیان ایک گرز مارا جاتا ہے اور وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے دو قسم کی مخلوق (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے اس کی مانند نقل کی ہے امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جو پہلی روایت کی مانند ہے اور انہوں نے اس کے آخرت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر ہر شخص کے سر ہانے فرشتہ گرز لے کے کھڑا ہوا ہوگا تو وہ بندہ تو خوف زدہ ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ انہیں قول ثابت پر ثابت قدم رکھے گا۔“

**5395 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ يَهُودِيَّةٌ اسْتَطَعَتْ عَلَى بَابِي فَقَالَتْ اطْعُمُونِي اَعَاذُكُمْ اللَّهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَمَنْ فِتْنَةُ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ فَلَمْ أَزَلْ احْبِسُهَا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ هَذِهِ الْيَهُودِيَّةُ قَالَ وَمَا تَقُولُ قُلْتُ تَقُولُ اَعَاذُكُمْ اللَّهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَمَنْ فِتْنَةُ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ مَدًا يَسْتَعِيدُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَمَنْ فِتْنَةِ عَذَابِ الْقَبْرِ ثُمَّ قَالَ أَمَا فِتْنَةُ الدَّجَالِ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا حَذَرَ أُمَّتَهُ وَسَاحَلَهُ ثُكُومُ بِحَدِيثٍ لَمْ يَحْذَرُهُ نَبِيٌّ أُمَّتُهُ إِنَّهُ أَعْوَرٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ قَامًا فِتْنَةَ الْقَبْرِ فَبِي يَفْتَنُونَ وَعَنِي يَسْأَلُونَ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَجْلَسَ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَرْعٍ وَلَا مَشْعُوفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فَمَا كُنْتَ تَقُولُ فِي الْإِسْلَامِ فَيَقَالُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَيَّ مَا وَقَاكَ اللَّهُ ثُمَّ تَفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَيُقَالُ عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مَتَّ وَعَلَيْهِ تَبَعْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السَّوْءُ أَجْلَسَ فِي قَبْرِهِ فَرْعًا مَشْعُوفًا فَيَقَالُ لَهُ فَمَا كُنْتَ تَقُولُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ كَمَا قَالُوا فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ ثُمَّ يَفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا عَلَى الشُّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مَتَّ وَعَلَيْهِ تَبَعْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَعَذَّبُ



رواه أحمد بإسناد صحيح

قوله غير مشعوف هو بشين مفعلة بعدها عين مهملة وآخره فاء قال أهل اللغة الشعف هو الفزع حتى يذهب بالقلب

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت آئی اور اس نے میرے دروازے پر کھانے کے لئے کچھ مانگا اور یہ کہا تم لوگ مجھے کھانے کے لئے دو! اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے محفوظ رکھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اسے روکے رکھا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ یہودی عورت کیا کہتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کہتی ہے؟ میں نے عرض کی: یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے محفوظ رکھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ سے دجال کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے پناہ مانگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک دجال کی آزمائش کا تعلق ہے تو ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اور میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتانے لگا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی وہ یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اس (یعنی دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا جہاں تک قبر کی آزمائش کا تعلق ہے تو اس آزمائش میں لوگوں کو مبتلا کیا جائے گا اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا اگر کوئی نیک شخص ہوگا تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا وہ خوف زدہ اور پریشان نہیں ہوگا پھر اس سے دریافت کیا جائے گا: تم اسلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اور یہ صاحب جو تمہارے درمیان ہیں ان کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو وہ جواب دے گا: یہ حضرت محمد ﷺ ہیں جو اللہ کے رسول ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آئے تھے ہم نے ان کی تصدیق کی تو اس شخص کے لئے جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھولی جائے گی وہ جہنم کو دیکھے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھارہا ہے تو اس شخص سے کہا جائے گا: تم اس چیز کو دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچالیا ہے پھر اس کے لئے ایک اور کھڑکی کھولی جائے گی جو جنت کی طرف کی ہوگی وہ جنت کی زیب و زینت کو دیکھے گا تو اس سے کہا جائے گا: جنت میں یہ تمہارا ٹھکانہ اور اس سے یہ کہا جائے گا: کہ تم یقین پر قائم رہے اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اگر کوئی برا شخص ہو تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے وہ خوف زدہ اور پریشان ہوتا ہے اس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم کیا کہتے تھے؟ وہ کہتا ہے: میں لوگوں کو کوئی بات کہتے ہوئے سنتا تھا تو میں بھی اسی طرح کہہ دیتا تھا جس طرح وہ کہتے تھے تو اس کی طرف جنت کی ایک کھڑکی کھولی جائے گی وہ جنت کی زیب و زینت کی طرف دیکھے گا تو اس سے کہا جائے گا: تم اس چیز کو دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں پھیر دیا ہے پھر جہنم کی طرف کی ایک کھڑکی کھولی جائے گی جس سے وہ دیکھے گا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھارہا ہے تو اسے بتایا جائے گا کہ یہ تمہارے ٹھکانہ ہوگا تم شک پر زندہ رہے شک پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ اٹھایا جائے گا اگر اللہ نے چاہا پھر اس شخص کو عذاب دیا جائے گا۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ غیر مشعوف اہل لغت کہتے ہیں: یہ لفظ شعف ہے اس سے مراد گھبراہٹ ہے جو دل کو رخصت کر دے۔

جَنَازَةً رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يَلْحَدُ بَعْدَ فَبَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ وَبِيَدِهِ عِودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ تَعُودُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَقَالَ إِنْ أَلَمَّيْتَ يَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالَهُمْ إِذَا وَلُوا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ يَا هَذَا مِنْ رَبِّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ

وَفِي رِوَايَةٍ: وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مِنْ رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَعَثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا يَذْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ وَآمَنْتُ وَصَدَقْتُ

زَادَ فِي رِوَايَةٍ: فَلِذَلِكَ قَوْلُهُ يَثْبُتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلِئِذَا أُنْفِثَتْ فِيهِمْ نَفْسُهُمْ مِنْ السَّمَاءِ أَنْ يَصْدُقَ عَبْدِي فَافْرَشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبَسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَأْتِيهِ مِنْ رُوحِهَا وَطِبْهَا وَيُفْهِجُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ وَإِنْ الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ فَتَعَادَ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ مِنْ رَبِّكَ فَيَقُولُ هَاهُ لَا أَذْرِي فَيَقُولَانِ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهُ لَا أَذْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَعَثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهُ لَا أَذْرِي فَيَنَادِي مُنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ كَلِمَتُكَ فَاغْرُشُوهُ مِنَ النَّارِ وَالْبَسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُمُومِهَا وَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ

زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ يَقِضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمَ مَعَهُ مَرْزُوقَتَانِ حَدِيدَتَانِ لَوْ ضَرَبَ بِهَا جَبَلًا لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مِنْ بَيْنِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا ثُمَّ تَعَادَ فِيهِ الرُّوحُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رَوَاهُ مُنْتَجِعٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ أَطُولُ مِنْ هَذَا وَلَقِظَهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَى أَنْ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنْ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ إِذَا كَانَ فِي انْفِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاقْبَالَ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ كَانَ وَجُوهُهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرُ وَيَجِيءُ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ فَتَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السَّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخْذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرَفَةً عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذَهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذَلِكَ الْحَنُوطِ وَيَخْرُجُ مِنْهُ كَأَطِيبِ نَفْحَةٍ مَسْكٍ وَجَدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمْرُؤُونَ عَلَى مَلَأَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولَانِ فَلَانِ ابْنِ فَلَانٍ يَأْخُضُنَ أَسْمَاءَهُ الَّتِي كَانَ يُسَمِّي بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهَوْا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتَحُونَ لَهُ فَيَفْتَحُ لَهُ فَيُشِيعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مَقْرُبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيْنِ وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فِي

جسده فجلسه فقلولان من ربك فيقول ربني الله فيقولان ما ذيك فيقول ديسي الإسلام  
 فيقولان ما هذا برجل النبي بعث فيكم فيقول هو رسول الله فيقولان ما يدريك فيقول قرأت كتاب الله  
 وصدقته فسادى منادى من السماء أن قد صدق عبيدى فافرشوه من الجنة وافتحوا له بابا إلى الجنة  
 من قبائه من روحها وطيبها ويصيح له في قبره مد بصره قال ويأتيه رجل حسن الوجه حسن الثياب طيب  
 ريح فيقول أبشر بالذي يسرك هذا يومك الذي كنت توعده فيقول من أنت فوجهك الوجه الحسن يجيء  
 بالخير فيقول أنا عمالك الصالح فيقول رب أقم الساعة رب أقم الساعة حتى أرجع إلى أهلي ومالي وإن  
 سئمت الكفر إذا كان في انقطاع من الدنيا وإقبال من الآخرة نزل إليه ملائكة سود الوجوه معهم المسوح  
 ليحييونه مد النضر ثم يحيى ملك الموت حتى يجلس عند رأسه فيقول أيتها النفس الخبيثة أخرجي  
 إلى سخط من الله وغضب فتفرق في جسده فينتزعها كما ينتزع السفود من الصوف المبلول فيأخذها  
 فإذا أخذها لم يدعها في يده طرفة عين حتى يجعلوها في تلك المسوح وتخرج منها كاتنين جيفة وجدت  
 على وجه الأرض فيصعدون بها فلا يمرؤن بها على ملاء من الملائكة إلا قالوا ما هذه الريح الخبيثة  
 فيقولون فلان ابن فلان بأقبح أسمائه التي كان يسمى بها في الدنيا حتى ينتهى بها إلى السماء الدنيا  
 ليستفتح له فلا يفتح له ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفتح لهم أبواب السماء ولا يدخلون  
 الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط (الأعراف) فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه في سبعين في الأرض  
 الشفسي ثم تطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن يشرك بالله فكأنما خر من السماء فتخطفه الطير أو تهوى به  
 الريح في مكان سحيق (الحج) فتعاد روحه في جسده ويأتيه ملكانه فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول  
 هاهاه لا أدري قال فيقولان له ما ذنوبك فيقول هاهاه لا أدري قال فيقولان له ما هذا الرجل الذي بعث  
 فيكم فيقول هاهاه لا أدري فينادى مناد من السماء أن كذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا إلى النار  
 ليأبى من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه أضلاعه ويأتيه رجل قبيح الوجه قبيح  
 الثياب منتن الريح فيقول أبشر بالذي يسورك هذا يومك الذي كنت توعده فيقول من أنت فوجهك الوجه  
 القبيح يجيء بالشّر فيقول أنا عمالك الخبيث فيقول رب لا تقم الساعة

وفي رواية له بمعناه وزاد: فيأتيه آت قبيح الوجه قبيح الثياب منتن الريح فيقول أبشر بهوان من الله  
 وعذاب مقيم فيقول بشرك الله بالشّر من أنت فيقول أنا عمالك الخبيث كنت بطينا عن طاعة الله سريعا  
 في معصيته فجراك الله بشر ثم يقبض له أعمى أصم أبكم في يده مرزبة لو ضرب بها جبل كان ترابا  
 فيضربه ضربة فيصير ترابا ثم يعيده الله كما كان فيضربه ضربة أخرى فيصيح صيحة يسمعه كل شيء إلا  
 النسيين قال البراء ثم يفتح له باب من النار ويمهد له من فرش النار

قال الحافظ هذا الحديث حديث حسن رواه محتج بهم في الصحيح كما تقدم وهو مشهور  
 بالمنهال بن عمرو عن البراء كذا قال أبو موسى الأصبهاني رحمه الله والمنهال روى له

الْبُخَارِيُّ حَدِيثًا وَاحِدًا

وَقَالَ ابْنُ مَعِينٍ الْمَنْهَالُ ثِقَةٌ وَقَالَ أَحْمَدُ الْعَجَلِيُّ كُوفِي ثِقَةٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ تَرَكَهُ شُعْبَةُ عَلَى مُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ لِأَنَّهُ سَمِعَ مِنْ دَارِهِ صَوْتَ قِرَاءَةٍ بِالتَّطْرِيبِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ أَبُو بَشَرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمَنْهَالِ وَزَادَانِ ثِقَةً مَشْهُورٌ لِأَنَّهُ بَغَضُهُمْ وَرَوَى لَهُ مُسْلِمٌ حَدِيثَيْنِ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقِ الْمَنْهَالِ يَنْحَوِرُ رِوَايَةَ أَحْمَدَ ثُمَّ قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَقَدْ رَوَاهُ عِيسَى بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ اسْمُ الْمَلَائِكَيْنِ فَقَالَ فِي ذِكْرِ الْمُؤْمِنِ قِيَرِدٌ إِلَى مَضْجَعِهِ فَيَأْتِيهِ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ يَشِيرَانِ الْأَرْضَ بِأَنْيَابِهِمَا وَيُلْجِفَانِ الْأَرْضَ بِشَفَاهُمَا فَيَجْلِسَانِهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ يَا هَذَا مِنْ رَبِّكَ فَذَكَرَهُ وَقَالَ فِي ذِكْرِ الْكَافِرِ فَيَأْتِيهِ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ يَشِيرَانِ الْأَرْضَ بِأَنْيَابِهِمَا وَيُلْجِفَانِ الْأَرْضَ بِشَفَاهُمَا أَصَوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَابْصَارُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ فَيَجْلِسَانِهِ ثُمَّ يُقَالُ يَا هَذَا مِنْ رَبِّكَ فَيَقُولُ لَا أَفْرَى فَيَنَادِي مِنْ جَانِبِ الْقَبْرِ لَا ذَرِيتَ وَيَضْرِبَانِهِ بِمِرْزَبَةٍ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا مِنْ بَيْنِ الْخَافِقِينَ لَمْ يَقْلُوهَا يَشْتَعِلُ مِنْهَا قَبْرُهُ نَارًا وَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ

قَوْلُهُ هَاهُ هَاهُ هِيَ كَلِمَةٌ تَقَالُ فِي الضَّحْكَ وَفِي الْإِبْعَادِ وَقَدْ تَقَالُ لِلتَّوَجُّعِ وَهُوَ الْيَقِينُ بِمَعْنَى الْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے جو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا جنازہ تھا، ہم قبر کے پاس آئے تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی جس کے ذریعے آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو!

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مڑ کر جاتے ہیں تو میت ان کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتی ہے پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے: اے فرد! تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھا دیتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں؟ جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا تھا وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں تو وہ فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہیں اس کا کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ثابت قدم رکھے گا دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی“



پھر آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے تم اس کے لئے جنت کا کچھونا بچھاؤ جنت کا لباس پہناؤ اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو تا کہ اس کی ٹھنڈک اور اس کی خوشبو اس کے پاس آتی رہے اور حدنگاہ کو اس کے لئے کشادہ کر دیا جائے۔

(لیکن مردہ) اگر کافر ہو تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی موت کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا: اس کی روح اس کے جسم میں اٹھائی جاتی ہے پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھا دیتے ہیں اور وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ دونوں فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا ہے وہ دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: یہ جھوٹ کہتا ہے جہنم سے اس کے لئے ایک کچھونا بچھاؤ جہنم کا لباس اسے پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو تا کہ وہاں کی تپش اور گرم ہوا اس کی طرف آئے اور پھر اس مردے کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے کہ اگر وہ گرز پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے پھر وہ اس گرز کے ذریعے اس میت کو ضرب لگاتا ہے اور اس کے چیخنے کی آواز مشرق اور مغرب کے درمیان موجود ہر چیز سنیتی ہے صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں پھر وہ مردہ مٹی بن جاتا ہے پھر دوبارہ اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے نقل کی ہے اور یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے انہوں نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گئے۔۔۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو! یہ بات آپ ﷺ نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ جب دنیا سے رخصت ہونے لگتا ہے اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو آسمان سے فرشتے اس کی طرف نازل ہوتے ہیں جن کے چہرے سفید ہوتے ہیں ان کے چہرے سورج کی مانند (چمک دار) ہوتے ہیں ان کے پاس جنت کے کفن ہوتے ہیں اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس اتنی دور تک بیٹھ جاتے ہیں جہاں تک نگاہ جاتی ہے پھر موت سے متعلق فرشتہ آتا ہے اور میت کے سر ہانے بیٹھ جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: اے پاکیزہ جان! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا مندی کی طرف جاؤ! تو وہ جان یوں پھسلتی ہوئی نکلتی ہے جس طرح کسی مشکینے میں سے قطرہ پھسلتا ہے تو وہ فرشتہ اسے حاصل کرتا ہے جب وہ اسے حاصل کرتا ہے تو پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا بلکہ وہ اسے لے کر اس کفن میں رکھ دیتا ہے اور اس خوشبو میں رکھ دیتا ہے (جو فرشتے لے کر آئے ہوتے ہیں) تو اس میت میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو آتی ہے جو روئے زمین پر پائی جاسکتی ہے پھر فرشتے اسے لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: یہ کس کی پاکیزہ روح ہے؟ تو دوسرے فرشتے کہتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے وہ اس کا سب سے عمدہ نام لیتے ہیں جس کے ذریعے دنیا میں اسے



بلایا جاتا تھا یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور دروازہ کھولنے کے لئے کہتے ہیں اور ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے تو ہر آسمان سے فرشتے اس کا ساتھ دیتے ہیں اور اگلے آسمان تک پہنچاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی روح ساتویں آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا نام ”علین“ میں نوٹ کر لو اور اسے دوبارہ اس کے جسم میں زمین کی طرف بھجوادو! پھر (یعنی قبر میں) دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے وہ دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں؟ جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دو نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو جنت کی ٹھنڈک اور اس کی خوشبو اس شخص تک آتی ہے اور اس شخص کی قبر کو حدنگاہ تک وسیع کر دیا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ایک شخص اس کے پاس آتا ہے جس کا چہرہ خوبصورت اور کپڑے عمدہ ہوتے ہیں خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے وہ یہ کہتا ہے: تم وہ خوشخبری حاصل کرو جو تمہیں خوش کر دے گی یہ وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا وہ دریافت کرتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ بڑا خوبصورت ہے اور تم بھلائی لے کے آئے ہو تو دوسرا شخص جواب دیتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں تو آدمی دعا کرتا ہے: میرے پروردگار! قیامت قائم کر دے اے میرے پروردگار! قیامت قائم کر دے تاکہ میں اہل خانہ اور مال کی طرف واپس چلا جاؤں۔

جب کوئی کافر شخص دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور آخرت کی طرف جاتا ہے تو اس کی طرف ایسے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے سیاہ ہوتے ہیں ان کے پاس میلا کپڑا ہوتا ہے وہ حدنگاہ تک اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اس کے سر ہانے بیٹھ جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: اے خبیث روح تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف جاؤ تو وہ اس کے جسم سے یوں نکلتی ہے اور یوں الگ کی جاتی ہے جس طرح تر روئی میں سے سفود (گوشت بھوننے والی سیخ) کو الگ کیا جاتا ہے موت کا فرشتہ اس روح کو حاصل کرتا ہے اور پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی الگ نہیں رکھتا بلکہ اسے اس میلے کپڑے میں ڈال دیتا ہے اس میں سے ایسی بو نکلتی ہے جو کسی مردار کی انتہائی زیادہ بدبو ہو سکتی ہے جو روئے زمین پر پائی گئی ہو پھر وہ فرشتے اسے لے کر ادھر چڑھتے ہیں وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ فرشتے کہتے ہیں: یہ کیسی خبیث بو ہے؟ تو دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں کی ہے دنیا میں جو اس کا سب سے برا نام ہوتا ہے وہ اس کے حوالے سے اس کا نام لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے لے کے آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں اس کے لئے دروازہ کھولنے کے لئے کہتے ہیں تو دروازہ نہیں کھولا جاتا پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ

اونٹ سوئی کے نا کے میں داخل ہو جائے“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے اعمال کو سب سے نیچے والی زمین میں موجود ”بحین“ میں نوٹ کر لو پھر اس کی روح کو پرے

کر دیا جاتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے تو اس کی مثال یوں ہے جیسے وہ آسمان سے گرے اور اسے پرندے اُچھ میں یا اسے ہوائ میں اڑا کر دور دراز کی جگہ پر لے جائیں۔

پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا فرشتے دریافت کرتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا فرشتے دریافت کرتے ہیں: یہ صاحب کون ہیں جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا پھر آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اس نے جھوٹ کہا ہے اس کے لئے گ کا بھونکا بچھو نا بچھو نا اور اس کے لئے جہنم کی طرف دروازہ کھول دو تا کہ وہ ہاں کی تپش اور گرم ہوا اس کے پاس آئے پھر اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں پھر ایک شخص آتا ہے جس کا چہرہ بد صورت ہوتا ہے کپڑے برے ہوتے ہیں اور وہ بد بودار ہوتا ہے وہ شخص کہتا ہے: تم اس بات کی اطلاع حاصل کرو کہ جو تمہیں پریشان کرے گی یہ وہ دن تھا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا وہ مردہ کہتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ برا ہے اور تم برائی لے کر آئے ہو وہ شخص کہتا ہے: میں تمہارا خبیث عمل ہوں تو مردہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تو قیامت قائم نہ کرنا۔

ان کی ایک روایت جو اسی مفہوم کی ہے اس میں یہ منقول ہے اور یہ بات زائد ہے:

”اس کے بعد ایک شخص آتا ہے جس کا چہرہ برا ہوتا ہے کپڑے برے ہوتے ہیں وہ بد بودار ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذلت اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی اطلاع حاصل کرو تو مردہ جواب دیتا ہے: اللہ تعالیٰ بھی تمہیں بری اطلاع دے تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں تمہارا خبیث عمل ہوں تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے ست تھے اور اس کی نافرمانی کے حوالے سے تیز تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں برابر لہ دیا ہے پھر اس پر ایک اندھے بہرے اور گولے فرشتے کو متعین کیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی بن جائے وہ فرشتہ اس پر وہ گرز مارتا ہے تو وہ مٹی بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کر دیتا ہے جس طرح وہ پہلے تھا پھر وہ دوسری مرتبہ اس پر ضرب لگاتا ہے تو وہ چیخ مارتا ہے جسے ہر چیز سلتی ہے صرف دو قسم کے گردہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں۔“

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے جیسا کہ یہ بات پہلے گزری ہے اور یہ منہال بن عمرو کے حوالے سے زاذان کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر مشہور ہے جیسا کہ ابو موسیٰ اصہبانی نے یہ بات بیان کی ہے منہال نامی راوی کے حوالے سے امام بخاری نے ایک حدیث ذکر کی ہے۔

یحییٰ کہتے ہیں: منہال ثقہ ہیں احمد عجلی کہتے ہیں: یہ کوئی ہیں اور ثقہ ہیں امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: شعبہ نے اسے محمد کے حوالے سے متروک قرار دیا ہے عبد الرحمن بن ابی حاتم بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس کے گھر سے ”قطریب“ والی قرأت کی آواز سنی تھی۔

عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابو بشر میرے نزدیک منہال سے زیادہ پسندیدہ ہے زاذان نامی راوی ثقہ اور مشہور ہے بعض حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں اس کے

حوالے سے دو احادیث نقل کی ہیں امام بیہقی نے منہال کے حوالے سے اس کی مانند نقل کی ہے جو روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور پھر امام بیہقی نے یہ فرمایا ہے: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہ روایت عیسیٰ بن مسیب نے عدی بن ثابت کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے اس میں دونوں فرشتوں کا نام ذکر کیا ہے انہوں نے مومن کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے:

”اسے اس کے ٹھکانے کی طرف لوٹایا جاتا ہے پھر منکر نکیر اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اپنے دانتوں کے ذریعے زمین کو کھاتے ہوئے آتے ہیں اور اپنے ہونٹوں کے ذریعے زمین کو کھاتے ہوئے آتے ہیں وہ دونوں اسے بٹھایتے ہیں اور پھر اس سے کہا جاتا ہے: اے شخص! تمہارا پروردگار کون ہے؟“..... اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں کافر کے ذکر کے بعد یہ بات منقول ہے:

”منکر اور نکیر اس کے پاس آتے ہیں وہ دونوں اپنے دانتوں کے ذریعے زمین کاٹ رہے ہوتے ہیں اور ہونٹوں کے ذریعے زمین چب رہے ہوتے ہیں ان کی آواز کڑکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوتی ہے اور ان کی بینائی چمک دار چمکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوتی ہے وہ دونوں اسے بٹھالیتے ہیں اور کہتے ہیں: اے شخص! تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم تو قبر کے ایک طرف سے پکار کر یہ کہا جاتا ہے: تمہیں سمجھ نہیں آئی پھر وہ دونوں اس پر لوہے کا بنا ہوا گرز مارتے ہیں کہ اگر آسمان اور زمین کے درمیان موجود لوگ مل کر اسے اٹھانا چاہیں تو اسے نہ اٹھا سکیں پھر اس میت کی قبر کو آگ سے بھر دیا جاتا ہے اس کی قبر کو اس کے لئے ٹھک کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔“

متن کے الفاظ ”ہاہ ہاہ“ یہ وہ کلمہ ہے جو ہنستے ہوئے بھی کہا جاتا ہے اور کسی چیز کو بعید از امکان دیتے ہوئے بھی کہا جاتا ہے اور تکلیف کے وقت بھی کہا جاتا ہے اور یہاں حدیث کے مفہوم کے لئے یہی زیادہ مناسب ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**5397 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا قَبِضَ آتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ أَخْرِجِي إِلَى رُوحِ اللَّهِ فَتَخْرُجُ كَأَطِيبِ رِيحِ الْمِسْكِ حَتَّى إِذَا لَبَاوْهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيُشْمُونَهُ حَتَّى يَأْتُوا بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ الَّتِي جَاءَتْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا يَأْتُونَ سَمَاءً إِلَّا قَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى يَأْتُوا بِهِ أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعَالَمِ بِغَائِبِهِمْ فَيَقُولُونَ مَا فَعَلَ فَلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعَوْهُ حَتَّى يَسْتَرِيحَ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُولُ قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُولُونَ ذَهَبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَآوِيَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَأْتِيهِ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمَسْحٍ فَيَقُولُونَ أَخْرِجِي إِلَى غَضَبِ اللَّهِ فَتَخْرُجُ كَأَنَّ رِيحَ جَبْفَةٍ قَبِيضَةٍ بِهِ إِلَى بَابِ الْأَرْضِ

رَوَاهُ أَبُو حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَهُوَ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب مومن کی روح کو قبض کیا جاتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفیر ریشم لے کر اس کے پاس آتے ہیں یہ کہتے ہیں: تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی طرف جاؤ تو وہ روح یوں نکلتی ہے کہ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے وہ فرشتے اس روح

کو ایک دوسرے کو پکڑاتے ہیں اور اسے سو گھٹتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان کے دروازے تک آتے ہیں تو آسمان کے فرشتے یہ کہتے ہیں: یہ خوشبو کتنی زیادہ پاکیزہ ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے وہ لوگ جس بھی آسمان پر جاتے ہیں تو وہاں یہی بات کہی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کی روح کو لے کر مؤمنین کی ارواح کے پاس آتے ہیں تو ان کو اس کے آنے کے پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو کسی بھی غیر موجود فرد کے گھر میں آنے پر خوشی ہوتی ہے وہ دریافت کرتے ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ تو کچھ دوسرے کہتے ہیں: اسے رہنے دو! جب تک وہ راحت حاصل نہیں کر لیتا وہ دنیا کے غم میں تھا تو وہ (مردہ) یہ کہتا ہے: اس کا انتقال ہو چکا ہے تو کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: اسے اس کے ٹھکانے ”ہادیہ“ کی طرف لے جایا گیا ہوگا۔

جہاں تک کافر کا تعلق ہے عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے جان! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کے غضب کی طرف جاؤ تو وہ نکلتی ہے تو اس کی بوائنتہائی بدبودار مردار کی طرح ہوتی ہے وہ اسے لے کر زمین کے دروازے تک آتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5398 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا جَنَازَةَ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهَا وَانْصَرَفَ النَّاسُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ الْآنَ يَسْمَعُ خَفَقَ لِعَالِكُمْ آتَاهُ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ أَعْيَنَهُمَا مِثْلَ قَدُورِ النُّحَاسِ وَأَنِيَابُهُمَا مِثْلَ صِيَاصِي الْبَقَرِ وَأَصْوَاتُهُمَا مِثْلَ الرَّغْدِ فِي جِلْسَانِهِ فَيَسْأَلَانِهِ مَا كَانَ يَعْبُدُ وَمَنْ كَانَ نَبِيَّهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْبَدَ اللَّهَ وَنَبِيَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَاْمَنَّا بِهِ وَاتَّبَعْنَاهُ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ يَشْبِتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ (ابْرَاهِيم) فَيُقَالُ لَهُ عَلَى الْيَقِينِ حَيِّتْ وَعَلَيْهِ مِتْ وَعَلَيْهِ تَبَعْتَ ثُمَّ يَفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُوسَعُ لَهُ فِي حَفْرَتِهِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشُّكِّ قَالَ لَا أَذْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ فَيُقَالُ لَهُ عَلَى الشُّكِّ حَيِّتْ وَعَلَيْهِ مِتْ وَعَلَيْهِ تَبَعْتَ ثُمَّ يَفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ وَتَسْلُطُ عَلَيْهِ عِقَابٌ وَتَنَانِينَ لَوْ نَفَخَ أَحَدُهُمْ عَلَى الدُّنْيَا مَا انْبَسَتْ شَيْئًا تَنْهَشُهُ وَتُؤْمَرُ الْأَرْضُ فَتَضْطَمُّ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ لَهْيَعَةَ

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدِيثُهُ حَسَنٌ فِي الْمَتَابَعَاتِ وَأَمَّا مَا انفرد به فقليل من يحتج به واللَّهُ أَعْلَمُ

صِيَاصِي الْبَقَرِ قُرُونَهَا

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے جب آپ ﷺ اس کو دفن کر کے فارغ ہوئے اور لوگ واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مردہ ابھی تمہارے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوگا اس کے پاس منکر اور نکیر آئیں گے جن کی آنکھیں پتیل کی بنی ہوئی ہڈیا کی مانند ہوں گی اور ان کے دانت گائے کے سینگوں کے مانند ہوں گی ان کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوگی وہ دونوں اسے بٹھائیں گے اور اس سے سوال کریں گے وہ کس کی عبادت کرتا تھا؟ اور اس کا نبی کون ہے؟ اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو وہ کہے گا: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں اور میرے



نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس واضح نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تھے ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی پیروی کی (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں انہیں ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا۔“

تو اس مردے سے یہ کہا جائے گا: تم یقین پر زندہ رہے اسی پر تم مرے اور اسی پر تمہیں زندہ کیا جائے گا پھر اس کے لئے جنت کی طرف کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس کے لئے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا اور اگر وہ مردہ اہل شک میں سے ہوا تو وہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا تو میں نے بھی وہ بات کہہ دی تو اس سے کہا جائے گا: تم شک پر زندہ رہے اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں اٹھایا جائے گا پھر اس کے لئے جہنم کی طرف کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس پر پھو اور سانپ مسلط کر دیے جائیں گے اگر ان میں سے کوئی ایک دنیا (یعنی زمین) پر پھونک مار دے تو وہاں کبھی کوئی چیز نہ اُگے وہ اسے ڈنک ماریں گے اور زمین کو حکم دیا جائے گا: تو وہ اسے بھینچ لے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔ حافظ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ کی نقل کردہ حدیث متابعات میں حسن شمار ہوتی ہے لیکن جب وہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنے والے لوگ کم ہیں۔

لفظ صیاصی البقر سے مراد گائے کے سینک ہیں۔

**5399 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لَأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النُّكِرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ لِي هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ثُمَّ يَفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ فَرَسًا فَيُتَبَعُ ثَمَّ يَسُورُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَم فَيَقُولُ أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأَخْبِرْهُمْ فَيَقُولَانِ نَم كُنُومَةُ الْعُرُوسِ الَّذِي لَا يَوْقُظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتَ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ فَيَقَالُ لِلْأَرْضِ التَّسْمِي عَلَيْهِ فَنَلْتَمِ عَلَيْهِ فَتُخْتَلَفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

الْعُرُوسُ يُطْلَقُ عَلَى الرَّجُلِ وَعَلَى الْمَرْأَةِ مَا دَامَا فِي أَعْرَاسِهِمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میں سے کسی ایک کو قبر میں اتار دیا جاتا ہے تو سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں جن میں سے ایک کو منکر کہا جاتا ہے اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے وہ دونوں یہ کہتے ہیں: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے جو پہلے کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہم یہ بات جانتے



تھے۔ غریب بات کہہ گئے پھر اس کے لئے اس کی قبر کو ستر جمع ستر باشت اشادہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے قبر پر کھانسی اور کھانسی کے بعد اس کے کہا جاتا ہے تم سو جاؤ! وہ کہتا ہے۔ میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جا کر انہیں اس بارے میں بتاؤں گا۔ فرشتے کہتے ہیں تم وہیں کی طرح سو جاؤ! جسے وہ بیدار کرتا ہے جو اس کے اہل خانہ میں سے اس کے لئے ایک ایک کھانا لے کر آئے۔ پسندیدہ ہوتا ہے اور اس وقت تک سوئے رہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ اس کے ٹھکانے سے دوبارہ نہ نکالے گا۔ اور اگر وہ منافق ہوگا تو وہ کہے گا میں نے لوگوں کو اکابر اور کھیتوں سے بہت بڑا ہونے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "مسنن" میں نقل کیا ہے لفظ العروس کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے جب تک وہ شادی میں ہوں۔

5400 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيُّضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مَاتَ إِذَا وَضَعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ يَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ حِينَ يُولَوْنَ مُدْبِرِينَ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَانَتْ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَكَانَ الصِّيَامُ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَتْ الزَّكَاةُ عَنْ شِمَالِهِ وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّلَاةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَيُؤْتَى مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ فَتَقُولُ الصَّلَاةُ مَا قَبْلِي مَدْخُلٌ ثُمَّ يُؤْتَى عَنْ يَمِينِهِ فَيَقُولُ الصِّيَامُ مَا قَبْلِي مَدْخُلٌ ثُمَّ يُؤْتَى عَنْ يَسَارِهِ فَتَقُولُ الزَّكَاةُ مَا قَبْلِي مَدْخُلٌ ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قَبْلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُولُ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ مَا قَبْلِي مَدْخُلٌ فَيَقَالُ لَهُ اجْلِسْ فَيَجْلِسُ قَدْ مَثَلَتْ لَهُ الشَّمْسُ وَقَدْ دَنَتْ لِلْمَغْرُوبِ فَيَقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي كَانَ قَبْلَكُمْ مَا تَقُولُ فِيهِ وَمَاذَا تَشْهَدُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتَّى أَصَلِّيَ فَيَقُولُونَ إِنَّكَ مَسْتَفْعِلٌ أَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْأَلُكَ عَنْهُ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ قَبْلَكُمْ مَاذَا تَقُولُ فِيهِ وَمَاذَا تَشْهَدُ عَلَيْهِ قَالَ لَيَقُولُ مُحَمَّدٌ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِالْبَحْقِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُ عَلَى ذَلِكَ حَيِّتْ وَعَلَى ذَلِكَ مَتٌ وَعَلَى ذَلِكَ تَبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ فِيهَا فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا ثُمَّ يَفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ فِيهَا لَوْ عَصَيْتَهُ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا ثُمَّ يَفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرًا وَيُنَوِّرُ لَهُ فِيهِ وَيَعَادُ الْجَسَدَ كَمَا بَدَأَ مِنْهُ فَتَجْعَلُ نَسْمَتُهُ فِي النَّسِيمِ الطَّيِّبِ وَهِيَ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَثْبِتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ (إِبْرَاهِيمَ) الْآيَةُ وَإِنَّ الْكَافِرَ أُتِيَ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ لَمْ يُوجَدْ شَيْءٌ ثُمَّ أُتِيَ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يُوجَدْ شَيْءٌ ثُمَّ أُتِيَ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يُوجَدْ شَيْءٌ ثُمَّ أُتِيَ مِنْ قَبْلِ رِجْلَيْهِ فَلَا يُوجَدْ شَيْءٌ فَيَقَالُ لَهُ اجْلِسْ فَيَجْلِسُ مَرْغُوبًا خَائِفًا فَيَقَالُ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ قَبْلَكُمْ مَاذَا تَقُولُ فِيهِ وَمَاذَا تَشْهَدُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَيْ رَجُلٌ وَلَا يَهْتَدِي لِاسْمِهِ فَيَقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ قَالُوا قَوْلًا فَقُلْتُ كَمَا قَالَ النَّاسُ فَيَقَالُ لَهُ عَلَى ذَلِكَ حَيِّتْ وَعَلَيْهِ مَتٌ وَفِيهِ تَبْعَثُ إِنْ

اللہ ثُمَّ بفتح لہ باب من ابواب النار فَيَقَالُ لہ هَذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَکَ لَیْہَا فِیْہَا فِیْزَادُ حَسْرۃً وَثُورًا  
ثُمَّ یُفْتَحُ لہ بَابٌ مِنْ ابْوَابِ الْجَنَّةِ وَیَقَالُ لہ هَذَا مَقْعَدُکَ مِنْہَا وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَکَ لَیْہَا کَو اَطْعَمَہ فِیْزَادُ حَسْرۃً  
وِثُورًا ثُمَّ یَضْطَبِقُ عَلَیْہِ قَبْرُہُ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْہِ اضْلاَعُہ فَتَلْکَ الْمَعِیْشَۃُ الضَّکَّةُ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ فَاِنْ لَکَ مَعِیْشَۃٌ  
ضَنْکًا وَحَسْرۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَعْمٰی (طہ) - رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

وَإِنَّ حَبَانَ لِّیْ صَحِیْحِہِ وَاللَّفْظُ لہ وَزَادَ الطَّبْرَانِیُّ: قَالَ أَبُو عَمْرٍو یَعْنِی الضَّرِیْرُ قَسَتْ لِحْمَادُ بْنُ سَمَّةٍ  
كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ الْقَبْلَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عَمْرٍو كَانَ شَہِدَ بِهَذِهِ الشَّہَادَۃِ عَلٰی غَیْرِ یَقِیْنٍ یَرْجِعُ اِلٰی قَلْبِہُ كَانَ  
یَسْمَعُ النَّاسَ یَقُولُوْنَ شَیْئًا فِیْقُولُہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو وہ لوگوں کے واپس جاتے ہوئے لوگوں کے قدموں کی بہت بھی سختی ہے  
اگر وہ مومن ہو تو نماز اس کے سر ہانے ہوتی ہے روزہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے زکوٰۃ اس کے بائیں طرف ہوتی ہے صدقہ  
نماز نیکی لوگوں کے ساتھ احسان کے حوالے سے دوسری نیکیاں اس کے پاؤں کے قریب ہوتی ہیں جب اس کے سر کی طرف سے  
آیا جاتا ہے تو نماز کہتی ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے پھر اس کی دائیں طرف سے آیا جاتا ہے تو روزہ کہتا ہے: میری  
طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے پھر اس کے بائیں طرف سے آیا جاتا ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں  
ہے پھر اس کے پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے تو صدقہ بھلائی لوگوں کے ساتھ احسان کے حوالے سے مختلف نیکیاں کہتی ہیں:  
ہماری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے پھر اس مردے سے کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ اوہ بیٹھ جاتا ہے تو اس کے سامنے یوں محسوس  
ہوتا ہے جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے۔

تو اس سے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو تمہاری طرف تشریف لائے تھے تم ان کے  
بارے میں کیا کہتے ہو؟ اور ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: مجھے موقع دواتا کہ میں نماز ادا کروں تو فرشتے  
کہتے ہیں: تم ایسا کر لو گے تم ہمیں اس چیز کے بارے میں بتاؤ جس کے بارے میں ہم نے تم سے پوچھا ہے کہ ان صاحب کے  
بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو تمہاری طرف تشریف لائے تھے؟ تم ان کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اور تم ان کے بارے میں  
کیا گواہی دیتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ حضرت محمد ﷺ ہیں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں درود اللہ تعالیٰ  
کی طرف سے حق لے کر آئے تھے تو اس سے کہا جاتا ہے: تم اسی پر زندہ رہے اور تم اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں (قیمت کے دن  
دوبارہ) زندہ کیا جائے گا اگر اللہ نے چاہا پھر اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ  
ہے اس میں وہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تیار کی ہیں تو اس شخص کے رشک اور خوشی میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اس کے  
سامنے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہو سکتا تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چیزیں  
تیار کی ہوئی تھیں اگر تم نے اس کی نافرمانی کی ہوئی ہوتی تو اس شخص کی خوشی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے پھر اس شخص کی قبر کو ستر بالشت  
تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے اس کی قبر کو روشن کر دیا جاتا ہے اور اس کے جسم کو دوبارہ اسی طرح کر دیا جاتا ہے جیسے دی  
پہلے اس سے پیدا ہوا تھا اور اس کی جان (یعنی روح) کو ایک پاکیزہ نسیم یعنی پرندے میں ڈال جاتا ہے جو جنت کے درخت سے

دکارہتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی زندگی میں قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے۔“

اگر (وہ میت) کافر ہو تو اس کے سر ہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی دائیں طرف سے آیا جاتا ہے تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی بائیں طرف سے آیا جاتا ہے تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی تاگوں کی طرف سے آیا جاتا ہے تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی اس سے کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ! تو وہ یوں بیٹھتا ہے کہ وہ مرعوب اور خوف زدہ ہوتا ہے اس سے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے؟ تم ان کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اور ان کے بارے میں کیا گواہی دیا کرتے تھے؟ وہ دریافت کرتا ہے: کون سے صاحب؟ اسے نبی اکرم ﷺ کے نام کا نہیں بتایا گیا ہوتا تو اس سے کہا جاتا ہے: حضرت محمد ﷺ تو وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا تو میں نے بھی وہی بات کہہ دی جو لوگ کہا کرتے تھے تو اسے کہا جاتا ہے: تم اسی پر زندہ رہے اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اگر اللہ نے چاہا پھر اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ جہنم میں تمہارا ٹھکانہ ہوگا اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو کچھ تیار کیا ہے وہ یہ ہے تو اس شخص کی حسرت اور پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اس شخص کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ہوتی تو تمہیں جنت میں یہ ٹھکانہ ملنا تھا اور اس میں جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تیار کی ہیں وہ ملنی تھیں تو اس کی حسرت اور پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں تو یہ وہ زندگی کی تنگی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تو اس کے لئے تنگ زندگی ہوگی اور ہم قیامت کے دن اسے نابینا ہونے کے طور پر اٹھائیں گے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں

امام طبرانی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابو عمر یعنی ضریر وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے دریافت کیا: وہ اہل قبلہ میں سے ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں

ابو عمر کہتے ہیں: اس (یعنی مردے) نے اس بات کی گواہی کسی یقین کے بغیر دی تھی جو (یقین) اس کے دل کی طرف وثاؤدہ لوگوں ایک بات کہتے ہوئے سنتا تھا تو وہ بات کہہ دیتا تھا۔

5401 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبْرَانِيِّ: يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَإِذَا أُتِيَ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ دَفَعَتْهُ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَإِذَا أُتِيَ مِنْ قَبْلِ يَدَيْهِ دَفَعَتْهُ الصَّدَقَةُ وَإِذَا أُتِيَ مِنْ قَبْلِ رِجْلَيْهِ دَفَعَتْهُ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسَاجِدِ الْحَدِيثِ

النَّسْمَةُ بِفَتْحِ النُّونِ وَالسِّينِ هِيَ الرُّوحُ قَوْلُهُ تَعْلُقُ بِضَمِّ اللَّامِ أَيْ تَأْكُلُ قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ أَمْلَيْنَا فِي التَّرْهِيْبِ مِنْ إِصَابَةِ الْبُؤْلِ الثُّوبِ وَفِي النَّمِيمَةِ جَمَلَةٌ مِنَ الْأَحَادِيثِ فِي أَنَّ عَذَابَ الْقَسْرِ مِنَ الْبُؤْلِ وَالنَّمِيمَةِ لَمْ نَعُدْ مِنْ تِلْكَ الْأَحَادِيثِ هُنَا شَيْئًا وَالْأَحَادِيثُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَسُؤَالِ الْمَلَائِكِينَ كَثِيرَةٌ وَفِيْمَا ذَكَرْنَاهُ كِفَايَةٌ وَاللَّهُ الْمُوفِقُ لَا رِبَّ غَيْرَهُ

❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”آدی کے پاس اس کی قبر میں آیا جاتا ہے جب اس کے سر ہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے تو قرآن کی تلاوت اسے پرے کر دیتی ہے جب سامنے کی طرف سے آیا جاتا ہے تو صدقہ اسے پرے کر دیتا ہے جب پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے پرے کر دیتا ہے“..... الحدیث

لفظ النسبة سے مراد روح ہے لفظ تعلق اس سے مراد وہ کھاتی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ہم نے پیشاب کے کپڑے پر لگنے اور چغلی سے متعلق ترہیں روایات میں وہ تمام احادیث اہل کرویہ میں جن میں یہ بات مذکور ہے کہ قبر کا عذاب پیشاب سے نہ بچنے اور چغلی کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے ہم نے ان روایات کو یہاں نہیں دہرایا ہے اس کے علاوہ قبر کے عذاب اور دونوں فرشتوں کے سوالات کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں (لیکن جو ہم نے ذکر کر دی ہیں) اُن میں کفایت پائی جاتی ہے باقی اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا کرنے والا ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے

5402 - وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَّاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو مسلمان جمعہ کے دن یا شب جمعہ میں انتقال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے بچالیتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی و دیگر نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔

## 22 - التَّوَهُيبُ مِنَ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَكَسْرِ عَظْمِ الْمَيِّتِ

باب: قبر پر بیٹھنے یا مردے کی ہڈی توڑنے کے بارے میں ترہیں روایات

5403 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جُمُرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”آدی انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ

قبر پر بیٹھے۔“

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5404 - وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَمْسِيَ عَلَى

جُمُرَةٍ أَوْ سَيْفٍ أَوْ أَخْصَفٍ نَعْلِي بِرَجُلِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْسِيَ عَلَى قَبْرِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

5402 - مسند احمد بن حنبل - مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما - حدیث: 6410 - مسند عبد بن حبیب -

مسند عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ - حدیث: 324 - المعجم الاوسط للطبرانی - باب الباء - من اسہ لکر - حدیث: 31/5





## كِتَابُ الْبَعْثِ وَالْأُحْوَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کتاب: دوبارہ زندہ کیے جانے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے بارے میں روایات  
قَالَ الْحَافِظُ وَهَذَا الْكِتَابُ بِجَمَلَتِهِ لَيْسَ صَرِيحًا فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَائْتِمَا هُوَ حِكَايَةُ أُمُورٍ مِهْوَلَةٍ  
تُؤَوَّلُ بِالسَّعْدَاءِ إِلَى النَّعِيمِ وَبِالْأَشْقِيَاءِ إِلَى الْجَحِيمِ وَفِي غَضُونِهَا مَا هُوَ صَرِيحٌ فِيهَا أَوْ كَالصَّرِيحِ فَلِلْمَقْتَصِرِ  
عَلَى إِسْلَاءِ نَبَلٍ مِنْهُ يَحْصُلُ بِالْوُقُوفِ عَلَيْهَا الْإِحْاطَةُ بِجَمِيعِ مَعَانِي مَا وَرَدَ فِيهِ عَلَى طَرَفٍ مِنَ الْإِحْطَالِ وَلَا  
يَخْرُجُ عَنْهَا إِلَّا زِيَادَةٌ شَاذَّةٌ فِي حَدِيثٍ ضَعِيفٍ أَوْ مُنْكَرٍ أَوْ اسْتَوْعَبْنَا مِنْهُ كَمَا اسْتَوْعَبْنَا مِنْ غَيْرِهِ مِنْ أَبْوَابِ  
هَذَا الْكِتَابِ لَكَانَ ذَلِكَ قَرِيبًا مِمَّا مَضَى وَلَخَرَجْنَا عَنْ غَيْرِ الْمَقْصُودِ إِلَى الْإِطْنَابِ الْمَمْلُ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ  
وَجَعَلْنَاهُ فُصُولًا

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کتاب (یعنی باب) میں عمومی طور پر وہ روایات نہیں ہیں جو ترغیب یا ترہیب کے بارے میں  
صراحت رکھتی ہیں ان میں کچھ ہولناک امور کی حکایت بیان کی گئی ہے جس کے نتیجے میں سعادت مند لوگ نعمتوں کی طرف چلے  
جائیں گے اور بد نصیب لوگ جہنم کی طرف چلے جائیں گے لیکن ان کے ضمن میں ایسی چیز موجود ہے جو اس بارے میں صریح ہوگی  
یا صریح کی مانند ہوگی اس لئے ہم نے ان میں سے کچھ روایات املاء کروانے پر اکتفاء کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے واقفیت حاصل  
کر کے تمام معانی کا علم حاصل ہو جائے جو اس بارے میں منقول ہوئے ہیں اور ہم نے اجمالی طور پر ایسا کیا ہے اور اس میں سے  
زیادہ چیز وہ نکلے گی جو کسی ضعیف یا منکر حدیث میں شاذ ہو اگر ہم ان تمام روایات کو اکٹھا کرنا چاہتے جس طرح ہم نے اس کتاب  
کے دیگر ابواب سے متعلق تمام روایات اکٹھی کی ہیں تو یہ تقریباً اتنا ہی حجم ہو جاتا تھا جتنا پہلے گزر گیا ہے اور پھر ہم نے مقصود سے نکل  
کر طوالت کی طرف چلے جاتا تھا جو کتابت کا باعث ہوتا باقی اللہ تعالیٰ سے عی مدد حاصل کی جاسکتی ہے ہم نے اس کتاب (یعنی  
باب) کو متعدد فصول میں تقسیم کیا ہے۔

### فصل: فِي النَّفْخِ فِي الصُّورِ وَقِيَامِ السَّاعَةِ

فصل: صور میں پھونک ماری جانا اور قیامت قائم ہونا

5408 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يَنْفُخُ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ  
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس  
نے عرض کی یا رسول اللہ! صور کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سینک ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے حسن قرار دیا ہے۔  
**5408** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمَ وَمَا حَسْبُ الْقُرُونِ وَحَنَى جَبْهَتَهُ وَأَصْلَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ فَيَنْفَخَ فَكَانَ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالُوا لَكَيْفَ نَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نَقُولُ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا وَرُبَّمَا قَالَ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَمِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "میں نعمت میں کیسے رہ سکتا ہوں (یعنی میں پرسکون کیسے رہ سکتا ہوں) جبکہ سینک والے والے فرد (یعنی صور پر مقرر فرشتے) نے اُسے منہ کے ساتھ لگایا ہوا ہے پیشانی جھکائی ہوئی ہے اور اپنی سماعت کو منتظر رکھا ہوا ہے اور یہ انتظار کر رہا ہے کہ اسے حکم دیا جائے کہ وہ اس میں پھونک مار دے (راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب پر یہ بات بہت گراں گزری انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

"ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کیا"

یہاں بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "ہم نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اسے امام احمد اور طبرانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

**5410** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا كُتُبُ الْأَخْبَارِ فَذَكَرَ إِسْرَافِيلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا كُتُبُ أَخْبَرْنِي عَنْ إِسْرَافِيلَ فَقَالَ كُتُبُ عِنْدَكُمْ الْعِلْمُ قَالَتْ أَجَلُ قَالَتْ فَأَخْبَرْنِي قَالَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَجْبَحَ حَنَاحَانِ فِي الْهَوَاءِ وَجَنَاحٌ قَدْ تَسْرِبُ بِهِ وَجَنَاحٌ عَلَى كَاهِلِهِ وَالْقَلَمُ عَلَى أُذُنِهِ فَإِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ كَتَبَ الْقَلَمُ ثُمَّ دَرَسَتْ الْمَلَائِكَةُ وَمَلَكَ الصُّورُ جِاثٌ عَلَى إِحْدَى رُكْبَتَيْهِ وَقَدْ نَصَبَ الْأُخْرَى فَالْتَقَمَ الصُّورُ بِحَنَى طَهْرِهِ وَقَدْ أَمَرَ إِذَا رَأَى إِسْرَافِيلَ قَدْ ضَمَّ جَنَاحَهُ أَنْ يَنْفَخَ فِي الصُّورِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ هَكَذَا سَمِعْتُ

5408- صحیح ابن حبان - کتاب اخبارہ علی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة ذكر الاخبار عن وصف الصور الذي ينفخ فيه يوم القيامة - حديث: 7420 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب التفسیر تفسیر سورة المدثر - حديث: 3805 من الدرر - ومن کتاب الرقائق باب: في نفخ الصور - حديث: 2750 من أبي داود - کتاب السنة باب في ذكر بيت واصور - حديث: 4138 السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد قوله تعالى: ونفخ في الصور - حديث: 10871 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6334 البحر الزخار مسند الزهري - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص - حديث: 2167 شعب الایمان للجبرقی - فصل في كيفية استواء العباد الأولى - حديث: 354

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا ان کے پاس حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ موجود تھے انہوں نے حضرت اسرائیل علیہ السلام کا ذکر کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے یہ فرمایا: اے کعب! تم مجھے حضرت اسرائیل علیہ السلام کے بارے میں بتاؤ! کعب نے کہا: آپ لوگوں کے پاس اس بارے میں علم ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن تم مجھے بتاؤ! تو کعب احبار نے یہ بتایا: حضرت اسرائیل علیہ السلام کے چار پر ہیں دو پر ہوا میں ہیں ایک پر انہوں نے قمیص کی طرح لیا ہوا ہے اور ایک پر ان کی پشت پر ہے قلم ان کے کان پر ہے جب وحی نازل ہوتی ہے قلم اسے لکھتا ہے اور پھر فرشتوں کو اس کا درس دیا جاتا ہے اور صور پر مقرر فرشتہ ایک گھنٹے کے بل کھڑا ہوا ہے اور دوسرے کو اس نے بچھایا ہوا ہے اس نے صور کو منہ کے ساتھ لگایا ہوا ہے اور اپنی پشت کو خم دیا ہوا ہے اسے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ حضرت اسرائیل علیہ السلام کو دیکھے کہ انہوں نے اپنے پر ملا لیے ہیں تو وہ صور میں پھونک مار دے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسی طرح حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5411 - وَعَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُعُ عَلَيْكُمْ قَبْلَ السَّاعَةِ سَحَابَةٌ سَوْدَاءٌ مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ مِثْلُ التَّرْسِ فَلَا تَزَالُ تَرْتَفِعُ فِي السَّمَاءِ وَتَنْتَشِرُ حَتَّى تَمْلَأَ السَّمَاءَ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ الرَّجُلَيْنِ يَنْشِرَانِ الثُّوبَ فَلَا يَطْوِيَانِهِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَمْدُرَ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي مِنْهُ شَيْئًا أَبَدًا وَالرَّجُلَ يَحْلُبُ نَاقَتَهُ فَلَا يَشْرِبُهُ أَبَدًا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ رَوَاهُ ثِقَاتٌ مَشْهُورُونَ

مَدْرَ الْحَوْضِ أَيْ طِينَهُ لِيَتَلَّأَ يَتَسَرَّبَ مِنْهُ الْمَاءُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت سے پہلے تمہارے سامنے مغرب کی طرف سے ڈھال کی طرح سیاہ بادل آئے گا اور وہ آسمان کی طرف مسلسل بلند ہوتا جائے گا اور پھیلتا جائے گا یہاں تک کہ آسمان کو بھر دے گا پھر منادی یہ اعلان کرے گا: اے لوگو! اللہ کا حکم آگیا ہے تو تم جلدی نہ کرو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے دو آدمیوں نے کپڑے کو پھیلا یا ہوا ہوگا اور وہ اسے لپیٹ نہیں پائیں گے ایک شخص اپنے حوض پر گار انگار ہا ہوگا لیکن وہ اس میں سے پی نہیں سکے گا ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دودھ لے گا اور وہ اسے پی نہیں سکے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

لفظ مدر الحوض کا مطلب اس پر مٹی لگانا ہے تاکہ اس میں پانی ٹھہر جائے۔

5412 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَقُومَ السَّاعَةُ وَثَوْبُهُمَا بَيْنَهُمَا لَا يَبَاعُهُ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ بَلْبَنٌ لَقِحتَهُ لَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَ السَّاعَةُ يَلُوطُ حَوْضَهُ لَا يَسْقِيهِ وَلَتَقُومَ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ لَقْمَتَهُ إِلَى فِيهِ لَا يَطْعَمُهَا - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

لا طه بالطاء المهملة بمعنى مدره

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کا قائم ہوگی اور دو آدمیوں کا کپڑا اُن کے درمیان ہوگا وہ اس کے بارے میں سودا کر رہے ہوں گے اور وہ اسے لپیٹ نہیں سکیں گے قیامت قائم ہوگی کہ جب آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر واپس جا رہا ہوگا اور اسے استعمال نہیں کر سکے گا قیامت قائم ہوگی جب آدمی اپنا حوض درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے پی نہیں سکے گا قیامت قائم ہوگی جب آدمی نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا لیکن وہ اسے کھا نہیں پائے گا۔“

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے لفظ لا طه کا مطلب اس پر مٹی لگانا ہے۔

5413 - وَعَنْ أَبِي مَرْيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّافِعُ خَانَ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ رَأْسَ أَحَدِهِمَا بِالْمَشْرِقِ وَرَجُلَاهُ بِالْمَغْرِبِ أَوْ قَالَ رَأْسَ أَحَدِهِمَا بِالْمَغْرِبِ وَرَجُلَاهُ بِالْمَشْرِقِ يَنْتَظِرَانِ مَتَى يُؤْمَرَانِ أَنْ يَنْفِخَا فِي الصُّورِ فَيَنْفِخَانِ رَأَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ هَكَذَا عَلَى الشَّكِّ فِي إِسْنَالِهِ أَوْ اتِّصَالِهِ

ابو مریہ یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

”پھونک مارنے والے دو افراد دوسرے آسمان پر موجود ہیں ان میں سے ایک کا سر مشرق میں اور پاؤں مغرب میں ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ اشافظ ہیں) ان میں سے ایک کا سر مغرب میں ہے اور دونوں پاؤں مشرق میں ہیں اور وہ دونوں اس بات کے منتظر ہیں کہ کب انہیں حکم ہوتا ہے؟ کہ وہ صور میں پھونک ماریں تو وہ اس میں پھونک ماریں گے۔“

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ اسی طرح شک کے ساتھ نقل کی ہے کہ یہ مرسل ہے یا متصل ہے؟

5414 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قِيلَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ آيَاتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ آيَاتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ آيَاتُ ثُمَّ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمٌ وَاجِدٌ وَهُوَ عَجَبُ الدُّنْيَا مِنْهُ يَرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو مرتبہ پھونک مارے جانے کے درمیان چالیس کا فرق ہوگا ان سے دریافت کیا گیا: چالیس دن کا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا سائل نے دریافت کیا: چالیس مہینوں کا؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا سائل نے سوال کیا: چالیس سال کا؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا پھر آسمان سے پانی نازل ہوگا اور لوگ زمین سے یوں

5414- صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن - سورۃ البقرۃ - باب یوم ینفخ فی الصور فتأتون أفواجا زمرًا  
حدیث: 4654 صحیح مسلم - کتاب الفتن وأثرراط الساعة باب ما بین النفختین - حدیث: 5365 سنن ابن ماجہ - کتاب  
الزلازل باب ذکر القبر والہولی - حدیث: 4264 السنن الکبریٰ للنسائی - سورۃ الرعد سورۃ الزمر - قولہ تعالیٰ: ثم یفخ بہ  
اخری حدیث: 11014 شعب الایمان للبیہقی - فصل فی کیفیۃ اتشاء العبادۃ الاولی حدیث: 360



پھوٹ پڑیں گے جس طرح سبزی نکل آتی ہے انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے صرف ایک ہڈی بوسیدہ نہیں ہوتی اور وہ ”عجب الذنب“ کہلاتی ہے اسی کے ذریعے قیامت کے دن آدمی کی تخلیق دوبارہ ہوگی۔  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5415** - وَلَمْ يُسَلِّمْ قَالَ إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يَرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا آيَ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجَبُ الذَّنْبِ .  
وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِخْتِصَارٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجَبُ الذَّنْبِ مِنْهُ خَلِقَ وَفِيهِ يَرْكَبُ

عجب الذنب بفتح العين واسكان الجيم بعدها باء اؤيم وهو العظم الحديد الذي يكون في أسفل الصلب واصل الذنب من ذوات الاربع  
❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”انسان کے جسم کی ایک ہڈی (یعنی ایک جز) ہے جسے زمین کبھی نہیں کھاتی قیامت کے دن اسی کے ذریعے انسان کی دوبارہ تخلیق ہوگی لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی ہڈی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”عجب الذنب“  
یہ روایت امام مالک امام ابو داؤد امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:  
”انسان کے پورے وجود کو زمین کھا جاتی ہے صرف عجب الذنب کا معاملہ مختلف ہے اسی کے ذریعے اس کی تخلیق ہوئی تھی اور اسی کے ذریعے اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔“

”عجب الذنب“ یہ ایک ہڈی ہے جو پشت کے نیچے کی طرف ہوتی ہے اور جو پائیوں کی دم کی بنیاد بھی ہوتی ہے۔  
**5416** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ التُّرَابُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجَبَ ذَنْبِهِ قِيلَ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِثْلُ حَبَّةِ خَوْدَلٍ مِنْهُ تَنْشُرُونَ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مِنْ طَرِيقٍ دَرَجَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”مٹی انسان کے وجود کا ہر حصہ کھا جاتی ہے صرف ”عجب الذنب“ کا معاملہ مختلف ہے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟  
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ رائی کے دانے جتنی چیز ہے جس کے ذریعے تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔“

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں درج کے حوالے سے ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کی ہے۔  
**5417** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جَدَدٍ فَلَبَسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَيِّتُ يَبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَفِي إِسْنَادِهِ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَهُوَ الْغَافِقِيُّ الْمَصْرِيُّ اِحْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا وَلَهُ مَنَاقِيرُ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَا يَحْتَجُّ بِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ سَيِّءُ الْحِفْظِ وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِي وَقَدْ قَالَ كُلُّ مَنْ وَقَفَتْ عَلَيْهِ كَلَامُهُ مِنْ أَهْلِ اللُّغَةِ إِنَّ الْمُرَادَ بِقَوْلِهِ يَبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي قَبِضَ فِيهَا



ای فی اعماله قال الهروی وهذا كحديثه الآخر يبعث العبد على ما مات عليه قال وليس قول من ذهب إلى  
الأكفان بشئ إلا أن الميت إنما يكفن بعد الموت..... انتهى

قال الحافظ وفعل أبي سعيد راوى الحديث يدل على إجرائه على ظاهره وأن الميت يبعث في ثيابه  
التي قبض فيها وفي الصحاح وغيرها أن الناس يبعثون عراة كما سيأتي في الفصل بعده إن شاء الله فالله  
مستعان أعلم

✽ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے  
اور وہ پہن لئے اور انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”میت کو انہی کپڑوں میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا جن میں اس کا انتقال ہوا تھا“۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن ایوب ہے جو غافقی  
مصری ہے امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے اس سے منکر روایات منقول ہیں امام حاکم فرماتے  
ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا امام احمد فرماتے ہیں: اس کا حافظہ خراب ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔  
میں جن بھی اہل لغت کے کلام سے واقف ہوا ہوں ان سب نے یہی بات بیان کی ہے کہ یہاں روایت کے یہ الفاظ ”اس  
کے انہی کپڑوں میں اسے زندہ کیا جائے گا جس میں اس کا انتقال ہوا تھا“۔ یہاں کپڑوں سے مراد آدمی کے اعمال ہیں۔

ہر وہ بیان کرتے ہیں: یہ اس روایت کی مانند ہوگا جس میں یہ مذکور ہے: آدمی کو اسی حالت پر زندہ کیا جائے گا جس پر اس  
کا انتقال ہوا تھا تاہم ان لوگوں کا موقف درست نہیں ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے مراد وہ کپڑا ہے جس میں اسے کفن  
دیا جائے گا کیونکہ میت کو کفن مرنے کے بعد دیا جاتا ہے..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں ان کا فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس  
کا ظاہری مفہوم مراد لیا جائے کہ میت کو انہی کپڑوں میں دوبارہ زندہ کیا جائیگا جن میں ان کا انتقال ہوا تھا صحاح اور دیگر کتابوں میں  
یہ بات مذکور ہے: ”لوگوں کو برہنہ ہونے کے عالم میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا“ جیسا کہ آگے چل کر ایک فصل میں یہ بات آرہی ہے  
اگر اللہ نے چاہا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## فصل فی الحشر وغیرہ

### فصل: حشر اور دیگر امور کا بیان

5419 - وفي رواية قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بموعظة فقال يا أيها الناس إنكم  
مخشرون إلى الله خفاة عراة غرلاً كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا إنا كنا فاعلين (الأنبياء) ألا وإن أول  
الخلق بكسي إبراهيم عليه السلام ألا وإنه سيجاء ببرجال من أمتي فيؤخذ بهم ذات الشمال فأقول يا رب  
أصحابي فيقول إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح وكنيت عليهم شهيدا ما دمت  
فيهم إلى قوله العزيز الحكيم (المنادة) قال فيقال لي إنهم لم يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم زاد في

رَوَايَةٌ: فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِتَحْوِيلٍ

الغزل يضم الغين المعجمة والسكان الراء جمع اغزل وهو الاكلف

❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان بات کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ پاؤں برہنہ جسم ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”جس طرح ہم نے پہلے تخلیق کیا تھا اسی طرح دوبارہ کریں گے یہ ہم پر لازم وعدہ ہے بے شک ہم ایسا کریں گے“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) خبردار! مخلوق میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا انہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں تو پروردگار فرمائے گا: تم نہیں جانتے؟ کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا تھا؟ تو میں وہی بات کہوں گا جو ایک نیک بندے نے کہی تھی (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

”میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان کے درمیان رہا“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”غالب حکمت والا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو مجھ سے کہا جائے گا: جب آپ ان سے جدا ہوئے تھے تو یہ ایڑیوں کے بل مرتد ہو گئے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ! دور ہو جاؤ!

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

لفظ الغزل یہ اغزل کی جمع ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

5420 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ

النَّاسُ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا قَالَتْ عَائِشَةُ لَقُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ أَلَا مَرَأَشَدُ مِنْ

أَنْ يَهْمَهُمْ ذَلِكَ - وَفِي رَوَايَةٍ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”(قیمت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں برہنہ جسم ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے

عرض کی: کیا مرد اور عورت سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاملہ اس سے زیادہ سخت ہوگا کہ انہیں

اس چیز کا خیال بھی آئے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5421 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ

5420 - حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ - كِتَابُ الرِّقَالِ بَابُ: كَيْفَ الْحَشَرُ - حَدِيثُ: 6172 صَحِيحُ مُسْلِمٍ -

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةُ نَجْمِهَا وَأَهْلِهَا بَابُ فَنَاءِ الْمَنِيَا وَبَيَانِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - حَدِيثُ: 5211 الْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ

لِلْمُهَاجِرِ - كِتَابُ الْمَوَالِ حَدِيثُ: 8775 الْمَنَنِ الْكَبِيرُ لِلنَّسَائِيِّ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ الْبَعَثُ - حَدِيثُ: 2185

النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةٌ خُفَاةٌ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاسْوَاتُهُ يَنْظُرُ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ شَغَلَ النَّاسَ قُلْتُ مَا شَغَلَهُمْ قَالَ نَشْرُ الصَّحَافَ فِيهَا مَثَالِيلُ الذَّرِّ وَمَثَالِيلُ الْخَرَدَلِ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ جسم، برہنہ پاؤں اٹھایا جائے گا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ تو بڑی حیران کن بات ہوگی کہ ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی توجہ کہیں اور ہوگی میں نے دریافت کیا: لوگوں کی توجہ کس طرف ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صحیفے کھول دیے جائیں گے جن میں چوٹی کے وزن جتنا حساب ہوگا اور رائی کے دانے کے وزن جتنا حساب ہوگا۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5422** - وَعَنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَثُ النَّاسُ خُفَاةٌ عُرَاةٌ عُرَاةٌ لَقَدْ أَلْجَمَهُمُ الْعَرَقُ وَبَلَغَ شَحُومُ الْأَذَانِ فَقُلْتُ يَبْصُرُ بَعْضُنَا بَعْضًا فَقَالَ شَغَلَ النَّاسَ لَكُنْ أَمْرٌ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ (عس) - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، تختے کے بغیر زندہ کیا جائے گا۔ ان کا پسینہ نکلا ہوا ہوگا، جوان کے کانوں کی لٹکی پھٹ رہی ہوگی، میں نے دریافت کیا: کیا لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی توجہ اور طرف ہوگی ہر شخص کو ایسی پریشانی ہوگی جو اسے بے نیاز کر دے گی۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**5423** - وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُفَاةٌ عُرَاةٌ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ يَرَى بَعْضُنَا بَعْضًا فَقَالَ إِنْ الْأَبْصَارُ شَاخِصَةٌ لَفَرَعَ بَصَرُهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَسْتُرَ عَوْرَتِي قَالَ اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتَهَا  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَفِيهِ سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ وَقَدْ وثق

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اٹھایا جائے گا۔ ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر کی ہوگا جب ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نگاہیں اٹھی ہوئی ہوں گی، پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی تو اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میری شرم گاہ پر پردہ رکھے تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس کی شرم گاہ کو پردے میں رکھنا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی سعید بن مرزبان ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

**5424** - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ

بَابُ الْغَيْبِ وَالْغَيْبِ (سوم) ۶۹۸

الْقِيَامَةُ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقَرَصَةِ النَّقْيِ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ - وَلَيْزِي رِوَايَةً لَمَّا لَ سَهْلٌ أَوْ غَوِيهِ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

العفراء هي البَيْضَاءُ لَيْسَ بِبَاضٍهَا بِالنَّاصِعِ النَّقْيِ هُوَ الْعَبْرُ الْآبِضُ وَالْمَعْلَمُ يَفْتَحُ الْعَيْمَ مَا يَجْعَلُ عِلْمًا وَعِلَامَةً لِلطَّرِيقِ وَالْحُدُودَ وَقِيلَ الْمَعْلَمُ الْآثَرُ وَمَعْنَاهُ أَنَّهَا لَمْ تُوَطَّأ قَبْلَ فَيَكُونُ فِيهَا آثَرٌ أَوْ عِلَامَةٌ لِأَحَدٍ

حضرت بل بن سعد بن جابر روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن لوگوں کو سفید غیر چمک دار زمین پر زندہ کیا جائے گا جو سفید آنے کی روٹی کی مانند ہوگی اس میں کسی کے لئے کوئی نشان نہیں ہوگا۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سہل یا کسی اور راوی نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”اس میں کسی شخص کے لئے کوئی نشان نہیں ہوگا۔“ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ”العفراء“ سے مراد ایسی سفیدی ہے جس کی سفیدی میں چمک نہ ہو لفظ ”النقی“ سے مراد سفید آنے کی روٹی ہے لفظ ”معلم“ سے مراد وہ چیز ہے جسے نشان اور راستے کی علامت یا حد بندی کی علامت قرار دی جائے ایک قول کے مطابق معلم کا مطلب اثر (یعنی نشان) ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس زمین پر اس سے پہلے پاؤں نہیں دیا گیا ہوگا کہ وہاں کسی کا نشان یا علامت بنتی۔

5425 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الَّذِينَ يَحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ (الفرقان) اِيحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسَ الَّذِي أَمْسَأَهُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ قَنَادَةُ حِينَ بَلَغَهُ بَنِي وَعِزَّةُ رَبَّنَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”انہیں ان کے چہروں کے بل اکٹھا کر کے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔“

تو کیا کافر کو اس کے چہرے کے بل اٹھایا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ ذات جو دنیا میں آدمی کو دو پاؤں پر چلانے پر قدرت رکھتی ہے کیا وہ اسے چہرے کے بل چلانے کی قدرت نہیں رکھتی ہوگی؟

قنادہ کے بارے میں یہ مشہور ہے: جب ان تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! ہمارے پر پردگار کے غلبے کی قسم

(یعنی ایب ہو سکتا ہے)۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5425- صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن سورة البقرة - باب قوله: الَّذِينَ يَحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولَئِكَ نَرُ حُذَّتْ: 4487 صحیح مسلم - کتاب صفة القيامة والجنة والنار - باب يحشر الكافر على وجهه - حديث: 5127 المستدرک علی الصحیحین لہاکم - کتاب التفسیر من تفسیر سورة الفرقان - حديث: 3452 صحیح ابن حبان - کتاب إخباره علی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة ذكر الإخبار عن وصف ما يحشر الكفار به - حديث: 7431 السنن الکبری للنسائی - سورة الرعد سورة الفرقان - قوله تعالى: الَّذِينَ يَحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ حديث: 10925 مسند أحمد بن حنبل مسند أس بن مالك - فی اللہ تعالیٰ عنه - حديث: 12484 مسند عبد بن حمید - مسند أس بن مالك - حديث: 1183 مسند أسی یعی الموصلی - معید بن سنان - حديث: 4163

5426- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مَشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ قَالَ إِنْ أَلِدْنِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَذَبٍ وَشَوْكٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن لوگوں کو تین قسموں میں اٹھایا جائے گا ایک قسم پیدل چلنے والوں کی ہوگی ایک سوار ہو کر چلنے والوں کی ہوگی اور ایک قسم چہروں کے بل چلنے والوں کی ہوگی عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ذات جو انہیں پاؤں پر چلائی ہے وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتی ہے کہ وہ انہیں چہروں کے بل چلائے البتہ وہ اپنے چہروں کے ذریعے ہر رکاوٹ اور کانٹے سے بچنے کی کوشش کریں گے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5427- وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَحْشَرُونَ رُجَالًا وَرُكْبَانًا وَتَجْرُونَ عَلَى وُجُوْهِكُمْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

بہز بن حکیم نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تم لوگوں کو پیادہ اور سوار ہونے کے عالم میں اٹھایا جائے گا اور تمہیں چہروں کے بل چلایا جائے گا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5428- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يَحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَلْوَاجٍ فُرُجًا رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ وَفُرُجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشَرُهُمُ النَّارُ وَفُرُجًا يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ..... الْحَدِيثُ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت صادق و مصدوق رضی اللہ عنہما نے یہ بات بتائی ہے: (قیامت کے دن) لوگوں کو تین قسم کے گروہوں میں اٹھایا جائے گا ایک گروہ سوار ہوگا انہیں کھانے کے لئے بھی ملے گا اور لباس بھی ہوگا ایک گروہ وہ ہے جنہیں فرشتے چہروں کے بل گھسیٹ کر لے جائیں گے اور ان کا انجام جہنم ہوگا اور ایک گروہ وہ ہوگا جو چلے گا اور دوڑے گا..... الحدیث۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5429- وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبْعَثُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسًا فِي صُورِ الدَّرِّ يَطْوُهُمُ النَّاسُ بِأَقْدَامِهِمْ فَيَقَالُ مَا هَؤُلَاءِ فِي صُورِ الدَّرِّ فَيَقَالُ هَؤُلَاءِ الْمُتَكَبِّرُونَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُزَّارُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:



”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھائے گا لوگ اپنے پاؤں کے ذریعے انہیں روندیں گے تو دریافت کیا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ جو چیونٹیوں کی شکل میں ہیں؟ تو انہیں بتایا جائے گا: یہ لوگ دنیا میں تکبر کیا کرتے تھے“  
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

**5430** - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ النَّارِ فِي صُورِ الرِّجَالِ يَفْشَاهُمُ الدَّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَسْأَفُونَ إِلَى سَجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ بُولَسُ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْبِيَاءِ يَسْقُونَ مِنْ عَصَاةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَتَقْدِيمٌ مَعَ غَرِيبٍ فِي الْكَبِيرِ

عمر بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:  
”قیامت کے دن متکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا جو انسانی شکل میں ہوں گے انہیں ہر طرف سے ذلت ڈھانپ لے گی انہیں ہانک کر جہنم میں موجود ایک قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا اس کا نام ”بولس“ ہوگا اور سب سے زیادہ آگ ان پر غالب آئے گی اور انہیں اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کا خون اور پیپ وغیرہ) یعنی طینۃ الخبال پدایا جائے گا۔“  
یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اس سے پہلے اس کے غریب الفاظ کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

**5431** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثَ طَرِائِقَ رَاغِبِينَ وَرَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَيَخْشَرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ ثَقِيلَ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبَت مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَصَبَّحَ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتَمَسَّى مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ - الطَّرَائِقُ جَمْعُ طَرِيقَةٍ وَهِيَ الْحَالَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”قیامت کے دن لوگوں کو تین قسم کے طبقوں میں اٹھایا جائے گا کچھ لوگ رغبت رکھنے والے ہوں گے کچھ لوگ دوڑنے والے ہوں گے دو آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے تین آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے چار آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے دس آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے اور ان کے باقی کے افراد کو جہنم میں اکٹھا کیا جائے گا وہ ان کے ساتھ رہیں گے جہاں وہ رہیں گے وہ ان کے ساتھ رات بسر کرے گی جہاں وہ رات بسر کریں گے وہ ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں وہ صبح کریں گے وہ ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے۔“

یہ روایت امام بخاری نے اور امام مسلم نے نقل کی ہے

لفظ الطرائق یہ لفظ طریقہ کی جمع ہے اور اس سے مراد حالت ہے۔

**5432** - رَوَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ فِي الْأَرْضِ عَرَقُهُمْ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَإِنَّهُ يُلْجِمُهُمْ حَتَّى يُلْغِ أَذَانَهُمْ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن لوگوں کا پسینہ نکلے گا یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر بالشت تک (بلند) ہو جائے گا اور اس پسینے کی ان لوگوں کو لگام ڈالی جائے گی جو ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔“  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5433 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (المطففين) قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رُشْحِهِ إِلَى انْتِصَافِ أُذُنِهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَصَحَّحَ الْمَرْفُوعُ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):  
”جب لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے پسینے میں کھڑا ہوگا جو اس کے نصف کان تک آ رہا ہوگا۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی نے موقوف اور ”مرفوع“ روایت کے طور پر دونوں طرح سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ”مرفوع“ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

5434 - وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمَقْدَارِ مِيلٍ - قَالَ سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ وَاللَّهُ مَا أَذْرَى مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ مَسَافَةَ الْأَرْضِ أَوْ الْمِيلِ الَّذِي تَكْعَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَكُونَ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْجُمُهُ الْعَرَقُ الْجَامَا وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”قیامت کے دن سورج مخلوق کے قریب آ جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے کچھ لوگوں کو وہ ایک میل جتنا دور محسوس ہوگا۔“  
سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ ایک ”میل“ سے مراد زمین کی مسافت ہے یا ”میل“ سے مراد وہ سلائی ہے جس کے ذریعے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے ان میں سے کسی کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا اور کسی کا گھٹنوں تک ہوگا کسی کا پشت تک ہوگا کسی کو پسینے کی لگام ڈالی گئی ہوگی نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ساتھ اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5435 - وَعَنِ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْأَرْضِ فَيَعْرِقُ النَّاسَ فَمَنْ النَّاسُ مَنْ يَبْلُغُ عِرْقَهُ عَقْبِيَّةً وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى الْعَجْزِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْخَاصِرَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ مَنْكِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ غُنْفَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ وَسْطَهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ الْجَمْعَ فَاهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ هَكَذَا

وَمِنْهُمْ مَنْ يَغْطِيهِ عِرْقُهُ وَضَرْبُ بِيَدِهِ وَأَشَارَ وَأَمْرٌ يَدُهُ فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُصِيبَ الرَّأْسَ دُونَ رَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

✽ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”سورج‘ زمین کے قریب ہو جائے گا‘ اور لوگوں کو پسینہ آجائے گا‘ تو لوگوں میں کچھ ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک آرہا ہوگا‘ کچھ ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کی نصف پٹلی تک آرہا ہوگا‘ کچھ ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک پہنچ رہا ہوگا‘ کچھ ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کی پشت تک پہنچ رہا ہوگا‘ کچھ ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے پہلو تک پہنچ رہا ہوگا‘ کچھ ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے کندھوں تک پہنچ رہا ہوگا‘ کچھ ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کی گردن تک پہنچ رہا ہوگا‘ کچھ ایسے ہونگے جن کا ان کے درمیان تک پہنچ رہا ہوگا‘ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کے منہ میں اس کی لگام ڈال دی جائے گی‘ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے اس طرح اشارہ کیا‘ کچھ ایسے ہونگے جن کا پسینہ انہیں ڈھانپ لے گا‘ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنے سر پر پھیرا البتہ آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیاں دائیں ہتھیلی اور بائیں ہتھیلی سر کو نہیں لگائیں۔ یہ روایت امام احمد‘ امام طبرانی نے اپنی ”معجم“ میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**5436 -** وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ لَمْ يَلِقْ ابْنُ آدَمَ شَيْئًا مِنْذُ خَلَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ثُمَّ إِنَّ الْمَوْتَ أَهْوَنَ مِمَّا بَعْدَهُ وَأَنَّهُمْ لِيَلْقَوْنَ مِنْ هَوْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ شِدَّةً حَتَّى يُلْجِمَهُمُ الْعَرَقُ حَتَّى إِنْ السَّفْنَ لَوْ أُجْرِيتَ فِيهِ لَجَرَتْ

رَوَاهُ أَحْمَدُ مَرْفُوعًا بِاخْتِصَارِ وَالتَّطَبَّرَانِي فِي الْأَوْسَطِ عَلَى الشَّكِّ هَكَذَا وَاللَّفْظُ لَهُ وَاسْنَادُهُمَا جَيِّدٌ ✽ عبد العزیز عطاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق یہ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر منقول ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

”جب سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اس کے بعد اس نے کبھی بھی کسی ایسی چیز کا سامنا نہیں کیا ہوگا جو اس کے لیموت سے زیادہ سخت ہو اور بعد کی صورت حال کے مقابلے میں موت زیادہ آسان ہوگی وہ اس دن ایسی ہولناکیوں کا سامن کریں گے کہ آدمی کو پسینہ کی لگام ڈالی جائے گی اور پسینہ اتنا ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ بھی چل جائیں“ یہ روایت امام احمد نے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں اسی طرح شک کے ساتھ نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں البتہ ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

**5437 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا نَارٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةُ مِنْ وَرَائِهَا كَوَاعِبُهَا وَكَوَابِهَا وَالَّذِي نَفَسَ عَبْدُ اللَّهِ بِيَدِهِ إِنْ الرَّجُلَ لِيَفِضَ عَرَقًا حَتَّى يَسْبِغَ فِي الْأَرْضِ قَامَتَهُ ثُمَّ يَرْتَفِعُ حَتَّى يَبْلُغَ أَنْفَهُ وَمَا مَتَهُ الْحَسَابُ قَالُوا مِمَّ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مِمَّا يَرَى النَّاسُ يَلْقَوْنَ رَوَاهُ التَّطَبَّرَانِي مَوْفُوقًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قَوِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”قیامت کے دن پوری زمین آگ کی ہوگی، جنت اس سے پرے ہوگی اس کے پیالے اور برتن ہوں گے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں عبداللہ کی جان ہے آدمی اتنا زیادہ پسینہ بہائے گا کہ وہ زمین میں اس کی قامت جتنا ہو جائے گا پھر وہ اور بلند ہو کر اس کی ناک تک آجائے گا حالانکہ ابھی اس کو حساب نے چھوا بھی نہیں ہوگا لوگوں نے دریافت کیا: اے ابو عبدالرحمن! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ لوگ جو صورت حال دیکھیں گے (اس کے خوف کی وجہ سے یہ صورت حال ہوگی)۔“

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5438 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّجُلُ لَيْلَ جُمُعَةِ الْعُرُقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ ارْحَنِي وَلَوْ إِلَى النَّارِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَأَبُو يَعْلَى وَمَنْ طَرِيقَهُ ابْنُ حَبَّانٍ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا إِنْ الْكَافِرِ - وَرَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ عِيسَى وَهُوَ وَاهٍ عَنِ الْمُعْتَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْعُرُقُ لَيَلْزَمُ الْمَرْءَ فِي الْمَوْقِفِ حَتَّى يَقُولَ يَا رَبِّ ارْسَالِكْ مِنِّي إِلَى النَّارِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِمَّا أَجِدُ وَهُوَ يَعْلَمُ مَا فِيهَا مِنْ شِدَّةِ الْعَذَابِ - وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن کسی بندے کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے راحت عطا فرما دے خواہ جہنم کی طرف ہی بھیج دے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اے امام ابو یعلیٰ نے نقل کیا ہے اور ان کے حوالے سے امام ابن حبان نے اسے نقل کیا ہے تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”کافر کو“

یہ روایت امام بزار اور امام حاکم نے فضل بن عیسیٰ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے جو ایک وہی راوی ہے اس کے حوالے سے ابن منذر کے حوالے سے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محشر میں آدمی کا پسینہ آدمی کے ساتھ ہوگا یہاں تک کہ آدمی یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے جہنم کی طرف بھیج دے تو یہ میرے نزدیک اس سے ہلکا ہوگا جس صورت حال کا میں سامنا کر رہا ہوں حالانکہ وہ یہ بت جانتا ہوگا کہ جہنم میں بھی شدید عذاب ہوگا۔“

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5439 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (الْمَطْفِئِينَ) مِقْدَارَ نَصْفِ يَوْمٍ مِنْ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ فِيهِمْ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَتَدَلَّى الشَّمْسُ لِلْعُرُوبِ إِلَى أَنْ تَغْرِبَ - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”جب لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔“



نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس دن کا نصف پہاڑ ہزار سال کا ہوگا اور وہ مومن کے لئے اتنا آسان ہوگا جس طرح سورج غروب ہونے کے قریب ہو تو اس وقت سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک جو وقت ہے۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

**5440 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ لَقِيلَ مَا أَطُولَ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَدِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لِيُخَفَّفَ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ أَخْفَ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقٍ دَرَجَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”وہ ایک ایسا دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی عرض کی گئی: یہ تو بہت طویل دن ہوگا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے وہ مومن کے لئے اتنا مختصر ہوگا کہ اس کے لئے فرض نماز کے وقت سے بھی زیادہ مختصر ہوگا۔“

یہ روایت امام احمد، امام ابو یعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ان سب نے اسے درج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔

**5441 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجْتَمِعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ آيْنَ الْفُقَرَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةُ وَمَسَاكِينُهَا فَيَقُولُونَ فَيَقَالُ لَهُمْ مَاذَا عَمِلْتُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا ابْتَلَيْتَنَا فَصَبْرُنَا وَوَلَيْتَ الْأُمُورَ وَالسُّلْطَانَ جَعَلْنَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقْتُمْ قَالَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ وَتَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الْأُمُورِ وَالسُّلْطَانِ قَالُوا فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ تَوْضَعُ لَهُمْ كُرَاسِي مِنْ نُورٍ وَيُظِلُّ عَلَيْهِمُ الْعِمَامُ يَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَقْصَرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ

قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ صَحَّ أَنَّ الْفُقَرَاءَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَتَقْدَمُ ذَلِكَ فِي الْفَقْرِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ قیامت کے دن اکٹھے ہو گے تو دریافت کیا جائے گا: اس امت کے مسکین اور غریب لوگ کہاں ہیں؟ تو ان سے کہا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا تھا؟ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں آزمائش کا شکار کیا تو ہم نے صبر سے کام لیا تو نے اموال اور حکومت ہماری بجائے دوسروں کو دی تھی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو وہ لوگ دوسروں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور (دنیا کے) مالدار لوگ اور غلبہ رکھنے والے لوگوں پر حساب کی شدت باقی رہے گی (راوی بیان کرتے ہیں:) لوگوں نے عرض کی: اس وقت اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے نور سے بنی ہوئی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان پر بادل سایہ کر لے گا اور اہل ایمان کے لئے وہ دن (یعنی قیامت کا دن دنیا کے حساب سے) ایک دن کی ایک گھڑی جتنا ہوگا۔“



یہ روایت امام بھرائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

لفظ بیان کرتے ہیں یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ غریب لوگ خوشحال لوگوں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے یہ روایت اس سے پہلے فقرے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5442 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ

الْأَرْلِينَ وَالْآخِرِينَ لِمَبَقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ قِيَامًا أَرْبَعِينَ سَنَةً شَاخِصَةً أَبْصَارَهُمْ يَنْتَظِرُونَ فَصَلَ الْقَضَاءِ قَالَ وَيَنْزِلُ اللَّهُ غَزًّ وَجَلَّ فِي ظِلِّهِ مِنَ الْغَمَامِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الْكُرْسِيِّ ثُمَّ يَنَادِي مُنَادٍ أَيُّهَا النَّاسُ أَلَمْ تَرْضَوْا مِنْ رَبِّكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا أَنْ يُولَى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الدُّنْيَا أَلَيْسَ ذَلِكَ عَدْلًا مِنْ رَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى فَيَنْطَلِقُ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَتَوَلَّوْنَ فِي الدُّنْيَا قَالِ لِيَنْطَلِقُونَ وَيَمِثِلُ لَهُمْ أَشْبَاهَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَنْطَلِقُ إِلَى الشَّمْسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْطَلِقُ إِلَى الْقَمَرِ وَالْأَوْثَانِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَأَشْبَاهَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالَ وَيَمِثِلُ لِمَنْ كَانَ يَعْبُدُ عِيسَى شَيْطَانٌ عِيسَى وَيَمِثِلُ لِمَنْ كَانَ يَعْبُدُ عُزَيْرًا شَيْطَانٌ عُزَيْرٌ وَيَبْقَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَتُهُ قَالَ فَيَمِثِلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِبَنِيهِمْ فَيَقُولُ مَا لَكُمْ لَا تَنْطَلِقُونَ كَمَا انْطَلَقَ النَّاسُ قَالَ فَيَقُولُونَ إِنَّا لَنَآئِلُهَا مَا رَأَيْنَاهُ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَهُ إِنْ رَأَيْتُمُوهُ فَيَقُولُونَ إِنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ عَلامَةٌ إِذَا رَأَيْنَاهَا عَرَفْنَاهَا قَالَ فَيَقُولُ مَا هِيَ فَيَقُولُونَ يَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَخِرُ كُلُّ مَنْ كَانَ مُشْرِكًا بِرَأْيِي لظَهْرِهِ وَيَبْقَى قَوْمٌ ظُهُورُهُمْ كَصِيَاصِي الْبَقَرِ يُرِيدُونَ السُّجُودَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ وَقَدْ كَانُوا يَدْعُونَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ثُمَّ يَقُولُ ارْأَوْكُمْ فَيَرْفَعُونَ رُؤُوسَهُمْ فَيُعْطِيهِمْ نُورَهُمْ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورُهُ مِثْلُ الْجَبَلِ الْعَظِيمِ يَسْقَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورُهُ أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى مِثْلُ النُّخْلَةِ بِيَدِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ آخِرُهُمْ رَجُلًا يُعْطَى نُورُهُ عَلَى إِبْهَامِ قَدَمِهِ بَضِيءٌ مَرَّةً وَيُطْفَأُ مَرَّةً فَإِذَا أَضَاءَ قَدَمَهُ قَدَمٌ وَإِذَا أُطْفِئَ قَامَ قَالَ وَالرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَامَهُمْ حَتَّى يَمُرَ بِهِمُ إِلَى النَّارِ فَيَبْقَى أَثَرُهُ كَأَخْدِ السَّيْفِ قَالَ فَيَقُولُ مَرُّوا فَيَمْرُونَ عَلَى قَدْرِ نُورِهِمْ مِنْ يَمَرٍ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُ كَالْبَرْقِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُ كَالسَّحَابِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُ كَالْقَضَاضِ الْكُؤَاكِبِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُ كَالرَّيْحِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُ كَشَدِّ الْفَرَسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُ كَشَدِّ الرَّجُلِ حَتَّى يَمُرَ الَّذِي يُعْطَى نُورُهُ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ يَحْبُو عَلَى وَجْهِهِ وَيَدِيهِ وَرِجْلَيْهِ تَجْرِي يَدٌ وَتَعْلُقُ يَدٌ وَتَجْرِي رِجْلٌ وَتَعْلُقُ رِجْلٌ وَتَصِيبُ جَوَابَهُ النَّارُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَخْلُصَ فَإِذَا خَلَصَ وَقَفَ عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدًا إِذْ أُنْجَانِي مِنْهَا بَعْدَ إِذْ رَأَيْتُهَا قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى غَدِيرٍ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُ فَيَعُودُ إِلَيْهِ رِيحُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالْوَأْنَهُمْ فَيَرَى مَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَلَلِ الْبَابِ فَيَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ أَسْأَلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَجَيْتُكَ مِنَ النَّارِ فَيَقُولُ رَبِّ اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حِجَابًا حَتَّى لَا أَسْمَعَ حَسِيسَتِهَا قَالَ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَرَى أَوْ يَرَفَعُ لَهُ مَنْزِلَ أَمَامَ ذَلِكَ كَانَ مَا هُوَ فِيهِ بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ حِلْمٌ فَيَقُولُ رَبِّ أَعْطِنِي ذَلِكَ الْمَنْزِلَ فَيَقُولُ لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهُ تَسْأَلُ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعَزَّتْكَ لَا أَسْأَلُ غَيْرَهُ وَآيَ مَنْزِلَ أَحْسَنَ مِنْهُ فَيُعْطَاهُ فَيَنْزِلُهُ وَيَرَى أَمَامَ

ذَلِكَ مَنْزِلًا كَانَ مَا هُوَ فِيهِ بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ حِلْمٌ قَالَ رَبِّ أَعْطِنِي ذَلِكَ الْمَنْزِلَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهُ تَسْأَلُ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعَزَّتْكَ وَآيَ مَنْزِلٍ أَحْسَنُ مِنْهُ فَيُعْطَاهُ فَيَنْزِلُ لَهُ ثُمَّ يَسْكُتُ فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ مَا لَكَ لَا تَسْأَلُ فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ سَأَلْتُكَ حَتَّى اسْتَعْيَيْتُكَ فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَلَمْ تَرْضَ أَنْ أُعْطِيكَ مِثْلَ الدُّنْيَا مِنْذُ خَلَقْتُهَا إِلَى يَوْمِ أَفْنَيْتَهَا وَعَشْرَةَ أَضْعَافَهُ فَيَقُولُ أَتَهْزَأُ بِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ قَالَ فَيَقُولُ الرَّبُّ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا وَلَكِنِّي عَلَى ذَلِكَ قَادِرٌ فَيَقُولُ الْحَقْنِيُّ بِالنَّاسِ فَيَقُولُ الْحَقُّ بِالنَّاسِ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِرَمْلٍ فِي الْجَنَّةِ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَ النَّاسِ رَفَعَ لَهُ قَصْرٌ مِنْ دُرَّةٍ فَيَخِرُ سَاجِدًا فَيَقُولُ لَهُ ارْفَعْ رَأْسَكَ مَا لَكَ فَيَقُولُ رَأَيْتُ رَبِّي أَوْ تَرَأَى لِي رَبِّي فَيَقَالُ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ مِنْ مَنَازِلِكَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي رَجُلًا فَيَتَهَيَّأُ لِلسُّجُودِ لَهُ فَيَقَالُ لَهُ مَهْ فَيَقُولُ رَأَيْتُ أَنَّكَ مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُ إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ مِنْ خَزَائِنِكَ وَعَبْدٌ مِنْ عِبِيدِكَ تَحْتَ يَدَيِ أَلْفِ قَهْرْمَانٍ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ قَالَ فَيَنْطَلِقُ أَمَامَهُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ بَابَ الْقَصْرِ قَالَ وَهُوَ مِنْ دُرَّةٍ مَجُوفَةٌ سَقَائِفُهَا وَأَبْوَابُهَا وَاعْلَافُهَا وَمِفْتَاحُهَا مِنْهَا يَسْتَقْبِلُهُ جَوْهَرَةٌ خَضِرَاءُ مَبْطُنَةٌ بِحُمْرَاءٍ فِيهَا سَبْعُونَ بَابًا كُلُّ بَابٍ يُفْضِي إِلَى جَوْهَرَةٍ خَضِرَاءَ مَبْطُنَةٌ كُلُّ جَوْهَرَةٍ تُفْضِي إِلَى جَوْهَرَةٍ عَلَى غَيْرِ لَوْنٍ الْآخَرَى فِي كُلِّ جَوْهَرَةٍ سِرٌّ وَأَزْوَاجٌ وَوَصَائِفٌ أَدْنَاهُنَّ حُورَاءُ عِيَاءٌ عَلَيْهَا سَبْعُونَ حَلَّةً يَرَى مِنْهَا سَاقِيَهَا مِنْ وَرَاءِ حُلَلِهَا تَكْبِدُهَا مَرَاتَهُ وَكَبِدُهُ مَرَاتَهَا إِذَا أَعْرَضَ عَنْهَا إِعْرَاضَةً أَزْدَادَتْ فِي عَيْنِهِ سَبْعِينَ ضِعْفًا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَهَا وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدَتْ لِي عَيْنِي سَبْعِينَ ضِعْفًا وَتَقُولُ لَهُ وَأَنْتَ لَقَدْ أَزْدَدْتَ لِي عَيْنِي سَبْعِينَ ضِعْفًا فَيَقَالُ لَهُ أَشْرَفَ فَيُشْرَفُ فَيَقَالُ لَهُ مَلِكُكَ مَسِيرَةٌ مِائَةٌ عَامٌ يَنْفِذُهُ بِصُرْكَ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَمْرُؤُا لَا تَسْمَعْ مَا يَحْدُثُنَا ابْنُ أُمِّ عَبْدِيَا كَغُفٍّ عَنْ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا فَكَيْفَ أَعْلَاهُمْ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَا عَيْنَ رَأَتْ وَلَا أَذْنَ سَمِعَتْ . . . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرُقٍ أَحَدُهَا صَحِيحٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک مخصوص دن میں اللہ تعالیٰ سب پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا اور وہ چالیس سال تک کھڑے رہیں گے ان کی نگاہیں اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی اور وہ تقدیر کے فیصلے کے منتظر ہوں گے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ بادلوں کے سائے میں عرش سے کرسی کی طرف نزول فرمائے گا پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے لوگو! کیا تم اپنے پروردگار سے راضی نہیں تھے؟ جس نے تمہیں پیدا کیا، تمہیں رزق عطا کیا اور اس نے تمہیں یہ حکم دیا کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا اب تم میں سے ہر ایک اس کے ساتھ چلا جائے جس کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتا تھا کیا یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے عدل نہیں ہے؟ وہ لوگ کہیں گے: جی ہاں! تو ہر قوم اس کی طرف چلی جائے گی جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی اور جس کے ساتھ وہ دنیا میں تعلق رکھتی تھی وہ لوگ جس چیز کی عبادت کیا کرتے تھے ان کے سامنے ان چیزوں کو ایک وجود کی شکل میں رکھ جائے گا تو کچھ لوگ سورج کی طرف چلے جائیں گے کچھ چاند کی طرف چلے جائیں گے کچھ پتھر سے بنے ہوئے بتوں کی طرف چلے جائیں گے اور اس طرح کی دیگر چیزوں کی طرف چلے جائیں گے جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لئے شیطان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی شکل دے دی

جائے گی اور جو لوگ حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لئے شیطان کو حضرت عزیر علیہ السلام کی سی شکل دے دی جائے گی۔ پھر حضرت محمد علیہ السلام اور ان کی امت باقی رہ جائیں گے تو پروردگار مثالی شکل میں ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم لوگ کیوں نہیں جانتے؟ جس طرح دوسرے لوگ چلے گئے ہیں نبی اکرم علیہ السلام فرماتے ہیں: تو وہ لوگ کہیں گے: ہمارا ایک پروردگار ہے جسے ہم نے دیکھا نہیں ہے پروردگار فرمائے گا: اگر تم اسے دیکھ لو تو کیا تم اسے پہچان لو گے؟ تو وہ کہیں گے: ہمارے اور اس کے درمیان ایک مخصوص علامت ہے جب ہم اسے دیکھیں گے تو اسے پہچان لیں گے تو پروردگار فرمائے گا: وہ کیا ہے؟ وہ کہیں گے: اس کی پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا تو اسی وقت ہی اس کی پنڈلی سے پردہ ہٹا دیا جائے گا تو اس وقت ہر وہ شخص جو شرک ہوگا وہ اپنی پشت کو جھکانے کی کوشش کرے گا اور کچھ لوگ ایسے باقی رہ جائیں گے جن کی پشتیں گائے کے سینگوں کی طرح ہوں گی (جو ہل نہیں سکیں گی) وہ لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن وہ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جنہیں سجدے کی دعوت دی گئی ہوگی وہ ویسے ہی رہیں گے پھر پروردگار فرمائے گا: تم لوگ اپنے سر اٹھاؤ! وہ اپنے سر اٹھائیں گے۔

پروردگار ان کے اعمال کے حساب سے انہیں ان کا نور عطا کرے گا کسی کو بڑے پہاڑ جتنا نور دیا جائے گا وہ اس کے سامنے چلے گا کسی کو اس سے کم نور دیا جائے گا کسی کو کھجور کے درخت جتنا نور دیا جائے گا کسی کو اس سے بھی کم نور دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے جو آخری فرد ہوگا اسے اس کا نور دیا جائے گا جو اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا وہ کبھی جل اٹھے گا اور کبھی بجھ جائے گا اور جب اس کا پاؤں روشن ہوگا تو وہ چل پڑے گا جب وہ نور بجھ جائے گا تو وہ ٹھہر جائے گا نبی اکرم علیہ السلام فرماتے ہیں: پروردگار ان سے آگے ہوگا یہاں تک کہ ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو اس کا نشان تلوار کی دھار کی طرح رہ جائے گا۔

نبی اکرم علیہ السلام فرماتے ہیں: پروردگار فرمائے گا: تم لوگ (پل صراط پر سے) گزرو! تو وہ لوگ اپنے نور کے حساب سے گزریں گے کچھ ایسے گزریں گے جیسے پلک جھپکتی ہے ان میں سے کچھ لوگ بجلی کی مانند گزریں گے کچھ لوگ بادل کی مانند گزریں گے کچھ دگ یوں گزریں گے جس طرح تارہ ٹوٹتا ہے کچھ لوگ یوں گزریں گے جیسے ہوا ہوتی ہے کچھ یوں گزریں گے جیسے گھوڑا دوڑتا ہے کچھ یوں دوڑیں گے جیسے آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص گزرے گا جس کا نور اس کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہوگا وہ اپنے چہرے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے بل (گھسٹا ہوا) گزرے گا وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے چمٹے گا اپنے پاؤں کے ذریعے کھینچے گا اپنے پاؤں کے ذریعے چمٹے گا (یعنی گھسٹ کر گزرے گا) اس کے اطراف کو آگ لگ رہی ہوگی وہ اسی طرح رہے گا آخر کار نجات پالے گا جب وہ نجات پالے گا تو وہاں ٹھہر کر یہ کہے گا:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو اس نے مجھے عطا کیا ہے اس نے کسی کو بھی عطا نہیں کیا کہ میں نے

اسے (یعنی جہنم کو) دیکھا اور پھر اس (پروردگار) نے مجھے اس (جہنم) سے نجات عطا کر دی“

نبی اکرم علیہ السلام فرماتے ہیں: پھر وہ جائے گا جنت کے دروازے کے قریب موجود کنویں کے پاس آئے گا وہاں غسل کرے گا تو دوبارہ اہل جنت کی خوشبو اور رنگینیاں اس کی طرف لوٹ آئیں گی تو وہ دروازے کی درز میں سے دیکھے گا کہ جنت میں کیا کیا نعمتیں ہیں تو عرض کرے گا اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کر دے تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم جنت کا سوال کر رہے ہو جبکہ میں تمہیں جہنم سے نجات دے چکا ہوں تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو میرے اور اس کے درمیان کوئی حجب ڈال دے تاکہ میں اس کی آہٹ بھی نہ سن سکوں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو وہ دیکھے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے اپنے سامنے ایک رہائش گاہ دکھائی دے گی تو پہلے وہ جس صورت حال میں تھا اس کے مقابلے میں وہ خواب محسوس ہوگی تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ رہائش گاہ مجھے عطا کر دے پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے یہ تمہیں دے دی تو تم اس کے علاوہ کچھ اور مانگو گے وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا اس سے زیادہ خوبصورت چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار وہ چیز اسے عطا کر دے گا وہ وہاں رہنے لگے گا پھر وہ اس سے آگے ایک اور رہائش گاہ دیکھے گا جو پہلی والی کی بہ نسبت خواب کی طرح محسوس ہوگی تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے یہ رہائش گاہ دیدے پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے یہ تمہیں دے دی تو تم اس کی بجائے کچھ اور مانگو گے وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے! اس سے زیادہ خوبصورت رہائش گاہ اور کیا ہو سکتی ہے تو وہ اسے دے دی جائے گی وہ اس میں رہنا شروع کرے گا اور وہ خاموش رہے گا تو پروردگار فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم کچھ مانگتے کیوں نہیں ہو؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے اتنا مانگا ہے کہ اب مجھے تجھ سے شرم آتی ہے۔

تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ دنیا کو جس دن میں نے پیدا کیا تھا اس دن سے لے کر جس دن میں نے اسے فنا کیا اس دن تک جتنا کچھ بھی دنیا میں آیا ہے اس کی مانند میں تمہیں دے دوں اور اس کا مزید دس گن بھی دے دوں؟ تو وہ عرض کرے گا: کیا تو میرے ساتھ میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی نہیں! میں اس بات پر قدرت رکھتا ہوں تو وہ بندہ عرض کرے گا: مجھے ان لوگوں کے ساتھ ملا دے! تو پروردگار فرمائے گا: تو ان لوگوں کے ساتھ مل جا! تو وہ دوڑتا ہوا جنت میں جائے گا یہاں تک کہ وہ جب لوگوں کے قریب پہنچے گا تو اس کے سامنے موتی کا ایک محل آئے گا تو وہ سجدے میں گر جائے گا پروردگار اس سے فرمائے گا: تم اپنا سراٹھاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرا پروردگار مجھے نظر آیا ہے تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہاری ایک رہائش گاہ (کا نور) ہے۔

پھر وہ ایک شخص کے پاس آئے گا تو اس کے سامنے سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو اس سے کہا جائے گا: ٹھہر جاؤ وہ بندہ کہے گا: میرا خیال ہے کہ تم کوئی فرشتے ہو تو وہ دوسرا شخص کہے گا: میں تو تمہارا ایک منشی اور تمہارا ایک غلام ہوں میرے ماتحت ایک ہزار ملازم ہیں جن کا میں نگران ہوں پھر وہ شخص آگے جائے گا یہاں تک کہ اس کے محل کا دروازہ اس کے لئے کھولا جائے گا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ محل کھولے موتی کا ہوگا اس کے اندر ہی اس محل کی چھت دروازے غلاف اور کنجیاں ہوں گی ان میں سے ہر رنگ کا ایک (حصہ) اس کے سامنے آئے گا جس کے اندر سرخ رنگ ہوگا اس میں ستر دروازے ہوں گے ہر ایک دروازہ ایک اور ہر حصے کی طرف جاتا ہوگا جو اندر سے کھوکھلا ہوگا اور ہر حصہ دوسرے حصے سے مختلف ہوگا ہر حصے میں پلنگ ہوں گے بیویاں ہوں گی ملازم ہوں گے جن میں سے سب سے قریب حور عین ہوگی جس کے جسم پر ستر حلے ہوں گے اور اس کی پنڈلی کا گودا اُن کے اندر سے بھی نظر آتا ہوگا اس کا جگر آدمی کا آئینہ ہوگا آدمی کا جگر اس کا آئینہ ہوگا جب وہ اس سے رُخ پھیرے گا تو اسی دوران اس کی نگاہوں میں حور کی خوبصورتی ستر گنا زیادہ ہو چکی ہوگی جو اس سے پہلے تھی تو وہ اس سے کہے گا: اللہ کی قسم میری نگاہ میں تم ستر گنا زیادہ خوبصورت ہو چکی ہو حور کہے گی: تم بھی میری نگاہ میں ستر گنا زیادہ خوبصورت ہو چکے ہو پھر اس سے کہا جائے گا: تم جھانک



کر دیکھو اور جہانک کر دیکھے گا تو اس سے کہا جائے گا: تمہاری بادشاہی ایک سو برس کی فاصلے تک ہے جو نگاہ کی مسافت ہو۔  
راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے کعب! کیا تم نے سنا ہے؟ کہ جو ابن ام عبد (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ اہل جنت میں سے جس کا سب سے کتر مرتبہ ہے اس کا کیا عالم ہوگا تو پھر اس شخص کا کیا عالم ہوگا جو سب سے بلند مرتبہ کا ہوگا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اس کو تو وہ چیزیں نہیں گی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سنا ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے اس کو امام ابن ابودنیائے اور امام طبرانی نے مختلف حوالوں سے نقل کیا ہے جن میں سے ایک حوالہ مستند ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

## فصل فی ذکر الحساب وَغَیْرَہ

### فصل: حساب اور دیگر امور کا تذکرہ

**5443 -** عَنْ أَبِي بَرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ عَمَلِهِ فِيمَا أَلْهَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَا عَمِلَ بِهِ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ رَوَاهُ الْيَزِيدِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن آدمی کے قدم اپنی جگہ سے اُس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے عمر کس کام میں بسر کی؟ اس کا علم کہ اس نے پر اس کس حد تک عمل کیا؟ اس کا مال کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں پر اسے صرف کیا؟“۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**5444 -** وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَزُولَ قَدَمَا عَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ خِصَالٍ عَنْ عَمَلِهِ فِيمَا أَلْهَاهُ وَعَنْ شِبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ عَدَمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ رَوَاهُ الْبُزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ  
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن آدمی کے قدم اس وقت تک (اپنی جگہ سے) نہیں ہلیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں بسر کی؟ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں بسر کی؟ اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں اسے خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے کتنا حاصل کیا اور کس حد تک عمل کیا؟“۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔



**5445-** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابُ عَذَبَ فَقُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا (الانشقاق) فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جس شخص سے سختی سے حساب لیا جائے گا اُسے عذاب دیا جائے گا میں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے ”تو جس شخص کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا“ اور وہ اپنے اہل خانہ کی طرف خوش ہو کر جائے گا۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف پیش کرنا ہے قیامت کے دن جس شخص سے (تفصیلی) حساب لیا جائے گا وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

**5446-** وَعَنِ ابْنِ الزَّيْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابُ هَلَكَ - رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص سے سختی سے حساب لیا جائے گا وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔“

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5447-** وَعَنْ عَتَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا يَخْرُ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلَدَ إِلَى يَوْمٍ يَمُوتُ هَرَمًا فِي مَرْضَاةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِحَقَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرَوَانَهُ يَثْقَاتٍ إِلَّا بَقِيَّةً

حضرت عتبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے حصول کے لئے اس دن چہرے کے بل گر جائے (یعنی سجدے میں چلا جائے) جس دن وہ پیدا ہوا تھا اور اس دن تک (سجدے میں رہے) جب اس کا انتقال ہو تو قیامت کے دن وہ اس چیز کو بھی حقیر سمجھے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف بقیہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

**5448-** وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَبُهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا خَرَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلَدَ إِلَى يَوْمٍ يَمُوتُ هَرَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِحَقَرَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَوْ أَنَّهُ رَدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْأَجْرِ وَالْثَوَابِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتِهِ رَوَاةُ الصَّحِيحِ

حضرت محمد بن ابوعمرہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے لے کر اپنے انتقال کے دن تک اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے چہرے کے بل گر جائے تو اس دن (یعنی قیامت کے دن) وہ اس چیز کو بھی حقیر سمجھے گا اور یہ خواہش کرے گا کہ کاش اسے دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے تاکہ اس کے اجر و ثواب میں اضافہ ہو۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**5449 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ لَأَنِّ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةُ دِيَارِينَ فِيهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَدِيَارَانِ فِيهِ ذُنُوبُهُ وَدِيَارَانِ فِيهِ النِّعَمُ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ لَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَصْغَرِ نِعْمَةٍ أَحْسَبُهُ قَالَ فِي دِيَارَانِ النِّعَمِ خَلَدِي ثَمَنَكَ مِنْ عَمَلِهِ الصَّالِحِ فَتُسَوِّعُ عَمَلَهُ الصَّالِحُ ثُمَّ تَدْحِي وَتَقُولُ وَعِزَّتِكَ مَا اسْتَوْلَيْتِ وَتَبْقَى الذُّنُوبُ وَالنِّعَمُ وَقَدْ ذَهَبَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَ عَبْدًا قَالَ يَا عَبْدِي قَدْ ضَاعَفْتُ لَكَ حَسَنَاتِكَ وَتَجَاوَزْتَ عَنْ سَيِّئَاتِكَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَوَهَبْتُ لَكَ نِعْمِي رَوَاهُ الْبُزَارُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن انسان کے لئے تین دیوان لائے جائیں گے ایک دیوان میں اس کے نیک عمل کا حساب ہوگا ایک دیوان میں اس کے گناہوں کا حساب ہوگا اور ایک دیوان میں اس پر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حساب ہوگا تو پروردگار اپنی چھوٹی نعمت سے یہ فرمائے گا: تم اس سے حساب لے لو! (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں) نعمتوں والے دیوان (میں سے اپنی چھوٹی نعمت سے یہ فرمائے گا: تم اس کے نیک عمل میں سے اپنی قیمت حاصل کر لو تو وہ نعمت اس شخص کے تمام نیک عمل کو حاصل کر لے گی اور پھر ایک طرف ہو جائے گی اور پھر عرض کرے گی: تیری عزت کی قسم ہے! میں نے پوری وصولی نہیں کی ابھی اس شخص کے گناہ اور باقی نعمتیں باقی ہوں گے اور اس کے تمام نیک عمل رخصت ہو چکے ہوں گے تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر رحم فرمانے کا ارادہ کرے گا تو فرمائے گا: اے میرے بندے! میں تجھے تیری نیکیوں کا کئی گنا عطا کرتا ہوں اور تیرے گناہوں سے درگزر کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) میں تجھے اپنی نعمتیں ہیہ کرتا ہوں۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

**5450 -** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْحَبَشَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَلْتُمْ عَلَيْنَا بِالْأَلْوَانِ وَالنَّبْوَةِ أَفَرَأَيْتَ إِنْ آمَنْتُ بِمِثْلِ مَا آمَنْتَ بِهِ وَعَمَلْتُ بِمِثْلِ مَا عَمَلْتُ بِهِ إِنِّي لَكَائِنٌ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَسَانَ لَهُ بِهَا عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَتَبَ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ حَسَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَهْلِكُ بَعْدَ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ الرَّجُلَ لَيَجِيءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِعَمَلٍ



میں سے کون سی صورت تمہیں زیادہ پسند ہے؟ ایک یہ کہ میں تمہیں تمہارے عمل کی جزا دے دوں؟ یا پھر اس نعمت کا حساب کروں جو تمہارے پاس تھی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری کبھی نافرمانی نہیں کی تو پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے عوض میں پکڑ لو پھر اس شخص کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی تمام نیکیاں وہ نعمت حاصل کر لے گی تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اپنی نعمت اور اپنی رحمت فرما! تو پروردگار فرمائے گا: میری نعمت اور میری رحمت (کے وسیلے سے تمہیں معاف کیا جاتا ہے)۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5452 -

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِي خَلِيلِي جِبْرِيلُ أَنْفًا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ لِلَّهِ عَبْدًا مِنْ عِبَادِهِ عَبْدُ اللَّهِ خُمُسِمِائَةَ سَنَةٍ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ فِي الْبَحْرِ عَرْضُهُ وَطُولُهُ ثَلَاثُونَ ذِرَاعًا فِي ثَلَاثِينَ ذِرَاعًا وَالْبَحْرُ مُحِيطٌ بِهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ فَرَسَخٍ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ وَأَخْرَجَ لَهُ عَيْنًا عَذْبَةً يَعْزُضُ الْأَصْبُعُ تَفْبِضُ بِمَاءٍ عَذْبٍ فَيَسْتَنْقِعُ فِيهِ أَشْفَلَ الْجَبَلِ وَشَجَرَةً رَمَانٍ تَخْرُجُ لَهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ رَمَانَةٌ يَتَعَبَدُ يَوْمَهُ فَإِذَا أَمْسَى نَزَلَ فَأَصَابَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَخَذَ تِلْكَ الرَّمَانَةَ فَأَكَلَهَا ثُمَّ لَمَّا لَصَلَّاهُ فَسَأَلَ رَبَّهُ عِنْدَ وَقْتِ الْآجَلِ أَنْ يَقْبِضَهُ سَاجِدًا وَأَنْ لَا يَجْعَلَ لِلْأَرْضِ وَلَا لَشَيْءٍ يَفْسِدُهُ عَلَيْهِ سَبِيلًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ فَفَعَلَ فَتَحَنَّنَ نَمْرُ عَلَيْهِ إِذَا هَبَطْنَا وَإِذَا عَرَجْنَا فَتَجِدُ لَهُ فِي الْعِلْمِ أَنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُؤَلِّفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ ادْخُلُوا عِبْدِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي فَيَقُولُ رَبِّ بَلْ بَعَمَلِي فَيَقُولُ ادْخُلُوا عِبْدِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي فَيَقُولُ رَبِّ بَلْ بَعَمَلِي فَيَقُولُ اللَّهُ قَائِسُوا عِبْدِي بِنِعْمَتِي عَلَيْهِ وَبِعَمَلِهِ فَتُوجَدُ لِنِعْمَةِ الْبَصَرِ قَدْ أَحَاطَتْ بِعِبَادَةِ خُمُسِمِائَةَ سَنَةٍ وَبَقِيَتْ نِعْمَةُ الْجَسَدِ فَضْلًا عَلَيْهِ فَيَقُولُ ادْخُلُوا عِبْدِي النَّارَ فَيَجْرُ إِلَى النَّارِ فَيُنَادِي رَبِّ بِرَحْمَتِكَ ادْخُلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَدُّوهُ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ يَا عَبْدِي مَنْ خَلَقَكَ وَكَمْ تِلْكَ شَيْئًا فَيَقُولُ أَنْتَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ مَنْ قَرَأَكَ لِعِبَادَةِ خُمُسِمِائَةَ سَنَةٍ فَيَقُولُ أَنْتَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ مَنْ أَنْزَلَكَ فِي جَبَلٍ وَسَطِ اللَّجَّةِ وَأَخْرَجَ لَكَ الْمَاءَ الْعَذْبَ مِنَ الْمَاءِ الْمَالِحِ وَأَخْرَجَ لَكَ كُلَّ لَيْلَةٍ رَمَانَةً وَإِنَّمَا تَخْرُجُ مَرَّةً فِي السَّنَةِ وَتَسْأَلُهُ أَنْ يَقْبِضَكَ سَاجِدًا فَفَعَلَ فَيَقُولُ أَنْتَ يَا رَبِّ قَالَ فَذَلِكَ بِرَحْمَتِي وَبِرَحْمَتِي ادْخُلْكَ الْجَنَّةَ ادْخُلُوا عِبْدِي الْجَنَّةَ فَنَعَمُ الْعَبْدُ كُنْتَ يَا عَبْدِي فَادْخُلْهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ جِبْرِيلُ إِنَّمَا الْأَشْيَاءُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هَرَمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے دوست حضرت جبرائیل رضی اللہ عنہ بھی میرے پاس سے گئے ہیں انہوں نے بتایا اے حضرت محمد (ﷺ)! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ پانچ سو سال تک ایک سمندر میں موجود ایک پہاڑ کی چوٹی پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا اس چوٹی کی لمبائی اور چوڑائی تیس بالشت جمع تیس بالشت تھی اور اس کے چاروں طرف چار ہزار فرسخ پر پھیل ہوا سمندر تھا جو ہر طرف



موجود تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بیٹھے پانی کا چشمہ نکالا تھا، جہاں سے بیٹھا پانی نکلتا تھا وہ پہاڑ کے نیچے والے حصے میں موجود تھا اور ایک انار کا درخت تھا جو روزانہ اس کے لئے ایک انار پیدا کرتا تھا وہ بندہ دن بھر عبادت کرتا رہتا تھا جب شام ہوتی تھی تو وہ نیچے اترتا تھا پانی حاصل کرتا تھا اور انار لے کر اسے کھا لیتا تھا پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا اس نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی: موت کے وقت مجھے اس کی حالت میں اس کی روح کو قبض کیا جائے اور زمین کو یا کسی اور چیز کو یہ اختیار نہ دیا جائے کہ وہ اس کے جسم کو خراب کرے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے تو اس وقت بھی وہ بندہ مجھے کی حالت میں ہو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا ہم اس کے پاس سے گزرے جب وہ جھک گیا تھا۔

پھر جب ہم اوپر گئے تو ہمارے علم میں یہ بات آئی کہ جب اسے قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو پروردگار اس کے لئے فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کر دو! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کر دو! وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے تو پروردگار فرمائے گا: میں نے اس پر جو نعمت کی ہے اس کا اور اس کے عمل کا حساب کر لو تو پینائی کی نعمت اس شخص کی پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لے گی اور باقی جسم کی نعمتیں ابھی باقی ہوں گی تو پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو جہنم میں داخل کر دو! اسے کھینچ کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو وہ بندہ پکار کر کہے گا: اے میرے پروردگار! اپنی رحمت کے وسیلے سے مجھے جنت میں داخل کر دے پروردگار فرمائے گا: اسے واپس لے کر آؤ! اسے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! جب تو کچھ نہیں تھا اس وقت تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے تو پانچ سو سال کی عبادت کے لئے کس نے تجھے قوت عطا کی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے پروردگار فرمائے گا: سمندر کے درمیان میں کس نے تجھے پہاڑ پر رہنے کی جگہ دی؟ اور تیرے لئے بیٹھے پانی کا چشمہ نکلیں پانی کے درمیان میں سے نکالا؟ اور روزانہ تیرے لئے ایک نیا انار پیدا کیا؟ حالانکہ انار سال میں ایک مرتبہ پیدا اور دیتا ہے؟ پھر تو نے کس سے یہ دعا کی تھی؟ کہ مجھے اس کی حالت میں وہ تیری مدد قبض کرے تو اس نے ایسا ہی کیا تھا؟ تو بندہ عرض کرے گا: تو! تو پروردگار فرمائے گا: یہ سب میری رحمت کی وجہ سے تھا اور میں اپنی رحمت کے وسیلے سے تجھے جنت میں داخل کرتا ہوں (پھر فرشتوں کو حکم ہوگا: تم لوگ میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو! اے میرے بندے تم ایک اچھے بندے تھے پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: اے حضرت محمد (ﷺ)! اشیاء اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیلے سے ہی ہوتی ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے سلیمان بن ہرم کے حوالے سے محمد بن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5453 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّوا وَقَادِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا



سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ سیدھے رہو! ٹھیک رہو اور یہ خوشخبری حاصل کرو کہ کوئی بھی شخص جنت میں اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی نہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**5454 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَحَدٌ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ وَقَالَ بِيَدِهِ لَوْ قَرَأَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى وَالتَّبْرَانِيُّ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ أَسَمَةَ بْنِ شَرِيكٍ وَالتَّبْرَانِيُّ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ بْنِ طَارِقٍ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کوئی بھی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہی داخل ہوگا“ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ بھی (رحمت کے بغیر داخل نہیں ہوں گے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی رحمت کے بغیر داخل نہیں ہوؤں گا البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کو اپنے سر پر لے جا کر اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔“

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے حضرت اسامہ بن شریکؓ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے امام بزار نے اسے حضرت شریک بن طارقؓ سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

**5455 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُودُنَ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجُلُحاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقِرْنَاءِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَلَفْظُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتَصُّ لِلْخَلْقِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَتَّى لِلْجُمَاءِ مِنَ الْقِرْنَاءِ وَحَتَّى لِلدَّرَةِ مِنَ الدَّرَةِ - وَرَوَاهُ الصَّحِيحُ الْجُلُحاءُ الَّتِي لَا قَرْنَ لَهَا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5454- صحیح البخاری - کتاب المرضی باب تمنی المرضی الموت - حدیث: 5357 صحیح مسلم - کتاب صفة القيامة والجنة والسار باب لن يدخل أحد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى - حدیث: 5143 صحیح ابن حبان - کتاب المروءة والبرهان - باب ما جاء في الطاعات وتواضعها - ذكر الأمر بالتسليم في الأمور وترك الاعتكاف على الطاعات - حدیث: 349 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حدیث: 9641 مسند عبد الله بن المبارك - حدیث: 85 المنعم الأرواح للطبرانی - باب العين باب السيم من اسمه - حدیث: 6672

”قیامت کے دن تمام حقوق متعلقہ افراد کو ادا کیے جائیں گے یہاں تک کہ سینک والی بکری سے بغیر سینک کی بکری کو قصاص دلویا جائے گا۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مخلوق کو ایک دوسرے سے بدلہ دلویا جائے گا یہاں تک کہ بغیر سینک کی بکری کو سینک والی بکری سے اور ایک چوٹی کو دوسری چوٹی سے بدلہ دلویا جائے گا۔“

اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں لفظ الجدلحاء اس سے مراد وہ بکری ہے جس کے سینک نہیں ہوتے۔

5456 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْتَصِمَن كُلُّ شَيْءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى الشَّاتَانِ فَيَمَّا انْتطحَا

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ أَيْضًا وَأَبُو يَعْلَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن ہر چیز جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ دو بکریاں جو ایک دوسرے کو سینک مارتی تھیں اس بارے میں جھگڑا کریں گی۔“

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابو یعلیٰ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5457 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكَيْنِ يَكْذِبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَني وَأَضْرِبُهُمْ وَأَسْتَعْمُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصُوكَ وَكَذَبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كِفَالًا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتَصِرْ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ الَّذِي بَقِيَ قَبْلَكَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَبْكِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَهْتَفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ مَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ وَتَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تَظْلِمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِنْ قَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ (الْأَنْبِيَاءُ) فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجَدُ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ فِرَاقِ هَؤُلَاءِ يَعْنِي عِبِيدَهُ أَشْهَدُكَ أَنَّهُمْ كُلُّهُمْ أَحْرَارُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ

وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ..... انْتَهَى

قَالَ الْحَافِظُ وَإِسْنَادُ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ مُتَصِلَانِ وَرَوَاهُمَا ثِقَاتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا يَكْنَى أَبَا نُوحٍ ثِقَةً

اُحْتِجَ بِهِ الْبُخَارِيُّ وَبَقِيَّةُ رِجَالِ أَحْمَدَ ثِقَاتُ اُحْتِجَ بِهِمُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ

مئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے کچھ غلام ہیں جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں، میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان کی پٹائی بھی کرتا ہوں، انہیں برا بھلا بھی کہتا ہوں تو میرا ان کے ساتھ سلوک کیسا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ ان سے فرمایا: تم اس بات کا حساب لگاؤ کہ انہوں نے تمہارے ساتھ جو خیانت کی ہو یا جو نافرمانی کی ہو یا جو تمہارے ساتھ جھوٹ بولا ہو اس کا اور جو تم نے انہیں سزا دی ہے اس کا حساب کر لو اگر تو تمہاری انہیں دی ہوئی سزا ان کے گناہ سے کم ہوگی تو یہ تمہاری طرف اضافی چیز ہوگی اگر تمہاری ان کو دی ہوئی سزا ان کے گناہ کے حساب سے ہوگی تو یہ برابری ہو جائے گی نہ تمہیں کچھ ملے گا اور نہ تمہارے ذمہ کچھ لازم ہوگا اور اگر تمہاری انہیں دی ہوئی سزا ان کے گناہ سے بڑھ کر ہوگی تو انہیں تم سے بددہ دلویا جائے گا اس اضافی چیز کا جو تمہاری طرف باقی رہ گئی تھی تو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ کر رونا شروع کر دیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ تم نے اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں پڑھی:

”قیامت کے دن ہم انصاف کے مطابق ترازو قائم کریں گے اور اس دن کسی پر ظلم نہیں ہوگا“ خواہ رائی کے دانے کے وزن جتنا ہو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں“

اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کسی بھی چیز کو اس سے زیادہ بہتر نہیں پاتا کہ میں ان لوگوں سے عیحدگی اختیار کروں اس کی مراد اس کے غلام تھے (پھر اس نے عرض کی:) میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس سے صرف عبدالرحمن بن غزو ان کے طور پر ہی واقف ہیں امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث عبدالرحمن بن غزو ان کے حوالے سے نقل کی ہے ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام احمد اور امام ترمذی کی اسناد متصل ہیں اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں عبدالرحمن نامی راوی کی کنیت ابونوح ہے یہ ثقہ ہے امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے امام احمد کے بقیہ راوی بھی ثقہ ہیں جن سے امام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔

5458 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَكَانَ بِيَدِهِ سِوَاكٌ فَدَعَا وَصِيفَةً لَهُ أَوْ لَهَا حَتَّى اسْتَبَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ فَخَرَجَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَى الْحِجْرَاتِ فَوَجَدَتِ الرَّصِيفَةَ وَهِيَ تَلْعَبُ بِبَهْمَةٍ فَقَالَتْ أَلَا أَرَاكَ تَلْعَبِينَ بِهَذِهِ الْبَهْمَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا سَمِعْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خَشْيَةُ الْقَوْدِ لَأَوْجَعْتُكَ بِهَذَا السِّوَاكِ - وَفِي رِوَايَةٍ لَوْلَا الْقَصَاصُ لَضَرَبْتُكَ بِهَذَا السِّوَاكِ رَوَاهُ أَبُو بَعْلَى بِأَسَانِيدٍ أَحَدَهَا جَيِّدٌ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں موجود تھے آپ ﷺ کے دست مبارک میں سواک موجود تھی آپ ﷺ نے اپنی یا شاید سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کو آواز دی (اس نے کوئی جواب نہیں دیا) تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار نمایاں ہوئے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نکل کر حجروں کی طرف گئیں تو انہوں نے خادمہ کو بکری کے بچے کے ساتھ کھیتے ہوئے پایا تو یہ فرمایا: کیا تمہیں یہ پتہ نہیں ہے؟ تم یہاں بکری کے بچے کے ساتھ کھیل رہی ہو اور نبی اکرم ﷺ تمہیں بلارہے

ہیں اس خادمہ نے (نبی اکرم ﷺ سے) کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ بھوٹ کیا ہے میں نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر (قیامت کے دن کے) بدلے کا خوف نہ ہوتا تو میں نے اس مسواک کے ذریعے تمہیں تکلیف پہنچائی تھی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اگر قصاص نہ ہوتا تو میں نے اس مسواک کے ذریعے تمہیں مارنا تھا۔"

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

**5459** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ضَرْبِ مَمْلُوكٍ

سَوْطًا ظَلَمَا اقْتَصَصَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ الْبُزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے غلام کو ظلم کے طور پر ایک کوڑا مارے گا تو قیامت کے دن اُس سے بدلہ دلویا جائے گا۔"

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5460** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْشَرُ اللَّهُ

الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ قَالَ النَّاسَ غُرَاةً غُرَاةً بِهَمَا قَالَ قُلْنَا وَمَا بِهِمَا قَالَ لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ لَمْ يَنَادِ بِهِمْ بِصَوْتٍ

يَسْمَعُهُ مِنْ بَعْدِ كَمَا يَسْمَعُهُ مِنْ قَرِيبٍ أَنَا الدِّيَّانُ أَنَا الْمَلِكُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَنْ يَدْخُلَ النَّارَ وَلَهُ عِنْدَ

أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَقٌّ حَتَّى أَقْصَهُ مِنْهُ وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

عِنْدَهُ حَقٌّ حَتَّى أَقْصَهُ مِنْهُ حَتَّى اللَّطْمَةِ قَالَ قُلْنَا كَيْفَ وَإِنَّا نَأْتِي غُرَاةً غُرَاةً بِهَمَا قَالَ الْحَسَنَاتِ

وَالسَّيِّئَاتِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر اور 'بہم' حالت میں

زندہ کرے گا' راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: 'بہم' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ ان کے پاس کوئی چیز نہیں

ہوگی' پھر وہ ان سے ایسی آواز میں خطاب کرے گا کہ جسے دور کا آدمی بھی اُسی طرح سن لے گا' جس طرح قریب کا فرد سن

سکتا ہوگا' پروردگار فرمائے گا: میں "دیان" ہوں' میں بادشاہ ہوں' اہل جہنم میں سے کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جہنم میں

داخل ہو جائے جبکہ اس نے اہل جنت میں سے کسی کا حق دینا ہو جب تک میں اس سے بدلہ نہیں دلوادیتا' اور اہل جنت میں سے کسی

کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے جبکہ اس نے اہل جہنم میں سے کسی کا حق دینا ہو جب تک میں اس سے بدلہ

نہیں دلوادیتا' یہاں تک کہ چائنا مارنے کا بھی (بدلہ دلویا جائے گا) راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: پھر ہمارا کیا ہوگا جبکہ ہم ایسی

حالت میں آئیں گے' (کہ ہم) برہنہ جسم ہوں گے' ختنے کے بغیر ہوں گے' جبکہ ہمارے پاس کوئی چیز بھی نہیں ہوگی' نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: نیکیوں اور برائیوں (کالین دین) ہوگا۔"

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5461** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الطَّالِمُ يَوْمَ



الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ إِذَا كَانَ عَلَىٰ جَسَرٍ جَهَنَّمَ بَيْنَ الظُّلْمَةِ وَالْوَعْرِ لِقِيهِ الْمَظْلُومُ لَعْنَةً وَعَرَفَ مَا ظَلَمَهُ بِهِ فَمَا يَرِحُ الَّذِينَ ظَلَمُوا يَقْصُونَ مِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا حَتَّىٰ يَنْزِعُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ حَسَنَاتٌ رُدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ حَتَّىٰ يوردوا الدَّرَكَ الْأَسْفَلَ مِنَ النَّارِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَوَاتِهِ مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيقِهِمْ وَتَقَدُّمِ فِي الْغَيْبَةِ حَدِيثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الْمُفْلِسُ مِنْ أَمْتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَمَسَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَىٰ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضَىٰ مَا عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ عَطَايَاهُمْ فَطُرْحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن ظالم آئے گا یہاں تک کہ جب تاریکی اور راستے کی دشواری کے درمیان وہ جہنم کے پل پر پہنچے گا تو مظلوم وہاں پہنچے گا تو وہ اسے پہچان لے گا اور اس پر جو ظلم کیا تھا اسے پہچان لے گا پھر جن لوگوں نے ظلم کیا تھا وہ مسلسل ان لوگوں کو بدلہ دیتے رہیں گے جن پر ظلم ہوا تھا یہاں تک کہ ظالموں کے پاس جتنی بھی نیکیاں ہیں وہ لے لی جائیں گی جب ان کے پاس کوئی نیکی نہیں بچیں گی تو مظلوموں کی برائیاں ان کی طرف لوٹادی جائیں گی یہاں تک کہ انہیں جہنم کے سب سے نیچے والے طبقے میں پہنچا دیا جائے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے راویوں سے توثیق کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اس سے پہلے غیبت سے متعلق باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت کا مفلس وہ شخص ہوگا جو قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور ایسی حالت میں آئے گا کہ اس نے کسی کو برا کہا ہوگا کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا کسی کو پیٹا ہوگا پھر اس کی نیکیاں کچھ اس کو دیدی جائیں گی کچھ اُس کو دے دی جائیں گی جب اس کی نیکیاں اس کے ذمہ لازم تمام ادا ہو گئی سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو دوسرے لوگوں کے گناہ حاصل کر کے اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5462 - وَرَوَى عَنْ زَاذَانَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَىٰ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَقَدْ سَبَقَ إِلَيَّ مَجْلِسُهُ أَصْحَابُ الْخَزَرِ وَالْدِيَّاجِ فَقُلْتُ أَدْبِتِ النَّاسَ وَأَقْصِئْتَنِي فَقَالَ لِي ادْنِ فَادْنَانِي حَتَّىٰ أَقْعِدَنِي عَلَىٰ بَسَاطِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ يَكُونُ لِلْوَالِدَيْنِ عَلَىٰ وَلَدِهِمَا دَيْنٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَعَلَّقَانِ بِهِ فَيَقُولُ أَنَا وَلَدُ كَمَا فَيُودَانِ أَوْ يَتَعْنِيَانِ لَوْ كَانَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

زاذان کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے پہلے ریشم اور دیاج والے لوگ وہاں پہنچ چکے تھے میں نے کہا: آپ نے لوگوں کو قریب کر لیا ہے اور مجھے دور کر دیا ہے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم آگے آ جاؤ! انہوں نے مجھے قریب کیا یہاں تک کہ مجھے اپنے ساتھ چڑائی





فَيَقُولُ أَظُنْتُ أَنَّكَ مَلَاقِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي أَنَا كَمَا نَسِيتُ ثُمَّ يُلْقِي الثَّالِثَ فَيَقُولُ أَيْ فَلِأَنَّهُ أَكْرَمَكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزْوَاجَكَ وَأَسْخَرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذْرَكَ تَرَأْسَ وَتَرْبَعَ فَيَقُولُ بَلَى يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَظُنْتُ أَنَّكَ مَلَاقِي فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكَتَابِكَ وَبِرِسَالِكَ وَصَلَيْتُ وَصَمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَبِشَيْءٍ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَهُنَا إِذَا ثُمَّ يَقُولُ الْآنَ نَبِعثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ فَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مِنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيْهِ فَيَخْتَمُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ لَفَنَحْذِهِ أَنْطَقِي فَيَنْطِقُ فَخُذْهُ وَلَحْمَهُ وَعِظَامَهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيَعْذُرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللَّهُ عَلَيْهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ترأس بمشاة فوق ثم راء ساكنة ثم همزة مفتوحة أي تصير رئيسا وتربع بموحدة بعد الراء مفتوحة معناه يأخذ ما يأخذه رئيس الجيش لنفسه وهو ربع المغنم ويقال له المربع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب کوئی بادل موجود نہ ہو تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بادل موجود نہ ہو تو چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جس طرح تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی اسی طرح تمہارے پروردگار کے دیدار میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی! بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا! تو پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنوایا تھا؟ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ کیا میں نے تمہارے لئے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا؟ میں نے تمہیں سردار بنادیا تھا کہ تم کھو پیو! وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پروردگار دریافت کرے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے؟ بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! تو پروردگار فرمائے گا: میں تمہیں اسی طرح بھلا دیتا ہوں جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا۔

پھر پروردگار دوسرے بندے سے مخاطب ہوگا اور فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا؟ اور تمہیں ایسی حالت میں نہیں چھوڑا تھا کہ تم سرداری کرو اور مال حاصل کرو تو وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو پروردگار دریافت کرے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے؟ کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے؟ تو بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! تو پروردگار فرمائے گا: پھر میں آج تمہیں اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا! پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے سے ملے گا اور اس سے دریافت کرے گا: اے خدا! کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ کیا میں نے تمہارے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کروائے؟ اور میں نے تمہیں ایسی حالت میں نہیں رکھا تھا کہ تم سردار بنو اور مال حاصل کرو وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھ پر اور تیری کتاب پر تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا میں نے نماز ادا کی تھی میں نے روزہ رکھا تھا میں نے صدقہ کیا تھا وہ جہاں تک ہو سکے گا اچھائیوں کا ذکر کرے گا



نمن من کَذَا وَکَذَا یذکره ربہ حتی إذا انتهت بہ الَامَانِی قَالَ اللہ لک ذلک ومثلہ معہ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِی لَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللہ عَنْهُمَا اِنْ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللہ لک ذلک وَعَشْرَةَ امثالہ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللہ عَنْہُ لَمْ اَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلَہ لک ذلک ومثلہ معہ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللہ عَنْہُ اَشْهَدُ اَنِّی سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لک ذلک وَعَشْرَةَ امثالہ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِکَ الرَّجُلُ آخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِی - اِی فُل! اِی یَا فُلَانٌ حَذَفَتْ مِنْہُ الْاَلْفُ وَالتُّونُ لِغَیْرِ تَرْخِیمٍ اِذَا لَوْ کَانَ تَرْحِیمًا لَمَا حَذَفَتْ الْاَلْفُ قَالَ الْاَزْهَرِی لَیْسَتْ تَرْخِیمٌ فُلَانٌ وَلَکِنَّہَا کَلِمَةٌ عَلٰی حِدَّةٍ تَوَقَّعُہَا بَنُو اَسَدٍ عَلٰی الْوَاحِدِ وَالْاِثْنِیْنِ وَالْجَمْعِ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ وَاَمَّا غَیْرِہُمْ فِیثْنِی وَیَجْمَعُ وَیُوْنُثُ

اَسْرَدُکَ بِتَشْدِیدِ الْوَاوِ وَکَسَرِہَا اِی اَجْعَلُکَ سَیِّدًا فِی قَوْمِکَ السَّعْدَانِ نَبْتَ ذُو شُرُکٍ مَعْقِفُ الْمَخْرَدِ الْمَرْمِی الْمَصْرُوعُ وَقِیْلَ الْمَقْطَعُ یُقَالُ لَحْمٌ خَرَادِیْلٌ اِذَا کَانَ قِطْعًا وَالْمَعْنٰی اَنَّهُ تَقْطَعُہ کَلَالِیْبُ الْبَطْرَاطِ حَتّٰی یَهْوِی فِی النَّارِ اَمْتَحَشَ بِضَمِّ النَّاءِ وَکَسَرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ بَعْدَ مَا شِینَ مُعْجَمَةً اِی اخْتَرَقَ وَقَالَ الْهَيْثَمُ هُوَ اَنْ تَذْهَبَ النَّارُ الْجِلْدَ وَتَبْدِی الْعِظْمَ الْحَبَّةُ یُکْسَرُ الْحَاءُ هِیَ بَزُورُ الْقَوْلِ وَالرِّیَاحِیْنِ وَقِیْلَ بَزُرَ الْعُشْبُ وَقِیْلَ نَبْتَ فِی الْحَشِیشِ صَغِيرٌ وَقِیْلَ جَمْعُ بَزُورِ النَّبَاتِ وَقِیْلَ بَزُرَ مَا نَبْتَ مِنْ غَیْرِ بَلَدٍ وَمَا بَلَدٌ تَفْتَحُ حَاوِہَ حَمِیلَ السَّیْلِ بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَکَسَرِ الِیمِیْمِ هُوَ الزَّبْدُ وَمَا یَلْقِیْہِ عَلٰی شَاطِئِہ قَشْبِی رِیْحَہَا اِی اَذَانِی ذَکَاہَا بِذَالٍ مُعْجَمَةً مَفْتُوحَةً مَقْصُورَةً هُوَ اِشْعَالُہَا وَلِہِیَا

❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چودھویں رات میں جب بادل موجود نہ ہو تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بادل موجود نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم پروردگار کو بھی اسی طرح دیکھو گے قیامت کے دن لوگوں کو زندہ کیا جائے گا پروردگار فرمائے گا: جو شخص جس کی بھی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چلا جائے تو لوگوں میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے چلے جائیں گے اور کچھ چاند کے پیچھے چلے جائیں گے کچھ طغوت کے پیچھے چلے جائیں گے اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق لوگ بھی موجود ہوں گے پروردگار ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں وہ بندے کہیں گے: ہم اسی جگہ پر ہیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے سامنے نہیں آجاتا جب ہمارا پروردگار ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے تو پروردگار سامنے آئے گا اور فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ عرض کریں گے: تو ہمارا پروردگار ہے پھر پروردگار انہیں بلائے گا اور جہنم کے اوپر ان کے لئے پل صراط رکھا جائے گا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو رسولوں میں ”میں“ وہ پہلا فرد ہوؤں گا جو اپنی امت کو لے کر اس کے اوپر سے گزرے گا اس دن رسولوں کے علاوہ اور کوئی کلام نہیں کرے گا اور اس دن رسول بھی صرف سلامتی کا سوال کر رہے ہوں گے کہ اے اللہ! سلامتی عطا فرما سلامتی عطا فرما جہنم میں آنکڑے ہوں گے جو سعدان (نامی پودے کے) کانٹوں کی مانند ہوں گے کیا تم



لوگوں نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کے آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی مانند ہوں گے البتہ ان کی حجم کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے حوالے سے اچک لیس گئے کوئی وہ شخص ہوگا جس کا عمل اسے ہلاکت کا شکار کر دے گا کوئی وہ شخص ہوگا جو گر جائے گا پھر نجات پا جائے گا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم میں سے کچھ لوگوں پر رحمت کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ہر ایسے بندے کو نکال دیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا تو فرشتے سجدوں کے آثار کی وجہ سے ان لوگوں کو نکال دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر یہ بات حرام کی ہے کہ وہ سجدوں کی جگہ کو کھائے وہ لوگ جہنم سے نکلیں گے وہ لوگ جھلس چکے ہوں گے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں دانہ پھوٹ پڑتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہوگا اور ایک شخص باقی رہ جائے گا جو جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا وہ جہنم سے نکلنے والا آخری فرد ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا اس کا رخ جہنم کی طرف ہوگا وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے کیونکہ اس کی بونے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جلادیا ہے تو پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے ایسا کر دیا تو پھر تم کچھ اور مطالبہ کر دو گے وہ عرض کرے گا: جی نہیں تیری عزت کی قسم ہے! پھر اللہ تعالیٰ جو چاہے گا اس سے عہد و پیمان لے گا اور پھر اس کا چہرہ جہنم سے موڑ دے گا جب اس کا چہرہ جنت کی طرف ہوگا اور وہ جنت کی آرائش و زیبائش دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہ اس وقت تک خاموش رہے گا پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ تم نے جو سوال کیا ہے اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگو گے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بد نصیب بندہ نہیں بننا چاہتا تو پروردگار فرمائے گا: ہو سکتا ہے کہ اگر یہ چیز تمہیں عطا کر دی گئی تو تم کچھ اور مانگو گے تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے! میں اس کے علاوہ تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا پھر پروردگار جو چاہے گا اس سے عہد و پیمان لے گا پھر اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا جب وہ بندہ جنت کے دروازے کے پاس پہنچے گا تو وہ اس کی آرائش و زیبائش اور اس میں موجود چمک دمک اور خوشی کو دیکھے گا تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا اس وقت تک خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے تو پروردگار فرمائے گا: تمہارا ستیاناس ہوا اے انسان! تم کتنے عہد شکن ہو؟ کیا تم نے مختلف عہد نہیں کیے تھے کہ تمہیں جو چیز دے دی جائے گی تم اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگو گے؟ تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنی مخلوق کا سب سے زیادہ بد نصیب بندہ نہ بنا تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ پڑے گا پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیدے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم آرزو کرو! وہ آرزوئیں کرنا شروع کرے گا یہاں تک کہ جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم فلاں فلاں چیز کی بھی آرزو کرو اس کا پروردگار اسے یاد کروائے گا یہاں تک کہ جب اس کی وہ والی آرزوئیں بھی ختم ہو جائیں گی تو پروردگار فرمائے گا: یہ چیزیں تمہیں ملیں اور ان کے ہمراہ اس کی مانند مزید ملا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم ﷺ یہ ارشاد فرمایا تھا:

”اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا: تمہیں یہ چیزیں ملیں اور اس کی مانند دس گنا مزید ملیں“

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صرف یہ الفاظ یاد ہیں:



”یہ چیزیں تمہیں ملیں اور اس کی مانند مزید ملیں“

تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (اللہ تعالیٰ فرمائے گا):

”تمہیں یہ چیزیں ملیں اور اس کی مانند مزید دس گنا ملیں“

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری جنتی ہوگا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

”ای فل“ اس سے مراد ”اے فلاں“ ہے جس میں ”اورن“ کو ترخیم کے بغیر حذف کر دیا ہے کیونکہ اگر یہ ترخیم کے لئے ہوتا تو پھر اس میں سے ”ا“ حذف نہیں ہوتا۔

ازہری کہتے ہیں: یہ ترخیم نہیں ہے بلکہ یہ الگ سے ایک کلمہ ہے جسے ہوا سدا واحد تشنیہ اور جمع ایک ہی لفظ کی شکل میں استعمال کرتے ہیں جبکہ دیگر لوگ واحد تشنیہ اور جمع اور مؤنث کو الگ استعمال کرتے ہیں۔

”اسودک“ اس میں و پر شد ہے اور اس پر زیر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے تمہیں تمہاری قوم میں سردار بنایا تھا۔ ”سعدان“ یہ ایک پودا ہے جس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں۔

لفظ ”مخرول“ سے مراد جس کو پھینک دیا گیا ہو ایک قول کے مطابق اس سے مراد نکلا ہے یہ کہا جاتا ہے: ”لحم خراویل“ جبکہ وہ ٹکڑوں کی شکل میں ہو اس سے مراد یہ ہے کہ پل صراط کے آگے ٹکڑوں کی شکل میں کر دیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔

لفظ امتحش اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جل جائے گا پتھم کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آگ جلد کو ختم کر دے اور ہڈی ظاہر ہو جائے۔

لفظ الحبة اس سے مراد بزیوں اور پودوں کے بیج ہیں ایک قول کے مطابق اس سے مراد گھاس کے بیج ہیں ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ مخصوص قسم کی گھاس ہے جو چھوٹی ہوتی ہے ایک قول کے مطابق یہ پودوں کے بیج ہیں ایک قول کے مطابق یہ اس چیز کے بیج ہیں جو بیج کے بغیر نہیں اگتی اور جو بیج کے ساتھ اگتی ہے اس کے اندر ”ح“ پر زبر ہوتی ہے۔

لفظ حبیل السیل اس سے مراد وہ جھاگ ہے جو پانی کنارے پر بنا دیتا ہے۔

لفظ تشنی ریحھا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز مجھے اذیت پہنچاتی ہے۔

لفظ دکاھا اس سے مراد اس کا شعلہ اور اس کا انگارہ ہے۔

5466 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَهَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالطَّهِيرَةِ صَحُوا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحُوا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذُنُ مُؤَذِّنٍ لَتَبَعَ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَنْقُي أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقُطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ

إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍ وَقَاجِرٍ وَغَيْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ لِيَدْعَى إِلَهُهُ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عَزِيزًا ابْنُ اللَّهِ قَالُوا كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُونَ قَالُوا عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارِبُهُمْ إِلَّا تَرْدُونَ فَيَحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهُمَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ تَدْعَى النَّصَارَى قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ قَالُوا كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُونَ عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارِبُهُمْ إِلَّا تَرْدُونَ فَيَحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ كَأَنَّهُمَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍ وَقَاجِرٍ أَتَاهُمُ اللَّهُ فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا قَالَ فَمَا تَنْتَظِرُونَ تَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مِمَّا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارْقِنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرُ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نَصَاحِبْهُمْ يَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِنْ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لِيَكَادَ أَنْ يَنْقَلِبَ يَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُونَهُ بِهِا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مِنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالشُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مِنْ كَانَ يَسْجُدُ لِتِلْقَاءِ وَرَبِّهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُؤُوسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبَّنَا ثُمَّ يَضْرِبُ الْجِسْرَ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجِسْرُ قَالَ دَحْضُ مَزَلَةٍ فِيهِ خَطَاطِيفٌ وَكَالِيبٌ وَحَسَكَةٌ يَكُونُ يَنْجِدُ فِيهَا تَشْوِيكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرَفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالطَّيْرِ وَكَالْجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرَّكَابِ فَنَاجٍ مُسْلِمٌ وَمُخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمُكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مَنَاشِدَةً لِلَّهِ فِي اسْتِيفَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ

وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ مَنَاشِدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ لِلْجِبَارِ إِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيَصَلُّونَ وَيَحْجُونَ قَالُوا لَهُمْ أَخْرَجُوا مِنْ عَرَفْتُمْ فَتَحْرِمُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقِهِ وَالْأُخْرَى رَكْبَتُهُ ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا مِمَّنْ أَمَرْنَا بِهِ قَالُوا ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَقُولُ إِنْ لَمْ تَصْدُقُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ فَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ إِنْ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَةً يُصَاعِفَهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا (النساء) فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا مِنَ النَّارِ لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حَمِيمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَاةِ فَيُخْرِجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ إِلَّا تَرَوْنَهَا تَكُونُ إِلَى

الحجر أو إلى الشجر ما يكون إلى الشمس اصفر واخضر وما يكون منها إلى الظل يكون أبيض فقالوا يا رسول الله كأنك كنت ترعى بالبادية قال فيخرجون كاللؤلؤ في رقابهم الخواتيم يعرفهم أهل الجنة هؤلاء عتقاء الله الذين أدخلهم الله الجنة بغير عمل عملوه ولا خير قدموه ثم يقول ادخلوا الجنة فمما رأيتموه فهو لكم فيقولون ربنا أعطيتنا ما لم تعط أحدا من العالمين فيقول لكم عندي أفضل من هذا فيقولون يا ربنا أي شيء أفضل من هذا فيقول رضاي فلا أسخط عليكم أبدا  
رواه البخاري ومسلم واللفظ له

الغبر بفن مفعمة مضمومة ثم باء موحدة مشددة مفتوحة جمع غابر وهو الباقي وقوله دحض مزلة الدحض بإسكان الحاء هو الزلق والمزلة هو المكان الذي لا يثبت عليه القدم إلا زلت المكدوش بشين مفعمة هو المدفوع في نار جهنم دفعا عنيفا

الحمم يضم الحاء المهملة وفتح الحميم جمع حممة وهي الفحمة وبقية غريبه تقدم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہو سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے کیا تمہیں چودھویں رات میں جب بادل نہ ہو چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے لوگوں نے عرض کی جی نہیں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تمہیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے میں بھی کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی جس طرح تمہیں ان دونوں چیزوں میں سے کسی کو دیکھنے میں رکاوٹ پیش نہیں آتی ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر امت اس کی طرف چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی تو غیر اللہ کی عبادت کرنے والی ہر امت خواہ وہ بتوں کی عبادت کرتی ہو یا کسی اور چیز کی وہ سب چلی جائیں گی اور وہ سب جہنم میں چلے جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا گنہگار ہوں یا اہل کتاب میں سے باقی رہ جانے والے لوگ ہوں پھر یہودیوں کو بلوایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے تو ان سے کہا جائے گا: تم نے جھوٹ کہا ہے نہ تو اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اولاد ہے اب تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پیاسے ہیں تو ہمیں پینے کے لئے دے تو انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ تم پانی تک نہیں پہنچ سکو گے پھر ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا جو سراب کی مانند ہوگا جس کا ایک حصہ دوسرے کو کھارہا ہوگا تو وہ لوگ جہنم میں گر جائیں گے پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور کہا جائے گا: تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے تو ان سے کہا جائے گا: تم نے غلط کہا ہے اللہ کی نہ تو کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اولاد ہے اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پیاسے ہیں تو ہمیں پینے کے لئے کچھ دے تو انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا تم وہاں نہیں جاؤ گے؟ پھر وہ لوگ بھی جہنم میں اکٹھے ہوں گے جو ایک سراب کی طرح محسوس ہو رہا ہوگا جس کا ایک حصہ دوسرے کو کھارہا ہوگا تو وہ جہنم میں گر جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا گنہگار ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس سب سے آسان ترین شکل میں آئے گا جس میں وہ لوگ اس کا دیدار کر سکیں

اور پھر فرمائے گا: تم لوگ کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ ہر امت تو اس کے پیچھے چلی گئی ہے جس کی وہ عبادت کرتی تھی، تو وہ لوگ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! دنیا میں ہم لوگوں سے ایسی حالت میں جدا ہوئے تھے کہ دنیا میں ہمیں ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی، پھر بھی ہم ان کے ساتھ نہیں رہے تھے، تو پروردگار فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں، وہ کہیں گے: ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، اور ہم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دیں گے، یہ بات دو یا تین مرتبہ ہوگی، یہاں تک کہ ان میں سے بعض لوگ قریب تھا کہ مڑ جائیں، تو پروردگار فرمائے گا: کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی مخصوص نشانی ہے جس کے ذریعے تم اسے پہچان لو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اس وقت پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا، اور جو بھی بندہ اپنی رضامندی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ اسے سجدہ کرنے کی اجازت دے گا، اور جو شخص بچنے کے لئے اور یا کاری کے لئے سجدہ کیا کرتا تھا تو اس کی کمر تختہ ہو جائے گی، وہ جب بھی سجدے میں جانے کا ارادہ کرے گا، گدی کے بل گر جائے گا، پھر وہ لوگ اپنے سر اٹھائیں گے، تو دیکھیں گے: پروردگار کی وہ صورت جو انہوں نے پہلی دیکھی تھی، وہ تبدیل ہو چکی ہے، پروردگار فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں، تو وہ عرض کریں گے: تو ہی ہمارا پروردگار ہے، پھر پروردگار جہنم پر پل بنائے گا، اور شفاعت کی اجازت دے گا، تو سب لوگ کہیں گے: اے اللہ! سلامتی عطا کرنا، سلامتی عطا کرنا!

عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ پل کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک پھسلنے کی جگہ ہوگی، جس میں پھسلن بہت زیادہ ہوگی، اس میں آنکڑے اور کانٹے ہوں گے، جس طرح نجد میں (بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں) ان میں سے ایک کانٹے دار پودا ہوتا ہے جسے سعدان کہا جاتا ہے، اس پل کے اوپر سے اہل ایمان یوں گزریں گے، جس طرح پلک جھپکتی ہے یا جس طرح بجلی چمکتی ہے یا جس طرح ہوا آتی ہے یا جس طرح پرندہ جاتا ہے یا جس طرح تیز رفتار گھوڑے جاتے ہیں یا جس طرح سوار جاتے ہیں، ایک مسلمان جو نجات پانے والا ہوگا، وہ زخمی ہوگا، وہ جہنم میں گر جائے گا، یہاں تک جب اہل ایمان جہنم سے نجات پالیں گے، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص قیامت کے دن اہل ایمان کے پورے حق کی وصولی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ سختی کرنے والا نہیں ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم لوگ حق کے بارے میں اس سے زیادہ سختی سے بات کرنے والے نہیں ہو گے کہ جب تمہارے سامنے اہل ایمان کے بارے میں یہ بات واضح ہو جائے گی، جب وہ اس دن جبار کی بارگاہ میں ہوں گے، جب وہ لوگ دیکھیں گے، وہ لوگ نجات پا چکے ہیں، تو عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، حج کیا کرتے تھے، تو ان لوگوں سے کہا جائے گا: جسے تم جانتے ہو اسے باہر نکال لو! تو ان کی شکلیں آگ پر حرام ہوں گی، پھر بہت سی مخلوق نکل آئے گی، جسے آگ نے اس کی نصف پنڈلی تک یا اس کے گھٹنے تک پکڑا ہوگا، پھر وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس میں صرف وہ باقی رہ گئے ہیں جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا، تو حکم ہوگا کہ تم لوگ واپس جاؤ! جس شخص کو تم پاتے ہو کہ اس کے دل میں بھلائی کا ایک دینار کے وزن جتنا حصہ موجود ہے، تو اسے نکال لو، تو وہ لوگ بہت سی مخلوق کو نکال لیں گے، پھر وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جو حکم دیا تھا، ان میں سے ہم نے کسی کو نہیں رہنے دیا، پھر پروردگار فرمائے گا: تم جاؤ اور جس شخص کو پاؤ کہ اس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنی بھلائی موجود ہو، تو اسے بھی نکال دو، تو وہ بہت سی مخلوق کو نکال لیں گے، پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا، ان میں



سے کسی کو نہیں رہنے دیا پھر پروردگار فرمائے گا: تم واپس جاؤ! اور جس کے دل میں تم ذرے کے وزن جتنی بھلائی پاؤ تم اسے نکال دو! پھر وہ بہت سی مخلوق کو نکالیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے اس میں کوئی بھلائی نہیں رہنے دی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

”بے شک اللہ تعالیٰ ذرے کے وزن جتنا بھی ظلم نہیں کرے گا اگر کوئی نیکی ہوگی تو وہ اسے کئی گنا کر دے گا اور اپنی طرف سے عظیم اجر عطا فرمائے گا۔“

پھر (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے فرشتوں کی سفارش بھی قبول کر لی انبیاء کی سفارش بھی قبول کر لی مگر اب صرف ”ارحم الراحمین“ رہ گیا ہے پھر اللہ تعالیٰ جہنم میں سے ایک مٹھی لے گا اور جہنم میں سے ان لوگوں کو نکالے گا جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہوگی وہ لوگ کوئلہ بن چکے ہوں گے پھر انہیں نہر میں ڈالا جائے گا جو جنت کے ایک کنارے پر ہوگی اتنے نہر حیات کہا جاتا ہے تو وہ لوگ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں پودا پھوٹ پڑتا ہے کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے؟ کہ وہ پتھر کے قریب یا درخت کے قریب ہوتا ہے جو حصہ اس کا سورج کی طرف ہوتا ہے وہ زرد اور سبز ہوتا ہے اور جو حصہ سائے کی طرف ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ ویرانے میں بکریاں چرا رہے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ لوگ اس سے یوں نکلیں گے کہ جیسے موتی ہوتے ہیں ان کی گردنوں پر مہر لگی ہوئی ہوگی اہل جنت انہیں پہچان لیں گے اور کہیں گے: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زاد کیے ہوئے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے کیے ہوئے کسی عمل کے بغیر جنت میں داخل کر دیا ہے اور کسی بھلائی کے بغیر جنت میں داخل کیا ہے جو (بھلائی) انہوں نے آگے بھیجی ہو پھر پروردگار فرمائے گا: تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ! تم اس میں جو کچھ بھی دیکھو گے وہ تمہیں مل جائے گا تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو تو نے تمام جہانوں میں سے کسی کو عطا نہیں کیا تو پروردگار ان سے فرمائے گا: میرے پاس اس سے بھی زیادہ فضیلت والی چیز موجود ہے تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: میری رضا مندی اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوؤں گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الغیر غا بر کی جمع ہے اس سے مراد باقی رہ جانے والی چیز ہے۔

لفظ دحض اس سے مراد بھسل جانا ہے یہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر پاؤں جے نہیں رہ سکتے اور بھسل جاتے ہیں۔

مکدوش اس سے مراد وہ ہے جسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا گیا ہو اور ایک ہی مرتبہ ڈال دیا گیا ہو۔

لفظ الحمد یہ حمد کی جمع ہے اس سے مراد کوئلہ ہے اس کے بقیہ غریب الفاظ کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

5467 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَحَكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ أَصْحَكُ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُحَاظَةِ الْعَبْدِ رَبِّهِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُحَرِّنِي مِنَ الظُّلَمِ يَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ إِنِّي لَا أُجِيزُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي شَاهِدًا إِلَّا مَنِي فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ حَسِبًا وَالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيَقُولُ لَا زَكَايَةَ أَنْطَقِي فَتَطِيقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يَخْلِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَادِ فَيَقُولُ

تَدْرُونَ مِمَّ أَصْحَكُ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُحَاظَةِ الْعَبْدِ رَبِّهِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُحَرِّنِي مِنَ الظُّلَمِ يَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ إِنِّي لَا أُجِيزُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي شَاهِدًا إِلَّا مَنِي فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ حَسِبًا وَالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيَقُولُ لَا زَكَايَةَ أَنْطَقِي فَتَطِيقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يَخْلِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَادِ فَيَقُولُ



بعدا لَكِن وَسُحْقًا لِّعُنُكُنَّ كُنْتَ اَنَاضِل - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اَنَاضِل بِالضَادِّ الْمُعْجَمَةِ اَي اَجَادِل وَاخَاصِم وَاَدَافِع

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ ہنس پڑے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک بندے کے اپنے پروردگار سے بات چیت کرنے پر میں ہنسا ہوں اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تو مجھے ظلم سے نہیں بچائے گا؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! وہ بندہ سوچے گا کہ آج میری ذات کے بارے میں گواہ صرف میں ہی ہوں تو پروردگار فرمائے گا: تمہارا اپنا وجود ہی آج تمہارے خلاف ہونے کے لئے کافی ہے ویسے کرنا کاتبین بھی گواہ ہیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اس بندے کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا کہ تم کلام کرو تو وہ اعضاء اس کے اعمال کے بارے میں کلام کریں گے اور پھر اسے اس کلام کے درمیان چھوڑ دیا جائے گا تو وہ بندہ کہے گا: تم دور ہی رہو اور پرے رہو! کیا میں تمہاری خاطر جھگڑا کیا کرتا تھا۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے لفظ ”اَنَاضِل“ سے مراد میں جھگڑا کرتا تھا خصوصیت کرتا تھا اور پرے کرتا تھا۔

5468 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تَحْدُثُ أَخْبَارُهَا (الرُّلُوءُ) قَالَ اتَذَرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ لَئِنْ أَخْبَارُهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَامَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهَرِهَا تَقُولُ عَمَلٌ كَذِبًا وَكَذًا رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اس کا خبر دینا کیا ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس بارے میں خبر دے گی اور اس بارے میں گواہی دے گی کہ ہر بندے اور ہر بندی نے اس کی پشت پر کیا عمل کیا تھا؟ وہ یہ کہے گی: اس نے یہ یہ عمل کیا تھا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

5469 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ (الْإِسْرَاءُ) - قَالَ يَدْعَى أَحَدَهُمْ فَيُعْطَى كِتَابُهُ بِيَمِينِهِ وَيَمْدُ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتْرٌ ذِرَاعًا وَبَيْضٌ وَحْهَةً وَيَجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ لَوْلُوٍ يَتَلَاوُ قَالَ فَيَنْطَلِقُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَيُرَوْنَهُ مِنْ بَعِيدٍ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي هَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ فَيَقُولُ أَبْشِرُوا فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هَذَا وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُعْطَى كِتَابُهُ بِشِمَالِهِ مَسْوَدًا وَجْهَهُ وَيَمْدُ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتْرٌ ذِرَاعًا عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَيَجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ نَارٍ فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ احْزِرْهُ فَيَقُولُ أَبْعِدْكُمْ اللَّهُ فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هَذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتَّبَهُّقِيُّ فِي الْبَغْتِ

ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں منقول ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)۔

”اس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے حوالے سے بلائیں گے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کسی ایک شخص کو بلایا جائے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کے لئے اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا اس کے چہرے کو سفید کر دیا جائے گا اس کے سر پر موتیوں کا جھللاتا ہوا تاج رکھا جائے گا وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس جائے گا اس کے ساتھی دور سے اسے دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ اس کے بارے میں ہر ایک کو اس کی مانند ملے گا جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا چہرہ سارے ہوگا اس کا جسم ساٹھ بالشت کر دیا جائے گا جو حضرت آدم علیہ السلام کے قد جتنا ہوگا اس کے سر پر آگ سے بنا ہوا تاج رکھا جائے گا اس کے ساتھی دور سے اسے دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ اسے رسوائی کا شکار کر دے تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں اور دور کر دے تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بیہقی نے اسے کتاب البعث میں نقل کیا ہے۔

## فصل فی الحوض والمیزان والصراط

### فصل: حوض کوثر، میزان اور پل صراط کا تذکرہ

5470 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَآوُهُ أبيض من اللبن وريحه أطيب من المسك وكيزانه كنجوم السماء من شرب منه لا يظمأ أبداً

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں جو شخص اس میں سے پی لے گا اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی۔“

5471 - وَفِي رِوَايَةٍ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَآوُهُ أبيض من الورق

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

5470 - صحيح البخاري - كتاب الرقاق باب في الحوض - حديث: 6220 صحيح مسلم - كتاب الفضائل باب إثبات حوض بيننا صلى الله عليه وسلم وصفاته - حديث: 4344 صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ ذكر الخبر الدال على أن ليس بين صدر الخبر انسي ذكرناها - حديث: 6545 البهر الزخرف من البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص - حديث: 2148 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين من اسمه عمرو - حديث: 5005 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عبيد بن أبي مليكة - حديث: 11044

”میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے اور اس کے دونوں کنارے برابر ہیں اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے۔“  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5472** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا فِيهِ مِنَ الْإِنِّيَةِ عِدَدُ النُّجُومِ أَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمَسْكِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَبْيَضُ مِنَ اللَّسَنِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَمَنْ لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ لَمْ يَرَوْا أَبَدًا رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ إِلَّا الْمَسْعُودِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرا حوض فلاں (جگہ) سے لے کر وہاں (فلاں جگہ) تک ہے اور اس کے پاس ستاروں کی تعداد میں برتن ہوں گے اس کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا جو شخص اس میں سے مشروب پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی اور جو شخص اس میں سے نہیں پیے گا وہ کبھی سیر نہیں ہوگا۔“  
یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔ صرف مسعودی کا معاملہ مختلف ہے۔

**5473** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ الْأَخْنَسِ وَاللَّهِ مَا أُولَيْكَ فِي أَمْتِكَ إِلَّا كَالذَّهَابِ الْأَصْهَبِ فِي الذَّهَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِينَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِينَ أَلْفًا وَزَادَنِي ثَلَاثَ حِثَاثَاتٍ

قَالَ فَمَا سَعَةُ حَوْضِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَمَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عَمَانَ وَأَوْسَعُ يُشِيرُ بِيَدِهِ قَالَ فِيهِ مِثْعَابَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٌ قَالَ فَمَاءُ حَوْضِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمَسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا وَلَمْ يَسُودْ وَجْهَهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ مُتَخَجِّجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَلَفْظُهُ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَعَةُ حَوْضِكَ قَالَ مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عَمَانَ وَإِنْ فِيهِ مِثْعَابَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٌ قَالَ فَمَاءُ حَوْضِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مَذَاقًا مِنَ الْعَسَلِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمَسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَلَمْ يَسُودْ وَجْهَهُ أَبَدًا

الْمِثْعَابُ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَالْعَيْنِ الْمُثْمَلَةُ جَمِيعًا بَيْنَهُمَا ثَاءٌ مُثَلَّثَةٌ وَآخِرُهُ مُوَحَّدَةٌ وَهُوَ مَسِيلُ الْمَاءِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا“  
تو یزید ابن خنس نے عرض کی: اللہ کی قسم آپ کی امت میں اتنے لوگوں کی تعداد تو یوں ہوگی جس طرح مکھیوں کے درمیان اصہب مکھی ہوتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ستر ہزار افراد کو داخل کرے گا اور ان میں سے ہر ایک ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار افراد ہوں گے اور مزید اس کے تین لپ ہوں گے راوی کہتے ہیں: انہوں نے دریافت کیا اے اللہ کے

نبی پھر آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا عدن سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کی ذریعے اشارہ کر کے یہ فرمایا اس میں سونے کے بنے ہوئے دو پرٹالے ہیں راوی نے عرض کی اے اللہ کے نبی آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ شروب پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی اور نہ ہی اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ یزید بن اخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا حوض کتنا بڑا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عدن سے لے کر عمان تک کے درمیانی فاصلے جتنا ہے اور اس میں سونے اور چاندی کے بنے ہوئے دو پرٹالے ہیں انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا۔

لفظ المشعب یہ پرٹالے کو کہتے ہیں۔

5474 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَبَعُورٌ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بَعْضَی حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ قَسْبَلٌ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مَنْ مَقَامِي إِلَى عَمَانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغْتَفِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانَهُ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيُّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَمَلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا أَبَا سَلَامٍ مَا أَرَدْتَ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ بَلَّغْنِي عَنْكَ حَدِيثٍ تَحَدَّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَخْبَيْتُ أَنْ تَشَافَهَنِي بِهِ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِثْلُ مَا بَيْنَ عَدْنٍ إِلَى عَمَانَ الْبَلَقَاءُ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عِدَّةُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا وَأَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ الشَّعْثَ رُؤُوسًا الدَّنَسَ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكُحُونَ الْمُنْعَمَاتِ وَلَا تَفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّدَدِ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ أَنْكَحْتَ الْمُنْعَمَاتِ فَاطْمَئِنَّ بِنْتُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَفَتَحْتَ لِي أَبْوَابَ السَّدَدِ لَا جُورَ لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشَعْتَ وَلَا ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَسَخَّ عَقْرُ الْحَوْضِ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَأَسْكَانِ الْقَافِ هُوَ مُؤَخَّرُهُ

اذود الناس لأهل اليمن أي أطردهم وأدفعهم ليرد أهل اليمن

يرفض بتشديد الضاد المعجمة أي يسيل ويترشش

يغت فيه ميزابان هو بغين معجمة مضمومة ثم تاء مشاة فوق أي يجريان فيه جرياناً له صوت وقيل

بدفقان فيه الماء دفقا متتابعاً دائماً من قولك غت الشارب الماء جرعا بعد جرع



الشَّعْثُ بِضَمِّ الشَّيْنِ الْمُفْجَمَةُ جَمْعُ أَشْعَثَ وَهُوَ الْبَعِيدُ الْقَعْدُ بَدَنُ رَأْسِهِ وَغَسْلٌ وَتَسْرِيعُ شَعْرِهِ  
الدَّنَسُ بِضَمِّ الدَّالِ وَالتَّنُونُ جَمْعُ دَنَسٍ وَهُوَ الْوَسْخُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں اپنے حوض کے کنارے پر کھڑا ہوا اہل یمن کے لئے دوسرے لوگوں کو پرے ہٹاؤں گا میں اپنے عصا کے ذریعے  
ماروں گا یہاں تک کہ ان لوگوں کو پرے کر دیا جائے گا“ نبی اکرم ﷺ سے اس (حوض کوثر کی) چوڑائی کے بارے میں دریافت  
کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اس جگہ سے لے کے عمان تک (کے فاصلے جتنا چوڑا ہے) آپ ﷺ سے اس کے مشروب  
کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں دو پرنا لے  
گرتے ہیں جو دونوں جنت سے آتے ہیں ان میں سے ایک سونے سے بنا ہوا ہے اور دوسرا چاندی سے بنا ہوا ہے۔“  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی یہ روایت نقل کی ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے انہوں نے اسے  
ابو سلام حبشی کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوایا تو میں برید (یعنی محکمہ ڈاک کے  
گھوڑوں) پر سوار ہو کر آیا جب میں ان کے پاس آیا تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! برید کی سواری نے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے  
تو انہوں نے فرمایا: اے ابو سلام! میرا ارادہ تمہیں مشقت کا شکار کرنا نہیں تھا البتہ مجھے یہ اطلاع ملی تھی کہ تم ایک حدیث بیان کرتے  
ہو جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے اور حوض کوثر کے بارے میں ہے تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں  
وہ حدیث براہ راست تم سے سنوں (ابو سلام کہتے ہیں:) تو میں نے بتایا:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

”میرا حوض عدن سے لے کے عمان البقاء (تک کے فاصلے جتنا) ہوگا اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہوگا شہد سے زیادہ  
میٹھا ہوگا اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے جو شخص اس میں سے پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی  
اور وہاں سب سے پہلے غریب مہاجرین آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے کپڑے میسے کھیلے ہوں گے جنہوں نے  
صاحب حیثیت عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کی ہوگی اور جن کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے۔“

تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: لیکن میں نے تو ایک صاحب حیثیت عورت فاطمہ بنت عبدالملک کے ساتھ شادی کی  
ہے اور میرے لئے بند دروازے کھولے جاتے ہیں تو اب یہ ضروری ہے کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہ دھوؤں جب تک وہ (یعنی  
میرے بال) بکھر نہیں جاتے اور نہ ہی اپنے کپڑے تبدیل کروں جو میں نے پہنے ہوئے ہیں جب تک وہ میسے کھیلے نہیں ہو جاتے۔

عقر الحوض سے مراد اس کا کنارہ ہے۔

لفظ اخذ الناس لاهل الیمن اس سے مراد یہ ہے کہ میں اہل یمن کے لئے لوگوں کو پرے اور دور کروں گا تاکہ اہل یمن

آجائیں۔

لفظ یرفض کا مطلب یہ ہے وہ بہتا ہے اور پانی چھڑکتا ہے۔

لفظ ”یغظ فیہ میزابان“ اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں دو قسم کے پانی آکر گرتے ہیں جن کی آواز ہوتی ہے ایک قول کے مطابق



یہ ہے کہ اس میں سے پانی اچھل کر گرتا ہے جو یکے بعد دیگرے اور ہمیشہ گرتا رہتا ہے یہ لفظ ”غث الشارب الماء“ سے منقول ہے جب آدمی ایک گھونٹ کے بعد دوسرا گھونٹ پیتا چلا جائے۔

لفظ الشعث کی جمع ہے یہ اس شخص کو کہتے ہیں جس نے کافی عرصے سے سر میں تیل نہ لگایا ہو اسے دھویا نہ ہو اور بال سنوارے نہ ہوں۔

لفظ الدنس یہ دنس کی جمع ہے اس سے مراد میل کچیل ہے۔

5475 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي كَمَا بَئِرُ  
عَدْنُ وَعَمَانُ أبرد من الثلج وأحلى من العسل وأطيب ريحا من المسك أكوأبه مثل نُجُومِ السَّمَاءِ من شرب  
بُيْتُهُ شربة لم يظمأ بعدها أبداً أوَّلُ النَّاسِ عَلَيْهِ وروداً صعاليك المُهاجرين قال قَائِلٌ من هم يَا رَسُولَ اللَّهِ قال  
الشُّعْبَةُ رؤوسهم الشَّجَبَةُ وجُوههم الدَّنَسَةُ ثِيَابهم لَا تَفْتَحُ لَهُمُ السُّدُودَ وَلَا يَنْكَحُونَ الْمُنْعَمَاتِ الَّذِينَ يُعْطُونَ  
كُلَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَلَا يَأْخُذُونَ كُلَّ الَّذِي لَهُمْ - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

قَوْلِهِ الشَّجْبَةُ وَجُوهِهِمْ يَفْتَحُ الشَّيْنُ الْمُفْجَمَةُ وَكَسْرُ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةُ بَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ هُوَ مِنَ الشُّعُوبِ وَهُوَ تَغْيِيرُ الْوَجْهِ مِنْ جُوعٍ أَوْ هَزَالٍ أَوْ تَعَبٍ

وَقَوْلُهُ لَا تَفْتَحْ لَهُمُ السُّدُودَ أَيُّ لَا تَفْتَحْ لَهُمُ الْآبُوابَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرا حوض عدن اور عمان کے درمیانی فاصلے جتنا ہوگا (اس کا مشروب) برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے، جو شخص اس میں سے مشروب پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، وہاں آنے والے سب سے پہلے لوگ غریب مہاجرین ہوں گے، ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ کہ جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے، جن کے چہرے تبدیل ہوئے ہوں گے، جن کے کپڑے میلے ہوں گے، ان کے لئے دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے، وہ صاحب حیثیت عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے ہوں گے، جو ان پر فرض عائد ہوتا ہے، وہ ان سے وصول کیا جائے گا، اور جو ان کا حق ہے، وہ اسے حاصل نہیں کر سکیں گے۔“

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے

لفظ شحبہ لفظ شحوب سے ماخوذ ہے جس کا مطلب بھوک یا پریشانی یا تنگی کی وجہ سے چہرے کا تبدیل ہو جانا ہے۔

نقظ لا تفتح لهم السدد سے مراد یہ ہے کہ ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔

5476- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي كَمَا تَيْنِ  
عَدْنُ وَعُمَانُ فِيهِ أَكَارِيبُ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا وَإِنْ مِنْ يَرْدِهِ عَلَى مِنْ أُمْتِي  
الشَّعْثَةُ رُؤُوسُهُمُ الدِّسَةُ ثِيَابُهُمْ لَا يَتَكَحُّونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يَحْضُرُونَ السُّدُودَ يَعْنِي أَبْوَابَ السُّلْطَانِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ فِي الْمَتَابَعَاتِ الْأَكَاوِيبِ جَمَعَ كُوبَ وَهُوَ كُوبٌ لَا عُرْوَةَ لَهُ وَقِيلَ لَا

خرطوم لہ فَاِذَا كَانَ لَہُ خَرْطُومٌ لِّہُوَ اَبْرِیقُ

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرا حوض عدن اور عمان کے درمیانی فاصلے جتنا ہوگا جس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں کوزے ہوں گے جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا اور میری امت میں سے وہاں میرے پاس آنے والے پہلے افراد وہ لوگ ہوں گے جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے وہ صاحب حیثیت عورتوں سے نکاح نہیں کریں گے اور بند دروازوں پر نہیں گئے ہوں گے“ (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کی مراد حاکم وقت کے دروازے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے متابعات کے بارے میں اس کی سند حسن ہے۔

لفظ ”اکاویب“ یہ لفظ کوب کی جمع ہے یہ اس کو کہتے ہیں جس کا دستہ نہ ہو اور ایک قول کے مطابق اسے کہتے ہیں جس کی خرطوم (سوٹ) نہ ہو اگر اس کی خرطوم ہو تو اسے ”ابریق“ کہتے ہیں۔

**5477** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ جَنَّتِي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ: مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَانَ - وَفِي رِوَايَةٍ: تَرَى فِيهِ أَبَارِيقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ - زَادَ فِي رِوَايَةٍ: أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے“۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے“۔

ایک روایت میں الفاظ ہیں: ”تم اس کے پاس آسمان کے ستاروں کی تعداد میں سونے اور چاندی کے برتن پاؤ گے“۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ”(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ تعداد میں

پاؤ گے“۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

**5478** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ الْكَوْثَرَ فَضْرَتِ بَيْسَدِي فَإِذَا هِيَ مَسْكَةٌ ذِفْرَةٌ وَإِذَا حَصَبَاؤُهَا اللَّوْلُؤُ وَإِذَا حَافَتَاهُ أَظْنَةُ قَالَ قَبَابٌ تَجْرِي عَلَى الْأَرْضِ جَرِيًا لَيْسَ بِمَشْقُوقٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ فِي الْمَتَابِعَاتِ وَيَأْتِي أَحَادِيثُ الْكَوْثَرِ فِي صِفَاتِ الْجَنَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مجھے حوض کوثر عطا کیا گیا میں نے اس میں ہاتھ ڈالا وہ مشک اذفر کی طرح خوشبو دار تھا اس کی کنکریاں موتیوں کی تھیں

اور اس کے دونوں کناروں پر خیمے لگے ہوئے تھے وہ ایسی زمین پر بہتا تھا جو گڑھے والی نہیں تھی“۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند متابعات کے بارے میں حسن ہے جنت سے متعلق باب میں حوض کوثر کے

بارے میں احادیث آگے آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

**5478 -** وَعَنْ عَتَبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ أَغْرَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ مَا حَوْضُكَ الَّذِي تَحْدُثُ عَنْهُ لَقَالَ هُوَ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى بَصْرَى ثُمَّ يَمْدَنِي اللَّهُ فِيهِ بِكَرَاعٍ لَا يَذِرِي بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ آيَ طَرَفِهِ قَالَ لَكَبِيرٌ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا الْحَوْضُ فَيَزِدُكُمْ عَلَيْهِ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ يَقْتُلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيَمُوتُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ يوردني الله الكراع فاشرب منه - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

الكرراع بضم الكاف هو الأنف الممدد من الحرّة استعير هنا واللّه أعلم

حضرت عتبہ بن عبد سلمیؓ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا: وہ حوض کیا ہے؟ جس کے بارے میں آپ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اتنا بڑا ہے جتنا صنعاء اور بصری کے درمیان فاصلہ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے لیے ایک کراع بڑھا دیا تو اب کوئی شخص یہ نہیں جان سکتا کہ اس کی تخلیق کیسے ہوئی؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی اس کے دونوں کناروں کے بارے میں نہیں جان سکتا تو حضرت عمرؓ نے تکبیر کہی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک حوض کا معاملہ ہے تو اس پر غریب مہاجرین کا جوم ہوگا جو اللہ کی راہ میں شہید ہوں گے جو اللہ کی راہ میں مرجائیں گے مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس پر وارد کرے گا اور میں سے پیوں گا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

لفظ ”الکراع“ اس سے مراد وہ ناک ہے جو گرمی کی وجہ سے پھیل گئی ہو یہاں اس لفظ کو استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**5480 -** وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ سَاحِلَتِي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى صَنْعَاءَ مَسِيرَةُ شَهْرٍ عَرْضُهُ كَطُولِهِ فِيهِ مَرْزَابَانِ يَنْبَعثَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ وَرَقٍ وَذَهَبٍ أبيض من اللبن وأبرد من الثلج فيه أباريق عدد نجوم السماء

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الْوَازِعِ وَاسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَرزَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبَّانٍ

حضرت ابو برزہؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا ایلہ سے لے کر صنعاء تک کا فاصلہ ہے جو ایک مہینے کی مسافت ہے اور اس حوض کی چوڑائی بھی اس کی لمبائی جتنی ہوگی اس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے جو جنت سے آرہے ہوں گے اور چاندی اور سونے سے بنے ہوئے ہوں گے (اس کا مشروب) دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں برتن ہوں گے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے جو ابو وازع کے حوالے سے منقول ہے اس راوی کا نام جابر بن عمرو ہے اس کے حوالے سے یہ حضرت ابو برزہؓ سے منقول ہے روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

**5481** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لِي حَوْصًا مَا تَبَيَّنَ الْكُفَّةَ وَبَيْتَ الْمُقَدَّسِ أبيض مثل اللبن آتته كعدد النجوم وَاِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ مِنْ حَدِيثِ زَكَرِيَّا عَنْ عَطِيَّةٍ وَهُوَ الْعَوْفِيُّ عَنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا خانہ کعبہ اور بیت المقدس کے درمیان کا فاصلہ ہے (اس کا شروب) دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کے برتن ستروں کی تعداد میں ہیں اور قیامت کے دن تمام انبیاء کرام میں سے میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے زکریا کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یہ راوی علیہ عوفی ہے۔

**5482** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ إِذَا زَمَرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتَهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ إِلَى أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ فَقُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ فَقَالَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ثُمَّ إِذَا زَمَرَةٌ أُخْرَى حَتَّى إِذَا عَرَفْتَهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ هَلُمَّ قُلْتُ إِلَى أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ فَلَا أَرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مَثَلُ هَمَلٍ النِّعَمِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں اپنے حوض پر کھڑا ہوا ہوں گا اسی دوران ایک گروہ آئے گا یہاں تک کہ میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان میں ایک فرد سامنے آئے گا وہ (ان لوگوں سے) کہے گا: چلو! میں کہوں گا: کہاں؟ (یعنی تم انہیں کہاں جانے کا کہہ رہے ہو؟) وہ کہے گا: جہنم کی طرف اللہ کی قسم میں کہوں گا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو وہ بتائے گا: یہ لوگ اٹنے قدم پیٹھ کے بل پھر گئے تھے پھر ایک اور گروہ آئے گا جب میں انہیں پہچان لوں گا تو ایک شخص نکل کر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ بن جائے گا اور وہ ان لوگوں سے کہے گا: چلو! میں کہوں گا: کہاں؟ وہ جواب دے گا: جہنم کی طرف اللہ کی قسم! میں کہوں گا ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ وہ بتائے گا: یہ لوگ پیٹھ کے بل پھر گئے تھے اس کے بارے میں میری یہ رائے ہوگی کہ وہ ان کو نہیں چھوڑے گا مگر اس طرح جیسے گمشدہ اونٹ ہوتے ہیں۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5483** - وَلِمُسْلِمٍ قَالَ تَرَدُّ عَلَيَّ أُمِّي الْحَوْضِ وَأَنَا أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ إِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ إِبِلِهِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ تَرُدُّونَ عَلَيَّ غِرًا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوَضُوءِ وَلِيَصْدُنَّ عَنِّي طَائِفَةٌ مِنْكُمْ فَلَا يَصْلُونَ قَائِلُونَ يَا رَبُّ هَؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِي فَيَجِئُنِي مَلِكٌ فَيَقُولُ وَهَلْ تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَدْلِكَ

ہمل النعم ضوالها ومعناه أن الناجي قليل كضالة النعم بالنسبة إلى جملتها

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:



”میری امت میرے حوض پر میرے پاس آئے گی اور میں کچھ لوگوں کو اس سے پرے کروں گا جس طرح کوئی شخص اپنے اونٹوں میں سے اجنبی اونٹ کو پرے کرتا ہے لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تمہاری مخصوص نشانی ہوگی جو تمہارے علاوہ کسی اور کی نہیں ہوگی جب تم لوگ آؤ گے تو تمہارے وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے پھر تم میں سے ایک گروہ کو مجھ سے دور کیا جائے گا وہ پہنچ نہیں سکیں گے تو میں دریافت کروں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھیوں میں سے ہیں تو فرشتہ مجھے جواب دے گا: کیا آپ انہیں جانتے ہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا تھا؟ لفظ ”ہمل النعم“ سے مراد گمشدہ اونٹ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ نجات پانے والے لوگ تھوڑے ہوں گے جس طرح گمشدہ جانور ہوتا ہے۔

**5484 -** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابَهُ إِنِّي عَلَى الْخَوْضِ أَنْظُرُ مَنْ يَرُدُّ عَلَى مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ لَيَقْتَطَعُنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَا قَوْلَ لِي رُبَّ مَنْ آمَنِي لَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَدِكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْأَحَادِيثُ لِي هَذَا الْمَعْنَى كَثِيرَةٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے اصحاب کے درمیان یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں اپنے حوض پر موجود ہوں گا اور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے؟ اللہ کی قسم! کچھ لوگوں کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میری امت کے افراد ہیں تو پروردگار فرمائے گا: تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کام کیا تھا؟ یہ مسلسل ایڑیوں کے بل پلٹتے رہے تھے۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے اس مفہوم کی احادیث بہت سی ہیں۔

**5485 -** وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَكُنْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَسْئَلُكَ قُلْتُ ذَكَرْتُ النَّارَ فَكُنْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَمَا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْخَفَ مِيزَانِهِ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ تَطَايُرِ الصُّحُفِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ فِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وَضَعَ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ حَتَّى يَجُوزَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْحَاكِمِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وَضَعَ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ حَافَتَاهُ كَلَالِيبٌ كَثِيرَةٌ وَحَسَكٌ كَثِيرَةٌ يَحْبِسُ اللَّهُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ خَلْقِهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْسَرُ أَمْ لَا الْحَدِيثُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا لَوْلَا إِسْرَافُ فِيهِ بَيْنَ الْحَسَنِ وَعَائِشَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے جہنم کا خیال آیا تو میں رونے لگی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: مجھے جہنم کا خیال آیا تو میں رونے لگی کیا آپ قیامت کے دن اپنی اہلیہ کو یاد رکھیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تین مواقع کا تعلق ہے تو وہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا میزان کے قریب جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اس کا پلڑا ہلکا ہے یا وزنی ہے؟ صحیفے کھولے جانے کے وقت جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اس کا صحیفہ دائیں ہاتھ میں آتا ہے یا بائیں ہاتھ میں آتا ہے یا پشت کے پیچھے جاتا ہے؟ اور پل صراط کے قریب کہ جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے



گا جب تک آدمی اسے پار نہیں کر لے گا۔

یہ روایت امام ابو داؤد نے حسن بصری کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”پل صراط کے قریب کہ جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے گا اس کے دونوں کناروں پر بہت سے آنکڑے ہوں گے اور بہت سے کانٹے ہوں گے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے گا اسے وہاں روک لے گا جب تک اس (شخص کو) یہ پتہ نہیں چل جاتا ہے کہ وہ نجات پالیتا ہے یا نہیں“..... الحدیث۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے اگر اس میں حسن بصری اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے درمیان ارسال نہ ہو۔

**5486 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا قَاعِلٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْتُ فَأَيَّنَ أَطْلُبُكَ قَالَ أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقُكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَأَطْلُبْنِي عِنْدَ الْخَوْضِ قُلْتُ لَا أُعْطِي هَذِهِ الثَّلَاثَةَ مَوَاطِنَ

رَوَاهُ الْقُرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْتِهَاقِي فِي الْبُعثِ وَغَيْرِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے گزارش کی: آپ قیامت کے دن میری شفاعت کیجئے گا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسا کروں گا میں نے دریافت کیا: میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب سے پہلے مجھے پل صراط کے پاس تلاش کرنا میں نے عرض کی: اگر پل صراط پر میری آپ سے ملاقات نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا میں نے عرض کی: اگر میزان کے پاس میری آپ سے ملاقات نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے خوض کے پاس تلاش کرنا کیونکہ میں ان تین مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور مل جاؤں گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام بیہقی نے کتاب البعث اور دیگر مقامات پر نقل کیا ہے۔

**5487 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَلِكٌ مُوَكَّلٌ بِالْمِيزَانِ فَيُؤْتِي بِأَدَمَ فَيُوقِفُ بَيْنَ كَفَتَيْ الْمِيزَانِ فَإِنْ ثَقُلَ مِيزَانُهُ نَادَى مَلِكٌ بِصَوْتٍ يَسْمَعُ الْخَلَائِقُ سَعْدَ فُلَانٍ سَعَادَةً لَا يَشْقَى بَعْدَهَا أَبَدًا وَإِنْ خَفَ مِيزَانُهُ نَادَى مَلِكٌ بِصَوْتٍ يَسْمَعُ الْخَلَائِقُ شَقِيَ فُلَانٌ شَقَاوَةً لَا يَسْعُدُ بَعْدَهَا أَبَدًا - رَوَاهُ الْبُزَارُ وَابْتِهَاقِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”مرفوع“ حدیث منقول ہے:

”ایک فرشتے کو میزان پر مقرر کیا جائے گا انسان کو لایا جائے گا اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان میزان رکھا جائے گا اگر اس کا پلڑا بھاری ہوگا تو فرشتہ بلند آواز میں پکار کر کہے گا جسے ساری مخلوق سنے گی کہ فلاں شخص اس طرح سے کامیاب ہو گیا ہے کہ اس کے بعد کبھی بھی وہ بد نصیب نہیں ہوگا اور اگر اس کا میزان کا پلڑا ہلکا ہوا تو فرشتہ بلند آواز میں پکار کر کہے گا جسے ساری مخلوق سنے گی کہ فلاں شخص اس طرح سے بد نصیب ہوا ہے کہ اس کے بعد اب کبھی بھی سعادت مند نہیں ہوگا۔“

یہ روایت امام بزار اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5488 - وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْضَعُ الْمِيزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَوْ

دَرَى لِيهِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ لَوَسَّعْتُ لِقَوْلِ الْمَلَائِكَةِ يَا رَبِّ لِمَنْ يَزِنُ هَذَا لَقِيْقُولُ اللَّهُ لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِي لَقِيْقُولُونَ سُبْحَانَكَ مَا عَبْدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا اگر اس میں تمام آسمان اور زمین رکھ دیے جائیں تو وہ بھی اس میں پورے آجائیں فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو اس کے ذریعے کس کا وزن کرے گا تو پروردگار فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا تو فرشتے عرض کریں گے: تو ہر عیب سے پاک ہے ہم نے خیری اس طرح عبادت نہیں کی جو تیری عبادت کرنے کا حق تھا“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5489 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَوْضَعُ الصِّرَاطُ عَلَى سَوَاءٍ جَهَنَّمَ مِثْلَ حَدِّ السَّيْفِ

الْمَرْهَفُ مَدْحَضَةٌ مَزَلَةٌ عَلَيْهِ كَلَالِبُ مَنْ نَارٌ يَخْطَفُ بِهَا فَمَمْسُكٌ يَهْوِي فِيهَا وَمَصْرُوعٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالْهَرَقِ فَلَا يَنْشَبُ ذَلِكَ أَنْ يَنْجُو ثُمَّ كَالرَّيْحِ فَلَا يَنْشَبُ ذَلِكَ أَنْ يَنْجُو ثُمَّ كَجَرَى الْفَرَسِ ثُمَّ كَرَمَلِ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِ الرَّجُلِ ثُمَّ يَكُونُ آخِرُهُمْ إِنْسَانًا رَجُلٌ قَدْ لَوْحَتِ النَّارُ وَلَقِيَ فِيهَا شَرًّا حَتَّى يَدْخُلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ لَقَالَ لَهُ تَمَنِّ وَسَلْ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَنْهَزَا مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ فَيَقَالَ لَهُ تَمَنِّ وَسَلْ حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ لَكَ مَا سَأَلْتَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ

رَوَاهُ الظُّهْرِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَيْسَ فِي أُصْلِي رَفَعَهُ وَتَقَدَّمَ بِمَعْنَاهُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الطَّوِيلِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہنم کے عین اوپر پہل صراط رکھا جائے گا جو تیز دھار والی تلوار کی مانند ہوگا اور پھسنے والا ہوگا اس پر آگ سے بنے ہوئے آنکڑے ہوں گے جو آدمی کو اچک لیں گے تو تھامنے والا شخص اس میں گر جائے گا اور کچھ لوگ دیے گریں گے ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے جو اس پر سے برق کی مانند گزر جائیں گے انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی کہ وہ نجات پائیں (یعنی انہیں نجات حاصل کرنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی) پھر کچھ لوگ ہوا کی مانند گزریں گے انہیں بھی گزرنے میں کوئی الجھن نہیں ہوگی پھر کچھ گھوڑے کے دوڑنے کی مانند گزریں گے اور کچھ آدمی کے دوڑنے کی مانند گزریں گے کچھ آدمی کے چلنے کی مانند گزریں گے ان میں سے جو آخری فرد ہوگا وہ ایسا ہوگا کہ جسے آگ چھو رہی ہوگی اور وہ اس میں بری صورت حال کا سا ناکرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل کے ذریعے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو اور مانگو! تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کیا تو میرا مذاق اڑاتا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو اور مانگو! یہاں تک کہ جب اس کی ساری خواہشات ختم ہو جائیں گی تو پروردگار فرمائے گا: تم نے جو مانگا ہے وہ تمہیں ملا اور اس کی مانند مزید ملا۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے میری اصل میں یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے

اور اسی مضمون کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک طویل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

**5490** - وَعَنْ أُمِّ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ ابْنُ شَاةٍ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الشَّجَرَةِ أَحَدَ الَّذِينَ بَايَعُوا لِحَقِّهَا قَالَتْ تَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا (مَرْثَم) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكُمْ  
سَمِعَى الَّذِينَ اتَّقُوا وَنَزَلَ الظَّالِمِينَ فِيهَا جُثَا (مَرْثَم) - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهَ

سیدہ ام بشار انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس  
موجود تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں  
ہوگا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں! یا رسول اللہ! (یعنی انہیں جہنم پر وارد ہونا چاہیے) نبی اکرم ﷺ نے انہیں ڈانٹا تو سیدہ  
حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

”پھر ہم ان لوگوں کو نجات عطا کر دیں گے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ہم ظالموں کو گھنٹوں کے بل س میں  
چھوڑ دیں گے۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

**5491** - وَعَنْ أَبِي سَمِيَةَ قَالَ اخْتَلَفْنَا فِي الْوُرُودِ فَقَالَ بَعْضُنَا لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ وَقَالَ بَعْضُنَا يَدْخُلُونَهَا  
جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجَى اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقُوا فَلَقِيتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْنَا إِنَّا اخْتَلَفْنَا هَهُنَا فِي الْوُرُودِ فَقَالَ تَرَدُّدُنَا  
جَمِيعًا فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا اخْتَلَفْنَا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُنَا لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ وَقَالَ بَعْضُنَا يَدْخُلُونَهَا جَمِيعًا فَأَهْوَى  
بِأُصْبُعِهِ إِلَى أُذُنِيهِ وَقَالَ صَمْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوُرُودُ الدُّخُولُ لَا  
يَبْقَى بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَتَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ حَتَّى إِنْ لِلنَّارِ أَوْ قَالَ  
لِجَهَنَّمَ صَاحِبٌ جَاءَ مِنْ بَرْدِهِمْ ثُمَّ يُنْجَى اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقُوا وَيُنْزِلُ الظَّالِمِينَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَالتَّبَهُّقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

ابو سمیہ بیان کرتے ہیں: (جہنم پر) وارد ہونے کی کیفیت کے بارے میں ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا ہم میں  
سے بعض کا یہ کہنا تھا: کوئی بھی مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور بعض کا یہ کہنا تھا: تمام اہل ایمان اس میں داخل ہوں گے اور پھر اللہ  
تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کو اس سے نجات عطا کر دے گا میری ملاقات حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو ہم نے کہا ہمارے  
درمیان (جہنم پر) ”وارد ہونے“ کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سب لوگ اس پر وارد ہو گے  
میں نے ان سے کہا: ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوا ہے بعض کا یہ کہنا ہے کہ مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور بعض کا یہ  
کہنا ہے: تمام اہل ایمان اس میں داخل ہوں گے انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کی طرف بڑھائیں اور بولے یہ  
دونوں (کان) بہرے ہو جائیں اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہو:

”ورود“ سے مراد داخل ہونا ہے ہر نیک اور گناہ گار شخص اس میں ضرور داخل ہوگا لیکن وہ جہنم اہل ایمان کے لئے ٹھنڈی

اور سداقتی وائی ہو جائے گی جس طرح آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہو گئی تھی یہاں تک کہ جہنم کی ٹھنڈک کی وجہ سے اس کی آواز پیدا ہوگی اور پھر اللہ تعالیٰ پر ہیزگار لوگوں کو نجات عطا کر دے گا اور ظالموں کو (جہنم) میں رہنے دے گا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں امام بیہقی نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جسے انہوں نے حسن قرار پایا ہے۔

**5492 -** وَعَنْ قَيْسِ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَاضِعًا رَأْسَهُ فِي حَجَرٍ أَمْرًا تَبَكَّتْ امْرَأَتُهُ فَقَالَ مَا يَبْكُكِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ تَبْكِي فَبَكَّيْتُ قَالَ إِنِّي ذَكَّرْتُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا (مَرْثَمٌ) وَلَا أَذْرِي أَنْجُو مِنْهَا أَمْ لَا - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا كَذًا قَالَ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ بَيَانٌ كَرْتَهُ هِيَ: وَهِيَ حَضْرَتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جِيسُوكَ كَاسِ مَوْجُودِ تَحْتِ جَنِّهٖ لَہٗ اِنٲا سِرَ اِنٲی بیوی کی گود میں رکھا ہوا تھا وہ خاتون رونے لگی تو حضرت عبد اللہ جیسٹنے فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس خاتون نے کہا: میں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے مجھے بھی رونا آ گیا ہے تو حضرت عبد اللہ جیسٹنے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آ گیا: ”تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا۔“

مجھے نہیں معلوم کہ میں اس سے نجات پالوں گا یا نہیں؟

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

**5493 -** وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ لِمَذْكَرِ الْحَدِيثِ إِلَى أَنْ قَائِلُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْرُونَ وَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ مَعَهُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحْمُ فَيَقْرُونَ جَنَّتِي الصِّرَاطُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلَكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ أَى شَىْءٍ كَمُرَ الْبَرْقُ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرَفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمُرَ الرِّيحِ ثُمَّ كَمُرَ الطَّيْرِ وَشَدَّ الرِّجَالُ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيكُمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْبُزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَاخِفًا قَالَ وَفِي حَافَتِي الصِّرَاطِ كَلَالِيبٌ مَعْلُوقَةٌ بِأُمُورٍ تَأْخُذُ مِنْ أَمْرِتِ بِهِ فَمُخْدُوشٌ نَاجٍ وَمُكْدُوشٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنْ قَعَرَ جَهَنَّمُ لَسَعِينٌ خَرِيفًا .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي الشَّفَاعَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَتَقْدِمُ حَدِيثُ ابْنِ مَعُودٍ فِي الْحَشْرِ وَفِيهِ وَالصِّرَاطُ كَحَدِّ السَّيْفِ دَحْضُ مَزَلَةٍ قَالَ فَيَمْرُونَ عَلَى قَدَرِ نُورِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَأَقْصَاصِ الْكُوكَبِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالطَّرْفِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالرِّيحِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَشَدِّ الرَّجُلِ وَيَمُرُّ رَمَلًا فَيَمْرُونَ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ حَتَّى يَمُرَّ الَّذِي نُورُهُ عَلَى إِبْهَامِ قَدَمَيْهِ تَخْرِيْدٌ وَتَعْلُقُ يَدٌ وَتَخْرُ رِجْلٌ وَتَعْلُقُ رِجْلٌ فَتَصِيبُ جَوَانِبَهُ النَّارُ



رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَى الْحَاكِمُ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ ذَكَرَ أَنَّهُ عَلَى ضَرْبِ مُسْلِمٍ عَنِ الْمَسْبُوبِ قَالَ سَأَلْتُ مَرَّةً عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَلَا تُحَدِّثُنِي أَنْ ابْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرُدُّ النَّاسَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ وَأَوَّلُهُمْ كَلِمَحُ الْبَرِّقِ ثُمَّ كَلِمَحُ الرِّيحِ ثُمَّ كَحَضَرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ لِي رَحَلُهُ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشِيهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا۔۔۔۔۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے وہ انھیں گے انھیں اجازت دی جائے گی ان کے ساتھ امانت اور رشتے داری کو بھیجا جائے گا وہ دونوں (یعنی امانت اور رشتہ داری) پہل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے تو وہاں سے گزرنے والے پہلے لوگ برق کی مانند رفتار کے ساتھ (گزر جائیں گے) راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون سی چیز ہے جو برق کی مانند گزر سکتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے بجلی کو نہیں دیکھا ہے کہ وہ کیسے گزرتی ہے اور کیسے پلک جھپکنے میں واپس آجاتی ہے؟ پھر کچھ لوگ ہوا گزرنے کی مانند گزریں گے پھر کچھ لوگ پرندے کے گزرنے کی مانند گزریں گے اور لوگ اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزریں گے جبکہ تمہارے نبی ﷺ پہل صراط کے پاس کھڑے ہوئے ہوں گے اور یہ کہہ رہے ہوں گے: اے میرے پروردگار! سلامت رکھنا، سلامت رکھنا یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے یہاں تک کہ ایک شخص آئے گا جو چل نہیں سکتا ہوگا، صرف گھسٹ کر جا سکتا ہوگا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پہل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے جو حکم کے پابند ہوں گے جس شخص کے ہارے میں حکم ہوگا وہ اسے پکڑ لیں گے تو زخمی ہونے والا نجات پالے گا اور جس کو کھینچا جائے گا وہ جہنم میں جائے گا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے یہ روایت آگے چل کر شفاعت سے متعلق باب میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو حشر کے بارے میں ہے اور اس میں یہ مذکور ہے ”پہل صراط تلوار کی دھار کی طرح تیز ہوگا اور اس پر پاؤں پھیلیں گے وہ بیان کرتے ہیں: لوگ اپنے نور کے حساب سے اس پر سے گزریں گے کچھ لوگ اس پر سے یوں گزر جائیں گے جس طرح سے ستارہ ٹوٹتا ہے کچھ لوگ یوں گزریں گے جس طرح ہوا گزرتی ہے کچھ لوگ یوں گزریں گے جس طرح آدی دوڑتا ہوا گزرتا ہے لوگ اس پر سے اپنے اعمال کے حساب سے گزریں گے یہاں تک کہ وہ شخص بھی اس پر سے گزرے گا جس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا وہ ایک ہاتھ کے ذریعے گرے گا اور ایک ہاتھ کے ذریعے لٹکے گا ایک پاؤں کے ذریعے لٹکے گا اور ایک پاؤں کے ذریعے گرے گا اس کے اطراف کو آگ چھو رہی ہوگی۔“

یہ روایت امام ابن ابی الدنیا، امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس کے بارے میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے یہ روایت مسیب سے منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے مرہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:



”تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا۔“

تو مرہ نے مجھے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بیان کی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لوگ اس پر آئیں گے اور پھر اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزر جائیں گے سب سے پہلے لوگ بجلی چمکنے کی طرح (اس پر سے گزریں گے) پھر ہوا چلنے کی طرح پھر گھوڑے کے دوڑنے کی طرح پھر آدمی کے اپنے سواری پر سوار ہونے کی طرح پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح پھر آدمی کے چلنے کی طرح (تیزی سے گزریں گے)۔“

**5494 -** وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّرَاطُ عَلَى جَهَنَّمَ مِثْلَ حَرْفِ السَّيْفِ بِجَنْبَيْهِ الْكَلَالِبُ وَالْحَسَكُ فَيُرَكِّبُهُ النَّاسُ فَيَخْتَطِفُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَإِنَّهُ لِيُؤْخَذُ بِالْكَلْبِ الْوَاحِدِ أَكْثَرَ مِنْ رِبْعَةِ وَمُضَرٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا وَمَوْقُوفًا عَلَى عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَيْضًا

عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ نَبِيُّ أَكْرَمٍ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جہنم پر پل صراط رکھا جائے گا جو تلواریں دھار کی طرح ہوگا اس کے دونوں طرف آکڑے اور کانٹے ہوں گے جب لوگ اس پر سے گزریں گے تو وہ آکڑے انہیں اچک لیں گے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ان میں سے ایک آکڑے کے ذریعے ربیعہ اور مضر قبیلوں کے افراد سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو پکڑا جاسکتا ہے۔“

یہ روایت امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے اور عبید بن عمر سے ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

**5495 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى رَجُلٌ أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا أَبَتِ أَيُّ ابْنٍ كُنْتَ لَكَ فَيَقُولُ خَيْرُ ابْنٍ فَيَقُولُ هَلْ أَنْتَ مَطْبَعِي الْيَوْمَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ خُذْ بَارِدِي فَيَأْخُذُ بِأُذُنِهِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ يَعْصُ بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَقُولُ يَا عَبْدِي ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ فَيَقُولُ أَيُّ رُبِّ وَابْنِي مَعِيَ فَإِنَّكَ وَعْدَتْنِي أَنْ لَا تُخْزِنِي قَالَ فَيَمْسَحُ اللَّهُ أَبَاهُ صَبْعًا فَيَهْوِي فِي النَّارِ فَيَأْخُذُ بِأَنْفِهِ فَيَقُولُ اللَّهُ يَا عَبْدِي أَبُوكَ هُوَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ

رَوَاهُ السَّحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يُلْقَى إِبْرَاهِيمَ أَبَاهُ أَرَزَ لَذَكَرَ

الْقِصَّةُ بِنَحْوِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ سے ملے گا اور دریافت کرے گا: اے ابا جان! میں آپ کا کیسا بیٹا تھا؟ تو وہ جواب دے گا: بہترین بیٹے تھے بیٹا کہے گا: کیا آپ میری بات مانیں گے؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! بیٹا کہے گا: آپ میرے بازو کو پکڑ لیں پھر وہ اس کے بازو کو پکڑ لے گا پھر وہ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جائے گا جبکہ وہ مخلوق کے درمیان میں سے گزرے گا تو پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! تم جنت کے جس بھی دروازے میں سے چاہو اندر داخل ہو جاؤ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرے ساتھ میرے والد بھی جائیں گے کیونکہ تو نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ تو مجھے رسوا نہیں کرے گا نبی

اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اس کے باپ کو گودہ کی شکل میں تبدیل کر دے گا اور وہ جہنم میں گرنے لگے گا تو وہ اس کی ناک کے ذریعے اسے پکڑ لے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تمہارا باپ گرنے لگا ہے تو بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہی روایت صحیح بخاری میں بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد آزر کے ساتھ ملاقات ہوگی“..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق پورا واقعہ نقل کیا ہے۔

## فصل فی الشَّفَاعَةِ وَغَيْرِهَا

### فصل: شفاعت اور دیگر امور کا بیان

قَالَ الْحَافِظُ كَانَ الْأَوَّلَى أَنْ يَفْدَمَ ذَكَرَ الشَّفَاعَةِ عَلَى ذِكْرِ الصِّرَاطِ لِأَنَّهُ وَضَعَ الصِّرَاطَ مُتَأَخِّرًا عَنِ الْإِذْنِ فِي الشَّفَاعَةِ الْعَامَّةِ مِنْ حَيْثُ هِيَ وَلَكِنْ هَكَذَا اتَّفَقَ الْإِمْلَاءُ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ

حافظ بیان کرتے ہیں: زیادہ مناسب یہ ہے کہ پہلے صراط کے تذکرے سے پہلے شفاعت کو ذکر کیا جاتا کیونکہ عمومی شفاعت کی اجازت ملنے کے بعد پہلے صراط کو رکھا جائے گا لیکن املاء میں اتفاق اس طرح ہو گیا کہ (اس کا ذکر پہلے ہو گیا) باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

**5496** - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سَوْالًا أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَاَهَا لِأَمْنِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر نبی کے لئے ایک مخصوص سوال تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر نبی کے لئے ایک مخصوص دعا تھی جو اس نے اپنی امت کے لیے کردی اور میں نے اپنی مخصوص دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے سنبھال کر رکھ دی ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5497** - رَعْنُ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَرَبْتَ مَا نَلَفِي أَمْتِي مِنْ بَعْدِي وَسَفَلَكَ بَعْضُهُمْ دِمَاءُ بَعْضٍ فَاحْزَنَنِي وَصَبَقَ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا مَسَّقَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَهُمْ فَسَأَلَنِي أَنْ يُولِيَنِي فِيهِمْ شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَفَعَلَ

5496- صحیح البخاری - کتاب الدعوات باب: لكل نبي دعوة مستجابة - حديث: 5955 صحيح مسلم - كتاب البيان باب: اختبأت النبي صلى الله عليه وسلم دعوة شفاعته - حديث: 325 مستخرج أبي عوانة - كتاب البيان بيان أنه مد يد من بعده له بل من بعده - حديث: 198 صحيح ابن حبان - كتاب التلخيص ذكر البيان بأن كل من الأنبياء كانت له دعوة مستجابة - حديث: 6287 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب التلخيص جميع أبواب من تجوز شهادته وروى من بعده من الأئمة - حديث: 19325 مسند أحمد بن حنبل مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 12159 مسند أبي يعنى الموصلي - فتاوة: حديث: 2774

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْبَعْثِ وَصَحَّحَ إِسْنَادَهُ

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”مجھے یہ بات بتائی گئی کہ میرے بعد میری امت کس طرح کی صورت حال کا سامنا کرے گی اور کس طرح ایک دوسرے کا خون بہائے گی تو اس بات نے مجھے غمگین کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں پہلے سے ایک چیز طے کی ہے جس طرح ان سے پہلے کی امتوں میں ایک چیز طے کی تھی میں نے اس سے درخواست کی: کہ وہ قیامت کے دن مجھے ان کی شفاعت کی اجازت دے تو پروردگار نے ایسا کر دیا۔“

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب البعث میں نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

5498 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي فاجتمع رجال من أصحابه يحرسونه حتى إذا صلى وانصرف إليهم فقال لهم لقد أعطيت الليلة خمسا ما أعطيهن أحد قبلي أما أنا فأرسلت إلى الناس كلهم حامية وكان من قبلي إنما يرسل إلى قومه ونصرت على العدو بالرغب ولو كان بيني وبينه مسيرة شهر لمليء منه وأحلت لي الغنائم أكلها وكان من قبلي يعظمون أكلها وكانوا يحرقونها وجعلت لي الأرض مساجد وطهورا أينما أدركتني الصلاة تمسحت وصليت وكان من قبلي يعظمون ذلك إنما كانوا يصلون في كنائسهم وبيعهم والخامسة هي ما هي قيل لي سل فإن كل نبي قد سأل فأخبرت مسألتي إلى يوم القيامة فهي لكم ولمن شهد أن لا إله إلا الله - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے کچھ اصحاب اکٹھے ہو کر نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے ان کی طرف رخ کیا اور ان سے فرمایا: آج رات مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف عمومی طور پر مبعوث کیا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے کے رسولوں کو ان کی مخصوص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور رب کے ذریعے میری دشمن کے خلاف میری مدد کی گئی ہے خواہ میرے اور ان کے درمیان ایک ماہ کی مسافت کا فاصلہ ہو پھر بھی ان پر رب طاری رہے گا میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے مجھ سے پہلے کے لوگوں کے لیے وہ حرام تھا وہ لوگ اسے جلا دیا کرتے تھے میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا ہے اور طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آجائے گا میں مسح کر کے (یعنی تیمم کر کے) نماز ادا کر لوں گا مجھ سے پہلے کے لوگ اس حوالے سے سختی میں تھے وہ لوگ صرف اپنے عبادت خانوں میں نماز ادا کر سکتے تھے اور پانچویں چیز یہ ہے: مجھ سے کہا گیا: تم کچھ مانگو! کیونکہ ہر نبی نے کوئی مخصوص دعا مانگی تھی تو میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن تک کے لئے مؤخر کر دیا ہے تو یہ تم لوگوں کے لئے ہوگی اور ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5499 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انطلقت في وفد إلى رسول الله صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْنَاهُ فَانْمَنَا بِالْبَابِ وَمَا لِي النَّاسُ أَهْضُ إِلَيْنَا مِنْ رَجُلٍ نَلِجُ عَلَيْهِ لَمَّا هَرَجْنَا حَتَّى مَا كَانَ لِي  
النَّاسُ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَائِلٌ مَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا مَسَّكَ رَبُّكَ مَلَكًا كَمَلِكِ سُلَيْمَانَ قَالَ  
فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ فَلَعَلَّ لَصَاحِبِكُمْ عِنْدَ اللَّهِ الْفَضْلُ مِنْ مَلِكِ سُلَيْمَانَ إِنْ اللَّهُ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا أَعْطَاهُ دَعْوَةً مِنْهُمْ  
مَنْ اتَّخَذَهَا دُنْيَا فَأَعْطَاهَا وَمِنْهُمْ مَنْ دَعَا بِهَا عَلَى قَوْمِهِ إِذْ عَصَوْهُ فَأَهْلَكُوا بِهَا فَإِنَّ اللَّهَ أَغْطَانِي دَعْوَةً لِمَا خَافْتُهَا  
عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةً لَأُمْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت عبدالرحمن بن ابوعقیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک وفد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں  
حاضر ہوا جب ہم آپ ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے دروازے پر جانور بٹھادیے پہلے ہماری یہ حالت تھی کہ ہمیں آپ ﷺ کے  
پاس جانا سب سے زیادہ ناگوار لگتا تھا اور جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے اٹھ کے آئے تو ہماری یہ حالت تھی کہ آپ ﷺ کی  
خدمت میں حاضر ہونا ہمارے لئے سب سے زیادہ محبوب تھا ہم میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اپنے  
پروردگار سے بادشاہی کیوں نہیں مانگتے؟ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی تھی تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے پھر آپ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے کہ تمہارے آقا کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ چیز حاصل ہو جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی سے زیادہ  
فضیلت رکھتی ہو اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اسے ایک مخصوص دعا کا اختیار دیا ان میں سے کچھ نے دنیا میں وہ دعا کر لی  
اور انہیں وہ چیز دے دی گئی ان میں سے کچھ نے اپنی قوم کے خلاف وہ دعا کر لی جب ان کی قوم نے ان کی نافرمانی کی تھی تو اس  
دعا کی وجہ سے ان کی قوم ہلاکت کا شکار ہو گئی اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک دعا کا اختیار دیا جسے میں نے اپنے پروردگار کے پاس  
سنبھال کے رکھ لیا ہے تاکہ قیامت کے دن میں اپنی امت کی شفاعت کروں۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5500 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَيْتُ خُمْسًا لِمَنْ  
يُعْطِيهِمْ أَخَذَ قَبْلِي جَعَلْتُ لِي الْأَرْضَ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأَحْلَيْتُ لِي الْعَنَائِمَ وَلَمْ تَحُلْ لَنَبِيِّ كَانَ قَبْلِي وَنَصَرْتُ  
بِالرُّغْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ عَلَى عَدُوٍّ وَبَعَثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأَعْطَيْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْ أُمْتِي مَنْ لَا  
يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَاسْنَادُهُ جَيِّدٌ إِلَّا أَنَّ فِيهِ انْقِطَاعًا وَالْأَحَادِيثُ مِنْ هَذَا النَّوعِ كَثِيرَةٌ جَدًّا فِي الصِّحَاحِ وَغَيْرِهَا

5500 - صحیح ابیخاری - کتاب التیمم - حدیث: 332 صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلوة - حدیث: 841 مسند  
ابی عروانہ - مسنداً أبواب مواضع الصلوة - مبتدأ أبواب فی المساجد وما فیہا - بیان أول مسجد وضع فی الأرض وأول  
قبلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: 913 صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ - ذکر الفضائل التي فعل صلی اللہ علیہ وسلم بربوا علی غیرہ  
- حدیث: 6489 مسند لیسانی - کتاب الفضل والتیمم - باب التیمم بالصمید - حدیث: 431 مصنف ابن أبی نجیہ - کتاب  
الفضائل - باب ما أعطی اللہ تعالیٰ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث: 31004 مسند أحمد بن حنبل - مسند جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ - حدیث: 14003 مسند الحمیری - أہلبیت أبی قحیرة رضی اللہ عنہ - حدیث: 918 مسند عبد بن حمید - من  
مسند جابر بن عبد اللہ - حدیث: 1156 البحر الزخار - مسند البزار - معارف - حدیث: 3444 نصب الدریمان للبرقی - فصل فی  
أصحاب الکبار من أهل القبلة إذا وافوا القيامة بالحد - حدیث: 307 النعمية للأجری - کتاب الدریمان والتصدیق بأن الجنة  
والبئر مخلوقتان - باب ذکر ما فضل اللہ عز وجل به نبینا صلی اللہ - حدیث: 1028



حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں میرے لئے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز بنا دیا گیا میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال قرار نہیں دیا گیا میرے دشمن کے خلاف ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی مجھے ہر سفید فام اور سیاہ فام کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی جو میری امت کے ہر ایسے شخص کو نصیب ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔"

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند عمدہ ہے البتہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے اس نوعیت کی احادیث بہت سی ہیں جو صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہیں۔

5501 - وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا حَتَّى إِذَا كَانَ لِي اللَّيْلُ ارْقُتْ عَيْنَايَ فَلَمْ يَأْتَنِي التَّوَمُّ فَقُمْتُ فَإِذَا لَيْسَ فِي الْعُسْكَرِ ذَا بَأَةٍ إِلَّا وَاضِعَ خَدَّهُ إِلَى الْأَرْضِ وَآرَى وَقَعَ كُلُّ شَيْءٍ فِي نَفْسِي فَقُلْتُ لَا يَبْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَلَاهُ اللَّيْلَةُ حَتَّى أَصْبَحَ فَخَرَجْتُ أَنْخَلِلَ الرِّجَالَ حَتَّى خَرَجْتُ مِنَ الْعُسْكَرِ فَإِذَا أَنَا بِسَوَادٍ قَتِيمَتِ ذَلِكَ السَّوَادِ فَإِذَا هُوَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَقَالَ لِي مَا الَّذِي أَخْرَجَكَ فَقُلْتُ الَّذِي أَخْرَجَكُمَا فَإِذَا نَحْنُ بِغِيضَةٍ مَنَّا غَيْرَ بَعِيدَةٍ فَمَشِينَا إِلَى الْغِيضَةِ فَإِذَا نَحْنُ نَسْمَعُ فِيهَا كَدَوِيَّ النَّحْلِ وَكَخْفِيقِ الرِّيحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَهُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ قُلْنَا نَعَمْ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يَسْأَلُنَا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى رَجَعَ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لَا أَخْبِرْكُمْ بِمَا خَبَرَنِي رَبِّي إِنَّمَا قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَبَرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ ثُلَاثِي أُمِّي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الَّذِي اخْتَرْتَ قَالَ اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا جَمِيعًا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ إِنْ شَفَاعَتِي لِكُلِّ مُسْلِمٍ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّ عِنْدَهُ الرَّجُلَيْنِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبَا مُوسَى وَهُوَ كَذَلِكَ فِي بَعْضِ رَوَايَاتِ الطَّبْرَانِيِّ وَهُوَ الْمَعْرُوفُ وَقَالَ ابْنُ حَبَّانٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مَعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا بَنِي أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَنْزِلَتِي فَاجْعَلْنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ

قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ أَنَا تَرَكْنَا أَمْوَالَنَا وَأَهْلِيْنَا وَذُرَارِيَنَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ قَالَ أَنْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَاخْبَرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نَصَفَ أُمِّي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْصُرُوا فَانصُرُوا حَتَّى كَانَ أَحَدًا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ جب رات ہو گئی تو میں نے اپنی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے نیند نہیں آئی تو میں اٹھ کھڑا ہوا لشکر میں موجود ہر جہاں نور اپنا



رخسار زمین پر رکھ کر (سویا ہوا تھا) مجھے الجھن ہو رہی تھی میں نے سوچا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور آج رات صبح ہونے تک آپ ﷺ کی پہریداری کرتا رہوں گا میں لوگوں کے درمیان میں سے گزرتا ہوا لشکر سے باہر آ گیا وہاں مجھے ایک بیوی نظر آیا تو وہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے ان دونوں حضرات نے مجھ سے دریافت کیا تم کیوں نکلے ہو؟ میں نے کہا میں بھی اسی سلسلے میں آیا ہوں جس کام کے لئے آپ آئے ہیں (یعنی نبی اکرم ﷺ کی پہریداری کے لیے نکلا ہوں) ہم سے کچھ فاصلے پر درختوں کا جھنڈ تھا جو زیادہ دور نہیں تھا ہم چلتے ہوئے اس کی طرف گئے وہاں ہمیں شہد کی مکھی کی بھینٹنا ہٹ یا ہوا کے چلنے کی سی آواز سنائی دی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہاں ابو عبیدہ بن جراح ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: معاذ بن جبل ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عوف بن مالک ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے ہم نے آپ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا اور آپ ﷺ نے ہم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی رہائشی جگہ پر واپس آ گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس بارے میں نہ بتاؤں؟ جواب بھی میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے اختیار دیا ہے کہ وہ کسی حساب اور عذاب کے بغیر میری امت کے دو تہائی حصے کو جنت میں داخل کر دے گا یا شفاعت ہو (ان دونوں کے درمیان اختیار دیا ہے) ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ پھر آپ نے کس چیز کو اختیار کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا ہے ہم سب نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں بھی شفاعت کے مستحق افراد میں شامل فرمائیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت ہر مسلمان کو نصیب ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک عمدہ ہے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”وہ دو افراد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے“

امام طبرانی کی بعض روایات میں اسی طرح منقول ہے اور یہی معروف ہے امام ابن حبان کی نقل کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

”حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ میری حیثیت سے واقف ہیں آپ مجھے ان میں شامل کر لیں (جو آپ کی شفاعت کے مستحق ہوں گے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے ہو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ یہ بات جانتے ہیں کہ ہم اپنے اموال اور بال بچے چھوڑ کر آئے ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ ہمیں بھی ان میں شامل کر لیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ان میں سے ہو راوی کہتے ہیں: پھر ہم لوگوں کے پاس واپس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور نے مجھے یہ اختیار دیا کہ وہ میری امت کے نصف حصے کو جنت میں داخل کر دے یا پھر شفاعت ہو تو حاضرین نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں بھی ان میں شامل کر دیجئے گا! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خاموش ہو جاؤ! سب لوگ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ کوئی بھی کلام نہیں کر رہا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

”وہ (یعنی شفاعت) ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔“

جماجم الناس۔ قَالَ فذكر الحديث: قَالَ فَيَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْتَ الَّذِي فَتَحَ اللَّهُ لَكَ وَغَلَّرَ لَكَ مَا تَقْدِمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخُرُ وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فاشفع لنا إلى رَبِّكَ فَيَقُولُ أَنَا صَاحِبُكُمْ فَيُخْرِجُ يَجُوسَ بَيْنَ النَّاسِ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ فَيَقْرَعُ الْبَابَ فَيَقُولُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُ لَهُ حَتَّى يَقُومَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْجُدُ فَيُنَادِي أَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تَعْطِهِ وَاشْفَعْ تَشْفَعُ فَلِذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن سورج کو دس سالوں کی گرمی عطا کی جائے گی پھر وہ لوگوں کے میدان کے قریب ہو جائے گا۔ اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے کثادگی عطا کی اور آپ ﷺ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہم جس صورت حال کا شکار ہیں آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں تو آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے! نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمائیں گے: میں ہی تمہارا متعلقہ فرد ہوں (یعنی وہ فرد جو شفاعت کر سکتا ہے) پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے نکلیں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازے کے پاس آئیں گے یہاں تک کہ آپ جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑیں گے جو سونے سے بنا ہوا ہوگا اور اسے کھٹکھٹائیں گے اندر سے پوچھا جائے گا: کون ہے؟ آپ ﷺ فرمائیں گے: محمد (ﷺ) تو آپ ﷺ کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے سجدے میں جائیں گے تو پروردگار فرمائے گا: تم اپنا سراٹھاؤ اور مانگو! تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو! وہ قبول کی جائے گی تو یہ ”مقام محمود“ ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5503 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أَمِيَنِي تَعْبِرُ إِذْ جَاءَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَقَالَ هَذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَ تِلْكَ يَا مُحَمَّدُ يَسْأَلُونَ أَوْ قَالَ يَجْتَمِعُونَ إِلَيْكَ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَ جَمْعِ الْأُمَمِ إِلَى حَيْثُ يَشَاءُ لِعَظَمِ مَا هُمْ فِيهِ فَالْخَلْقُ مُلْجَمُونَ فِي الْعُرْقِ قَامَا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزُّكْمَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ قَالَ يَا عِيسَى أَنْتَظِرْ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ وَذَهَبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلِقْ مُلْكُ مُصْطَفَى وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَهُ أَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تَعْطِهِ وَاشْفَعْ تَشْفَعُ قَالَ فَشَفَعْتُ فِي أَمِيَنِي أَنْ أَخْرِجَ مِنْ كُلِّ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا وَاحِدًا قَالَ فَمَا زِلْتُ أُنْزِلُ عَلَى رَأْسِي فَلَا أَقُومُ فِيهِ مَقَامًا إِلَّا شَفَعْتُ حَتَّى أَعْطَانِي اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ أَنْ قَالَ أَدْخُلْ مِنْ أَمْتِكَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مِنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمًا وَاحِدًا مُخْلِصًا وَمَا عَلَى ذَلِكَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ مُنْتَجَحٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی: میں کھڑا ہوا اپنی امت کے عبور کرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا اسی دوران حضرت عیسیٰ ﷺ آئیں گے اور یہ کہیں گے: اے حضرت محمد (ﷺ)! یہ انبیاء آپ کے پاس آئے

ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اکٹھے ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ امتوں کے درمیان علیحدگی کروادے اس وقت تک کے لئے جب تک وہ چاہے اس کی وجہ وہ پریشانی ہوگی جس میں لوگ مبتلا ہوں گے لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے لیکن مومن کی صورت حال یوں گی جیسے زکام ہوا ہے اور کافر کی یوں ہوگی جیسے اسے موت نے ڈھانپ لیا ہے نبی اکرم ﷺ فرمائیں گے: اے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)! تم انتظار کرو! جب تک میں واپس نہیں آجاتا راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے جائیں گے آپ ﷺ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے تو آپ ﷺ کو اس صورت حال کا سامنا ہوگا جو کسی مقرب فرشتے یا کسی نبی کو پیش نہیں آئی ہوگی اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا کہ تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: تم اپنا سراٹھاؤ! تم مانگو! تمہیں دیا جائے گا تم شفاعت کرو! تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو میں اپنی امت کے بارے میں شفاعت کروں گا کہ ہر ننانوے میں سے ایک شخص نکال لیا جائے پھر میں بار بار اپنے پروردگار کے پاس آتا جاتا رہوں گا وہاں میں جب بھی کھڑا ہوں گا شفاعت کروں گا یہاں تک کہ پروردگار مجھے یہ چیز عطا کر دے گا اور فرمائے گا: تم اللہ کی مخلوق میں سے اپنی امت میں سے ہر اس شخص کو (جنت میں) داخل کر دو جس نے اخلاص کے ساتھ ایک دن کے لئے بھی اس بات کی گواہی دی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا انتقال اسی حالت پر ہوا ہو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5504 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْقُبْلَةِ النَّارُ مَنْ لَا يَحْصِي عَدَدَهُمْ إِلَّا اللَّهُ بِمَا عَصَوْا اللَّهَ وَاجْتَرَوْا عَلَى مَعْصِيَتِهِ وَخَالَفُوا طَاعَتَهُ فَيُؤْذَنُ لِي فِي الشَّفَاعَةِ فَأَتِي عَلَى اللَّهِ سَاجِدًا كَمَا أَتَى عَلَيْهِ قَائِمًا فَيَقَالَ لِي ارْكَعْ رَأْسَكَ وَاسْلُ تَعَطِّهِ وَاشْفَعْ تَشْفَعِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس قبلے کے ماننے والوں میں سے بہت سے لوگ جہنم میں داخل ہوں گے جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا ان کا شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہوگی گناہوں کے حوالے سے جرأت کی ہوگی اس کی اطاعت کے برخلاف کیا ہوگا تو مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو میں سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کروں گا جس طرح میں قیام کی حالت میں اس کی ثناء بیان کروں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: تم اپنا سراٹھاؤ تمہیں دیا جائے گا تم شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5505 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا رَدَّ إِلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَوَّلُ مَنْ يَسْأَلُنِي عَنْ ذَلِكَ مَنْ

امینی لما رأیت من حرصک علی العلم والذی نفس مُحَمَّدٌ بیدہ لما یهمنی من انقصافهم علی ابواب الجنة  
اهم عنیدی من تمام شفاعتی لہم وشفاعتی لمن شہد ان لا اله الا الله مخلصا وان مُحَمَّدًا رسول الله  
یصدق لسانہ قلبہ وقلہ لسانہ

رواہ احمد و ابن حبان فی صحیحہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! شفاعت  
کے بارے میں آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ کو کیا جواب دیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست  
قدرت میں محمد کی جان ہے! مجھے توقع تھی کہ میری امت میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے اس بارے میں سوال کرو گے! کیونکہ  
میں نے یہ دیکھا ہے کہ تم علم میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتے ہو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے! جنت کے  
دروازوں پر ان کا کیے بعد دیگرے جانا میرے نزدیک شفاعت کی تکمیل سے زیادہ اہم ہے اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے  
ہوگی جو اس اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول  
ہیں اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرے اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**5508 -** وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ  
فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الضُّحَى ضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَكَانَهُ  
حَتَّى صَلَّى الْأَوَّلَى وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ كُلَّ ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ  
النَّاسُ لَا بَيَّ بَكَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ صَنِيعَ الْيَوْمِ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ  
فَقَالَ نَعَمْ عَرَضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَأَنَّ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَجَمَعَ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ بِصَعِيدٍ وَاحِدٍ حَتَّى  
أَنْطَلَقُوا إِلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْعَرَقُ يَكَادُ يُلْجِمُهُمْ فَقَالُوا يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ اصْطَفَاكَ اللَّهُ اشْفَعْ لَنَا إِلَى  
رَبِّكَ فَقَالَ قَدْ لَقِيتُ مِثْلَ الَّذِي لَقِيتُمْ أَنْطَلِقُوا إِلَى أَبِيكُمْ بَعْدَ أَبِيكُمْ إِلَى نُوحٍ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ  
إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ (آل عمران) فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ  
فَأَنْتَ اصْطَفَاكَ اللَّهُ وَاسْتَجَابَ لَكَ فِي دُعَائِكَ فَلَمْ يَدَعْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دِيَارًا فَيَقُولُ لَيْسَ ذَاكُمْ  
عِنْدِي فَأَنْطَلِقُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَيْسَ ذَاكُمْ  
عِنْدِي فَأَنْطَلِقُوا إِلَى مُوسَى فَإِنَّ اللَّهَ كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي  
وَلَكِنْ أَنْطَلِقُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ كَانَ يَرَى الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى فَيَقُولُ عِيسَى لَيْسَ  
ذَاكُمْ عِنْدِي وَلَكِنْ أَنْطَلِقُوا إِلَى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْطَلِقُوا إِلَى مُحَمَّدٍ  
فَلْيُشْفَعْ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ إِلَيَّ وَآتَى جِبْرِيلُ فَيَأْتِي جِبْرِيلُ رَبَّهُ فَيَقُولُ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ  
فَيَسْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيلُ فَيُخْرِجُ سَاجِدًا قَدَرِ جُمُعَةٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يَسْمَعُ  
وَأَشْفَعُ تَشْفَعُ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَإِذَا نَظَرَ إِلَى رَبِّهِ خَرَّ سَاجِدًا قَدَرِ جُمُعَةٍ أُخْرَى فَيَقُولُ اللَّهُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ



وَقُلْ تَسْمَعُ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ فَبَلِّغْ لِقَعِ مَسَاجِدَا فَيَأْخُذَ جِبْرِيلُ بِضَبْعِيهِ وَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ مَا لَمْ يَفْتَحْ عَلَى بَشَرٍ قَطُّ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ جَعَلْتَنِي سَيِّدٌ وَلَدَ آدَمَ وَلَا فَخْرَ وَأَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُرَدُّ عَلَى الْحَوْضِ أَكْثَرَ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَابِلَةَ ثُمَّ يُقَالُ ادْعُوا الصَّدِيقِينَ فَيَشْفَعُونَ لَكُمْ يُقَالُ ادْعُوا الشُّهَدَاءَ الْأَنْبِيَاءَ فَيَجِئُ النَّبِيُّ مَعَهُ الْعِصَابَةُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الْخُمْسَةُ وَالسِّتَةُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ يُقَالُ ادْعُوا الشُّهَدَاءَ فَيَشْفَعُونَ فَيَمَنُّ أَرَادُوا فَإِذَا فَعَلْتَ الشُّهَدَاءُ ذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ادْخُلُوا جَنَّتِي مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى انظُرُوا فِي النَّارِ هَلْ فِيهَا مَنْ أَحَدَ عَمَلٍ خَيْرًا قَطُّ فَيَجِدُونَ فِي النَّارِ رَجُلًا فَيَقَالُ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ فَيَقُولُ لَا غَيْرَ إِلَيَّ كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ لِي الْبَيْعَ فَيَقُولُ اللَّهُ اسْمَحُوا لِعَبْدِي كَمَا سَمَحَ إِلَيَّ عِبْدِي ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ آخِرَ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ فَيَقُولُ لَا غَيْرَ إِلَيَّ كُنْتُ أَمْرًا إِذَا مِتَ فَاحْرِقُونِي بِالنَّارِ ثُمَّ اطْحَنُونِي حَتَّى إِذَا كُنْتُ مِثْلَ الْكُحْلِ ادْهَبُوا بِي إِلَى الْبَحْرِ فَذَرُونِي فِي الرِّيحِ فَقَالَ اللَّهُ لَمْ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مَنْ مَخَافَتِكَ فَيَقُولُ انْظُرْ إِلَى مَلِكٍ أَعْظَمَ مَلِكٍ فَإِنْ لَكَ مِثْلُهُ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ فَيَقُولُ لَمْ تَسْخَرِ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلِذَلِكَ أَلِدْتُ ضِجْكَتَ بِهِ مِنَ الضُّخَى رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ قَالَ إِسْحَاقُ يَغْنِي ابْنُ إِبْرَاهِيمَ هَذَا مِنْ أَشْرَفِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عِدَّةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا مِنْهُمْ حَدِيثُهُ وَأَبُو مَسْعُودٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ انْتَهَى

الْعِصَابَةُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْجَمَاعَةُ لَا وَاحِدَ لَهُ قَالَهُ الْأَخْفَشُ وَقِيلَ هِيَ مَا بَيْنَ الْعَشْرَةِ أَوْ الْعِشْرِينَ إِلَى

الْأَرْبَعِينَ

❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے پھر جب چاشت کا وقت ہوا تو آپ ﷺ ہنسنے لگے پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہو گئے پھر آپ ﷺ نے ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی تمام نمازیں ادا کیں لیکن اس دوران کوئی کلام نہیں کیا پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی اور اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے گئے لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے سوال کریں کہ آج کیا معاملہ پیش آیا ہے؟ کیونکہ اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوا (جب نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! دنیا اور آخرت میں آگے چل کر جو کچھ بھی ہوگا وہ میرے سامنے پیش کیا گیا (جس میں یہ بات بھی تھی) سب پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے پسینے نے انہیں لگام ڈالی ہوئی ہوگی (یعنی وہ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے) وہ لوگ کہیں گے: اے حضرت آدم علیہ السلام! آپ بنی نوع انسان کے جد امجد ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لئے شفاعت کیجئے حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے جو پریشانی تم لوگوں کو لاحق ہے مجھے بھی وہی لاحق ہے تم لوگ میرے بعد اپنے جد امجد حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ! (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم نوح آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہانوں میں سے منتخب کیا“

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور یہ کہیں گے: آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ اللہ



تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا اور آپ کی دعا کو قبول کیا تھا اور اس نے روئے زمین پر کسی بھی کافر کو بستا ہوا نہیں چھوڑا تھا تو حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے: یہ چیز میرے بس میں نہیں ہے تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خلیل بنایا تھا وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے: یہ بات میرے بس میں نہیں ہے تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کلام کیا تھا لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ یہ کہیں گے یہ بات میرے بس میں نہیں ہے تم لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریضوں کو ٹھیک کر دیتے تھے اور مردوں کو زندہ کر دیتے تھے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: یہ میرے بس میں نہیں ہے تم لوگ اولادِ آدم کے سردار (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پہلے فرد ہیں جن کے لئے قیامت کے دن زمین کو شق کیا گیا تھا تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ! وہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کریں گے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں جبرائیل کے پاس آؤں گا جبرائیل اپنے پروردگار کے پاس جائے گا تو پروردگار فرمائے گا: اسے اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو! تو حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں ساتھ لے کے چلیں گے نبی اکرم ﷺ سجدے میں چلے جائیں گے جو ایک ہفتے جتنا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم اپنا سراٹھاؤ اور بولو! سنا جائے گا شفاعت کرو! قبول کی جائے گی نبی اکرم ﷺ اپنا سراٹھائیں گے جب وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھیں گے تو پھر مزید ایک ہفتے کے لئے سجدے میں چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم اپنا سراٹھاؤ تم بولو سنا جائے گا تم شفاعت کرو قبول کی جائے گی نبی اکرم ﷺ پھر سجدے میں جانے لگیں گے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے بازو پکڑ لیں گے پھر اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو دعا کی تعلیم دے گا جو اس سے پہلے کسی انسان کو نہیں دی گئی تھی۔

نبی اکرم ﷺ فرمائیں گے: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اولادِ آدم کا سردار بنایا ہے اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا جس کے لئے قیامت کے دن سب سے پہلے زمین کو چیرا گیا وہ بنایا ہے لیکن یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ میرے حوض کوثر پر لوگ آئیں گے جو منعماء سے لے کر ایلہ تک کے فاصلے سے زیادہ بڑا ہے پھر یہ کہا جائے گا: صدیقین کو بلاؤ! وہ شفاعت کریں گے پھر یہ کہا جائے گا: انبیاء کو بلاؤ! پھر انبیاء کو بلایا جائے گا ان کے ساتھ کچھ لوگ ہوں گے ایک نبی آئیں گے جن کے ساتھ پانچ یا چھ لوگ ہوں گے ایک نبی آئیں گے جن کے ساتھ کوئی نہیں ہوگا پھر یہ کہا جائے گا: شہداء کو بلاؤ! تو وہ شفاعت کریں گے اس چیز کے بارے میں جو ان کا ارادہ ہوگا جب شہداء ایسا کر لیں گے۔

تو پروردگار فرمائے گا: میں ”ارحم الراحمین“ ہوں تو اے فرشتو! تم ہر اس شخص کو جنت میں داخل کرو جو کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ جہنم کا جائزہ لو! کیا اس میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے کبھی کوئی اچھائی کی ہو؟ تو فرشتے جہنم میں ایک شخص کو پائیں گے اس سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی تھی؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں! البتہ میں خرید و فروخت کرتے ہوئے لوگوں سے نرمی سے کام لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے ساتھ اسی طرح نرمی کرو جس طرح یہ میرے بندوں کے ساتھ نرمی کیا کرتا تھا پھر جہنم سے ایک اور شخص نکلے گا اس سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی تھی؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں! البتہ یہ ہوا تھا کہ میں نے اپنی اولاد کو یہ ہدایت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا پھر مجھے پیس دینا یہاں تک کہ جب میں سرے کی مانند ہو جاؤں تو تم مجھے



5508 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَآبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ قَالَ لَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تَزُلْفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةٌ أَبْيَكُم لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ أَذْهَبُوا إِلَى ابْنِ إِبْرَاهِيمَ خَبِيلُ اللَّهِ قَالَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ أَعْمَدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ أَذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلَّمَهُ اللَّهُ وَرُوحَهُ فَيَقُولُ عِيسَى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُومُ فَيُؤْذِنُ لَهُ وَتُرْسِلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُومُ مَنْ جَنِبَتِ الصِّرَاطَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوْلَكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ يَا بَنِي وَامِي أَيْ شَيْءٍ كَالْبَرْقِ قَالَ الْمَرْوِ إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمُرِ الطَّيْرِ وَشِدِّ الرِّحَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيِّكُمْ قَالِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْبُزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتِي الصِّرَاطِ كَلَالِبٌ مَعْلُوقَةٌ مَأمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أَمَرَتْ بِهِ فَمُخْدُوشٌ نَاجٍ وَمُكْدُوشٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنْ قَعَرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) سب لوگوں کو جمع کرے گا اہل ایمان انھیں گے یہاں تک کہ جنت ان کے لئے آراستہ ہوگی وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے جد امجد! آپ ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوائیں تو وہ کہیں گے: تم لوگ جنت سے اپنے باپ کی غلطی کی وجہ سے ہی نکلے تھے میرا یہ منصب نہیں ہے تم میرے بیٹے! ابراہیم کے پاس جاؤ! جو اللہ کا خلیل ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کہیں گے: میں اس منصب کے لئے نہیں ہوں میں خلیل اور حوالوں سے ہوں تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے: میں متعلقہ فرد نہیں ہوں تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: میں یہ کام نہیں کر سکتا پھر لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ انھیں گے: آپ ﷺ کو اجازت دی جائے گی آپ ﷺ کے ساتھ امانت اور رشتے داری کو بھیجا جائے گا وہ دونوں پل صراط کے کناروں پر دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے تو اس کے اوپر سے گزرنے والے پہلے افراد بجلی کی مانند گزریں گے راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون سی چیز برق کی مانند ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے (آسمانی) بجلی کو دیکھا نہیں ہے؟ کہ کیسے وہ چمک جھپکنے میں آتی ہے اور چلی جاتی ہے پھر لوگ پرندوں کی طرح گزریں گے پھر تیز رفتار سوار یوں کی طرح گزریں گے ان کے اعضاء انہیں لے کے جارہے ہوں گے اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے ہوئے یہ کہہ رہے ہوں گے اے ہمارے پروردگار! سلامت رکھنا سلامت رکھنا یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے (یعنی کم ہوں گے) یہاں تک کہ ایک شخص آئے گا جو چل نہیں سکتا ہوگا وہ گھسٹ کر جائے گا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پل کے دونوں طرف آکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے جو حکم کے پابند ہوں گے کہ جس کے بارے میں حکم دیا جائے اسے پکڑ لیں تو زخمی ہونے والا نجات پالے گا اور جس کو کھینچ لیا گیا ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر برس کی گہرائی جتنی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5509 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبَيْدَى لَوْلَاءَ الْحَمْدُ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ بَنِي آدَمَ يَوْمَئِذٍ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَرَعَاتٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جَدْعَانَ قَالَ أَنَسُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَآخِذٌ بِحُلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأَقْعَقِعُهَا فَيَقَالُ مِنْ هَذَا فَيَقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُونَ لِي وَيَرْحَبُونَ فَيَقُولُونَ مَرْحَبًا فَأَخْرَجَ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيَقَالُ لِي أَرْفَعْ رَأْسَكَ مَلَّ تَعَطُّهُ وَاشْفَعْ تَشْفَعُ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا (الْإِسْرَاءُ)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ صَدْرَهُ قَالَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ شَافِعَ وَأَوَّلُ مَنْ شَفَعَ وَلَا فَخْرَ وَلَوْلَاءَ الْحَمْدُ بَيْدَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ - وَلَهُمَا إِسْنَادُهُمَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَدْعَانَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوؤں گا“ لیکن میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا (قیامت کے دن) لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا اور اس دن تمام بنی نوع انسان اور ان کے علاوہ سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے وہ میں پہلا فرد ہوؤں گا جس کے لئے زمین کو چیرا جائے گا اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ جاؤں گا۔

ابن جدعان بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کے حقے کو پکڑ کر اس کو کھٹکھاؤں گا تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: حضرت محمد ﷺ تو وہ لوگ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور خوش آمدید کہیں گے اور وہ کہیں گے: آپ کو خوش آمدید ہے پھر میں جہنم کے دروازے میں گر جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے کلمات مجھے الہام کرے گا پھر مجھے کہا جائے گا: تم اپنا سراٹھاؤ تم مانگو تمہیں دیا جائے گا تم شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی تم کہو تمہاری بات سنی جائے گی یہ وہ ”مقام محمود“ ہوگا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”عَنْقَرِيبَ تَهْمَارٍ اُپْرُوْرِدْگَارِ تَهْمِيں مَقَامِ مَحْمُوْدِ پَر فَائِزْ کَر دے گا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے امام ابن ماجہ نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے ”میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا“ قیامت کے دن میرے لئے سب سے پہلے زمین کو شق



کیا جائے گا اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میں وہ پہلا فرد ہوں گا جس کی شفاعت قبول ہوگی اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا قیامت کے دن لو! محمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ ان دونوں کی سند میں علی بن یزید بن جدعان نامی راوی ہے۔

5510 -

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ لَمَّا دَعَا فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ تَعْبِجُهُ فَنَهِسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَنْظُرُونَ مِمَّ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ لَيَبْصُرُهُمُ النَّاطِرُ وَيَسْمَعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْلُو مِنْهُمْ الشَّمْسُ فَيَلْغِي النَّاسَ مِنَ الْعَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ لَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ وَإِلَى مَا بَلَّغَكُمْ إِلَّا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لَبَعْضُكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ لَسْجُدُوا لَكَ وَأَسْكَنْكَ الْجَنَّةَ إِلَّا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ إِلَّا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَّغْنَا فَقَالَ إِنْ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضْبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبْ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ نَفْسِي نَفْسِي ذَهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا إِلَّا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ إِلَّا تَرَى إِلَى مَا بَلَّغْنَا إِلَّا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ إِنْ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضْبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي ذَهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ شَفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ إِلَّا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنْ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضْبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي كُنْتُ كَذِبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ قَدْ كَرِهَ نَفْسِي نَفْسِي ذَهَبُوا إِلَى غَيْرِي ذَهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَلَّكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ شَفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنْ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضْبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي ذَهَبُوا إِلَى غَيْرِي ذَهَبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحُ مِنْهُ وَكَلِمَتُ النَّاسِ فِي الْمَهْدِ شَفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ إِلَّا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنْ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضْبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي ذَهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ

5510- صحيح البخاری - کتاب أحادیث الأنبياء - باب قول الله تعالى : إنا أرسلنا نوحا إلى قومه أن - حديث: 3178 صحيح

مسلم - کتاب الإیمان - باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها - حديث: 313 مستخرج أبي عوانة - کتاب الإیمان - باب في صفة

الشفاعة - حديث: 326 صحيح ابن حبان - کتاب التاريخ - ذكر العلة التي من أجلها لا يشفع الأنبياء للناس يوم القيامة -

حديث: 6558 مصنف ابن أبي تيبة - کتاب الفضائل - باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم -

حديث: 31036 السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد - قوله تعالى : نرى من حيث لا تعلم إنه كان عبدا -

حديث: 10843 مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9432 مسند عبد الله بن اسحاق



لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَاَنْطَلِقْ فَاتَى تَحْتَ الْعَرْشِ فَاقَعَ مَسَاجِدًا لِرَبِّى ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحَسَنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ رَفَعَ رَأْسَكَ لِمَنْ تَعطاه وَاشْفَعُ تَشْفَعُ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أَمِيتُ يَا رَبِّ أَمِيتُ يَا رَبِّ أَمِيتُ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْحِلْ مِنْ أَمْتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْآيَمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فَيَمَّا سَوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ إِنْ مَا بَيْنَ الْمَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبَصْرَى - رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک دعوت میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا، آپ ﷺ کے سامنے دستی پیش کی گئی، آپ ﷺ کو وہ پسند تھی، آپ ﷺ نے اس میں سے دانت کے ذریعے نوح کرگوشت کھانا شروع کیا، اور ارشاد فرمایا: ”قیمت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوؤں گا، کیا تم جانتے ہو؟ اس کی صورت کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا، دیکھنے والا انہیں دیکھ سکے گا، پکارنے والا انہیں بات سنا سکے گا، سورج ان کے قریب آجائے گا، لوگوں کو ایسا غم اور پریشانی لاحق ہوگی، جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے ہوں گے، جسے وہ برداشت نہیں کر سکیں گے، پھر کچھ لوگ یہ کہیں گے: تم لوگ یہ دیکھ نہیں رہے؟ کہ تم کیسی صورت حال کا شکار ہو اور تمہیں کیا بات لاحق ہوئی ہے؟ تم لوگ ایسے شخص کو تلاش کرو جو تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے، تو کچھ لوگ دوسروں سے کہیں گے: تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں (ان سے کہہ دیتے ہیں)۔

وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ ہمارے جد امجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا، آپ میں اپنی روح کو پھونکا، اس نے فرشتے کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا، اس نے جنت میں آپ کو ٹھہرایا، آج آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت نہیں کریں گے؟ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ ہمیں کس صورت حال کا سامنا ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے، اتنا غضبناک اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا، اور نہ اس کے بعد کبھی غضبناک ہوگا، اس نے مجھے درخت (کا پھل) کھانے سے منع کیا تھا، لیکن میں نے اس کی بات نہیں مانی، آج مجھے اپنی فکر ہے، صرف اپنی فکر ہے، صرف اپنی فکر ہے، تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ، تم لوگ نوح کے پاس چلے جاؤ، وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے حضرت نوح! آپ وہ پہلے رسول ہیں، جنہیں اہل زمین کی طرف مبعوث کیا گیا، آپ وہ پہلے شخص ہیں، جس کا نام ”شکر گزار بندہ“ رکھا گیا، کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ کہ ہمیں کیا چیز لاحق ہوئی ہے؟ کیا آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت نہیں کریں گے؟ تو حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے، اس سے پہلے وہ کبھی اس طرح غضبناک نہیں ہوا تھا، اور اس کے بعد کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا، مجھے دعا کا اختیار تھا اور میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف کر دی، تو آج مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ، تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ!

وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور یہ کہیں گے: آپ اللہ کے نبی ہیں اور اہل زمین میں سے اُس کے خلیل ہیں، آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے، کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں، تو حضرت

ابراہیم علیہ السلام سے کہیں گے: آج میرا پروردگار جتنا غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی اس طرح غضبناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اس طرح غضبناک نہیں ہوگا میں نے تین مرتبہ خلاف واقعہ باتیں کہی تھیں تو آج مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ! تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ! تو وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ذریعے آپ کو فضیلت عطا کی اپنے کلام کے ذریعے تم لوگوں پر فضیلت عطا کی تو آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: میرا پروردگار آج جس طرح غضبناک ہے وہ اس سے پہلے اس طرح غضبناک نہیں ہوا اور وہ اس کے بعد اس طرح کبھی غضبناک نہیں ہوگا میں نے ایک جان کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا تو مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ! تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اس نے سیدہ مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا تھا اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں آپ نے پتھروں میں لوگوں کے ساتھ کلام کیا تھا آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے اس سے پہلے اتنا غضبناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اس طرح غضبناک نہیں ہوگا وہ کسی ذنب کا ذکر نہیں کریں گے لیکن وہ کہیں گے: مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ! تم لوگ محمد ﷺ کے پاس جاؤ!

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول ہیں انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ تو میں چل پڑوں گا میں عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدے میں گر جاؤں گا تو پروردگار مجھے اپنی حمد و ثناء کے کلمات القاء فرمائے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کیے ہوں گے پھر یہ کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنا سراٹھاؤ تم مانگو تمہیں دیا جائے گا تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی تو میں اپنا سراٹھاؤں گا اور میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! میری امت امت! اے میرے پروردگار! میری امت! اے میرے پروردگار! میری امت! تو کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنی امت میں سے اُن افراد کو جنت کے دروازوں میں دائیں طرف والے سے دروازے سے اندر داخل کر دو جن پر کوئی حساب لاگو نہیں ہوگا اور باقی دروازوں میں وہ دیگر لوگوں کے ساتھ حصے دار ہوں گے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جتنا مکہ اور بصری کے درمیان ہے۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5511 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّهِ  
فَيَقُولُ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا يَا لِيكَاهَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ حَرِّقْ بَنِي قَيْقُولَ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
دُرَّةٌ أَوْ شَعِيرَةٌ مِنْ إِيْمَانٍ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَلَا أَعْلَمُ فِي إِسْنَادِهِ مَطْعَنًا

وروی الطَّسْرَانِیُّ عَنْ زَیْدِ الرَّقَاشِیِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ فِي مِائَةِ أَلْفِ أَلْفٍ وَعِشْرَةِ أَلْفِ أَلْفٍ

\*\*\* حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا: میں سن رہا ہوں! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اے میرے پروردگار! میرے بچے جل رہے ہیں! تو پروردگار فرمائے گا تم جہنم میں سے ہر اس فرد کو نکال دو جس کے دل میں چوٹی کے وزن جتنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اور اس کے بارے میں کسی طعن کا علم نہیں ہے۔

امام طبرانی نے زید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت کی وجہ سے اُن کی اولاد میں سے (کم و بیش) گیارہ کروڑ افراد کو جنت میں داخل کرے گا۔“

**5512** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى قَوْمٍ أَنَا رَابِعُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي إِدْرِيسَ قُلْنَا سَوَالِكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَوَالِي قُلْتَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ قُلْتَ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ الْجَدْعَاءِ أَوْ ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ

\*\*\* عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں کچھ لوگوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں ان میں سے چوتھا فرد تھا ان میں سے ایک نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میری امت کے ایک فرد کی شفاعت کی وجہ سے بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص میرے علاوہ کوئی اور ہوگا۔“

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب وہ صاحب اُٹھ کے چلے گئے تو میں نے دریافت کیا: یہ کون تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابن جدعاء رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ابن ابوجدعاء تھے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اسے شقیق کے حوالے سے عبد اللہ بن ابوجدعاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**5513** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلَ الْحَيَّيْنِ رُبْعَةً وَمُضَرٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَا رُبْعَةٌ مِنْ مُضَرٍ قَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

\*\*\* حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ایک شخص جو نبی نہیں ہوگا اس کی شفاعت کی وجہ سے دو قبیلوں یعنی ربیعہ اور معمر کے افراد کی تعداد جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ربیعہ قبیلہ معمر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں وہ کہہ رہا ہوں۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5514** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لِيُشْفَعَ لِلرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ - رَوَاهُ الْبُزَارُ وَرَوَاهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”ایک آدمی دو یا تین افراد کی بھی شفاعت کرے گا۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**5515** - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْضَعُ لِلْأَنْبِيَاءِ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ يَجْلِسُونَ عَلَيْهَا وَيَقِفُ مِنْبَرِي لَا أَجْلِسُ عَلَيْهِ أَوْ قَالَ لَا أَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّمَا بَيْنَ يَدَيَّ رَتَبِي مَخَافَةَ أَنْ يَبْعَثَ بِي إِلَى الْجَنَّةِ وَتَبْقَى أَمَّتِي بَعْدِي فَقُولُ يَا رَبِّ أَمَّتِي أَمَّتِي لِيَقُولَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مُحَمَّدُ مَا نُريدُ أَنْ أَصْلَحَ بِأَمْتِكَ فَقُولُ يَا رَبِّ عَجَلْ حَسَابَهُمْ لِيَدْعَى بِهِمْ فَيَحْاسِبُونَهُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي فَمَا أَزَالُ أَشْفَعُ حَتَّى أُعْطَى صَكَكَ كَأَنَّ بَرَجًا قَدْ بَعَثَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ حَتَّى إِنْ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ لِيَقُولَ يَا مُحَمَّدُ مَا تَرَكْتَ لِفُضْبٍ رَبِّكَ لِيُؤْتِيَكَ مِنْ نَقْمَةٍ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْبُعْثِ وَكَتَبَ فِي إِسْنَادِهِمَا مِنْ تَرْكٍ - الصَّكَكَ جَمْعُ صَكٍّ وَهُوَ الْكِتَابُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”انبیاء کے لئے نور سے بنے ہوئے منبر رکھے جائیں گے جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے اور میرا منبر باقی رہ جائے گا اور میں اس پر نہیں بیٹھوں گا (راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا اس اندیشے کے تحت کہ کہیں مجھے جنت کی طرف نہ بھجوا دیا جائے اور میری امت میرے بعد رہ جائے تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! میری امت میری امت تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم کیا چاہتے ہو؟ کہ میں تمہاری امت کے ساتھ کیا کروں؟ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! تو ان کا حساب جلدی لے لیتا تو انہیں بلایا جائے گا اور ان سے حساب لیا جائے گا تو ان میں سے کوئی شخص اس کی رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائے گا کوئی شخص میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے کچھ ایسے افراد کے بارے میں پروانہ دیا جائے گا جنہیں جہنم میں بھیجا جا چکا ہوگا یہاں تک کہ جہنم کا نگران فرشتہ مالک یہ کہے گا: اے حضرت محمد! آپ نے اپنی امت کے بارے میں اپنے پروردگار کے غضب میں سے کوئی سزا نہیں رہنے دی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بیہقی نے کتاب البعث میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی ایرا راوی نہیں ہے جسے متروک قرار دیا گیا ہو۔

لفظ الصکاک یہ ”صک“ کی جمع ہے اس سے مراد تحریر (پروانہ یا اجازت نامہ) ہے۔



**5516** - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْفَعُ لَأُمِّي

حَتَّى يَنَادِيَنِي رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ أَقْدَرَضَيْتَ يَا مُحَمَّدُ قَائِلًا أَيْ رَبِّ قَدْ رَضَيْتَ

رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کی شفاعت کروں

گا، یہاں تک کہ میرا پروردگار مجھے مخاطب کر کے فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے؟ تو میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

**5517** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكُتُبِ مِنْ

أُمِّي - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ أَيْضًا وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کے لئے ہوگی۔“

یہ روایت امام ابوداؤد و امام بزار و امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اے امام بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

**5518** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ بَيْنِ

الشَّفَاعَةِ أَوْ يَدْخُلُ نَصْفَ أُمِّي الْجَنَّةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَكَفَى أَمَّا إِنَّهَا لَيْسَتْ لِلْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِينَ وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ الْخَطَّائِينَ الْمُتَلَوِّثِينَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَاسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ

حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ بِنَحْوِهِ

قَالَ الْحَافِظُ وَتَقْدِمُ فِي الْجِهَادِ أَحَادِيثُ فِي شَفَاعَةِ الشُّهَدَاءِ وَأَحَادِيثُ الشَّفَاعَةِ كَثِيرَةٌ وَفِيمَا ذَكَرْنَاهُ

غَنِيَةً عَنْ سَائِرِهَا وَاللَّهُ الْمُوفق

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مجھے شفاعت یا بس چیز کے درمیان اختیار دیا گیا کہ میری امت کا نصف جنت میں داخل ہو جائے تو میں نے شفاعت

کو اختیار کر لیا، کیونکہ وہ زیادہ عمومی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہوگی اور یہ مقتدین اہل ایمان کے لئے نہیں ہوگی بلکہ یہ گناہ گاروں، خطاکاروں اور گناہوں میں ملوث ہونے والوں کے لئے ہوگی۔“ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور روایت کے یہ

الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کی سند عمدہ ہے اے امام ابن ماجہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے جہاد سے متعلق باب میں شہداء کی فضیلت کے بارے میں احادیث گزر چکی

ہیں شفاعت کے بارے میں احادیث بہت سی ہیں ہم نے جو ذکر کر دی ہیں وہ باقی تمام کی جگہ کفایت کر جائیں گی باقی اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے۔



## کتاب صفة الجنة والنار

کتاب: جنت و جہنم کی صفت کا بیان

### 1 - التَّوَعُّبُ فِي سُؤَالِ الْجَنَّةِ وَالْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ النَّارِ

باب: جنت کی دعا مانگنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات

**5519 -** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَعْلَمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءُ كَمَا يَعْلَمُهُمُ السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ لُتْفَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ النَّسَائِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کو اس دعا کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے جس طرح انیس قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے (آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

یہ روایت امام مالک امام مسلم امام ابو داؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

**5520 -** وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ امْنَعْنِي بِزَوْجِي رَسُولُ اللَّهِ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجَالِ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامِ مَعْدُودَةٍ وَارْزَاقِ مَقْسُومَةٍ لَنْ يَعْجَلَ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ أَجَلِهِ وَلَا يُؤَخَّرُ وَلَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يَعْذِكَ مِنَ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے سنا: میں یہ کہہ رہی تھی: (یعنی یہ دعا مانگ رہی تھی):

”اے اللہ! تو میرے شوہر اللہ کے رسول کو میرا والد حضرت ابوسفیان کو اور میرے بھائی معاویہ کو لمبی زندگی دینا تو

5519- صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاة - باب ما يستعاذ منه في الصلاة - حديث: 962 صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق - باب الاستعاذة - ذكر الامور بالاستعاذة بالله جل وعلا من الذنوب الأربع التي يستعاض بها - حديث: 1004 موطأ مالك - كتاب القرآن - باب ما جاء في الدعاء - حديث: 502 سنن أبي داود - كتاب الصلاة - باب تفرغ أبواب الوتر - باب في الاستعاذة - حديث: 1331 السنن للنسائي - كتاب الجنائز - التعمود من عذاب القبر - حديث: 2046 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز - التعمود من عذاب القبر - حديث: 2165 مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عباس بن عبد المطلب - حديث: 2277 اشريعة للأجري - كتاب التصديق بالرجال - وأنه خارج في هذه الأمة - باب استعاذة النبي صلى الله عليه وسلم من فتنة الرجل - حديث: 866

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے زندگی کے بارے میں دعا مانگی ہے جو طے ہو چکی ہے جس کے ایام گنے چنے ہیں جس کا رزق تقسیم شدہ ہے اس میں سے کوئی بھی چیز اپنے مخصوص وقت سے پہلے نہیں آئے گی اور نہ ہی مؤخر ہوگی اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ وہ تمہیں جہنم سے اور قبر کے عذاب سے بچائے تو یہ بہتر اور زیادہ فضیلت والا ہوتا۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5521 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلَّا قَالَتْ النَّارُ يَا رَبِّ إِنْ عَبْدَكَ فَلَانَا اسْتَجَارَ مِنِّي فَأَجْرُهُ وَلَا سَأَلَ عَبْدَ الْجَنَّةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلَّا قَالَتْ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ إِنْ عَبْدَكَ فَلَانَا سَأَلَنِي فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو بھی بندہ جہنم سے سات مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو جہنم یہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! تیرے فلاں بندے نے مجھ سے پناہ مانگی ہے تو تو اسے پناہ دیدے اور جو بھی بندہ جنت کی سات مرتبہ دعا مانگتا ہے تو جنت یہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! تیرے فلاں بندے نے میرے بارے میں دعا مانگی ہے تو اسے جنت میں داخل کر دینا۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔

**5522 -** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ اللَّهُمَّ اجْرِهِ مِنَ النَّارِ - رَوَاهُ الْتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِمْ وَلَفْظُهُمْ وَاحِدٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کی دعا مانگتا ہے تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے پناہ دیدے۔“

یہ روایت امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ان سب کے الفاظ ایک ہی ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**5523 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَلَّهِ مَلَائِكَةٌ سَيَارَةٌ

5523- صحیح البخاری - کتاب الدعوات - باب فضل ذکر اللہ عز وجل - حدیث: 6054 صحیح مسلم - کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار - باب فضل مجالس الذکر - حدیث: 4961 صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق - باب الذکر - ذکر إثبات منفرة اللہ جل وعلا للقوم الذین ینذرون اللہ مع حدیث: 856 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - بسم اللہ الرحمن الرحیم أول کتاب المنامک - کتاب الدعاء - حدیث: 1760 مسند أحمد بن حنبل - مسند أبی ہریرة رضی اللہ عنہ - حدیث: 8522 مسند الطیالسی - أحادیث النساء - ما أئتم أبو ہریرة - وأبو صالح حدیث: 2545 تعجب الیریمان للبیرقی - فصل فی إدامة ذکر اللہ عز وجل حدیث: 556

يَسْمَعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ قَدْ ذَكَرَ الْحَدِيثُ إِلَى أَنْ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ يَسْبَحُونَكَ وَيُكْبِرُونَكَ وَيَهْلِلُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالِي فَمَا يَسْأَلُنِي قَالُوا يَسْأَلُوكَ جَنَّتِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غُفِرَتْ لَهُمْ وَأَعْطِيَتْهُمْ مَا سَأَلُوا وَأُجِرَتْهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا. الْحَدِيثُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَتَقْدِيمُ بَتَمَامِهِ فِي الذِّكْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو گھومتے پھرتے ہیں وہ ذکر کی محافل تلاش کرتے ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح بیان کر رہے تھے اور تیری کبریائی بیان کر رہے تھے تیری معبودیت کا اعتراف کر رہے تھے تیری حمد بیان کر رہے تھے اور تجھ سے مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی نہیں! اے ہمارے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں (تو کیا ہو؟) فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے پناہ مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! وہ تیری آگ سے (یعنی جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے) پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں تو کیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے تو پروردگار فرماتا ہے: میں نے ان کی مغفرت کر دی انہوں نے جو مانگا ہے وہ انہیں دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی ہے اس سے انہیں پناہ دی۔“..... الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ روایت اس سے پہلے مکمل روایت کے طور پر ذکر سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

## 2 - التَّرْهِيْبُ مِنَ النَّارِ أَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهَا بِمَنْهٍ وَكَرَمِهِ

باب: جہنم کے بارے میں ترہیبی روایات اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ذریعے ہمیں اُس سے بچا کے رکھے

5524 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرة) - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچائے۔“

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**5525** - وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ قَالَ  
وَإِشَاحُ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَإِشَاحُ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقْ تَمْرَةٍ  
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ  
إِشَاحُ بِشَيْنٍ مُعْجَمَةٍ وَحَاءٌ مُهْمَلَةٌ مَعْنَاهُ حَذَرُ النَّارِ كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَقَالَ الْفَرَاءُ الْمَشْبِيعُ عَلَى مَعْنَى  
الْمَقْبِلِ إِلَيْكَ وَالْمَاعِ لِمَا وَرَاءَ ظَهْرِهِ قَالَ وَقَوْلُهُ أَعْرَضَ وَإِشَاحُ أَيُّ أَقْبَلَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگ جہنم سے بچو! پھر نبی اکرم ﷺ نے کسی چیز کو پرے کرنے کی کوشش کی پھر فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچو! پھر آپ ﷺ نے منہ پھیرا اور پھر کسی چیز کو پرے کرنے کی کوشش کی ایسا تین مرتبہ ہوا یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ اس وقت جہنم کو دیکھ رہے ہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچو! خواہ نصف کھجور کے ذریعے ہو اور جس کو یہ بھی نہیں ملتی تو وہ پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ اشاح اس کا مطلب یہ ہے آپ نے جہنم سے بچنے کی کوشش کی یوں گویا کہ آپ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔  
فراء بیان کرتے ہیں: لفظ ”شیخ“ دو معنی میں استعمال ہوتا ہے، کوئی چیز آپ کی طرف آرہی ہو یا کسی ایسی چیز کو روکا جائے  
جو آپ کی پشت کے پیچھے ہو وہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ اعرض و اشاح کا مطلب یہ ہے وہ آپ کے سامنے کی طرف سے  
آرہی تھی اور آپ اُس سے منہ پھیر رہے تھے۔

**5526** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذَرْتُكَ الْأَقْرَبِينَ الشُّعْرَاءَ  
**412** دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَبَعَثَ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّقُوا  
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مَرْثَدَةَ اتَّقُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ اتَّقُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اتَّقُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةَ اتَّقِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِنَحْوِهِ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ۔“

تو آپ ﷺ نے قریش کو بلایا ان کے خاص و عام اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے  
آپ کو جہنم سے بچالو! اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو! اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو! اے  
اولاد عبدالمطلب! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو! اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو! کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں میں تمہارے  
لئے کسی چیز کا، لک نہیں ہوں۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام بخاری امام ترمذی اور امام نسائی نے اس

کی مانند نقل کیا ہے۔

**5527** - وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاطَبُ يَقُولُ أَنْذَرْتُكُمْ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمْ النَّارَ حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ بِالسُّوقِ لَسَمِعَهُ مِنْ مَقَامِي هَذَا حَتَّى وَقَعَتْ خُمَيْصَةُ كَانَتْ عَلَى عَاتِقِهِ عِنْدَ رَجُلَيْهِ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں، میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں، میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بازار میں ہو گا وہ اس کو میری اس جگہ پر سن لے تو اس کی چادر جو اس کی گردن پر موجود ہوگی وہ گر کر اس کے پاؤں میں آ جائے گی۔ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5528** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مِثْلِي وَمِثْلَ امِثْلِي كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ نَارًا فَجَعَلَ الدَّوَابَّ وَالْفَرَاشَ يَقَعْنَ فِيهَا فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقْحَمُونَ فِيهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو آگ جلاتا ہے تو کیڑے مکوڑے اور پتنگے اس میں گرنا شروع ہوتے ہیں تو میں تم لوگوں کے ڈب سے تمہیں پکڑتا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرنے کی کوشش کر رہے ہو۔“ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5529** - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِنَّمَا مِثْلِي كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ نَارًا فَلَمَّا ابْضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهْلِيهِ الدَّوَابَّ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجِزُهُنَّ وَيَغْلِبُهُنَّ فَيَقْحَمْنَ فِيهَا قَالَ فذلِكُمْ مِثْلِي وَمِثْلَكُمْ وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَيَغْلِبُونِي وَيَقْتَحِمُونَ فِيهَا امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”میری مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے جو آگ جلاتا ہے جب اس کے ارد گرد کا ماحول روشن ہو جاتا ہے تو پتنگے اور کیڑے مکوڑے اس آگ میں گرنا شروع ہوتے ہیں تو وہ شخص انہیں پکڑنا شروع کرتا ہے تو وہ اس کے قابو میں نہیں آتے اور اس میں گر جاتے ہیں“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال یہ ہے کہ میں تمہیں جہنم سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں (اور یہ کہتا ہوں: کہ تم جہنم سے بچ جاؤ تم جہنم سے بچ جاؤ لوگ مجھ پر غالب آ جاتے ہیں اور اس میں گر جاتے ہیں۔“

5528- صحیح البخاری - کتاب الرقاق باب الاستبراء عن المعاصي - حدیث: 6128 صحیح مسلم - کتاب الفضائل باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ ومبالغته فی تحذیرہم - حدیث: 4334 مسند احمد بن حنبل مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 7160 مسند العبدی - جامع أبی ہریرۃ حدیث: 999 مسند الترمذی الفضائل - ہنی مسند بھیز کم عن النضر حدیث: 1050 الترمذی للآجری - کتاب الإیمان والتصریو بأن الجنة والنار مخلوقتان باب ذکر ما استنفذ اللہ عز وجل النفس بالنفس صلی اللہ - حدیث: 988



**5530-** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلِي وَمِثْلَكُمْ كَمِثْلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبَ وَالْفَرَاشَ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذْبُهْنَ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجْزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَالَّتُمْ تَفْلَتُونَ مِنْ يَدِي - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

الحجوز بضم الحاء وفتح الجيم جمع حجرة وهي معقد الإزار

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میری اور تمہاری مثال اس شخص کی مانند ہے جو آگ جلاتا ہے توپتگے اور کپڑے کوڑے اس میں گرنا شروع ہوتے ہیں وہ انہیں بچانے کی کوشش کرتا ہے میں بھی تمہیں ڈب سے پکڑ کر جہنم سے بچاتا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے پھسلے ہو۔“  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الحجوز یہ لفظ ”حجرة“ کی جمع ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں تہبند باندھا جاتا ہے۔

**5531-** وَرَوَى عَنْ كُتَيْبِ بْنِ حَزَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَطْلُبُوا الْجَنَّةَ جَهْدَكُمْ وَاهْرَبُوا مِنَ النَّارِ جَهْدَكُمْ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَنَامُ طَالِبُهَا وَإِنَّ النَّارَ لَا يَنَامُ هَارِبُهَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ الْيَوْمَ مَحْضُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَإِنَّ الدُّنْيَا مَحْضُوفَةٌ بِاللَّذَاتِ وَالشَّهَوَاتِ فَلَا تَلْهَيْكُمْ عَنِ الْآخِرَةِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

حضرت کتب بن حزن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”پوری کوشش کے ساتھ جنت حاصل کرنے کی کوشش کرو اور پوری کوشش کے ساتھ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ جنت کا طلبگار سوتا نہیں ہے اور جہنم سے بچنے والا بھی سوتا نہیں ہے آخرت کو ناپسندیدہ چیزوں کی تحت رکھا گیا ہے اور دنیا کو لذتوں اور شہوتوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا ہے تو وہ (دنیا) تمہیں آخرت سے غافل نہ کر دے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

**5532-** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَوْهَبِ التَّيْمِيِّ

قَالَ الْحَافِظُ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ وَالسُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں نے آگ (یعنی جہنم) جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بچنے کی کوشش کرنے والا سو جائے اور جنت جیسی

چیز نہیں دیکھی ہے جس کا طلبگار سو جائے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف یحییٰ بن عبید اللہ سے منقول ہونے کے طور پر

بی جانتے ہیں ان کی مراد ابن مَوْهَبِ تَیْمِیّ ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اسے عبد اللہ بن شریک نے اپنے والد کے حوالے سے محمد انصاری اور سدی کے حوالے سے ان کے

والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس روایت کو امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

**5533 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ارْغَبُوا لِمَا رَغِبَ اللَّهُ فِيهِ وَاحْذَرُوا مِمَّا حَذَرَهُ اللَّهُ مِنْهُ وَخَافُوا مِمَّا خَوَّفَكُمُ اللَّهُ بِهِ مِنْ عَذَابِهِ وَعِقَابِهِ وَمَنْ جَهِنَّمَ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ قَطْرَةً مِنَ الْجَنَّةِ مَعَكُمْ لَفِي دِيَارِكُمُ النَّارُ لِيَأْتِيَنَّكُمْ لِيَهْبِطَ عَلَيْكُمْ لَهَا حُلَّتْ لَكُمْ وَلَوْ كَانَتْ قَطْرَةً مِنَ النَّارِ مَعَكُمْ لَفِي دِيَارِكُمُ النَّارُ لِيَأْتِيَنَّكُمْ لِيَهْبِطَ عَلَيْكُمْ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَلَا يَحْضُرُنِي الْآنَ إِسْنَادُهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اے مسلمانوں کے گروہ! تم اس چیز میں رغبت رکھو جس چیز میں تمہیں اللہ تعالیٰ نے رغبت دلائی ہے اور اس چیز سے بچ کے رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچنے کا کہا ہے اور اس چیز سے بچ کے رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوف دلایا ہے جس کا تعلق اس کے عذاب اور عقاب سے ہے اور جہنم سے بچ کے رہو کیونکہ اگر جنت کا ایک قطرہ تمہاری دنیا میں تمہارے ساتھ ہوتا جس میں تم ہو تو اس نے اسے تمہارے لئے حلال کر دینا اور اگر جہنم کا ایک قطرہ تمہارے ساتھ تمہاری اس دنیا میں ہوتا جس میں تم ہو تو اس نے تمہارے لئے اس (دنیا کو) خراب کر دینا تھا“

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

**5534 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِفَرَسٍ يَجْعَلُ كُلَّ خَطْوٍ مِنْهُ أَقْصَى بَصَرِهِ فَسَارَ وَمَسَّاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَى عَلَى قَوْمٍ يَزْرَعُونَ فِي يَوْمٍ وَيَحْصِدُونَ فِي يَوْمٍ كُلَّمَا حَصَدُوا عَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَضَاعَفَ لَهُمُ الْحَسَنَةُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَمَا أَثْقَرُوا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يَخْلِفُهُ ثُمَّ أَتَى عَلَى قَوْمٍ تَرْضَخُ رُؤُوسُهُمْ بِالصَّخَرِ كُلَّمَا رَضَخَتْ عَادَتْ كَمَا كَانَتْ وَلَا يَفْتَرُ عَنْهُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَنَاقَلَتْ رُؤُوسُهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى قَوْمٍ عَلَى أَدْبَارِهِمْ رِقَاعٌ وَعَلَى أِقْبَالِهِمْ رِقَاعٌ يَسْرَحُونَ كَمَا تَسْرَحُ الْأَنْعَامُ إِلَى الضَّرِيعِ وَالزَّرْعِ وَرَضَفَ جَهَنَّمَ قَالَ مَا هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَا يُؤَدُّونَ صَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَمَا اللَّهُ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ ثُمَّ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ جَمَعَ حَزْمَةَ عَظِيمَةً لَا يَسْتَطِيعُ حَمْلَهَا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَزِيدَ عَلَيْهَا قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِكَ عَلَيْهِ أَمَانَةُ النَّاسِ لَا يَسْتَطِيعُ أَدَاءُهَا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَزِيدَ عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى عَلَى قَوْمٍ تَقْرَضُ شَفَاهِهِمْ وَالسُّتُورُ بِمَقَارِضٍ مِنْ حَدِيدٍ كُلَّمَا قَرَضَتْ عَادَتْ كَمَا كَانَتْ لَا يَفْتَرُ عَنْهُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا هَؤُلَاءِ قَالَ خُطَبَاءُ الْفِتْنَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى جُحْرٍ صَغِيرٍ يَخْرُجُ مِنْهُ ثَوْرٌ عَظِيمٌ فَيُرِيدُ الثَّوْرُ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ فَلَا يَسْتَطِيعُ قَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الرَّجُلُ يَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ الْعَظِيمَةِ فَيَسْتَدِمُّ عَلَيْهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَرُدَّهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ ثُمَّ أَتَى عَلَى وَادٍ قَرِيجٍ طَيِّبَةٍ وَوَجَدَ رِيحَ مِسْكِ مَعَ صَوْتٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ صَوْتُ الْجَنَّةِ تَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي بِأَهْلِهَا وَمَا وَعَدْتَنِي فَقَدْ كَثُرَ غَرَسِي وَحَرِيرِي وَسُنْدُسِي وَاسْتَبْرَقِي وَعَبْقَرِي وَمَرْجَانِي وَفَضْتِي وَذَهَبِي وَكَوَابِي وَصَحَافِي وَأَبَارِيقِي وَفَوَاكِهِي وَعَسَلِي وَمَائِي وَلَبَنِي وَخَمْرِي إِنِّي بِمَا وَعَدْتَنِي قَالَ لَكَ كُلُّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ وَمُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَمَنْ آمَنَ بِي وَبِرَسُولِي

وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَلَمْ يَتَّخِذْ مِنْ دُونِي اِلٰدًا فَهُوَ اَمِنٌ وَمَنْ سَأَلَنِي اَعْطَيْتُهُ وَمَنْ اَقْرَضَنِي جَزَيْتُهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيَّ كَفَيْتُهُ اِنِّي اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا خَلْفَ لِمِيعَادِي قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ فَقَالَتْ قَدْ رَضِيتُ لَمْ اَتَّيْ عَلَى وَاَدْفَسَمْعُ صَوْتًا مُنْكَرًا فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا الصَّوْتُ قَالَ هَذَا صَوْتُ جَهَنَّمَ تَقُولُ يَا رَبِّ اَنْتَ بِنِي بَاهِلِي وَبِمَا وَعَدْتَنِي فَقَدْ كَثُرَتْ سَلَاسِلِي وَاَغْلَالِي وَسَعِيرِي وَحَمِيمِي وَغَسَاقِي وَغَسَلِينِي وَقَدْ بَعْدَ قَمَرِي وَاشْتَدَّ حَرِي اَنْتَ بِنِي بِمَا وَعَدْتَنِي قَالَ لَكَ كُلُّ مُشْرِكٍ وَمُشْرِكَةٍ وَخَبِيثٍ وَخَبِيثَةٍ وَكُلُّ جَبَّارٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ قَالَتْ قَدْ رَضِيتُ فَقَدْ ذَكَرَ الْحَدِيثُ فِي قِصَّةِ الْاِسْرَاءِ وَفَرَضِ الصَّلَاةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

رَوَاهُ الْبُزَارُ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَوْ غَيْرِهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک گھوڑے کو لایا گیا جس کا ہر ایک قدم حد تک جاتا تھا نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے آپ ﷺ ایک قوم کے پاس تشریف لائے جو ایک ہی دن میں ایک کھیت بوتے اور ایک ہی دن میں اس کی فصل کاشت کر لیتے تھے جب بھی وہ کاشت کر لیتے تھے تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح ہو جاتا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں جن کی نیکی کا اجر سات سو گنا تک ہو جاتا ہے اور یہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں انہیں اس کی جگہ عطا کر دیا جاتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ ایک ایسی قوم کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھر کے ذریعے کچے جارہے تھے جب بھی ان کے سر کچل دیا جاتا تھا وہ پہلے کی مانند ہو جاتا تھا اور اس عمل میں کوئی وقفہ نہیں آ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بھاری رہتے تھے (یعنی یہ نماز کے وقت سوئے رہتے تھے) پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جن کی پشت پر اور آگے کی طرف پتے تھے وہ اس طرح چلتے تھے جس طرح جانور چلنے کے لیے جاتے ہیں اور وہ (جہنمی) چلتے ہوئے ضریح زقوم اور جہنم کے انگاروں کی طرف جاتے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے پھر آپ ﷺ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو کلڑیوں کا گھٹا اکٹھا کرتا تھا وہ اسے اٹھا نہیں پاتا تھا اور وہ اس میں مزید اضافہ کرنا چاہتا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت سے تعلق رکھنے والا وہ شخص ہے جس کے ذمہ لوگوں کی امانتیں تھیں یہ انہیں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا اور یہ چاہتا تھا کہ اس کو مزید امانتیں دی جائیں پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ ایسے آدمیوں کے پاس سے ہوا جن کی ہونٹ اور زبانیں لوہے کی قینچیوں کے ساتھ کاٹی جا رہی تھیں جب بھی وہ کاٹ دی جاتی تھیں تو پہلے کی مانند ہو جاتی تھیں اس عمل میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ فتنہ پیدا کرنے والے خطیب ہیں پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک چھوٹی سی بل کے پاس سے ہوا جس کے اندر سے ایک بڑا نیل نکلتا تھا اور پھر وہ نیل یہ چاہتا تھا کہ جس بل سے وہ نکلا ہے اس بل میں دوبار داخل ہو جائے لیکن وہ اندر جا نہیں سکتا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے جو بڑی بات کہہ دیتا تھا پھر اس پر ندامت

کا اظہار کرتا تھا پھر وہ چاہتا تھا کہ اسے واپس نہیں کر سکتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ کا گزرا ایک وادی کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے اس میں ایک پاکیزہ خوشبو محسوس کی اور آواز کے ہمراہ مشک کی خوشبو محسوس کی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو حضرت جبرائیل نے بتایا کہ یہ جنت کی آواز ہے اور یہ عرض کر رہی ہے: اے میرے پروردگار! میرے اہل افراد کو میرے اندر لے آ اور جن کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے (ان کو میرے اندر لے آ) کیونکہ میری پیدوار میرا ریشم، میرا سندس، میرا ستبرق، میرا عبق، میرا مرجان، میری چاندی، میرا سونا، میرے برتن، میرے پیالے، میرے کوزے، میرے پھل، میرا شہد، میرا پانی، میرا دودھ، میرا مشروب بہت سے ہو گئے ہیں تو تو میرے پاس ان کو لے آ جن کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت، مومن مرد اور مومن عورت جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان رکھیں گے اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور میرے علاوہ کسی اور کو معبود قرار نہیں دیں گے تو وہ امن میں ہو گئے اور جو شخص مجھ سے سوال کرے گا میں اسے عطا کروں گا جو شخص مجھے قرض دے گا میں اسے جزا دوں گا جو شخص مجھ پر توکل کرے گا میں اس کی کفایت کروں گا میں اللہ ہوں اور میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میرے وعدے کے خلاف ورزی نہیں ہو سکتی مومنین کامیاب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے تو جنت عرض کرتی ہے: میں راضی ہو گئی پھر نبی اکرم ﷺ کا گزرا ایک وادی سے ہوا تو وہاں سے آپ ﷺ کو ایک ناگوار آواز سنائی دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! یہ آواز کیسی ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ جہنم کی آواز ہے وہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! میرے اہل افراد کو میرے اندر لے آ جن کے بارے میں میرے ساتھ تو نے وعدہ کیا ہے میری زنجیریں، میری بیڑیاں، میری آگ، میری گرمی، میرا جیم، میرا غساق، میرا غسلین، زیادہ ہو گئے ہیں میرا گڑھا گہرا ہو گیا ہے میری پیش زیادہ ہو گئی ہے تو میرے پاس ان کو لے آ جن کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے تو پروردگار فرماتا ہے: تمہیں ہر مشرک مرد اور مشرک عورت، خبیث مرد اور خبیث عورت ملیں گے ہر مشکبر ملے گا جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہوگا تو جہنم عرض کرتی ہے: میں راضی ہو گئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پورا واقعہ معراج اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے جس میں نماز کی فرضیت اور دیگر امور کا تذکرہ ہے۔ یہ روایت امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے ابو العالیہ یا شاید کسی اور کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

**5535 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوِ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَضَحَكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى

\*\*\* حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم وہ چیز دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے کیا چیز دیکھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت اور جہنم۔“

یہ روایت امام مسلم اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

**5536 -** وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ وَهُمْ



يَضْحَكُونَ فَقَالَ تَضْحَكُونَ وَذَكَرَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ لَمَّا رَأَى أَحَدُ مِنْهُمْ ضَاحِكًا حَتَّى مَاتَ قَالَ  
وَنَزَلَتْ فِيهِمْ لَيْسَ بِعِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ (المعبر)  
رَوَاهُ الْبُزَارُ وَلَيْسَ فِي إِسْنَادِهِ مِنْ تَرْكٍ وَلَا اِلْهَمٍ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر رکھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو ہنس رہے تھے  
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ہنس رہے ہو؟ جبکہ جنت اور جہنم کا ذکر تمہارے سامنے ہوا ہے راوی بیان کرتے ہیں: تو ان میں  
سے کسی بھی شخص کو مرتبے دم تک ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:  
”تم میرے بندوں کو بتا دو! کہ میں مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہوں اور میرا عذاب دردناک عذاب ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جسے متردک قرار دیا گیا ہو یا جس پر تہمت لگائی گئی

۷۷۵

**5537** - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خُطِبَ فَقَالَ لَا تَسُوا  
الْعَظِيمَتَيْنِ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ثُمَّ بَكَى حَتَّى جَرَى أَوْ بَلَ دُمُوعُهُ جَانِبِي لَحِيَّتِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ  
تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمُ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ لَمَشَيْتُمْ إِلَى الصَّعِيدِ وَلَحَيْتُمْ عَلَى رُؤُوسِكُمُ التُّرَابَ - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے  
ہوئے ارشاد فرمایا: دو عظیم چیزوں کو نہ بھولو جنت اور جہنم پھر آپ ﷺ رونے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آنسوؤں نے  
آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کو تر کر دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے  
آخرت کے امور سے متعلق جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان جان جاؤ تو تم ویرانوں کی طرف چلے جاؤ اور اپنے سروں پر مٹی ڈالو۔  
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

**5538** - وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي حِينٍ غَيْرِ حِينِهِ الَّذِي كَانَ يَأْتِيهِ فِيهِ لِقَاءُ إِلَهِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا لِي أَرَاكَ  
مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ فَقَالَ مَا جِئْتُكَ حَتَّى أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَنَافِعِ النَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا  
جِبْرِيلُ صِفْ لِي النَّارَ وَانْعَمْ لِي بِجَهَنَّمَ فَقَالَ جِبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَ بِجَهَنَّمَ فَأَوْقَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ  
حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أَمَرَ فَأَوْقَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أَمَرَ فَأَوْقَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ  
سَوْدَاءٌ مَظْلَمَةٌ لَا يَضِيءُ شَرُّهَا وَلَا يَطْفَأُ لَهَبُهَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ أَنَّ قَلْبَ ثَقِيبٍ ابْرَأَ فَتَحَ مِنْ جَهَنَّمَ لِمَاتَ  
مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا مِنْ حَرِّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ أَنَّ خَازِنًا مِنْ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ بَرَزَ إِلَى أَهْلِ الدُّنْيَا  
لِمَاتَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ مِنْ قُبْحِ وَجْهِهِ وَمَنْ لَتَنَ رِيحُهُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ أَنَّ حَلَقَةً مِنْ حَلَقِ سِلْسِلَةٍ  
أَهْلَ النَّارِ الَّتِي نَعَتَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَضَعَتْ عَلَى جِبَالِ الدُّنْيَا لَارْفَضَتْ وَمَا تَقَارَتْ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ  
السُّفْلَى

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيَ يَا جِبْرِيلُ لَا يَبْصُدُ قَلْبِي فَاَمُوتَ قَالَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ بَكَى يَا جِبْرِيلَ وَأَنْتَ مِنَ اللَّهِ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْتَ بِهِ فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَبْكِي أَنَا أَحَقُّ بِالْبَكَاءِ لَعَلِّي أَكُونُ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ الْحَالِ الَّذِي أَنَا عَلَيْهَا وَمَا أَذْرِي لَعَلِّي أَبْتَلَى بِمَا أَبْتَلَى بِهِ إِبْلِيسَ فَقَدْ كَانَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمَا أَذْرِي لَعَلِّي أَبْتَلَى بِمَا أَبْتَلَى بِهِ هَارُوتَ وَمَارُوتَ قَالَ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَكَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا رَأَى يَتَكَيَّفَانِ حَتَّى نَوْدِيَا أَنْ يَا جِبْرِيلَ وَيَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَنَكُمَا أَنْ تَعْصِيَاهُ فَارْتَفَعَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَضْحَكُونَ وَيَلْعَبُونَ فَقَالَ أَنْضَحُكُمْ وَوَرَاءَ كُمْ جَهَنَّمُ فَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحَكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَمَّا أَسْفَعْتُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصَّعِدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِيهِ الْاَوْسَطُ وَتَقْدِيمُ شَرْحِ بَعْضِ غَرِيبِهِ فِي حَدِيثٍ آخِرٍ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب وہ عام طور پر نہیں آتے تھے نبی اکرم ﷺ اٹھ کر ان کے پاس گئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! کیا وجہ ہے کہ میں تمہاری رنگت کو تبدیل پارہا ہوں؟ انہوں نے کہا: میں آپ کے پاس اس وقت تک نہیں آیا جب تک اللہ تعالیٰ نے آگ کو تیز کرنے کا حکم نہیں دے دیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے سامنے آگ کی صفت بیان کرو اور جہنم کا حلیہ بیان کرو تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حکم دیا تو اسے ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ اس کی آگ سفید ہو گئی پھر اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی تو اب وہ سیاہ اور تاریک ہے اس کے شرارے میں روشنی نہیں ہے اور اس کا شعلہ بجھتا نہیں ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اگر جہنم میں سے سوئی کے ٹکڑے جگہ کو کھول دیا جائے تو روئے زمین پر موجود سب لوگ اس کی تپش کی وجہ سے مرجائیں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے جہنم کے نگران فرشتوں میں سے اگر کوئی ایک اہل دنیا کے سامنے ظاہر ہو جائے تو اس کے چہرے کی بد صورتی اور اس کی بدبو کی وجہ سے روئے زمین پر موجود سب لوگ مرجائیں اور اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اگر اہل جہنم کی زنجیروں میں سے ایک حلقہ جس کی صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے اس کا ایک حلقہ اگر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ دھنسنے لگ جائیں اور اپنی جگہ جمے نہ رہیں یہاں تک کہ وہ سب سے نیچے والی زمین تک پہنچ جائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے لئے اتنا کافی ہے ایسا نہ ہو کہ میرا دل تکلیف کا شکار ہو اور میں مرجاؤں راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ رو رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! تم رو رہے ہو؟ جبکہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام حاصل ہے جس پر تم فائز ہو تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: میں کیوں نہ روؤں؟ میں تو رونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں میری وہ حالت ہو جو اس کے برخلاف ہو جس پر میں اب ہوں اور مجھے کیا پتہ کہ مجھے بھی اسی طرح کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے جس میں ابلیس کو مبتلا کیا گیا تھا وہ بھی پہلے فرشتوں میں سے تھا کیا پتہ مجھے بھی اس طرح کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے جس آزمائش میں ہاروت اور ماروت کو مبتلا کیا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ بھی روئے اور حضرت جبرائیل بھی روئے یہ دونوں روتے رہے یہاں تک کہ ان دونوں کو پکار کر مخاطب کیا گیا: اے محمد! اے جبرائیل! اللہ تعالیٰ نے تم

دونوں پر غصہ کیا ہے کہ تم اس کی نافرمانی نہیں کرو گے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اوپر چلے گئے اور نبی اکرم ﷺ باہر چلے گئے تو نبی اکرم ﷺ کا گزر رکھ انصاریوں کے پاس سے ہوا جو ہنس رہے تھے اور کھیل کود کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ ہنس رہے ہو؟ جبکہ تمہارے آگے جہنم ہے اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا سا اور زیادہ روؤ اور تم سیر ہو کر نہ کھاؤ پیو اور تم ویرانوں کی طرف نکل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ تلاش کرو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس روایت کے بعض غریب الفاظ کی شرح موت کے ذکر سے متعلق ایک اور حدیث میں گزر چکی ہے۔

**5539 -** وَرَوَى عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِينًا لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي أَرَاكَ يَا جِبْرِيلُ حَزِينًا قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ نَفْسًا مِنْ جَهَنَّمَ فَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيَّ رُوحِي بَعْدَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئے وہ اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! کیا وجہ ہے؟ میں تمہیں تمکین دیکھ رہا ہوں انہوں نے کہا: میں نے جہنم کا ایک بھپکا دیکھا ہے تو اس کے بعد میری روح میری طرف واپس نہیں آئی (یعنی میرا خوف ختم نہیں ہوا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**5540 -** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَجِبْرِيلَ مَا لِي لَا أَرَى مِيكَائِيلَ صَاحِبَ كَقْطٍ قَالَ مَا ضَعَفَ مِيكَائِيلُ مِنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ وَبَقِيَّةُ رِوَايَةِ ثِقَاتٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا: کیا وجہ ہے؟ میں نے میکائیل کو کبھی ہتے ہوئے نہیں دیکھا تو حضرات جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی نہیں بنے۔

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عیاش سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

**5541 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التَّحْرِيمُ) فَقَالَ أَوْقَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى اخْمَرَتْ وَأَلْفَ عَامٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ وَأَلْفَ عَامٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ لَهَايَ سَوْدَاءٍ مَظْلَمَةٍ لَا يَطْفَأُ لَهَا ..... الْحَدِيثُ

رَوَاهُ النَّبَهِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَتَقْدِيمُ بَنِي مَالٍ فِي الْبُكَاءِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک جلا یا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی پھر اسے ایک ہزار سال تک



اللَّهُ فِيهَا مَنُفَعَةٌ لِأَحَدٍ

\*\*\* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تمہاری یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے‘ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم یہی کافی تھی‘ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اس پر اہتر اجزاء کی فضیلت دی گئی ہے‘ ان میں سے ہر ایک جزء کی تپش اس کی مانند ہے۔“

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے، امام مالک کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”ان میں سے ہر ایک کی پیش اس کی مانند ہے۔“

”ان میں سے ہر ایک کی پیش اس کی مانند ہے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”اے دوسرے سمندر میں ڈالا گیا، اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں کسی کے لئے فائدہ نہیں رکھنا تھا۔“

5545 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْسِبُونَ أَنَّ نَارَ جَهَنَّمَ مِثْلَ نَارِكُمْ

هَذِهِ هِيَ أَشَدُّ سَوَادًا مِنَ الْقَارِ هِيَ جُزْءٌ مِنْ بَضْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا مِنْهَا أَوْ نِيفَ وَأَرْبَعِينَ - شَكَ أَبُو سُهَيْلٍ  
قَالَ الْحَافِظُ وَجَمِيعُ مَا يَأْتِي فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَعْرُوفًا إِلَى الْيَهُودِيِّ فَهُوَ مِمَّا ذَكَرَهُ فِي كِتَابِ الْبُعْثِ  
وَالنُّشُورِ وَمَا كَانَ مِنْ غَيْرِهِ مِنْ كُتُبِهِ أَعَزُّهُ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جہنم کی آگ تمہاری آگ کی مانند ہوگی، وہ (یعنی جہنم کی آگ) تارکول سے زیادہ سیاہ ہوگی اور وہ اس (دنیاوی آگ) سے ساٹھ سے زیادہ گنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سے زیادہ گنا (گرم ہوگی)۔“

یہ شک ابو سہیل نامی راوی کو ہے۔

یہ شک ابو سہیل نامی راوی کو ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: جنت اور جہنم کی صفات کے بارے میں جتنی روایات آگے آئیں گی، جن کی نسبت امام بیہقی کی طرف کی گئی ہوگی، تو یہ وہ روایت ہوں گی، جنہیں امام بیہقی نے کتاب ”البعث والنشور“ میں نقل کیا ہے اور جو روایت ان کی دوسری کتابوں میں ہوں گی، ان کتابوں کی طرف میں ان کی نسبت کر دوں گا، اگر اللہ نے چاہا۔

5546 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيُّضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارُ جُزْءٌ مِنْ

مائة جزء من جهنم - رواه أحمد ورواه رواية الصحيح

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”یہ آگ جہنم کے ایک اجزاء میں سے ایک جز ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5547 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ مِائَةُ أَلْفِ أَوْ

يُرِيدُونَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فتنفس فَأَصَابَهُمْ نَفْسُهُ لاحتِرقَ الْمَسْجِدَ وَمَنْ فِيهِ



رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ وَفِي مَتْنِهِ نَكَارَةٌ

وَرَوَاهُ الْبُزَّارُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ مِائَةَ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ثُمَّ

تَنَفَسَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ لَأَحْرِقَهُمْ

❀ ان کے حوالے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

”اگر اس مسجد میں ایک لاکھ افراد یا اس سے زیادہ افراد موجود ہوں اور ان میں ایک جہنمی ہو اور وہ سانس لے تو اس کی سانس

ان کو لاحق ہوگی اور مسجد میں موجود تمام افراد سمیت مسجد کو جلا دے گی۔“

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اور اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے اور اسے امام بزار نے بھی

نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ افراد موجود ہوں اور پھر ایک جہنمی سانس لے تو وہ ان سب کو جلا دے گا۔“

**5548 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ غَرْبًا مِنْ جَهَنَّمَ جَعَلَ

فِي وَسْطِ الْأَرْضِ لَأَذَى نَعْنِ رِيحِهِ وَشَلَّةٌ حَرُّهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَوْ أَنَّ شَرْدَةً مِنْ شَرِّ جَهَنَّمَ

بِالْمَشْرِقِ لَوَجَدَ حَرًّا مِنْ بِالْمَغْرِبِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ اخْتِمَالٌ لِلتَّحْسِينِ

الْغَرْبِ يَفْتَحُ الْقَيْنَ الْمُفْجَمَةَ وَاسْكَانَ الرِّاءِ بَعْدَهُمَا بَاءٌ مُّوَحَّدَةٌ هِيَ الدَّلْوُ الْعَظِيمَةُ

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر جہنم کا ایک بڑا ڈول زمین کے درمیان میں ڈال دیا جائے تو اس کی بدبو اور اس کی تپش کی شدت مشرق اور مغرب کے

درمیان موجود سب چیزوں کو اذیت پہنچائے گی اور اگر جہنم کے شراروں میں سے ایک شرارہ مشرق میں رکھا جائے تو اس کی تپش

مغرب میں محسوس ہوگی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں حسن قرار دے جانے کا امکان موجود ہے۔

لفظ الغرب اس سے مراد بڑا ڈول ہے۔

**5549 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّتْ لِأَهْلِهَا فَبَإِذَا رَأَى فَجَاءَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ

لِأَهْلِهَا فَبَإِذَا رَأَى قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ وَعَزَّتْكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحَفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ

إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَى مَا أَعَدَّتْ لِأَهْلِهَا فَبَإِذَا رَأَى قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حَفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ وَعَزَّتْكَ

لَقَدْ خَفَّتْ أَنْ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ وَقَالَ أَذْهَبُ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّتْ لِأَهْلِهَا فَبَإِذَا رَأَى فَانْظَرَ إِلَيْهَا

فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ وَعَزَّتْكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَبَدَّخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحَفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ

فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ وَعَزَّتْكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُو مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم اس کو دیکھو اور اہل جنت کے لئے میں نے اس میں جو کچھ تیار کیا ہے اس کو دیکھو حضرت جبرائیل گئے انہوں نے جنت کو دیکھا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے جو کچھ تیار کیا ہے اس کو دیکھا جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے تو کہا: تیری عزت کی قسم ہے اس کے بارے میں جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو اس کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم واپس اس کے پاس جاؤ اور میں نے اس میں جو کچھ اہل جنت کے لئے تیار کیا ہے اس کو دیکھو وہ واپس اس کی طرف گئے تو انہوں نے دیکھا کہ اسے ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا ہے تو وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہنم کی طرف جاؤ اور اس کو دیکھو اور اس میں اہل جہنم کے لئے جو میں نے تیار کیا ہے اس کو دیکھو حضرت جبرائیل نے اسے دیکھا تو اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہو رہا تھا تو وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے اس کے بارے میں جو بھی بندہ سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو اسے شہوتوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اس کی طرف دوبارہ جاؤ وہ دوبارہ اس کی طرف گئے (اور وہ واپس آکر) عرض کی: تیری عزت کی قسم ہے اس سے کوئی بھی نجات نہیں پاسکے گا ہر کوئی اس میں داخل ہوگا۔“

یہ روایت امام ابو داؤد و امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**5550 -** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا رَأَوْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ (الفرقان) مِّن مَّسِيرَةٍ مَّائَةِ عَامٍ وَذَلِكَ إِذَا اتَىٰ بِجَهَنَّمَ تَفَادٍ بِسَبْعِينَ أَلْفَ زِمَامٍ يَشُدُّ بِكُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ لَّو تَرَكْتَ لَأَمْسَتْ عَلَىٰ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ سَمْعُهُمْ لَهَا تَغِيظًا وَزَفِيرًا (الفرقان) تَزْفِرُ زَفِيرَةً وَلَا تَبْقَىٰ فَطْرَةٌ مِّنْ دَمْعٍ إِلَّا لَدَرَتْ لَمْ تَزْفِرِ الثَّانِيَةَ فَتَقْطَعِ الْقُلُوبُ مِنَ أَمَاكِنِهَا تَقْطَعِ اللَّهَوَاتِ وَالْحَنَاجِرُ وَهِيَ قَوْلُهُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ (الأخزاب)

رَوَاهُ آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ فِي تَفْسِيرِهِ مَوْقُوفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”جب اُس نے انہیں دور سے دیکھا۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُسے ایک سو سال کی مسافت سے دیکھا تھا اس کی صورت یہ ہے کہ جب جہنم کو لایا جائے گا تو اسے ستر ہزار لگاموں کے ذریعے کھینچ کر لایا جائے گا ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے اگر اسے ویسے چھوڑ دیا جائے تو وہ ہر نیک اور بد پر آ جائے گی اور وہ لوگ اس کی چیخ و چنگھاڑ سنیں گے وہ ایک مرتبہ پھنکارے گی تو آنسو کا ہر قطرہ خشک ہو جائے گا وہ دوسری مرتبہ پھنکارے گی تو دل اپنی جگہ سے کٹ جائیں گے اور وہ حلق اور حلقوم کو کاٹ دے گی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”دل حلق تک آجائیں گے۔“

یہ روایت آدم بن ایاس نے اپنی تفسیر میں ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

### فصل فی ظلمتها وسوادها وشررها

فصل: اس کی تاریکی، سیاہی اور شراروں کا تذکرہ

**5552 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ نَارَ كُفْرٍ هَذِهِ فَقَالَ إِنَّهَا لَجُزءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَا وَصَلَتْ إِلَيْكُمْ حَتَّى آخِضَةٌ قَالَتْ نَضَعَتْ مَرَّتَيْنِ بِالْمَاءِ لَتَضِيءَ لَكُمْ وَنَارُ جَهَنَّمَ سَوْدَاءٌ مَظْلَمَةٌ - رَوَاهُ الْبُزَارُ وَتَقْدِمُ أَنَّ الْحَاكِمَ صَحِيحَةٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تمہاری یہ آگ یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور یہ تم تک اس وقت تک نہیں پہنچی جب تک اس پر دو مرتبہ پانی نہیں چھڑکا گیا، تاکہ یہ تمہارے لئے روشنی کر سکے، لیکن جہنم کی آگ تو کالی سیاہ اور تاریک ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے کہ امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

**5553 -** وَرَوَى عَنْهُ أَيُّضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَرَأَهَا النَّاسُ وَالْحَبَّارَةُ - فَقَالَ أَوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفُ عَامٍ حَتَّى اخْمَرَتْ وَأَلْفُ عَامٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ وَأَلْفُ عَامٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ لَهَا سَوْدَاءٌ مَظْلَمَةٌ لَا يَضِيءُ لَهَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَتَقْدِمُ

ان کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک دہکایا گیا، یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا، یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی، پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا، تو وہ سیاہ ہو گئی، تو اب وہ سیاہ اور تاریک ہے اس کے شعلے میں روشنی نہیں ہے۔“

یہ روایت امام بیہقی نے اور اصہبانی نے نقل کی ہے اور اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے۔

**5554 -** وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّ كَالْقَصْرِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَطْفَأُ لَهَا

(المرسلات) قَالَ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَقُولُ كَالشَّجَرَةِ وَلَكِنْ كَالْحَصُونِ وَالْمَدَائِنِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ فِيهِ خَدِيجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَبُو حَاتِمٍ

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے (انہوں نے یہ آیت تلاوت کی):

”بیشک وہ (یعنی جہنم) محل کی طرح کے (بڑے حجم کے) شرارے پھینکے گی“

اور فرمایا: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ درخت کی مانند ہوگا، بلکہ یہ قلعوں اور شہروں کی مانند ہوگا۔

یہ روایت امام بیہقی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی سند میں ایک راوی خدیج بن معاویہ ہے جسے امام ابو حاتم نے ثقہ قرار دیا ہے۔

### فصل فی اودیتہا و جبالہا

#### فصل: جہنم کی وادیوں اور پہاڑوں کا تذکرہ

**5555** - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَبِلِ فِي جَهَنَّمَ يَهُوَى فِيهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَادٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ يَهُوَى فِيهِ الْكَافِرُ سَبْعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ حَسَّانٍ فِي صَحِيحِهِ بِسُخُوٍ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالْحَاكِمِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقِ الْحَاكِمِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَهُوَى فِيهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْرُغَ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ قَالَ الْحَافِظُ رَوَاهُ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دِرَاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ فَإِنَّهُ رَوَاهُ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دِرَاجٍ وَقَالَ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عِنْدَ دِرَاجٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس میں کافر اس کے گڑھے تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک گرتا رہے گا۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”دو پہاڑوں کے درمیان ایک نشیبی جگہ ہے جس میں کافر اس کے گڑھے تک پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا رہے گا۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں امام ترمذی کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے سے پہلے کافر اس میں چالیس سال تک گرتا رہے گا۔“

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اس روایت کو عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابو الہیثم سے نقل کیا ہے صرف امام ترمذی کا معاملہ مختلف ہے انہوں نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت غریب ہے ہم اس حوالے سے اس روایت کے واقف ہیں جو ابن لہیعہ نے دراج سے نقل کی ہے۔

**5556** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهِ مَأْرَهُهُ صَعُودًا (المدثر)

قَالَ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يُكَلِّفُ أَنْ يَصْعَدَهُ فَإِذَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ ذَابَتْ فَإِذَا رَفَعَهَا عَادَتْ وَإِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَيْهِ ذَابَتْ فَإِذَا رَفَعَهَا عَادَتْ يَصْعَدُ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهُوَى كَذَلِكَ

5555- مسند أحمد بن حنبل مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث: 11512 المستدرک علی الصحیحین للماکم - کتاب التفسیر تفسیر سورة المدثر - حديث: 3808 مسند عبد الله بن المبارك - حديث: 136 مسند عبد بن حميد - من مسند أبي سعيد الخدري - حديث: 926 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري - حديث: 1352

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ مِنْ طَرِيقٍ دَرَجٍ أَيْضًا وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَجٍ مُخْتَصِرًا قَالَ الصُّغُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ مَسْعُودًا خَرِيفًا وَيَهْوَى بِهِ كَذَلِكَ أَبَدًا وَقَالَ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ

عَنْ دَرَجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْهُ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عِمَارِ الدَّهْنِيِّ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْهُ مَرْفُوعًا أَيْضًا وَمِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ وَسُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ عِمَارٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْهُ مَوْقُوفًا يَنْحَوِي بِزِيَادَةٍ

ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”میں عنقریب اسے مشقت کا شکار کروں گا“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کا ایک پہاڑ ہے، آدمی کو اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس پر چڑھے جب وہ اس پہاڑ پر رکھے گا تو وہ پھسل جائے گا جب وہ ہاتھ اٹھائے گا تو وہ ہاتھ دوبارہ ٹھیک ہو جائے گا پھر جب وہ اس پر پاؤں رکھے گا تو وہ پھسل جائے گا جب وہ اس پاؤں کو اٹھائے گا تو وہ پھر ٹھیک ہو جائے گا تو وہ ستر سال تک اس پر چڑھتا رہے گا اور پھر اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا۔

یہ روایت امام احمد اور حاکم نے دراج کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام ترمذی نے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

”صعود جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس پر کافر ستر سال تک چڑھتا رہے گا اور پھر اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا اور ایسا ہمیشہ ہوگا۔“

وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت غریب ہے ہم اسے مرفوع ہونے کے طور پر صرف ابن لہیعہ سے منقول روایت کے حوالے سے جانتے ہیں جو دراج کے حوالے سے ابوالہیثم کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام بیہقی نے یہ روایت شریک کے حوالے سے عمار دہنی کے حوالے سے عطیہ عوفی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے اور اسرائیل اور سفیان کے حوالے سے عمار کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے جو اس کی مانند ہے اور اس میں کچھ اضافہ ہے۔

5551 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَوْفَ يُلْقُونَ غِيَا (مَرِيَم)

قَالَ الْحَافِظُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مَرْفُوعًا كَمَا تَقْدِمُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَقْذِفُ فِيهِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ وَرَوَاهُ بَعْضُ طَرَفِهِ ثِقَاتٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: (انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:)

”عنقریب وہ ”غی“ تک پہنچ جائیں گے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے جس میں ان لوگوں کو پھینکا جائے گا جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

حفظ بیان کرتے ہیں: اسے امام حاکم نے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے عمرو بن حارث سے منقول حدیث کے طور پر گزر چکا ہے اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے ابو عبیدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے جو انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔ ان کے طرق کے بعض راوی ثقہ ہیں۔

**5558 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ قَالَ نَهَرٌ فِي جَهَنَّمَ بَعِيدُ الْقَمَرِ خَبِيثُ الطَّعْمِ وَاسْنَادُهُ هَذِهِ جَمِيدٌ لَوْلَا اِلَّا نَقْطَاعُ**

✽✽ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”یہ جہنم میں موجود ایک نہر کا نام ہے جس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور جس کا ذائقہ انتہائی خراب ہے۔“  
اس کی سند عمدہ ہے اگر اس میں انقطاع نہ ہو۔

**5559 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا - الْكُفْهَ - قَالَ وَادٍ مِنْ قَبْلِ**

وَدَمٍ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ طَرِيقِ يَزِيدَ بْنِ دِرْهَمٍ وَهُوَ مُخْتَلَفٌ فِيهِ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”اور ہم نے ان کے درمیان ”موبق“ بنا دیا ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ خون اور پیپ کی ایک وادی ہے۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے یزید بن درہم کے حوالے سے نقل کی ہے جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

**5560 - وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعُودُوا بِاللَّهِ مِنْ جَبِ**

الْحُزْنِ أَوْ وَادِي الْحُزْنِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جَبِ الْحُزْنِ أَوْ وَادِي الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعُودُ مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً أَعَدَّ اللَّهُ لِلْقَرَاءِ الْمَرَاتِينَ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب حزن“ سے اللہ کی پناہ مانگو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی حزن سے پناہ مانگو عرض کی گئی: یا رسول اللہ!

جب حزن (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی حزن کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دکھاوے کے لئے قرأت کرنے والوں کے لئے بنایا ہے۔“

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5561 - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعُودُوا بِاللَّهِ مِنْ جَبِ**

الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جَبِ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعُودُ مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعِمِائَةَ مَرَّةً قِيلَ يَا



رَسُولَ اللَّهِ مِنْ يَدْخُلُهُ قَالَ أَعَدَّ لِلْقَرَاءِ الْمَرَالِينَ بِأَعْمَالِهِمْ وَإِنْ مِنْ أَهْضِ الْقَرَاءِ إِلَى اللَّهِ الَّذِينَ يَزُورُونَ  
الْأَمْرَاءَ الْجَوْرَةَ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيَا تَسْتَعِيدُ جَهَنَّمَ مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي كُلِّ يَوْمٍ أَرْبَعِمِائَةِ مَرَّةٍ أَعَدَّ  
لِلْمَرَالِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُتَحَمِّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

”جب حزن سے اللہ کی پناہ مانگو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب حزن کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم میں ایک  
وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے  
فرمایا: اسے ان قاریوں (یا عالموں) کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال کا دکھاوا کرتے ہیں اور قاریوں میں سے اللہ تعالیٰ کے  
نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ لوگ ہیں جو ظالم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ  
بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے امام طبرانی نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نبی  
اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جہنم میں ایک وادی ہے اس وادی سے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے اور اسے حضرت محمد ﷺ کی امت کے  
دکھاوا کرنے والے افراد کے لئے تیار کیا گیا ہے۔“

5562 - وَعَنْ شَفِيِّ بْنِ مَاتِعٍ قَالَ إِنْ فِي جَهَنَّمَ قَصْرًا يُقَالُ لَهُ هَوَى يَرْمِي الْكَافِرَ مِنْ أَغْلَاهُ أَرْبَعِينَ غَرِيقًا  
قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ أَصْلَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَى (طه) وَإِنْ فِي جَهَنَّمَ وَادِيَا يَدْعَى أُنَامًا فِيهِ  
حَيَاتٌ وَعُقَارِبٌ لِقَارٍ إِحْدَاهُنَّ مِقْدَارُ سَبْعِينَ قَلَةً سَمِ وَالْعُقَرِبُ مِنْهُنَّ مِثْلُ الْبَغْلَةِ الْمَوْكِفَةِ تَلْدَغُ الرَّجُلَ وَلَا  
يَلْهِيهِ مَا يَجِدُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ عَنْ حُمُوءٍ لَدَغْنَهَا فَهُوَ لِمَنْ خَلِقَ لَهُ وَإِنْ فِي جَهَنَّمَ وَادِيَا يَدْعَى غِيَا يَسِيلُ قَبْحًا  
وَدَمًا وَإِنْ فِي جَهَنَّمَ سَبْعِينَ دَاءً كُلُّ دَاءٍ مِثْلُ جُزْءٍ مِنْ أَجْزَاءِ جَهَنَّمَ  
روہ ابن ابی الدنیا مؤلفاً علیہ وفی صحبتہ خلاف تقدم

شفی بن ماتع بیان کرتے ہیں: جہنم میں ایک قصر ہے جس کا نام ”ہوی“ ہے کا ترخص کو اس کے اوپر والے حصے سے  
پھینکا جائے گا تو وہ اس کی اصل تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال گزار چکا ہوگا (یا چالیس سال تک گرتا رہے گا) اللہ تعالیٰ نے ارشاد  
فرمایا ہے:

”جس پر میرا غضب حلال ہوا وہ ہلاک ہو جائے گا“

جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”انام“ ہے اس میں سانپ اور بچھو ہوں گے جن میں سے ایک کا ڈنک زہر کے ستر منکوں  
کی مقدار جتنا ہوگا اور بچھوان میں سے خچر کی مانند ہوگا وہ آدمی کو ڈنک مارے گا اور اس آدمی کو جہنم کی جو تپش محسوس ہو رہی ہوگی اس  
کے ڈنک کا درد اسے اس تپش سے غافل نہیں کرے گا یہ اس کے لئے ہوگا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے اور جہنم میں ایک وادی

ہے جس کا نام ”غی“ ہے جس میں پیپ اور خون بہتا ہے اور جہنم میں ستر ”دام“ (پجاری یا وادی) ہیں جن میں سے ہر ایک ”دام“ جہنم کے اجزاء میں سے ایک جزء کی مانند ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیائے ان پر ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے یہ بات پہلے گزر چکی ہے۔

5563 - وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ فِي النَّارِ سَبْعِينَ أَلْفَ وَادٍ فِي كُلِّ وَادٍ سَبْعُونَ أَلْفَ شَعْبٍ فَبِئْسَ مَا لِلْجَنَّةِ أَهْلٌ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ مِنْ طَرِيقِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيِّ وَهُوَ صُحْبَةٌ أَنْ نَفِيرَ بْنِ مُجِيبٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَدَمَائِهِمْ قَالَ إِنْ لِي فِي جَهَنَّمَ سَبْعِينَ أَلْفَ وَادٍ فِي كُلِّ وَادٍ سَبْعُونَ أَلْفَ شَعْبٍ فِي كُلِّ شَعْبٍ سَبْعُونَ أَلْفَ دَارٍ فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ أَلْفَ بَيْتٍ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ أَلْفَ بَشَرٍ فِي كُلِّ بَشَرٍ سَبْعُونَ أَلْفَ نَعْبَانٍ فِي شِدْقِ كُلِّ نَعْبَانٍ سَبْعُونَ أَلْفَ عَقْرَبٍ لَا يَنْتَهِي الْكَافِرُ أَوْ الْمُنَافِقُ حَتَّى يَوَاقِعَ ذَلِكَ كُلَّهُ

قَالَ الْحَافِظُ سَعِيدُ بْنُ يُونُسَ وَهُوَ الْيَمَامِيُّ الْحِمَصِيُّ الرَّحْبِيُّ ضَعُفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيَّ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ وَلَا أَرَى حَدِيثَهُ مُنْكَرًا كَذَا قَالَ فَاوَرَدَ عَلَيْهِ هَذَا الْحَدِيثُ لظُهُور نِكَارَتِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

✽✽ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر ایک وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر ایک گھاٹی میں ستر ہزار بلبل ہیں، ہر ایک بلبل میں ایک سانپ ہوگا، جو اہل جہنم کے چہرے کو کھائے گا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسماعیل بن عیاش سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے سعید بن یوسف کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابوسلام کے حوالے سے حجاج بن عبداللہ ثمالی سے نقل کیا ہے جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت نفیر بن مجیب رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیم اصحاب میں سے ایک ہیں وہ فرماتے ہیں:

”جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر ایک وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر ایک گھاٹی میں ستر ہزار محلے ہیں، ہر ایک محلے میں ستر ہزار گھر ہیں، ہر ایک ہزار گھر میں ستر ہزار کنویں ہیں، ہر ایک کنویں میں ستر ہزار اڑدھے ہیں، ہر ایک اڑدھے کی باجھوں میں ستر ہزار بچھوں ہیں، اور کافر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) منافق شخص ان میں سے ہر ایک پر واقع ہوگا۔“

حافظ بیان کرتے ہیں: سعید بن یوسف نامی راوی یمامی حمصی رحبی ہے جسے یحییٰ بن معین نے ضعیف قرار دیا ہے، امام نسائی بیان کرتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے، ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں: وہ مشہور نہیں ہے، میں اس حدیث کو منکر نہیں سمجھتا انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے، (ان کی) اس (بات) پر امام بخاری نے یہ حدیث نقل کی ہے، کیونکہ اس کا منکر ہونا واضح ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## فصل فی بعد قعرها فصل: جہنم کی گہرائی کا تذکرہ

5564 - عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ خُطِبَ عَتَبَةُ بْنُ غَزْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ ذَكَرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يَلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا يَذُرُكَ لَهَا قَعْرًا وَاللَّهُ لَتَمْلَأَنَّهُ أَفْعَاجُكُمْ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا

✽ ✽ ✽ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوٰن رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی: ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اگر کسی پتھر کو جہنم کے کنارے سے ڈالا جائے تو وہ ستر برس تک اس میں گرتا رہے گا پھر بھی اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکے گا اللہ کی قسم! تم لوگوں نے اس (جہنم) کو بھرتا ہے تو کیا تم حیران ہوتے ہو؟ یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح نقل کی ہے۔

5565 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَتَبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى مَبْرَأِ هَذَا يَغْنِي مِنْهُرَ الْبَصْرَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الصَّخْرَةُ الْعَظِيمَةُ لَتَلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا وَمَا تُفِضُ إِلَى قَرَارِهَا وَكَانَ عَمْرٌ يَقُولُ أَكْثَرُوا ذِكْرَ النَّارِ فَإِنْ حَرَّهَا حَدِيدٌ وَإِنْ قَعْرُهَا بَعِيدٌ وَإِنْ مَقَامُهَا حَدِيدٌ قَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ مَسَاعًا مِنْ عَتَبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَإِنَّمَا قَدِمَ عَتَبَةُ بْنُ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فِي زَمَنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ لِسِتَيْنَ بَقِيَّتًا مِنْ خَلِيفَةِ عَمْرِو

✽ ✽ ✽ یہ روایت امام ترمذی نے حسن بصری کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوٰن رضی اللہ عنہ نے ہمارے منبر یعنی بصرہ کے منبر پر نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”ایک بڑے پتھر کو جہنم کے کنارے سے پھینکا گیا تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہا پھر بھی اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکا“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہنم کا ذکر کثرت سے کرو کہ اس کی گرمی شدید ہے اور اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے گرز لوہے سے بنے ہوئے ہیں۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہمیں حسن بصری کے حضرت عتبہ بن غزوٰن رضی اللہ عنہ سے سماع کا علم نہیں ہے حضرت عتبہ بن غزوٰن رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بصرہ تشریف لائے تھے اور حسن بصری تب پیدا ہوئے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت کے آخری دو سال رہ گئے تھے۔

5566 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ حَجْرًا قَذَفَ بِهِ فِي جَهَنَّمَ لَهْوَى سَبْعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَلِغَ قَعْرَهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالتَّبَهَقِيُّ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ✽ ✽ ✽ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر کسی پتھر کو جہنم میں پھینکا جائے تو وہ اس کی تہ تک پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا رہے گا۔“

یہ روایت امام بزار امام ابو یعلیٰ امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ ان سب حضرات نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**5567** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا وَجِبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا حَجَرٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي جَهَنَّمَ مِنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَلَا أَنْ رَحِمْنِ أَنْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اسی دوران ہم نے ایک آواز سنی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو یہ کس چیز کی آواز ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پتھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ستر سال پہلے جہنم میں ڈالا تھا اور اب وہ اس کی تہہ تک پہنچا ہے۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5568** - وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتًا هَالًا فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا جِبْرِيلُ فَقَالَ هَذِهِ صَخْرَةٌ هَوَتْ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مِنْ سَبْعِينَ عَامًا فَهَذَا حِينَ بَلَغَتْ قَعْرَهَا فَأَحَبَّ اللَّهُ أَنْ يَسْمَعَكَ صَوْتُهَا فَمَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا مَلَأَ فِيهِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک آواز سنی جو ہولناک تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ ایک پتھر کی آواز تھی جو ستر سال پہلے جہنم کے کنارے سے اس میں گرا تھا تو اب وہ تہہ تک پہنچا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند کیا کہ وہ اس کی آواز آپ کو سنائے راوی کہتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی پورا منہ کھول کے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔

**5569** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ صَخْرَةَ وَزْنَتْ عَشْرَ خُلَفَاءٍ قَذَفَ بِهَا مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مَا بَلَغَتْ قَعْرَهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى غَى وَأَثَامٍ

قِيلَ وَمَا غَى وَأَثَامٌ قَالَ بَنَرَانِ فِي جَهَنَّمَ يَسِيلُ فِيهِمَا صَدِيدُ أَهْلِ النَّارِ وَهُمَا اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غِيَا (مَرِيَمَ) وَقَوْلُهُ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا (الْفُرْقَانِ)  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَرَوَاهُ غَيْرُهُمَا مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَهُوَ أَصَحُّ  
الخلفاء جمع خلفۃ وہی الناقۃ الحامِل

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اگر کوئی ایسا پتھر ہو جس کا وزن دس اونٹنیوں جتنا ہو اور اسے جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک اس کی تہہ

تک نہیں پہنچ سکے گا یہاں تک کہ وہ ”غی“ یا ”اثام“ تک پہنچ جائے عرض کی گئی: ”غی“ اور ”اثام“ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم میں موجود دو کنویں ہیں جن میں اہل جہنم کی پیپ بہتی ہے یہ دونوں وہ چیزیں ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے:

”انہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی تو وہ عنقریب ”غی“ تک پہنچ جائیں گے۔“  
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص ایسا کرے گا وہ ”اثام“ تک پہنچ جائے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ زیادہ درست ہے۔  
لفظ الخلفاء لفظ خلفۃ کی جمع ہے اس سے مراد حاملہ اونٹنی ہے۔

**5570** - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّيْلِ لَنُفْسِي يَسُودُهُ إِنْ بَعْدَ مَا بَيْنَ شَفِيرِ النَّارِ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهَا لَصَخْرَةٍ زَنَةِ سَبْعِ خُلَفَاءَ بِشَحْمِهِمْ وَلَحْمِهِمْ وَأَوْلَادَهُمْ يَهْوِي فَيَمَّا بَيْنَ شَفِيرِ النَّارِ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا أَنَّ الرَّأَوِيَّ عَنْ مُعَاذٍ لَمْ يَسْمَعْ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جہنم کے کنارے سے لے کر اس کی تہہ تک کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ اگر کوئی ایسا پتھر جس کا وزن ساٹھ حاملہ اونٹنیوں جتنا ہو جس میں ان کی چربی ان کا گوشت اور ان کی اولاد کا وزن شامل ہو اگر اسے جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ ستر برس میں اس کی تہہ تک پہنچے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں البتہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرنے والے راوی کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

**5571** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كُثِفَ كُلُّ جِدَارٍ مَسِيرَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جہنم کے سرادق (پردے شامیانے خیمے) چار دیواروں کے ہیں جن میں سے ہر ایک دیوار کی چوڑائی چار سال کی مسافت جتنی ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔





نسبت کر کے "یعلیٰ بن امیہ" بیان کرتے ہیں۔

5574 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَقْعًا مِنْ حَدِيدٍ خَتَمَ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ فَاجْتَمَعَ لَهُ الثَّقَلَانِ مَا أَقْلَوْهُ مِنَ الْأَرْضِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر جہنم کے لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھا جائے اور جن وانس دونوں گروہ مل کر اسے زمین سے ہٹانا چاہیں تو نہیں ہٹاسکیں

گئے۔"

یہ روایت امام احمد امام ابو یعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5575 - وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي يَعْلَى قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ ضَرَبَ الْجَبَلُ بِمَقْعٍ مِنْ حَدِيدٍ جَهَنَّمَ لَفَتَتْ ثُمَّ عَادَ

وروی ہذا الحاکم أيضًا إلا أنه قال لفتت فصار رمادا - وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

المقمع المطروق وقيل السوط

امام احمد اور امام ابو یعلیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر جہنم کے لوہے کے گرز کے ذریعے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے پھر دوبارہ ہو جائے۔"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر راکھ ہو جائے"

وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ الجمع کا مطلب گرز ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد کوڑا ہے۔

5576 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَارًا وَقُودَهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

(النِّفَرَةُ وَالنَّحْرِيمُ) قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهَا شَابٌ إِلَى جَنْبِهِ فَصَعِقَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فِي حَجَرِهِ رَحْمَةً لَهُ فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُوتَ ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ يَا بَنِي آدَمَ إِنَّكُمْ أَنْتُمْ وَمِثْلُ

أَيِّ شَيْءٍ الْحَجَرِ قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مَا أَصَابَكَ عَلَى أَنَّ الْحَجَرَ الْوَاحِدَ مِنْهَا لَوْ وَضَعَ عَلَى جِبَالِ الدُّنْيَا كُلِّهَا

لَذَابَتْ مِنْهُ وَإِنْ مَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ حَجَرًا وَشَيْطَانًا

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَضَّاحِ حَدَّثَنَا عَبَّادَةُ بْنُ كَلَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَاشِمٍ وَعبادة قَالَ

أَبُو حَاتِمٍ صَدُوقٌ فِي حَدِيثِهِ انْكَارُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الضُّعْفَاءِ يَحُولُ مِنْ هُنَاكَ

محمد بن ہاشم بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"آگ سے ڈراؤ جس کا ایسا دھن انسان اور پتھر ہیں۔"

نبی اکرم ﷺ نے جب اسے تلاوت کیا تو آپ ﷺ کے پہلو میں موجود ایک نوجوان نے جب اسے سنا تو وہ گر گیا نبی

اکرم ﷺ نے اس کے لئے رحمت کی وجہ سے اس کا سراپنی گود میں رکھا، پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا وہ اتنا عرصہ بے ہوش رہا پھر اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور بولا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ پتھر کوئی چیز کی مانند ہو گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ اگر اس میں سے کسی ایک پتھر کو دنیا کے پہاڑ پر رکھا جائے تو وہ پہاڑ اس کی وجہ سے پھل جائے گا اور ان (یعنی اہل جہنم) میں سے ہر ایک انسان کے ساتھ ایک پتھر اور ایک شیطان ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے عبد اللہ بن وضاح کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبادہ بن کلیب نے محمد بن ہاشم کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ عبادہ نامی راوی کے بارے میں امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے تاہم اس کی حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے امام بخاری نے اس کا ذکر کتاب ”الضعفاء“ میں کیا ہے اس کو وہاں سے منقل کیا جائے۔

**5577 -** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَقَدْ دَهَا النَّاسَ وَالْجِبَارَةَ قَالَ هِيَ جِبَارَةٌ مِنْ كِبَرِيَّتِ عِلْقِهَا اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بَعْدَهَا لِلْكَافِرِينَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مَوْقُوفًا وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کبریت کا پتھر ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا تھا جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا اسے اس نے آسمان دنیا میں رکھا ہے اور اسے کافروں کے لئے تیار کیا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5578 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَيْنِ بَيْنَ كُلِّ أَرْضٍ إِلَى الَّتِي تَلِيهَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ مِثْقَالٍ فَالْعِلْبَا مِنْهَا عَلَى ظَهْرِ حَوْتٍ قَدْ تَقَفَى طَرَفَاهُ فِي سَمَاءٍ وَالْحَوْتِ عَلَى صَخْرَةٍ وَالصَّخْرَةِ بِيَدِ مَلِكٍ وَالثَّانِيَةِ مَسْجِنُ الرِّيحِ فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَهْلِكَ عَادَا أَمْرَ خَازِنِ الرِّيحِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْهِمْ رِيحًا تَهْلِكُ عَادَا قَالَ يَا رَبِّ أَرْسِلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيحِ قَدَرِ مَنْخَرِ الثَّوْرِ قَالَ لَهُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا تَكْفَأَ الْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا وَلَكِنْ أَرْسِلْ عَلَيْهِمْ بِقَدَرِ خَاتَمِ فَهَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ آتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلْتَهُ كَالرَّمِيمِ (الذاريات) وَالثَّالِثَةَ فِيهَا حِجَارٌ جَهَنَّمُ وَالرَّابِعَةَ فِيهَا كِبَرِيَّتُ جَهَنَّمِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّارُ كِبَرِيَّتُ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ فِيهَا لَأَوْدِيَةٌ مِنْ كِبَرِيَّتٍ لَوْ أَرْسَلَ فِيهَا الْجِبَالُ الرُّوَابِي لَمَاعَتْ وَالْخَامِسَةَ فِيهَا حَيَاتُ جَهَنَّمِ إِنْ أَفْوَاهُهَا كَالْأَوْدِيَةِ تَلْسَعُ الْكَافِرَ اللَّسْعَةُ فَلَا يَبْقَى مِنْهُ لَحْمٌ عَلَى وَضْمٍ وَالسَّادِسَةَ فِيهَا عِقَارِبُ جَهَنَّمِ إِنْ أَدْنَى عَقْرِبٍ مِنْهَا كَالْبَغَا تَضْرِبُ الْكَافِرَ ضَرْبَةً تَنْسِيهِ ضَرْبَتَهَا حَرُ جَهَنَّمِ وَالسَّابِعَةَ سَقَرٌ فِيهَا إِبْلِيسُ مَصْفَدٌ بِالْحَدِيدِ يَدُ أَمَامِهِ وَيَدُ خَلْفِهِ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُطْلِقَهُ لَمَّا يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَطْلَقَهُ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو السَّمْحِ وَقَدْ ذَكَرْتُ عَدْلَهُ بِنَصِّ الْإِمَامِ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ وَالْحَدِيثُ

مَنْجَحٌ وَكَانَ بِمَرْحَاةٍ

لَقَدْ أَخْلَصَ أَبُو السَّمْعِ مَوْدِرَاجَ وَقَبْلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشٍ الْفِتْيَانِي وَبَابِي الْكَلَامَ عَلَيْهِمَا وَلَقَدْ مَتَّه

قَوْلُهُ نَكْفَا الْأَرْضَ مَهْمُوزَ آيَ تَقْلِبُهَا وَالْوَضْعُ يَفْتَحُ الْوَاوَ وَالضَّادُ الْمُعْجَمَةُ بِحَمِيَّتِهَا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ يَوْضَعُ عَلَيْهِ اللَّحْمُ وَالْمَرَادُ هُنَا أَنَّهُ لَا يَبْقَى مِنْهُ لَحْمٌ إِلَّا سَقَطَ عَنْ مَوْضِعِهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک زمینوں میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے ان میں سے جو سب سے اوپر والی ہے وہ ایک مچھلی کی پشت پر ہے جس کے دونوں اطراف آسمان میں ملتے ہیں وہ مچھلی ایک پتھر پر ہے اور وہ ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے دوسری زمین ہوا کے لئے مخصوص ہے جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو ہوا کے نگران فرشتے کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں پر آگ کو بھیج دے جو عاد کو ہلاک کر دے تو اس نے عرض کی اے میرے پروردگار میں ان پر اتنی ہوا چھوڑ دوں جتنا تیل کا تنہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا ایسی صورت میں تو وہ پوری دنیا کو تباہ کر دے گی اور اس میں موجود سب چیزوں کو تباہ کر دے گی تم ان پر ایک انگلی جتنی ہوا کو چھوڑ دو یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

”اس نے کسی چیز کو نہیں چھوڑا جس پر بھی وہ آئی اُسے راکھ کی طرح کر دیا“

تیسری زمین میں جہنم کے پتھر ہیں چوتھی میں جہنم کا کبریت ہے لوگوں نے عرض کی: کیا جہنم کا بھی کبریت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس میں کبریت کی ایسی وادیاں ہیں کہ اگر ان میں مضبوط پہاڑوں کو ڈالا جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں پانچویں زمین میں جہنم کے سب سے بڑے جن کے منہ وادیوں کی طرح ہیں جب وہ کافر کو ڈیس گئے تو اس کے جسم پر کوئی گوشت کا ٹکڑا بڑی پر باتی نہیں رہے گا چھٹی زمین میں جہنم کے بچھوں ہیں جن میں سب سے چھوٹا بچھو فخر کی طرح ہوگا وہ کافر کو ضرب لگائے گا جس کی ضرب کے نتیجے میں کافر کو جہنم کی تپش بھول جائے گی ساتویں زمین میں ”ستر“ ہے جس میں ابلیس کو لوہے کے ذریعے باندھا گیا ہے اس کا ایک ہاتھ آگے کی طرف ہے اور ایک ہاتھ پیچھے کی طرف ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے اسے چھوڑنا چاہتا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابوسعح اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں میں نے امام یحییٰ بن معین کی صراحت کے ساتھ ان کی عدالت کا ذکر کر دیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے البتہ ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوسعح یہ دراج ہے اس سے پہلے عبداللہ بن عیاش قتبانی ہے اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اور اس روایت کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”تخف الارض“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے الٹ پلٹ دیا جائے۔

لفظ ”الوضم“ اس سے مراد وہ چیز ہے جس پر گوشت رکھا جاتا ہے ویسے یہاں مراد یہ ہے کہ اس کے جسم پر گوشت باقی نہیں رہے گا اپنی جگہ سے گر جائے گا۔

## فصل فی ذکر حیاتہا و عقاربہا

فصل: جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا تذکرہ

**5579** - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءِ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّارِ حَيَاتٍ كَأَمْثَالِ أَعْنَاقِ الْبَحْتِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَرَّهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبَغَالِ الْمَوْكِفَةِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمُوتَهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَاتِي مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دِرَاجٍ عَنْهُ وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالتَّحَاكِمُ مِنْ طَرِيقِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دِرَاجٍ عَنْهُ وَقَالَ التَّحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جہنم میں ایسے سانپ ہوں گے جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند (موٹے) ہوں گے ان میں سے کوئی ایک جب ڈنک مارے گا تو اس کو ستر سال تک اس کی تپش محسوس ہوگی اور جہنم میں ایسے بچھو ہوں گے جو خچر کی مانند ہوں گے ان میں سے کوئی ایک ڈنک مارے گا تو چالیس سال تک اس کی گرمی محسوس ہوگی“

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے جبکہ امام حاکم نے اسے عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**5580** - وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ قَالَ إِنْ لَسَجْتُمْ لِحَبَابٍ فَمِنْ كُلِّ سَاحِلٍ الْبَحْرِ فِيهِ هَوَامٌ وَحَيَاتٌ كَالْبَغَالِ الذَّلِ فَإِذَا سَأَلَ أَهْلُ النَّارِ التَّخْفِيفَ قِيلَ اخْرُجُوا إِلَى السَّاحِلِ فَنَأْخِذْهُمْ بِذَلِكَ الْهَوَامِ بِشَفَاهِمِمْ وَجَنُوبِهِمْ وَمَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَتَكْشَطُهَا فَيَرْجِعُونَ فَيَادْرُونَ إِلَى مُعْظَمِ النَّيَّوَانِ وَيَسْلُطُ عَلَيْهِمُ الْجَرَبُ حَتَّى إِنْ أَحَدَهُمْ لَيَحْكُ جِلْدُهُ حَتَّى يَنْدُو الْعَظْمُ فَيَقَالُ يَا فُلَانُ هَلْ يُؤْذِيكَ هَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ ذَلِكَ بِمَا كُنْتَ تُوْذِي الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

قَالَ الْحَافِظُ وَيَزِيدُ بْنُ شَجَرَةَ الرَّهَافِيُّ مُخْتَلَفٌ فِي صَحْبِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

یزید بن شجرہ فرماتے ہیں: جہنم میں ایسے گڑھے ہیں کہ ہر گڑھے کا ایک ساحل ہے جس طرح سمندر کا ساحل ہوتا ہے اور اس میں حشرات الارض اور سانپ وغیرہ ہوں گے جو بختی اونٹوں کی طرح کے ہوں گے اور بچھو ہوں گے جو خچروں کی طرح کے ہوں گے جب اہل جہنم تخفیف کی دعا مانگیں گے تو ان سے کہا جائے گا: ساحل کی طرف جاؤ تو وہ حشرات الارض ان کے منہ اور پہلوؤں کو پکڑ لیں گے اور جو بھی اللہ کو منظور ہوگا (اس کو پکڑ لیں گے) اور انہیں کانٹیں گے یہاں تک کہ اہل جہنم واپس آئیں گے اور وہ جلدی سے سب سے زیادہ آگ کی طرف جائیں گے اس وقت ان پر خارش مسلط کی جائے گی یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک اپنی جلد پر خارش کرے گا اور اتنی زیادہ کرے گا کہ اس کی ہڈی ظاہر ہو جائے گی تو اس سے دریافت کیا جائے گا: اے فلاں! کیا یہ چیز تجھے تکلیف دے رہی ہے؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں۔ تو اس سے کہا جائے گا: یہ اس چیز کا بدلہ ہے جو تم اہل ایمان



کو اذیت پہنچایا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیائے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یزید بن شجرہ راوی کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5581 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ (النحل) قَالَ زَيْدُوا

عقارب أنيابها كالنخل الطوال

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ مَوْفُوفًا وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”ہم انہیں ایک عذاب پر دوسرا عذاب مزید دیں گے۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان پر مزید ایسے پھوسلٹ کیے جائیں گے جن کے اطراف کے دانت بھور کے لمبے درخت کی مانند ہوں گے۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام حاکم نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

## فصل فی شراب اهل النار

### فصل: اهل جہنم کے مشروب کا بیان

5582 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ (الدخان) قَالَ

كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ قُرْوَةٌ وَجْهَهُ فِيهِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ رَشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رَشْدِينَ

قَالَ الْحَافِظُ قَدْ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ إِلَّا سَنَدًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”کالمہل“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس سے مراد زیتون کے تیل کا گدلا حصہ ہوتا ہے جب یہ اس کے قریب جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے رشیدین بن سعد کے حوالے سے عمرو بن زید کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس روایت سے صرف رشیدین سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔



اسے مراد کچھ اور ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ”اور انہیں آبِ حید پلایا جائے گا“ جس کا وہ گھونٹ بھرے گا۔“

وہ فرماتے ہیں: یہ اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا وہ اسے ناپسند کرے گا اور جب یہ اس کے منہ کے قریب آئے گا تو اس کے چہرے کو جلا دے گا اور اس کے چہرے کی کھال گر جائے گی جب یہ اسے پیئے گا تو یہ اس کی آنٹوں کو کاٹ دے گا یہاں تک کہ یہ اس کے پاخانے کی جگہ سے نکل جائے گا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”انہیں آبِ حیم پلایا جائے گا۔“

**5584 -** وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ (ابراہیم) قَالَ يَقْرُبُ إِلَى فِيهِ فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا ادْنَى مِنْهُ شَرِبَ وَوَقَعَتْ فَرْوَةٌ رَأْسَهُ فَإِذَا شَرِبَهُ لَقَطَعَ أَمْعَاءَهُمْ وَيَقُولُ: وَإِنْ يَسْتَفِثُوا يُغَالُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (الکُفَّي) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

”تو وہ اس کی آنٹوں کو کاٹ دے گا۔“

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر وہ مدد مانگیں گے تو ان کی مدد ایسے پانی سے کی جائے گی جو پچھلے ہوئے سیسے کی مانند ہوگا اور چہروں کو جلا دے گا اور وہ برا مشروب ہے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

**5585 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ دُلُومًا مِنْ غَسَاقٍ يَهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ رَشْدِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ رَشْدِينَ

قَالَ الْحَافِظُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَغَيْرُهُ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بِهِ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ

الغساق هو المذکور فی القرآن فی قوله تعالیٰ فلیذوقوه حمیم وغساق (ص) وقوله لا یدزقون فیہا بردا ولا شرابا إلا حمیما وغساقا (النساء)

وقد اختلف فی معنایہ فقیل هو ما یسیل من بین جلد الکافر ولحمہ قالہ ابن عباس وقیل هو صدید اهل النار قالہ ابراہیم وقتادة وعطية وعكرمة وقال کعب هو عین فی جہنم تسیل الیہا حمة کل ذات حمة من حیة أو عقرب أو غیر ذلك فیستقع فیوتی بالآدمی فیغمس فیہا غمسة واحدة فیخرج وقد سقط جلدہ

وَلَحْمَهُ عَنِ الْعِظَامِ وَيَتَعَلَّقُ جُلْدُهُ وَلَحْمُهُ فِي عَقَبَتِهِ وَكَعْبِهِ فَيَجْرُ لَحْمُهُ كَمَا يَجْرُ الرَّجُلُ تَوْبَهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَمْرٍو الْمَسَاقُ الْقُبْحُ الْغُلِيطُ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنْهُ تَهْرَاقُ فِي الْمَغْرِبِ لَأَنْتَتِ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَلَوْ تَهْرَاقُ فِي  
الْمَشْرِقِ لَأَنْتَتِ أَهْلُ الْمَغْرِبِ وَقِيلَ غَيْرَ ذَلِكَ

✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو تمام اہل دنیا کو بدبودار لگے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے رشدین کی عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابوالہشتم سے نقل کردہ روایت کے  
طور پر نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے صرف رشدین منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔  
حافظ بیان کرتے ہیں: اسے امام حاکم اور دیگر حضرات نے ابن وہب کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل  
کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

”الغساق“ وہ ہے جس کا ذکر قرآن میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

”پس وہ اس (جہنم میں) کھولا ہوا پانی اور پیپ چکھیں گے“

اور اس فرمان میں ہے:

”نہ وہ اس (جہنم میں) ٹھنڈی چیز یا مشروب چکھیں گے وہ صرف کھولا ہوا پانی اور پیپ (چکھیں گے)۔“

اور اس کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ چیز ہے جو کافر کی جلد اور اس کے  
گوشت کے درمیان بہتی ہے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے ایک قول کے مطابق یہ اہل جہنم کی پیپ ہے یہ  
بات ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ قد وہ عطیہ اور عکرمہ نے بیان کی ہے کعب بیان کرتے ہیں: یہ جہنم میں موجود ایک چشمہ ہے جس کی طرف  
ہر ہر بیٹے سانپ اور بچھوکاز ہر بہتا ہوا آئے گا اور جمع ہو جائے گا آدمی کو لایا جائے گا اور اسے اس میں ڈبکی دلوائی جائے گی جب  
وہ نکلے گا تو اس کی ہڈیوں سے اس کی کھال اور گوشت گر چکے ہوں گے اس کی کھال اور گوشت اس کے ٹخنوں کے ساتھ اور ایڑیوں  
کے ساتھ لٹکے ہوئے ہوں گے اور وہ اپنے گوشت کو یوں کھینچ رہا ہوگا جس طرح آدمی اپنے کپڑے کو کھینچتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غساق سے مراد گاڑھی پیپ ہے کہ اس کے ایک قطرے کو مغرب میں ڈالا جائے  
تو اہل مشرق کو بھی اس کی بو محسوس ہو اور اگر اسے مشرق میں بہایا جائے تو اہل مغرب کو بھی اس کی بو محسوس ہو ایک قول کے مطابق  
اس کی بجائے کوئی اور مفہوم ہے۔

5586 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

مَدْمَنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقُ السَّحْرِ وَإِنْ مَاتَ مَدْمَنُ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغَوْطَةِ  
قِيلَ وَمَا نَهْرُ الْغَوْطَةِ قَالَ نَهْرٌ يَجْرِي مِنْ فُرُوجِ الْمُؤَمَّاتِ يُؤَذِّي أَهْلَ النَّارِ رِيحٌ قُرُوجُهُمْ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

الْمُؤَمَّاتِ بِضَمِّ الْمِيمِ الْأَوَّلَى وَكُسْرِ الثَّانِيَةِ هُنَّ الزَّانِيَاتُ

✽ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے باقاعدگی سے شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا جب باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ نہر غوطہ میں سے اس کو پلائے گا، عرض کی گئی: تمہر غوطہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جس میں زنا کرنے والی عورتوں کی شرم گاہ کا مواد بہتا ہوگا اور ان کی شرمگاہوں کی بواہل جہنم کو بھی اذیت پہنچائے گی۔“

یہ روایت امام احمد نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

لفظ المومسات اس میں پہلی ’م‘ پر پیش ہے اور دوسری پر زبر ہے اس سے مراد زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔

5587 - وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَرْضَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَإِنْ مَاتَ كَافِرًا فَإِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ صَدِيدُ أَهْلِ النَّارِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَطْوَلَ مِنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ

وَلَتَقْدِمَ فِي شَرِبِ الْخَمْرِ وَتَقْدِمَ أَيضًا فِيهِ حَدِيثُ أَنَسٍ مِنْ فَارِقِ الدُّنْيَا وَهُوَ سَكْرَانٌ دَخَلَ الْقَبْرَ سَكْرَانٌ وَبَعَثَ مِنْ قَبْرِهِ سَكْرَانٌ وَأَمْرُهُ إِلَى النَّارِ سَكْرَانٌ فِيهِ عَيْنٌ يَجْرِي مِنْهَا الْقَيْحُ وَالْدَّمُ هُوَ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص شراب پیے گا اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے راضی نہیں ہوگا اگر وہ (اس دوران) مر گیا تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا اگر وہ دوبارہ پیے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال پلائے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ۔“

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سے طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”جو شخص چوتھی مرتبہ اسے پیے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال پلائے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کا نیچوڑ (یعنی اُن کا خون اور پسینہ وغیرہ)۔“

یہ روایت اس سے پہلے شراب پینے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اس سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی گزر چکی ہے:

”جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ نشے میں ہو تو وہ قبر میں بھی نشے کی حالت میں داخل ہوگا اور اسے قبر سے اٹھایا بھی نشے کے حالت میں جائے گا اسے جہنم کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا تو وہ اس وقت بھی نشے کی حالت میں ہوگا جہنم میں ایک چشمہ



ہے جس میں پیپ اور خون بہتا ہے یہ ان لوگوں کا کھانا اور پینا ہوگا اس وقت تک جب تک زمین اور آسمان باقی ہیں (یعنی ہمیشہ کے لئے ہوگا)۔

## فصل فی طعام اهل النار

### فصل: اهل جہنم کا کھانا

**5588** - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ - آل عمران - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةَ مِنَ الزَّقُومِ قَطُرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَاشَهُمْ فَكَيْفَ يَمُنُّ بِكَوْنِ طَعَامِهِ دَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَكَيْفَ يَمُنُّ لَهْ طَعَامُ غَيْرِهِ وَالْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ قَطْرَةَ مِنَ الزَّقُومِ قَطُرَتْ فِي بَحَارِ الْأَرْضِ لَأَفْسَدَتْ أَوْ قَالَ لِأَمَرَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَاشَهُمْ فَكَيْفَ يَمُنُّ بِكَوْنِ طَعَامِهِ

وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”تم لوگ اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم صرف مسلمان ہونے کے عالم میں ہی مرنا“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ڈال دیا جائے تو یہ تمام اہل دنیا کے لئے ان کی زندگی کو خراب کر دے گا تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا؟ جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”تو اس شخص کا کیا بنے گا؟ جس کا کھانا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا۔“

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین کے سمندروں میں پڑا دیا جائے تو ان سب کو خراب کر دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ اہل زمین کے لئے ان کی زندگی کو تلخ کر دے تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا؟ جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔“

وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے یہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

**5589** - وَعَنْ أَبِي الْكَرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ

النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَفِيشُونَ فَيَغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ صَرِيعٍ لَا يَسْمَنُ وَلَا يُغْنِي مِنَ جُوعٍ فَيَسْتَفِيشُونَ فَيَغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي عُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ يَجِيزُونَ الْغَصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَفِيشُونَ

بِالشَّرَابِ فَيَدْفَعُ إِلَيْهِمْ بِكَالِ لَيْبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَلَّتْ مِنْ وَجْهِهِمْ شَوْثٌ وَجْهِهِمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بِطُونُهُمْ قَطَعْتَ مَا فِي بَطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خِزْلَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْتِيكُمْ رَسُولُكُمْ بِالْأَيَّاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ (غَالِي) قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَا لِكَا فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ (الزَّعْرَفُ) قَالَ فَيَجِيبُهُمُ الْكُفْرُ مَا يَكُونُونَ (الزَّعْرَفُ) قَالَ الْأَعْمَشُ نَبْتُ أَنْ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إِبْجَابَةِ مَالِكِ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرَ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ (الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ فَيَجِيبُهُمْ اخْشَوْا فِيهَا وَلَا تَكْلُمُونَ (الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَنْسَوْنَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّهْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَثِيرٌ مِمَّنْ يَكُونُونَ فِي كِتَابِهِ  
 حَوْشَبُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هَذَا الْحَدِيثَ  
 قَالَ وَالسَّامَاءُ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي  
 الدَّرْدَاءِ

قَوْلُهُ وَلَيْسَ بِسُفُوحٍ وَلَطَبَةٍ بَن عَبْدِ الْعَزِيزِ ثِقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ انْتَهَى

\*\*\* حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اہل جہنم پر بھوک ڈالی جائے گی، اور وہ اتنی ہی تکلیف دہ ہوگی، جتنے عذاب میں وہ مبتلا ہوں گے، وہ مدد مانگیں گے، تو ان کی مدد ”ضریح“ کے کھانے کے ذریعے کی جائے گی، جو نہ سیر کرے گا، اور نہ ہی بھوک سے بے نیاز کرے گا، پھر وہ مدد مانگیں گے، تو ان کی مدد ”ذی غصہ“ کے ذریعے کی جائے گی، پھر انہیں یہ بات یاد آئے گی کہ وہ دنیا میں شراب کے ذریعے پھندہ لگوا لیا کرتے تھے پھر وہ پینے کے لئے مانگیں گے، تو ان کی طرف لوہے کے آنکڑے بھیجے جائیں گے، جب وہ ان کے چہرے کے قریب آئیں گے، تو ان کے چہرے پتھل جائیں گے، جب وہ حیران کے پیٹ میں داخل ہوگی، تو ان کے پیٹ میں موجود چیزوں کو کاٹ دے گی، تو وہ لوگ کہیں گے: جہنم کے نگران فرشتوں کو بلاؤ، تو وہ فرشتے یہ کہیں گے: کیا تمہارے پاس رسول واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں! فرشتے کہیں گے: تو پھر تم دعا کرو اور کافروں کا پکارنا صرف گمراہی کے بارے میں ہوگا، پھر وہ کہیں گے: تم لوگ مالک کو بلاؤ، وہ کہیں گے: اے مالک! ہمارے پروردگار کو ہمارے بارے میں فیصلہ دے دینا چاہیے، تو مالک جواب دے گا: تم لوگ (اس جہنم میں) ہمیشہ رہو!

اعمش بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ان کے پکارنے اور مالک کے انہیں جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا پھر وہ کہیں گے: تم لوگ اپنے پروردگار کو پکارو کیونکہ تمہارے پروردگار سے بہتر اور کوئی نہیں ہے تو وہ یہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہماری بد نصیبی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں یہاں سے نکال دے اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے تو پروردگار انہیں جواب دے گا: تم اس (جہنم میں) ذلت کے ساتھ رہو! تو اس وقت وہ لوگ ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہو جائیں گے اور اس وقت وہ لوگ چیخ و پکار حسرت اور تباہی و بربادی کی بات کریں گے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے قطبہ بن عبدالعزیز کے حوالے سے اعمش کے حوالے

سے شہر بن عطیہ کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن عبد الرحمن (یعنی امام دارمی) فرماتے ہیں: لوگ اس حدیث کو "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اعمش کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو ان کے اپنے قول کے طور پر ہے "مرفوع" حدیث کے طور پر نہیں ہے جبکہ قطبہ بن عبد العزیز ثانی راوی محمد ثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

5590 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ (المزمل) قَالَ شَوْكٌ يَأْخُذُ

بِالْحَلْقِ لَا يَدْخُلُ وَلَا يَخْرُجُ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ مَوْقُوفًا عَنْ شَيْبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْهُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"کھانا" اچھو والا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ ایک کانٹا ہوگا جو حلق میں پھنس جائے گا نہ اندر جائے گا اور نہ باہر نکلے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے "موقوف" روایت کے طور پر شیبہ بن شیبہ کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

## فصل فِي عَظَمِ أَهْلِ النَّارِ وَقَبْحِهِمْ فِيهَا

فصل: اہل جہنم کے حجم کا زیادہ ہونا اور جہنم میں ان کا قبیح ہونا

5591 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَخْرَجَ إِلَى الدُّنْيَا لِمَاتِ

أَهْلُ الدُّنْيَا مِنْ وَخْشَةٍ مَنْظَرِهِ وَنَحْنُ رَيْنَحُهُ قَالَ ثُمَّ بَكَى عَبْدُ اللَّهِ بَكَاءً شَدِيدًا

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا وَفِي إِسْنَادِهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اہل جہنم میں سے اگر کسی شخص کو دنیا کی طرف لایا جائے تو اس کی شکل کی

وحشت اور اس کی بو کی بدبو سے تمام اہل دنیا مر جائیں گے اس کے بعد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روئے۔

یہ روایت امام ابن ابی الدنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

5592 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مُنْكَبِي الْكَافِرِ

مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

الْمُنْكَبُ مُجْتَمِعُ رَأْسِ الْكَتِفِ وَالْعَضْدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5592- صحیح البخاری - کتاب الرقاق - باب صفۃ الجنة والنار - حدیث: 6195 صحیح مسلم - کتاب النعمۃ وصفۃ نعیمہا

وأهلها باب النار بدخلها الجملون والجنة بدخلها الضعفاء - حدیث: 5198 المعجم الأوسط لمطهرانی - باب الباء من اسمہ

بکر - حدیث: 3348

”کافر کے دو کندھوں کے کناروں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت جتنا فاصلہ ہوگا۔“  
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

منکب اس جگہ کو کہتے ہیں جو بازو اور کندھے کے ملنے کی جگہ ہے۔

**5593** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْسُ الْكَافِرِ مِثْلَ أَحَدٍ وَقَعْدُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ كَمَا بَيْنَ قَدِيدٍ وَمَكَّةَ وَكَثَافَةُ جَسَدِهِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا بِدَرَّاعِ الْجَبَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ

قَالَ حُرْسُ الْكَافِرِ مِثْلَ أَحَدٍ وَغُلْظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ أَحَدٍ وَقَعْدُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلَ الرِّبْدَةِ - وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَوْلُهُ مِثْلَ الرِّبْدَةِ يَعْنِي كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرِّبْدَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ أَنْتَهَى  
ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

”کافر کی دائرہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی اور اس کی ران بیضا نامی پہاڑ کے جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنی تدید اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے اور اس کا جسم اتنا موٹا ہوگا کہ وہ جبار (نامی حکمران کے) پیائش کے ایک بالشت کے حساب سے پچاس بالشت کا ہوگا۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

”کافر کی دائرہ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی اور اس کی جلد کی موٹائی تین دن کی مسافت جتنی ہوگی۔“

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی دائرہ قیامت کے دن اُحد پہاڑ جتنی ہوگی اور اس کا زانو بیضا پہاڑ جتنا ہوگا اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت جتنی ہوگی جتنا یہاں سے ”ربذہ“ دور ہے۔“

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”ربذہ“ کی مانند سے مراد یہ کہ جتنا مدینہ اور ربذہ کے درمیان کا فاصلہ ہے نیز بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

**5594** - وَفِي رِوَايَةٍ لِتِرْمِذِي قَالَ إِنْ غُلْظُ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنْ حُرْسُهُ مِثْلُ أَحَدٍ وَإِنْ مَجْلِسُهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

وَقَالَ فِي هَذِهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَلَفْظُهُ قَالَ جِلْدُ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا بِدَرَّاعِ الْجَبَّارِ وَحُرْسُهُ مِثْلُ أَحَدٍ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَلَفْظُهُ وَهُوَ رِوَايَةُ لِأَحْمَدَ بِسَنَادٍ

جَنَدٍ قَالَ ضَرَسَ الْكَافِرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ أَحَدٍ وَعَرَضَ جِلْدُهُ مَبْعُونٌ ذِرَاعًا وَعِضْدُهُ مِثْلَ الْبَيْضَاءِ وَلَحْدُهُ مِثْلُ وَرْقَانٍ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ الرَّبْدَةِ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ يُقَالُ بَطْنُهُ مِثْلُ بَطْنِ إِصْمَ

الْجَبَّارِ مَلِكٍ بِالْيَمَنِ لَهُ ذِرَاعٌ مَعْرُوفٌ الْمَقْتَدَارُ كَذَا قَالَ ابْنُ حَبَانَ وَغَيْرُهُ وَقِيلَ مَلِكٌ بِالْعَجَمِ

❀ امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

”کافر کی جلد کی موٹائی بیالیس گز ہوگی اور اس کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا کہ

اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے“

وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ

یہ ہیں:

”کافر کی کھال بیالیس ذراع (یعنی سب سے بڑی انگلی کے کونے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگی جو جہار کے گز کے

حساب سے ہے اس کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی۔“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے یہ الفاظ ابن کے نقل کردہ ہیں امام احمد نے بھی اسے عمدہ

سند کے ساتھ نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

”قیامت کے دن کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی اور اس کی جلد کی موٹائی ستر گز ہوگی اور اس کا بازو بیضا پہاڑ کی

مانند ہوگا اس کا زانو دو رقام کی مانند ہوگا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا یہاں سے لے کر ربذہ تک کا فاصلہ ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے اس کا پیٹ ایسے ہوگا جیسے اضم کا اندورنی حصہ ہے۔

”جبار“ ایک بادشاہ کا نام ہے جو یمن میں ہوتا تھا اس کا گز مقدار کے حساب سے معروف تھا یہ بات ابن حبان اور دیگر

حضرات نے بیان کی ہے ایک قول کے مطابق یہ عجیوں کا بادشاہ تھا۔

5595 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ

لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرَسِخَ وَالْفَرَسِخُ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْهُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

وَالْفَضْلُ بْنُ يَزِيدَ كُوفِيُّ قَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ وَأَبُو الْمُخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ انْتَهَى

قَالَ الْحَافِظُ رَوَاهُ الْفَضْلُ بْنُ يَزِيدَ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کافر کی زبان ایک یا دو فرسخ تک لٹکے گی جسے لوگ اپنے پاؤں تلے دیں گے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے فضل بن یزید کے حوالے سے ابو مخارق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں اور فضل بن یزید نامی راوی کوئی ہے کئی ائمہ نے

اس سے روایات نقل کی ہے اور ابو مخارق نامی راوی معروف نہیں ہے۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔



حافظ بیان کرتے ہیں: فضل بن یزید نے اسے نقل کیا ہے۔

**5598** - عَنْ أَبِي الْمَعْلَانِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَجْرِي سَالَهُ فَرَسٌ مِنْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَتَوَلَّوهُ النَّاسُ الْمَعْلَانِ الْمُخَارِبِيُّ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكُفَى وَقَالَ أَبُو بَكْرِ مَرْبِيعُ الْحَافِظُ لَيْسَ لَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ أَنْتَهَى

ابو معجلان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن کافر اپنی زبان کو دو فرسخ تک کھینچے گا جسے لوگ پیروں تلے دے رہے ہوں گے۔“

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اور یہی درست ہے امام ترمذی کا یہ کہنا کہ ابو بخاری معروف نہیں ہے یہ وہم ہے کیونکہ وہ ابو معجلان بخاری ہے امام بخاری نے اس کا ذکر کتاب ”الکلی“ میں کیا ہے۔ حافظ ابو بکر کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس سند کے ساتھ اس سے کوئی روایت منقول نہیں ہے صرف یہی روایت منقول ہے..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

**5597** - وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتَّى إِنْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهُ قَرِيبٌ مِنَ الْحَسَنِ

ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

”جہنم میں اہل جہنم اتنے بڑے ہو جائیں گے کہ کسی شخص کے کان کی لوسے لے کر اس کے کندھے کے درمیان کا فاصلہ سات سو برس کی مسافت جتنا ہوگا اور اس کی کھال اتنی موٹی ہوگی کہ وہ ستر گز کی ہوگی اور اس کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی۔“

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے۔

**5598** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أَنْسٍ بِإِمَامِهِمْ (الْأَنْسَاءُ) قَالَ يَدْعَى أَحَدَهُمْ فَيُعْطَى كِتَابُهُ بِيَمِينِهِ وَيَمْدُ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا وَيَبْيَضُ وَجْهُهُ وَيَجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ نُورٍ يَتَلَأَلُ فَيَنْطَلِقُ إِلَى أَصْحَابِهِ لِيُرَوْنَ مِنْ بَعِيدٍ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ آتِنَا بِهَذَا وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ لِقَوْلِهِمْ أَبْشِرُوا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ هَذَا قَالَ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَسُودُ وَجْهُهُ وَيَمْدُ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي صُورَةِ آدَمَ وَيَلْبَسُ تَاجًا مِنْ نَارٍ فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا اللَّهُمَّ لَا تَأْتِنَا بِهَذَا فَيَأْتِيَهُمْ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ اخْزِهِ فَيَقُولُ أْبَعِدْكُمْ اللَّهُ فَإِنْ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ هَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے حوالے سے بلائیں گے۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان میں سے کسی کو بلایا جائے گا اور اس کا تمام اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کے جسم کو ساٹھ گز تک بڑھا دیا جائے گا اس کا چہرہ روشن کر دیا جائے گا اور اس کے سر پر نور سے بنا ہوا تاج رکھا جائے گا جو جھلسلا رہا ہوگا وہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس جائے گا وہ لوگ دور سے اسے دیکھ کر یہ کہیں گے: اے اللہ! ہمیں بھی یہ چیز عطا فرما اور ہمارے لئے اس میں برکت رکھ دے یہاں تک کہ جب وہ ان لوگوں کے پاس آئے گا تو ان سے کہے گا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم میں سے ہر ایک کو یہ چیز ملے گی نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اس کے جسم کو ساٹھ گز جتنا کر دیا جائے گا جو حضرت آدم علیہ السلام کا قد تھا اسے آگ سے بنا ہوا تاج پہنایا جائے گا اس کے ساتھی اسے دیکھ کر یہ کہیں گے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اے اللہ! تو اسے ہمارے پاس نہ لے کر آتا وہ ان لوگوں کے پاس آئے گا وہ کہیں گے: اے اللہ! تو اسے رسوا کر دے تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے تم میں سے ہر ایک شخص کو اس کی مانند ملے گا۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے روایت کے نقل کردہ الفاظ ان کے ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

**5599 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقْعِدُ الْكَافِرِ لِي النَّارِ

مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَكُلُّ ضَرْسٍ مِثْلَ أَحَدٍ وَفَخْذُهُ مِثْلُ وَرْقَانٍ وَجِلْدُهُ سَوِي لَحْمِهِ وَعِظَامُهُ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ كِلَهُمَا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ لَهِيْعَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جہنم میں کافر کا مقعد تین دن کی مسافت جتنا ہوگا اور اس کی ہر داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی اور اس کا زانو و رقان جتنا ہوگا اور اس کی جلد چالیس گز کی ہوگی جو گوشت اور ہڈیوں کے علاوہ ہوگی۔“

یہ روایت امام احمد، امام ابو یعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان سب نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**5600 -** وَرَوَى ابْنُ مَاجَهٍ مِنْ طَرِيقِ عِيسَى بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ

أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ لِيَعْظُمَ حَتَّىٰ إِنَّ ضَرْسَهُ لَأَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَفَضِيلَةُ

جَسَدِهِ عَلَى ضَرْسِهِ كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أَحَدٍ كُمْ عَلَى ضَرْسِهِ

امام ابن ماجہ نے عیسیٰ بن مختار کے حوالے سے محمد بن ابولیلی کے حوالے سے عطیہ عوفی کے حوالے سے حضرت

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”کافر اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس کی داڑھ اُحد پہاڑ سے بڑی ہوگی اور اس کا جسم اس کی داڑھ سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا تم میں سے کسی ایک کا جسم اس کی داڑھ سے بڑا ہوتا ہے۔“

**5601 -** وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَنَرِي مَا سَعَةِ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلٌ وَاللَّهِ

وَاللّٰهُ مَا تَدْرِي اِنْ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ وَبَيْنَ عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ خَرِيفًا تَجْرِي فِيْهِ اَوْدِيَةُ الْقَيْحِ وَالْدَّمِ  
قُلْتُ اَنْهَارٌ قَالَ لَا بَلْ اَوْدِيَةٌ

رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ جہنم کتنی بڑی ہے؟ میں نے (انہیں) جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کی قسم! تم یہ بات نہیں جانتے کہ اہل جہنم میں سے کسی ایک شخص کی کان کی لوسے لے کر اس کی گردن تک ستر برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہوگا جس میں پیپ اور خون وادیاں بہہ رہی ہوں گی! میں نے کہا: کیا نہریں بہہ رہی ہوں گی؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ وادیاں بہہ رہی ہوں گی۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

**5602 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَمٌ فِيهَا كَالْحُورِ (الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ تَشْوِيهِ النَّارِ لِقُلُوصِ شَفْتِهِ اَلْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسطَ رَاسِهِ وَتَسْتَرْجِي شَفْتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سِرْتَهُ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَيْدٍ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ  
قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ وَقَدْ وَرَدَ اَنْ مِنْ هَذِهِ الْاَمَةِ مَنْ يَعْظُمُ فِي النَّارِ كَمَا يَعْظُمُ فِيْهَا الْكُفَّارُ فَرَوَى اَبُو مَاجَهٍ وَالْحَاكِمُ وَغَيْرُهُمَا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لَقَدْ دَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ اَقِيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ مِنْ اَمِيْنٍ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِيْهِ اَكْثَرُ مِنْ مُضِرٍّ وَاِنْ مِنْ اَمِيْنٍ مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُوْنَ اَحَدُ زَوَايَاهَا الْاَلْفَظْلَ لَابْنِ مَاجَهٍ وَاسْنَادُهُ جَيْدٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَتَقْدِمُ لَفْظُهُ فَيَمُنُ مَا تَلَهُ ثَلَاثَةَ مِنْ الْاَوَّلَادِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ بِاسْنَادٍ جَيْدٍ اَيْضًا اِلَّا اَنَّهُ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ اَقِيْشٍ يَحْدُثُ اَنَّ اَبَا بَرَزَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ  
لَقَدْ كَرِهَ كَذَابِيْ اُصْلِيْ وَاَرَاهُ تَصْحِيْفًا وَصَوَابُهُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ اَقِيْشٍ يَحْدُثُ اَبَا بَرْدَةَ كَمَا فِيْ اَبْنِ مَاجَهٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے۔)

”وہ اس میں بگڑے ہوئے منہ کے ساتھ رہیں گے“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگ انہیں بھون دے گی تو اس کا اوپر کا ہونٹ اس کے سر کے نصف تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر اس کی ناف تک آجائے گا۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ عبد العظیم بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: اس امت کا ایک فرد جہنم میں اتنا بڑا ہوگا جس طرح کفار بڑے ہوں گے امام ابن ماجہ اور امام حاکم اور دیگر حضرات نے عبد اللہ بن قیس کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اس رات حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میری امت میں ایک شخص ایسا ہوگا کہ اس کی شفاعت کی وجہ سے مضر قبیلے کے افراد سے زیادہ تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور میری امت کا ایک شخص اتنا بڑا ہوگا کہ اس (یعنی جہنم) کے ایک گوشے میں سائے گا۔“

روایت کے یہ الفاظ امام ابن ماجہ کے نقل کردہ ہیں ان کی سند عمدہ ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں جو اس باب میں ہیں جس میں جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں اس کی فضیلت کا تذکرہ ہے یہی روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبد اللہ بن قیس کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: میں نے حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ کو سنا: انہوں نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنائی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے لیکن میری اصل میں اسی طرح مذکور ہے تاہم میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ غلطی ہے درست یہ ہے کہ میں نے حضرت حارث بن اقیس کو سنا کہ وہ ابو بردہ کو حدیث بیان کر رہے تھے جیسا کہ امام ابن ماجہ کی روایت میں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**5603 -** وَعَنْ أَبِي غَسَّانِ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَظْهَرُ الْحَبْرَةُ نَعْرَفَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ جِرَاشٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَنَحْدُهُ فِي جَهَنَّمَ مِثْلَ أَحَدٍ وَحُرْسُهُ مِثْلَ الْبَيْضَاءِ قُلْتُ لِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَانَ عَاقِلًا يُوَالِدِيهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا يَحْضُرُنِي أَبُو غَسَّانٍ ضَمِّيَ بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ”ظہر الحبرۃ“ کے مقام پر فرمایا: کیا تم عبد اللہ بن جراث کو جانتے ہو؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جہنم میں اس کا زانو واحد پہاڑ جتنا ہوگا اور اس کی دائرہ بیضاء پہاڑ جتنی ہوگی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کا نافرمان تھا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو اس وقت میری ذہن میں نہیں ہے۔

### فصل فی تفاوتہم فی العذاب و ذکر اہونہم عذابا

فصل: اُن کے عذاب میں تفاوت کا ذکر اور جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا اُس کا تذکرہ

**5604 -** عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمَرْجُلُ بِالْقَمَقَمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ إِنْ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمَرْجُلُ مَا يَرَى أَنْ أَحَدًا أَشَدَّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا



حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

”جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے پاؤں پر انگارے رکھے جائیں گے جن کے ذریعے اس کا دماغ کھولے گا جس طرح ہنڈیا کھلتی ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے جوتے اور تسمے آگ کے بنے ہوئے ہوں گے اور اس کا دماغ یوں کھولے گا جس طرح ہنڈیا کھلتی ہے اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ شدید عذاب اور کسی کو نہیں ہو رہا حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہوگا۔“

5885

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَهْلُ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ مُتَعَلِّقٌ بِنَعْلَيْهِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغَهُ مَعَ أَجْزَاءِ الْعَذَابِ وَمِنْهُمْ مَنْ فِي النَّارِ إِلَى كَعْبِهِ مَعَ أَجْزَاءِ الْعَذَابِ وَمِنْهُمْ مَنْ فِي النَّارِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ مَعَ أَجْزَاءِ الْعَذَابِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَدْ اغْتَمَرَ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغَهُ مِنْ حَرِّ نَعْلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اہل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جسے آگ کا جوتا پہنایا گیا ہوگا ان جوتوں کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا اور عذاب کے اجزاء اس کے ہمراہ ہوں گے ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو جہنم میں ٹخنوں تک ہوں گے اور عذاب کے اجزاء اس کے ساتھ ہوں گے کچھ ایسے ہوں گے جو گھٹنوں تک (آگ میں) ہوں گے اور عذاب کے اجزاء ہمراہ ہوں گے اور ان میں کچھ ایسے ہوں گے جو اس (آگ) میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہ روایت صحیح مسلم میں صحیح روایت کے طور پر منقول ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں):

”جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے آگ کی بنی ہوئی جوتیاں پہنی ہوئی ہوں گی اور ان جوتوں کی تپش کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔“

5886

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَلْدَى لَهُ نَعْلَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغَهُ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کی آگ سے بنی ہوئی جوتیاں ہوں گی اور ان کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔



**5607** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنہم میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا جنہوں نے (آگ سے بچے ہوئے) جوتے پہنے ہوئے ہوں گے جن کی وجہ سے ان کا دماغ کھول رہا ہوگا۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5608** - وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لِرَجُلٍ عَلَيْهِ نَعْلَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَأَنَّهُ مَرَجُلٌ مَسَامَعُهُ جَمْرٌ وَأُضْرَاسُهُ جَمْرٌ وَأَشْفَارُهُ لَهَبٌ النَّارِ وَتَخْرُجُ أَحْشَاءُ جَنْبَيْهِ مِنْ قَلَمَيْهِ وَمَسَائِرُهُمْ كَالْحَبِّ الْقَلِيلِ فِي الْمَاءِ الْكَثِيرِ فَهُوَ يَفُورُ رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ مُسْلِمًا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنہم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے (آگ کے) جوتے پہنے ہوئے ہوں گے اور ان کی وجہ سے اس کا دماغ ہڈیا کی طرح کھول رہا ہوگا اس کی سماعت انکارہ ہوگی اس کی داڑھیں انکارہ ہوں گی اس کے ہونٹ آگ کے انگارے ہوں گے اور اس کے پہلوؤں سے اندر کی چیزیں نکل آئیں گی جو اس کے قدموں میں گر جائیں گی اور یہ سب چیزیں یوں ہوں گی جس طرح بہت سے پانی میں تھوڑے سے دانے ڈالے گئے ہوں اور وہ کھول رہا ہو“

یہ روایت امام بزار نے مرسل روایت کے طور پر صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5609** - وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حِجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى عُنُقِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى قُرْقُوتِهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے جنہیں آگ گھٹنوں تک پکڑے گی، کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ گھٹنوں تک پکڑے گی، کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ گردن تک پکڑے گی، کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ ہنسی کی ہڈی تک پکڑے گی۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

5609 - صحیح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها - باب في شدة حر النار جهنم وبعد فراقها وما تأخذ من - حديث: 33514 - مسند أحمد بن - كتاب ذكر النار ما ذكر فيها أعلام لأهل النار وندبة - حديث: 19658 - المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سمره ما - أول مسند ابصرين ومن حديث سمره بن جندب - حديث: 6812 - مسند سمره بن جندب - رأبو نصره النضر بن مالك عن سمره حديث: 6812

”ان میں سے کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ فتنوں تک پکڑے گی کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ گردن تک پکڑے گی۔“

**5610 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَهَنَّمَ لَمَا سِيقَ إِلَيْهَا أَهْلُهَا تُلْقَتْهُمْ لَفْحَةً فَلَمْ تَدَعْ لَحْمًا عَلَى عَظْمٍ إِلَّا لَقِتهُ عَلَى الْعَرْقُوبِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالتَّبَهُّقِيِّ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ غَيْرُهُمَا مَوْقُوفًا عَلَيْهِ وَهُوَ أَصَحُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا تو جہنم ان کے سامنے آئے گی اور انہیں جھلسا دے گی یہاں تک کہ بڑی پر گوشت پر باقی نہیں رہے گا وہ سب ایڑیوں پر گر جائے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے اور ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے اسے ان پر ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

**5611 -** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ (الرَّحْمَنُ) قَالَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَأْسِهِ ثُمَّ يَقْصِفُ كَمَا يَقْصِفُ الْخَطْبُ - رَوَاهُ التَّبَهُّقِيُّ مَوْقُوفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں منقول ہے:

”انہیں پیشانی اور قدموں سے پکڑا جائے گا۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے سر اور پاؤں بواکھٹا کیا جائے گا اور یوں ملا دیا جائے گا جس طرح لکڑیوں کو ایک دوسرے پر رکھ دیا جاتا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5612 -** وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَا لَهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ (النِّسَاء) قَالَ يَا كَعْبُ أَخْبَرْنِي عَنْ تَفْسِيرِهَا فَإِنْ صَدَقْتَ صَدَقْتُكَ وَإِنْ كَذَبْتَ رَدَدْتُ عَلَيْكَ فَقَالَ إِنْ جُلِدَ ابْنُ آدَمَ بِحَرَقٍ وَبِجَدَدٍ فِي سَاعَةٍ أَوْ فِي يَوْمٍ مِقْدَارِ سِتَّةِ آلَافٍ مَرَّةٍ قَالَ صَدَقْتَ رَوَاهُ التَّبَهُّقِيُّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”جب کبھی ان کی کھال جل جائے گی تو ہم اس کی جگہ انہیں دوسری کھال دے دیں گے تاکہ وہ لوگ عذاب کا ذائقہ چکھیں۔“

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تم مجھے اس کی تفسیر کے بارے میں بتاؤ اگر تم نے صحیح بیان کیا تو میں تمہاری بات کو درست قرار دوں گا اگر تم نے غلط بیانی کی تو میں تمہاری بات کو مسترد کر دوں گا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک گھڑی میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک دن میں انسان کی کھال چھ ہزار مرتبہ جلائی جائے گی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

**5613** - وَرَوَى أَيْضًا عَنْ الْحَسَنِ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ قَالَ كَلِمَا تَصْبَحُتْ جُلُودُهُمْ بِذَلَّتْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ قَالَ مَا كَلَهُمُ النَّارُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ كَلِمَا أَكَلَهُمْ قِيلَ لَهُمْ هُوَدُوا لِمَ هُوَدُونَ كَمَا كَانُوا

حسن بصری کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: (ارشاد ہاری تعالیٰ ہے:)

”جب بھی ان کی کھال جل جائے گی ہم اس کی جگہ انہیں دوسری کھال دیدیں گے تاکہ وہ عذاب کا ذائقہ چکھیں“

حسن بصری فرماتے ہیں: آگ انہیں روزانہ ستر ہزار مرتبہ کھائے گی جب وہ انہیں کھالے گی تو ان سے کہا جائے گا: تم دوبارہ بن جاؤ! تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح ہو جائیں گے۔

**5614** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتَى بِأَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُسًّا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ مِنْ شِدَّةٍ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُسٌّ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”دنیا میں سب سے زیادہ نعمت والے فرد کو لایا جائے گا جو جہنمی ہوگا اور اسے جہنم کا ایک چکر لگوا دیا جائے گا پھر اس سے دریافت کیا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کبھی کوئی نعمت تم پر گزری ہے؟ وہ عرض کرے گا: جی نہیں اللہ کی قسم اے میرے پروردگار! پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ پریشان رہا تھا لیکن وہ جنتی ہوگا تو اسے جنت کا ایک چکر لگوا دیا جائے گا تو اس سے دریافت کیا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی ہے؟ کیا تم پر کبھی کوئی شدت گزری ہے؟ تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں اللہ کی قسم اے میرے پروردگار! مجھ پر کبھی کوئی پریشانی نہیں آئی اور میں نے کبھی کوئی شدت نہیں دیکھی“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5615** - وَعَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْسِيَ أَهْلَ النَّارِ جَعَلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ صَنْدُوقًا عَلَى قَدَرِهِ مِنْ نَارٍ لَا يَنْبُضُ مِنْهُ عَرَقٌ إِلَّا فِيهِ مِسْمَارٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تَضْرُمُ فِيهِ النَّارُ ثُمَّ يَقْفَلُ بِقِفْلٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ يَجْعَلُ ذَلِكَ الصَّنَدُوقَ فِي صَنْدُوقٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ يَضْرُمُ بَيْنَهُمَا نَارٌ ثُمَّ يَقْفَلُ بِقِفْلٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ يَجْعَلُ ذَلِكَ الصَّنَدُوقَ فِي صَنْدُوقٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ يَضْرُمُ بَيْنَهُمَا نَارٌ ثُمَّ يَقْفَلُ ثُمَّ يُلْقَى أَوْ يَطْرَحُ فِي النَّارِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ

مَنْ قَوْفَهُمْ ظِلٌّ مِنَ النَّارِ وَمَنْ تَحْتَهُمْ ظِلٌّ ذَلِكَ يَخُوفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ يَا عِبَادَ فَاتَّقُونِ (الزمر) وَذَلِكَ قَوْلُهُ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ (الأنبياء) قَالَ فَمَا يَرَى أَنْ فِي النَّارِ أَحَدًا غَيْرَهُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ مَوْفُوفًا وَرَوَاهُ أَيْضًا بَنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ بِإِسْنَادٍ مُنْقَطِعٍ

قَالَ الْحَافِظُ سُؤَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ وَلَدَ فِي الْعَامِ الَّذِي وَلَدَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَامُ الْفِيلِ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ حِينَ دَخَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ وَتَوَلَّى فِي زَمَنِ الْحِجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ

وَعِشْرِينَ زَلِيلَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةً

سویڈ بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو بھلا دینے (یعنی بھرپور سزا دینے) کا ارادہ کرے گا تو ان میں سے ایک شخص کے لئے وہ ایک صندوق بنائے گا جس پر ہر طرف آگ لگی ہوئی ہوگی اس میں سے جو بھی پسینہ نکلے گا وہ آگ کی سہارا میں ہوگا پھر اس میں اور آگ بھڑکائی جائے گی پھر اس پر آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر اس صندوق کو آگ کے بنے ہوئے ایک اور صندوق میں رکھا جائے گا ان کے درمیان ایک اور آگ بھڑکائی جائے گی پھر اس پر آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر اس صندوق کو آگ کے بنے ہوئے ایک اور صندوق میں رکھا جائے گا پھر ان (صندوقوں) کے درمیان ایک اور آگ بھڑکائی جائے گی پھر اس پر قفل لگادیا جائے گا اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پھینک دیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”ان کے اوپر بھی آگ کے بادلوں (کی چھت) ہوگی اور ان کے نیچے بھی (آگ کی) چھتیں ہوں گی اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے تو اے میرے بندو! تم لوگ مجھ سے ڈرو!“

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”ان کی اس (جہنم) میں چیخ و پکار ہوگی اور وہ اس میں (اس چیخ و پکار کے علاوہ) کچھ اور نہیں سنیں گے۔“

راوی کہتے ہیں: تو وہ شخص یہ سمجھے گا کہ جہنم میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ کے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اس کی مانند ایک اور روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر منقطع سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سویڈ بن غفلہ نامی راوی اسی سال پیدا ہوئے تھے جس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اور یہ عام الفیل کا سال ہے لیکن یہ مدینہ منورہ اس وقت آئے جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے تھے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی ان کا انتقال حجاج بن یوسف کے عہد میں ہوا تھا اس وقت ان کی عمر ایک سو پچیس سال اور ایک قول کے مطابق ایک سو ستائیس سال تھی۔

## فصل فی بکائهم وشہیقهم

### فصل: اہل جہنم کا رونا اور چیخ و پکار کرنا

5616 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنْ أَهْلَ النَّارِ يَدْعُونَ مَالِكًا فَلَا يُجِيبُهُمْ أَرْبَعِينَ عَامًا ثُمَّ يَقُولُ إِنَّكُمْ مَا كُثُّونَ ثُمَّ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عَلِمْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ فَلَا يُجِيبُهُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا ثُمَّ يَقُولُ اخْسَوْا فِيهَا وَلَا تَكَلِّمُونَ (الْمُؤْمِنُونَ) ثُمَّ يَبْأَسُ الْقَوْمُ فَمَا هُوَ إِلَّا الزَّفِيرُ وَالشَّهيقُ تَشْبَهُ أَصْوَاتَهُمْ أَصْوَاتُ الْحَمِيرِ أَوَّلَهَا شَهيقٌ وَآخِرُهَا زَفِيرٌ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مَوْفُوفًا وَرَوَاهُ مُتَّحَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

الشَّهيقُ فِي الصَّدْرِ وَالزَّفِيرُ فِي الْحَلْقِ وَقَالَ ابْنُ قَارِسٍ الشَّهيقُ ضِدُّ الزَّفِيرِ لِأَنَّ الشَّهيقَ رَدُّ النَّفْسِ

والزفیر اخراج النفس

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جہنم (جہنم کے گھرانے) "مالک" کو بلائیں گے وہ چالیس سال تک انہیں جواب نہیں دے گا پھر وہ یہ کہے گا: تم (اس میں ہی) رہو گے پھر وہ اپنے پروردگار کو بلائیں گے تو یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس میں سے نکال دے اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے لیکن وہ انہیں دنیا کے حساب سے جواب نہیں دے گا پھر یہ فرمائے گا: تم لوگ اس میں رُسا ہو کے رہو اور تم میرے بات چیت نہ کرو پھر وہ لوگ مایوس ہو جائیں گے اور وہ چیخ و پکار کریں گے اور ان کی آواز گدھے کی آواز کی طرح ہوگی جس کا ابتدائی حصہ شہیق ہوتا ہے اور آخری حصہ زفیر ہوتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے ان کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ "الشہیق" اس آواز کو کہتے ہیں جو سینے میں ہو اور الزفیر اس کو کہتے ہیں جو حلق میں ہو ابن قاری کہتے ہیں: شہیق زفیر کی ضد ہے کیونکہ شہیق کا مطلب سانس کو اندر لے جانا ہے اور زفیر کا مطلب سانس کو باہر لانا ہے۔

5617 - وروی البیہقی عن معاویۃ بن صالح عن علی بن ابی طلحۃ عن ابن عباس لی قولہ لہم فیہا

زفیر وشہیق قال صوت شدید وصوت ضعیف

قال الحافظ وتقدم حدیث ابی الدرداء وفیہ فیقولون ادعوا مالکاً فیقولون یا مالک لیقض علینا ربک قال انکم ما یکتون (الزعرور)

قال الاعمش نبئت ان بین دعائہم و بین اجابۃ مالک لہم الف عام

قال فیقولون ادعوا ربکم فلا أحد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقورتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظالمون (المؤمنون) قال فیجیبہم اخسروا فیہا ولا تکلّمون - قال فینذّر ذلک ینسوا من کل خیر وعند ذلک یأخذون فی الزفیر والشہیق والویل - رواہ الترمذی

حضرت امام بیہقی نے معاویہ بن صالح کے حوالے سے علی بن ابی طلحہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے): "ان کے لئے اس (جہنم میں) زفیر اور شہیق ہوگا۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد تیز آواز اور ہلکی آواز ہے۔

حفظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات گزر چکی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے وہ یعنی اہل جہنم یہ کہیں گے: تم مالک کو بلاؤ! تو وہ کہیں گے: اے مالک! تمہارا پروردگار ہمارے بارے میں فیصلہ کر دے تو وہ کہے گا: تم یہیں رہو گے۔

"اعمش بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ان کے دعا کرنے اور مالک کے جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا پھر وہ لوگ کہیں گے: تم اپنے پروردگار کو بلاؤ! کیونکہ کوئی بھی تمہارے پروردگار سے بہتر نہیں ہے تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہماری بد نصیبی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس میں



سے لگاں دے اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے تو پروردگار انہیں یہ جواب دے گا:  
”تم لوگ رسوا ہو کر اس میں رہو اور تم میرے ساتھ کلام نہ کرو“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس وقت وہ لوگ ہر قسم کی بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور اس وقت وہ زفر شہیق اور ویل  
(کی آوازیں نکالیں گے)۔  
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5618 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ لِيَكُونَ حَتَّى تَنْقَطِعَ الدَّمُوعُ ثُمَّ يَكُونُ الدَّمُ حَتَّى يَصِيرَ فِي وَجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأَخْدُودِ لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهَا السَّفَنُ لَجَرَتْ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَبُو يَعْلَى وَلَقِظَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوا لِأَنَّ لَمْ تَبْكُوا لَتَبَاكُوا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَكُونُ فِي النَّارِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي خُدُودِهِمْ كَمَا تَهَيَّأُ جُدَاوِلُ حَتَّى تَنْقَطِعَ الدَّمُوعُ فَيَسِيلَ الدَّمُ فَيَقْرَحَ الْعُيُونُ

وَفِي إِسْنَادِهِمَا يَزِيدُ الرِّقَاشِيُّ وَبَقِيَّةُ رَوَاةِ ابْنِ مَاجَهَ ثَقَاتٌ أَحْتَجُّ بِهِمُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ  
وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مُخْتَصَرًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ مَرْفُوعًا قَالَ إِنْ أَهْلَ النَّارِ لِيَكُونَ حَتَّى لَوْ أُجْرِيَتِ السَّفَنُ فِي دُمُوعِهِمْ لَجَرَتْ وَإِنَّهُمْ لَيَكُونُ الدَّمُ مَكَانَ الدَّمْعِ - وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ  
الْأَخْدُودُ بِالضَّمِّ هُوَ الشَّقُّ الْعَظِيمُ فِي الْأَرْضِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”اہل جہنم پر رونے کو بھیجا جائے گا تو وہ روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے تو وہ خون کے آنسو روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں پر گڑھے سے بن جائیں گے کہ اگر ان میں کشتیوں کو چھوڑا جائے تو وہ بھی چلنے لگیں۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام یعلیٰ نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:  
”میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اے لوگو! تم روؤ اگر تم روتے نہیں ہو تو رونے جیسی شکل بناؤ کیونکہ اہل جہنم جہنم میں روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے رخساروں پر یوں بہیں گے جیسے وہ نالے ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے تو وہ بہے گا نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ خون بہے گا اور ان کی آنکھوں میں زخم ہو جائیں گے۔“

ان دونوں کی سند میں یزید رقاشی نامی راوی ہے امام ابن ماجہ کے باقی راویوں سے کلام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔

یہی روایت امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر عبد اللہ بن قیس کے حوالے سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے):

”اہل جہنم روئیں گے یہاں تک کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ بھی چلیں گی اور وہ آنسوؤں کی جگہ خون

سے روئیں گے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ اخذود میں ("اُپر") پیش ہے اس سے مراد زمین میں موجود بڑا گڑھا ہے۔

### 3۔ التَّرْغِيبُ فِي الْجَنَّةِ وَلَعِيمِهَا وَشَتْمُ عَلِيٍّ فُصُول

باب: جنت اور اس کی نعمتوں کے بارے میں ترقیبی روایات یہ چند فصول پر مشتمل ہے

5619 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدَةً

يَغْيِرُ حَقَّهَا لَمْ يَرْحَ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ فَإِنْ رِيحَ الْجَنَّةِ لِيُوجِدَ مِنْ مَسِيرَةِ مِائَةِ عَامٍ

وَلَمْ يَرْوَاهُ: وَإِنْ لَمْ يَرْحَ لِيُوجِدَ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی ذی کونہ حق طور پر قتل کر دے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا اگرچہ اس کی خوشبو ایک سو سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے۔"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"بے شک اس کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے۔"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5620 - وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَ الْجَنَّةِ يُوجِدُ مِنْ

مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَاللَّهُ لَا يَجِدُهَا عَاقٍ وَلَا قَاطِعٍ رَحِمَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ وَلَقَدْ قَامَ غَيْرُ مَا حَدِيثُ فِيهِ ذِكْرُ رَائِحَةِ الْجَنَّةِ فِي أَمَاكِنَ مُتَفَرِّقَةٍ مِنْ

هَذَا الْكِتَابِ لَمْ نَعْلَمْهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان یا قطع رحمی کرنے والا اُسے نہیں پاسکیں گے۔"

یہ روایت امام طبرانی نے جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کے علاوہ اور احادیث گزر چکی ہیں جو اس کے

علاوہ متفرق مقامات پر نقل ہوئی ہیں جو جنت کی خوشبو کے بارے میں ہیں ہم انہیں (یہاں) نہیں دہرائیں گے۔

### فصل فِي صِفَةِ دُخُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَغَيْرِ ذَلِكَ

فصل: اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کی صفت اور دیگر امور کا بیان

5621 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ يَوْمَ نُخْشِرُ

الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفَدًا (مَرِيم) إِلَى آخِرَةٍ - قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْوَفْدُ إِلَّا رَكَبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَفِي يَدَيْهِ إِلَهُم إِذَا خَرَجُوا مِنْ قُبُورِهِمْ اسْتَقْبَلُوا بِنُورٍ بَيَضَ لَهَا أَجْنَحَةٌ عَلَيْهَا رِحالُ  
الذَّهَبِ شَرَكٌ لِعَالِهِمْ نُورٌ يَتَلَأَلُ كُلُّ خُطْوَةٍ مِنْهَا مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ وَيَنْتَهُونَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا خَلَقَتْ مِنْ يَاقُوتَةٍ  
خَمْرَاءَ عَلَى صَفَائِحِ الذَّهَبِ وَإِذَا شَجَرَةٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ يَنْبُعُ مِنْ أَصْلِهَا عَيْنَانِ فَإِذَا شَرَبُوا مِنْ أَحَدَهُمَا جَرَتْ  
فِي رُجُومِهِمْ بِنُضْرَةِ النَّعِيمِ وَإِذَا تَوَضَّعُوا مِنَ الْآخِرَى لَمْ تَشْعَثْ أَشْعَارُهُمْ أَبَدًا فَيَضْرِبُونَ الْحَلْقَةَ بِالْصَفِيحَةِ  
فَلَوْ سَمِعْتَ طِينِ الْحَلْقَةِ يَا عَلِيُّ فَيَبْلُغُ كُلُّ حورَاءٍ أَنْ رَوْجَهَا قَدْ أَقْبَلَ فَتَسْتَخْفِئُ الْعَجَلَةَ فَتَبْعَثُ قِيمَهَا فَيَفْتَحُ  
لَهُ الْبَابُ فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَرَفَهُ نَفْسَهُ لَخَرَّ لَهُ سَاجِدًا مِمَّا يَرَى مِنَ النُّورِ وَالْبَهَاءِ فَيَقُولُ أَنَا قِيمُكَ الَّذِي  
وَكَلْتُ بِأَمْرِكَ فَيَتْبَعُهُ فَيَقْفُو آثَرَهُ فَيَأْتِي رُوحَتَهُ فَتَسْتَخْفِئُ الْعَجَلَةَ فَتَخْرُجُ مِنَ الْخَيْمَةِ فَتَعَانِقُهُ وَتَقُولُ أَنْتَ حَسْبِي  
وَأَنَا حَبْلُكَ وَأَنَا الرَّاغِبَةُ فَلَا أَسْخَطُ أَبَدًا وَأَنَا النَّاعِمَةُ بِكُلِّ أَهَامٍ أَبَدًا وَأَنَا الْخَالِدَةُ فَلَا أَظْمَنُ أَبَدًا فَيَدْخُلُ بَيْتًا مِنْ  
أَسَاسِهِ إِلَى سَقْفِهِ مِائَةِ أَلْفِ ذِرَاعٍ مَبْنِيٍّ عَلَى جَنْدَلِ اللَّوْلُؤِ وَالْيَاقُوتِ طَرِيقٌ خَضِرٌ وَطَرِيقٌ صَفَرٌ مَا مِنْهَا طَرِيقَةٌ  
تُشَاكِلُ صَاحِبَتَهَا فَيَأْتِي الْأَرِيكَةَ فَإِذَا عَلَيْهَا سَرِيرٌ عَلَى السَّرِيرِ سَبْعُونَ فَرَّاشًا عَلَى كُلِّ فَرَّاشٍ سَبْعُونَ رُوحَةً  
عَلَى كُلِّ رُوحَةٍ سَبْعُونَ حَلَّةً يَرَى مَخَ سَاقِهَا مِنْ بَاطِنِ الْحَلِّ يَفْضِي جَمَاعَهُنَّ فِي مَقْدَارِ لَيْلَةٍ تَجْرِي مِنْ  
تَحْتِهِمْ أَلْهَارٌ مَطْرَدَةٌ أَلْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسَنِ صَافٍ لَيْسَ فِيهِ كَدَرٌ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مَصْفًى لَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَطُونِ  
النَّحْلِ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمَرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ لَمْ تَعْصِرْهُ الرِّجَالُ بِأَقْدَامِهَا وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ  
بَطُونِ الْمَاشِيَةِ فَإِذَا اشْتَهَرُوا الطَّعَامَ جَاءَ تَهُمٌ طِيرٌ بَيْضٌ فَتَرْفَعُ أَجْنَحَتُهَا فَيَاكُلُونَ مِنْ جَنْبِهَا مِنْ أَى الْأَلْوَانِ  
شَاوُوا ثُمَّ تَطِيرُ فَتَذْهَبُ وَلَيْهَا ثَمَارٌ مُتَدَلِّيةٌ إِذَا اشْتَهَرُوا انْبَعَثَ الْغُصْنُ إِلَيْهِمْ فَيَاكُلُونَ مِنْ أَى الثَّمَارِ شَاوُوا إِنْ  
شَاءَ قَالِمًا وَإِنْ شَاءَ مُتَكِنًا وَذَلِكَ قَوْلُهُ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانُ (الرَّحْمَنُ) وَيَبَيِّنُ أَيْدِيَهُمْ خَدَمَ كَاللَّوْلُؤِ  
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنِ الْحَارِثِ وَهُوَ الْأَعْوَرُ عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوعًا هَكَذَا وَرَوَاهُ ابْنُ  
أَبِي الدُّنْيَا أَيْضًا وَالْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ مَوْفُوفًا عَلَيْهِ بِخَبْرِهِ وَهُوَ أَصَحُّ وَأَشْهُرُ  
وَلَفِظَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا قَالَ يَسَاقُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا انْتَهَوْا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا  
وَجَدُوا عِنْدَهُ شَجَرَةً يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِهَا سَاقِهَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ فَعَمِدُوا إِلَى إِحْدَاهُمَا كَأَنَّمَا أَمَرُوا بِهَا فَشَرِبُوا  
مِنْهَا فَادْهَبَتْ مَا فِي بَطُونِهِمْ مِنْ أَدَى أَوْ قَذَى أَوْ بَأْسٍ ثُمَّ عَمِدُوا إِلَى الْآخِرَى فَتَنَطَّهَرُوا مِنْهَا فَجَرَتْ عَلَيْهِمْ  
بِنُضْرَةِ النَّعِيمِ فَلَنْ تَتَغَيَّرَ أَبْشَارُهُمْ تَغْيِيرًا بَعْدَهَا أَبَدًا وَلَنْ تَشْعَثَ أَشْعَارُهُمْ كَأَنَّمَا دَهَنُوا بِالذَّهَانِ ثُمَّ انْتَهَوْا إِلَى  
خَزَنَةِ الْجَنَّةِ فَقَالُوا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ (الزَّمَنُ) قَالَ ثُمَّ تَلَقَّاهُمْ أَوْ يَلْقَاهُمْ الْوَلَدَانِ يَطِيفُونَ بِهِمْ  
كَأَنَّمَا يَطِيفُ وَلَدَانِ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْحَمِيمِ يَقْدَمُ مِنْ غَيْبَتِهِ فَيَقُولُونَ أَبْشِرْ بِمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْكَرَامَةِ قَالَ ثُمَّ  
يُنْطَلِقُ غُلَامٌ مِنْ أَوْلِيكَ الْوَلَدَانِ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَيَقُولُ قَدْ جَاءَ فَلَانٌ بِاسْمِهِ الَّذِي يَدْعِي بِهِ  
فِي الدُّنْيَا فَتَقُولُ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَيَقُولُ أَنَا رَأَيْتُهُ وَهُوَ ذَا يَأْتِي فَيَسْتَخْفِئُ إِحْدَاهُمَا الْقَرْحَ حَتَّى تَقُومَ عَلَى أُسْكُفَةٍ  
بَابِهَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَى مَنْزِلِهِ نَظَرَ إِلَى أَى شَيْءٍ أَسَاسُ بُنْيَانِهِ فَإِذَا جَنْدَلُ اللَّوْلُؤِ فَوْقَهُ صَرَحٌ أَخْضَرٌ وَأَصْفَرٌ وَأَحْمَرٌ  
وَمِنْ كُلِّ لَوْنٍ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَى سَقْفِهِ فَإِذَا مِثْلُ الْبُرْقِ لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَدَّرَ لَهُ الْإِلَهَ أَنْ يَذْهَبَ بِبَصَرِهِ ثُمَّ طَاطَا

رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَرْوَاحِهِ وَأَكْوَابِ مَوْضُوعَةٍ وَلِمَارِقِ مَصْفُوفَةٍ وَزُرَابِي مَبْثُوثَةٍ (الغاشية) فَنَظَرُوا إِلَى تِلْكَ النِّعَةِ ثُمَّ اتَّكَنُوا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ (الْأَعْرَافُ) أَلَا يَتَذَكَّرُ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ قَدْ تَمَوَّتُوا فَغَالَتِ عُيُونُهُمْ لَمَّا نَظَعْنَاهُمْ أَبَدًا وَتَقَرَّبُوا إِلَى اللَّهِ فَلَا تَبْصِرُهُمْ أَزَاحَهُ قَالُوا فَلَا تَمْرَضُونَ أَبَدًا

الجندل الحجر الآسن بعمد الهمزة وكسر الیسن المهملة هو المتغیر الحمیم القریب الاكواب جمع كواب وهو كوز لا عروۃ له وقیل لا خرطوم له فاذا كان له خرطوم فهو ابریق النمارق الوسائد واحدها نمرقة الزرابی البسط الفاخرة واحدها زربية

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

”اس دن ہم پر ہیزگار لوگوں کو رحمان کی بارگاہ میں وفد کی شکل میں اکٹھا کریں گے“..... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وفد تو وہ ہوتا ہے جو سواری پر سوار ہو کر آتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب وہ لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے سامنے سفید رنگ کی اونٹیاں کھڑی ہوئی ہوں گی جن کے پر ہوں گے اور ان پر سونے کے بنے ہوئے پالان ہوں گے ان لوگوں کے جوتوں کے تسمے نور کے ہوں گے اور اس اونٹنی کا ہر ایک قدم حدنگاہ تک جاتا ہوگا وہ لوگ جنت کے دروازے تک پہنچیں گے تو اس کا حلقہ سرخ یا قوت کا بنا ہوا گا اور دروازہ سونے کے ٹکڑوں کا ہوگا جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت ہوگا جس کی جڑ میں سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے جب وہ دو چشموں میں سے پی لیں گے تو نعمتوں کی چمک ان کے چہروں میں جاری ہو جائے گی جب وہ دوسرے (چشمے) سے وضو کریں گے تو اس کے بعد ان کی بینائی کبھی خراب نہیں ہوگی وہ لوگ اس کنڈی کو ٹکڑے پر ماریں گے: اے علی! کاش تم اس حلقے کی آواز سنتے تو ہر حور کو یہ اطلاع مل جائے گی کہ اس کا شوہر آ گیا ہے تو وہ جلدی کرے گی اور اپنے منشی کو بھیجے گی وہ شخص اس کے لئے دروازہ کھولے گا اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی پہچان اسے عطا نہ کی ہوتی تو وہ آدمی اس منشی کے سامنے سجدے میں گر جاتا کیونکہ وہ اس کے نور اور روشنی کو دیکھے گا پھر وہ منشی بتائے گا: میں تمہارا وہ منشی ہوں جسے تمہارے معاملے کا نگران مقرر کیا گیا ہے آدمی اس کے پیچھے جائے گا وہ اس کے پیچھے چلتا ہوا اپنی بیوی تک پہنچ جائے گا وہ جلدی سے آئے گی خیمے سے باہر نکلے گی اور اس کو گلے ملے گی اور یہ کہے گی: تم میرے محبوب ہو اور میں تمہاری محبوبہ ہوں میں راضی رہنے والی ہوں کبھی ناراض نہیں ہوؤں گی میں نعمتوں والی ہوں کبھی پرانی نہیں ہوؤں گی ہمیشہ رہنے والی ہوں کبھی بوڑھی نہیں ہوؤں گی پھر وہ شخص گھر میں داخل ہوگا جس کی بنیاد سے لے کر چھت تک ایک لاکھ بالشت کا فاصلہ ہوگا اور وہ دیوار موتیوں اور یاقوت کی اینٹوں سے بنی ہوئی ہوگی اس پر سرخ پردے ہوں گے سبز پردے ہوں گے زرد پردے ہوں گے ان میں سے کسی ایک کی شکل کسی دوسرے سے نہیں ملتی ہوگی وہ شخص آرام کی جگہ پر آئے گا تو وہاں ایک پلنگ ہوگا اس پلنگ پر ستر بچھوئے ہوں گے ان پر ستر بیویاں بیٹھی ہوں گی ہر ایک بیوی نے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے ان حلوں کے اندر سے اس کی پنڈلی کا گودا دکھائی دیتا ہوگا اور وہ شخص ایک ہی رات میں ان سب کے ساتھ صحبت کر سکے گا ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جو مختلف قسم کی ہوں گی ایک نہر صاف پانی کی ہوگی جو باسی نہیں ہوگا اور صاف ہوگا اس میں کوئی میلا پن نہیں ہوگا ایک نہر صاف شہد کی ہوگی جو کسی شہد کی مکھی کی پیٹ سے نہیں نکلا ہوگا ایک نہر خمر کی ہوگی جو پینے والے کو لذت فراہم کرے گی لیکن اسے لوگوں نے اپنے پاؤں کے ذریعے نچوڑا نہیں



ہوگا ایک سرور کی ہوگی جس کا لذت خراب نہیں ہوگا اور وہ کسی جانور کے پیٹ سے نہیں لگتا ہوگا جب وہ جنتی کھانے کی خواہش کریں گے تو سفید پردے ان کے پاس آئیں گے وہ اپنا پراٹھا لیں گے وہ جنتی ان پرندوں کے پہلوؤں میں سے مختلف قسم کی پرندہ لکھیں گے جو وہ چاہیں گے پھر وہ پردہ اڑے گا اور چلا جائے گا اس جنت میں پھل ہوں گے جو لٹکے ہوئے ہوں گے جب آدمی کو اس کی خواہش محسوس ہوگی تو نہنی اس کی طرف جھک آئے گی اور وہ لوگ جو پھل چاہیں گے کھالیں گے اگر وہ چاہیں گے تو کمرے ہو کر کھائیں گے اگر چاہیں گے تو بیٹھے بیٹھے کھالیں گے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔  
 ”دونوں جنتوں کے پھل (ان کے) قریب جھک رہے ہوں گے۔“

اور ان کے سامنے خادم ہوں گے جو موتیوں کی مانند ہوں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیانے کتاب ”صفة الجنة“ میں حارث کے حوالے سے نقل کی ہے جو حارث اعور ہے اس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ اسی طرح ”مرفوع“ حدیث کے طور پر منقول ہے اسے ابن ابودنیانے بھی نقل کیا ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُن پر ”موقوف“ روایت کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے اور یہی زیادہ درست اور زیادہ مشہور ہے۔

ابن ابودنیاء کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

”پرہیزگار لوگوں کو ان کے پروردگار کی طرف گروہوں کی شکل میں لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آئیں گے تو اس کے پاس ایک درخت پائیں گے جس کی جڑ میں سے دو چشمے بہتے ہوئے نکل رہے ہوں گے وہ لوگ اس میں سے ایک چشمے کے پاس جائیں گے یوں جیسے انہیں اس کا حکم دیا گیا ہو اور اس میں سے پئیں گے اور ان کے پیٹ میں موجود ہر تکلیف وہ چیز ہر گندگی اور ہر خرابی ختم ہو جائے گی پھر وہ دوسرے کی طرف جائیں گے تو اس کے ذریعے وضو کریں گے تو ان پر نعمتوں کی چمک جاری ہو جائے گی اس کے بعد ان کی جلد کبھی خراب نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کے بعد کبھی وہ غبار آلود ہوگی ان کے بال غبار آلود نہیں ہوں گے یوں لگے گا جیسے انہوں نے تیل لگایا ہوا ہے پھر وہ جنت کے نگران فرشتوں کے پاس آئیں گے تو وہ (فرشتے) یہ کہیں گے تم پر سلام ہو تمہیں مبارک ہو تم اس میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ رہو!

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ولدان (یعنی ملازمین) ان لوگوں کے سامنے آئیں گے اور وہ ان کے گرد یوں چکر لگائیں گے جس طرح اہل دنیا چکر لگاتے ہیں جو کسی پسندیدہ شخصیت کے لئے ہوتا ہے جب وہ غیر حاضری کے بعد آتی ہے وہ کہیں گے: تمہیں اس بات کی خوشخبری حاصل ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عزت افزائی کی چیزیں تیار کی ہیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ان میں سے ایک لڑکا جائے گا اور اس کی حور عین سے تعلق رکھنے والی بیوی کو بتائے گا: فلاں شخص آگیا ہے وہ اس شخص کا وہ نام لے گا جس کے ذریعے اسے دنیا میں بلایا جاتا تھا تو وہ حور کہے گی: کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ وہ جواب دے گا میں نے اسے دیکھا ہے وہ میرے پیچھے آ رہا ہے تو وہ حور خوشی کے عالم میں اٹھے گی یہاں تک کہ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی ہو جائے گی جب آدمی اپنے گھر میں پہنچے گا تو اس بات کا جائزہ لے گا اس کی عمارت کی بنیاد کس چیز پر ہے؟ تو اس کے پھر موتی ہوں گے جن کے اوپر ہنر زرد سرخ اور مختلف رنگوں کے پردے ہوں گے پھر وہ سر اٹھا کر اس کی چھت کا جائزہ لے گا تو وہ برق کی مانند ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے اسے پابند نہ کیا ہوتا تو اس کی چمک کی وجہ سے اس کی بینائی رخصت ہو جاتی پھر وہ اپنا سر نیچا کرے گا اور اپنی ازواج کی



طرف دیکھے گا (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”اور برتن رکھے ہوئے ہوں گے اور ٹکڑے رکھے ہوئے ہوں گے اور پھولے پھچے ہوئے ہوں گے۔“

پھر وہ ان نعمتوں کی طرف دیکھیں گے اور پھر ایک لگائیں گے اور یہ کہیں گے: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے):  
”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت نصیب کی اور ہم خود ہدایت حاصل کر لے  
والے نہیں تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا نہ کرتا۔“

پھر ایک منادی پکار کر یہ کہے گا: تم ہمیشہ زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی تم ہمیشہ جوان رہو گے تم کبھی بوڑھے نہیں  
ہو گے تم ہمیشہ تندرست رہو گے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم کبھی بیمار نہیں ہو گے۔“

لفظ الجنید کا مطلب پتھر ہے آسن کا مطلب تبدیل ہونے والا ہے المعید کا مطلب قریبی رشتے دار (یا پکا دوست)  
ہے اکواب لفظ کوب کی جمع ہے یہ اس کوزے کو کہتے ہیں جس کا دستہ نہ ہو اور ایک قول کے مطابق جس کا خرطوم (یعنی سونڈ) نہ  
ہو اگر اس کا خرطوم ہو تو اسے ”ابریق“ کہتے ہیں ابریق سے مراد ٹکڑے ہیں جس کی واحد مرقع ہوتی ہے اور اسی اس سے مراد قیمتی  
پتھروں میں اس کی واحد ذربہ آتی ہے۔

5622 - وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَتَبَةُ بْنُ غَزْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمَدَ اللَّهَ وَالنَّبِيَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتَ بِصَرْفِهَا وَوَلَّتْ حِذَاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صَبَابَةٌ كَصَبَابَةِ الْإِنَاءِ يَصْطَبُهَا صَاحِبُهَا  
وَأَنْتُمْ مُنْقَلِبُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَاتَّقُوا بِخَيْرِ مَا يَحْضُرُكُمْ وَلَقَدْ ذَكَرْنَا أَنْ مَصْرَاعِينَ مِنْ مَصَارِعِ  
الْجَنَّةِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلِيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَطَيِّطٍ مِنَ الزَّهَامِ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا مَوْقُوفًا وَتَقْدِمَ بِتَمَامِهِ فِي الزَّهْدِ

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصِرًا  
قَالَ مَا بَيْنَ مَصْرَاعَيْنِ فِي الْجَنَّةِ كَمَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ سَنَةً - وَفِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ

✽ ✽ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی

اور پھر ارشاد فرمایا:

”اما بعد! دنیا رخصت ہونے والی ہے اور منہ پھیر کر جانے والی ہے اس میں سے صرف وہ چیز رہ گئی ہے جو پتھٹ میں ہوتی  
ہے جیسے کسی برتن کے نیچے رہ جاتی ہے جسے آدمی چھوڑ دیتا ہے تم لوگ اس سے منتقل ہو کر ایک ایسے جہان کی طرف جاؤ گے جس میں  
زدال نہیں ہوگا تو تم اس بہترین چیز کو ساتھ لے کر منتقل ہونا جو تمہیں دستیاب ہو ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے  
دو کواڑوں کے درمیان چالیس برس کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اس پر ایک ایسا دن بھی آئے گا کہ جب اس پر لوگوں کا ہجوم ہوگا۔“

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے یہ مکمل روایت زہد سے متعلق باب  
میں گزر چکی ہے اسے امام احمد اور امام ابو یعلیٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر مختصر حدیث کے طور پر نقل  
کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”جنت (کے دروازوں) کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔“

اس کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

**5623 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ  
إِنْ مَا بَيْنَ مَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَمَكَّةَ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي حَدِيثٍ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ أَوْ كَمَا بَيْنَ  
مَكَّةَ وَبَصْرَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ  
ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے اور ہجر اور مکہ کے درمیان ہے۔“  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے  
اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

”جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا مکہ اور بصری کے درمیان ہے۔“

**5624 -** وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ  
أَمَتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعِمِائَةَ أَلْفٍ مَتَمَسِكُونَ أَحَدٌ بِغَضْطِهِمْ بَعْضٌ لَا يَدْخُلُ أَوْلَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ  
وَجُوهِهِمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ  
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میری امت کے ستر ہزار لوگ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سات لاکھ لوگ ایک دوسرے کو پکڑ کر جنت میں  
داخل ہوں گے ان کا پہلا فرد اس وقت تک داخل نہیں ہوگا جب تک آخری فرد داخل نہیں ہو جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات  
کے چاند کی طرح کے ہوں گے۔“  
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5625 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَوَّلُ زَمْرَةٍ  
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دَرَى فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةٌ لَا  
يُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَفَلُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمَسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ  
أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعَيْنُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمُ يَسْتَوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5623- صحیح مسلم - کتاب الایمان باب آدمی اهل الجنة منزلة فيوا - حدیث: 313 مستخرج أبي عوانة - کتاب الایمان  
باب فی صفة الشفاعة - حدیث: 326 صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر خبر قد  
بولهم غير المتبهر في صناعة العلم أنه مضاد - حدیث: 7497 مصنف ابن أبي تيبة - کتاب الفضائل باب ما أعطى الله تعالى  
محمدا صلى الله عليه وسلم - حدیث: 31036 السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد قوله تعالى: سيرة من همنا مع نوع إن  
كان عبدا - حدیث: 10843

”بے شک وہ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے جو روشنی کے اعتبار سے ہوں گے وہ لوگ جنت میں نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک صاف کریں گے اور نہ تھوک پھینکیں گے ان کی کنگھیاں سونے سے بنی ہوئی ہوں گی ان کی خوشبو مشک ہوگی ان کی انگلیٹھیاں الوہ ہوں گی ان کی بیویاں حور عین ہوں گی اور ان کی خاہری جسامت تمہارے جدا مجد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ گز لمبی ہوگی۔“

**5626** - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زَمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَصْقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ أَنْتَهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ امْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ وَمِجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ وَرَشْحُهُمُ الْمَسْكُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يَرَى مَخَ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحَسَنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يَسْبَحُونَ اللَّهَ بِكُرَّةٍ وَعَشِيَا

رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

✽✽ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی شکلیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی وہ لوگ نہ جنت میں تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ پاخانہ کریں گے جنت میں ان کے برتن سونے کے ہوں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی ان کی انگلیٹھیوں میں ”الوہ“ سلگے گا ان کی خوشبو مشک ہوگی ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی جن کی پنڈلی کا گودا حسن کی زیادتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے بھی نظر آئے گا ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا کوئی بغض نہیں ہوگا ان سب کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

**5627** - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زَمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةٌ ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلٌ ... فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ يَعْنِي بِضَمِّ الْخَاءِ وَقَالَ أَبُو كَرِيبٍ عَلَى خَلْقٍ يَعْنِي بِفَتْحِهَا الْأَلْوَةُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَضَمِّهَا وَبِضْمِ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ وَفَتْحِهَا مِنْ أَسْمَاءِ الْعُودِ الَّذِي يَتَبَخَّرُ بِهِ - قَالَ الْأَصْمَعِيُّ: أَرَاهَا كَلِمَةً فَارَسِيَّةً عَرَبِيَّةً

✽✽ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے پھر اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ روشن اور چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے پھر وہ اس کے بعد ایک جگہ کا قصد کریں گے۔“

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابوشیبہ نے یہ بات بیان کی ہے، لفظ خلق رجل ہے، یعنی خ پر پیش ہے ابو کریب کہتے ہیں: خ پر زبر ہے، یعنی لفظ خلق ہے





حسن

حضرت مقدم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص بھی مرے گا خواہ وہ (دنیا میں) مردہ پیدا ہوا ہو یا بوڑھا ہو کر مرا ہو یا اُن کے درمیان جو بھی لوگ ہیں (یعنی عمر کے جس بھی حصے میں فوت ہوں گے) تو وہ تینتیس سال کے زندہ کیے جائیں گے اگر وہ جنتی ہوں گے تو ان کی ظاہری جسامت حضرت آدم علیہ السلام کی مانند شکل و صورت حضرت یوسف علیہ السلام کی مانند اور دل کی حضرت ایوب علیہ السلام کی مانند ہوگا اور جو لوگ جہنمی ہوں گے تو وہ بڑے ہوں گے اور پہاڑ کی طرح کے ہوں گے۔“

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

## فصل فیما لأدنی أهل الجنة فيها

فصل: اہل جنت میں سے سب سے کتر شخص کے لئے جنت میں کیا ہوگا؟

5631 - وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَبَّهُ مَا أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخْدَانَهُمْ فَيَقَالُ لَهُ أَرْضِي أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ هَذَا لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالَهُ وَلَكَ مَا اشْتَهَيْتَ نَفْسَكَ وَلَذْتَ عَيْنِكَ فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ قَالَ رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتَ غَرَسْتَ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي وَخَتَمْتَ عَلَيْهَا قَلَمَ تَرْعِينَ وَلَمْ نَسْمَعْ أَذْنَ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا: اہل جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے کتر شخص کو کیا ملے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اہل جنت کے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد ایک شخص آئے گا تو پروردگار فرمائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟ جبکہ لوگ اپنی رہائش گاہوں میں چلے گئے ہیں انہوں نے اپنی جگہیں حاصل کر لی ہیں اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ کسی دنیاوی بادشاہ کی طرح کا تمہیں رقبہ مل جائے؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں گا تو پروردگار اس سے فرمائے گا: تمہیں یہ بھی ملا اور اس کی مانند مزید اور اس کی مانند مزید بھی ملا اس کی مانند مزید بھی ملا تو پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا تو پروردگار فرمائے گا: تمہیں یہ بھی ملا اور اس کی مانند دس گنا مزید بھی ملا اور تمہیں وہ چیز بھی ملے گی جس کی تمہارا نفس خواہش کرے گا اور جو چیز تمہاری آنکھوں کو لذت دے گی تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔“

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو جن کا مرتبہ سب سے بلند ہوگا (انہیں کیا ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کی عزت افزائی کی تیاری میں نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کی ہے اور اس پر مہر لگا دی ہے اے کسی



آنکھ نے دیکھا نہیں ہے کسی کان نے سنا نہیں ہے اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا۔  
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5632 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ صَرَفَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قَبْلَ الْجَنَّةِ وَمِثْلُ لَهْ شَجَرَةٍ ذَاتِ ظِلٍّ فَقَالَ آيَ رَبِّ قَرْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ لِي ظِلُّهَا..... فَلَمَّا كَرَّ الْحَدِيثُ لِي دُخُولِهِ الْجَنَّةِ وَتَمَنِيهِ إِلَيَّ أَنْ قَالَ لِي آخِرُهُ: إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْآمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ هُوَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَيَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَخْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أَعْطَى أَحَدٌ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قد رومزلت کے اعتبار سے اہل جنت میں سب سے کم تر وہ شخص ہوگا جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ جہنم سے پھیر دے گا وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوا ہوگا پھر اس کے سامنے ایک درخت آئے گا جو سایہ دار ہوگا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں آ جاؤں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور مختلف قسم کی آرزوئیں کرے گا یہاں تک کہ آگے چل کر اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) جب اس شخص کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ چیز تمہیں ملی اور اس کی مانند دس گنا مزید ملی نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا حور عین سے تعلق رکھنے والی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی اور وہ دونوں یہ کہیں گی: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمارے لئے تمہیں زندگی دی اور تمہارے لئے ہمیں زندگی دی تو وہ بندہ یہ کہے گا: جو مجھے دیا گیا ہے اس کی طرح کی چیز کسی کو نہیں دی گئی ہوگی۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5633 -** وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ رَجُلَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنَ النَّارِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا أَحَدَهُمَا يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعَدَدْتُ لِهَذَا الْيَوْمَ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ..... فَلَمَّا كَرَّ الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ إِلَيَّ أَنْ قَالَ لِي آخِرُهُ: فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَلِّ وَتَمَنِّ لَيْسَالٍ وَيَتَمَنَّى مِقْدَارَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَيُلْقِنَهُ اللَّهُ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ فَيَسْأَلُ وَيَتَمَنَّى فَإِذَا فَرَّغَ قَالَ لَكَ مَا سَأَلْتَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ مَعَهُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لَصَاحِبِهِ حَدَّثَ بِمَا سَمِعْتُ وَأَحَدُثَ بِمَا سَمِعْتُ

وَرَوَاهُ مُنْتَجِجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ وَمِثْلُهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ عَلَى الْعَكْسِ وَتَقْدِيمِ

یہ روایت امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا ہے:

”آخری دو افراد جو جہنم میں سے نکلیں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک سے فرمائے گا: اے انسان! تم نے آج کے دن کے

لئے کیا تیاری کی تھی؟ کیا تم نے کبھی کوئی اچھا کام کیا تھا؟ (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی ہے جس میں آگے چل کر اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم مانگو اور تمنا کرو تو وہ مانگے گا اور تمنا کرے گا ایسا دنیا کے دنوں کے حساب سے تین دن تک ہوتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسی باتوں کی تلقین کرے گا جن کا اسے علم نہیں ہوگا وہ مانگے گا اور تمنا کرے گا جب وہ اس سے فارغ ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے جو مانگا ہے وہ تمہیں ملے گا۔۔۔۔۔

یہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”اس کے ساتھ مزید اس کی مانند ملے گا“

جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”اس کے ساتھ اس کا دس گنا مزید ملے گا“

تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آپ وہ حدیث بیان کریں جو آپ نے سنی ہے اور میں وہ بیان کروں گا جو میں نے سنی ہوئی ہے۔

اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے صرف علی بن زید کا معاملہ مختلف ہے امام بخاری کی کتاب میں یہ حدیث اسی طرح منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے تھے: ”اس کی مانند مزید ملے گا“ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: ”اس کی مانند مزید دس گنا ملے گا“ یعنی یہ پہلی روایت کے برعکس ہے یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

**5634 -** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دَخُلُوا الْجَنَّةَ رَجُلٌ مَرِيحٌ رِيحٌ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ قُمْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ غَابِسًا فَقَالَ وَهَلْ أَبْقَيْتَ لِي شَيْئًا قَالَ نَعَمْ لَكَ مِثْلُ مَا طَلَعْتَ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَلَيْسَ فِي أَصْلِي رَفَعَهُ وَارَى الْكَاتِبُ اسْقَطَ مِنْهُ ذِكْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں داخل ہونے والا آخری جنتی وہ شخص ہوگا جس سے پروردگار فرمائے گا: تم اٹھو اور جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ پیشانی پر بل ڈال کر جنت کی طرف آئے گا اور کہے گا: کیا میرے لئے کوئی جگہ باقی بچی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! جس چیز پر سورج طلوع ہوتا تھا یا غروب ہوتا تھا اس کے جتنی جگہ (یعنی پوری روئے زمین جتنی جگہ) تمہاری ہوئی۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے میری اصل میں یہ روایت ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں ہوئی ہے میرا یہ خیار ہے کہ کاتب نے اس میں نبی اکرم ﷺ کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔

**5635 -** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ لِمِيقَاتٍ يَوْمَ مَعْلُومٍ قِيَامًا أَرْبَعِينَ سَنَةً شَاخِصَةً أَبْصَارَهُمْ يَنْتَظِرُونَ فَصْلَ الْقَضَاءِ . فَذَكَرَ الْحَدِيثُ إِلَى أَنْ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ يَغْنِيُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْفَعُوا رُؤُوسَكُمْ فَيَرْفَعُونَ رُؤُوسَهُمْ فَيُعْطِيهِمْ نُورَهُمْ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورَهُ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيمِ يَسْعَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورَهُ أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى مِثْلَ النَّخْلَةِ بِيَدِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ أَحْرَهُمْ رَجُلًا يُعْطَى نُورَهُ عَلَى

إِنَّهُمْ قَدْ مَنِيَهُ بِضِيءِ مِرَّةٍ وَيُطْفَأُ مِرَّةً فَإِذَا أَضَاءَ قَدِمَ قَدَمُهُ وَإِذَا أَطْفَأَ قَامَ فَيَمُرُّونَ عَلَى قَدَرِ نُورِهِمْ مِنْهُمْ مِنْ  
يَمُرُّ كَطَرْفَةِ الْبَصَرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالْبَرْقِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالسَّحَابِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالْقَضَاضِ الْكُوكَبِ  
وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالرَّيحِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَشِدِّ الْفَرَسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَشِدِّ الرَّجُلِ حَتَّى يَمُرَّ الَّذِي يُعْطَى نُورُهُ  
عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ يَجُورُ عَلَى وَجْهِهِ وَيَدِيهِ وَرِجْلَيْهِ تَخْرُجُ يَدٌ وَتَعْلُقُ يَدٌ وَتَخْرُجُ رِجْلٌ وَتَعْلُقُ رِجْلٌ وَتَصِيبُ جِوَانِبَهُ  
النَّارُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَخْلُصَ فَإِذَا خَلَصَ وَقَفَ عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدًا إِذْ  
نَجَّانِي مِنْهَا بَعْدَ إِذْ رَأَيْتُهَا قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى غَدِيرٍ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَتَسَلَّ فَيَعُودُ إِلَيْهِ رِيحُ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
وَالْوَالِهِمْ فَيَرَى مَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ خِلَلِ الْبَابِ فَيَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ لَهُ اتَّسَلِ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَجَيْتَكَ مِنَ  
النَّارِ فَيَقُولُ رَبِّ جَعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حِجَابًا لَا أَسْمَعُ حَسِيصَهَا قَالَ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَرَى أَوْ يَرَفَعُ لَهُ مَنْزِلَ أَمَامَ  
ذَلِكَ كَانَ مَا هُوَ فِيهِ إِلَيْهِ حِلْمٌ فَيَقُولُ رَبِّ أَعْطِنِي ذَلِكَ الْمَنْزِلَ فَيَقُولُ لَهُ لَعَلَّكَ إِنْ أُعْطِيَتْكَ تَسْأَلُ غَيْرَهُ فَيَقُولُ  
لَا وَعَزَّتْكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَآيَ مَنْزِلٍ أَحْسَنَ مِنْهُ فَيُعْطَاهُ فَيَنْزِلُهُ وَيَرَى أَمَامَ ذَلِكَ مَنْزِلًا كَانَ مَا هُوَ فِيهِ إِلَيْهِ حِلْمٌ  
قَالَ رَبِّ أَعْطِنِي ذَلِكَ الْمَنْزِلَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ فَلَمَّا كَانَ إِنْ أُعْطِيَتْكَ تَسْأَلُ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعَزَّتْكَ  
يَا رَبِّ وَآيَ مَنْزِلٍ أَحْسَنَ مِنْهُ فَيُعْطَاهُ فَيَنْزِلُهُ ثُمَّ يَسْكُتُ فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ مَا لَكَ لَا تَسْأَلُ فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ  
سَأَلْتُكَ حَتَّى سَتَحْيَيْتَكَ وَأَقْسَمْتُ حَتَّى سَتَحْيَيْتَكَ فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَلَمْ تَرْضَ أَنْ أُعْطِيَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا مُنْذُ  
خَلَقْتُهَا إِلَى يَوْمِ أَفْنَيْتَهَا وَعَشْرَةَ أَضْعَافَهُ فَيَقُولُ أَنَهْزَأُ بِبِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ فَيَضْحَكُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ  
قَوْلِهِ قَالَ فَرَأَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا بَلَغَ هَذَا الْمَكَانَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ ضَحِكَ حَتَّى تَبْدُو أَضْرَاسَهُ قَالَ  
فَيَقُولُ الرَّبُّ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا وَلَكِنِّي عَلَى ذَلِكَ قَادِرٌ سَلْ فَيَقُولُ الْحَقْنِي بِالنَّاسِ فَيَقُولُ الْحَقُّ بِالنَّاسِ فَيَنْطَلِقُ  
يُرْمِلُ فِي الْجَنَّةِ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَ النَّاسِ رَفَعَ لَهُ قَصْرٌ مِنْ دَرَةِ فَيَخْرُجُ سَاجِدًا فَيَقَالُ لَهُ رَفَعَ رَأْسُكَ مَا لَكَ فَيَقُولُ  
رَأَيْتُ رَبِّي أَوْ تَرَأَى لِي رَبِّي فَيَقَالُ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ مِنْ مَنَازِلِكَ قَالَ ثُمَّ يَلْقَى رَجُلًا فَيَتَّبِعُهَا لِسُجُودٍ لَهُ فَيَقَالُ لَهُ  
مَا فَيَقُولُ رَأَيْتُ أَنَّكَ مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُ إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ مِنْ خَزَائِكَ وَعَبْدٌ مِنْ عِبِيدِكَ تَحْتَ يَدِي أَنَفُ  
فَهَرْمَانَ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ قَالَ فَيَنْطَلِقُ أَمَامَهُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ الْقَصْرَ قَالَ وَهُوَ مِنْ دَرَةِ مَجْرُفَةٍ سَقَائِفُهَا وَأَبْوَابُهَا  
وَأَغْلَاقُهَا وَمِفَاتِيحُهَا مِنْهَا تَسْتَقْبِلُهُ جَوْهَرَةٌ خَضِرَاءُ مِطْطَنَةٌ بِحُمْرَاءٍ فِيهَا سَبْعُونَ بَابًا كُلُّ بَابٍ يُفْتَضَى إِلَى  
جَوْهَرَةٍ خَضِرَاءَ مِطْطَنَةٍ كُلُّ جَوْهَرَةٍ تُفْتَضَى إِلَى جَوْهَرَةٍ عَلَى غَيْرِ لَوْنٍ الْآخَرَى فِي كُلِّ جَوْهَرَةٍ مَرَدٌّ وَأَرْوَاجٌ  
ووصائفٌ أدنانهم حوراءٌ عِينَاءٌ عَلَيْهَا سَبْعُونَ حَلَّةً يَرَى مَخَ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ حُلَلِهَا كَبِدُهَا مَرَاتَهُ وَكَبِدُهُ مَرَاتَهَا  
إِذَا أَعْرَضَ عَنْهَا إِعْرَاضَةً زِدَادَتٍ فِي عَيْنِهِ سَبْعِينَ ضَعْفًا فَيَقَالُ لَهُ شَرَفٌ فَيَشْرَفُ فَيَقَالُ لَهُ مَلِكُكَ مَسِيرَةٌ مِائَةٌ  
عَامٌ يَنْفِذُهُ بَصْرُكَ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌ لَا تَسْمَعُ مَا يَحْدُثُنَا بَنَ أَمَ عَبْدُ يَا كَعْبٌ عَنْ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا فَكَيْفَ  
أَعْلَاهُمْ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَا عَيْنَ رَأَتْ وَلَا أَذُنَ سَمِعَتْ إِنْ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ خَلَقَ دَارًا جَعَلَ فِيهَا مَا شَاءَ  
مِنَ الْأَرْوَاجِ وَالشُّمَرَاتِ وَالْأَشْرِبَةِ ثُمَّ أَطْبَقَهَا فَلَمْ يَرَهَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ لَا جِبْرِيلَ وَلَا غَيْرَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ثُمَّ قَرَأَ  
كُتُبَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (السَّجْدَةُ) قَالَ وَخَلَقَ دُونَ ذَلِكَ جَنَّتَيْنِ

وَرِيبَهُمَا بِمَا شَاءَ وَأَرَاهُمَا مِنْ شَاءَ مَنْ خَلَقَهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ كِتَابُهُ فِي عِلِّيْنَ لَنَزَلَ فِي تِلْكَ الدَّارِ الَّتِي لَمْ يَرَهَا أَحَدٌ حَتَّىٰ إِنِ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلِّيْنَ لِيَخْرُجَ فَيَسِيرَ فِي مَلَكِهِ فَلَا تَبْقَىٰ خِيَمَةٌ مِنْ خِيَمِ الْجَنَّةِ إِلَّا دَخَلَهَا مِنْ ضَرْءٍ وَجْهَهُ فَيَسْتَبْشِرُونَ بِرِيحِهِ فَيَقُولُونَ وَاهَا لِهَذَا الرِّيحِ هَذَا رِيحُ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ عِلِّيْنَ قَدْ خَرَجَ يَسِيرَ فِي مَلَكِهِ قَالَ وَيَحْكُ يَا كَعْبُ إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبُ قَدْ سَتَرَسَلَتْ لِقَابِضِهَا فَقَالَ كَعْبُ إِنَّ لِيَجْهَنَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَزُفْرَةٍ مَا مِنْ مَلِكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا نَبِيٍّ مُرْسَلٍ إِلَّا خَرِبَ رُكْبَتُهُ حَتَّىٰ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ اللَّهِ لَيَقُولُ رَبِّ نَفْسِي نَفْسِي حَتَّىٰ لَوْ كَانَ لَكَ عَمَلٌ سَبْعِينَ نَبِيًّا إِلَىٰ عَمَلِكَ لَطَنَّتْ أَنْ لَا تَنْجُو

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ هَكَذَا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا وَآخِرُهُ مِنْ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ خَلَقَ دَارًا إِلَىٰ آخِرِهِ مَوْفُوقًا عَلَىٰ كَعْبٍ وَأَحَدُ طُرُقِ الطَّبْرَانِيِّ صَحِيحٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَهُوَ فِي مُسْلِمٍ بِإِخْتِصَارٍ عَنْهُ

✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

”ایک مخصوص دن میں جس کا وعدہ کیا گیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا، وہ چالیس سال تک اس میں کھڑے رہیں گے ان کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی اور وہ فیصلے کے منتظر ہوں گے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں وہ آگے چل کر یہ نقل کرتے ہیں:) پھر وہ یعنی رب تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنے سروں کو اٹھاؤ! تو وہ اپنے سروں کو اٹھائیں گے تو ان کے اعمال کے حساب سے ان کا نور انہیں دیا جائے گا ان میں سے کسی شخص کو اس کا نور دیا جائے گا جو بڑے پہاڑ جتنا ہوگا اور وہ اس کے آگے چلے گا: کسی شخص کو اس کا نور دیا جائے گا تو وہ اس سے کچھ کم ہوگا کسی کو اس کے ہاتھ میں اتنا نور دیا جائے گا جتنا کھجور کا درخت ہوتا ہے کسی کو اس سے بھی کم نور دیا جائے گا یہاں تک کہ جو آخری شخص ہوگا اس کا نور دیکھنے کے پاؤں کے انگوٹھے پر دیا جائے گا جو کبھی جل اٹھے گا اور کبھی بجھ جائے گا جب وہ جل اٹھے گا تو وہ آدمی چلے گا اور جب وہ بجھ جائے گا تو آدمی رُک جائے گا اور کھڑا ہو جائے گا تو وہ لوگ اپنے نور کے حساب سے گزریں گے تو ان میں سے کچھ لوگ یوں گزریں گے جیسے پلک جھپکنے کا عرصہ ہوتا ہے کچھ یوں گزریں گے جیسے برق چمکتی ہے کچھ یوں گزریں گے جیسے ستارہ ہوتا ہے کچھ یوں گزریں گے جیسے ستارہ ٹوٹتا ہے کچھ یوں گزریں گے جیسے ہوا ہوتی ہے کچھ یوں گزریں گے جس طرح گھوڑا دوڑتا ہے کچھ یوں گزریں گے جس طرح آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص گزرے گا جس کا نور اس کے پاؤں کے اوپر دیا گیا ہوگا تو وہ اپنے چہرے دونوں ہاتھوں اور دونوں ٹانگوں کے بل (گھسٹ کر) گزرے گا اس کا ایک ہاتھ گرے گا اور ایک ہاتھ لٹکا ہوا ہوگا ایک ٹانگ گرے گی اور ایک ٹانگ گزرے گی اس کے اطراف کو آگ پہنچ رہی ہوں گی وہ اسی طرح رہے گا یہاں تک کہ نجات پالے گا جب وہ نجات پالے گا تو وہاں ٹھہر کر یہ کہے گا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو اس نے کسی کو بھی عطا نہیں کی کہ میرے اُسے (یعنی جہنم) دیکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے نجات عطا کر دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص جنت کے دروازے کے پاس موجود ایک کنویں پر آئے گا وہاں غسل کرے گا تو اہل جنت کی خوشبو اور رنگ اس کی طرف لوٹ آئیں گے تو وہ دروازے کی جھری میں سے دیکھے گا کہ جنت میں کیا کچھ ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کر دے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تم جنت کا سوال کر رہے



ہو؟ حالانکہ میں نے تمہیں جہنم سے نجات عطا کر دی ہے تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرے اور جنت کے درمیان پھر کوئی حجاب پیدا کر دے تاکہ میں اس کی نعمتوں کے بارے میں نہ سنوں! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ جنت میں داخل ہوگا پھر وہ دیکھے گا یا اس کے سامنے لایا جائے گا! ایک گھر جو اس کے بمقابل ہوگا تو اس سے پہلے کی صورت حال خواب ہوگی تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ گھر مجھے عطا کر دے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر میں نے تمہیں یہ دے دیا تو ہو سکتا ہے تم مجھ سے کچھ اور بھی مانگو تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے میں تمہارے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا! اس سے زیادہ خوبصورت گھر اور کون سا ہو سکتا ہے؟ تو وہ اسے دے دیا جائے گا وہ اس میں رہے گا پھر اس کے سامنے ایک اور گھر آئے گا تو وہ خواب کی مانند محسوس ہوگا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ گھر مجھے دیدے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر یہ میں نے تمہیں دے دیا تو شاید تم کچھ اور بھی مانگو گے تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے میرے پروردگار میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا! اس سے زیادہ خوبصورت گھر اور کون سا ہو سکتا ہے؟ وہ اسے دیدیا جائے گا وہ اس میں رہنے لگے گا پھر وہ خاموش رہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم کچھ مانگتے کیوں نہیں ہو؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے اتنا مانگا ہے کہ اب مجھے تجھ سے حیا آتی ہے میں نے تجھے اتنی مرتبہ قسم دی کہ اب مجھے حیا آتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ جس دن سے میں نے دنیا کو پیدا کیا اس دن سے لے کر جس دن میں نے دنیا کو فنا کیا اس دن تک جتنا کچھ بھی (دنیا میں) تھا اتنا میں تمہیں دے دوں اور اس کا دس گنا مزید بھی دوں؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا: تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے تو پروردگار اس کی اس بات پر ہنس پڑے گا راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جب بھی اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچتے تھے تو ہنس پڑتے تھے ایک شخص نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! میں نے آپ کو سنا ہے کہ آپ نے اس حدیث کو کئی مرتبہ بیان کیا ہے اور جب بھی آپ اس مقام پر پہنچتے ہیں تو آپ ہنس پڑتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور نبی اکرم ﷺ اس حدیث میں جب بھی اس مقام پر پہنچتے تھے تو آپ ﷺ ہنس پڑتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگتے تھے پھر پروردگار فرمائے گا: (یعنی میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا) میں اس بات پر قادر ہوں تم مانگو! تو وہ بندہ عرض کرے گا: تو مجھے لوگوں کے ساتھ ملا دے تو پروردگار فرمائے گا: تم لوگوں کے ساتھ مل جاؤ تو وہ بندہ دوڑتا ہوا جنت میں جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے قریب پہنچے گا تو اس کے سامنے موتی کا بنا ہوا محل آئے گا تو وہ سجدے میں گر جائے گا اس سے کہا جائے گا: تم اپنا سراٹھاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرا پروردگار میرے سامنے آیا ہے تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہارے گھروں میں سے ایک گھر ہے پھر اس کی ملاقات ایک شخص سے ہوگی تو وہ اس کے سامنے سجدہ کرنے کی تیاری کرے گا تو اس سے کہا جائے گا: رک جاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ کہے گا: میرا یہ خیال ہے کہ تم کوئی فرشتے ہو تو دوسرا شخص یہ کہے گا: میں تمہارا ایک منشی ہوں اور تمہارا ایک غلام ہوں اور میرے ماتحت ایک ہزار ملازمین ہیں جن کا میں نگران ہوں پھر وہ سامنے کی طرف چل پڑے گا یہاں تک کہ اس کے سامنے ایک محل آئے گا جو کھوکھلے موتی کا بنا ہوا ہوگا اس کی چھت اس کے دروازے اس کے تالے اس کی چابیاں اسی موتی سے بنے ہوئے ہوں گے اس کے سامنے ایک سبز رنگ کا کمرہ ہوگا جو اندر سے سرخ ہوگا اور اس کے ستر دروازے ہوں گے ہر کمرہ ایک اور سبز رنگ کے کمرے کی



طرف جاتا ہوگا جس کے اندر ایک اور کمرہ ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کمرے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا ہر ایک کمرے میں مختلف پلنگ بیویاں اور ملازمین ہوں گے جن میں سب سے کم حیثیت کی حور کے جسم پر ستر چلے ہوں گے اور ان حلوں کے پیچھے سے اس حور کی پنڈلی کا گودا نظر آتا ہوگا اس کا سینہ اس مرد کا آئینہ ہوگا اور مرد کا سینہ اس عورت کا آئینہ ہوگا جب بھی وہ اس حور سے منہ پھیرے گا تو اس کی نظر میں وہ حور اس کی نظر میں پہلے سے ستر گنا زیادہ خوبصورت ہو جائے گی تو اس سے کہا جائے گا: تم جھانک کر دیکھو! وہ جھانکے گا تو اس سے کہا جائے گا: تمہاری بادشاہی ایک سو سال کی مسافت جتنی ہے جہاں تک تمہاری بینائی کام کرتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! کیا تم سن رہے ہو؟ امین ام عبد (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہمیں کیا حدیث بیان کر رہا ہے؟ یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو جنت میں سب سے کمتر حیثیت کا مالک ہوگا تو جو بلند تر حیثیت کے مالک ہوں گے ان کا کیا عالم ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے امیر المومنین! ان کو وہ ملے گا جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جہاں بنایا ہے جس میں اس نے اپنی مشیت کے مطابق ازواج پھل اور مشروبات رکھے ہیں اور پھر اسے بند کر دیا ہے اس کی مخلوق میں سے کسی نے بھی اسے نہیں دیکھا نہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اور نہ ان میں سے کسی اور فرشتے نے پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

”کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے جو اس چیز کی جزاء ہے جو وہ لوگ عمل کیا کرتے تھے“

پھر انہوں نے بتایا: اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے دو جنتیں پیدا کی ہیں اور ان دونوں کو جن چیزوں کے ذریعے اس نے چاہا ہے آراستہ کیا ہے اور ان دونوں کو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہا ہے اسے دکھایا ہے پھر انہوں نے بتایا: جس شخص کا شمار ”علین“ میں ہوگا وہ اس مقام پر ٹھہرے گا جو کسی نے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ”علین“ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص نکلے گا اور اپنے علاقے میں سفر کرے گا تو جنت کے ہر خیمے میں اس کے چہرے کی روشنی داخل ہو جائے گی اور لوگ اس کی خوشبو کے ذریعے خوشخبری حاصل کریں گے اور کہیں گے: واہ یہ کتنی اچھی خوشبو ہے یہ اہل علین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی خوشبو ہوگی جو اپنے علاقے میں نکلا ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تمہارا ستیاناس ہو یہ دل چھوٹ رہے ہیں تو تم انہیں قبضے میں لو (یعنی خوشخبری والی باتیں سن کر یہ بے قابو ہو رہے ہیں تو تم کوئی سختی والی بات بھی بیان کرو) تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن جہنم کی ایسی چنگھاڑ ہوگی کہ ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی گھٹنوں کے بل جھک جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! میری ذات میری ذات یہاں تک کہ اگر ستر انبیاء کرام کا عمل آپ کے عمل کے ساتھ جمع کر دیا جائے تو آپ یہ گمان کریں گے کہ آپ نجات نہیں پاسکیں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیانے امام طبرانی نے اور امام حاکم نے اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک جہان پیدا کیا ہے“ اس سے لے کر آخر تک کے الفاظ کعب بن احبار پر موقوف ہیں امام ترمذی کے مختلف طرق میں سے ایک صحیح ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے

اعتبار سے صحیح ہے اور صحیح مسلم میں اس کی مانند روایت اختصار کے ساتھ ان کے حوالے سے منقول ہے۔

5838 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِلَّا أَخْبِرْكُمْ بِأَسْفَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ دَرَجَةٍ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَدْخُلُ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَتَلَقَاهُ غُلَامَانِ  
فَيَقُولُونَ مَرْحَبًا بِسَيِّدِنَا قَدْ آتَى لَكَ أَنْ تَزُورَنَا قَالَ فَيَتَمَدَّدُ لَهُ الزَّرَابِيُّ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ  
فَيَرَى الْجَنَانِ فَيَقُولُ لِمَنْ مَا هَهُنَا فَيَقَالُ لَكَ حَتَّى إِذَا انْتَهَى رَفَعَتْ لَهُ يَاقُوتَةُ حَمْرَاءَ أَوْ زَبْرَجْدَةَ خَضْرَاءَ لَهَا  
سَبْعُونَ شَعْنًا فِي كُلِّ شَعْبٍ سَبْعُونَ غُرْفَةً فِي كُلِّ غُرْفَةٍ سَبْعُونَ بَابًا فَيَقَالُ أَقْرَأْ وَارْقُ فَيُرْفَى حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى  
يَمِينِهَا مِنْ لَوْنٍ أُخْتَهَا يَجِدُ لَذَّةَ آخِرِهَا كَمَا يَجِدُ لَذَّةَ أَوَّلِهَا ثُمَّ يَسْعَى إِلَيْهِ بِالْوَانِ الْأَشْرِبَةِ فَيَشْرِبُ مِنْهَا مَا اشْتَهَى  
ثُمَّ يَقُولُ الْغُلَامَانِ اتْرُكُوهُ وَأَزْوَاجُهُ فَيَنْطَلِقُ الْغُلَامَانِ ثُمَّ يَنْظُرُ فَإِذَا حُورَاءٌ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ جَالِسَةٌ عَلَى سَرِيرٍ  
مَلَكَهَا عَلَيْهَا سَبْعُونَ حَلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حَلَّةٌ مِنْ لَوْنٍ صَاحِبَتُهَا فَيَرَى مِنْهَا حَلَّةً مِنْ لَوْنٍ جَالِسَةٌ عَلَى سَرِيرٍ  
وَالْكَسْوَةِ فَوْقَ ذَلِكَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا فَيَقُولُ مَنْ أَنْتِ فَيَقُولُ أَنَا مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ خَبْنُ لَكَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا  
أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَصْرِفُ بَصَرَهُ عَنْهَا ثُمَّ يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى الْغُرْفَةِ فَإِذَا أُخْرَى أَجْمَلُ مِنْهَا فَيَقُولُ مَا آتَى لَكَ أَنْ يَكُونَ  
لَنَا مِنْكَ نَصِيبٌ فَيُرْتَقَى إِلَيْهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَصْرِفُ بَصَرَهُ عَنْهَا ثُمَّ إِذَا بَلَغَ النَّعِيمُ مِنْهُمْ كُلِّ مَبْلَغٍ وَظَنُوا أَنَّ لَا  
نَعِيمَ أَفْضَلَ مِنْهُ تَجَلَّى لَهُمُ الرَّبُّ تَبَارَكَ اسْمُهُ فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِ الرَّحْمَنِ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلَلُونِي  
فَيَجَازِبُونَ بِتَهْلِيلِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ يَا دَاوُدُ قُمْ فَمَجِدْنِي كَمَا كُنْتَ تَمَجِدُنِي فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيَمَجِدُ دَاوُدُ رَبَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَفِي إِسْنَادِهِ مِنْ لَا أَعْرِفُهُ الْآنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”کیا میں تمہیں جنت میں مرتبے کے اعتبار سے سب سے نیچے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی  
ہاں! یہ رسول اللہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جنت کے دروازے سے داخل ہوگا اس کے غلام سے آکر ملیں گے  
اور کہیں گے: ہمارے آقا کو خوش آمدید ہے اب وہ وقت آگیا ہے کہ آپ ہمیں دیکھ لیں پھر اس کے لئے چالیس سال تک کے فاصے  
جتنا کچھونا بچھا جائے گا پھر وہ اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف باغات دیکھے گا تو کہے گا: یہاں جو کچھ ہے وہ کس کی ملکیت ہے  
تو بتایا جائے گا آپ کی یہاں تک کہ جب وہ گھر کے پاس پہنچے گا تو اس کے سامنے سرخ یا قوت یا سبز زبرجد کی ایک عمارت آئے گی  
جس کے اندر ستر مختلف گھانٹیاں ہوں گی ہر ایک گھانٹی میں ستر کمرے ہوں گے ہر ایک کمرے میں ستر دروازے ہوں گے اس سے  
کہا جائے گا تم تلاوت کرو اور چڑھنا شروع کرو وہ چڑھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ کے آخری پلنگ تک پہنچ جائے گا وہاں وہ ٹیک  
گائے گا اس کے پلنگ کی لمبائی اور چوڑائی ایک میل جمع ایک میل ہوگی اس میں اس کے محلات ہوں گے ستر پیالے جو سونے کے  
بنے ہوئے ہوں گے وہ اس کے پاس لائے جائیں گے ان میں سے کسی بھی پیالے کا ذائقہ دوسرے پیالے سے ملتا نہیں ہوگا وہ  
دوسرے کی لذت بھی اسی طرح پائے گا جس طرح پہلے کی لذت پائی تھی (یعنی ان میں کوئی بھی بے لذت نہیں ہوگا) پھر اس کے

سامنے مختلف قسم کے مشروبات لائیں جائیں گے اس کو جس کی خواہش ہوگی وہ مشروب پیے گا پھر غلمان کہیں گے تم لوگ اسے اور اس کی بیویوں کو چھوڑ دو پھر غلمان چلے جائیں گے پھر وہ شخص دیکھے گا تو حور عین میں سے ایک حور اس کے پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہوگی اس کے جسم پر ستر چلے ہوں گے جن میں سے کسی ایک چلے کارنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا اور اس کی پنڈلی کا گودا گوشت خون اور ہڈی کے پرے سے نظر آ رہا ہوگا اور ان کے اوپر لباس بھی ہوگا وہ شخص حور کی طرف دیکھے گا اور کہے گا تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی: میں حور عین میں سے ایک ہوں جسے تمہارے لئے تیار کیا گیا ہے وہ اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا اور چالیس سال تک دیکھتا رہے گا اس دوران وہ اس سے نگاہ نہیں ہٹائے گا پھر وہ اپنی نگاہ اٹھا کر بالا خانے کی طرف دیکھے گا تو وہاں ایک اور حور موجود ہوگی جو اس (پہلی والی) سے زیادہ خوبصورت ہوگی وہ کہے گی: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہمیں تمہارا تعلق نصیب ہو؟ تو وہ اس کی طرف جائے گا جو چالیس سال کا عرصہ ہوگا اس دوران وہ اپنی نگاہ اس سے نہیں ہٹائے گا یہاں تک کہ جب وہ ہر قسم کی نعمتیں حاصل کر لیں گے اور یہ گمان کریں گے کہ اب ان سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی نعمت نہیں ہو سکتی تو پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا وہ پروردگار کا دیدار کریں گے تو پروردگار فرمائے گا: اے اہل جنت! تم لوگ میری معبودیت کا اعتراف کرو تو وہ جواب میں رحمن کی معبودیت کا اعتراف کریں گے پھر پروردگار فرمائے گا: اے داؤد! اٹھو اور اسی طرح میری بزرگی بیان کرو جس طرح تم میری بزرگی (دنیا میں) بیان کیا کرتے تھے تو حضرت داؤد علیہ السلام اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کریں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیائے نقل کی ہے اس کی سند میں ایسا راوی ہے جس سے میں ابھی واقف نہیں ہوں۔

**5637 -** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ

الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ لِمَنْ يَنْظُرَ إِلَى جَنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخُدَمِهِ وَسِرِّهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غَدْوَةً وَعَشِيًّا ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُودَةً يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةً إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةً (الْقِيَامَةِ)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ مُخْتَصَرًا قَالَ: إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ

لِيَنْظُرَ فِي مَلِكِهِ أَلْفِي سَنَةٍ يَرَى أَقْصَاهُ كَمَا يَرَى أَدْنَاهُ يَنْظُرُ إِلَى أَزْوَاجِهِ وَخُدَمِهِ

زَادَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَلَى هَذَا فِي لَفْظٍ لَهُ: وَإِنْ أَفْضَلُهُمْ مَنْزِلَةٌ لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي وَجْهِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ

مَرَّتَيْنِ

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قدر و منزلت کے اعتبار سے جنت میں سب سے کمتر شخص وہ ہوگا جو اپنے باغات اپنی بیویوں اپنی نعمتوں اپنے خادموں

اپنے پلنگوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا جو صبح و شام

اپنے پروردگار کی زیارت کرے گا پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔“

یہ روایت امام ترمذی، امام ابو یعلیٰ، امام طبرانی اور بیہقی نے نقل کی ہے اسے امام احمد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس

کے الفاظ یہ ہیں۔

”قدر و منزلت کے اعتبار سے اہل جنت میں سب سے کمتر شخص اپنے علاقے کو اتنی دور تک دیکھے گا جتنا دو ہزار سال کا فاصلہ ہوتا ہے وہ دور کی چیز کو بھی اسی طرح دیکھے گا جس طرح قریب کی چیز کو دیکھے گا وہ اپنی ازواج اور خادموں کو دیکھے گا۔“  
امام بیہقی نے یہاں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”ان میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہوگا جو روزِ آخر دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا۔“  
**5638** - وروی ابن ابی الدنیا عن الأعمش عن ثور قال أراه عن ابن عمر قال إن أدنى أهل الجنة منزلة لرجل له ألف قصر بين كل قصرين مسيرة سنة يرى أقصاها كما يرى أدناها في كل قصر من الحور العين والرياحين والوالدين ما يدعوا بشيء إلا أتى به - رواه هكذا موقوفاً

ابن ابودنیائے اعمش کے حوالے سے ثور کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

”اہل جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے کم تر شخص وہ ہوگا جس کے ایک ہزار محلات ہوں گے ہر دو محلوں کے درمیان ایک سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور وہ (جنتی) دور کی چیز بھی اسی طرح دیکھ سکے گا جس طرح قریب کی چیز دیکھ سکے گا ان میں سے ہر ایک محل میں حور عین ہوں گی ریاحین ہوں گے اور ملازمین ہوں گے وہ جس بھی چیز کو منگوائے گا وہ اس کے پاس لائی جائے گی۔“

انہوں نے اسے اسی طرح ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**5639** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الَّذِينَ لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَيَنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لَوْلُو وَزَبَرَجَدٍ وَيَأْقُوتُ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ

رواہ الترمذی وقال حدیث غریب لا نعرفه إلا من حدیث رشدین بن سعد یغنی عن عمرو بن الحارث عن دراج

قال الحافظ قد رواه ابن حبان في صحيحه من حديث ابن وهب وهو أحد الأعلام الثقات الأئبات عن عمرو بن الحارث عن دراج

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اہل جنت میں ایک کمتر شخص کے پاس بھی اتنی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی اس کے لئے موتی، زبرجد اور یاقوت کا بنا ہوا قبة نصب کیا جائے گا وہ اتنا بڑا ہوگا جو ”جابیہ“ سے لے کر ”صنعاء“ تک کا فاصلہ ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث سے صرف رشدین بن سعد سے منقول ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ یہ عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں ابن وهب سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو جلیل قدر ثقہ اور ثبت راویوں میں سے ایک ہیں ان کے حوالے سے یہ عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے منقول ہے۔



**5640** - وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْفَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ دَرَجَةٌ لِمَنْ يَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ عَشْرَةُ آلَافِ خَادِمٍ يَهْدِي كُلُّ وَاحِدٍ صَحْفَتَانِ وَاحِدَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَالْأُخْرَى مِنْ فِضَّةٍ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ لَوْنٌ كَلَيْسَ فِي الْأُخْرَى مِثْلُهُ يَأْكُلُ مِنْ آخِرِهَا مِثْلَ مَا يَأْكُلُ مِنْ أَوَّلِهَا تَجِدُ لَأَخِرِهَا مِنَ الطَّيِّبِ وَاللَّذَّةِ مِثْلَ الْأَدْنَى يَجِدُ لَأَوَّلِهَا ثُمَّ يَكُونُ ذَلِكَ رِيحَ الْمَسْكِ الْأَذْفَرِ لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ إِخْوَانًا عَلَى سُرَرٍ مُتَقَابِلِينَ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تمام اہل جنت میں سب سے کتر درجہ جس شخص کا ہوگا اس کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوئے ہوں گے جن میں سے ہر ایک خادم کے ہاتھ میں دو برتن ہوں گے جن میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کا رنگ (اس میں موجود کھانے کی چیز) دوسرے سے مختلف ہوگی وہ آخری میں سے بھی کھائے گا جس طرح وہ پہلے میں سے کھائے گا اور اسے آخری میں بھی خوشبو اور لذت الگ محسوس ہوگی جس طرح اسے پہلے میں الگ سے محسوس ہوئی تھی اور پھر وہاں کی خوشبو مشک اذفر کی ہوگی وہ لوگ وہاں پیشاب نہیں کریں گے پاخانہ نہیں کریں گے بلغم نہیں نکالیں گے وہ بھائی بھائی بن کر پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھیں گے۔“

یہ روایت امام ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**5641** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً وَلَيْسَ فِيهِمْ دَنَى مِنْ يَغْدُو عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ وَيُروحُ خَمْسَةَ عَشَرَ آلَافِ خَادِمٍ لَيْسَ مِنْهُمْ خَادِمٌ إِلَّا وَمَعَهُ طَرَفَةٌ لَيْسَتْ مَعَ صَاحِبِهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

قَالَ الْحَافِظُ وَلَا مُنَاقَاةَ بَيْنَ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ لِأَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ آلَافَ خَادِمٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَنَسٍ مَنْ يَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ عَشْرَةُ آلَافِ خَادِمٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ يَغْدُو عَلَيْهِ وَيُروحُ خَمْسَةَ عَشَرَ آلَافِ خَادِمٍ فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَمَانُونَ آلَافَ خَادِمٍ يَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْهُمْ عَشْرَةُ آلَافٍ وَيَغْدُو عَلَيْهِ مِنْهُمْ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَةَ عَشَرَ آلَافًا وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے کتر شخص وہ ہوگا ویسے تو ان میں کوئی بھی کتر نہیں ہوگا کہ جس کے پاس روزانہ صبح کے وقت اور شام کے وقت پندرہ ہزار خادم آئیں گے اور اس میں سے ہر ایک خادم کے پاس ایک ایسی چیز ہوگی جو دوسرے کے پاس نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان احادیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ اہل جنت کے اتنی ہزار خادم ہوں گے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے: اس کے سرہانے دس ہزار خادم اکٹھے ہوں گے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات منقول ہے: صبح و شام پندرہ ہزار خادم



آئیں گے تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ اتنی ہزار خادم ہوں جن میں سے دس ہزار اس کے سر ہانے کھڑے رہیں اور روزانہ پندرہ ہزار صبح و شام آئیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**5642 -** وروی التبیہقی من حدیث یحییٰ بن ابی طالب حدثنا عبد الوہاب أنبأنا سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن ابی ایوب عن عبد اللہ بن عمرو قال إن ادلی أهل الجنة منزلة من یسقی علیہ الف خادم کل خادم علی عمل لیس علیہ صاحبہ قال وتلا ہذیہ الآية إذا رأیتہم حسبتہم لو لو منشورا (الإنسان) امام بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

”اہل جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب کم مرتبہ جس شخص کا ہوگا اس کے ایک ہزار خادم اُس کے پاس آئیں جائیں گے جن میں سے ہر ایک خادم کا کام دوسرے سے مختلف ہوگا پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ”جب تم انہیں دیکھو گے ان کے بارے میں یہ بات گمان کرو گے کہ جیسے موتی بکھیر دیے گئے ہیں۔“

### فصل فی درجات الجنة وغرفها

فصل: جنت کے درجات اور اُس کے بالا خانوں کا تذکرہ

**5643 -** عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إن أهل الجنة لیراءون أهل الغرف من فوقہم کما یراءون الکوکب الذی فی الأفق من المشرق والمغرب لفاضل ما بینہم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الأنبیاء لا یبلغہا غیرہم قال بلی والذی نفیسی بیدہ رجال آمنوا باللہ وصدقوا المرسلین۔ رواہ البخاری ومسلم

وفی رواية لهما: کما تراءون الکوکب الغارب۔ بتقديم الراء علی الباء

ورواہ الترمذی من حدیث ابی ہریرۃ بنحوہ وصححہ إلا أنه قال إن أهل الجنة لیراءون الکوکب الشرقی أو الکوکب الغربی فی الأفق أو الطالع فی تفاضل الدرجات..... الحدیث

وفی بعض النسخ والکوکب الغربی أو الغارب علی الشک الغابر بالغین المعجمة والباء الموحدة المراد بہ هنا هو الذاہب الذی تدلی للغروب

\*\*\* حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت کے رہنے والے لوگ بالا خانوں میں رہنے والے لوگوں کو اپنے اوپر یوں دیکھیں گے جس طرح لوگ چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں جو مشرقی یا مغربی افق میں غروب ہونے والا ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے درمیان باہمی طور پر (درجات کے حوالے سے) فرق ہوگا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ انبیاء کرام کے رہنے کی جگہ ہوگی؟ جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے (اُن میں وہ لوگ رہیں گے) جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوں اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہو۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”جس طرح تم غروب ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو“۔ یعنی اس میں ’زب‘ سے پہلے ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور نقل کی ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اہل جنت یوں دیکھیں گے: جس طرح وہ مشرق یا مغرب میں موجود ستارے کو دیکھتے ہیں جو افق میں غروب ہونے والا ہوتا ہے یا طلوع ہونے والا ہوتا ہے ایسا اُن کے درجات کے تفاوت کی وجہ سے ہوگا“۔۔۔۔۔ الحدیث۔

یہاں بعض نسخوں میں یہ تحریر ہے: ”مغربی ستارہ یا غروب ہونے والا ستارہ“ یعنی یہ شک کے ساتھ منقول ہے۔

لفظ غابر سے یہاں مراد وہ ہے جو جا رہا ہو اور غروب ہونے کے قریب ہو۔

**5644** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَهْلَ الْجَنَّةِ لِيَتَرَاءَوْا

وَن فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ أَوْ تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَارِبَ فِي الْأَفْقِ الطَّالِعِ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُولَئِكَ النَّبِيُّونَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ مُنْتَجِعٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ وَتَقْدِيرُهُ كَمَا يَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَارِبَ وَرَوَاهُ

الترمذی وَتَقْدِيمُ لَفْظِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اہل جنت جنت میں ایک دوسرے کو یوں دیکھیں گے جس طرح تم افق میں غروب ہونے والے یا طلوع ہونے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اُن کے درجات میں تفاوت پایا جاتا ہوگا“ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ لوگ انبیاء ہوں گے (جو اوپر دکھائی دیں گے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے ہوں گے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہوگی۔“

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح لوگ چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں جو طلوع ہونے والا ہوتا ہے یا غروب ہونے والا ہوتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔

**5645** - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُحَدِّثُكُمْ

بِغَرَفِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِينَا أَنْتَ وَأَمَّا قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ غُرُفًا مِنْ أَصْنَافِ الْجَوْهَرِ كُلِّهِ يَرَى ظَاهِرَهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنَهَا مِنْ ظَاهِرِهَا فَيُهَا مِنَ النَّعِيمِ وَاللَّذَاتِ وَالشُّرُفِ مَا لَا عَيْنَ رَأَتْ وَلَا أُذُنَ سَمِعَتْ

قَالَ قُلْتُ لِمَنْ هَذِهِ الْغُرُفُ قَالَ لِمَنْ أَفْشَى السَّلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ الْحَدِيثُ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ثُمَّ قَالَ وَهَذَا الْإِسْنَادُ غَيْرُ قَوِيٍّ إِلَّا أَنَّهُ مَعَ الْإِسْنَادَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ يَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ

قَالَ الْحَافِظُ تَقْدِيمُ مِنْ هَذَا النَّوعِ غَيْرُ مَا حَدِيثُ صَحِيحٍ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَأَطْعَامِ الطَّعَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ

حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ فِي الْجَنَّةِ غُرُفًا يَرَى ظَاهِرَهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنَهَا مِنْ

ظاہرہا اعدھا اللہ لمن اطعم الطعام و انشی السلام و صلى باللیل والناس لیام - و حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں بالا خانے ہوں گے جو ہر قسم کے جواہرات سے بنے ہوئے ہوں گے ان کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا ان میں نعمتیں اور لذتیں ہوں گی اور ایسی بزرگی ہوگی جو آنکھ نے دیکھی نہیں اور کسی کان نے ان کے بارے میں سنا نہیں راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: وہ بالا خانے کسے ملیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو سلام کو پھیلائے گا، کھانا کھلائے گا، ہمیشہ نقلی روزہ رکھے گا اور رات کے وقت نوافل پڑھے گا جب لوگ سو رہے ہوں۔“

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سند قوی نہیں ہے البتہ پہلے والی دو سندوں کے ساتھ مل کر یہ ایک دوسرے کو تقویت دے دیتی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس نوعیت کی حدیث اس سے پہلے رات کے وقت نوافل پڑھنے اور کھانا کھلانے اور دیگر امور سے متعلق باب میں گزر چکی ہے جو حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے:

”جنت میں ایسے بالا خانے ہوں گے جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا اللہ تعالیٰ نے یہ ان کے لئے تیار کیے ہیں جو کھانا کھلائے سلام پھیلائے اور رات کے وقت نوافل ادا کرے جب لوگ سو رہے ہوں۔“

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی اسی مانند ہے۔

**5646 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت میں ایک سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔“

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**5647 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّضًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا تَيْنُ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالتَّطَبُّرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایک سو درجے ہیں جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان ایک سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل

کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”دور درجوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔“

### فصل فی بناء الجنة و ترابها و حصبائها و غیر ذلك

فصل: جنت کی تعمیر اس کی مٹی اس کی کنکریاں اور اس کی دیگر چیزوں کا بیان

5648 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا عَنِ الْجَنَّةِ مَا بَنَاهَا قَالَ لَبَنَةٌ ذَهَبٌ

وَلَبَنَةٌ فَضَّةٌ وَمَلَاطُهَا الْمَسْكُ وَحَصْبَاؤُهَا اللَّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتَرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبَاسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ..... الْحَدِيثُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتَّابٍ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَهُوَ قِطْعَةٌ مِنْ حَدِيثٍ عَنْهُمْ وَرَوَى ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْفُوقًا قَالَ: حَاطَتْ الْجَنَّةُ لَبَنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَلَبَنَةً مِنْ فَضَّةٍ وَدَرَجَاتُهَا الْيَاقُوتُ وَاللَّؤْلُؤُ قَالَ وَكُنَّا نَحْدُثُ أَنَّ رَضْرَاضَ أَنْهَارِهَا اللَّؤْلُؤُ وَتَرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ

الرَضْرَاضُ بِفَتْحِ الرَّاءِ وَبِضَادَيْنِ مُعْجَمَتَيْنِ

وَالْحَصْبَاءُ مَمْلُوءٌ بِمَعْنَى وَاحِدٍ وَهُوَ الْحَصَى قِيلَ الرَضْرَاضُ صَفَارُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں جنت کے بارے میں بتائیے کہ وہ کس چیز کی بنی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اس کا گارا مشک کا ہے اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا وہ کبھی غمگین نہیں ہوگا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی..... الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے یہ روایت ان کی نقل کردہ ہے اسے امام ترمذی امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور یہ ان حضرات کی نقل کردہ ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

امام ابن ابودنیائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”موقوف“ روایت نقل کی ہے:

”جنت کی دیوار کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی اس کی سیڑھی یاقوت اور موتی کی ہوگی اور ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ اس کی نہر کی کنکریاں موتیوں کی ہوں گی اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔“

لفظ رَضْرَاضُ کا مطلب کنکریاں ہیں حصباء یہ اسم مہرود کے ساتھ ہے اس سے مراد بھی کنکریاں ہیں ایک قول کے مطابق رَضْرَاضُ چھوٹی کنکریوں کو کہتے ہیں۔

5649 - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ فَقَالَ مَنْ

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحْيَى فِيهَا لَا يَمُوتُ وَيَنْعَمُ فِيهَا لَا يَبَاسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَنَاهَا قَالَ لَبَنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ فَضَّةٍ وَمَلَاطُهَا الْمَسْكُ وَتَرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ وَحَصْبَاؤُهَا اللَّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ



رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ وَاسْتَدَاهُ حَسَنٌ بَعَا قَبْلَهُ  
المَلَاطُ بِكَسْرِ الْمِيمِ هُوَ الطِّينُ الَّذِي يَجْعَلُ بَيْنَ سَالِيِ الْبِنَاءِ يَعْنِي أَنَّ الطِّينَ الَّذِي يَجْعَلُ بَيْنَ لَبَنِ الذَّهَبِ  
وَالْفِضَّةِ وَلِیِ الْحَائِطِ مَسْكٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے جنت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ شخص اس میں ہمیشہ زندہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی وہ اس میں ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا پریشانی کا شکار نہیں ہوگا اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی عرض کی گئی یا رسول اللہ! اس کی تعمیر کس سے ہوئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اس کا گارامشک کا ہے اس کی مٹی زعفران کی ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں۔

یہ روایت امام ابن ابودنیائے اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے۔

لفظ ”الملاط“ یہ اس مٹی کو کہتے ہیں جو تعمیر کرتے ہوئے درمیان میں لگائی جاتی ہے یعنی مٹی جو سونے اور چاندی کی اینٹوں کے درمیان میں لگی ہوئی ہوگی وہ مشک کی ہوگی۔

5650- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ لَبْنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَلَبْنَةً مِنْ فِضَّةٍ وَمَلَاطُهَا الْمَسْكُ وَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَتْ الْمَلَائِكَةُ طُوبَى لَكَ مَنْزِلَ الْمُلُوكِ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالتَّهَازُّ وَاللَّفْظُ لَهُ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَقَالَ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ يَعْنِي عَنِ الْجَوْبَرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ الْفَضْلِ كَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ... انْتَهَى  
قَالَ الْحَافِظُ قَدْ تَابَعَ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَلَى رَفْعِهِ وَهَبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْجَوْبَرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْفِظْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَاطَ أَحَاطَ الْجَنَّةَ لَبْنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَلَبْنَةً مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ شَقَّقَ فِيهَا الْأَنْهَارَ وَغَرَسَ فِيهَا الْأَشْجَارَ فَلَمَّا نَظَرَتْ الْمَلَائِكَةُ إِلَى حُسْنِهَا قَالَتْ طُوبَى لَكَ مَنْزِلَ الْمُلُوكِ

اخرجه البيهقي وغيره ولكن وقفه هو الاصح المشهور والله اعلم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اس کا گارامشک کا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو فرشتوں نے کہا: تمہارے لئے مبارک باد ہے کہ تم بادشاہوں کا ٹھکانہ ہو!

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں انہوں نے اسے مرفوع اور موقوف (دونوں طرح سے) نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہو صرف عدی بن فضل نے نقل کیا ہے یعنی اس نے اسے جریری کے حوالے سے ابو نضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

عدی بن فضل نامی راوی حافظ الحدیث نہیں ہے یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بوڑھا ہے۔۔۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی



حافظ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے مرفوع ہونے میں عدی بن فضل کی متابعت وہب بن خالد نے کی ہے جس نے اسے جریری کے حوالے سے ابو نعیرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت کی دیوار سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنائی ہے اور پھر اس میں نہریں بہائی ہیں اس میں درخت لگائے ہیں جب فرشتوں نے اس کی خوبصورتی کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا: تمہیں مبارک ہو تم بادشاہوں کا ٹھکانہ ہو۔“

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے تاہم اس کا سقوط ہونا زیادہ مستند اور زیادہ مشہور ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**5651 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ وَدَلَّى فِيهَا ثَمَارَهَا وَحَسَقَ فِيهَا أَنَهَا وَهَاتُمْ نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِي لَا يَجَاوِدُنِي فِيكَ بَخِيلٌ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا جَيِّدٌ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ أَطْوَلَ مِنْهُ وَلَقِظَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ لَبَنَةٌ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءُ وَلَبَنَةٌ مِنْ ياقوتة حُمْرَاءُ وَلَبَنَةٌ مِنْ زَبْرَجْدَةٍ خَضِرَاءُ وَمَلَأَهَا مَسْكٌ حَشِيشَتُهَا الزَّعْفَرَانُ حَصْبَاؤها اللُّؤْلُؤُ تَرَابِهَا الْعَنْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَهَا انْطِقِي قَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِي وَجَبَلْتِي لَا يَجَاوِدُنِي فِيكَ بَخِيلٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يُوقِ شَحْ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (التنوير - والعلاب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور اس میں پھل لگائے ہیں اور اس میں نہریں جاری کی ہیں اور اس نے اس (یعنی جنت) کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم کلام کرو! تو اس (یعنی جنت) نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم ہے میں تمہاری اندر کسی کنجوس کو رہنے نہیں دوں گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے اسے ابن ابودنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے اس کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سرخ یا قوت کی ہے ایک اینٹ سبز زبرجد کی ہے اس کا رامشک کا ہے اس کے پتے زعفران کے ہیں اس کی کنکریاں موتیوں کی ہیں اس کی مٹی عنبر ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں تمہارے اندر کسی بخیل کو نہیں رہنے دوں گا۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”جس شخص کو نفس کی کنجوسی سے بچالیا گیا وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔“

**5652 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْضُ الْجَنَّةِ بَيْضَاءُ

عمر صنها صخور الكافور ولقد احاط به المسك مثل كُتبان الرمل النهار مطردة فيجتمع فيها اهل الجنة  
اذنابهم وَاخْرَهُمْ لِيَتَعَارَفُونَ لِيُبْعَثَ اللَّهُ رِيحَ الرَّخْمَةِ فَتَهْبِجُ عَلَيْهِمْ رِيحُ الْمَسْكِ فَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى زَوْجَتِهِ  
وَقَدْ أَزْدَادَ حَسَنًا وَطَيِّبًا فَتَقُولُ لَهُ لَقَدْ خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِي وَأَنَا بِكَ مُعْجِبَةٌ وَأَنَا بِكَ الْآنَ أَشَدُّ إِعْجَابًا  
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت کی زمین سفید ہے اس کا میدان کافور کے پہاڑوں پر مشتمل ہے جسے مشک نے گھیرا ہوا ہے جو ریت کے ٹیلوں کی  
مانند ہے اس میں نہریں پھیلی ہوئی ہیں اس میں اہل جنت اکٹھے ہوں گے ان کا ہر فرد وہاں اکٹھا ہوگا وہاں وہ ایک دوسرے سے  
تعارف حاصل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی ہوا بھیجے گا جو ان پر مشک برسائے گی جب آدمی اپنی بیوی کے پاس واپس  
جائے گا تو اس کی خوبصورتی اور خوشبو میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو اس کی بیوی یہ کہے گی: جب تم میرے پاس سے گئے تھے تو میں تب  
بھی تم سے محبت کرتی تھی اور اب میں تم سے زیادہ محبت کرتی ہوں۔“  
یہ روایت امام ابن ابودنیائے نقل کی ہے۔

**5653 -** وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ

مِرَاغًا مِنْ مَسْكٍ مِثْلَ مِرَاغِ دَوَابِكُمْ فِي الدُّنْيَا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں مشک کی چراگاہیں ہوں گی جس طرح دنیا میں تمہارے جانوروں کی چراگاہیں ہوتی ہیں۔“  
یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5654 -** وَعَنْ كَرِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَلَّا قَلَّ مِثْمَرُ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا حَظَرَ لَهَا هِيَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ نَوْرٌ يَتَلَأَلُ وَرِيحَانَةٌ تَهْتَزُّ وَقَصْرٌ مَشِيدٌ وَنَهْرٌ  
مَطْرَدٌ وَلَمْرَةٌ نَضِيجَةٌ وَزَوْجَةٌ حَسَنَاءُ جَمِيلَةٌ وَحُلٌّ كَثِيرَةٌ وَمَقَامٌ فِي أَبَدٍ فِي دَارٍ سَلِيمَةٍ وَقَفَاكِهِةٌ وَخَضِرَةٌ  
وَحَبْرَةٌ وَلِعَمَةٌ فِي مَحَلَّةٍ عَالِيَةٍ بِهَيْئَةٍ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ الْمَشْمُرُونَ لَهَا قَالَ قُولُوا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ  
الْقَوْمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي مَدَائِنِهِ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ  
مَهَاجِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ الْمَغَافِرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْهُ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا أَيْضًا مُخْتَصِرًا قَالَ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ مَهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى كَذَا فِي أَصُولِ مُعْتَمَدَةٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الضَّحَّاكُ وَقَالَ الزَّيَّارُ لَا  
سَعْلَمَ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أُسَامَةُ وَلَا نَعْلَمُ لَهُ طَرِيقًا عَنْ أُسَامَةَ إِلَّا هَذِهِ الطَّرِيقُ وَلَا نَعْلَمُ  
رَوَاهُ عَنِ الضَّحَّاكِ إِلَّا هَذَا الرَّجُلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِيمِ مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ ثِقَةٌ اخْتِجَ بِهِ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ وَالضَّحَّاكُ لَمْ  
يَخْرُجْ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ الْكِتَابِ السِّتَّةِ أَحَدٌ غَيْرَ ابْنِ مَاجَهَ وَلَمْ أَقِفْ فِيهِ عَلَى جَرَحٍ وَلَا تَعْدِيلٍ لغير ابْنِ حِبَّانَ بَلْ

هُوَ فِي عِدَادِ الْمَجْهُولِينَ وَسَلِيمَانُ بْنُ مُوسَى هُوَ الْأَشَدُّقُ يَأْتِي ذِكْرَهُ  
 کریب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے۔

”خبردار! کیا جنت کی تیاری کرنے والا کوئی شخص ہے؟ بے شک جنت کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے رب کعبہ کی قسم! وہ ایک نور ہے جو جھللا رہا ہے وہ ایک پودا ہے جو لہرا رہا ہے وہ ایک مضبوط قلعہ ہے وہ ایک پھیلی ہوئی نہر ہے وہ ایک پکا ہوا پھل ہے اس میں خوبصورت حسین و جمیل بیویاں ہیں اور بہت سے لباس ہوں گے اور وہ ایک ایسی جگہ ہے جو ہمیشہ رہے گی وہ ایک سلامتی کا گھر ہے وہاں پھل ہوں گے سبز ہوگا عمدہ کپڑے ہوں گے نعمتیں ہوں گی جو بلند مقام پر ہوں گے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! ہم اس کے لئے تیاری کرنے والے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ انشاء اللہ کہو اتو لوگوں نے ان شاء اللہ کہا۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ، امام ابو دنیا، امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب نے اسے محمد بن مہاجر کے حوالے سے ضحاک مغافری کے حوالے سے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے کریب سے نقل کیا ہے۔  
 ابن ابودنیاء نے بھی اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ محمد بن مہاجر انصاری کے حوالے سے سلیمان بن موسیٰ سے منقول ہے قابل اعتماد ”اصول“ میں اسی طرح مذکور ہے اس میں ضحاک کا ذکر نہیں ہے امام بزار کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے اسے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ صرف ہسی سند کے ساتھ منقول ہے اس کے علاوہ کسی (اور سند) کا ہمیں علم نہیں ہے اور ہمارے علم کے مطابق ضحاک کے حوالے سے اس روایت کو اس حوالے سے صرف اسی شخص یعنی محمد بن مہاجر نے نقل کیا ہے۔

حافظ عبد العظیم بیان کرتے ہیں: محمد بن مہاجر نامی راوی انصاری ہے اور ثقہ ہے امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے ضحاک نامی راوی سے صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے امام ابن ماجہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے البتہ میں اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہوں صرف امام ابن حبان نے اس پر تبصرہ کیا ہے ویسے اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے سلیمان بن موسیٰ نامی راوی اشدق ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

### فصل فی خیام الجنۃ و غرفہا و غیر ذلک

فصل: جنت کے خیموں، اس کے بالا خانوں اور اس کی دیگر چیزوں کا تذکرہ

5655 - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لِلْمُؤْمِنِ فِي

الْجَنَّةِ لَخِيْمَةٌ مِنْ لَوْلَاءٍ وَاحِدَةٍ مَجُوفَةٌ طَوَّلَهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِثْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَرْضَهَا سِتُونَ مِثْلًا وَهُوَ رِوَايَةٌ لَهَا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت میں مومن کو ایک ہی کھوکھلے موتی سے بنا ہوا خیمہ ملے گا جس کی اونچائی ساٹھ میل ہوگی اس خیمے میں مومن کے اہل خانہ ہوں گے اس خیمے میں مومن کی بیویاں ہوں گی جن کے ساتھ مومن قربت کرے گا لیکن وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکیں گے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اس کی چوڑائی بھی ساٹھ میل ہوگی“

ان دونوں کی ایک روایت میں یہ اسی طرح ہے۔

**5856** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ خِيَرَةٌ خِيَرَةٌ خِيَمَةٌ وَلِكُلِّ خِيَمَةٍ أَرْبَعَةُ أَبْوَابٍ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مِنْ كُلِّ بَابٍ تَحْفَةٌ وَهَدِيَّةٌ وَكَرَامَةٌ لَمْ تَكُنْ قَبْلَ ذَلِكَ لَا مَرَحَاتٍ وَلَا دَفَرَاتٍ وَلَا سَعَوَاتٍ وَلَا طَمَاحَاتٍ حُورٌ عَيْنٌ كَأَنَّهُنَّ بِيضٌ مَكْتُونٌ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ رِوَايَةِ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ مَوْقُوفًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ہر مسلمان کے لئے ایک مخصوص علاقہ ہوگا اور ہر علاقے میں ایک خیمہ ہوگا ہر خیمے کے چار دروازے ہوں گے ہر دروازے سے اس کے پاس تحفے ہدیہ اور عزت افزائی آئے گی جو اس سے پہلے نہیں ملی ہوئی ہوگی نہ اترانے والی ہوں گی نہ بد بودار ہوگی نہ مذاق اڑانے والی ہوگی نہ شوہر کی نافرمان ہوگی وہاں حور عین ہوں گی جو چھپے ہوئے موتی کی مانند ہوگی۔“

یہ روایت ابن ابودنیانے جابر جلی کی نقل کردہ ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5857** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا "حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ" (الرَّحْمَنُ) قَالَ الْخِيَمَةُ مِنْ دَرَةِ مَجُوفَةٍ طُولُهَا فَرْسَخٌ وَلَهَا أَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ حَوْلَهَا سَرَادِقٌ دَوْرَةٌ خَمْسُونَ فَرَسَخًا يَدْخُلُ عَلَيْهَا مِنْ كُلِّ بَابٍ بِنْتُ مَلِكٍ بَهْدِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

وَلَمْ يَرْوَاهُ لِيْلِيَهْقِي: الْخِيَمَةُ دَرَةُ مَجُوفَةٍ فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ لَهَا أَرْبَعَةُ آلَافٍ مَصْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ وَاسْتَدَ هَذِهِ أَصَحُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”حوریں جو خیموں میں پردہ نشین ہوگی“

وہ فرماتے ہیں: یہ ایک خیمہ ہوگا جو ایک کھوکھلے موتی کا ہوگا اس کی لمبائی ایک فرسخ ہوگی اس کے ایک ہزار دروازے ہوں گے جو سونے سے بنے ہوئے ہوں گے اس کے ارد گرد پردے لٹکے ہوئے ہوں گے اس کے آس پاس پچاس فرسخ کا علاقہ ہوگا اس خیمے کے ہر دروازے سے فرشتہ آئے گا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ لے کر آئے گا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیانے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے ان کی اور امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جو ایک فرسخ لمبا ہوگا اور ایک فرسخ چوڑا ہوگا اس کے چار ہزار کواڑ ہوں گے جو سونے سے بنے ہوئے ہوں گے۔“

اس روایت کی سند زیادہ مستند ہے۔



**5658** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يَرَى ظَاهِرَهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنَهَا مِنْ ظَاهِرِهَا فَقَالَ أَبُو مَالِكٍ أَلَا بُشْعِرِي لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِمَنِ اطَّابَ الْكَلَامُ وَأَطْعِمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَانِئًا وَالنَّاسَ نِيَامَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِمَنِ اطَّاعَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسَ نِيَامَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا“ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کسے ملیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو پاکیزہ کلام کرے، کھانا کھلائے اور رات قیام کی حالت میں (نوافل پڑھتے ہوئے) بسر کرے جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے یہ اس کے لئے تیار کیے ہیں جو کھانا کھلائے، سلام پھیلانے اور رات کو نماز ادا کرے جب لوگ سو رہے ہوں۔“

**5659** - وَرَوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مُرْبُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ (التَّوْبَةِ) قَالَ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ لَوْلُؤَةٍ فِيهَا سَبْعُونَ دَارًا مِنْ ياقوتة حمراء فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ بَيْتًا مِنْ زَمْزَرَةٍ خَضْرَاءَ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ سَرِيرًا عَلَي كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فَرَّاشًا مِنْ كُلِّ فَرَّاشٍ امْرَأَةٌ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ مَائِدَةً عَلَى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُونَ لَوْنًا مِنْ طَعَامٍ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ وَصِيفًا وَوَصِيفَةً يُعْطَى لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْقُوَّةِ مَا يَأْتِي عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ فِي غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

”اور پاکیزہ ٹھکانے جو جنات عدن میں ہوں گے۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک محل ہے جو موتی سے بنا ہوا ہوگا اس میں ستر کمرے ہوں گے جو سرخ یا قوت سے بنے ہوئے ہوں گے ہر کمرے میں سبز زمرہ سے بنے ہوئے ستر کمرے ہوں گے ہر ایک کمرے میں ایک پلنگ ہوگا ہر پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے جو مختلف رنگ کے ہوں گے ہر بچھونے پر ایک عورت بیٹھی ہوئی ہوگی ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہوں گے ہر دسترخوان پر ستر مختلف قسم کے کھانے ہوں گے ہر کمرے میں ستر ملازم اور ملازمائیں ہوں گی مومن کو اتنی قوت عطا کی جائے گی کہ وہ ایک ہی مرتبہ ان سب کے پاس جاسکے گا۔“



یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور امام بیہقی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

### فصل فی أنهار الجنة

#### فصل: جنت کی نہروں کا بیان

**5660 -** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى التُّرْبِ وَالْيَاقُوتِ تَرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمَسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الشَّلَجِ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوثر جنت میں موجود ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اس میں پانی یاقوت اور موتیوں پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**5661 -** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّا أُعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (الْكَوْثَرُ) قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ عَمَقُهُ سَبْعُونَ أَلْفَ فَرَسَخٍ مَآؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ شَاطِئَاهُ اللَّوْلُؤُ وَالزُّبُرُجْدُ وَالْيَاقُوتُ خَصَّ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْأَنْبِيَاءِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت منقول ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جنت میں موجود ایک نہر ہے جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے کناروں پر موتی، زبرجد اور یاقوت ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء سے پہلے بطور خاص اپنے نبی (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کو عطا کیا تھا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5662 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَسِيرٌ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرِ حَافَتَاهُ قَبَابُ اللَّوْلُؤِ الْمَجُوفِ فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ قَالَ فَضْرَبَ الْمَلِكُ بِيَدِهِ فَإِذَا طِينُهُ مَسْكٌ أَذْفَرُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں جنت میں جا رہا تھا میں ایک نہر کے پاس آیا جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے بنے ہوئے خیمے لگے ہوئے تھے میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ کوثر ہے جو آپ کے پروردگار نے آپ کو عطا کی ہے

جب فرشتے نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو اس کی مٹی مشک اذفر کی تھی۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

**5663 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُارُ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ

مِنْ تَحْتِ لَلَالِ أَوْ مِنْ تَحْتِ جِبَالِ الْمَسْكِ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت کی نہریں مشک کے ٹیلوں (راوی کو مشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مشک کے پہاڑوں کے نیچے سے نکلتی ہیں۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

**5664 -** وَعَنْ سَمَاعٍ أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا كَفَّ بَصْرَهُ فَقَالَ يَا بَنَ عَبَّاسٍ مَا أَرْضُ

الْجَنَّةِ قَالَ مَرْمَرَةٌ بَيْضَاءُ مِنْ فَضَّةٍ كَأَنَّهَا مَرَاةٌ قُلْتُ مَا نُورُهَا قَالَ مَا رَأَيْتُ السَّاعَةَ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا طُلُوعُ

الشَّمْسِ قُلْتُ لَكَ نُورُهَا إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيهَا شَمْسٌ وَلَا زَهْرٌ قَالَ قُلْتُ فَمَا أَنَارُهَا أَيْ أَخْذُودُ قَالَ لَا وَلَكِنَّهَا

تَجْرِي عَلَى أَرْضِ الْجَنَّةِ مُسْتَكْفَةً لَا تَفِيضُ هَهُنَا وَلَا هَهُنَا قَالَ اللَّهُ لَهَا كُونِي فَكَانَتْ قُلْتُ فَمَا حُلُّ الْجَنَّةِ قَالَ

فِيهَا شَجَرَةٌ فِيهَا ثَمَرٌ كَأَنَّهُ الرُّمَّانُ فَإِذَا أَرَادَ وَلِيُّ اللَّهِ مِنْهَا كَسُوَةَ الْحَدِيثِ إِلَيْهِ مِنْ غَصْنِهَا فَانْفَلَقَتْ لَهُ عَنْ

سَبْعِينَ حَلَّةً أَلْوَانًا بَعْدَ الْوَانِ ثُمَّ تَنْطَبِقُ فَتَرْجِعُ كَمَا كَانَتْ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

سماک بیان کرتے ہیں: اُن کی ملاقات مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہوئی اس وقت ان کی

بینائی رخصت ہو چکی تھی انہوں نے کہا: اے حضرت عبداللہ بن عباس! جنت کی زمین کس چیز کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: چاندی کے

بنے ہوئے سفید مرمر کی جو آئینے کی طرح ہے میں نے دریافت کیا: اس کی روشنی کیسی ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: تم نے وہ گھڑی نہیں

دیکھی ہے جس میں سورج طلوع ہونے والا ہوتا ہے تو جنت میں اس طرح کی روشنی ہوگی البتہ وہاں نہ تو سورج ہوگا اور نہ ہی سخت

سردی ہوگی میں نے دریافت کیا: اس کی نہریں کیسی ہیں؟ کیا وہ گڑھوں میں بہیں گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ وہ جنت کی

زمین پر بہیں گی اور بالکل سیدھی ہوں گی ان کا پانی ادھر ادھر سے چھلکے گا نہیں اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا: تم ہو جاؤ! تو وہ ہو گئیں میں

نے دریافت کیا: جنت کے حلقے کیسے ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: جنت میں ایسا درخت ہوگا جس پر پھل لگے ہوئے ہوں گے

جو انار کی طرح کے ہوں گے جب اللہ کا کوئی دوست ان میں سے کوئی لباس حاصل کرنا چاہے گا تو وہ درخت اپنی ٹہنی اس کی طرف

جھکا دے گا تو اس سے ستر حلقے نکلیں گے جو مختلف رنگوں کے ہوں گے پھر وہ مل جائے گا اور واپس چلا جائے گا جیسے پہلے تھا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیانے حسن سند کے ساتھ ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5665 -** وَرَوَى عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْجَنَّةِ بَحْرٌ لِلْمَاءِ وَبَحْرٌ لِلْبَنِّ وَبَحْرٌ لِلْعَسَلِ وَبَحْرٌ لِلْخَمْرِ ثُمَّ تَشْفَقُ الْأَنْهَارُ مِنْهَا بَعْدَ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

”جنت میں ایک سمندر (یا دریا) پانی کا ہے ایک سمندر دودھ کا ہے ایک سمندر شہد کا ہے ایک سمندر شکر کا ہے اور پھر اس میں سے نہریں نکلتی ہیں۔“

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

**5666** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تظنون أَن الْهَارِ الْجَنَّةُ أَخَذُوا فِي الْأَرْضِ لَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَسَالِحَةٌ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ اخْتَدَى حَالَتِهَا اللَّوْلُو وَالْآخَرَى الْيَاقُوتُ وَطِينُهُ الْمَسْكُ الْأَذْفَرُ قَالَ قُلْتُ مَا الْأَذْفَرُ قَالَ الْإِلْدَى لَا خِلَاطَ لَهُ

رواہ ابن ابی الدنیا موقوفاً ورواہ غیرہ مرفوعاً والموقوف اشبه بالصواب  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شاید تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جنت میں موجود نہریں گڑھوں کی شکل میں ہوں گی اللہ کی قسم! جی نہیں! وہ زمین کے اوپر ہی بہہ رہی ہوں گی ان کے ایک کنارے پر موتی ہوں گے اور دوسرے پر یاقوت ہوں گے اور ان کی مٹی مشک اذفر کی ہوگی میں نے دریافت کیا: اذفر کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ مشک جس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہوئی ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے دیگر حضرات نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم موقوف ہونا درست ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

**5667** - وَرَوَى عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيضًا: قَالَ نَضَاحَتَانِ (الرَّحْمَنُ) بِالْمَسْكِ وَالْعَبْرُ يَنْضَعَانِ عَلَى دُورِ الْجَنَّةِ كَمَا يَنْضَعُ الْمَطَرُ عَلَى دُورِ أَهْلِ الدُّنْيَا - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مَوْقُوفًا  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”نضاحتان“ (وہ دونوں چھلک رہے ہوں گے)  
”اس سے مراد مشک اور غبر ہیں جو جنت کے گہروں پر چھڑکے جائیں گے جس طرح اہل دنیا کے گہروں پر بارش کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5668** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَلِكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللَّهُ يَغْنِي فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجَزْرِ قَالَ عُمَرَانُ إِنَّ هَذِهِ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُهَا أَنَعَمَ مِنْهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنُ الْجَزْرِ بِضَمِّ الْجِيمِ وَالزَّايِ جَمْعُ جَزْرٍ وَهُوَ الْبَعِيرُ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کوثر کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے یعنی یہ جنت میں ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں ایسے پرندے ہوں گے جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی۔

اس پر حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو نعمتیں ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی کھانے کی چیزیں اس سے زیادہ زبردست

نعمتیں ہوں گی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔  
لفظ ”الجزر“ یہ ”جزور“ کی جمع ہے جس کا مطلب اونٹ ہے۔

### فصل فی شجر الجنة وثمارها

باب: جنت کے درختوں اور اس کے پھلوں کا تذکرہ

5669 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا إِنْ شِئْتُمْ فَأَقْرُوا وَظِلُّ مَمْدُودٍ وَمَاءٌ مَسْكُوبٍ (الواقعة)  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایسا درخت ہے کہ ایک سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے تو اس کے سائے کو پار نہیں کر سکے گا“  
اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو:

”اور پھیلے ہوئے سائے اور پھتے ہوئے پانی“

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5670 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ الْجَوَادُ الْمُسْرِعُ مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ذَلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایسا درخت ہے کہ تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑے پر سوار شخص جو تیزی سے چلے تو وہ ایک سو سال میں بھی اس کو پار نہیں کر سکے گا“۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ زاد نقل کیے ہیں: ”یہ پھیلے ہوئے سائے ہیں“ (یعنی جن کا ذکر قرآن میں ہے)۔

5671 - وَعَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ مَسْدَرَةَ الْمُنتَهَى فَقَالَ يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِهَا مِائَةَ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيَى فِيهَا فَرَّاشَ الذَّهَبِ كَانَ ثَمَارُهَا الْقَلَالُ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

الْفَنَنِ يَفْتَحُ الْفَاءُ وَالنُّونُ هُوَ الْغُصْنُ

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا: آپ ﷺ نے مسدرة المنتهى کا ذکر کرتے

ہوئے فرمایا کوئی سوار اس کی کسی ٹہنی کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک سو سال تک اس کے سائے میں رہے گا یہ شک یحییٰ نامی راوی کو ہے اور اس میں سونے کے پتے ہیں اور اس کے پھل گھڑوں کی مانند ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔  
لفظ الفن اس سے مراد ٹہنی ہے۔

**5672 -** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ عَلَى سَاقٍ قَدَرُ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْمَسْجِدَ فِي ظِلِّهَا مِائَةُ عَامٍ فِي كُلِّ نَوَاحِيهَا فَيُخْرِجُ أَهْلَ الْجَنَّةِ أَهْلَ الْغُرَفِ وَغَيْرِهِمْ فَيَتَحَدَّثُونَ فِي ظِلِّهَا قَالَ لَيْسَتْهُمْ بَعْضُهُمْ وَيَذْكُرُ لَهُو الدُّنْيَا فَيُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا مِنْ الْجَنَّةِ فَتَحْرُكُ تِلْكَ الشَّجَرَةُ بِكُلِّ لَهْوٍ كَانَ فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا مِنْ طَرِيقِ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ وَقَدْ صَحَّحَهَا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَحَسَنُهَا التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”پھیلے ہوئے سائے“ (سے مراد یہ ہے) کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا تنا اُتنا بڑا ہوگا کہ اگر کوئی تیز رفتار سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے تو وہ اس درخت کے گرد چکر لگائے گا اہل جنت اپنے بالا خانوں میں سے اور دوسرے گھروں میں سے نکلیں گے اور اس کے سائے میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے بات چیت کریں گے ان میں سے کسی کو خواہش ہوگی اور وہ دنیا کی دلچسپی کی کسی چیز کو یاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ جنت سے ہوا بھیجے گا تو وہ درخت کو حرکت دے گی تو ہر وہ دلچسپی کی چیز سامنے آئے گی جو دنیا میں ہوتی تھی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیائے ”موقوف“ روایت کے طور پر زعمہ بن صالح کے حوالے سے سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

**5673 -** وَعَنِ ابْنِ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَعَدَّتْ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ أَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلِّ مَمْدُودٍ (الْوَاقِعَةُ) وَمَوْضِعٌ سَوِيطٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَأَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ رُخِزَ عَنِ النَّارِ وَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (آل عمران)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ بَعْضُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں کسی کان نے (اس کے بارے میں) سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

”اور پھیلے ہوئے سائے ہیں۔“



(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اگر تم چاہو (تو اس کی تائید میں) یہ آیت تلاوت کرلو:

”جس شخص کو جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، تحقیق وہ کامیاب ہو گیا۔“

یہ روایت امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے، امام بخاری اور امام مسلم نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

5874 - وَعَنْ عَتَبَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَوْضُكَ الَّذِي تَحْدُثُ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيهَا فَأَيُّهَا قَالَ نَعَمْ وَفِيهَا شَجَرَةٌ تَدْعِي طُوبَى هِيَ تَطَابِقُ الْفُرْدُوسَ فَقَالَ آيَ شَجَرٍ أَرْضًا تُشَبِّهُ قَالَ لَيْسَ تُشَبِّهُ شَيْئًا مِنْ شَجَرِ أَرْضِكَ وَلَكِنْ أَتَيْتَ الشَّامَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا تُشَبِّهُ شَجَرَةَ بِالشَّامِ تَدْعِي الْجَوْزَةَ تُنْبِتُ عَلَى سَاقٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَنْتَشِرُ أَغْلَاهَا قَالَ فَمَا عَظَمَ أَهْلُهَا قَالَ لَوْ أَرْتَحِلْتَ جَذْعَةً مِنْ إِبِلِ أَهْلِكَ لَمَّا قَطَعْتُهَا حَتَّى تَنْكُسَ تَرْقُبُوتَهَا هَرَمًا قَالَ فِيهَا عِنَبٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا عَظَمَ الْعِنَبُ مِنْهُ قَالَ هَلْ ذَبَحَ أَبُوكَ تَيْسًا مِنْ غَنَمِهِ عَظِيمًا فَسَلَخَ إِهَابَهُ فَأَعْطَاهُ أَمْكُ فَقَالَ ادْبَغِي هَذَا ثُمَّ الْهَرَى لَنَا مِنْهُ ذُنُوبًا يَرُوي مَاشِيَتَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ تِلْكَ الْعِنَبَةَ تُشَبِّهُنِي وَأَهْلَ بَيْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامَّةُ عَشِيرَتِكَ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ بِنَحْوِهِ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ بِذِكْرِ الشَّجَرَةِ فِي مَوْضِعٍ وَالْعِنَبُ فِي آخِرٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِخْتِصَارٍ

قَوْلُهُ الْهَرَى لَنَا مِنْهُ ذُنُوبًا آيَ شَقِيٍّ وَاصْنَعِي وَالذُّنُوبُ بِفَتْحِ الدَّالِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ الدَّلُّ وَقِيلَ لَا تَسْمِي ذُنُوبًا إِلَّا إِذَا كَانَتْ مَلَأَى أَوْ دُونَ الْمَلَأَى

حضرت عتبہ بن عبد منافؓ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: وہ حوض کیا ہے؟ جس کا آپ ذکر کرتے ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے) جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اس (یعنی جنت) میں پھل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبی ہے جو فردوس تک جاتا ہے اس نے دریافت کیا: ہماری اس سرزمین میں سے کون سا درخت اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے علاقے کا کوئی درخت اس کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا، کیا تم شام گئے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شام میں ایک درخت ہے جسے ”جوزہ“ کہا جاتا ہے وہ درخت اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس کی پنڈلی (یعنی جڑ) ایک ہی ہوتی ہے اور پھر اوپر جا کر شاخیں پھیل جاتی ہیں اس نے دریافت کیا: وہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے گھر کے اونٹ کا ایک بچہ چلنا شروع کرے تو وہ بوڑھا ہو کے مرجائے گا، لیکن پھر بھی اسے پار نہیں کر سکے گا اس نے دریافت کیا: کیا اس (جنت) میں انگور ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: اس کے سمجھے کا حجم کتنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک ماہ کی مسافت جتنا جو فاصلہ ایک کوا (ایک ماہ میں) طے کرتا ہے اور اس دوران وہ گرتا نہیں ہے مڑتا نہیں ہے پرواز بند نہیں کرتا اس نے دریافت کیا: اس کے دانے کا حجم

کتنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (کبھی ایسا ہوا ہے؟) کہ تمہارے والد نے اپنی بکریوں میں سے کوئی نر جانور کبھی ذبح کیا ہو جو مونا تازہ ہو اور پھر اس کی کھال اتار کر تمہاری ماں کو دی ہو اور یہ کہا ہو: تم اس کی وباغت کر دو اور پھر اس کے ذریعے ہمارے لئے کوئی ڈول تیار کر دو تا کہ اس کے ذریعے ہم اپنے جانوروں کو پانی پلائیں اس دیہاتی نے جواب دیا: جی ہاں! اس (دیہاتی) نے کہا: پھر تو وہ ایک دانہ مجھے اور میرے تمام اہل خانہ کو سیر کر دے گا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ وہ تمہارے خاندان کے زیادہ طرف افراد کو بھی (سیر کر دے گا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام بیہقی نے اس کی مانند نقل کیا ہے امام حبان نے اپنی ”صحیح“ میں درخت کا تذکرہ ایک مقام پر کیا ہے اور انجور کا تذکرہ دوسرے مقام پر کیا ہے امام احمد نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ”تم اس کے ذریعے ہمارے لئے ڈول تیار کر دو“ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اسے چیر کر تیار کر دو۔  
لفظ الذنوب اس سے مراد ڈول ہے ایک قول کے مطابق ڈول کے لئے ذنوب اس وقت استعمال ہوتا ہے جب وہ پورا بھرا ہوا ہو یا بھرے ہوئے سے کچھ کم ہو۔

**5675** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ يَغْنِي ابْنِ مَسْعُودٍ بِالشَّامِ أَوْ بَعْمَانَ فَتَلَا كُرُوا الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنْ الْعُقُودَ مِنْ عَنَاقِيدِهَا مِنْ هَهْنَا إِلَى صَنْعَاءَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

عبداللہ بن ابودہیل بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شام میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے یا شاید عمان میں تھے (یہ شک راوی کو ہے) لوگوں نے جنت کا تذکرہ شروع کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے پتھوں میں سے ایک گچھ یہاں سے لے کے صنعاء تک ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5676** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ فَذَهَبَتْ أَتَانُولُ مِنْهَا لُطْفًا أَرِيكُمْوه فحِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَاءُ الْجَنَّةِ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ كَأَعْظَمِ دَلْوٍ فَرَّتْ أَمْلَكَ قَطْرًا رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

”میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا میں اس کا ایک گچھ حاصل کرنے لگا تا کہ وہ تمہیں دکھاؤں تو میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ حائل ہو گئی ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کے ایک دانے میں سے کتنا رس نکلے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بڑے سے بڑے ڈول جتنا جس کو تمہاری والدہ نے کبھی تیار کیا ہو۔“

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5678** - وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا الصَّفَاحَ فَإِذَا رَجُلٌ نَائِمٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ كَادَتْ الشَّمْسُ تَبْلُغُهُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ انْطَلِقْ بِهَذَا النُّطْعِ فَأُظْلِمَ قَالَ فَأَنْطَلِقُ فَأُظْلِمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَإِذَا هُوَ

سَلَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَيْتَهُ اسْلَمَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا جَرِيرُ تَوَاضَعْ لِلَّهِ فَإِنَّهُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا رَفَعَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا جَرِيرُ هَلْ تَذَرِي مَا الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُلْتُ لَا أَذَرِي قَالَ ظَلَمَ النَّاسُ بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَحَدٌ عَرِيْدًا لَا أَكَادُ أَرَاهُ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ فَقَالَ يَا جَرِيرُ لَوْ طَلَبْتُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ هَذَا لَمْ تَجِدْهُ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَأَيُّ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ قَالَ أَصُولُهَا اللَّوْلُؤُ وَالذَّهَبُ وَأَعْلَاهُ التَّمْرُ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ”صفاح“ کے مقام پر پڑاؤ کیا وہاں ایک شخص ایک درخت کے نیچے سویا ہوا تھا اور دھوپ اس کے پاس پہنچنے ہی والی تھی میں نے ایک لڑکے سے کہا: تم یہ چمڑا لے کر اس کے پاس جاؤ اور اس پر سایہ کر دو وہ لڑکا گیا اور اس نے اس شخص پر سایہ کر دیا جب وہ صاحب بیدار ہوئے (توپتہ چلا) وہ حضرت سلمان فارسیؓ ہیں میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ انہیں سلام کروں تو انہوں نے فرمایا: اے جریر! اللہ تعالیٰ کے لئے تو وضع اختیار کرؤ کیونکہ جو شخص دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تو وضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سر بلندی عطا کرے گا اے جریر! کیا تم جانتے ہو؟ قیامت کے دن کی تاریکیاں کیسی ہوں گی؟ میں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم انہوں نے فرمایا: لوگوں نے (دنیا میں) جو ایک دوسرے پر ظلم کیے ہونگے (وہ قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہونگے) پھر انہوں نے ایک چھوٹی سی چھڑی لی جو ان کے ان دو انگلیوں کے درمیان بھی پوری نہیں آتی تھی اور پھر انہوں نے فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں سے اس کی مانند کوئی چیز حاصل کرنا چاہو تو تم اسے نہیں پاسکو گے میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! پھر کھجور کے درخت اور دوسرے درخت کہاں جائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: اُن کی جڑیں موتیوں اور سونے کی ہوں گی اور ان (درختوں) کے اوپر کھجوریں لگی ہوں گی۔ یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5679 -** وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ وَذَلَّتْ قُطُوفُهَا تَذَلِيلًا (الْإِنْسَانُ) قَالَ إِنْ أَهْلِي الْجَنَّةُ يَأْكُلُونَ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ قِيَامًا وَقُعُودًا وَمُضْطَجِعِينَ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ مَوْفُوقًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”اور ان کے کچھ لٹک رہے ہونگے“

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت جنت کے پھل کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور لیٹ کر کھائیں گے۔ یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حسن سند کے ساتھ ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5680 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ جَذْوَعُهَا مِنْ ذَهَبٍ وَفُرُوعُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ وَلَوْ لَوْ فَتَهَبَ لَهَا رِيحٌ فَتُصْطَفَّقُ فَمَا سَمِعَ السَّامِعُونَ بِصَوْتِ شَيْءٍ قَطَّ الذِّمْنَةَ - رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایسا درخت بھی ہوگا جس کی جڑ سونے کی ہوگی اس کی شاخیں زبرجد اور موتیوں کی ہوں گی جب ہوا آئے گی اور اس کو حرکت دے گی تو سننے والوں نے کوئی بھی آواز ایسی نہیں سنی ہوگی جو اس (درخت میں سے آنے والی آواز) سے زیادہ خوبصورت ہو۔“

یہ روایت امام ابو نعیم نے "صفة الجنة" میں نقل کی ہے۔

**5681** - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَخْلُ الْجَنَّةِ جُلُوعَهَا مِنْ زَمْرَدٍ خَضِرٍ وَكَرْبِهَا ذَهَبٌ أَحْمَرٌ وَسَعْفُهَا كَسْرَةٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا مَقَطَعَاتُهُمْ وَحُلَلُهُمْ وَلَمَرُّهَا أَمْثَالُ الْقِلَالِ وَالِدَلَاءُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالْبَنُّ مِنَ الزَّبَدِ لَيْسَ فِيهَا عَجَمٌ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْفُورًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ  
الكَرْبُ يَفْتَحُ الْكَافَ وَالرَّاءُ بَعْدَهُمَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ هُوَ أَصُولُ السَّعْفِ الْفِلَاطُ الْعَرَاضُ

✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جنت میں کجور کا درخت ایسا ہوگا کہ اس کی جڑ سبز زبرجد سے بنی ہوگی اور اس کا تنے کے قریب کا حصہ سرخ سونے کا ہوگا اس کی ٹہنیوں پر اہل جنت کا لباس ہوگا اس میں سے اُن کے لباس کی مختلف قسمیں اور حلے بنیں گے اس کے پھل گھڑے اور بڑے ڈولوں کی مانند ہوں گے (وہاں کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور بنیر سے زیادہ نرم ہوگا جس میں کوئی کھٹی چیز نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے عمدہ سند کے ساتھ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ کرب کا مطلب ہے ٹہنی کی جڑ جو موٹی اور چوڑی ہوتی ہے

**5682** - وَعَنِ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا طَوْبِي قَالَ شَجَرَةٌ مَسِيرَةٌ مِائَةَ سَنَةٍ ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ مِنْ طَرِيقٍ دَرَجَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ

✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! طوبی کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک درخت ہے جو ایک سو سال کی مسافت جتنا (بڑا ہے) اہل جنت کے کپڑے اس کی شاخوں میں سے نکلیں گے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں درج کے حوالے سے ابوالقاسم سے نقل کی ہے۔

**فصل في أكل أهل الجنة وشربهم وغير ذلك**

**فصل: أهل جنت کے کھانے پینے اور دیگر چیزوں کا تذکرہ**

**5683** - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَيَشْرَبُونَ

وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جَشَاءٌ كَرِيحُ الْمَسْكِ يُلْهِمُونَ التَّشْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا يُلْهِمُونَ النَّفْسَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ

✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جنت کھائیں گے اور پیئیں گے لیکن نہ تو بلغم نکالیں گے نہ پاخانہ کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے ان کا کھانا ڈکار کی



صورت میں نکل جائے گا اور اس کی خوشبو ملک کے جیسی ہوگی انہیں تسلی اور بغیر اس طرح الہام آئی گی ہوگی جس طرح اس  
لینا الہام کیا گیا ہوگا۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

**5684** - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ الرَّجُلُ يَنْ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيْسَ بِهِ الشَّرَابُ مِنْ شَرَابِ الْجَنَّةِ

فَيَجِيءُ الْإِسْرَافِي فَيَقْعُ فِي يَدِهِ فَيَشْرَبُ ثُمَّ يَمُوتُ إِلَى مَكَالِهِ - رَوَاهُ أَبُو أَبِي الدُّنْيَا مَوْفُورًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت میں سے ایک شخص جنت کے شہرہاں سے کسی شہرہاں کی  
خواہش کرے گا تو ایک پیالہ آئے گا وہ اس کے ہاتھ میں آجائے گا وہ اس میں سے پئے گا تو وہ پیالہ پیائے گا وہ اس میں سے پئے گا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے محدث سند کے ساتھ ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5685** - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ تَزْعُمُ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ قَالَ نَعَمْ وَالْيَدِيُّ نَفْسٌ مُتَحَمِّلَةٌ يَتِيمٌ إِنْ أَحَدُهُمْ

لِيُعْطَى قُوَّةٌ مِائَةُ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجَمَاعِ قَالَ فَإِنَّ الْيَدِيَّ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ وَلَيْسَ فِي

الْجَنَّةِ آذَى قَالَ تَكُونُ حَاجَةً أَحَدَهُمْ رَشْحًا يَفِيضُ مِنْ جُلُودِهِمْ تَكْرِيحُ الْمَسْكِ لِيَضْمُرَ بَطْنُهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَوَّاهُ مُنْتَخَجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ! آپ کا یہ کہنا ہے کہ اہل جنت کھائیں گے بھی اور پیئیں گے بھی نبی اکرم ﷺ نے

جواب دیا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے ان میں سے کسی ایک شخص کو کھانے پینے اور صحبت

کرنے کے حوالے سے ایک سو آدمیوں جتنی قوت دی جائے گی اس شخص نے دریافت کیا: جو شخص کچھ بھی کھاتا ہے یا پیتا ہے تو اسے

قضائے حاجت کی بھی ضرورت پیش آتی ہے جنت میں تو کوئی گندی چیز نہیں ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی کھانے

حاجت ڈکار کی شکل میں ہوگی جو مشک کی طرح خوشبودار ہوگا وہ ان کی کھال میں سے نکلے گا اور پیٹ میں گم ہو جائے گا۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

**5686** - وَالطَّبْرَايَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَلَفْظُهُ فِي إِحْدَى رَوَايَاتِهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ يُقَالُ لَهُ ثَعْلَبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ

الْيَهُودِيُّ تَزْعُمُ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ طَعَامًا وَشَرَابًا وَأَزْوَاجًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تَوْ مِنْ شَجَرَةٍ

الْمَسْكِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَنَجْدَهَا فِي كِتَابِكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ الْبُولَ وَالْجَنَابَةَ عَرَقٌ يَسِيلُ مِنْ تَحْتِ ذَوَابْهِمْ إِلَى

أَفْئِدَتِهِمْ مَسْكٌ

امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں:

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اسی دوران ایک یہودی آیا جس کا نام ثعلبہ بن حارث تھا اس نے کہا: اے



حضرت محمد (ﷺ)! آپ پر سلام ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی ہو اس یہودی نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: جنت میں کھانا پینا اور بیویاں ہوں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! کیا تم مشک کے درخت پر ایمان رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اپنی کتاب میں اس کا ذکر پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیشاب اور جنابت پسینے کی شکل میں ہوں گے جو ان کے بالوں سے لے کر ان کے قدموں تک بہے گا اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

5687 - وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَلَقَطَهُمَا اتِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَسْتُ تَزْعُمُ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَيَقُولُ لِأَصْحَابِهِ إِنْ أَقْرَأَ لِي بِهَذَا خَصْمَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ أَحَدُهُمْ لِيُعْطَى قُوَّةُ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَالشَّهْوَةِ وَالْجَمَاعِ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ فَإِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتُهُمْ عَرَقٌ يَفِيضُ مِنْ جُلُودِهِمْ مِثْلُ الْمَسْكِ فَإِذَا الْبَطْنُ قَدْ ضَعُرَ - وَلَقَطَ النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ هَذَا

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے ان دونوں کے الفاظ یہ ہیں:

”ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت ابو القاسم! کیا آپ کا یہ کہنا نہیں ہے کہ اہل جنت جنت میں کھائیں گے بھی اور پیئیں گے بھی وہ اپنے ساتھیوں سے یہ کہہ کے آیا تھا کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا اعتراف کر لیا تو میں آپ کے ساتھ بحث کروں گا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جنتی شخص کو کھانے پینے شہوت اور صحبت کرنے کے حوالے سے ایک سو آدمیوں جتنی قوت عطا کی جائے گی اس یہودی نے کہا: جو شخص کھاتا ہے پیتا ہے تو اسے قضائے حاجت کی بھی ضرورت پڑتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی قضائے حاجت پسینے کی شکل میں ہوگی جو مشک کی طرح کا ہوگا وہ ان کی کھال میں سے نکلے گا اور پھر ان کا پیٹ خالی ہو جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

5688 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنْ أَسْفَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ مِنْ يَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ عَشْرَةُ آلَافٍ خَادِمٍ مَعَ كُلِّ خَادِمٍ صَحْفَتَانِ وَاحِدَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَوَاحِدَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِي كُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ لَيْسَ فِي الْأُخْرَى مِثْلَهَا يَأْكُلُ مِنْ آخِرِهِ كَمَا يَأْكُلُ مِنْ أَوَّلِهِ يَجِدُ لَأَخْرَهُ مِنَ اللَّذَّةِ وَالطَّعْمِ مَا لَا يَحْدُ لَأَوَّلِهِ ثُمَّ يَكُونُ فَوْقَ ذَلِكَ رَشْحٌ مَسْكٌ وَجَشَاءٌ مَسْكٌ لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتَّطَبُّرَانِي وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

”تمام اہل جنت میں سے سب سے کمتر مرتبے کا شخص وہ ہوگا جس کے سر ہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوئے ہوں گے ہر خادم کے پاس دو پیالے ہوں گے ایک چاندی سے بنا ہوا ہوگا اور ایک سونے سے بنا ہوا ہوگا ہر ایک پیالے میں کھانا مختلف ہوگا اور آدمی اپنے آخری پیالے میں سے بھی اسی طرح کھائے گا جس طرح اس نے پہلے پیالے میں سے کھایا تھا وہ دوسرے پیالے

میں وہ ذائقہ اور لذت پائے گا جو اسے پہلے پیالے میں نہیں ملا تھا (یعنی ذائقہ مختلف ہوگا) لطف ایک جتنا آئے گا (پھر اس کے بعد مشک والا ڈکار ہوگا) وہ لوگ (جنت میں) پیشاب نہیں کریں گے پاخانہ نہیں کریں گے بلغم نہیں نکالیں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیائے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

**5689** - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً إِنْ لَهُ لِسَبْعِ دَرَجَاتٍ وَهُوَ عَلَى السَّادِسَةِ وَفَوْقَ السَّابِعَةِ إِنْ لَهُ ثَلَاثُمِائَةِ خَادِمٍ وَبُعْدَى عَلَيْهِ كُلُّ يَوْمٍ وَبِرَّاحٍ بِثَلَاثُمِائَةِ صَحْفَةٍ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ مَنْ ذَهَبَ فِي كُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ كَيْسَ فِي الْأُخْرَى وَإِنَّهُ لَيَلِدُ أَوَّلَهُ كَمَا يَلِدُ آخِرَهُ وَمَنْ الْأَشْرَبَةُ ثَلَاثُمِائَةِ إِنَاءٍ فِي كُلِّ إِنَاءٍ لَوْنٌ كَيْسَ فِي الْآخِرِ وَإِنَّهُ لَيَلِدُ أَوَّلَهُ كَمَا يَلِدُ آخِرَهُ وَإِنَّهُ لَيَقُولُ يَا رَبِّ لَوْ أَذِنْتَ لِي لَأَطَعْتَ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَسَقَيْتَهُمْ لَمْ يَنْقُصْ مِنِّي عِنْدِي شَيْءٌ - الْحَدِيثُ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ شَهْرٍ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے کم مرتبے کا جنتی وہ ہوگا کہ جس کے سات درجات ہوں گے وہ چھٹے درجے پر ہوگا اور اس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا اس کے تین سو خادم ہوں گے اسے روزانہ صبح و شام تین سو پیالوں میں غذا فراہم کی جائے گی (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) سونے کے بنے ہوئے پیالوں میں غذا فراہم کی جائے گی ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مختلف ہوگا اور آدمی پہلے سے بھی بھر پور لذت حاصل کرے گا اور دوسرے سے بھی بھر پور لذت حاصل کرے گا اسی طرح تین سو برتنوں میں اسے مشروب دیا جائے گا ہر ایک مشروب کا ذائقہ دوسرے سے مختلف ہوگا وہ پہلے سے بھر پور لطف حاصل کرے گا جس طرح وہ آخری سے بھر پور لذت حاصل کرے گا اور وہ یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے اجازت دے تو میں اہل جنت کو کھلاتا بھی ہوں اور انہیں پلاتا بھی ہوں کیونکہ میرے پاس جو چیز ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی“۔۔۔۔۔ الحدیث یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

**5690** - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ طَيْرَ الْجَنَّةِ كَأَمْثَالِ الْبَخْتِ تَرعى فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ لَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ هَذِهِ لَطَيْرٌ نَاعِمَةٌ لَقَالَ أَكَلَتْهَا أَنْعَمٌ مِنْهَا قَالَتْهَا فَلَا تَأْتِي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِثْلَ مَا تَأْكُلُ مِنْهَا

رواہ احمد یاسناد جید و الترمذی و قال حدیث حسن و لفظہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما الگوثر قال ذاك نهر اعطانيه الله يغني في الجنة اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل فيه طير اعناتها كاعناق الجزر قال عمران هذه لناعمة فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اكلتها انعم منها

الْبَخْتِ بِضَمِّ الْمُوَحَّدةِ وَأَسْكَانِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ هِيَ الْإِبِلُ الْخُرَاسَانِيَّةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت کا پرندہ بختی اونٹوں کی مانند ہوگا وہ جنت کے درختوں سے کھائے پئے گا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ پرندہ تو پھر نعمتوں میں ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (پرندے) کو کھانا اس سے زیادہ بڑی نعمت ہے یہ بات آپ ﷺ نے

تین مرتبہ ارشاد فرمایا: مجھے یہ توقع ہے کہ تم بھی اُن افراد میں سے ہو جو اُس کو کھائیں گے۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اُن کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کوثر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ جنت میں مجھے عطا کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہے جنت میں ایسے پرندے ہوں گے جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو وہ نعمت میں ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُن کو کھانا اُس سے بڑی نعمت ہے۔“

لفظ بخت اس سے مراد خراسانی اونٹ ہے۔

5691 - وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ

لَتَنْظُرَ إِلَى الطَّيْرِ فِي الْجَنَّةِ فَيَسْتَهْبِهُ فَيَجِيءُ مَشُوبًا بَيْنَ يَدَيْكَ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں تم کسی پرندے کو دیکھو گے تمہیں اس کی خواہش ہوگی تو وہ تمہارے سامنے آ جائے گا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیانے امام بزار نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5692 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لِيَسْتَهْبِهُ الطَّيْرُ مِنْ طُيُورِ الْجَنَّةِ فَيَقَعَ فِي

يَدِهِ مِثْلًا لَصُحْبَا - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت میں سے کوئی شخص جنت میں پرندوں میں سے کسی پرندے کی

خواہش کرے گا تو وہ اس کے آگے تیار کیا ہوا اور پکا ہوا آ جائے گا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیانے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5693 - وَرَوَى عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ

لِيَسْتَهْبِهُ الطَّيْرُ فِي الْجَنَّةِ فَيَجِيءُ مِثْلَ الْبَحْتِ حَتَّى يَقَعَ عَلَى خَوَانِهِ لَمْ يَصِبْهُ دُخَانٌ وَلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ لِيَأْكُلَ مِنْهُ

حَتَّى يَشْبَعَ ثُمَّ يَطِيرُ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”کوئی شخص جنت میں کسی پرندے کو کھانے کی خواہش کرے گا تو وہ بختی کی مانند آئے گا یہاں تک کہ اس کے دسترخوان

پر گر جائے گا اسے نہ تو کوئی دھواں لگا ہوگا اور نہ ہی اسے آگ نے چھوا ہوگا وہ شخص اس میں سے کھائے گا جب وہ سیر ہو جائے گا

تو وہ پرندہ اڑ جائے گا۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیانے نقل کی ہے۔

5694 - وَرَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي

الْجَنَّةِ طَائِرًا لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ رِيْشَةٍ يَجِيءُ فَيَقَعَ عَلَى صَحْفَةِ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَنْتَفِضُ فَيَقَعَ مِنْ كُلِّ رِيْشَةٍ

لون أبيض من الثلج والبن من الزبد والذ من الشهد ليس منها لون يشبه صاحبه ثم بطير  
رواه ابن أبي الدنيا وقد حسن الترمذي إسناده لغير هذا المتن

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایسا پرندہ ہوگا جس کے ستر ہزار پرہوں گے وہ آئے گا اور کسی جنتی شخص کے برتن میں گر جائے گا پھر وہ پرہوں کو جھاڑے گا تو اس کے ہر پر میں سے برف سے زیادہ سفید پیر سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ مزے دار چیز آئے گی ان میں سے کسی ایک کا رنگ دوسرے کی مانند نہیں ہوگا (شاید یہ مراد ہے کہ ایک کا ذائقہ دوسرے کی مانند نہیں ہوگا) پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا۔“  
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اس کی سند کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے لیکن وہ سند کسی اور متن کی ہے۔

5695 - وَعَنْ سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ إِنَّ اللَّهَ لَيَنْفَعُنَا بِالْأَعْرَابِ وَمَسَائِلِهِمْ قَالَ أَقْبَلَ أَعْرَابِي يَوْمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً مُؤَذِيَةً وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً تُؤَذِي صَاحِبَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هِيَ قَالَ السَّدر فَإِنَّ لَهُ شَوْكًَا مُؤَذِيًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ فِي سَدْرٍ مَخْضُودٍ (الواقعة) مَخْضُودَ اللَّهِ شَوْكَهَ فَجَعَلَ مَكَانَ كُلِّ شَوْكَةٍ ثَمَرَةً فَإِنَّهَا لَتَنْبِتُ ثَمَرًا تَفْتَقِ الثَّمَرَةُ مِنْهَا عَنِ الثَّانِي وَسَبْعِينَ لَوْ أَنَّ مِنْ طَعَامٍ مَا فِيهَا لَوْنٌ يَشْبَهُ الْآخَرَ

رواه ابن أبي الدنيا وإسناده حسن ورواه أيضا عن سليم بن عامر عن أبي أمامة الباهلي عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثله

سليم بن عامر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب یہ کہا کرتے تھے: ان دیہاتیوں کے ذریعے اور ان کے سوالوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع عطا کیا کرتا تھا ایک مرتبہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جو اذیت پہنچانے والا ہے مجھے یہ نہیں لگتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت بھی ہوگا جو کسی کو اذیت پہنچائے گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کون سا درخت ہے؟ اس نے عرض کی: پیری کا درخت کیونکہ اس کے کانٹے تکلیف دہ ہوتے ہیں نبی اکرم ﷺ فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

”فی سدر مخضود“ (خار کے بغیر بیروں میں)

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے کانٹے کو ختم کر دیا ہے اور ہر کانٹے کی جگہ اس نے پھل لگا دیا ہے اس میں سے جو پھل نکلے گا اس پھل میں سے بہتر مختلف قسم کے ذائقے آئیں گے اور ان میں سے کوئی بھی (ذائقہ) دوسرے کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا ہوگا۔“  
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے انہوں نے اسے سلیم بن عامر کے حوالے سے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

5696 - وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الرَّمَانُ مِنَ الْجَنَّةِ يَجْتَمِعُ حَوْلَهَا بَشَرٌ كَثِيرٌ يَأْكُلُونَ مِنْهَا فَإِنْ جَرَى عَلَى ذَكَرٍ أَحَدِهِمْ شَيْءٌ يُرِيدُهُ وَجَدَهُ فِي مَوْضِعٍ يَدُهُ حَيْثُ يَأْكُلُ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَرَوَى بِإِسْنَادِهِ أَيْضًا عَنْهُ قَالَ إِنَّ الثَّمَرَةَ مِنْ تَمَرِ الْجَنَّةِ طَوَلَهَا اثْنَا عَشَرَ ذِرَاعًا لَيْسَ لَهَا عِجْمٌ



حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جنت کے ایک انار کے گرد بہت سے لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ اس میں سے کھائیں گے اور اگر ان میں سے کوئی ایک شخص کسی چیز کا ذکر کرے گا اور اس کا خواہش مند ہوگا تو وہ اس کو اپنے ہاتھ کے پاس پالے گا جہاں سے وہ اسے کھا سکے۔“

یہ روایت امام ابن ابی دنیا نے نقل کی ہے اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے انہوں نے فرمایا:

”جنت کی ایک کھجور کی لمبائی بارہ گز ہوگی جو (گز) گچی نہیں ہوگا۔“

## فصل فی ثیابہم وحللیہم

فصل: اہل جنت کے کپڑوں اور خلّوں کا تذکرہ

5697 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا

يَبَاسَ لَا ثِيَابَ وَلَا يَفْنَى شَبَابَهُ فِي الْجَنَّةِ مَا لَا عَيْنَ رَأَتْ وَلَا أَذْنَ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ نعمتوں میں رہے گا وہ کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہوگا اس کا لباس پرانا نہیں ہوگا اور اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی اور جنت میں وہ چیزیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں کسی کان نے (ان کے بارے میں) سنا نہیں ہے اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا۔“

5698 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زِمْرَةٍ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ تَكُنْ وَجُوهُهُمْ ضَوْءُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَذْرِ وَالزَّمْرَةُ الثَّانِيَّةُ عَلَى لَوْنٍ أَحْسَنَ كَوُكَبٍ دَرَى فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حَلَّةً يَرَى مَخَ سَوْقَهُمَا مِنْ وَرَاءَ لَحْوَمَهُمَا وَحَلَلُهُمَا كَمَا يَرَى الشَّرَابُ الْآخَمَرُ فِي الزَّجَاجَةِ الْبَيْضَاءِ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالتَّبَهِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتَقْدِمُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهِ بِنَحْوِهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”وہ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی روشنی کی طرح چمکدار ہوں گے دوسرا گروہ آسمان میں موجود سب سے زیادہ خوبصورت ستارے کی مانند ہوگا اہل جنت میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی جو حور عین سے تعلق رکھتی ہوں گی ان میں سے ہر ایک بیوی نے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے اور ان کے گوشت اور حلوں کے پیچھے سے ان کی ہڈی کا گودا نظر آتا ہوگا جس طرح سفید شیشے میں سرخ شراب دکھائی دیتی ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو اس کی مانند ہے اور وہ ”متفق علیہ“ ہے۔

5699 - وَرَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ



يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَنْطَلِقَ بِهِ إِلَى طُوبَى فَتَفْتَحُ لَهُ أَكْمَامُهَا فَيَأْخُذُ مِنْ آيِ ذَلِكَ شَاءَ إِنْ شَاءَ أبيض وَإِنْ شَاءَ أَحْمَرُ وَإِنْ شَاءَ أَخْضَرُ وَإِنْ شَاءَ أَصْفَرُ وَإِنْ شَاءَ أَسْوَدَ مِثْلَ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ وَارِقٍ وَاحْسَنَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم میں سے جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا اسے طوبی (نام کے درخت) کے پاس لے جایا جائے گا وہ اپنی شہنیاں اس شخص کے لئے کھول دے گا وہ شخص اس میں سے (جس بھی رنگ کا لباس) چاہے گا حاصل کرے گا اگر سفید چاہے گا اگر سرخ چاہے گا اگر سبز چاہے گا اگر زرد چاہے گا اگر سیاہ چاہے گا (تو انہیں حاصل کر لے گا) وہ نعمان کے شقائق کی مانند ہوں گے بلکہ اس سے زیادہ نرم اور زیادہ خوبصورت ہوں گے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیائے نقل کی ہے۔

5700 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّجُلُ لَبَسَ لِيْلَى الْجَنَّةِ سَبْعِينَ سَنَةً قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ لَمْ تَكُنْ امْرَأَةً فَتَضْرِبَ مَنْكِبَهُ فَيَنْظُرَ وَجْهَهُ لِيْلَى خَدَّهَا أَصْفَى مِنَ الْمَرْأَةِ وَإِنْ اَدْبَسَ لِيْلَى عَلَيْهَا تَضْيَعُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتَسْلِمُ عَلَيْهِ فَيُردُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مِنْ أَلْتِ لَقَمَرٍ أَلَا مِنَ الْمَرْيَدِ وَأَنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا أَذْنَاهَا مِثْلُ النُّعْمَانِ مِنْ طُوبَى فَيَنْفِلُهَا بَصَرَهُ حَتَّى يَرَى مِغْ سَاقَهَا مِنْ وَرَاءَ ذَلِكَ وَإِنْ عَلَيْهَا مِنَ الْعِجَانِ إِنْ أَدْلَى لَوْلَاةٍ مِنْهَا تَضْيَعُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ وَابْنِ حَبَّانٍ لِيْلَى صَحِيحُهُ مِنْ طَرِيقِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ

وروی الترمذی منہ ذکر العجیان فقط من رواية رشدين عن عمرو بن الحارث وقال لا يعرفه إلا من

حديث رشدين

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت میں کوئی شخص ستر سال تک ٹیک لگائے بیٹھا رہے گا اس سے پہلے کہ وہ اپنی حالت تبدیل کرے پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی اور اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی تو وہ اس عورت کے رخسار میں اپنا چہرہ دیکھے گا اس سے زیادہ واضح طور پر جس طرح سے وہ شیشے میں دیکھتا ہے اور اس عورت کے جسم پر جو سب سے ہلکا موتی ہوگا وہ ایسا ہوگا جو مشرق اور مغرب کے درمیان موجود سب چیزوں کو روشن کر سکتا ہے وہ عورت اسے سلام کرے گی وہ سلام کا جواب دے گا اس سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ یہ کہے گی: میں مزید (نعمتوں) میں سے ایک ہوں اس عورت نے ستر لباس پہنے ہوئے ہوں گے جن میں سے سب سے ہلکا نعمان کی مانند ہوگا جو طوبی درخت میں سے آیا ہوگا جب وہ شخص اس کا جائزہ لے گا تو اس کپڑے کے پیچھے سے اس کی پنڈلی کا گودا بھی دیکھ لے گا اور اس عورت نے ایسا تاج پہنا ہوا ہوگا کہ جس کا سب سے ہلکا موتی مشرق اور مغرب کے درمیان موجود ساری چیزوں کو روشن کر سکتا ہے۔“

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابو الہیثم سے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی

”صحیح“ میں عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابو الہیثم سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی نے اس میں سے صرف تاج کا ذکر کیا ہے اور وہ روایت رشدین نے عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کی ہے امام ترمذی کہتے ہیں: ہم اسے صرف رشدین سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

5701 - وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَارَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَوْلُؤَةٌ لَهَا أَرْبَعُونَ أَلْفَ دَارٍ فِيهَا شَجَرَةٌ تَنْبِتُ الْحُلَّ فَيَأْخُذُ الرَّجُلُ بِأَصْبَعِهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْإِبْهَامِ سَعِينَ حَلَّةً مَتَمَنِّقَةً بِاللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں مومن کا گھر موتیوں کا ہوگا جس میں چالیس ہزار کمرے ہوں گے اس میں ایسا درخت موجود ہوگا جس میں سے حلے نکلیں گے اور وہ ایسے ہوں گے کہ آدمی دوا انگلیوں کے ذریعے انہیں پکڑ سکے گا نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور شہادت کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی وہ دوا انگلیوں کے ذریعے ستر حلے پکڑ لے گا جن میں موتی اور مرجان لگے ہوئے ہوں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5702 - وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَعْبٌ لَوْ أَنَّ لُبَا مِنْ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَبَسَ الْيَوْمَ فِي الدُّنْيَا لَصَقَ مِنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَمَا حَمَلَتْهُ أَبْصَارُهُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَيَأْتِي حَدِيثُ أَنَسِ الْمَرْفُوعَ وَلَوْ أَطْلَمَتْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى الْأَرْضِ لَمَلَّتْ مَا بَيْنَهُمَا رِبْعًا وَلَا ضَاءَ تَبَيْنَهُمَا وَلَنْصَبَفَهَا يَعْنِي خَمَارَهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

شرح بن عبید بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اہل جنت کے لباس میں سے آج کوئی لباس دنیا میں پہن لیا جائے تو جو شخص اس کی طرف دیکھے گا وہ بے ہوش ہو کر گر جائے گا اور نگاہیں اس کو برداشت نہیں کر سکیں گی۔ یہ روایت امام ابو ابن دنیا نے نقل کی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث آگے آئے گی:

”اہل جنت کی خواتین میں سے اگر کوئی خاتون زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان ساری چیز کو خوشبو سے بھر دے اور ان دونوں کے درمیان جگہ کو روشن کر دے اور اس کی اوڑھنی جو اس کے سر پر موجود ہوگی وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگی“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

## فصل فی فرش الجنة

### فصل: جنت کے پچھونوں کا بیان

5703 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ (الْوَاقِعَةِ) قَالَ أَرْتَفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَسِيرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسِمِائَةِ عَامٍ

مرفوعة (الواقعة) قال ارتفاعها كما بين السماء والأرض ومسيرة ما بينهما خمسمائة عام

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رَشْدِينَ يَغْنِي عَنْ  
عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَجٍ

قَالَ الْحَافِظُ قَدْ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالتَّبَهَّقِيُّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ أَيْضًا عَنْ عَمْرِو  
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَجٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:  
”اور بلند بچھوٹوں ہوں گے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اتنے بلند ہوں گے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے اور یہ فاصلہ پانچ سو سال کی  
مسافت کا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس سے صرف  
رشدین کے حوالے سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ یہ اس کے حوالے سے عمرو بن حارث  
کے حوالے سے دراج سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے دیگر حضرات نے اسے  
ابن وہب کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے نقل کیا ہے۔

**5704 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَسِ  
الْمَرْفُوعَةِ فَقَالَ لَوْ طَرَحَ فَرَّاشٌ مِنْ أَغْلَاهَا لَهَوَى إِلَى قَرَارِهَا مِائَةَ خَرِيفٍ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ غَيْرُهُ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَهُوَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ  
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند بچھوٹوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: اگر اس کے اوپری حصے سے کسی پتنگے کو پھینکا جائے تو اس کے نیچے والے حصے تک پہنچنے میں ایک سو سال کا وقت  
درکار ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے دیگر حضرات نے اسے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ پر ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے  
اور یہ درست ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

**5705 -** وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ بَطَانُهَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ (الرَّحْمَنُ)

قَالَ أَخْبَرْتُم بِالْبَطَانِ فَكَيْفَ بِالظَّهَائِرِ - رَوَاهُ التَّبَهَّقِيُّ مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)  
”اس کا اندرونی حصہ استبرق کا ہوگا۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے اندرونی حصے کا ذکر کیا گیا ہے تو اس کے باہر والے حصے کا کیا عالم ہوگا۔  
یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

## فصل فی وصف نساء اهل الجنة

## فصل: اہل جنت کی خواتین کی صفت کا بیان

قَالَ الْحَافِظُ تَقْدِمُ حَدِيثُ ابْنِ عَمْرِو بْنِ اَسْفَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَفِيهِ فَيَنْظُرُ فَاِذَا حَوْرَاءُ مِنَ الْحَوَرِ الْعَيْنِ جَالِسَةً عَلَى سَرِيرٍ مَلِكُهَا عَلَيْهَا سَبْعُونَ حَلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حَلَّةٌ مِنْ لَوْنٍ صَاحِبَتُهَا فَيَرَى مِنْهَا سَاقَهَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَالْذَّمِّ وَالْعَظْمِ وَالْكَسْوَةِ فَوْقَ ذَلِكَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا لَيَقُولُ مَنْ أَنْتِ فَقُولُ أَنَا مِنَ الْحَوَرِ الْعَيْنِ مِنَ اللَّائِي خَبْنُ لَكَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَصْرِفُ بَصَرَهُ عَنْهَا ثُمَّ يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى الْغُرْفَةِ فَاِذَا أُخْرَى أَجْمَلُ مِنْهَا فَقُولُ مَا أَنْ لَكَ أَنْ يَكُونَ لَنَا مِنْكَ نَصِيبٌ فَيَرْتَقِي إِلَيْهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَصْرِفُ بَصَرَهُ عَنْهَا الْحَدِيثُ.

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے جو اہل جنت کے سب سے کمتر فرد کے بارے میں ہے اس میں یہ مذکور ہے:

”وہ دیکھے گا تو حور عین میں سے ایک حور اس کے پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہوگی جس کے جسم پر ستر چلے ہوں گے ان میں سے کسی ایک چلے گا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا اور گوشت خون ہڈی اور لباس سے پرے اس کا گودا نظر آ رہا ہوگا وہ اس کی طرف دیکھے گا اور دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی: میں ان حور عین میں سے ہوں جنہیں تمہارے لئے سنبھال کے رکھا گیا تھا وہ چالیس سال تک اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا اس دوران وہ اپنی نگاہ اس سے نہیں ہٹائے گا پھر وہ نگاہ ہٹا کر بالا خانے کی طرف دیکھے گا تو وہاں ایک اور حور موجود ہوگی جو اس پہلی والی سے زیادہ خوبصورت ہوگی وہ کہے گی: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہمیں آپ کی خدمت کا موقع ملے؟ وہ (سیڑھیاں) چڑھ کر اس (بالا خانے) کی طرف چلا جائے گا اور چالیس سال تک اس (دوسری حور) سے اپنی نگاہ نہیں ہٹائے گا“..... الحدیث۔

5706 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ إِنَّ لَهُ لِسَبْعِ دَرَجَاتٍ وَهُوَ عَلَى السَّادِسَةِ وَفَوْقَهُ السَّابِعَةُ وَإِنَّ لَهُ لثَلَاثَمِائَةَ خَادِمٍ وَيُعْدَى عَلَيْهِ كُلُّ يَوْمٍ رِبَاحٌ بِثَلَاثَمِائَةِ صَحْفَةٍ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ مَنْ ذَهَبَ فِي كُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ لَيْسَ فِي الْأُخْرَى وَإِنَّهُ لَيُلْذَ أَوَّلُهُ كَمَ يُلْذَ آخِرُهُ وَإِنَّهُ لَيَقُولُ يَا رَبِّ لَوْ أَذِنْتَ لِي لَأَطَعْتَ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَمَقِيَّتَهُمْ لَمْ يَنْقُصْ مِنِّي شَيْءٌ وَإِنَّ لَهُ مِنَ الْحَوَرِ الْعَيْنِ لاثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً سِوَى الْأَزْوَاجِ مِنَ الدُّنْيَا وَإِنَّ الْوَاحِدَةَ مِنْهُنَّ لَتَأْخُذُ مَقْعِدَهَا قَدْرَ مِيلٍ مِنَ الْأَرْضِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ شَهْرٍ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قدرو منزلت کے اعتبار سب سے کمتر جنتی وہ ہوگا کہ اسے سات درجات ملیں گے وہ چھٹے درجے میں ہوگا اس کے اوپر سات درجہ ہوگا اور اس کے پاس تین سو خادما ہوں گے جو روزانہ صبح و شام تین سو پیالے کھانے کے لے کر اس کے پاس آئیں گے (راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ پیالے سونے کے بنے ہوئے ہوں گے ہر پیالے میں دس سے مختلف رنگ کا کھانا ہوگا آدمی کو جو پہلے سے لذت محسوس ہوگی اسی طرح کی لذت آخری سے بھی محسوس ہوگی وہ کہے گا



اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے اجازت دے تو میں اہل جنت کو کھانا کھلاؤں اور انہیں پلاؤں؟ کیونکہ میرے پاس موجود چیزوں میں تو کوئی کمی نہیں ہوئی ہے اور اس شخص کو حور عین میں سے بہتر بیویاں ملیں گی جو اس کی دنیا والی بیویوں کے علاوہ ہوں گی اور ان حوروں میں سے کوئی ایک اتنی جگہ لے گی جو زمین کے ایک میل جتنی ہوگی۔

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

**5707** - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لِيُزَوَّجَ خَمْسِمِائَةَ حُورَاءَ وَأَرْبَعَةَ آلَافِ بَكْرٍ وَتَمَائِيَةَ آلَافٍ ثِيَبٍ يَعَانِقُ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مِقْدَارَ عَمْرِهِ فِي الدُّنْيَا - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ رَأُو لَمْ يَسْمَعْ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اہل جنت میں سے ایک شخص چار ہزار پانچ سو کنواری اور آٹھ ہزار ثیہ حوروں کے ساتھ شادی کرے گا اور وہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ (اتنی دیر تک) معانقہ کرے گا جتنی دنیا میں اس کی عمر تھی۔“

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

**5708** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ أَوْ مَوْضِعٌ قَبْدِهِ يَعْنِي سَوْطُهُ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَطْلَعَتْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى الْأَرْضِ لَمَلَّتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَا ضَاءً تَمَا بَيْنَهُمَا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالطَّبْرَانِيُّ مُخْتَصَرًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَتَا جَاهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا النَّصِيفُ الْخِمَارُ وَالْقَابُ هُوَ الْقَدَرُ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ قَابُ الْقَوْسِ مِنْ مَقْبَضِهِ إِلَى رَأْسِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ کی راہ میں صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں جانا اور آنا) دنیا میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کی کمان جتنی جگہ یا کوڑا رکھنے جتنی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اگر جنت میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھے تو ان دونوں (یعنی مشرق و مغرب یا زمین و آسمان) کے درمیان کی جگہ کو خوشبو سے بھر دے اور ان دونوں کے درمیان کی جگہ کو روشنی سے بھر دے اور اس کے سر پر موجود چادر دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اس حور کے سر پر موجود تاج دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔“

لفظ نصیف سے مراد چادر ہے لفظ قاب کا مطلب مقدار ہے۔

ابو معمر کہتے ہیں ”قوس“ کی ”قاب سے“ مراد اس کو پکڑنے کی جگہ سے لے کر اس کے سر تک کا حصہ ہے۔



5709 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَوَّلَ زَمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَذْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَصْوَادٍ كَوُكُوبِ دُرَى فِي السَّمَاءِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يَرَى مَخِ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْزَبُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا اس کے بعد والے (لوگ) آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی مانند ہوں گے ان میں سے ہر ایک فرد کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا گودا گوشت کے پار سے نظر آئے گا اور جنت میں کوئی کنوارہ نہیں ہوگا۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5710 - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَرَى بَيَاضَ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حَلَّةً حَتَّى يَرَى مِنْهَا وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ (الرَّحْمَنُ) فَأَمَّا الْيَاقُوتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيهِ سُلْكَائِمَ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأَرَيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَرْوَعْهُ وَهُوَ أَصَحُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اہل جنت کی خواتین میں سے ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر حلوں کے پار سے نظر آئے گی یہاں تک کہ اس کا گودا بھی نظر آئے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

”گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔“

اور یاقوت اگرچہ پتھر ہے اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو تو اس کے اندر سے بھی وہ دھاگہ نظر آ جاتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے غیر ”مرفوع“ حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور وہی زیادہ مستند ہے۔

5711 - وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ خَرِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَشْرَفَتْ لَمَلَأَتْ الْأَرْضَ رِيحَ مِسْكِ وَلَا ذَهَبَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْحَدِيثُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالتَّبَارُ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ فِي الْمَتَابَعَاتِ

حضرت سعید بن عامر بن خریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اگر اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت (دنیا کی طرف) جھانک کر دیکھے تو تمام زمین کو مشک سے بھر دے اور سورج اور چاند کی روشنی کو مانند کر دے۔“ الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے متابعات میں اس کی سند حسن شمار ہوگی۔

**5712 -** وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَدْخُلُ الرَّجُلُ عَلَى الْحَوْرَاءِ لِيَسْتَقْبِلَهُ بِالْمَعَانِقَةِ وَالْمَصَالِحَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَايَ بَنَانٍ تَعَاظِيهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَ بَنَانِهَا بَدَا لَغَلَبَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَلَوْ أَنَّ طَاقَةَ مِنْ شَعْرَهَا بَدَتْ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مِنْ طِيبٍ رِيحُهَا قَبِينَا هُوَ مَتَكِيءٌ مَعَهَا عَلَى أَرِيكَتِهِ إِذَا أَشْرَفَ عَلَيْهِ نُورٌ مِنْ فَوْقِهِ فَيُظَنُّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَى خَلْقِهِ فَإِذَا حَوْرَاءُ تَنَادِيَهُ يَا وَلِيَّ اللَّهِ أَمَا لَنَا فِيكَ مِنْ دَوْلَةٍ فَيَقُولُ مِنْ أَنْتَ يَا هَلِذَا فَيَقُولُ أَنَا مِنَ اللّٰوَاتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ (ق) فَيَتَحَوَّلُ عِنْدَهَا فَإِذَا عِنْدَهَا مِنَ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ مَا لَيْسَ مَعَ الْآوَلَى قَبِينَا هُوَ مَتَكِيءٌ مَعَهَا عَلَى أَرِيكَتِهِ وَإِذَا حَوْرَاءُ أُخْرَى تَنَادِيَهُ يَا وَلِيَّ اللَّهِ أَمَا لَنَا فِيكَ مِنْ دَوْلَةٍ فَيَقُولُ مِنْ أَنْتَ يَا هَلِذَا فَيَقُولُ أَنَا مِنَ اللّٰوَاتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (السَّجْدَةُ) فَلَا يَزَالُ يَتَحَوَّلُ مِنْ رُؤُوحَةٍ إِلَى رُؤُوحَةٍ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: آدمی حور کے پاس جائے گا تو وہ اس سے گلے کرے اور مصافحہ کرے اس کا استقبال کرے گی اس کی پوروں کا عالم کیا ہوگا؟ کہ اگر وہ اس پور کا کچھ حصہ ظاہر کر دے تو اس کی روشنی سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آجائے اور اگر اس کے بال کا کچھ حصہ ظاہر ہو جائے تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان ساری جگہ کو خوشبو کے ذریعے بھر دے وہ شخص اس حور کے ساتھ اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوا ہوگا کہ اسی دوران اسے اوپر کی طرف نور محسوس ہوگا تو وہ یہ گمان کرے گا: شاید اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف جھانکا ہے تو وہ اصل میں ایک اور حور ہوگی جو اسے پکار کر یہ کہے گی: اے اللہ کے دوست! کیا آپ ہمیں خدمت کا موقع نہیں دیں گے؟ وہ دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ اے خاتون! وہ جواب دے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔“

تو وہ شخص پہلی والی حور کے پاس سے اٹھ کر دوسری کے پاس جائے گا اور دوسری کے پاس وہ خوبصورتی ہوگی جو پہلی والی کے پاس نہیں ہوگی پھر وہ دوسری والی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہوگا کہ ایک اور حور اسے پکار کر کہے گی: اے اللہ کے دوست! کیا آپ ہمیں خدمت کا موقع نہیں دیں گے؟ تو وہ جواب دے گا: اے خاتون! تم کون ہو؟ وہ جواب دے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

”کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے جو اس چیز کی جزاء ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے۔“

تو وہ ایک جنتی بیوی سے دوسری بیوی کی طرف جاتا رہے گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**5713 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَانَهُنَّ

الْباقوت والمرجان (الرخص) قَالَ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمَرْأَةِ وَإِنْ أَدْنَى لَوْلُؤَةٌ عَلَيْهَا لَتَضَىءَ  
مِائَتُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا مَبْعُوثٌ حَلَّةٌ يَبْلُغُهَا بَصَرُهُ حَتَّى يَرَى مَخَ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ فِي حَدِيثٍ تَقْدِمْ يَنْخَوِهُ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ ابْنِ حَبَّانٍ وَاللَّفْظُ لَهُ  
﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:﴾  
(ارشاد باری تعالیٰ ہے)۔  
”وہ گویا یاقوت اور مرجان ہیں۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: آدمی اس حور کے رخسار میں اپنے چہرے کو اس سے زیادہ صاف دیکھے گا جتنا آئینے میں  
نظر آتا ہے اور اس حور نے جو سوئی پہنے ہوئے ہوں گے ان میں سب سے ہلکا سوئی وہ ہوگا کہ جو (دنیا میں) شرق اور مغرب کے  
درمیان کی جگہ کو روشن کر دے اور اس حور کے جسم پر ستر چلے ہوں گے جب آدمی اس کو دیکھے گا تو ان سب حلوں کے پار اس کی پنڈلی  
کا گودا بھی دیکھ لے گا۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے اس سے پہلے اس کی مانند ایک اور حدیث گزر چکی ہے  
امام بیہقی نے اسے امام ابن حبان کی سند کے حوالے سے نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

5714 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ - فَذَكَرَ حَدِيثَ الصُّورِ بِطَوِيلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: فَأَقُولُ يَا رَبِّ وَعَدْتَنِي  
الْشَّفَاعَةَ لِشَفْعِنِي فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ قَدْ شَفَعْتُكَ وَأَذِنْتُ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَنْتُمْ فِي الدُّنْيَا بِأَعْرَفَ بِأَزْوَاجِكُمْ وَمَسَاكِنِكُمْ  
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ بِأَزْوَاجِهِمْ وَمَسَاكِنِهِمْ فَيَدْخُلُ رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَى ثَنَيْنٍ وَمُسْتَعِينٍ زَوْجَةٍ مِمَّا يَنْشِئُ اللَّهُ وَثْنَيْنِ مِنْ  
وَلَدِ آدَمَ لَهُمَا فَضْلٌ عَلَى مَنْ أَنْشَأَ اللَّهُ لِعِبَادَتِهِمَا اللَّهُ فِي الدُّنْيَا يَدْخُلُ عَلَى الْأَوَّلَى مِنْهُمَا فِي غُرْفَةٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ  
عَلَى سَرِيرٍ مِنْ ذَهَبٍ مَكْلَلٍ بِاللُّؤْلُؤِ عَلَيْهِ مَبْعُوثٌ زَوْجَانِ مِنْ سُنْدُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ يَنْظُرُ  
إِلَى يَدِهِ مِنْ صَدْرِهَا مِنْ وَرَاءِ ثِيَابِهَا وَجَنْدِهَا وَلَحْمِهَا وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى مَخَ سَاقِهَا كَمَا يَنْظُرُ أَخَذُكُمْ إِلَى السِّلَكِ  
فِي قَصَبَةِ الْيَاقُوتِ كَبَدِهَا لَهَا مَرْأَةٌ وَكَبَدُهَا لَهَا مَرْأَةٌ فَبَيْنَا هُوَ عِنْدَهَا لَا يَمْلُهَا وَلَا تَمْلُهُ وَلَا يَأْتِيهَا مَرْءٌ إِلَّا وَجَدَهَا  
عَلَاءَ مَا يَفْتَرُ ذَكَرَهُ وَلَا يَشْتَكِي قَبْلَهَا فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ نُوْدِيَ أَنَا قَدْ عَرَفْنَا أَنَّكَ لَا تَمَلُ وَلَا تَمَلُ إِلَّا أَنَّهُ لَا  
مَنْعَ وَلَا مَنِيَةَ إِلَّا أَنْ لَكَ أَزْوَاجًا غَيْرَهَا فَيُخْرِجُ فَيَأْتِيَهُنَّ وَاحِدَةً وَاحِدَةً بَعْدَ كُلِّمَا جَاءَ وَاحِدَةً قَالَتْ وَاللَّهِ مَا  
فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ أَحْسَنَ مِنْكَ وَمَا فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ ... الْحَدِيثُ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ فِي آخِرِ كِتَابِهِ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ انْفَرَدَ بِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ

﴿ محمد بن کعب قرظی نے ایک انصاری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:﴾

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کی موجودگی میں ہمیں یہ بات بیان کی: (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث

ذکر کی ہے جو صور کے بارے میں ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: میں عرض کروں گا: اسے میرے پروردگار! تو نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ کیا تھا تو اہل جنت کے بارے میں مجھے شفاعت کی اجازت دے تاکہ وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں شفاعت کی اجازت دی (یا میں نے تمہاری شفاعت کو قبول کیا) اور ان لوگوں کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اپنی بیویوں اور اپنے گھروں کے بارے میں جو دنیا میں ہیں تم لوگ اہل جنت سے زیادہ نہیں جانتے جس طرح وہ اپنی بیویوں اور ٹھکانوں کے بارے میں جانتے ہوں ان میں سے ایک شخص بہتر بیویوں کے پاس جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق (یعنی حوروں) میں سے ہوں گی اور دو بیویاں اولاد آدم میں سے ہوں گی ان دونوں بیویوں کو حوروں پر فضیلت حاصل ہوگی کیونکہ ان دونوں بیویوں نے (دنیا میں اللہ تعالیٰ کی) عبادت کی ہوئی ہوگی آدمی ان میں سے پہلی بیوی کے پاس جائے گا جو یاقوت کے بنے ہوئے بالا خانے میں ہوگی اور موتیوں سے آراستہ سونے سے بنے ہوئے پلنگ پر ہوگی اس نے سندس اور استبرق کی مختلف قسموں کے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے آدمی اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھے گا اور پھر اس کے ہاتھ سے لے کر اس کے سینہ تک کا جائزہ لے گا تو اس کے لباس کھال اور گوشت کے پار اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھ لے گا جس طرح کوئی شخص یاقوت میں دھاگے کو دیکھ لیتا ہے آدمی کا سینہ اس عورت کے لئے آئینہ ہوگا اور عورت کا سینہ آدمی کے لئے آئینہ ہوگا آدمی اس بیوی کے پاس ہوگا نہ وہ اس عورت سے اکتائے گا اور نہ وہ عورت اس سے اکتائے گی وہ جب بھی اس کے پاس آئے گا تو اسے کنواری پائے گا نہ آدمی کی شرم گاہ کو کچھ ہوگا اور نہ عورت کی شرم گاہ کو کچھ ہوگا ابھی وہ اس بیوی کے پاس موجود ہوگا کہ یہ پکار کر کہا جائے گا: ہم یہ بات جانتے ہیں کہ نہ تم اکتاہٹ کے شکار ہوئے ہو اور نہ وہ اکتاہٹ کا شکار ہوئی ہے البتہ اس کے علاوہ اور بھی بیویاں ہیں تو آدمی وہاں سے نکلے گا اور اپنی ان بیویوں کے پاس ایک ایک کر کے جائے گا وہ جس کسی کے پاس بھی جائے گا تو وہ عورت یہی کہے گی: اللہ کی قسم جنت میں میرے نزدیک تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہے..... الحدیث۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام بیہقی نے اپنی کتاب کے آخر نقل کی ہے جو اسماعیل بن رافع بن ابورافع کے حوالے سے منقول ہے محمد بن یزید بن زیاد سے محمد بن کعب کے حوالے سے نقل کرنے میں مفرد ہے۔

**5715 -** وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَوْ أَنَّ حُورَاءَ أُخْرِجَتْ كَفَهَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَافْتَنَ الْبَخَلَاتِقُ بِحُسْنِهَا وَلَوْ أُخْرِجَتْ نَصِيفُهَا لَكَانَتْ الشَّمْسُ عِنْدَ حُسْنِهِ مِثْلَ الْفَتِيلَةِ فِي الشَّمْسِ لَا ضَوْءَ لَهَا وَلَوْ أُخْرِجَتْ وَجْهَهَا لِأَضَاءَ حُسْنِهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی حور آسمان اور زمین کے درمیان اپنی پھیلی نکال دے تو اس کی خوبصورتی کے ذریعے تمام مخلوق کو آزمائش کا شکار کر دے اور اگر وہ اپنی اوڑھنی نکال دے تو اس کی خوبصورتی کے سامنے سورج یوں محسوس ہو جس طرح سورج کے سامنے (چراغ کی) جلی ہوئی ہے کہ اس کی کوئی روشنی ہی نہیں ہوتی اور اگر وہ اپنا چہرہ نکال دے تو اس کی خوبصورتی کے ذریعے زمین اور آسمان کے درمیان موجود ساری جگہ کو روشن کر دے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5716 -** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ حُورَاءَ بَزَقَتْ فِي



بہر لعذب ذلك البحر من عذوبة ريقها - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ لَمْ يَسْمَعْ عَنْهُ  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر کوئی حور کسی سمندر میں اپنا لعاب دہن ڈال دے تو اس کے لعاب کی مٹھاس کی وجہ سے سمندر بیٹھا ہو جائے۔“  
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اہل بصرہ کے ایک شیخ کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا اور اس شیخ کے حوالے سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

5717 - وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ مَوْفُوقًا قَالَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَصَفَتْ لِي سَبْعَةَ أَبْحُرٍ  
لَكَانَتْ بِكَ الْأَبْحُرُ أَهْلِي مِنَ الْعَسَلِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ”موقوف“ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں:  
”جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت اگر سات سمندروں میں لعاب ڈال دے تو وہ سب سمندر بیٹھے ہو جائیں۔“

5718 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ كَعْبٍ يَوْمًا فَقَالَ لَوْ أَنَّ يَدَا مِنَ الْحُورِ مِنَ  
السَّمَاءِ بِيَاضِهَا وَخَوَاتِمِهَا دَلِيلَتَا الْأَرْضِ كَمَا تَضِيءُ الشَّمْسُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا قُتِلَ  
بَدَنُهَا لَكَيْفَ بِالْوَجْهِ بِيَاضِهِ وَحَسَنِهِ وَجَمَالِهِ وَتَاجِهِ وَبَاقُوهُ وَلَوْ لَوْهُ وَزَهْرُ جَدِّهِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَلِيُّ إِسْنَادِهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زُحَرٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ کعب (احبار) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے بتایا: اگر آسمان سے کسی حور کا ہاتھ اس کی خوبصورتی اور انگوٹھیوں سمیت لٹکایا جائے تو اس کے ذریعے پوری زمین روشن ہو جائے جس طرح سورج اہل دنیا کو روشنی فراہم کرتا ہے پھر انہوں نے فرمایا: میں نے یہ بات اس کے ہاتھ کے بارے میں کی ہے تو اس کے چہرے اس کی خوبصورتی اس کے حسن و جمال اس کے تاج اس کے باقوت اس کے موتیوں اور اس کے زہر جہ کا کیا عالم ہوگا؟

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں عبید اللہ بن زحر نامی راوی ہے۔

5719 - وَرَوَى عَنْ عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْحُورُ الْعَيْنُ لَا تُكْثَرُ  
عَدَدًا مِنْكُمْ بَدْعُونَ لَا زَوَاجَهُنَّ يَقْلُنَ اللَّهُمَّ أَعْنِ عَلَى دِينِكَ بَعِزَّتِكَ وَأَقْبِلْ بِقَلْبِهِ عَلَى طَاعَتِكَ وَبِغْهِ الْإِنَّا  
بِقُرْبِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مُرْسَلًا

عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

”حور عین تم خواتین سے تعداد میں زیادہ ہوں گی وہ اپنے شوہروں کے لئے یہ دعا کرتی ہیں:

”اے اللہ! تو اپنے غلبے کے ذریعے اپنے دین کے بارے میں اس شخص کی مدد فرما اور اس شخص کے دل کو اپنی فرمانبرداری کی

طرف متوجہ کر دے اور اپنے قرب کے ہمراہ اسے ہم تک پہنچا دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!“

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5720 - وَرَوَى عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ



أخبرنی عن قول الله عز وجل وحل حور عین (الواقعة) قال حور بیض عین منہام شفر الحوراء بمنزلة جناح النسر قلت یا رسول الله فآخبرنی عن قول الله عز وجل كأنهن الیاقوت والمرجان (الرعن) قال صفاوہن کصفاء الدر الذی فی الاصداف الذی لا تمسه الایدی قلت یا رسول الله فآخبرنی عن قول الله عز وجل وحل فیہن خیرات حسان (الرعن) قال خیرات الاخلاق حسان الوجوه قلت یا رسول الله فآخبرنی عن قول الله عز وجل كأنهن بیض مکنون (الصافات) قال رقتہن کرقة الجلد الذی فی داخل البیضة مما یتلی القشر

قلت یا رسول الله فآخبرنی عن قول الله عز وجل عربا اثرا (الواقعة) قال من اللواتی قبضن فی دار الدنیا عجائز رمضا شیطا خلقهن الله بعد الکبر فجعلهن عذراى عربا متعشقات متحبات اثرا علی میلاد واحد قلت یا رسول الله انساء الدنیا افضل ام الحور العین قال نساء الدنیا افضل من الحور العین کفضل الظهارة علی البطانة قلت یا رسول الله وبم ذاک قال بصلاتهن وصیامهن وعبادتهن الله عز وجل البس الله عز وجل وجوههن النور واجسادهن الحریر بیض الالوان یحضر الثیاب صفر الحلی مجامرہن الدر وامشاطهن الذهب یقلن الا نحن الخالدات فلا تموت ابدا الا نحن الناعمات فلا نباس ابدا الا ونحن المقیمات فلا نظن ابدا الا ونحن الراضیات فلا نسطط ابدا طوبی لمن کنا له وکان لنا قلت یا رسول الله المرأة من تزوج الزوجین والثلاثة والاربعة فی الدنیا ثم تموت فتدخل الجنة ویدخلون معها من یدخلون معها من یكون زوجها منهم قال یا ام سلمة انها تحیر فتختار احسنهم خلقا فنقول ای رب ان هذا کان احسنهم معی خلقا فی دار الدنیا فزوجنیہ یا ام سلمة ذهب حسن الخلق بخیر الدنیا والاخرة

رواه الطبرانی فی الکبیر والایوسط وهذا لفظه

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیے: ”حور عین“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ گوری چٹی حوریں ہوں گی بڑی بڑی آنکھوں والی ہوں گی اور حور کی پلکیں باز کے پر جتشی ہوں گی میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں مجھے بتائیے:

”یا قوت اور مرجان ہیں۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کی نفاست اس موتی کی مانند ہوگی جو صدف میں ہوتا ہے جسے ہاتھ نہ لگا ہو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیے:

”ان میں خوب سیرت اور خوبصورت چہروں والی خواتین ہوں گی“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے اخلاق بہتر ہوں گے اور چہرے خوبصورت ہوں گے۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیے:

”گویا کہ وہ چھپے ہوئے انڈے ہیں۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ اتنی باریک ہوں گی جس طرح وہ جلد باریک ہوتی ہے جو انڈے کے اندر ہوتی ہے اور چھلکے کے

ساتھ ہوتی ہے۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیے: ”وہ محبت کرنے والی اور ایک ہی عمر کی ہونگی۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ خواتین ہیں جن کا دنیا میں انتقال بڑھاپے کے عالم میں ہوا ہوگا جبکہ وہ ایسی ہوں گی کہ ان کی آنکھوں میں میل ہوگا اور بال کھجڑی ہونگے اور پھر ان کے بڑھاپے کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں یوں بنادے گا کہ انہیں کنواری اور دلکش اور بابتادے گا ان سب کی عمریں ایک جتنی ہونگی۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا دنیا کی خواتین زیادہ فضیلت رکھتی ہیں؟ یا حور عین زیادہ فضیلت رکھتی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا کی خواتین حور عین سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں جس طرح کی فضیلت (لباس کے) بیرونی حصے کو اندرونی حصے پر حاصل ہوتی ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان خواتین کی نماز ان کا روزہ اور ان کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور عطا کرے گا ان کے جسموں پر ریشمی کپڑے عطا کرے گا جو مختلف رنگوں کے ہوں گے زیور ہنر رنگ کے ہوں گے انگلی ٹھیاں موتیوں کی ہوں گی کنگھیاں سونے کی ہوں گی وہ کہیں گی: خبردار! ہم ہمیشہ رہیں گی ہمیں کبھی موت نہیں آئے گی ہم نعمتوں والی ہیں ہم کبھی غمگین نہیں ہوں گی (یا پریشانی کا شکار نہیں ہوں گی) ہم مقیم رہنے والی ہیں ہم کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی اس شخص کے لئے مبارکباد ہے جس کے لئے ہم ہوں گی اور وہ ہمارے لئے ہوگا۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دنیا میں کوئی عورت دو یا تین یا چار شادیاں کرتی ہے پھر وہ انتقال کر کے جنت میں چلی جاتی ہے اور وہ افراد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں جن کے ساتھ اس عورت نے (دنیا میں) شادی کی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! اس عورت کو اختیار دیا جائے گا تو وہ اس شخص کو اختیار کرے گی جس نے اس کے ساتھ (دنیا میں) سب سے اچھا سلوک کیا ہوگا وہ یہ کہے گی: اے میرے پروردگار! دنیا کی زندگی میں یہ شخص میرے ساتھ سب سے اچھے طریقے سے پیش آیا تھا (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

”اے ام سلمہ! اچھے اخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائی لے گئے ہیں۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

## فصل فی غناء الحور العین

### فصل: حور عین کا غناء

5721 - وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لِمَجْتَمَعِ

لِلْحُورِ الْعَيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعْ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهَا يَقْلُنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتِ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَاعِمَاتِ فَلَا نَبَاسُ وَنَحْنُ الرَّاغِبَاتِ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَابْنُ هَبَّاقٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”حور عین کا جنت میں اجتماع ہوگا وہ جنت میں بلند آواز میں گائیں گی مخلوق نے اس جیسی آواز نہیں سنی ہوں گی وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہم ختم نہیں ہوں گی ہم نعمتوں والی ہیں ہم غمگین نہیں ہوں گی ہم راضی رہنے والی ہیں ہم ناراض نہیں ہوں گی اس شخص کے لئے مبارکباد ہے جو ہمارے لئے ہوگا اور ہم اس کے لئے ہوں گی۔“

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

**5722 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا عِنْدَ رَأْسِهِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ ثَنَّتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ تُغْنِيَانِ بِأَحْسَنِ صَوْتٍ سَمِعَهُ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَلَيْسَ بِمِزَامِيرِ الشَّيْطَانِ وَلَكِنْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَتَقْدِيسِهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو بھی شخص جنت میں داخل ہوگا تو اس کے سر ہاتے اور اس کے پاؤں کے پاس دو حور عین ہوں گی جو سب سے زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی جو اس سے بھی زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی جو آواز کسی بھی جن یا انسان نے سنی ہوگی اور اس کی گائیکی شیطان کے مزامیر نہیں ہوں گے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی پاکی کے بیان پر مشتمل ہوگی۔“

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

**5723 -** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَزْوَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَغْنَيْنُ أَزْوَاجَهُنَّ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ سَمِعَهَا أَحَدٌ قَطُّ إِنْ مِمَّا يَغْنَيْنُ بِهِ نَحْنُ الْخَيْرَاتِ الْحَسَنَاتِ أَزْوَاجَ قَوْمٍ كَرَامٍ يَنْظُرُونَ بِقُرَّةِ أَعْيَانٍ وَإِنْ مِمَّا يَغْنَيْنُ بِهِ نَحْنُ الْخَالِدَاتِ فَلَا نَمْتَنُهُ نَحْنُ الْأَمَنَاتِ فَلَا نَخْلَعُهُ نَحْنُ الْمُقِيمَاتِ فَلَا نَظْعَنُهُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَرَوَاهُمَا رَوَاةُ الصَّحِيحِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اہل جنت کی بیویاں اپنے شوہروں کے لئے اس سب سے اچھی آواز میں گائیں گی جو کسی بھی شخص نے اچھی آواز سنی ہو وہ جو گائیں گی اس میں یہ بات بھی شامل ہوں گی:

”ہم اچھے اخلاق والی سب سے اچھے چہرے والی ہیں اور ان لوگوں کی بیویاں ہیں جو معزز ہیں وہ لوگ جو آنکھوں کی ٹھنڈک کے ذریعے دیکھتے ہیں“

اور وہ حوریں جو گائیں گی اس میں یہ بات بھی شامل ہوگی:

”ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہمیں موت نہیں آئے گی ہم محفوظ رہنے والی ہیں خوف کا شکار نہیں ہوں گی ہم مقیم رہنے والی ہیں ہم بوڑھی نہیں ہوں گی۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

**5724 -** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحُورَ فِي الْجَنَّةِ

يَغْنَيْنُ يَقْلَنُ نَحْنُ الْحُورِ الْحَسَنَاتِ هَدِينَا لِأَزْوَاجِ كَرَامٍ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَاسْتَدَاهُ مَقَارِبُ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ لَانَسٍ بَنِ مَالِكٍ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت میں حوریں گائیں گی اور یہ کہیں گی: ہم خوبصورت چہرے والی حوریں ہیں جنہیں معزز شوہروں کو عطا کیا گیا ہے۔“  
یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں ان کی سند مقارب ہے اسے امام بیہقی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

5725 - وَرَوَى عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَوَّجُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعَةَ آلَافٍ بَكْرٍ وَثَمَانِيَةَ آلَافٍ أَيْمٍ وَمِائَةَ حُورَاءٍ لِيَجْتَمِعْنَ لِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ لِيَقْلُنَ بِأَصْوَاتِ حَسَنٍ لَمْ يَسْمَعْ الْخَلَائِقَ بِمِثْلِهِنَّ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبَاسُ وَنَحْنُ الرَّاغِبَاتُ فَلَا نَسْخَطُ وَنَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا نَظْمَنُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ - رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اہل جنت میں سے ہر شخص کی شادی چار ہزار کنواری اور آٹھ ہزار بیوہ عورتوں اور ایک سو حوروں کے ساتھ کی جائے گی وہ سب ہفتے میں ایک دفعہ اکٹھی ہوں گی اور خوبصورت آواز میں یہ پڑھیں گی مخلوق نے ان جیسی آواز نہیں سنی ہوگی (وہ یہ کہیں گی:) ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہم ختم نہیں ہوگی ہم نعمتوں والی ہیں ہم غمگین نہیں ہوں گی ہم راضی رہنے والی ہیں ہم ناراض نہیں ہوں گی ہم مقیم رہنے والی ہیں ہم بوڑھی نہیں ہوں گی اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو ہمیں ملے گا اور ہم اسے ملیں گی۔“  
یہ روایت امام ابو نعیم نے ”صفة الجنة“ میں نقل کی ہے۔

5726 - وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ نَهْرًا طَوِيلَ الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ الْعِذَارَى قِيَامٌ مُتَقَابِلَتَانِ يَغْنَيْنِ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ يَسْمَعُهَا الْخَلَائِقُ حَتَّى مَا يَرَوْنَ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ لَذَّةً مِثْلَهَا قُلْنَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا ذَاكَ الْغَنَاءُ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ التَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَالتَّقْدِيسُ وَثَنَاءٌ عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مَوْفُوقًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جو پوری جنت سے گزرتی ہے اس کے دونوں کناروں پر کنواری خواتین کھڑی ہوئی ہوں گی ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہو کر وہ سب سے زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی جو (سب سے زیادہ خوبصورت آواز) مخلوق نے سنی ہو یہاں تک کہ لوگ یہ سمجھیں گے جنت میں اس جیسی لذت اور کسی چیز کی نہیں ہے ہم نے کہا اے حضرت ابو ہریرہ! وہ کیا گائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو وہ پروردگار کی تسبیح، تحمید اور تقدیس اور ثناء پر مشتمل کلام گائیں گی۔

یہ روایت امام بیہقی نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔



## فصل فی سوق الجنة

## فصل: جنت کے بازار کا بیان

5727 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا

يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْتَوِي فِي وَجُوهِهِمْ وَثِيَابَهُمْ فَيَزِدُّونَ حَسَنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حَسَنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُهُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حَسَنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حَسَنًا وَجَمَالًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت میں ایک بازار ہے جس میں لوگ ہفتے میں ایک دفعہ آئیں گے پھر ہوا آئے گی اور ان کے چہروں اور کپڑوں پر کچھ نچھاور کرے گی تو ان لوگوں کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا جب وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس جائیں گے تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان کے اہل خانہ ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے پاس سے جانے کے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا ہے تو وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے جانے کے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5728 - وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي

سُوقِ الْجَنَّةِ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ فِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مَقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيُزَوِّدُونَ اللَّهَ وَيَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ياقوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرَجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَزْوَاجُهُمْ وَمَا فِيهِمْ دُنَى عَلَى كُتُبَانِ الْمَسْكُ وَالْكَافُورُ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ أَفْضَلُ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتِمَّارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرُ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتِمَّارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُقْبَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ مُحَاضِرَةً حَتَّى إِنَّهُ لَيَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ أَلَا تَذْكُرُ يَا فُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَذْكُرُهُ بَعْضُ غَدْرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَنِي فَبِسْعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنَازِلَكَ هَذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ قُوقِهِمْ فَاْمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيْبًا لَمْ يَحْدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُومُوا إِلَيَّ مَا أَعَدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَحَدُّوا مَا اشْتَهَيْتُمْ قَالَ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ قَالَ فَيَحْمِلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يَبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يَشْتَرَى وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلَ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيَقْبَلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمَرْتَفَعَةِ فَيَلْقَى مِنْ دُونِهِ وَمَا فِيهِمْ دُنَى فَيَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللَّبَاسِ قَمًا يَنْقُضِي آخِرَ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتِمَّ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا قَالَ ثُمَّ نَتَصَرَّفُ إِلَى



مَسَا زِلْنَا فَتَلَقَانَا أَرْوَاجَنَا لِقَلْنِ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتِ وَإِنْ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطَّيِّبِ الْفَضْلِ مِمَّا فَارَقْنَا عَلَيْهِ  
لِقَوْلِ إِنَّا جَالِسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ وَبَحَقْنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعَشْرِينَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ

حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ سَعِيدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
قَالَ الْحَافِظُ وَعَبْدُ الْحَمِيدِ هُوَ كَاتِبُ الْأَوْزَاعِيِّ مُخْتَلَفٌ فِيهِ كَمَا سَيَأْتِي وَبَقِيَّةُ رِوَاةِ الْإِسْنَادِ ثِقَاتٌ وَقَدْ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ هِشَلِ بْنِ زِيَادٍ كَاتِبُ الْأَوْزَاعِيِّ أَيْضًا وَاسْمُهُ مُحَمَّدٌ وَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبَتَ اخْتِجَ  
بِهِ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ نَبَتْ أَنْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

سَعِيدُ بْنُ مَسِيبٍ بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ: اِنْ كِي مَلَاَقَاتِ حَضْرَتِ ابُو هُرَيْرَةَ ؓ سَعِيدُ بْنُ مَسِيبٍ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اللہ تعالیٰ سے میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کرے سعید بن مسیب نے دریافت کیا: کیا اس  
میں بازار بھی ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت جب  
جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اپنے اعمال کے حساب سے وہ جنت میں ٹھہریں گے دنیا کے دنوں کے حساب سے جب جمعہ کا دن  
آئے گا تو ان لوگوں کو حکم ہوگا تو وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کو ان کے سامنے ظاہر کرے گا  
اور جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں اُن کے سامنے آئے گا ان لوگوں کے لئے نور سے بنے ہوئے منبر ہوں گے موتیوں  
سے بنے ہوئے منبر ہوں گے یا قوت سے بنے ہوئے منبر ہوں گے زبرد سے بنے ہوئے منبر ہوں گے سونے سے بنے ہوئے  
منبر ہوں گے چاندنی سے بنے ہوئے منبر ہوں گے دیے تو ان میں کوئی کمتر نہیں ہوگا لیکن ان میں سے جو سب سے کم مرتبہ  
کا ہوگا وہ بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا اور وہ یہ گمان نہیں کرے گا کہ جو لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ نشست میں اس  
سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے  
پروردگار کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں یا چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں کوئی  
رکاوٹ پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسی طرح تمہارے لئے تمہارے پروردگار کے دیدار میں  
کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی اس محفل میں موجود ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تم میں سے ایک شخص سے یہ  
فرمائے گا: اے فلاں! کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے فلاں دن کیا کیا عمل کیا تھا؟ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا میں کی ہوئی کوئی کوتاہی  
یاد کروائے گا تو وہ (بندہ) عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! کیا تو نے میری مغفرت نہیں کر دی ہے؟ پروردگار فرمائے گا: جی  
ہاں! اپنی مغفرت کی وسعت کی وجہ سے میں نے تمہیں اس مقام تک پہنچایا ہے ابھی وہ لوگ وہاں موجود ہوں گے کہ اسی دوران  
اوپر کی طرف سے ایک بادل انہیں ڈھانپ لے گا اور ان پر خوشبو کی بارش کرے گا ان لوگوں نے اس جیسی خوشبو کبھی محسوس نہیں کی  
ہوگی پھر ہمارا پروردگار ارشاد فرمائے گا: تم لوگ اٹھو! اور اٹھ کر اس چیز کی طرف جاؤ جو میں نے تمہاری عزت افزائی کے لئے تیار کی  
ہے اور اس چیز کو حاصل کرو جس کی تمہیں خواہش ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو ہم لوگ بازار میں آجائیں گے جسے فرشتوں نے  
ڈھانپا ہوا ہوگا اس میں ایسی چیزیں ہیں کہ آنکھوں نے ان جیسی چیزیں نہیں دیکھی ہوں گی کانوں نے ان کے بارے میں نہیں سنا ہوگا  
اور دلوں میں ان کے بارے میں خیال نہیں آیا ہوگا تو وہ بازار ایسا ہوگا کہ اس میں کوئی چیز فروخت نہیں کی جا رہی ہوگی یا خریدی نہیں

جاری ہوگی اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے ایک شخص جو بلند مرتبے پر فائز ہوگا وہ نیچے کے مرتبے کے شخص سے ملے گا ویسے ان میں کوئی کمتر نہیں ہوگا اس کا لباس دوسرے کو اچھا لگے گا تو اس کے بات چیت (ختم کرنے) سے پہلے ہی اس کا لباس اس سے زیادہ خوبصورت ہو جائے گا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ جنت میں کسی کا ٹمگین ہونا مناسب نہیں ہے پھر ہم اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس آئیں گے تو ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور وہ خوش آمدید کہیں گی اور یہ کہیں گی: آپ جب آئے ہیں تو آپ کی خوبصورتی اور خوشبو اس وقت سے زیادہ ہوگئی ہے جب آپ ہمیں چھوڑ کر گئے تھے تو آدمی جواب دے گا: آج ہم اپنے عظیم پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے تو ہمارے لئے ضروری تھا کہ جب ہم واپس آئیں تو اس طرح (تبدیل ہو کر) پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر واپس آئیں۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عبد الحمید بن حبیب بن ابو عشرین کے حوالے سے امام اوزاعی کے حوالے سے حسان بن عطیہ کے حوالے سے سعید بن مسیب سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبد الحمید نامی راوی امام اوزاعی کے کاتب ہیں ان کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے جیسا کہ یہ بات آگے آئے گی اور اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل بن زیاد کے حوالے سے نقل کی ہے جو امام اوزاعی کا کاتب ہے اس کا نام محمد ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ ہے وہ بھی ثقہ اور شہت ہے امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے اس کے حوالے سے یہ امام اوزاعی سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: سعید بن مسیب کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

5729 - وَرَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي

الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّورُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَتَقْدِمُ فِي عَقُوقِ الْوَالِدَيْنِ حَدِيثُ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ وَإِنْ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى لَيْسَ فِيهَا إِلَّا الصُّورُ فَمَنْ أَحَبَّ صُورَةً مِنْ رَجُلٍ أَوْ امْرَأَةٍ دَخَلَ فِيهَا

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

\*\*\* حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی اس میں مردوں اور خواتین کی تصویریں بنی ہوئی ہوں گی وہ ان میں سے جس تصویر کی خواہش کریں گے ان کی وہ شکل ہو جائے گی۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس سے پہلے والدین کی نافرمانی سے متعلق باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے:

”جنت میں بازار ہوگا جس میں کوئی چیز فروخت نہیں کی جائے گی اور کوئی چیز خریدی نہیں جائے گی اس میں صرف تصویریں ہوں گی جو بھی مرد یا عورت جس تصویر کو پسند کریں گے اس میں داخل ہو جائیں گے (یعنی ان کی وہ شکل ہو جائے گی)۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

**5730** - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ انْطَلِقُوا إِلَى السُّوقِ فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى كُتُبَانِ الْمَسْكِ لَمَّا إِذَا رَجَعُوا إِلَى أَزْوَاجِهِمْ قَالُوا إِنَّا لَنَجِدُ لَكِنَّ رَيْحًا مَا كَانَتْ لَكِنَّ قَالَ لَيْقُلْنَ وَلَقَدْ رَجَعْتُمْ بِرَيْحٍ مَا كَانَتْ لَكُمْ إِذْ خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدَنَا - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْفُوقًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت کہیں گے: تم لوگ بازار کی طرف چلو پھر وہ مشک کے ٹیلوں کی طرف جائیں گے جب وہ اپنی بیویوں کی طرف واپس آئیں گے تو یہ کہیں گے: ہمیں ایسی خوشبو محسوس ہو رہی ہے جو پہلے نہیں تھی تو وہ بیویاں یہ کہیں گی: تم بھی ایسی خوشبو لے کر واپس آئے ہو جو اس وقت نہیں تھی جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیانے عمدہ سند کے ساتھ ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

**5731** - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ لِسُوقًا كُتُبَانِ مَسْكٍ يَخْرُجُونَ إِلَيْهَا وَيَجْتَمِعُونَ إِلَيْهَا فَيَعِثُ اللَّهُ رَيْحًا فَيَدْخُلُهَا بَيُوتُهُمْ فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ قَدْ أَزْدَدْتُمْ حَسَنًا بَعْدَنَا فَيَقُولُونَ لَاهِلِهِمْ قَدْ أَزْدَدْتُمْ أَيْضًا حَسَنًا بَعْدَنَا - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْفُوقًا أَيْضًا وَابْنُ هَبَّاقٍ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

”جنت میں بازار ہوں گے مشک کے ٹیلے ہوں گے وہ لوگ اس کی طرف جائیں گے وہاں اکٹھے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر ہوا کو بھیجے گا جب وہ اپنے گھر واپس آئیں گے تو ان کے اہل خانہ یہ کہیں گے: تمہارے جانے کے بعد تمہارے حسن میں اضافہ ہو گیا ہے تو وہ اپنے اہل خانہ سے کہیں گے: ہمارے جانے کے بعد تمہارے حسن میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیانے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

## فصل فی تزاورہم ومراکبہم

فصل: اُن کا ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور اُن کی سواریوں کا بیان

**5732** - عَنْ شَفِيِّ بْنِ مَاتِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَّهُمْ يَتَزَاوَرُونَ عَلَى الْمَطَايَا وَالنَّجَبِ وَأَنَّهُمْ يُؤْتُونَ فِي الْجَنَّةِ بِخَيْلٍ مَسْرُجَةٍ مَلْجَمَةٍ لَا تَرُوثُ وَلَا تَبُولُ فَيُرَكَّبُونَهَا حَتَّى يَنْتَهَوْا حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَأْتِيهِمْ مِثْلُ السَّحَابَةِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ فَيَقُولُونَ امْطَرِي عَلَيْنَا فَمَا يَزَالُ الْمَطَرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَنْتَهِيَ ذَلِكَ فَوْقَ أَمَانِيهِمْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رَيْحًا غَيْرَ مُؤَذِيَةٍ فَتَنْسِفُ كُتُبَانًا مِنْ مَسْكٍ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شِمَائِلِهِمْ فَيَأْخُذُونَ ذَلِكَ الْمَسْكَ فِي نَوَاصِي خِيُولِهِمْ وَفِي مَعَارِفِهَا وَفِي رُؤُوسِهِمْ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ جَمْعَةٌ عَلَى مَا اشْتَهَتْ نَفْسُهُ فَيَتَعَلَّقُ ذَلِكَ الْمَسْكُ فِي تِلْكَ الْجَمَامِ وَفِي الْخَيْلِ وَفِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الثِّيَابِ ثُمَّ يَقْبَلُونَ حَتَّى يَنْتَهَوْا إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا الْمَرْأَةُ تَنَادَى بَعْضُ أَوْلِيكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَمَا لَكَ فِينَا حَاجَةٌ فَيَقُولُ مَا أَنْتَ وَمَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا زَوْجُكَ وَحَبْلُكَ فَيَقُولُ مَا كُنْتَ عَلِمْتَ بِمَكَانِكَ فَيَقُولُ الْمَرْأَةُ أَوْ مَا تَعْلَمُ أَنْ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

(السُّخْرَةُ) فَيَقُولُ بَلَىٰ وَرَبِّي فَلَعَلَّهَا يَسْهَلُ عَنْهَا بَعْدَ ذَلِكَ الْمَوْفِقِ أَرَبَعِينَ خَرِيفًا لَا يَلْتَفِتُ وَلَا يَمُودُ وَمَا يَسْهَلُ عَنْهَا إِلَّا مَا هُوَ فِيهِ مِنَ النِّعَمِ وَالْكَرَامَةِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ  
قَالَ الْحَافِظُ وَشَفِي ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي الْعَابِعِينَ وَلَا ثَبَتَ لَهُ صُحْبَةٌ وَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ مُخْتَلَفٌ فِيهِ فَقِيلَ لَهُ صُحْبَةٌ كَذِبًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جنت کی نعمتوں میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ سوار یوں اور اونٹنیوں پر ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جائیں گے جو جنت میں ان کے پاس لائی جائیں گی ان کے پاس ایک گھوڑا لایا جائے گا جس پر زین رکھی ہوئی ہوگی اور اسے لگام ڈالی گئی ہوگی وہ نہ لید کرے گا اور نہ پیشاب کرے گا وہ لوگ اس پر سوار ہوں گے یہاں تک کہ وہاں جائیں گے جہاں اللہ کو منظور ہوگا پھر ان کے پاس بادل جیسی ایک چیز آئے گی جس میں ایسی چیزیں موجود ہوں گی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہوگی وہ کہیں گے ہم پر بارش نازل ہوا تو ان پر مسلسل بارش نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ان کی خواہش پوری ہو جائے گی پھر اللہ تعالیٰ ایسی ہوا بھیجے گا جو اذیت پہنچانے والی نہیں ہوگی تو وہ ان کے دائیں بائیں مشک کے ٹیلے بنادے گی وہ اس مشک کو اپنے گھوڑوں پر ان کی ہتھیلیوں پر اور ان کے سروں پر لگائیں گے ان میں سے ہر ایک شخص کو بھرپور حصہ ملے گا تو وہ مشک اس کی لگام کے ساتھ اور گھوڑے میں لگ جائے گا اور اس کے علاوہ کپڑوں پر لگے گا پھر وہ لوگ آئیں گے یہاں تک کہ وہاں پہنچیں گے جو اللہ کو منظور ہوگا تو ایک عورت ان میں سے ایک کو مخاطب کر کے یہ کہے گی: اے اللہ کے بندے! کیا تمہیں میری ضرورت نہیں ہے؟ وہ کہے گا: تم کون ہو اور کس لئے ہو؟ وہ کہے گی: میں تمہاری بیوی اور تمہاری محبوبہ ہوں وہ کہے گا: مجھے تو تمہارے بارے میں پتہ نہیں تھا تو وہ کہے گی: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے جو اس چیز کا بدلہ ہے جو وہ عمل کرتے تھے۔“

تو وہ جنتی جواب دے گا: جی ہاں! میرے پروردگار کی قسم ہے پھر وہ چالیس سال تک اس کے ساتھ مصروف رہے گا اس دوران وہ ادھر ادھر تو جہ نہیں دے گا وہ اس میں موجود نعمت اور کرامت کی طرف ہی متوجہ رہے گا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیانے اسماعیل بن عیاش کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: ”شفی“ نامی راوی کا ذکر امام بخاری نے اور امام ابن حبان نے ”تابعین“ میں کیا ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ابو نعیم کہتے ہیں: ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول یہ ہے کہ وہ صحابی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5733 - وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَشْتَاقُ الْإِخْوَانَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَيَسِيرُ سَرِيرٌ هَذَا إِلَى سَرِيرٍ هَذَا وَسَرِيرٌ هَذَا إِلَى سَرِيرٍ هَذَا حَتَّى يَجْتَمِعُوا جَمِيعًا فَيَتَكَىءُ هَذَا وَبِتَكَىءُ هَذَا فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَتَعْلَمُ مَتَى غُفِرَ اللَّهُ لَنَا فَيَقُولُ صَاحِبُهُ نَعَمْ يَوْمَ كُنَّا فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا فَدَعَوْنَا اللَّهَ لِنَغْفِرَ لَنَا - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَزَّازُ



حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے اور کوئی شخص کسی دوسرے سے ملاقات کا خواہش مند ہوگا تو اس کا پلنگ اُڑ کر دوسرے کے پلنگ کی طرف چلا جائے گا دوسرے کا پلنگ اُڑ کر اس کے پلنگ کی طرف آجائے گا یہاں تک کہ وہ دونوں ملیں گے یہ اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کے بیٹھا ہوگا اور وہ اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کے بیٹھا ہوگا ان میں سے ایک دوسرے سے دریافت کرے گا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کب کی تھی؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں! فلاں جگہ پر ہم فلاں فلاں جگہ پر موجود تھے اور ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کر دی تھی۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

5734 -

وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ أَهْلُ الْجَنَّةِ لِيَتَزَاوَرُونَ عَلَى الْعِيسِ الْجَوْنِ عَلَيْهَا رَحَالُ الْمِيسِ وَيُشِيرُ مَنَاسِمَهَا غُبَارُ الْمَسْكِ خَطَامُ أَوْ زِمَامُ أَحَدَهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

العيس اہل بیض فی بیاضها ظلمة خفية والمناسم بالنون واليسين المهملة جمع منسم وهو باطن خف البیض

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت سفید اونٹ پر سوار ہو کر ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جائیں گے جن پر میس (ایک بڑا درخت جس کی لکڑی کے ذریعے پالان تیار کیا جاتا ہے) کے پالان ہوں گے اور ان کے پیروں سے مشک کا غبار اُڑے گا اور ان میں سے کسی ایک کی لگام دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ العيس سفید رنگ کے اونٹ کو کہتے ہیں جس کی سفیدی میں تھوڑی سی سیاہی ملی ہوئی ہو۔

لفظ مناسم کا مطلب اونٹ کے پاؤں کا اندورنی حصہ ہے یہ لفظ منسم کی جمع ہے۔

5735 -

وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ لِي فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةٌ يَخْرُجُ مِنْ أَغْلَاهَا حُلٌّ وَمِنْ أَسْفَلِهَا خَيْلٌ مِنْ ذَهَبٍ مَسْرُجَةٌ مَلْجُمَةٌ مِنْ دُرٍّ وَيَأْقُوتٌ لَا تَرُوثُ وَلَا تَبُولُ لَهَا أَبْجِنَةٌ خَطُوهَا مَدُّ الْبَصَرِ فَبَرَكَبَهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَطَبِيرُ بِهِمْ حَيْثُ شَاءُوا فَيَقُولُ الَّذِينَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ دَرَجَةٌ يَا رَبِّ بِمَا بَلَغَ عِبَادُكَ هَذِهِ الْكِرَامَةَ كُلُّهَا قَالَ فَيَقَالُ لَهُمْ كَانُوا يَصْلُونَ بِاللَّيْلِ وَكُنْتُمْ تَنَامُونَ وَكَانُوا يَصُومُونَ وَكُنْتُمْ تَأْكُلُونَ وَكَانُوا يَنْفِقُونَ وَكُنْتُمْ تَبْخُلُونَ وَكَانُوا يَقَاتِلُونَ وَكُنْتُمْ تَجْبِنُونَ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جنت میں ایسا درخت ہے جس کے اوپری حصے سے حلتیں گے اور اس کے نیچے گھوڑا موجود ہوگا جس کی زین سونے کی بنی ہوئی ہوگی اور اس کی لگام میں موتی اور یاقوت لگے ہوئے ہوں گے وہ نہ لید کرے گا اور نہ پیشاب کرے گا اس کے پر ہوں گے اور اس کا ایک قدم وہاں تک جائے گا جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے اہل جنت اس پر سوار ہوں گے تو وہ انہیں لے کر اُڑ کر وہاں جائے گا جہاں وہ جانا چاہیں گے ان سے نیچے کے طبقے کے لوگ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تیرے یہ بندے اس مقام تک کیسے



پہنچے ہیں؟ تو ان لوگوں سے کہا جائے گا: یہ لوگ رات کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے جبکہ تم لوگ سو رہے ہوتے تھے (یہ لوگ دن میں نفل) روزہ رکھا کرتے تھے جبکہ تم لوگ کھاتے پیتے تھے اور یہ لوگ خرچ کیا کرتے تھے جبکہ تم لوگ بکل سے کام لیتے تھے اور یہ لوگ جنگ میں حصہ لیتے تھے جبکہ تم لوگ بزدلی کا مظاہرہ کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ابی دینار نے نقل کی ہے۔

**5736** - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعَاذَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَحَبَّ الْحَبِيلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ خَبِيلٌ فَقَالَ إِنْ أَذْخَلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ كَانَ لَكَ فِيهَا فَرَسٌ مِنْ يَاقُوتٍ لَهُ جَنَاحَانِ تَطِيرُ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حضرت عبدالرحمن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گھوڑوں کو پسند کرتا تھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمن! جب اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کرے گا تو تمہیں اس میں یاقوت سے بنا ہوا گھوڑا ملے گا جس کے دو پر ہوں گے تم اس کے ذریعے اڑ کر جہاں جانا چاہو گے چلے جاؤ گے۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

**5737** - وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَبِيلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَذْخَلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تَحْمِلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ خُمْرَاءُ تَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا كَانَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ قَالَ إِنْ يَدْخَلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَدَتْ عَيْنُكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوُهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْمَسْعُودِيِّ يَعْنِي الْمُرْسَلُ

سليمان بن بريدہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تم اس میں ایسے گھوڑے پر سوار ہو گے جو سرخ یا قوت کا بنا ہوا ہوگا وہ تمہیں جنت میں جہاں تم چاہو گے وہاں اڑا کر لے جائے گا ایک اور شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: جنت میں اونٹ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے اسے وہ بات ارشاد نہیں فرمائی جو دوسرے شخص سے کہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو جنت میں تمہیں وہ چیز ملے گی جس کی تم خواہش کرو گے اور جس سے تمہاری آنکھوں کو لذت حاصل ہوگی۔

یہ روایت امام ترمذی نے مسعودی کے حوالے سے 'علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبدالرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ اسی مفہوم کی روایت ہے اور یہ مسعودی کی روایت سے زیادہ مستند ہے ان کی مراد مرسل روایت ہے۔

**5738** - وَرَوَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِي فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهُ إِلَهُ أَحَبِّ الْخَيْلِ إِلَى الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دَخَلْتَ الْجَنَّةَ أُوتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحَمَلَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَيَأْتِي حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ فِي الْفَضْلِ بَعْدَهُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ

حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت میں داخل ہو گے تو یاقوت سے بنا ہوا گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تم اس پر سوار ہو گے اور پھر وہ تمہیں لے کر اڑا کر وہاں لے جائے گا جہاں تم چاہو گے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے محمد بن حسین سے منقول روایت بعد والی فصل میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

### فصل فی زیارۃ اہل الجنۃ ربہم تبارک وتعالیٰ

فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی زیارت کرنا (یعنی اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا)

5739 -

وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا مَكَنَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ آتَاهُمْ مَلَكٌ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَزُورُوهُ فَيَجْتَمِعُونَ لِيَأْمُرَ اللَّهُ تَعَالَى دَاوُدَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالْمَغْرِبِ فَيُطْعَمُونَ ثُمَّ يَسْقَوْنَ ثُمَّ يَكْسُونَ فَيَقُولُونَ لَمْ يَبْقَ إِلَّا النَّظَرُ فِي وَجْهِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فَيَتَجَلَّى لَهُمْ فَيَخْرُجُونَ سَجْدًا فَيَقَالُ لَكُمْ فِي دَارِ عَمَلِكُمْ إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي دَارِ جَزَاءٍ - رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اہل جنت کو جنت میں ٹھہرا دیا جائے گا تو ایک فرشتہ ان کے پاس آئے گا وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ! تو وہ لوگ اکٹھے ہوں گے اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دے گا تو وہ بلند آواز میں تسبیح و تہلیل پڑھیں گے پھر دسترخوان رکھا جائے گا جو بیشکی والا ہوگا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بیشکی والے دسترخوان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا ایک کونہ اس سے زیادہ بڑا ہوگا جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے وہ لوگ کھائیں گے پئیں گے لباس پہنیں گے پھر وہ کہیں گے: اب ہمارے پروردگار کا دیدار باقی رہ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی کرے گا وہ سجدے میں گر جائیں گے ان سے کہا جائے گا: تم عمل کے گھر میں نہیں ہو تم جزاء کے گھر میں ہو۔

یہ روایت امام ابو نعیم نے "صفة الجنة" میں نقل کی ہے۔

5740 -

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَيْفِي الْيَمَامِيِّ قَالَ سَأَلَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ وَفْدِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ إِنَّهُمْ يَفْدُونَ إِلَى اللَّهِ مَبْعَانَهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمِيسٍ فَيُوضَعُ لَهُمْ أَسْرَةٌ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ أَعْرَفَ بِسَرِيرِهِ مِنْكَ بِسَرِيرِكَ هَذَا الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَإِذَا قَعَدُوا عَلَيْهِ وَأَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَطْعَمُوا عِبَادِي وَخَلَقِي وَجِيرَانِي وَوَفَدِي فَيُطْعَمُونَ ثُمَّ يَقُولُ اسْقُوهُمْ قَالَ فَيُؤْتُونَ بِأَنْيَةٍ مِنَ الْوَانِ شَتَّى مَخْتَمَةٍ

**5741 -** وَرَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُقَالُ لَهَا طُونِي كَوْيسُخَرِ الرَّائِبِ الْجَوَادِ يَسِيرُ فِي ظِلِّهَا لِسَارٍ فِيهِ مِائَةُ عَامٍ وَرَقُّهَا يَأْقُوتٌ أَحْمَرٌ وَزَهْرُهَا رِبَاطٌ صَفَرٌ وَالنَّانِهَا سُنْدُسٌ وَاسْتَبْرَقٌ وَتَمْرُهَا حُلٌّ وَصَمْفُهَا زَنْجَبِيلٌ وَعَسَلٌ وَبَطْحَاؤُهَا بِسَاجِجَانِ مِنْ غَيْرِ وَقُودٌ يَتَفَجَّرُ مِنْ أَصْلِهَا السَّلْسِيلُ وَالْمَعِينُ وَالرَّحِيقُ وَأَصْلُهَا مَجْلِسٌ مِنْ مَجَالِسِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَأْلُقُونَهُ وَتَتَحَدَّثُ بِجَمْعِهِمْ قَبِينَا هُمْ يَوْمًا فِي ظِلِّهَا يَتَحَدَّثُونَ إِذْ جَاءَتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ يَقُودُونَ نَجَابَاتٍ مِنْ الْيَاقُوتِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا الرُّوحُ مَزْمُومَةٌ بِسِلَاسِلٍ مِنْ ذَهَبٍ كَأَنَّ وَجُوهَهَا الْمَصَابِيحُ نَضَارَةٌ وَحَسَنًا وَبَرًّا هَزْزَ أَحْمَرٌ وَمَرَعَزَى أَبْيَضٌ مُخْتَلِطَانِ لَمْ يَنْظُرِ النَّاطِرُونَ إِلَى مِثْلِهَا حَسَنًا وَبِهَاءً ذَلَّلَ مِنْ غَيْرِ مِهَابَةٍ نَجَبٍ مِنْ غَيْرِ رِيَاضَةٍ عَلَيَّهَا رَحَائِلُ الْوَاحِيَةِ مِنَ الدَّرِّ وَالْيَاقُوتِ مَفْضُضَةٌ بِاللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ صَفَانِحُهَا مِنَ الذَّهَبِ الْأَخْمَرِ مَلْبَسَةٌ بِالْعَبْقَرِيِّ وَالْأَرْجَوَانِ فَأَنَاحُوا لَهُمْ تِلْكَ النِّجَابُ ثُمَّ قَالُوا لَهُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقْرَأُ بِكُمُ السَّلَامَ وَيَسْتَزِيرُكُمْ لَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ وَيَنْظُرَ إِلَيْكُمْ وَتَكْلُمُونَهُ وَيَكْلُمُكُمْ وَتَحْيُونَهُ وَيَحْيِيكُمْ وَيَزِيدُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَمَنْ سَعَتْهُ إِنَّهُ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَفَضْلٍ عَظِيمٍ فَيُحَوِّلُ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ يُنْطَلِقُونَ صَفَا مُعْتَدِلًا لَا يَفُوتُ شَيْءٌ مِنْهُ شَيْئًا وَلَا تَفُوتُ أذن نَاقَةَ أذن صَاحِبَتِهَا وَلَا يَمُرُّونَ بِشَجَرَةٍ مِنْ أَشْجَارِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَلْحَفْتَهُمْ بِشَمْرِهَا وَزَحَلَتْ لَهُمْ عَنْ طَرِيقِهِمْ كَرَاهِيَةٌ أَنْ يَنْتَلِمَ صَفْهِمُ أَوْ تَفْرُقَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَرَفِيقِهِ فَلَمَّا دَفَعُوا إِلَى الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَشْفَرَ لَهُمْ عَنْ وَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَتَجَلَّى لَهُمْ فِي عَظَمَتِهِ الْعَظِيمَةِ نَحِيَّتَهُمْ فِيهَا السَّلَامُ قَالُوا رَبَّنَا أَنْتَ السَّلَامُ وَمَنْكَ السَّلَامُ وَلَكَ حَقُّ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ إِنِّي أَنَا السَّلَامُ وَمَنْنِي السَّلَامُ وَلِي حَقُّ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَمَرَحَبًا بِعِبَادِي الَّذِينَ حَفَظُوا وَصِيَّتِي وَرَعَوْا عَهْدِي وَخَافُونِي بِالْغَيْبِ وَكَانُوا مَعِي عَلَى كُلِّ حَالٍ مُشْفِقِينَ قَالُوا أَمَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالُكَ وَعَلَوْ مَكَانِكَ مَا قَدَرْنَاكَ حَقَّ قَدْرِكَ وَلَا أَدِينَا إِلَيْكَ كُلَّ حَقِّكَ فَاتَذَن لَنَا بِالسُّجُودِ لَكَ فَقَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي قَدْ وَضَعْتُ عَنْكُمْ مُؤْنَةَ الْعِبَادَةِ وَأَبَحْتُ لَكُمْ أَبَدَانَكُمْ فَمَا لَمَّا أَنْصَبْتُمْ الْأَبْدَانِ وَأَعْنَيْتُمْ الْوُجُوهَ قَالُوا أَنْصَبْتُمْ إِلَى رُوحِي وَرَحْمَتِي وَكَرَامَتِي فَسَلُونِي مَا تُسْتُمْ وَتَمْنُوا عَلَى اعْطَاكُمْ أَمَانِيكُمْ فَإِنِّي لَنْ أَجْزِيَكُمْ الْيَوْمَ بِقَدْرِ أَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ بِقَدْرِ رَحْمَتِي وَكَرَامَتِي وَطَوْلِي وَجَلَالِي وَعَلَوْ مَكَانِي وَعَظَمَةُ شَأْنِي فَمَا يَزَالُونَ فِي الْأَمَانِي وَالْمَوَاهِبِ وَالْعَطَايَا حَتَّى إِنْ الْمُقْصَرِ مِنْهُمْ لَيَتَمْنَى مِثْلَ جَمِيعِ الدُّنْيَا مِنْذُ يَوْمِ خَلَقَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى يَوْمِ أَفْهَامَا قَالَ رَبُّهُمْ لَقَدْ قَصَرْتُمْ فِي أَمَانِيكُمْ وَرَضِيتُمْ بِدُونِ مَا يَحِقُّ لَكُمْ فَقَدْ أَوْجِبْتُ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ وَتَمْنَيْتُمْ وَزِدْتُكُمْ عَلَى مَا قَصَرْتُ عَنْهُ أَمَانِيكُمْ فَانْظُرُوا إِلَى مَوَاهِبِ رَبِّكُمْ الَّذِي وَهَبَ لَكُمْ فَإِذَا بِقَبَابٍ فِي الرَّفِيعِ الْأَعْلَى وَغُرْفٍ مَبْنِيَّةٍ مِنَ الدَّرِّ وَالْمَرْجَانِ أَبْوَابُهَا مِنْ ذَهَبٍ وَسُرَرُهَا مِنْ يَاقُوتٍ وَفُرُشُهَا مِنْ سُنْدُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ وَمَنَابِرُهَا مِنْ نُورٍ يَثُورُ مِنْ أَبْوَابِهَا وَأَعْرَاضُهَا نُورٌ كَشَعَاعِ الشَّمْسِ مِثْلَ الْكَوْكَبِ الدَّرِّيِّ فِي النَّهَارِ الْمَضِيِّ وَإِذَا قُصُورٌ شَامِخَةٌ فِي أَعْلَى عَلِيَيْنِ مِنَ الْيَاقُوتِ يَزْهَوُ نُورُهَا فَلَوْلَا أَنَّهُ سَحَرٌ لَا لَتَمَعَ الْإِبْصَارُ فَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْقُصُورِ مِنَ الْيَاقُوتِ

الْأَبْيَضُ فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِالْحَرِيرِ الْأَبْيَضِ وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَحْمَرِ فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِالْعَبْقَرِيِّ الْأَحْمَرِ وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَخْضَرِ فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِالسُّنْدُسِ الْأَخْضَرِ وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَصْفَرِ فَهُوَ مَفْرُوشٌ بِالْأَرْجَوَانِ الْأَصْفَرِ مَمُوءٌ بِالزَّمَرْدِ الْأَخْضَرِ وَاللَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَالْفِضَّةِ الْبَيْضَاءِ قَوَاعِدُهَا وَارِكَانُهَا مِنَ الْيَاقُوتِ وَشَرَفُهَا قَبَابُ الثُّوْلُوْ وَبُرُوجُهَا غُرَفُ الْمَرْجَانِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا إِلَى مَا آعَظَاهُمْ رَبُّهُمْ قَرِيبَتْ لَهُمْ بَرَازِينَ مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَبْيَضِ مَنفُوحٌ فِيهَا الرُّوحُ يَجْنِبُهَا الْوُلَدَانُ الْمُخْلَدُونَ وَبِيدُ كُلِّ وَلِيدٍ مِنْهُمْ حِكْمَةٌ بِرُذُونٍ وَلَجْمُهَا وَأَعْتَنُهَا مِنْ فِضَّةٍ بَيْضَاءٍ مَطْوَقَةٌ بِالذَّرِّ وَالْيَاقُوتِ وَسُرْجُهَا سُرُرٌ مَوْضُونَةٌ مَفْرُوشَةٌ بِالسُّنْدُسِ وَالْإِسْتَبْرَقِ فَمَا تُطْلَقَتْ بِهِمْ تِلْكَ الْبَرَازِينَ تَرْفُ بِهِنَّ وَتَنْظُرُ رِيَاضَ الْجَنَّةِ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَجَدُوا فِيهَا جَمِيعَ مَا تَطُولُ بِهِ رَبُّهُمْ عَلَيْهِمْ مِمَّا سَأَلُوهُ وَتَمَنَّوْا وَإِذَا عَلَى بَابِ كُلِّ قَصْرِ مِنْ تِلْكَ الْقُصُورِ أَرْبَعُ جَنَّاتٍ جَنَّاتُ ذَوَاتِ الْأَفْنَانِ وَجَنَّاتُ مَدَامَتَانِ وَفِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَاجَتَانِ وَفِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ وَحُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ فَلَمَّا تَبَوَّأُوا مَنَازِلَهُمْ وَاسْتَقَرَّ بِهِمْ قَرَارُهُمْ قَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا نَعَمْ رَضِينَا فَارِضٌ عَنَّا قَالَ بِرَضَائِ عَنْكُمْ خَلَلْتُمْ دَارِيَّ وَنَظَرْتُمْ إِلَى وَجْهِي وَصَافَحْتُمْ مَلَائِكَتِي فَهَيْئًا هَيْئًا عَطَاءٍ غَيْرِ مَجْدُودٍ لَيْسَ فِيهِ تَنْغِيصٌ وَلَا تَصْرِيدٌ فَعِنْدَ ذَلِكَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ وَأَحْلَا دَارَ الْمَقَامَةِ مِنْ قُضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو نُعَيْمٍ هَكَذَا مَعْضَلًا وَرَفَعَهُ مُنْكَرٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

الرباط بالياء المثناة تحت جمع ربطة وهي كل ملاءة تكون نسجا واحدا ليس لها لفقين وقيل ثوب لين رقيق حكاه ابن السكيت والظاهر أنه المراد في هذا الحديث والألجوج بفتح الهمزة واللام واسكان النون وجيمين الأولى مضمومة هي عود البخور بتاججان تشبهان وزنه ومعناه

زحلت بزاي وحاء مهملة مفتوحتين معناه تنحلت لهم عن الطريق

انصبت أي اتعبتم والنصب التعب

واعنيتم هو من قوله تعالى وَعَنِ الْجُودَةِ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ (طه) أي خضعت وذلت

والحكمة بفتح الحاء والكاف هي ما تقاد به الدابة كاللجام ونحوه

المجدوذ بجيم وذالين معجمتين هو المقطوع

والتصريد التقليل كأنه قال عطاء ليس بمقطوع ولا منغص ولا متملل

❀❀ امام محمد بن علی بن حسین (یعنی حضرت امام زین العابدین) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے اگر تیز رفتار سوار اس کے سائے میں چلا رہے تو وہ ایک سو سال تک اس

کے سائے میں چلا رہے گا اس کے پتے سبز رنگ کے ہیں اس کی ٹہنیاں سندس اور استبرق کی ہیں اور اس کا پھل حلے ہیں اس

کا گوند زنجبیل اور شہد ہیں اس کی زمین سرخ یا قوت اور سبز مردکی ہے اس کی مٹی مشک غبر اور کافور کی ہے اس کی گھاس زعفران کی



ہے اس کی آنکھیں کی لکڑی جلے بغیر بھڑکے گی اس میں سے سلسیل، معین اور حقیق پھوٹیں گی اس کی بنیاد اہل جنت کی بیٹھک ہوگی جہاں وہ بیٹھیں گے ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے ہو کر بات چیت کریں گے ایک مرتبہ وہ اس کے سائے میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے بات چیت کر رہے ہوں گے اسی دوران فرشتے ان کے پاس آئیں گے وہ اونٹیاں لے کر آئیں گے جو یا قوت سے بنی ہوئی ہوں گی اور پھر ان میں روح کو پھونک دیا گیا ہوگا ان میں سونے کی زنجیریں لگی ہوئی ہوں گی ان کے چہرے چمک اور خوبصورتی کے اعتبار سے چراغوں کی مانند ہوں گے ان کا پالان سرخ ریشم کا ہوگا اور سرعزی سفید ہوگا وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں گے دیکھنے والوں نے اس طرح کی کوئی خوبصورت چیز نہیں دیکھی ہوگی وہ فرمانبردار ہوگی جو کسی خوف یا ریاضت کے بغیر (یعنی فطری طور پر ہی وہ ایسی ہوگی) ان پر جو پالان ہوں گے ان کی تختیاں یا قوت اور قیمتی پتھروں سے بنی ہوئی ہوں گی ان پر موتی اور مرجان لگے ہوئے ہوں گے ان کے اوپر سرخ سونا لگا ہوا ہوگا جس پر عبقری چادر ہوگی وہ فرشتے ان اونٹنیوں کو ان لوگوں کے لئے بٹھائیں گے اور پھر ان سے یہ کہیں گے تمہارے پروردگار نے تمہیں سلام کہا ہے اور تمہیں حاضری کے لئے بلایا ہے تاکہ تم اس کی زیارت کرو وہ تمہیں دیکھے تم اس کے ساتھ بات چیت کرو وہ تمہارے ساتھ بات چیت کرے تم اسے سلام کرو وہ تم پر سلام بھیجے وہ اپنے فضل اور اپنی گنجائش سے تمہیں حرید عطا کرنے کیونکہ وہ سب رحمت اور عظیم فضل والا ہے تو ان میں سے ہر ایک شخص اپنی سواری پر سوار ہوگا اور پھر وہ لوگ ایک سیدھی صف کی شکل میں روانہ ہوں گے ان میں سے کوئی بھی شخص پیچھے نہیں ہوگا بلکہ کسی اونٹنی کا کان بھی کسی دوسری اونٹنی سے پیچھے نہیں ہوگا وہ لوگ جنت کے درختوں میں سے جس بھی درخت کے پاس سے گزریں گے تو وہ اپنا پھل انہیں تحفے کے طور پر دے گا اور ان کے راستے سے ہٹ جائے گا مبادا کہیں ان کی صف خراب نہ ہو یا کسی شخص اور اس کے ساتھی کے درمیان کوئی فرق نہ آئے جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اپنے چہرے کو روشن کرنے کا اور ان کے سامنے اپنی تجلی کرے گا وہاں ان کا کلام "السلام" ہوگا وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو "السلام" ہے سلامتی تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے جلال اور اکرام کا حق تیرے لئے ہے تو پروردگار! ان سے فرمائے گا: میں "السلام ہوں" سلامتی میری طرف سے ہوتی ہے جلال اور اکرام کا حق میرے لئے ہے میرے ان بندوں کو خوش آمدید ہے جنہوں نے میرے حکم کی حفاظت کی میرے عہد کیا خیال رکھا اور غیب میں مجھ سے ڈرتے رہے وہ ہر حال میں مجھ سے ڈرتے رہے تو وہ لوگ کہیں گے: تیری عزت اور تیرے جلال اور تیرے بلند مرتبے کی قسم ہے ہم نے تجھے اس طرح نہیں پہچانا جو تیری معرفت کا حق تھا اور ہم نے تیرا حق مکمل طور پر ادا نہیں کیا تو ہمیں اجازت دے کہ ہم تیرے سامنے سجدہ کریں تو پروردگار! ان سے فرمائے گا: میں نے عبادت کی مشقت تمہیں معاف کر دی ہے اور تمہارے جسموں کو مباح کر دیا ہے تم نے بڑے عرصے تک اپنے جسموں کو مشقت کا شکار کیا اور فرمانبردار رہے آج تم لوگ میری طرف سے ملنے والی راحت اور میری رحمت اور میری بزرگی کی طرف آگئے ہو اب تم جو چاہو مجھ سے مانگ لو اور میرے سامنے جو چاہو وہ آرزو کرو میں تمہاری آرزوؤں کے مطابق تمہیں عطا کروں گا کیونکہ آج میں تمہیں تمہارے اعمال کے حساب سے جزاء نہیں دوں گا بلکہ اپنی رحمت اپنی کرامت اپنے غلبے اپنے جلال اپنی شان اپنی عظمت کے حوالے سے تمہیں جزاء دوں گا تو وہ لوگ مسلسل آرزوئیں کریں گے چیزیں مانگیں گے عطا یا مانگیں گے یہاں تک کہ جس شخص کی آرزو ان میں سے سب سے کم ہوگی وہ بھی اس چیز کی آرزو کرے گا جو پوری دنیا جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا تھا اس وقت سے لے کر جس دن اسے ختم کیا تھا اس وقت تک جو کچھ بھی تھا وہ اس سب کی آرزو کرے گا تو ان کا پروردگار فرمائے گا: تمہاری



آرزوئیں کم ہیں اور جتنا تمہیں ملنا ہے تم اس سے کم پر راضی ہو گئے ہو تم نے جو کچھ مانگا اور جو آرزوئیں کیں وہ میں نے تمہارے لئے واجب کر دیں اور جن چیزوں کے حوالے سے تمہاری آرزوئیں کم رہ گئیں وہ میں نے تمہیں مزید عطا کر دیا تو تم اپنے پروردگار کی مزید عطاؤں کی طرف دیکھو جو اس نے تمہارے لئے کی ہیں تو وہاں خیمے ہوں گے اور بالا خانے ہوں گے جو موتیوں اور مرجان سے بنے ہوئے ہوں گے ان کے دروازے سونے سے بنے ہوئے ہوں گے ان کے پلنگ سونے سے بنے ہوئے ہوں گے ان کے بچھونے سندس اور استبرق کے ہوں گے ان کے منبر نور کے ہوں گے جو دروازوں کے پاس ہوں گے اور ان کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوگی جس طرح دن کے وقت جب روشنی ہو تو چمک دار ستارہ ہوتا ہے وہاں محلات ہوں گے جو اعلیٰ علیین میں موجود ہوں گے وہ یا قوت سے بنے ہوئے ہوں گے جن کا نور چمکتا ہوگا اگر اس (نور) کو مسخر نہ کیا گیا ہوتا تو وہ بینائی کو اچک لیتا ان محلات میں جو سفید یا قوت سے بنے ہوئے ہوں گے ان میں سفید ریشم بچھا ہوا ہوگا ان میں سے جو سرخ یا قوت کے بنے ہوئے محلات ہوں گے ان میں سرخ عبقری بچھا ہوا ہوگا ان محلات میں سے جو سبز یا قوت کے بنے ہوئے ہوں گے ان میں سبز سندس چھپی ہوئی ہوگی ان محلات میں سے جو زرد یا قوت کے بنے ہوئے ہوں گے ان میں زردار جوان چھپی ہوئی ہوگی جس میں سبز مرد ملا ہوا ہوگا اور سرخ سونا اور سفید چاندی ہوگی اس کی بنیادیں اور اس کے ارکان یا قوت سے بنے ہوئے ہوں گے اس پر موتیوں کے بنے ہوئے خیمے ہوں گے اس کے برج مرجان سے بنے ہوئے بالا خانے ہوں گے ان کے پروردگار نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہوگا اس کے بعد جب وہ لوگ واپس جانے لگیں گے تو ان کے سامنے سفید یا قوت کے بنے ہوئے خجرائے جائیں گے جن میں روح پھونکی گئی ہوگی اور ان کے پہلو میں ملازمین چلیں گے ان میں سے ہر ایک کے ملازم کے ہاتھ میں اس خجری لگام ہوگی جو سفید چاندی سے بنی ہوئی ہوگی جس میں موتی اور یا قوت لگے ہوئے ہوں گے اس کی زمین عمدہ ہوگی جس پر سندس اور استبرق بچھا ہوا ہوگا وہ خجراں کونلے کے جائیں گے وہ لوگ جنت کے باغات میں سے گزریں گے یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھر میں پہنچیں گے تو وہ یہ پائیں گے کہ ان کے پروردگار نے انہیں جو کچھ عطا کیا ہے جو انہوں نے مانگا تھا اور جو انہوں نے آرزو کی تھی وہ سب ان محلات کے ہر دروازے پر موجود ہوگا چار جنتیں ہیں جن میں سے دو جنتیں گھنی شاخوں والی ہیں اور دوسیاہی مائل گہرے سبز رنگ کی ہوگی ان میں بہتے ہوئے چشمے ان میں ہر قسم کے پھل کے جوڑے ہوں گے اور حوریں ہوں گی جو خیموں میں موجود ہوں گی جب وہ لوگ اپنی جگہ پر پہنچ جائیں گے اور اپنی رہائش گاہ میں آجائیں گے تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرے گا تمہارے پروردگار نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچ پایا ہے؟ وہ جواب دیں گے جی ہاں! ہم راضی ہو گئے ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا! تو پروردگار فرمائے گا: تم سے اپنی رضامندی کی وجہ سے ہی میں نے اپنی یہ جگہ تمہارے لئے حلال قرار دی ہے اور تم نے میرا دیدار کیا ہے اور میرے فرشتوں نے تمہارے ساتھ مصافحہ کیا ہے تو تمہیں ایسی عطاء کی مبارکباد ہو جو الگ نہیں ہوگی اس میں کوئی انقطاع نہیں ہوگا اس وقت وہ لوگ یہ کہیں گے:

”ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہم سے ہر غم کو دور کر دیا اور دارالقامہ کو ہمارے لئے اپنے فضل کے تحت حلال کر دیا جس میں ہمیں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوگی اور کوئی شور و غوغا نہیں ہوگا بے شک ہمارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور شکر کو قبول کرنے والا ہے۔“

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور ابو نعیم نے اسی طرح ”معصل“ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کا مرفوع ہونا منکر ہے باقی اللہ

بہتر جانتا ہے۔

لفظ ریاط یہ لفظ ریطہ کی جمع ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ایک ہی طریقے سے بنی گئی ہو اس میں دو چیزیں نہ ہوں ایک قول کے مطابق اس سے مراد نرم اور باریک کپڑا ہے یہ بات ابن سکیت نے بیان کی ہے اور بلقاہریہ لکھتا ہے کہ اس حدیث سے یہی مراد ہے۔

لفظ اللجوج اس سے مراد بخور میں جلائی جانے والی لکڑی ہے۔

لفظ تتاججان یہ لفظ اور معنی کے اعتبار سے لفظ تتلھبان (یعنی اس میں سے آگ کا الاؤ لکھنا) کے مطابق ہے۔

لفظ رحلت اس سے مراد یہ ہے کہ وہ راستے سے ہٹ جائیں گے۔

لفظ انصبتم یعنی تم پریشانی کا شکار ہوئے لفظ نصب کا مطلب مشقت ہے۔

لفظ اعنیتہم اس سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مراد ہے: وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ یعنی اس کے لئے جھکے ہوئے ہوں گے۔

لفظ حمہ اس سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعے جانور کو لے کر چلا جاتا ہے جیسے لگام وغیرہ۔

لفظ البجذوذ اس سے مراد کائی ہوئی چیز ہے۔

لفظ تصرید کا مطلب تھوڑا ہونا ہے گویا کہ وہ ایک ایسی عطاء ہے جو منقطع نہیں ہوگی ختم نہیں ہوگی اور اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوگی۔

**5742 -** وَرَوَى عَنْ أَبِي أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَتَفَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَحِنُونَ وَلَا يَمْنُونَ

إِنَّمَا نَعِيمُهُم الَّذِي هُمْ فِيهِ مَسْكٌ يَتَحَدَّرُ مِنْ جُلُودِهِمْ كَالْجَمَانِ وَعَلَى آبَائِهِمْ كُثْبَانٌ مِنْ مَسْكٍ يَزُرُّونَ اللَّهُ

جَلَّ وَعَلَا لِي الْجُمُعَةِ مَرَّتَيْنِ فَيَجْلِسُونَ عَلَى كِرَاسِيٍّ مِنْ ذَهَبٍ مَكَلَّلَةٍ بِاللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوتِ وَالزُّبُرُجْدِ يَنْظُرُونَ

إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا قَامُوا انْقَلَبَ أَحَدُهُمْ إِلَى الْغُرْفَةِ مِنْ غُرْفَةٍ لَهَا سَبْعُونَ بَابًا مَكَلَّلَةً بِالْيَاقُوتِ

وَالزُّبُرُجْدِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

\*\*\* حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جنت نہ پاخانہ کریں گے نہ بلغم نکالیں گے نہ منی خارج کریں گے وہ جن

نعمتوں میں ہوں گے (یعنی جو کچھ کھائیں پیئیں گے) وہ موتیوں کی مانند مشک کی خوشبو والا (پینے کی شکل میں) ہو کر ان کی جلد سے

نکل جائے گا ان کے دروازوں پر مشک سے بنے ہوئے ٹیلے ہوں گے اور وہ ہفتے میں دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے وہ

سونے کی بنی ہوئی کرسیوں پر بیٹھیں گے جو موتیوں یا قوت اور زبرجد سے آراستہ کی گئی ہوں گی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اللہ

تعالیٰ ان کی طرف دیکھے گا جب وہ وہاں سے اٹھیں گے اور کوئی شخص اپنے گھر واپس آئے گا تو ایک بالا خانے سے دوسرے بالا خانے

تک کے درمیان میں ستر دروازے ہوں گے جو سب یا قوت اور زبرجد سے آراستہ ہوں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

## فصل فی نظر اہل الجنۃ الی ربہم تبارک وتعالیٰ

فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی طرف دیکھنا

**5743** - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَامًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَصَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَا..... فَذَكَرَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بادل موجود نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اُسے (یعنی اپنے پروردگار کو اسی طرح کسی رکاوٹ کے بغیر) دیکھو گے۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

**5744** - وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تُرِيدُونَ حَيَاتًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَبَيِّضْ وَجُوهَنَا أَلَمْ تَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ لَمَّا أُعْطُوا حَيَاتًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا الْخُسْئَى وَزِيَادَةَ (يُونُس) - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کوئی چیز چاہتے ہو جو میں تمہیں مزید عطا کروں؟ تو وہ کہیں گے: کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات عطا نہیں کر دی؟ تو اللہ تعالیٰ حجاب ہٹائے گا تو انہیں جو کچھ بھی دیا گیا ہوگا اس میں کوئی بھی چیز ان کے نزدیک اپنے پروردگار کے دیدار سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی پھر انہوں (یعنی نبی اکرم ﷺ یا شاید حضرت صہیب رضی اللہ عنہ) نے یہ آیت تلاوت کی:

”جنہوں نے اچھائی کی ان کے لئے اچھائی ہوگی اور مزید ہوگا۔“

یہ روایت امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

**5745** - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ خِيَمَةٌ مِنْ لَوْلَاءَ مَجُوفَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ رَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخِرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّاتُ مِنْ فَضَّةٍ أُنْتِهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّاتُ مِنْ ذَهَبٍ أُنْتِهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءَ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جنت میں کھوکھلے موتی سے بنا ہوا خیمہ ہوگا جو سولہ میل چوڑا ہوگا اس کے ہر گوشے میں اس کے اہل خانہ ہوں گے جنہیں (دوسرے گوشے میں موجود اہل خانہ) نہیں دیکھ سکیں گے مومن ان سب کے پاس جائے گا اور دوباغ ہوں گے جو چاندی کے بنے ہوئے ہوں گے ان کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز چاندی کی ہوگی اور دوباغ سونے کے ہوں گے جن کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز سونے کی ہوگی ان لوگوں اور ان کے پروردگار کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر ہوگی جو پروردگار کی ذات پر جنت عدن میں ہوگی۔“

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

**5746 -** وَرَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي مَجْلِسٍ لَهُمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ سَلُونِي فَقَالُوا نَسْأَلُكَ الرِّضَا عَنَّا قَالَ رَضَائِي أَحْلَكُم دَارِي وَإِنَّا لَكُمْ كَرَامَتِي وَهَذَا أَوَانِهَا فَسَلُونِي قَالُوا نَسْأَلُكَ الزِّيَادَةَ قَالَ فَيُوتُونَ بِجَنَابٍ مِنْ بَاقُوتٍ أَحْمَرٍ أَزْمَتِهَا مِنْ زَمْرَدٍ أَخْضَرٍ وَيَسْقُوتُ أَحْمَرٌ فَيَحْمِلُونَ عَلَيْهَا تَضَعُ حَوَافِرُهَا عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهَا فَيَأْمُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَشْجَارٍ عَلَيْهَا الشَّمَارُ فَتَجِيءُ جَوَارٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَهُنَّ يَقْلُنَّ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبَاسَ وَنَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوتُ أَزْوَاجُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ كَرَامٍ وَيَأْمُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُتَابٍ مِنْ مَسْكٍ أَبْيَضٍ أَذْفَرُ فَيُنْشَرُ عَلَيْهِمْ رِيحًا يُقَالُ لَهَا الْمَشِيرَةُ حَتَّى تَنْتَهِيَ بِهِمْ إِلَى جَنَّةِ عَدْنٍ وَهِيَ قَصَبَةُ الْجَنَّةِ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبَّنَا قَدْ جَاءَ الْقَوْمُ فَيَقُولُ مُرْحَبًا بِالصَّادِقِينَ مُرْحَبًا بِالطَّائِعِينَ

قَالَ فَيُكْشَفُ لَهُمُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَسْتَمْتَعُونَ بِنُورِ الرَّحْمَنِ حَتَّى لَا يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ يَقُولُ أَرْجِعُوهُمْ إِلَى الْقُصُورِ بِالتَّحْفِ فَيَرْجِعُونَ وَقَدْ أَبْصَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ نَزَلَ مِنْ عَفُورٍ رَحِيمٍ (فصلت)

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مُخْتَصِرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي مَجْلِسٍ لَهُمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ (يس) فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِمَّا هُمْ فِيهِ مِنَ النَّعِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَتَبْقَى فِيهِمْ بَرَكَتُهُ وَنُورُهُ—هَذَا لَفْظُ ابْنِ مَآحَةَ وَالْآخِرُ بِنَحْوِهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اہل جنت بیٹھے ہوں گے اسی دوران ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوگا وہ سرائٹھا کر دیکھیں گے تو ان کے پروردگار



نے ان کی طرف جھانکا ہوگا وہ فرمائے گا: اے اہل جنت! تم مجھ سے مانگو تو وہ عرض کریں گے: ہم تجھ سے تیری رضا مانگتے ہیں تو پروردگار فرمائے گا: میری رضا کی وجہ سے ہی میں نے اپنے گھر کو (یعنی جنت کو) تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے اور تمہیں یہ کرامت عطا کی ہے تم مجھ سے کچھ مانگو وہ عرض کریں گے: ہم تجھ سے ”مزید“ مانگتے ہیں تو ان کے پاس سرخ یا قوت سے بنی ہوئی اونٹنیاں لائی جائیں گی جن کی لگا میں سبز زمرہ اور سرخ یا قوت سے بنی ہوئی ہوں گی وہ لوگ ان پر سوار ہوں گے ان کا ایک قدم وہاں تک جاتا ہوگا جہاں تک نگاہ جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ ان درختوں کو حکم دے گا جن پر پھل ہوں گے تو وہ حور عین کے ساتھ آئیں گے وہ حوریں یہ کہیں گی: ہم نعمتوں والی ہیں ہم کبھی غمگین نہیں ہوں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہم کبھی نہیں مریں گی ہم معزز مومنین کی بیویاں ہیں اللہ تعالیٰ سفید از فرمشک کے ٹیلوں کو حکم دے گا وہ ان پر خوشبو پھمکھادیں گے اسے مشیرہ کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ انہیں لے کر جنت عدن میں آئیں گی جو جنت کا سراپہ تو فرشتے کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ لوگ آگئے ہیں تو پروردگار فرمائے گا: سچے لوگوں کو خوش آمدید ہے! فرمانبردار لوگوں کو خوش آمدید ہے پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے سے حجاب ہٹائے گا تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور رخصت کے نور سے فیض یاب ہوں گے وہ ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ پروردگار فرمائے گا: تم لوگ تھکے لے کر اپنے محلات کی طرف واپس چلے جاؤ تو وہ لوگ واپس جائیں گے اس وقت وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”مغفرت کرنے والے رحم کرنے والے پروردگار کی مہمان نوازی“

یہ روایت امام ابو نعیم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے کتاب میں یعنی کتاب ”البعث“ میں اور کتاب ”الرؤیا“ میں ایسی روایات گزر چکی ہیں جو اس روایت کی تائید کرتی ہیں..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیاء نے یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اہل جنت! اپنی نعمتوں میں ہوں گے اسی دوران ان کے سامنے ایک نور آئے گا وہ سراٹھا کر دیکھیں گے تو ان کے پروردگار نے اوپر کی طرف سے ان کی طرف جھانکا ہوگا وہ فرمائے گا: اے اہل جنت! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: ”رحم کرنے والے پروردگار کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔“

تو وہ لوگ جن نعمتوں میں ہوں گے ان میں سے کسی چیز کی طرف بھی توجہ نہیں کریں گے جب تک وہ اپنے پروردگار کو دیکھتے رہیں گے یہاں تک کہ جب پروردگار ان سے حجاب کر لے گا تو بھی اس کی برکت اور اس کا نور ان لوگوں کے درمیان باقی رہے گا۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

5747 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا بَيْنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي يَدِهِ مِرْآةٌ بَيضاءُ فِيهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذِهِ الْجُمُعَةُ يَعْرِضُهَا عَلَيْكَ رَبُّكَ لَتَكُونَ لَكَ عِيدًا وَلِقَوْمِكَ تَكُونَ أَنْتَ الْأَوَّلُ وَتَكُونَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى مِنْ بَعْدِكَ قَالَ مَا لَنَا فِيهَا قَالَ



فَيُشْرِبُونَ مِنْهَا ثُمَّ يَقُولُ عِبَادِي وَخَلْقِي وَجِيرَانِي وَوَلَدِي قَدْ طَعَمُوا وَشَرِبُوا فَكُھُوا فَتَجِبُ قَمَرَاتُ شَجَرِ  
مَدَلِي فَيَاكُلُونَ مِنْهَا مَا شَاؤُوا ثُمَّ يَقُولُ عِبَادِي وَخَلْقِي وَجِيرَانِي وَوَلَدِي قَدْ طَعَمُوا وَشَرِبُوا فَكُھُوا اَكْسِرْهُمْ  
فَتَجِبُ قَمَرَاتُ شَجَرِ اَخْضَرٍ وَاصْفَرٍ وَاحْمَرٍ وَكُلُّ لَوْنٍ لَمْ تَنْبِتْ اِلَّا الْاَحْلَلَ لِيُنْشِرَ عَلَيْهِمْ حُلَلًا وَفِي مَصَائِمِ  
يَقُولُ عِبَادِي وَجِيرَانِي وَوَلَدِي قَدْ طَعَمُوا وَشَرِبُوا فَكُھُوا وَكَسُوا طَيِّبُهُمْ فَيَتَنَاضَّرُ عَلَيْهِمُ الْمَسْكُ مِثْلَ رِذَاذِ  
الْمَطَرِ ثُمَّ يَقُولُ عِبَادِي وَخَلْقِي وَجِيرَانِي وَوَلَدِي قَدْ طَعَمُوا وَشَرِبُوا وَكُھُوا وَطَيَّبُوا لِاتَجْلِبِينَ عَلَيْهِمْ حَتَّى  
يَنْظُرُوا اِلَيَّ فَاِذَا تَجَلَّى لَهُمْ فَنَظَرُوا اِلَيْهِ نَضَرَتْ وُجُوهُهُمْ ثُمَّ يُقَالُ اَرْجِعُوا اِلَيَّ مَنَازِلَكُمْ فَتَقُولُ لَهُمْ اَرْوِاجِهِمْ  
خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِنَا عَلٰى صُورَةٍ وَرَجَعْتُمْ عَلٰى غَيْرِهَا فَيَقُولُونَ ذَلِكَ اَنْ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ تَجَلَّى لَنَا فَنَظَرْنَا اِلَيْهِ  
فَنَضَرَتْ وُجُوهُنَا - رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

عبدالرحمن بن یزید نے اپنے والد کے حوالے سے سیفی میامی سے یہ بات نقل کی ہے: عبدالعزیز بن مردان نے ان سے اہل جنت کے وفد کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ وفد کی شکل میں ہر جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو ان کے لئے پلنگ رکھے جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک شخص اپنے پلنگ سے اس سے زیادہ واقف ہوگا جتنا تم اپنے اس پلنگ سے واقف ہو جس پر تم اس وقت موجود ہو جب وہ لوگ ان پر بیٹھ جائیں گے اور لوگ اپنی جگہوں پر بیٹھ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں میری مخلوق میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں کو کھلاؤ! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں پلاؤ! تو ان کے لئے مختلف قسم کے برتن لائیں جائیں گے جن پر مہر لگی ہوئی ہوگی جن میں پیسے گئے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں میری مخلوق میرے پڑوسیوں نے کھاپی لیا ہے اب انہیں پھل کھلاؤ! تو پھل آئیں گے جو ایک ایسے درخت کے ہوں گے جس نے شاخیں لٹکائی ہوئی ہوں گی وہ لوگ اس میں سے جو چاہیں گے کھائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں میری مخلوق میرے پڑوسیوں اور میرے وفد نے کھاپی لیا ہے اور پھل بھی کھالے ہیں تم انہیں لباس پہناؤ! تو مختلف قسم کے درخت آئیں گے جن پر مختلف قسم کے حلے لگے ہوئے ہوں گے کوئی سبز رنگ کا ہوگا کوئی زرد رنگ کا ہوگا کوئی سرخ رنگ کا ہوگا ان درختوں پر صرف حلے ہوں گے وہ اپنے حلے ان لوگوں پر پھیلائیں گے اور قبضیں پھیلائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں میری مخلوق میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا ہے پی بھی لیا ہے پھل بھی کھالے ہیں لباس بھی پہن لیا ہے انہیں خوشبو لگاؤ! تو ان پر مشک چھاد کر کیا جائے گا جس طرح بارش ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں میری مخلوق میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا ہے اور پی بھی لیا ہے پھل بھی کھالے ہیں خوشبو بھی لگالی ہے اب میں ان کے سامنے تجلی کروں گا تاکہ وہ میرا دیدار کریں جب اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی کرے گا اور وہ لوگ اس کی طرف دیکھیں گے تو ان کے چہرے روشن ہو جائیں گے پھر ان لوگوں سے کہا جائے گا: تم اپنے گھر واپس چلے جاؤ! تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے اس وقت تمہاری شکل و صورت مختلف تھی اور جب تم واپس آئے ہو تو وہ تبدیل ہو چکی ہے (یعنی زیادہ روشن اور زیادہ نوارنی ہو چکی ہے) تو وہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے تجلی کی تھی ہم نے اس کا دیدار کیا تھا جس کی وجہ سے ہمارے چہرے روشن ہو گئے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ابودنیاء نے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

عَمَلُهُ مِنْهُ أَوْ تَعُدُّ فِيهَا مِنْ شَيْءٍ هُوَ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ إِلَّا أَخَاذَهُ أَوْ لَيْسَ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ إِلَّا أَخَاذَهُ مِنْ اعْظَمِ مِنْهُ قُلْتُ لَا حِرْمَةَ يَوْمَ الْمَزِيدِ قَالِ قُلْتُ لَمْ تَدْعُوهُ يَوْمَ الْمَزِيدِ قَالِ إِنْ دَعَاكَ وَجَلَّ عِزُّهُ وَجَلَّ جَلُّهُ فِي الْجَنَّةِ وَادْبَاهُ فِيهِ مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّونَ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَيْهَا ثُمَّ حَفَّ الْمَنَابِرَ بِكَرَامِي مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ جَاءَ الصَّادِقُونَ وَالشَّهَدَاءُ حَتَّى رَأَى وَجْهَهُ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا الَّذِي صَدَقْتُمْ وَعَدَى وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي هَذَا مَحَلُّ كَرَامَتِي فَسَلُونِي رَغْبَتِهِمْ فَيَفْتَحْ لَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ مَا لَا عَيْنَ رَأَتْ وَلَا أذنَ سَمِعَتْ وَلَا عَطْرَ عَلَى قَلْبٍ بِشَرِّ إِلَى بِقَدَارٍ مَنْصُوفٍ وَيَرْجِعُ أَهْلُ الْغُرَفِ إِلَى غُرَفِهِمْ دَرَّةً بَيَاضًا لَا قِصَمَ فِيهَا وَلَا وَصْمَ أَوْ بِأَقْوَتَةِ حُمْرَاءٍ أَوْ زَبَرِجَدَةٍ خَضِرَاءٍ مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِيَزْدَادُوا فِيهِ كَرَامَةً وَلِيَزْدَادُوا فِيهِ نَظَرًا إِلَى وَجْهِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِلَّذَلِكَ دَعَى يَوْمَ الْمَزِيدِ رَوَاةُ ابْنِ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيِّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا جَيِّدٌ قَوِيٌّ وَأَبُو يَعْلَى مُخْتَصِرًا وَرَوَاهُ رَوَاةُ الصَّحِيحِ وَالْبَزَارِ وَاللَّفْظُ لَهُ

الْقِصَمُ بِالْفَاءِ هُوَ كَسْرُ الشَّيْءِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَفْصِلَهُ وَالْوَصْمُ بِالْوَاوِ الصَّدْعُ وَالْعَيْبُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے، اُن کے ہاتھ میں ایک آئینہ تھا جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ

کہا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ جمعہ کا دن ہے جسے آپ کے پروردگار نے آپ کو دیا ہے تاکہ یہ آپ کے لئے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے عید ہو، آپ ﷺ پہلے فردہوں کے، یہودی اور عیسائی آپ کے بعد ہوں گے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس میں ہمیں کیا ملے گا؟ انہوں نے بتایا: اس میں ایسی گھڑی ہے جو آپ کے حق میں بہتر ہے جو شخص اس گھڑی میں اپنے پروردگار سے بھلائی کی جو بھی چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا اگر وہ اس کے نصیب میں ہوئی اور اگر وہ اس کے نصیب میں نہ ہوئی تو وہ اس کی جگہ اجر و ثواب سنبھال کے رکھے گا جو اس سے زیادہ بڑا ہوگا اس گھڑی میں جو شخص جس بھی برائی سے پناہ مانگے گا اگر وہ اس کے بارے میں طے کر دی گئی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے پناہ دے گا اور اگر اس کے بارے میں طے نہ ہوئی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بری چیز سے اسے بچالے گا میں نے دریافت کیا: یہ سیاہ نکتہ جو اس میں موجود ہے یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ وہ گھڑی ہے جو جمعہ کے دن میں ہوگی یہ دن ہمارے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے اور ہم آخرت میں اسے ”یوم مزید“ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: تم لوگ اسے ”یوم مزید“ کیوں کہتے ہو؟ انہوں نے بتایا: پروردگار نے جنت میں ایک وادی بنائی ہے

جوسفید مشک کی ہے اور چٹیل ہے جب جمعہ کا دن ہوگا تو پروردگار "علین" میں اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا پھر اس کرسی کے ارد گرد نور کے منبر ہوں گے انبیاء آئیں گے اور ان پر تشریف رکھیں گے پھر وہ منبر بچھائے گا جو سونے کی کرسی کی شکل میں ہوں گی پھر صدیقین اور شہداء آئیں گے اور اس پر بیٹھیں گے پھر اہل جنت آئیں گے اور ٹیلوں پر بیٹھ جائیں گے ان کا پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا یہاں تک کہ وہ پروردگار کا دیدار کریں گے پروردگار فرمائے گا: میں وہ ذات ہوں جس نے تمہارے ساتھ وعدے کو سچ ثابت کیا اور تمہارے ساتھ کیے وعدے کو سچ کر دیا یہ میری کرامت کا مقام ہے تم لوگ مجھ سے مانگو وہ لوگ اس سے رضا مندی مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: میری رضا مندی کی وجہ سے ہی میں نے اس ٹھکانے کو تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے اور تمہیں اپنی یہ عزت عطا کی ہے تو لوگ مجھ سے مانگو وہ مانگیں گے یہاں تک کہ ان کی رغبتیں ختم ہو جائیں گی اس وقت ان کے سامنے وہ چیز کھولی جائے گی جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے دل میں اس کے بارے میں خیال بھی نہیں آیا ایسا اس وقت ہوگا جب دنیا میں لوگ جمعہ پڑھ کے واپس جاتے تھے پھر پروردگار اپنی کرسی پر تشریف لے جائے گا اور اس کے ساتھ شہداء اور صدیقین بھی اوپر چلے جائیں گے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) بالا خانوں والے لوگ اپنے بالا خانوں کی طرف چلے جائیں گے جو سفید موتی کے بنے ہوئے ہوں گے جن میں کوئی فصل اور کوئی عیب نہیں ہوگا وہ سرخ یا قوت یا سبز زبرد کے بنے ہوئے ہوں گے ان میں سے کچھ بالا خانے ایسے ہوں گے کہ ان کے دروازوں کے پاس سے نہریں گزرتی ہوں گی اور ان پر پھل جھکے ہوئے ہوں گے ان بالا خانوں میں ان لوگوں کی بیویاں اور خادم ہوں گے تو ان لوگوں کو سب سے زیادہ ضرورت صرف جمعہ کے دن کی محسوس ہوگی تاکہ اس دن ان کی کرامت میں اضافہ ہو اور اس دن وہ اپنے پروردگار کا "مزید" دیدار کریں تو اس لئے اس دن کو "یوم مزید" کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیائے اور امام طبرانی نے بحکم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک عمدہ اور قوی ہے امام ابویعلیٰ نے اسے عمدہ اور مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الفصل اس سے مراد کسی چیز کو فصل کیے بغیر توڑنا ہے الوصل سے مراد تکلیف اور عیب ہے۔

5748 - وَرَوَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَإِذَا

كَفَهُ مِرْآةَ كَأَصْفَى الْمَرَايَا وَأَحْسَنَهَا وَإِذَا فِي وَسْطِهَا نُكْبَةٌ مَوْدَاءٍ قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَا هَذِهِ قَالَ هَذِهِ الدُّنْيَا صَفَاؤُهَا وَحُسْنُهَا قَالَ قُلْتُ وَمَا هَذِهِ اللَّمْعَةُ السَّوْدَاءُ فِي وَسْطِهَا قَالَ هَذِهِ الْجُمُعَةُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْجُمُعَةُ قَالَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ رَبِّكَ عَظِيمٍ وَسَاخِرُكَ بِشَرْفِهِ وَفَضْلِهِ وَاسْمُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَمَّا شَرْفُهُ وَفَضْلُهُ وَاسْمُهُ فِي الدُّنْيَا فَانِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَمَعَ فِيهِ أَمْرَ الْخَلْقِ وَأَمَّا مَا يُرْجَى فِيهِ فَإِنَّ فِيهِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ أَوْ أَمَةٌ مُسْلِمَةٌ يَسْأَلُنَ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَمَّا شَرْفُهُ وَفَضْلُهُ وَاسْمُهُ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا صِيرَ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَدْخَلَ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ وَجَرَتْ عَلَيْهِمْ أَيَّامُهَا وَمَسَاعِدُهَا لَيْسَ بِهَا لَيْلٌ وَلَا نَهَارٌ إِلَّا قَدْ عَلِمَ اللَّهُ مِقْدَارَ ذَلِكَ وَمَسَاعِدَهُ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْحِينِ الَّذِي يَرِزُ أَوْ يَخْرُجُ فِيهِ أَهْلُ الْجُمُعَةِ إِلَى جَمْعَتِهِمْ نَادَى مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ اخْرُجُوا إِلَى دَارِ الْمَزِيدِ لَا يَعْلَمُ سَعَتَهَا وَعَرْضَهَا وَطُولَهَا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَخْرُجُونَ

فی کُتُبَانِ مِنَ الْمَسْکِ قَالَ حَذِیْفَةُ وَ إِنَّهُ لَهُو أَشَدُّ بَهَاضًا مِنْ دَقِیقِکُمْ هَذَا قَالَ فَيُخْرِجُ غُلَمَانِ الْأَنْبِیَاءَ بِمَنَابِرٍ مِنْ  
 بُورٍ وَ یُخْرِجُ غُلَمَانِ الْمُؤْمِنِینَ بِکُرَامِیٍّ مِنْ یَاقُوتٍ قَالَ فَإِذَا وَضَعَتْ لَهُمْ وَ أَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ بَعَثَ اللَّهُ  
 تَبَارَکَ وَ تَعَالَى عَلَیْهِمْ رِیْحًا تَدْعِی الْمَشِیرَةَ تَثِیرُ عَلَیْهِمْ أَثَابِیرُ الْمَسْکِ الْأَبِیْضُ فَتَدْخُلُهُ مِنْ تَحْتِ ثِیَابِهِمْ  
 وَ یُخْرِجُهُمْ فِی وَجْهِهِمْ وَ أَشْعَارِهِمْ فَتُلْکَ الرِّیْحُ أَعْلَمُ کَیْفَ تَصْنَعُ بِذَٰلِکَ الْمَسْکَ مِنْ أَمْرَاةٍ أَحَدُکُمْ لَوْ دَفَعَ  
 إِلَیْهَا کُلَّ طِیْبٍ عَلٰی وَجْهِ الْأَرْضِ لَکَانَتْ تِلْکَ الرِّیْحُ أَعْلَمُ کَیْفَ تَصْنَعُ بِذَٰلِکَ الْمَسْکَ مِنْ تِلْکَ الْمَرْأَةِ لَوْ دَفَعَ  
 إِلَیْهَا ذَٰلِکَ الطِّیْبُ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ثُمَّ یُوحِی اللَّهُ سُبْحَانَهُ إِلَى حَمَلَةِ الْعَرْشِ فِیَوْضَعُ بَیْنَ ظَهْرَانِی الْجَنَّةَ  
 وَبَیْنَهُمْ الْحُجُبَ فِیْکُونُ أَوَّلَ مَا یَسْمَعُونَ مِنْهُ أَنْ یَقُولُ أَيْنَ عِبَادِی الذِّینَ أَطَاعُونِی بِالْغَیْبِ وَلَمْ یُرُونِی  
 رَافِدًا لَوْ أَرُسِلْتُ وَ اتَّبَعُوا أَمْرِی فَسَلُونِی فَهَذَا یَوْمُ الْمَزِیدِ قَالَ فِیجْتَمِعُونَ عَلٰی کَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبِّ رَضِینَا عَنْکَ  
 فَارْضَ عَنَّا قَالَ فِیَرْجِعُ اللَّهُ تَعَالٰی فِی قَوْلِهِمْ أَنْ یَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنِّی لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْکُمْ لَمَّا أَسْکَنْتُکُمْ جَنَّتِی  
 یَسَلُونِی فَهَذَا یَوْمُ الْمَزِیدِ قَالَ فِیجْتَمِعُونَ عَلٰی کَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبِّ وَجْهَکَ أَرْنَا نَنْظُرَ إِلَیْهِ قَالَ فِیُکْشِفُ اللَّهُ  
 تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی تِلْکَ الْحُجُبَ وَ یَتَجَلٰی لَهُمْ فِیْغْشَاهُمْ مِنْ نُورِهِ شَیْءٌ لَوْ لَا أَنَّهُ قَضٰی عَلَیْهِمْ أَنْ لَا یَحْتَرِقُوا  
 لَاخْتَرَقُوا مِمَّا غَشِیَهُمْ مِنْ نُورِهِ قَالَ ثُمَّ یَقَالُ لَهُمْ ارْجِعُوا إِلَى مَنَازِلِکُمْ قَالَ فِیَرْجِعُونَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَ قَدْ خَفُوا  
 عَلٰی أَزْوَاجِهِمْ وَ خَفِینَ عَلَیْهِمْ مِمَّا غَشِیَهُمْ مِنْ نُورِهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فَإِذَا صَارُوا إِلَى مَنَازِلِهِمْ تَرَادَ النُّورُ وَ أَمْکَنَ  
 حَتَّى یَرْجِعُوا إِلَى صُورِهِمُ الَّتِی کَانُوا عَلَیْهَا قَالَ فَتَقُولُ لَهُمْ أَزْوَاجِهِمْ لَقَدْ خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدَنَا عَلٰی صُورَةٍ  
 وَ رَجَعْتُمْ عَلٰی غَیْرِهَا قَالَ فِیَقُولُونَ ذَٰلِکَ بِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی تَجَلٰی لَنَا فَنَظَرْنَا مِنْهُ إِلَى مَا خَفِینَا بِهِ عَلَیْکُمْ قَالَ  
 فَلَهُمْ فِی کُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ الضَّعْفُ عَلٰی مَا کَانُوا

قَالَ وَ ذَٰلِکَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعِینٍ جَزَاءً بِمَا کَانُوا یَعْمَلُونَ (السَّجْدَةُ)

رَوَاهُ الْبُزَّارُ

✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں آئینہ تھا جو سب سے زیادہ صاف اور سب سے زیادہ خوبصورت تھا اس  
 کے درمیان میں ایک سیاہ نکتہ تھا میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ دنیا ہے اس کی صفائی اور اس  
 کی خوبصورتی ہے میں نے دریافت کیا: اس کے درمیان میں موجود سیاہ نکتہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ جمعہ کا دن ہے میں نے  
 دریافت کیا: جمعہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کے پروردگار کے مقرر کردہ ایام میں سے بڑا دن ہے میں آپ کو اس کے شرف  
 اور اس کی فضیلت اور دنیا اور آخرت میں اس کے نام کے بارے میں بتاتا ہوں جہاں تک اس کے شرف اور اس کی فضیلت کا تعلق  
 ہے اور دنیا میں اس کے نام کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس دن میں مخلوق کے معاملے کو طے کیا جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے جس کی  
 اس دن میں مید کی جاسکتی ہے تو وہ ایک گھڑی ہے جو بھی مسلمان بندہ یا مسلمان کثیر اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی  
 مانگیں گے اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کر دے گا جہاں تک اس کے شرف اس کی فضیلت اور آخرت میں اس کے نام کا تعلق ہے تو جب  
 اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں لے جائے گا اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا اور ان پر ان کی گھڑیاں اور دن گزر جائیں



گئے تو وہاں رات اور دن تو ہو گا نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کو اس کی مقدار کا پتہ ہے اور اس کی گھڑیوں کا پتہ ہے تو جب جمعہ کا دن آئے گا اور وہ وقت آئے گا جس وقت میں لوگ نکل کر جمع کی ادائیگی کے لیے جایا کرتے تھے اس وقت ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! نکل کر ”دار مزید“ کی طرف جاؤ جس کی وسعت اس کی لمبائی اور چوڑائی کا علم صرف اللہ کو ہے تو وہ لوگ نکل کر مشک کے ٹیوں پر آئیں گے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ تمہارے اس آٹے سے زیادہ سفید ہوں گے پھر انبیاء کرام کے ملازمین نور کے منبر لے کے آئیں گے اہل ایمان کے ملازمین یا قوت کی بنی ہوئی کرسیاں لے کے آئیں گے جب وہ ان کے لئے رکھ دی جائیں گی تو وہ ان پر بیٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ہوا بھیجے گا جس کا نام ”میشرہ“ ہوگا وہ ان پر سفید مشک کا چھڑکاؤ کرنے گی جو ان کے کپڑوں کے نیچے بھی داخل ہو جائے گا اور ان کے چہروں سے بھی نکلے گا اور بالوں سے بھی نکلے گا وہ ہوا اس مشک کو کیسے استعمال کرے گی؟ اس بارے میں وہ ہوا اس سے زیادہ جانتی ہوگی جتنا کسی عورت کو روئے زمین پر موجود ہر قسم کی خوشبودے دی جائے تو (تو اسے پتہ ہوگا کہ اسے کیسے استعمال کرنا ہے؟) اور سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کی طرف وحی کرے گا تو جنت کے درمیان میں پروردگار اور ان لوگوں کے درمیان حجاب رکھا جائے گا وہ لوگ جو سب سے پہلی بات سنیں گے وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں؟ جنہوں نے غیب کے طور پر میری اطاعت کی انہوں نے مجھے دیکھا نہیں تھا اور انہوں نے میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرے حکم کی پیروی کی تم لوگ مجھ سے مانگو! آج ”یوم مزید“ ہے تو وہ سب لوگ ایک ہی بات کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ سے راضی ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ ان کی بات کا جواب یہ دے گا: اے اہل جنت! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تم لوگوں کو اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا تم لوگ مجھ سے مانگو! آج ”یوم مزید“ ہے تو وہ سب لوگ اکٹھے ہو کر ایک ہی بات کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اپنا جلوہ دکھا! ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان حجابات کو ہٹائے گا اور ان کے سامنے تجلی کرے گا تو نور انہیں ڈھانپنے لے گا اگر ان کے بارے میں یہ طے نہ ہو چکا ہوتا کہ وہ لوگ جلیں گے نہیں تو جس نور نے انہیں ڈھانپ لیا ہوگا اس کے ذریعے وہ جل جاتے پھر ان سے کہا جائے گا: تم لوگ اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس چلے جاؤ! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ لوگ اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس جائیں گے تو وہ اپنی ازواج سے پوشیدہ رہیں گے اور ان کی بیویاں ان سے پوشیدہ رہیں گی اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے نور نے انہیں ڈھانپا ہوگا جب وہ اپنے گھر پہنچ جائیں گے تو وہ نور الگ ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنی شکلوں میں واپس آئیں گے جو پہلے ان کی شکلیں تھیں تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: جب تم لوگ ہمارے سے پاس سے گئے تھے اس وقت تمہاری شکل و صورت اور تھی اور جب تم واپس آئے ہو اس وقت اور ہے تو وہ جواب دیں گے: اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے تجلی کی تھی تو ہم نے اس کا دیدار کیا تھا کہ جس نتیجے میں ہم تم سے پوشیدہ رہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان لوگوں کو ہر ہفتے میں ایک مرتبہ پہلے سے دگنا (اجر و ثواب ملے گا)۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: ”کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے جو اس چیز کا بدلہ ہے جو وہ لوگ علم کیا کرتے تھے۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔



**5748** - وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جَنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخِدْمِهِ وَسُرُورِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غَدَاةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُودَةً يُؤَمِّنُهَا نَاضِرَةً إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةً الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَتَقَدَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مُخْتَصِرًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَفْضَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اہل جنت میں سب سے کم مرتبے کا شخص وہ ہوگا جو اپنے باغات، اپنی بیویوں، اپنی نعمتوں، اپنے خادموں، اپنے پلنگوں کی طرف ایک ہزار سال کی مسافت جتنے فاصلے تک دیکھ سکے گا اور ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہوگا جو صبح و شام اپنے پروردگار کا دیدار کرے گا پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اس دن کچھ چہرے چمک دار ہوں گے وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔“

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اس سے پہلے یہ گزر چکی ہے اس سے امام ابن ابودنیاء نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہوگا جو اپنے پروردگار کی طرف روزانہ دو مرتبہ دیکھے گا۔“

**5750** - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبَّنَا وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ وَآيَ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَحْلَ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں سعادت مندی تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے پروردگار در یافت کرے گا: کیا تم لوگ راضی ہو گئے ہو؟ تو وہ جواب دیں گے: ہم کیوں نہ راضی ہوں؟ اے ہمارے پروردگار! جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا تو پروردگار فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت چیز عطا کروں؟ تو وہ عرض کریں گے: اس سے زیادہ

5750- صحیح البخاری - کتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار - حدیث: 6193 صحیح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها باب إمام الرضوان على أهل الجنة فلا يسخط عليهم أبدا - حدیث: 5164 صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر الإخيلة عن وصف رضا الله جل وعلا الذي يتفضل به - حدیث: 7547 السنن الكبرى للنسائي - کتاب النعموت الرضا والسخط - حدیث: 7495 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حدیث: 11636

فضیلت والی چیز اور کیہ ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: میں نے اپنی رضا مندی تمہارے لئے طل کر دی اب میں اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوؤں گا۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

## فصل فی أن أعلی ما یخطر علی البال أو یجوزہ العقل من حسن الصِّفات الْمُتَقَدِّمَةِ فَالْجَنَّةُ وَأَهْلُهَا فَوْقَ ذَلِكَ

فصل: اس بات کا بیان کہ اس سے پہلے جتنی بھی صفات بیان ہوئی ہیں تو ذہن میں جو بھی خیال آ سکتا ہے

اور عقل جس چیز کو بھی سوچ سکتی ہے جنت اور اہل جنت اس سے بھی ماورا ہوں گے

5751 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرٌ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ (السَّجْدَةُ)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں اور کسی کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا۔“

تم لوگ اگر چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو:

”کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5752 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5751 - صحيح البخاری - کتاب بدء الخلق باب ما جاء في صفة الجنة وأهلها مخلوقة - حديث: 3088 صحيح البخاری - کتاب تفسير القرآن سورة البقرة - باب قوله: فلا تعلم نفس ما أخفى لهم من قرة عين - حديث: 4505 صحيح البخاری - کتاب تفسير القرآن سورة البقرة - باب قوله: فلا تعلم نفس ما أخفى لهم من قرة عين - حديث: 4506 صحيح البخاری - کتاب التورہ باب قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله - حديث: 7082 صحيح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها - حديث: 5157 صحيح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها - حديث: 5158 صحيح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها - حديث: 5159 صحيح ابن حبان - کتاب البر والبرهان باب ما جاء في الطاعات وتوابها - فصل ذكر البر من إعمار الله جل وعظم لعباده المستطمين ما - حديث: 370 من السنن - ومن كتاب الرقائق باب: ما أعد الله لعباده الصالحين - حديث: 2779 من ابن ماجه - کتاب الزهد باب صفة الجنة - حديث: 4327 جامع معمر بن راشد - باب الجنة وصفة نعيمها - حديث: 1490 مصنف ابن أبي شيبة - کتاب الجنة ما ذكر في الجنة وما فيها وما أعد الله لأهلها - حديث: 33309 من الكبير للمصنف - سورة آل عمران قوله تعالى: فمن رزق من الجنة فقد فاز - حديث: 10645 مسند أحمد من حبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9457 مسند العميد - باب جامع عن أبي هريرة - حديث: 1080 مسند أبي يعلى الموصلي - الذم عرج - حديث: 6144

مَجْلِسًا وَصَفَ لَهُ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَبَهَى ثُمَّ قَالَ فِيْ آخِرِ حَدِيثِهِ فِيْهَا مَا لَا عَيْنَ رَأَتْ وَلَا أذنَ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ تَتَوَخَّاهُمَا جَنُوبُهُمْ عَنِ الْمَصَاجِعِ يَدْعُونَ وَبَيْنَهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (السَّحْفَةُ) - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا (اس کے بعد راوی نے اس روایت میں 'جنت کی صفت کا بیان نقل کیا ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ بیان کرتے ہیں: کہ اس حدیث کے آخر میں یہ ہے: "وہ چیز جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں آیا، پھر آپ ﷺ نے یہ دو آیات تلاوت کیں:

"اُن کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں، وہ خوف اور امید کے عالم میں اپنے پروردگار سے دعائیں کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے جو اس کی جزاء ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے۔"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5753 - وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يَقْلُ ظَفَرٍ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَرَخُوفَ لَهُ مَا بَيْنَ عَوَاقِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَ لَبَدَا سَوَارَهُ لَطَمَسَ ضَوْءُ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءُ النُّجُومِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں جو کچھ ہے اس میں سے ناخن جتنی چیز بھی اگر ظاہر ہو جائے تو آسمانوں اور زمین کے درمیان موجود ساری چیزوں کو روشن کر دے اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص جہانک لے لے اور اپنا کنگن ظاہر کر دے تو وہ سورج کی روشنی کو ماند کر دے گا جس طرح سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے۔"

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5754 - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ خَلَقَ فِيْهَا مَا لَا عَيْنَ رَأَتْ وَلَا أذنَ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ أَقْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (المؤمن)

حضرت عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا تو اس میں وہ چیزیں پیدا کیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے۔"

5755 - وَفِي رِوَايَةٍ خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بَيْدَهُ وَدَلَى فِيْهَا ثَمَارَهَا وَشَقَّ فِيْهَا أَنْهَارَهَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا

تکلمی فقالت قد افلح المؤمنون لقَالَ وَعِزَّتِي وَبِحَلَالِي لَا يَجَارُونِي لِيكَ بَنِي  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا جَيِّدٌ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ بِسُخُوهِ  
وَتَقْدَمُ لَفْظُهُ

❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست مبارک کے ذریعے پیدا کیا اس میں نہریں بہائیں پھر اس کی طرف دیکھا اور اس  
سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں تمہارے  
اندر کسی کجوس کو نہیں رہنے دوں گا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک عمدہ ہے اسے امام ابن  
ابودنیاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔

**5756 -** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي  
الْجَنَّةِ مَا لَا عَيْنَ رَأَتْ وَلَا أذنَ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جنت میں وہ چیزیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں اور کسی کان نے سنی نہیں ہیں اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال  
بھی نہیں آیا۔“

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5757 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيدَ سَوَاطٍ أَخَذْتُكُمْ فِي  
الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا وَلَقَابَ قَوْسٍ أَخَذْتُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا وَلَنْصِيفِ امْرَأَةٍ  
مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا النِّصْفُ قَالَ الْخِمَارُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَابْنُ خَرِيقٍ وَلَفْظُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابَ قَوْسٍ فِي  
الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَقَالَ لَغْدَوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ

تَغْرُبُ

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِعٌ سَوَاطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ  
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ رُخِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ

الْعُرُورُ (آل عمران)

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مُخْتَصِرًا بِإِسْنَادٍ رَوَاهُ الصَّحِيحُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِمَوْضِعٍ سَوَاطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

وَابْنُ حَبَّانٍ لِيُصْحَبِيهِ وَلَقِظَهُ قَالَ غَدَوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ أَوْ مَوْضِعٌ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَا ضَاءَ ثَمَّ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاتِ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں کسی کے کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کے ہمراہ اس کی مانند چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کی کمان جتنی جگہ دنیا اور اس کی مانند اس جیسی چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور کسی جنتی عورت کی اوڑھنی دنیا اور اس کی مانند چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔“

میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابو ہریرہ! ”نصیف“ کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اوڑھنی۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کمان جتنی جگہ اس سے زیادہ بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔“

آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جانا یا آنا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔“

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

”جس شخص کو جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، تحقیق وہ کامیاب ہو گیا دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے

کا سامان ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مختصر طور پر ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور ان کے

الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ اس سے زیادہ بہتر ہے جو کچھ زمین اور آسمان کے درمیان

ہے۔“

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

”اللہ کی راہ میں صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں آنا اور جانا) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے

زیادہ بہتر ہے اور کسی شخص کی کمان رکھنے جتنی جگہ یا پاؤں رکھنے جتنی جگہ جو جنت میں ہو وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے

زیادہ بہتر ہے اور اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو وہ اس کے درمیان موجود سب چیزوں

کو روشن کر دے اور ان دونوں کے درمیان موجود سب چیزوں کو خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر پر موجود اوڑھنی دنیا میں

موجود چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔“

5758 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدَوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ

رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ أَوْ مَوْضِعٌ قَدَمٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ



امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءِ ثِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَمَلَاتِ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا  
وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي خِمَارَهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَاللَّفْظُ لَهُ

القَابُ هُنَا قِيلَ هُوَ الْقَدْرُ وَقِيلَ مِنْ مَقْبُضِ الْقَوْسِ إِلَى سَيْتِهِ وَلِكُلِّ قَوْسٍ قَوْبان  
وَالْقَدْرُ بَكْسَرِ الْقَافِ وَتَشْدِيدُ الدَّالِ هُوَ السَّوْطُ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ وَلَقَدْرُ قَوْسٍ أَخَذَكُمْ أَوْ قَدْرُ الْمَوْضِعِ

الَّذِي يَوْضَعُ فِيهِ سَوْطُهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

وَقَدْ رَوَاهُ الْبُزَّارُ مُخْتَصِرًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قَالَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

\*\*\* حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں آنا اور جانا) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے  
اور کسی شخص کی کمان جتنی جگہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پاؤں رکھنے جتنی جگہ جو جنت میں ہو وہ دنیا اور اس میں  
موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور اگر اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت جھانک کر زمین کی طرف دیکھ لے تو وہ  
دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں کو روشن کر دے اور ان دونوں کے درمیان موجود جگہ کو خوشبو سے بھر دے اور اس کی اوڑھنی  
دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔“

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے  
نقل کردہ ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہاں استعمال ہونے والا لفظ ”قَاب“ سے مراد مقدار ہے اور ایک قول کے مطابق کمان کے دسے سے  
لے کر اس کے کنارے تک کی جگہ ہے ہر کمان کے دو کنارے ہوتے ہیں۔

”الْقَدْرُ“ اس سے مراد کوڑا ہے۔

اور حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تم میں سے کسی شخص کی کمان جتنی جگہ یا اتنی جگہ جہاں پر کوڑا رکھا جاتا ہے وہ دنیا اور اس میں  
موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

”جنت میں کوڑا رکھنے جتنی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔“

5759 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ مِمَّا فِي الدُّنْيَا إِلَّا الْأَسْمَاءُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مَوْفُوقًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

\*\*\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنت میں دنیا کی جو چیز بھی ہے اس کے ساتھ نسبت صرف نام کے

حوالے سے ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے عمدہ سند کے ساتھ ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

## فَصْلٌ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيهَا وَأَهْلِ النَّارِ فِيهَا وَمَا جَاءَ فِي ذَبْحِ الْمَوْتِ

فصل: اہل جنت کا جنت میں ہمیشہ رہنا اور اہل جہنم کا جہنم میں ہمیشہ رہنا

اور موت کو ذبح کیے جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

5780 - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ جَنَّةَ أَوْ نَارَ خُلُودٍ بِمَا مَوْتُ وَاقَامَهُ بِمَا ظَنَّ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّ فِيهِ انْقِطَاعًا وَقَدْ قَدَّمَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَنَاءِ الْجَنَّةِ وَلَهُ مِنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبَاسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا بِمِثْلِهِ

نرمایا: میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں جو تمہاری طرف آیا ہے وہ تمہیں یہ خبر دے رہے ہیں کہ آخر کار (سب نے) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانا ہے آدمی یا جنت میں جائے گا یا جہنم میں جائے گا اور وہاں ہمیشہ رہے گا وہاں موت نہیں ہوگی اور وہاں ایسا ٹھہرنا ہوگا جس میں بڑھاپا نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم اس میں انقطاع پایا جاتا ہے اس سے پہلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو جنت کی تعمیر کے بارے میں ہے اور اس میں یہ بات مذکور ہے:

”جو شخص اس میں داخل ہو جائے گا وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہوگا وہ ہمیشہ رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث میں بھی اس کی مانند منقول ہے۔

5781 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْحُوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَشَبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبَاسُوا أَبَدًا وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (الْأَعْرَافُ) - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو منادی یہ اعلان کرے گا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تم زندہ رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور تم جوان رہو گے اور تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے اور تم کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہو گے“

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”اور انہیں ندادی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا ہم نے تمہیں وارث کیا ہے اس چیز کے بدلے میں جو تم عمل

کیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5762 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ لِيَنَادِيَ بِهِ مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُشْرِتُونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَاهُ ثُمَّ يَنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُشْرِتُونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَاهُ فَيَذْبَعُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ وَأَنَادَاهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (مَرْثَم) وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَفْظُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَذْبَعُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لِمَاتِ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزَنًا لِمَاتِ أَهْلُ النَّارِ

يُشْرِتُونَ بِشَيْءٍ مُعْجَمَةٍ سَاكِتَةٍ ثُمَّ رَأَاهُ ثُمَّ هَمَزَةٌ مَكْسُورَةٌ ثُمَّ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ مُشَدَّدَةٌ أَيْ يَمْدُونَ أَعْنَاقَهُمْ لِيَنْظُرُوا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

”موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ گردن اونچی کر کے دیکھیں گے تو وہ کہے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: یہ موت ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک نے اسے دیکھا ہوا ہوگا پھر وہ منادی اعلان کرے گا: اے اہل جہنم! تو وہ گردن اونچی کر کے دیکھیں گے تو وہ کہے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے کیونکہ ان سب نے اسے دیکھا ہوا ہوگا پھر جنت اور جہنم کے درمیان میں اس موت کو ذبح کیا جائے گا پھر وہ منادی کہے گا: اے اہل جنت! یہاں تم ہمیشہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور اے اہل جہنم! یہاں تم ہمیشہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ! جب معاملے کا فیصلہ ہوگا اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے اور وہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔“

نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا کہ اس سے مراد دنیا ہے۔

5762- صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن سورة البقرة - باب قوله: وَأَنذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ حديث: 4460 صحيح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء - حديث: 5194 الحسن الكبرى للنسائي - سورة الرعد قوله تعالى: وَأَنذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ - حديث: 10875 مسند عبد بن حميد - من مسند أبي سعيد الخدري حديث: 916 الترمذی للبخاری - کتاب الإیمان والتهدیو بأن الجنة والنار مخلوقتان باب ذكر الإیمان بأن أهل الجنة خالسون فیها أبدا - حديث: 930

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”جب قیامت کا دن ہوگا تو موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اور ذبح کر دیا جائے گا جبکہ وہ لوگ دیکھ رہے ہوں گے اگر کسی شخص نے خوشی کے عالم میں مرنا ہوتا تو اہل جنت مر جاتے اور اگر کسی نے غم کی وجہ سے مرنا ہوتا تو اہل جہنم مر جاتے۔“

لفظ بشر نبون اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی گردنیں ادھچی کریں گے تاکہ وہ دیکھیں۔

**5763 -** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُطْلَعُونَ خَائِفِينَ وَجَلِينَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُطْلَعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ فَرَحِينَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ فَيَقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيَذْبَحُ عَلَى الصِّرَاطِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيقَيْنِ كَلَاهُمَا خُلُودٌ لِيَمَّا يَجِدُونَ لَا مَوْتَ فِيهَا أَبَدًا - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا اور اسے پل پر کھڑا کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: اے اہل جنت! تو وہ خوف وہ اور پریشان ہو کر جھانکیں گے کہ کہیں انہیں اس جگہ سے نکال نہ دیا جائے جہاں وہ موجود ہیں پھر یہ کہا جائے گا: اے اہل جہنم! تو وہ خوشی کے عالم میں خوشخبری حاصل کرنے کی نیت سے جھانکیں گے کہ شاید انہیں اس جگہ سے نکالا جائے لگا ہے جہاں وہ ہیں تو یہ کہا جائے گا: تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اسے پل پر ذبح کر دیا جائے گا پھر دونوں گروہوں سے کہا جائے گا: تم دونوں نے اس میں ہمیشہ رہنا ہے جو تم پار ہے ہو اس میں (تم لوگوں کو) کبھی موت نہیں آئے گی۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**5764 -** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَنَانَهُ كَنَشِ أَمْلَحَ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُنَادَى مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا قَالَ فَيَقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ رَبَّنَا هَذَا الْمَوْتُ ثُمَّ يُنَادَى مُنَادٍ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا قَالَ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ رَبَّنَا هَذَا الْمَوْتُ فَيَذْبَحُ كَمَا تَذْبَحُ الشَّاةُ فَيَأْمَنُ هَؤُلَاءِ وَيَنْقُطِعُ رَجَاءُ هَؤُلَاءِ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّازُ وَأَسَانِيدُهُمْ صَحَّاحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا یوں جیسے وہ مینڈھا ہو پھر اسے جنت اور جہنم کے درمیان ٹھہرا دیا جائے گا پھر منادی اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ جواب دیں گے: ہم حاضر ہیں اے ہمارے پروردگار! تو کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! اے ہمارے پروردگار! یہ موت ہے پھر منادی اعلان کرے گا: اے اہل جہنم! تو وہ جواب دیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں ان سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! اے

ہمارے پروردگار ایہ موت ہے تو اسے اس طرح ذبح کیا جائے گا جس طرح بکری کو ذبح کیا جاتا ہے تو یہ لوگ (یعنی اہل جنت) ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں گے اور ان لوگوں (یعنی اہل جہنم) کی امید ختم ہو جائے گی۔  
یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے ان حضرات کی سند صحیح ہے۔

**5765 -** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِئَءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ قُرْحًا إِلَى قُرْحِهِمْ وَأَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب اہل جنت جنت کی طرف چلے جائیں گے اور اہل جہنم جہنم کی طرف چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا یہاں تک کہ اسے جنت اور جہنم کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اب موت بھی نہیں آئے گی اے اہل جہنم! اب بھی موت نہیں آئے گی تو اہل جنت کی خوشی میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور اہل جہنم کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔“

**5766 -** وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ يَنْقُرُ يَأْهُلُ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَأْهُلُ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلَّ خَالِدٍ فَبِمَا هُوَ فِيهِ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کر دے گا اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دے گا پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا کھڑا ہوگا اور کہے گا: اے اہل جنت! اب بھی موت نہیں آئے گی اور اے اہل جہنم! اب بھی موت نہیں آئے گی جو جہاں ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔



## خاتمة الكتاب

وَلَسَعْتَمُ الْكِتَابُ بِمَا خَتَمَ بِهِ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ كِتَابِهِ وَهُوَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَلِمَتَانِ خَبِيرَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ عَزِيزَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ لَقِيلَتَانِ لِيُؤْمِرَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

(حافظ عبد العظیم منذری بیان کرتے ہیں:) اب ہم اس کتاب کا اختتام اُس حدیث پر کر رہے ہیں جس حدیث پر امام بخاری نے اپنی کتاب (صحیح بخاری) کا اختتام کیا تھا وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو کلمات ایسے ہیں جو رحمن کے نزدیک پسندیدہ ہیں زبان پر پڑھنے میں آسان ہیں میزان میں بھاری ہوں گے (وہ دو کلمات یہ ہیں:)

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

”میں اس کی حمد کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کے ہر اس چیز سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ جو عظمت والا ہے (اس کے) ہر اس چیز سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں (جو اس کی ذات کے لائق و شایاں نہ ہو)۔“

قَالَ الْحَافِظُ زَكِيُّ الدِّينِ عَبْدُ الْعَظِيمِ مَمْلَى هَذَا الْكِتَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ تَمَّ مَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ مِنْ هَذَا الْأَمَلَاءِ الْمُبَارَكِ وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ سُبْحَانَهُ مِمَّا زَلَّ بِهِ اللِّسَانُ أَوْ دَاخِلَهُ ذُفُولٌ أَوْ غَلَبَ عَلَيْهِ سَيِّئَانِ فَإِنْ كَلَّ مُصَنِّفٌ مَعَ التَّوَدُّةِ وَالتَّائِسِي وَامْعَانِ النَّظَرِ وَطُولِ الْفِكْرِ قَلَّ أَنْ يَنْفُكَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَكَيْفَ بِالْمَمْسِيِّ مَعَ ضَيْقِ وَقْتِهِ وَتَرَادُفِ هَمُومِهِ وَاشْتِغَالِ بَالِهِ وَغُرْبَةِ وَطْنِهِ وَغِيْبَةِ كَتَبِهِ وَقَدْ اتَّفَقَ إِمْلَاءُ عِدَّةٍ مِنَ الْأَبْوَابِ لِيُؤْمِرَ الْأَمَّاكِنَ تَكَانَ الْأَلْفِيقِ بِهَا أَنْ تَذْكَرَ فِي غَيْرِهَا وَسَبَبَ ذَلِكَ عَدَمَ امْتِحْنَانِهَا لِيُؤْمِرَ الْأَمَّاكِنَ وَتَذْكَرَ لِيُؤْمِرَ

صحیح البخاری - کتاب الدعوات - باب فضل التسبیح - حدیث 6052: صحیح البخاری - کتاب التَّوْبَةِ وَالنَّدَامَةِ - باب إذا قال: واللہ لا أنکلم البوم - حدیث 6315: صحیح البخاری - کتاب التَّوْحِيدِ - باب قول اللہ تعالیٰ: ونضع لموازين القسط لیوم القيامة - حدیث 7146: صحیح مسلم - کتاب الذکر والدعاء والتوبة والافتقار - باب فضل التَّوْبَةِ وَالتَّوْبَةِ وَالدَّعَاءِ - حدیث 4967: صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق - باب الذکر - ذکر النفسیج الذی یحبہ للہ جبر وعاد - حدیث 831: سنن ابن ماجہ - کتاب الأدب - باب فضل التسبیح - حدیث 3804: الجامع للشمذی - أبواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتسلیل والتحمید - حدیث 3472: مصنف ابن ابی نجیہ - کتاب الدعاء - فی أبواب التسبیح - حدیث 28817: السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب عمل البوم والنبیلة - ما یشرع السیزان - حدیث 10258: مسند أحمد بن حنبل - مسند أبی هريرة رضي الله عنه - حدیث 7008: مسند أبی یحییٰ الموصلی - مسند أبی هريرة - حدیث 5960: تعجب الایمان للبیہقی - فصل فی إمامة ذکر اللہ عروجد - حدیث 611:

غَيْرَهَا فَأَمْلَيْنَاهُ حَسَبَ مَا اتَّفَقَ وَقَدَمْنَا فَهَرَمْتَ الْآبَوَابَ أَوَّلَ الْكِتَابِ لِأَجْلِ ذَلِكَ وَكَذَلِكَ تَقْدِمُ فِي هَذَا  
الْإِمْلَاءِ أَحَادِيثَ كَثِيرَةً جَدًّا صَحَاحَ وَعَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ أَوْ أَحَدَهُمَا وَلَكِنْ لَمْ نَبْهَ عَلَى كَثِيرٍ مِنْ ذَلِكَ بَلْ  
قُلْتُ غَالِبًا إِسْنَادٍ جَيِّدٍ أَوْ رَوَاتِهِ ثِقَاتٍ أَوْ رَوَاةَ الصَّحِيحِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ وَإِنَّمَا مَنَعَ مِنَ النَّصِّ عَلَى ذَلِكَ تَجَوُّزُ  
وَجُودِ عِلَّةٍ لَمْ نَحْضَرْ نِي مَعَ الْإِمْلَاءِ وَكَذَلِكَ تَقْدِمُ أَحَادِيثَ كَثِيرَةً غَرِيبَةً وَشَاذَةً مُتَنَادًا لَمْ تُعْرَضْ  
لِذِكْرِ غَرَابَتِهَا وَشُدُودِهَا وَاللَّهُ أَسْأَلُ أَنْ يَجْعَلَهُ خَالِصًا لِرُوحِهِ الْكَرِيمِ وَأَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ إِنَّهُ ذُو الطُّولِ الْوَاسِعِ  
الْعَظِيمِ

حافظہ زکی الدین عبدالعظیم جو اس کتاب کو املاء کروانے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس مبارک املاء کے  
بارے میں ہمارے لئے جو ارادہ فرمایا تھا وہ مکمل ہو گیا ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اس کے حوالے سے جس کے  
حوالے سے زبان پھسل گئی ہو یا جس میں بھول چوک داخل ہو گئی ہو یا نسیان غالب آ گیا ہو کیونکہ ہر مصنف خواہ وہ کتنی ہی توجہ کتنی  
ہی ژرف بینی سے کام لے کتنا ہی غور و فکر کرے وہ کم ہی اس سے بچ پاتا ہے تو جو املاء کروانے والا ہو وہ کیسے بچ سکتا ہے جبکہ اس  
کے پاس وقت بھی تنگ تھا مشکلات بھی زیادہ تھیں مصروفیات بھی تھیں غریب الوطنی بھی تھی کتابیں بھی دور تھیں تو متعدد ابواب کی  
املاء ان مقامات پر کروادی گئی کہ جن کے لئے مناسب یہ تھا کہ انہیں کسی اور جگہ پر رکھا جاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ذہن میں  
ان مقامات کا خیال نہیں تھا اس لئے ہم نے اسے دوسرے مقامات پر ذکر دیا اور وہاں املاء کروادیا جہاں اتفاق ہوا۔

ہم نے اس پہلے کتاب میں ابواب کی فہرست دے دی ہے اس کی وجہ یہی ہے اسی طرح اس املاء کے دوران بہت سی  
احادیث ایسی گزری ہیں جو صحیح ہیں جو شیخین کی شرط کے مطابق ہیں یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے مطابق ہیں لیکن ہم نے ان  
میں سے زیادہ تر کے بارے میں تنبیہ نہیں کی بلکہ زیادہ تر وہ ہیں جن کی سند عمدہ ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں یا اس کے راوی صحیح کے  
راوی ہیں یا اس کی مانند ہیں اور اس کی وضاحت ہم اس وجہ سے نہیں کر سکے جو علت اس میں پائی جاتی تھی کیونکہ املاء کے وقت وہ  
بات ذہن میں نہیں تھی اسی طرح بہت سی احادیث ایسی بھی گزری ہیں جو سند یا متن کے اعتبار سے غریب اور شاذ تھیں تو ہم نے ان  
کے غریب ہونے یا شاذ ہونے کا ذکر بھی نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ سے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کو اپنی ذات کے لئے خالص  
بنادے اور اس کے ذریعے نفع عطا کرے بے شک وہ وسیع اور عظیم فضل والا ہے۔

**باب: ذکر الرواة المختلف فیہم المشار الیہم فی هذا الكتاب**  
**باب: ان راویوں کا تذکرہ جن کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کتاب میں (مختلف مقامات پر) ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے**

اب ہم اپنے وعدے کے مطابق ان راویوں کے تذکرے کا آغاز کریں گے جن کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ائمہ نے جرح و تعدیل کے حوالے سے ان کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے ہم اسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ بیان کریں گے اور یہ حروف چچی کی ترتیب کے حساب سے ہوں گے۔

**ابان بن اسحاق مدنی**

یہ حدیث میں کمزور ہے ابو الفتح از دی بیان کرتے ہیں یہ متروک ہے امام احمد اور عجل نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

**ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع انصاری مدنی**

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام بخاری فرماتے ہیں: اسے بہت وہم ہوتا ہے اور یہ قوی نہیں ہے البتہ امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے امام ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔

**ابراہیم بن رستم**

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے تاہم اس کا محل صدق ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے

**ابراہیم بن عبد الرحمن سکسکی**

امام احمد فرماتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے شعبہ نے اسے کمزور قرار دیا ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے روایت کے نقل کی ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

**ابراہیم بن مسلم بصری**

یحییٰ بن معین نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اس کو ”ثقة“ قرار دیا ہے ان دونوں حضرات نے اس کے حوالے سے اپنی ”صحیح“ میں روایات نقل کی ہیں جو ابواحوص کے حوالے سے نقل کردہ روایات کے علاوہ ہیں ابن عدی کہتے ہیں: لوگوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس نے ابواحوص کے حوالے سے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں اس کی زیادہ تر روایات مستقیم ہیں۔

### ابراہیم بن ہشام غسانی

امام حبرانی نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے انہوں نے اپنی ”صحیح“ میں اس کے حوالے سے ایک اور حدیث نقل کی ہے امام ابوزرعدہ اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

### ابراہیم بن یزید خوزی

اس میں ’خ‘ ہے اور ’ز‘ ہے اس کی نسبت مکہ میں موجود ایک گھاٹی کی طرف ہے جس کا نام ’خوز‘ ہے یہ ایک وہی راوی ہے جسے ”ثقة“ بھی قرار دیا گیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین اس کے حوالے سے خاموش ہیں ابن عدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اس کی نقل کردہ حدیث کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے۔

### ازہر بن شان

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی احادیث زیادہ منکر نہیں ہوتی ہیں مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

### اسحاق بن اسید خراسانی

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے۔

### اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن ابوفروہ

یہ صدوق ہے اس سے امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں روایت نقل کی ہے امام ابو حاتم اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں نقل کیا ہے امام ابو داؤد نے اسے داعی قرار دیا ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ نہیں ہے۔

### اسماعیل بن رافع مدنی

اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی یہ داعی ہے بعض حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے امام ترمذی کہتے ہیں: بعض اہل علم نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ ”ثقة“ ہے اور مقارب الحدیث ہے۔

### اسماعیل بن عمرو بن کحج بجلی کوئی

امام ابو حاتم اور امام دارقطنی نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جس میں اس کی متابعت نہیں کی گئی ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

### اسماعیل بن عیاش حمصی

یہ اہل شام کے عالم ہیں امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث میں بکثرت غلطی کرتے

ہیں جس نے انہیں اس حد سے نکال دیا کہ اس سے استدلال کیا جائے، علی بن مدنی کہتے ہیں: اسماعیل میرے نزدیک ”ضعیف“ ہیں ابن خزیمہ کہتے ہیں: ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اسماعیل بن عیاش ”ثقة“ ہے اسی طرح عباس نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہاں بات نقل کی ہے دحیم کہتے ہیں: یہ اہل شام کی روایت میں آخری درجہ کے ہیں اور اہل مدینہ کی روایت میں اختلاط کا شکار ہو جاتے ہیں فسوی بیان کرتے ہیں کچھ لوگوں نے اسماعیل کے بارے میں کلام کیا ہے وہ ”ثقة“ ہیں اور عادل ہیں اور اہل شام کی حدیث میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں جن لوگوں نے ان کے بارے میں زیادہ کلام کیا ہے انہوں نے یہ کہا ہے کہ حجازیوں کے ”ثقة“ راویوں سے روایت نقل کرنے میں یہ غریب ہیں امام بخاری بیان کرتے ہیں جب وہ اپنے شہر کے رہنے والوں سے حدیث روایت کریں تو وہ صحیح ہوگی اور جب وہ ان کے علاوہ کسی اور سے روایت کریں تو پھر اس میں تحقیق کی گنجائش ہوگی امام ابو حاتم بیان کرتے ہیں یہ کمزور ہیں۔

### اصح بن زید جہنی

ان لوگوں کے ساتھ اس کی نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے یہ واسطی ہے یہ صدوق ہے ابن سعد نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے

### ایوب بن عتبہ ابو یحییٰ

یہ یمامہ کے قاضی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ کمزور ہیں مجلی اور ابن عدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہیں امام ابو حاتم کہتے ہیں: جہاں تک ان کی تحریروں کا تعلق ہے جو یحییٰ بن ابوالکثیر سے منقول ہیں تو وہ مستند ہیں لیکن جب یہ اپنے حافظے کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہیں تو یہ غلطی کرتے ہیں۔

### بشار بن حکم

ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

### بشر بن رافع ابواسباط نجرانی

امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

### بقیہ بن ولید

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں اور جمہور کے نزدیک ”ثقة“ ہیں تاہم یہ تالیس کرتے ہیں امام نسائی اور دیگر حضرات یہ



فرماتے ہیں: جب یہ کہیں کہ اس نے ہمیں حدیث بیان کی یا اس نے ہمیں خبر دی تو پھر یہ ”ثقة“ شمار ہوں گے امام احمد فرماتے ہیں: یہ میرے نزدیک اسماعیل بن عیاش سے زیادہ پسندیدہ ہیں امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں ان کے حوالے سے شاہد کے طور پر روایت نقل کی ہے جو یہ ہے:

”جس شخص کو شادی یا اس کی مانند کسی اور کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے جانا چاہیے“

ان کے حوالے سے انہوں نے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث روایت نہیں کی ہے اس میں بہت سا کلام پایا جاتا ہے اور اس بارے میں اس کی طرف رجوع کیا جائے گا جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بکار بن عبدالعزیز بن ابوبکرہ

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان ”ضعیف“ راویوں میں سے ایک ہیں جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا مجھے یہ امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا

بکر بن حمیس کوئی عابد

یہ وہی ہے یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

بکیر بن معروف خراسانی

عبد اللہ بن مبارک نے اسے وہی قرار دیا ہے اسے ”ثقة“ بھی قرار دیا گیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا اس کی نقل کردہ حدیث زیادہ منکر نہیں ہے۔

تمام بن شیح

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہے ابن عدی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے یحییٰ بن معین نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

ثاب بن محمد کوئی عابد

یہ صدوق ہے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے اور اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

جابر بن یزید جعفی کوئی

یہ شیعہ کا عالم ہے یحییٰ القطان نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا امام نسائی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے وکیع بیان کرتے ہیں تم لوگ جس چیز کے بارے میں مرضی شک کا شکار ہو لیکن اس بارے میں شک کا شکار نہ ہونا کہ جابر جعفی ”ثقة“ ہے۔

جمیع بن عمیر تیمی، تیم اللہ بن ثعلبہ کوئی

ابن نمیر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ رافضی ہے اور حدیث ایجاد کرتا ہے امام ابو حاتم نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

## جنادہ بن سلم

امام ابو زرہ نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے ان دونوں حضرات نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اس کی حدیث روایت کی ہے۔

## حارث بن عبد اللہ ہمدانی اعور

یہ تابعین کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں امام شعبی اور علی بن مدینی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے ایوب کہتے ہیں: ابن سیرین اس بات کے قائل تھے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر جھوٹی ہیں منصور نے ابراہیم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حارث پر تہمت عائد کی گئی ہے اس کے بارے میں یحییٰ بن معین سے مختلف روایات منقول ہیں ایک روایت کے مطابق انہوں نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے ایک روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ”ثقة“ ہیں امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے اس سے روایات بھی نقل کی ہیں اور اس کے معاملے کو قوی بھی قرار دیا ہے امام نسائی سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے یہ قوی نہیں ہیں ابن حبان کی رائے بھی اس بارے میں مختلف ہے وہ یہ کہتے ہیں: حارث غالی درجہ کا شیعہ تھا اور حدیث میں واہی تھا انہوں نے اپنی ”صحیح“ میں اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سود کے بارے میں نقل کی ہے امام ابو داؤد کے صاحبزادے ابو بکر بیان کرتے ہیں: حارث اعور ثقہ کا سب سے بڑا عالم تھا ”علم وراثت کا سب سے بڑا عالم تھا اور حسب کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بہتر تھا۔“

## حارث بن عمیر بصری

اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی یحییٰ بن معین ابو زرہ امام ابو حاتم اور امام نسائی نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے حماد بن زید نے اس کی تعریف کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں امام حاکم کہتے ہیں: اس نے حمید اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

## حجاج بن ارطاة

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں امام دارقطنی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ قوی نہیں ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں یہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا ہے یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ اور ابن اسحاق میرے نزدیک برابر ہیں ابو حاتم کہتے ہیں: جب یہ کہے کہ ”حدثنا“ تو پھر یہ صالح ہوگا اور اس کی سچائی اور حافظے میں شک نہیں کیا جائے گا سفیان ثوری کہتے ہیں: اب کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہا جو اس چیز کا اس سے زیادہ عمر رکھتا ہو جو اس کے سر سے نکل رہا ہے حماد بن زید کہتے ہیں: سفیان سے روایت نقل کرنے کے حوالے سے یہ ہمارے نزدیک سب سے زیادہ زبردست ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ حافظان حدیث میں سے ایک ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے اپنی ”صحیح“ میں ایک روایت نقل کی ہے جو دوسری سند کے ساتھ ملی ہوئی ہے شعبہ کہتے ہیں: تم لوگ حجاج بن ارطاة اور ابن اسحاق کے حوالے سے روایات نوٹ کرو کیونکہ یہ دونوں حافظان حدیث ہیں۔

### حسن بن قتیبہ خزاعی

یہ "ضعیف" ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

### حکیم بن مصعب

یہ کم درجہ کا صالح الحدیث ہے ولید بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے میرے علم کے مطابق اس سے روایت نقل نہیں کی ہے ابن حبان نے اس کا ذکر "الثقات" میں اور اشعناؤد و نوں میں کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں غلطی کر جاتا ہے۔

### حکیم بن جبیر

امام دارقطنی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ثقة" نہیں ہے بعض حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے اور انہوں نے اس کے معاملے کو حسن قرار دیا ہے۔

### حکیم بن نافع رقی

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے یحییٰ بن معین ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

### حمزہ بن ابو محمد

امام ابو حاتم بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث اور مجہول ہے امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

### خالد بن طہمان

یہ صدوق ہے اور شیعہ ہے یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے اور امام ابو حاتم نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

### خالد بن یزید بن عبدالرحمن بن ابومالک دمشقی

امام نسائی بیان کرتے ہیں: یہ "ثقة" نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے دحیم کہتے ہیں: یہ فتویٰ دینے والا شخص ہے احمد بن صالح اور ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: یہ "ثقة" ہے۔

### خلیل بن مرہ ضبعی

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ نیک بزرگ ہے۔

### دراج ابوسح

امام ابو حاتم امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین علی بن مدینی

اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے امام ترمذی نے ابوالہیثم کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں اس سے استدلال کیا ہے امام حاکم اور دیگر حضرات نے بھی اس سے استدلال کیا ہے۔  
راشد بن داؤد صنعانی و مشقی

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے دجیم، یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

ربیع بن عبد الرحمن بن ابوسعید خدری

امام بخاری بیان کرتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ توقع ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ امام ابوزرعه کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے محمد بن ابوعبداللہ بن عمار کہتے ہیں: ربیع "ثقة" ہے۔  
ربیعہ بن کلثوم بن جبر بصری

یہ "ثقة" ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے جو اس بات کے قریب ہے کہ وہ نقصان دہ نہ ہو۔  
رجاء بن صبیح سقطی

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نقل کردہ حدیث اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

رشد بن سعد

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام ابوزرعه کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ یہ کس سے روایت نقل کر رہا ہے؟ اور دل کو نرم کرنے والے موضوعات سے متعلق روایات میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ یہ صالح الحدیث ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

رواد بن جراح عسقلانی

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں یہ متروک ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں زیادہ لوگوں نے اس کی متابعت نہیں کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ سنت کا عالم ہے البتہ اس نے سفیان کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ثقة" اور مامون ہے ان سے ایک روایت یہ منقول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ سفیان کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں یہ غلطی کرتا ہے ان کی مراد یہ حدیث تھی:

"جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے۔"

امام ابویوسف کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے البتہ اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔

## روح بن جناح

ابو حاتم کہتے ہیں: کہ اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے و حیم نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

## زبان بن قانک

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام حاتم نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے ابن یونس کہتے ہیں: یہ مصر کے مظالم کا نگران تھا اور یہ وہاں کے عادل الجکاروں میں سے ایک تھا۔

## زعمہ بن صالح

امام احمد اور امام ابو داؤد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس میں ساتھ دوسری سند بھی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام حاکم نے اس کی نقل کردہ روایت کو نقل کیا ہے جو اس نے سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں ایک مقام پر یہ کہا ہے: میرے ذہن میں زعمہ کے حوالے سے کچھ الجھن ہے تاہم متعدد مواقع پر وہ اس کے بارے میں خاموش رہے ہیں۔

## زہیر بن محمد تیمی مروزی

یہ "ثقة" ہے جسے غریب قرار دیا گیا ہے امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اس سے استدلال کیا ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے "ثقة" قرار دیا ہے ابو حاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے البتہ اس کے حافظے میں خرابی پائی جاتی ہے اس نے شام میں احادیث روایات کی ہیں وہ عراق میں اس سے زیادہ نقل کردہ احادیث سے زیادہ منکر ہیں۔

## زیاد بن عبد اللہ نمیری

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن عدی نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے ابن حبان کا اس کے بارے میں قول متناقض ہے کتاب "الضعفاء" میں انہوں نے یہ کہا ہے اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے اور اس کا انہوں نے "الثقات" میں بھی کر دیا ہے وہ کہتے ہیں: یہ غلطی کر جاتا ہے۔

## زید بن حواری، عیٰ ابو حواری، بصری

یہ وہاں کا قاضی ہے امام نسائی اور ابن عدی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ صالح ہے یحییٰ بن معین نے ایک مرتبہ یہی بات کہی ہے اور ایک مرتبہ یہی کہا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے ابو حاتم کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

## سعد بن سنان

ایک قول کے مطابق اس کا نام سنان بن سعد ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں امام نسائی کہتے ہیں: یہ



منکر الحدیث ہے جو زبانی کہتے ہیں: اس کی احادیث وہی ہوتی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام احمد سے اس کی توثیق نقل کی گئی ہے امام ترمذی نے اس کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے ابن خزیمہ نے کئی مقامات پر اس کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

سعید بن بشیر

یہ قتادہ کا شاگرد ہے ابوسعہ بیان کرتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور نسائی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام بخاری کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے حافظے کے بارے میں کلام کیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے وحیم اور ابن عیینہ نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں میں نے ان میں کوئی حرج نہیں دیکھا اور اس پر سچائی غالب ہے۔

سعید بن عبد اللہ بن جریج بصری

ابن حبان نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

سعید بن مرزبان ابوسعہ بقال

فلاس کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا ہے۔

سعید بن یحییٰ النخعی

یہ "ضعیف" ہے۔

سعدان کوفی

یہ کم درجہ کا صالح ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا مقام صدق ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ "ثقة" اور مامون ہے۔

سعد بن یحییٰ ابوسفیان حمیری

یہ "ثقة" اور مشہور ہے ابن سعد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

سلمہ بن وردان

اسے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر منکر ہیں معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث اتنی پائے کی نہیں ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث حسن قرار دیا ہے۔

سلمہ بن وہرام

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ابن خزیمہ اور حاکم

نے اس سے استدلال کیا ہے۔

سلیمان بن موسیٰ اشدق

اسے "ثقة" قرار دیا گیا ہے نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔

سلیمان بن یزید ابو ثنیٰ کعمی

اسے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے امام حاکم نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

سہل بن معاذ بن انس

اسے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نقل کردہ اس کی حدیث کو صحیح بھی قرار دیا ہے ابن خزیمہ حاکم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے۔

سوید بن ابراہیم بصری عطار

امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

سوید بن عبدالعزیز دمشقی

یہ "علہک" کا قاضی تھا یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی امام احمد کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے ایک روایت کے مطابق (وہ یہ کہتے ہیں: یہ متردک ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کے بارے میں میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا تھا یہ "ثقة" ہونے کے قریب ہے ابو حاتم کہتے ہیں: یہ کمزور ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا وحیم نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

شرحبیل بن سعد مدنی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے بشر بن عمر نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ "ثقة" نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے لیکن اس کا اعتبار کیا جائے گا ابن ابی شیبہ نے اس پر تہمت عاکد کی ہے ابو زرہ کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر میں منکر ہونا پایا جاتا ہے ابن سعد کہتے ہیں اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عیینہ کہتے ہیں: شرحبیل فتویٰ دیا کرتا تھا اور مغازی کے بارے میں اس سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں ایک حدیث نقل کی ہے جو اس روایت کے عداد میں ہے (جو ہم نے کتاب الترغیب والترہیب میں نقل کی ہے)۔

شریک بن عبداللہ کوفی قاضی

یحییٰ القطان نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ شریک بن عبداللہ بن سنان بن انس جعفی ہے اس

کا دارا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں: اہل کوفہ کی یہ احادیث کے بارے میں یہ ثوری سے زیادہ علم رکھتا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے معاویہ بن صالح کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے شریک بن صالح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ عقل مند صدوق اور محدث تھا امام مسلم نے متابعات میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

### شہر بن حوشب

ابن عون کہتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا شاید نے شعبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے میں نے شہر سے ملاقات کی ہے میں اسے کچھ بھی شمار نہیں کرتا ابن عدی کہتے ہیں: شہر ان افراد میں سے ایک ہے جس کی نقل کردہ حدیث کو شمار نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی نقل کردہ حدیث کی بنیاد پر (کوئی دینی حکم) صادر ہوگا ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ابوزریرہ سے کم مرتبے کا نہیں ہے لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابوزریرہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعقوب بن شبیب کہتے ہیں: شہر "ثقة" ہے اس کے بارے میں بعض لوگوں نے طعن کیا ہے یحییٰ بن معین امام احمد بن حنبل عجل اور فسوی نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو "مقرون" ہے اس کے حوالے سے کئی لوگوں نے استدلال کیا ہے۔

### صالح بن ابیواخضر

یحییٰ بن معین امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے عجل کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا تاہم یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان "ضعیف" راویوں میں سے ایک ہے جس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس سے استدلال کیا جائے گا اور اس پر اعتبار کیا جائے گا۔ امام بخاری نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

### صباح بن محمد بن بکلی

ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے انہوں نے اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کا ذکر نہیں کیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں احمد عجل کہتے ہیں: صباح بن محمد کوئی "ثقة" ہے۔

### صدقہ بن عبد اللہ سمین

امام احمد امام بخاری ابن نمیر امام نسائی اور امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابوزریرہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور کمزور ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث وہ ہیں جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ "ضعیف" ہونے کے زیادہ قریب ہے جیم ابوحاتم اور احمد بن صالح مصری نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے

### صدقہ بن موسیٰ دیقی

یحییٰ بن معین امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا یہ قوی نہیں ہے امام مسلم نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

### ضحاک بن حمزہ املوکی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ثقة" نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث اور مجہول ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے امام ترمذی نے اس کی روایات کو حسن قرار دیا ہے۔

### طلحہ بن خراش

ازدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں روایات نقل کی ہیں۔

### طلیق بن محمد

امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

### طیب بن سلیمان

امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

### عاصم بن بہدلہ

یہ عاصم بن ابونجد کوئی ہے جو سات قاریوں میں سے ایک ہے۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: میں نے عاصم نامی ہر شخص کے حافظے کو خراب ہی پایا ہے نسائی کہتے ہیں: عاصم حافظ نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: عاصم کے حافظے میں کچھ خرابی تھی امام حاتم کہتے ہیں: اس کا مقام یہ نہیں ہے کہ اسے "ثقة" قرار دیا جائے ابوزرعہ اور احمد کہتے ہیں: یہ "ثقة" ہے ابن سعد کہتے ہیں: یہ "ثقة" ہے لیکن حدیث میں بکثرت غلطی کرتا ہے امام بخاری اور امام مسلم نے اس کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے اس میں ساتھ دوسری سند بھی شامل ہے اس کی نقل کردہ روایت "حسن" شمار ہوگی باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

### عباد بن کثیر رملی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ثقة" نہیں ہے ابن عیینہ اس کا ذکر (برائی کے ساتھ) کرنے سے منع کرتے تھے (وہ یہ کہتے ہیں: کہ صرف بھلائی کے حوالے سے ہی اس کا ذکر کیا جائے امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے ابو مطیع کہتے ہیں: یہ ہمارے نزدیک "ثقة" ہے اسے اس کے مرنے کے تین سال بعد قبر سے نکالا گیا تھا تو اس کے صرف چند بال خراب ہوئے تھے۔

### عباد بن منصور ناجی

امام نسائی اور ناجی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے کی طرف دعوت دیتا تھا عباس نے یحییٰ کا قول نقل کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث قوی نہیں ہے تاہم اسے نوٹ کر لیا جائے گا ابوحاتم کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اسے نوٹ کیا جائے گا۔ امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے جو اس

روایت کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کتاب میں نقل کی ہے)۔

عبداللہ بن ابوجعفر رازی

محمد بن حمید کہتے ہیں: رازی فاسق تھا ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں ایسی بھی ہیں کہ جن میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ابو حاتم، ابو زرہ اور ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن صالح ابوصالح

یہ لیف بن سعد کے اموال میں ان کا معتمد تھا یہ صالح الحدیث ہے ان سے منکر روایات منقول ہیں صالح جزرہ کہتے ہیں: یحییٰ بن معین اسے "ثقة" قرار دیتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث بیان کرنے میں جھوٹ بولتا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ "ثقة" نہیں ہے یحییٰ بن بکیر میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے ابو حاتم بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس کے احوال میں کم از کم یہ ہے کہ اس نے یہ تحریریں لیف کے سامنے پڑھی ہیں اور انہوں نے اسے اس کی اجازت دی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ آغاز میں "متما سک" تھا پھر آخر میں خرابی کا شکار ہو گیا عبدالملک بن شعیب بن لیف کہتے ہیں: یہ "ثقة" اور مامون ہے ابو حاتم کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ صدوق اور امین ہے ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ مستقیم الحدیث ہے تاہم اس سے اسانید اور متون میں غلطی واقع ہو جاتی ہے یہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتا ابن حبان کہتے ہیں: اپنی ذات کے اعتبار سے یہ صدوق ہے اس کی احادیث میں منکر ہونا واقع ہو گیا ہے جو اس کی پڑوسی کی وجہ سے تھا میں نے ابن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کا ایک پڑوسی تھا جس کی اس کے ساتھ دشمنی تھی وہ ابوصالح کے استاد کے حوالے سے جھوٹی روایات ایجاد کرتا تھا اور ایسی تحریریں نقل کر دیتا تھا جو عبداللہ کی تحریر سے مث بہت رکھتی تھی اور پھر وہ تحریر اس کی تحریروں کے درمیان داخل کر دیتا تھا جس کی وجہ سے عبداللہ کو یہ وہم ہوتا تھا کہ شاید یہ اس کی اپنی تحریر ہے تو وہ اس کے مطابق حدیث بیان کر دیتا تھا امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں اس کی روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام نسائی اور امام ابو حاتم نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابو زرہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام مالک اور سعید بن منصور نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن عیاش بن عباس قتبان

امام ابوداؤد اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے یہ متین نہیں ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن کیسان مروزی

بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں روایت نقل کی ہے۔



## عبداللہ بن لہیعہ

یہ مصر کا عالم ہے یحییٰ بن معین اور ابو زرہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں اسے کوئی چیز شمار نہیں کرتا میں نے ابن لہیعہ سے منقول وہ روایات سنی ہیں جو ابن مبارک سے منقول ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اس سے پہلے بھی جب اس کی کتابیں جل گئیں تھیں اور ان کے جلنے کے بعد بھی ابن وہب کہتے ہیں: سچے اور نیک آدمی جو اللہ کی قسم! (واقعی) ایسے ہی ہیں یعنی عبداللہ بن لہیعہ نے مجھے حدیث بیان کی زید بن حباب بیان کرتے ہیں میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن لہیعہ کے پاس "اصول" تھے اور ہمارے پاس "فروع" ہیں قتیبہ بیان کرتے ہیں جب ابن لہیعہ کا آخری وقت قریب آیا تو میں نے لیث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا اس نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔ امام احمد کہتے ہیں: مصر میں احادیث کی کثرت ان کے ضبط اور اتقان کے حوالے سے کون ابن لہیعہ کی مانند ہے؟ امام ابو داؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مصر کا محدث صرف ابن لہیعہ ہے۔

## عبداللہ بن عقیل بن ابوطالب

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس سے استدلال نہیں کرتا ابو حاتم اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں یہ حدیث میں صدوق ہے اس کے حافظے کے حوالے سے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے امام احمد اسحاق بن راہویہ اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے

## عبداللہ بن مؤمل مخزومی مکی

یہ "ضعیف" ہے ابو حاتم اور ابو زرہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے دو روایتوں کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن سعد کہتے ہیں: یہ "ثقة" ہے ابن خزیمہ ابن حبان اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

## عبداللہ بن میسرہ البوسلی

میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

## عبداللہ بن بہرام

یہ شہر بن حوشب کا شاگرد ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے اس نے شہر کے حوالے سے جو احادیث نقل کی ہیں وہ صحیح ہیں امام احمد کہتے ہیں: شہر کے حوالے سے اس کی نقل کردہ احادیث "مقارب" ہیں یحییٰ بن معین امام ابو داؤد اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

## عبدالحمید بن حبیب بن ابو عشرین

دحیم نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد اور ابو حاتم نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

عبد اللہ بن حسن ہلالی

علی بن مدینی، ابوزرہ اور امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے ابو حاتم کہتے ہیں یہ بزرگ ہے۔

عبد الرحمن بن اسحاق

یہ "ضعیف" ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی محتاجت ہے۔

عبد اللہ بن احمد

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ان سے منکر روایات منقول ہیں یہ روایات میں اتنے پائے کے نہیں ہیں امام ترمذی نے ان کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان دمشقی

یہ صدوق ہے جس پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام ہے علی بن مدینی، ابو حاتم، دحیم اور یحییٰ بن معین نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے صالح جزری کہتے ہیں: یہ قدری ہے لیکن صدوق ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے

عبد الرحمن بن حرمہ اسلمی

ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ القطان نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام بخاری نے "ضعیف" قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی

امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ہم نے اس کے حوالے سے کوئی چیز نقل نہیں کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے "ثقة" راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہے محمد بن سعید مصلوب سے روایت نقل کرنے میں یہ تدلیس کرتا ہے تاہم انہوں نے جوہات کی ہے وہ محل نظر ہے امام بخاری نے کتاب "الضعفاء" میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے انہوں نے اس کے معاملے کو قوی قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے۔ یہ مقارن الحدیث ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن سعید نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے عباس نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے اور یہ میرے نزدیک ابو بکر بن ابومریم سے زیادہ محبوب ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں نے احمد بن صالح سے دریافت کیا کیا آپ اس سے استدلال کریں گے؟ ان کی مراد عبد الرحمن بن زیاد تھا تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔

عبد الرحمن بن سلیمان بن ابوجون

یہ کم درجہ کا صالح ہے امام ابوداؤد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا تاہم

اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا حیم ابن حبان اور ابن عدی نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

عبدالرحمن بن عطاء

یہ مدنی ہے امام نسائی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں ابو حاتم رازی کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے ان سے کہا گیا: امام بخاری نے تو اس کا ذکر اپنی کتاب "الضعفاء" میں کیا ہے تو انہوں نے کہا: تم اسے وہاں سے منتقل کر دو۔

عبدالرحمن بن مغراء

یہ "ثقة" ہے جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

عبدالرحیم بن میمون ابو مرحوم

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا بعض حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے امام نسائی نے اس کی نقل کردہ اس روایت کو حسن قرار دیا ہے جو اس نے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے اس کی روایت کو امام ترمذی، امام ابن خزیمہ، امام حاکم اور دیگر حضرات نے "صحیح" قرار دیا ہے۔

عبدالصمد بن فضل

اس میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں دیکھی ہے۔

عبدالحمید بن عبدالعزیز بن ابورؤاد

ابن حبان کہتے ہیں: یہ ترک کیے جانے کا مستحق ہے اور انتہائی منکر الحدیث ہے ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے ہمیں اس کے حوالے سے صرف پانچ مستند احادیث کا علم ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا البتہ اس کو شمار کیا جائے گا یحییٰ بن معین امام احمد امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

عبید اللہ بن زحر

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے مثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں جب یہ علی بن یزید کے حوالے سے روایات نقل کرتا ہے تو جھوٹی روایات نقل کرتا ہے اور جب یہ عبید اللہ، علی بن یزید، قاسم بن عبدالرحمن کی اسانید کو اکٹھا کر دے تو پھر اس حدیث کو اس نے ایجاد کیا ہوگا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابوزرعه رازی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے جو اس نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے۔

عبید اللہ بن ابوزید قدح

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام احمد کہتے ہیں: یہ "ثقة" ہے۔

نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ صالح الحدیث ہے ابو احمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے منکر چیز نہیں دیکھی ہے یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: یہ درمیانے درجہ کا ہے اتنے پائے کا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ”اسم اعظم“ کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث کو امام ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ ابو یسب عتکی

امام نسائی نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ راویوں سے مقلوب روایات نقل کرنے میں مفرد ہے ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

عبید اللہ بن علی بن ابورافع

امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے

عبیدہ بن اسحاق عطار

ازدی بیان کرتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تراحدیث منکر ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں امام ابو حاتم رازی نے اسے پسندیدہ قرار دیا ہے ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

عتبہ بن حمید

امام احمد کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے قوی نہیں ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

عثمان بن عطاء بن ابو مسلم خراسانی

امام مسلم یحییٰ بن معین امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا دحیم نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

عطاف بن خالد مخزومی

امام بخاری کہتے ہیں: امام مالک نے اس کی تعریف بیان نہیں کی ہے ابو حاتم کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

عطاف بن سائب بن زید ثقفی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے ”ثقة“ ہے اور نیک شخص ہے جس شخص نے اس سے پرانے زمانے میں سماع کیا تھا وہ درست ہے اور جس شخص نے اس سے بعد میں سماع کیا تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے امام نسائی کہتے ہیں: اپنی پرانی روایات میں یہ ”ثقة“ ہے تاہم بعد میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا شعبہ ثوری حماد بن زید نے اس

سے عمدہ روایات نقل کی ہیں امام ترمذی ابن خزیمہ ابن حبان امام حاکم اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

### عطاء بن مسلم خفاف

امام ابو داؤد نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک بزرگ ہے جو یوسف بن اسباط کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس کی کتابوں (یا تحریروں) کو قن کر دیا گیا تھا تو اس کی نقل کردہ حدیث ثبت نہیں ہے کیج اور دیگر حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

### عطیہ بن سعد عوفی

امام احمد اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ ”ضعیف“ الحدیث ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کتاب میں نقل کی ہے) امام ابن خزیمہ نے اس کی حدیث کو اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: عطیہ کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

### علی بن زید بن جدعان

امام بخاری اور امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عیینہ امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین سے یہ بات منقول ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے اور ان کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے کہ یہ اثنا قوی نہیں ہے احمد عجمی فرماتے ہیں: اس میں تشیع پایا جاتا ہے یہ قوی نہیں ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک ہمیشہ سے کمزور رہا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے انہوں نے سلام کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ دیگر احادیث کو ”حسن“ قرار دیا ہے۔

### علی بن مسعود ہبالی

یہ حدیث میں کمزور ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابو حاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

### عدی بن یزید الہبانی

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابو زرعة کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد اور امام ابن حبان نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

### عمار بن سیف ضعی

یحییٰ بن معین امام ابو زرعة اور امام ابو حاتم نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے عثمان کے حوالے سے یحییٰ سے یہ بات منقول ہے یہ



”ثقة“ ہے احمد مجلی فرماتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے ثبت ہے عبادت گزار ہے اور سنت کا عالم ہے۔

عمر بن راشد یمامی

جمہور نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے ابو زرہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے امام مجلی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عمر بن ابوشیبہ

ابو حاتم ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے بعض حضرات یہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

عمر بن عبد اللہ مولیٰ غفرہ

یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مرسل ہیں ابن سعد کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ اور کثیر الحدیث ہیں۔

عمر بن کثیر بلخی

جمہور نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے قتیبہ اور دیگر حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

عمران بن داود القطان

عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے امام ابو داؤد اور امام نسائی نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا عفان نے اس کے حوالے سے حدیث نوٹ کی ہے اور اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے امام احمد نے اس کا ساتھ دیا ہے ابن خزیمہ ابن حبان امام حاکم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے۔

عمران بن ظبیان

امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا ابن حبان نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

عمران بن عیینہ ہلالی

ابو حاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص

اس کے بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے جمہور نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے اور اس کی ان روایات اسے استدلال کیا ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (یعنی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے نقل کی ہیں۔

عیسیٰ بن سنان ابوسنان قسملی

امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کی نقل

کردہ حدیث اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

غسان بن عبید مصلی

امام احمد کہتے ہیں: ہم نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی تھیں پھر اس کی روایات کو میں نے جلا دیا، ابن عدی کہتے ہیں۔ یہ اپنی حدیث کے حوالے سے واضح طور پر ”ضعیف“ ہے ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے ابن حبان نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

فرقد سنجی

یہ صوفی ہے امام نسائی اور دارقطنی نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے۔

فضل بن ولہم قصاب

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ صالح ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ حافظ نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ نہ تو قوی ہے اور نہ ہی حافظ ہے ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

فضل بن موفق

امام ابو حاتم نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے ابن حبان نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

قابوس بن ابو ظبیان

ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن حبان کہتے ہیں: اس کا حافظہ خراب تھا یہ اپنے والد سے ان روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے جن کی کوئی ”اصل“ نہیں ہے بعض اوقات یہ کسی ”مرسل“ روایت کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر اور کسی ”مرفوع“ حدیث کو ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کر دیتا ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث متقارب ہوتی ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ابن خزیمہ امام ترمذی اور امام حاکم نے اس کی نقل کردہ احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

قاسم بن عبد الرحمن، ابو عبد الرحمن

یہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے امام احمد فرماتے ہیں: علی بن یزید نے اس کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان میں خرابی کی وجہ قاسم ہی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حوالے سے ”معصل“ روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین جو زبانی اور امام ترمذی نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نقل کردہ حدیث

کو صحیح قرار دیا ہے یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: بعض حضرات نے اسے "ضعیف" بھی قرار دیا ہے۔  
قاسم بن حکم

یہ صدوق ہے لوگوں نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے میرے علم کے مطابق صرف ابو حاتم نے یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

قرہ بن عبد الرحمن حیوئیل

امام احمد فرماتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ابن حبان نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو عمر بن حارث اور دیگر کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

قیس بن ربیع اسدی کوفی

دکج، یحییٰ بن معین، علی بن مدینی اور دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے شعبہ نے اس کی تعریف کی ہے ابو حاتم کہتے ہیں: اس کا مقام صدق ہے یہ قوی نہیں ہے عفان بیان کرتے ہیں یہ "ثقة" ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مستقیم ہیں اور اس بارے میں قول وہی ہے جو شعبہ نے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کثیر بن زید اسلمی مدنی

نسائی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابو زرہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے تاہم اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ صالح ہے یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ثقة" ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی زیادہ تر روایات میں کوئی حرج نہیں دیکھا ہے ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

لیث بن ابوسلیم

اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے لوگوں نے اس کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا مؤمل بن فضل کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ بن یونس سے لیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے اسے دیکھا ہے وہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا بعض اوقات میں دن چڑھے اس کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ مینارے پر چڑھا ہوا اذان دے رہا ہوتا تھا امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ سنت کا عالم تھا لوگوں نے اس پر اس وجہ سے انکار کیا ہے اس نے عطاء طاؤس اور مجاہد کے حوالے سے نقل کردہ روایات کو جمع کر دیا یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

محمد بن اسحاق بن یسار

یہ جلیل القدر اہل علم ائمہ میں سے ایک ہیں اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے ہشام بن عروہ اور سلیمان نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا وہیب بیان کرتے ہیں میں نے امام مالک سے اس کے بارے میں

دریافت کیا: تو انہوں نے اس پر الزام عائد کیا، عبدالرحمن بن مہدی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید انصاری اور امام مالک نے ابن اسحاق پر جرح کی ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے سماع کیا ہے، کئی حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے واپسی قرار دیا ہے، یہ صالح الحدیث ہے، میرے نزدیک اس کا قصور صرف یہ ہے کہ اس نے سیرت میں کچھ منکر اور منقطع روایات اور جھوٹے اشعار ملا دیے ہیں، یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا: ابن اسحاق کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اتنے پائے کا نہیں ہے، میں نے کہا: میرے ذہن میں اس کے حوالے سے اس کے سچے ہونے کے بارے میں کچھ الجھن ہے، تو انہوں نے فرمایا: ایسا نہیں ہے، وہ سچا تھا، امام احمد حنبل فرماتے ہیں: وہ حسن الحدیث ہے، امام احمد مجلی فرماتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے، علی بن مدینی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے، شعبہ بیان کرتے ہیں: ابن اسحاق امیر المؤمنین فی الحدیث ہے، امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں ابن اسحاق کی نقل کردہ احادیث سے استدلال کیا ہے، امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، جو حضرت بھل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، اور ترمذی کے بارے میں ہے، امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں اس کے حوالے سے استدلال کیا ہے، یہ ان افراد میں سے ایک ہے، جن کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے، لیکن یہ ”حسن الحدیث“ ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

محمد بن حمادہ

یہ ”ثقة“ ہے، اس کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہے، جو نقصان دہ نہیں ہے۔

محمد بن عبداللہ مہاجر شعیثی

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، حیم نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے، امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

محمد بن عبدالرحمن بن ابویلیٰ انصاری کوئی

یہ صدوق ہے، امام ہے، ”ثقة“ ہے، اور انتہائی خراب حافظے کا مالک ہے، جمہور نے اس کے بارے میں یہی کہا ہے، ابن حبان کہتے ہیں: یہ خراب حافظے کا مالک تھا اور فحش غلطی کرتا تھا، جس کی وجہ سے اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات زیادہ ہو گئیں، تو یہ ترک کیے جانے کا مستحق قرار پایا، امام احمد اور یحییٰ نے اسے متروک قرار دیا ہے، انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

محمد بن عقبہ بن ہرم سدوسی

ابوحاتم نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے، ابن حبان نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

محمد بن عمرو انصاری واقفی

ابن حبان نے اسے کا ذکر ”اشقات“ میں کیا ہے، جبکہ دیگر حضرات نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

محمد بن یزید ابوہشام رقاعی کوئی

اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: میں نے محدثین کو دیکھا ہے، انہوں نے اس کا ”ضعیف“ ہونے

پرا اتفاق ہے احمد مجلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے برقانی کہتے ہیں: ابوہشام ”ثقة“ ہے امام دارقطنی نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح میں شمار کروں۔

ماضی بن محمد غافقی مصری

ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابن حبان نے اس کا شمار ”اشقات“ میں کیا ہے انہوں نے اپنی ”صحیح“ میں یہ فرمایا ہے: ابن وہب نے ماضی بن محمد کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے جو مصری ہے اور ”ثقة“ ہے۔  
مبارک بن حسان

ازدی فرماتے ہیں: اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے ابو داؤد کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے تاہم ان کے حوالے سے کوئی حدیث نقل نہیں کی امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے۔  
مبارک بن فضالہ

امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ تدلیس کرتا ہے جب یہ لفظ ”حدیثاً“ استعمال کرے تو یہ ثبت شمار ہوگا امام ابو زرہ نے بھی اسی طرح کہا ہے امام ابو زرہ فرماتے ہیں: اس نے حسن بصری سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں اس سے استدلال کیا جائے گا اس سے عفان نے روایات نقل کی ہیں وہ اس کے درجہ کو بلند کرتے تھے اور اسے ”ثقة“ قرار دیتے تھے یہ بات ابو حاتم نے بیان کی ہے یحییٰ القطان نے اس کی تعریف کی ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تراحدیث کے بارے میں مجھے یہ امید ہے کہ وہ مستقیم ہوں گی ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے ان دونوں حضرات نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کتاب میں نقل کی ہے)۔

مجاہد بن زبیر

امام دارقطنی نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن سے علم حاصل کیا جائے گا اور جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا امام احمد فرماتے ہیں: اس کی ذات کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مجالد بن سعید ہمدانی

یحییٰ بن سعید امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے ایک ”مقرون“ روایت نقل کی ہے۔

مسروق بن مرزبان

امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے دیگر حضرات نے اسے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔  
مسلم بن خالد زنگی

ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام ابو داؤد نے بھی اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے امام



ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ دور روایات کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے ابن حبان نے بھی اسے "ثقة" قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں ایک حدیث نقل کی ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جوہم نے اس کے حوالے سے اپنی اس کتاب میں نقل کی ہے) ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ توقع ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا یہ "حسن الحدیث" ہے۔

### مسئب بن واضح حمصی

امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور بکثرت غلطی کرتا ہے جب اس سے کہا جائے تو یہ اصلاح کو قبول نہیں کرتا امام نسائی اور ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں روایت نقل کی ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جوہم نے اپنی اس کتاب میں اس کے حوالے سے نقل کی ہے)۔

### مصعب بن ثابت

اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت نقل کی ہیں یحییٰ بن معین اور امام احمد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے یہ نیک اور عبادت گزار شخص تھا ایک قول کے مطابق یہ ہمیشہ نفل روزے رکھتا تھا اور دن اور رات میں ایک ہزار نوافل ادا کرتا تھا۔

### معارک بن عباد

ابن حبان نے اسے کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

### معاویہ بن صالح حمصی

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ القطان اس سے راضی نہیں تھے امام احمد ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

### معدی بن سلیمان

ابوزرعہ کہتے ہیں: وہی الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

### مغیرہ بن زیادہ موصلی

امام احمد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابوزرعہ اور ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے عبدالرحمن بن ابوحاتم کہتے ہیں: امام بخاری نے اسے "الضعفاء" میں شامل کیا ہے میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس کا نام کتاب "الضعفاء" سے نقل کر دیا تھا اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے مختلف اقوال منقول ہیں امام نسائی ان کے حوالے سے ایک روایت کے مطابق یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیجئے اسے اسے "ثقة" قرار دیا ہے ابوداؤد کہتے ہیں: یہ صالح ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## منہال بن خلیفہ بکری عجمی

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے 'ابو بشر دلابی کی روایت کے مطابق امام نسائی نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے امام ابو حاتم امام ابو داؤد اور امام بزار نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

## مہدی بن جعفر رملی زاهد

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے "ثقة" راویوں کے حوالے سے ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کے بارے میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

## موسیٰ بن وردان

ایک روایت کے مطابق امام ابو داؤد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے تاہم ان سے مشہور روایت یہ منقول ہے کہ انہوں نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ "ثقة" نہیں ہے ایک اور روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے: یہ صالح ہے امام احمد کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے عجمی کہتے ہیں: یہ مصری ہے تابعی ہے اور "ثقة" ہے ابو حاتم اور دارقطنی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ احادیث کو حسن قرار دیا ہے۔

## موسیٰ بن یعقوب زمعی

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اور منکر الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین امام ابو داؤد اور امام ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

## میمون بن موسیٰ مرئی

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا یہ تدلیس کرتا ہے امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے امام ابو داؤد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے عمرو بن علی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن "ضعیف" ہے ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

## نعیم بن حماد خزاعی مروزی

یہ امام ہیں اور مشہور ہیں ازدی کہتے ہیں: نعیم نے سنت کی تقویت کے لئے حدیثیں ایجاد کی تھیں اور امام ابو حنیفہ کی مذمت میں جھوٹی روایات ایجاد کی تھیں ابو زرہ دمشقی کہتے ہیں: یہ ان احادیث کو "موصول" روایات کے طور پر نقل کرتا ہے جنہیں دوسرے لوگوں نے "موقوف" روایات کے طور پر نقل کیا ہے ابن یونس کہتے ہیں: یہ حدیث کا فہم رکھتا تھا اس نے "ثقة" راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے میں اس کے بارے میں

سب سے زیادہ بہتر جانتا ہوں یہ بصرہ میں میرا نقل تھا اس نے روح بن عبادہ کے حوالے کہا اس کا ذکر روایات نوٹ کی ہیں امام احمد نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے بجلی جان کرتے ہیں: یہ "ثقة" اور صدوق ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے "مقدمہ" روایت کے طور پر روایت نقل کی ہے۔

نعیم بن مورع

جہور نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے اس کی کمزور توثیق کی گئی ہے۔

واصل بن عبد الرحمن ابو حروہ رقاشی

یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے ایک روایت کے مطابق اسے "ضعیف" قرار دیا ہے یحییٰ بن معین سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ صالح ہے امام نسائی نے ایک مقام پر یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے حسن بصری سے روایت کرنے میں کلام کیا ہے شعبہ کہتے ہیں: یہ سب سے زیادہ سچا ہے ابن حبان نے اس کا ذکر "ثقات" میں کیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

ولید بن جمیل

ابو حاتم کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے کاسم ابو عبد الرحمن سے نقل کی ہیں ابو حاتم منکر روایات ہیں ابو حاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابو زرہ کہتے ہیں: یہ کمزور بزرگ ہے لیکن حبان — اس کا ذکر "ثقات" میں کیا ہے۔

ولید بن عبد الملک حرانی

ابن حبان نے اس کا ذکر "ثقات" میں کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ "مستقیم الحدیث" شمار ہوگا جب یہ "ثقة" راویوں سے روایات نقل کرے۔

یحییٰ بن ایوب غافقی

یہ مصری عالم ہے اور صالح الحدیث ہے ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں: ابن کا حافظہ کمزور تھا امام حاکم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث میں کچھ اضطراب پایا جاتا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک صدوق ہے امام بخاری امام مسلم امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے۔

یحییٰ بن دینار ابو ہاشم رمانی

یہ "ثقة" اور مشہور ہیں اور ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

یحییٰ بن راشد بصری

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام نسائی امام ابو حاتم نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے یہ توقع

ہے کہ یہ ان افراد میں سے نہیں ہوگا جو جھوٹ بولتے ہیں ابو زرہ کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے جو حدیث میں کمزور ہے امام ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ غلطی بھی کرتا ہے اور اس کے برخلاف بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔  
یحییٰ بن سلیم

یا یحییٰ بن ابوسلیم اس کی کنیت ابوہلج ہے امام احمد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ منکر احادیث نقل کرتا ہے جرجانی کہتے ہیں: یہ "ثقة" نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ غلطی کر جاتا ہے امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن معین امام نسائی امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا کیونکہ یہ ان افراد میں سے نہیں ہے جو جھوٹ بولتے ہیں ابن حبان نے اس کا ذکر "الثقات" میں کیا ہے۔  
یحییٰ بن عبداللہ ابو حنیہ کنذی الجلیح

جرجانی بیان کرتے ہیں اس جھوٹ بولتا ہے نسائی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اس کی رائے خراب ہے ابو حاتم رازی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یہ مضطرب الحدیث ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا تاہم اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عدی کہتے ہیں: اس کا شمار کوفہ کے شیعہ لوگوں میں ہوتا ہے یہ مستقیم الحدیث اور صدوق ہے یحییٰ بن معین احمد مجلی اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک بابلثی

کئی حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے اسے "ثقة" بھی قرار دیا گیا ہے امام بخاری نے اس سے استنباط لیا ہے۔  
یحییٰ بن عبدالحمید حماتی کوفی

امام احمد کہتے ہیں: یہ کھلے غام جھوٹ بولا کرتا تھا امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے جرجانی کہتے ہیں: یہ ساقط ہے اسے ترک کیا جائے گا یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور مشہور ہے کوفہ میں اس کے جیسا اور کوئی نہیں تھا اس کے بارے میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے صرف حسد کی وجہ سے کہا گیا ہے محمد بن ہارون کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے حماتی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: وہ "ثقة" ہے میں نے کہا: لوگ تو اس کے باوجود میں کلام کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: لوگ اس سے حسد کرتے ہیں اس اللہ کی قسم ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ "ثقة" ہے ابو عبیدہ آجری کہتے ہیں: میں نے امام ابو داؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ حافظ ہے رمادی بیان کرتے ہیں: یہ میرے نزدیک امام ابن ابوشیبہ سے زیادہ "ثقة" ہے لوگوں نے اس کے بارے میں کلام صرف حسد کی وجہ سے کیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ حماتی کی ایک "مسند" تھی جو عمدہ تھی یہ بات کہی جاتی ہے کہ کوفہ میں سب سے پہلے اس نے "مسند" تصنیف کی تھی اور بصرہ میں سب سے پہلے

مسند نے "مسند" تصنیف کی تھی مصر میں سب سے پہلے اسد بن موسیٰ نے "مسند" تصنیف کی تھی ابن عدی کہتے ہیں میں نے اس کی مسند میں اور اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر و ایماض نہیں دیکھی ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری

حماد بن زید نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزم لگایا ہے یحییٰ بن معین امام ابو داؤد امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کم درجہ کا صالح ہے اس پر اعتبار کیا جائے گا۔

یحییٰ بن مسلم البکاء

اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے: یحییٰ بن ابو غلیبہ ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یحییٰ بن البکاء اتنے پائے کا نہیں ہے ابو زرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن سعد کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو یہ "ثقة" ہوگا۔

یزید بن ابان رقاشی

یہ زاہد بکثرت عبادت کرنے والا ہے لیکن "ضعیف" ہے ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اور ابن عدی نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

یزید بن ابوزیاد کوفی

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہے یحییٰ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے عبداللہ بن مبارک نے اسے وہی قرار دیا ہے علی بن عاصم بیان کرتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے فرمایا: اگر میں یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے کوئی روایت لوٹ کر لوں تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ میں نے کسی اور کے حوالے سے نوٹ نہ کی ہو امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث اتنی پائے کی نہیں ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے "مقرون" روایت کے طور پر روایت نقل کی ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو "حسن" قرار دیا ہے۔

یزید بن شان ابو فروہ رہاوی

یحییٰ بن معین امام احمد علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

یزید بن عطاء شکاری

امام ابو حاتم بیان کرتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا امام حاکم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے۔

یزید بن ابومالک دمشقی

یہ "ثقة" ہے بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ کمزور ہے۔



## یمان بن مغیرہ عنزی

عہاس نے یحییٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی نقل کردہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابو زرہ اور امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں امام حاکم نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

## یوسف بن میمون

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ "ثقة" نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ تو ی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے۔

## ابواحوص

اس نے حضرت ابو زرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے اس کی توثیق زہری کے حوالے سے نقل کی گئی ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جو اس روایت کے علاوہ ہیں (جو ہم نے اس کے حوالے سے نقل کی ہیں)۔

## ابواسرائیل ملائی کوفی

اس کا نام ابواسامیل بن ابواسحاق ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یہ حسن الحدیث ہے اس سے غلطیاں منقول ہیں امام بخاری کہتے ہیں: ابن مہدی نے اسے ترک کر دیا تھا اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے قول مختلف ہیں ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ "ضعیف" ہے ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ "ثقة" ہے ابو زرہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن اس کی رائے میں غلو پایا جاتا تھا امام احمد فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا فلاں کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہے۔ حافظ کہتے ہیں: کئی حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ شیعہ تھا اور "تشیع" میں عالی تھا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دیتا تھا (نحوذ باللہ من ذلک)۔

## ابوسلمہ جہنی

ابن حبان نے اسے "ثقة" قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے صحیح میں روایات نقل کی ہیں ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

## ابوشان قسملی

اس کا نام عیسیٰ بن شان ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

## ابو ہاشم رمانی

اس کا نام یحییٰ بن دینار ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابو ہاشم رفاعی

اس کا نام محمد بن یزید کوئی ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابو یحییٰ قتات

اس کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام ”زاذان“ ہے ایک قول کے مطابق ”دینار“ ہے ایک قول کے مطابق ”یزید“ ہے ایک قول کے مطابق ”عبدالرحمن بن یزید“ ہے امام احمد فرماتے ہیں: شریک ابو یحییٰ قتات کو ”ضعیف“ قرار دیتے تھے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے مختلف اقوال منقول ہیں ان سے اس کی ت ”ضعیف“ بھی منقول ہے اور اس کی توثیق بھی روایت کی گئی ہے۔

ابن لہیعہ

اس کا نام عبداللہ ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

.....

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: یہ مبارک املاء مکمل ہو گئی ہے۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو اس کی ذات کے جلال کے لائق ہو جس کی تعداد کی کوئی آخری حد نہ ہو اور کوئی اختتام نہ ہو ہم اس سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ اسے اپنی ذات کے لئے خالص کر لے اور اسے ریاکاری کے شاہوں سے بھی بچالے اور تعظیم کے دواعی سے بھی بچالے اور اس کے ذریعے مجھے اور ہر اس شخص کو نفع عطا کرے جو اس پر واقف ہو بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) عظیم فضل والا اور عمومی احسان کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بزرگ اور سب سے بلند مرتبہ فرد جو اس کی بارگاہ میں سب سے بلند حیثیت رکھتے ہیں یعنی حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کرے! آپ ﷺ کی آل آپ ﷺ کے اصحاب آپ ﷺ کی ازواج آپ ﷺ کی ذریت اور قیامت کے دن تک احسان کے ہمراہ ان کی پیروی کرنے والوں پر بھی (درود نازل کرے) جب کبھی بھی ذکر کرنے والے ان کا (یعنی نبی اکرم ﷺ کا) ذکر کریں اور جب کبھی بھی غافل لوگ ان کے (یعنی نبی اکرم ﷺ کے) ذکر سے غافل رہ جائیں۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔



علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل  
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زohaib حسن عطاری